تفسیر موضح القرآن

شاہ عبد القادر

جمع و ترتیب : محمد عظیم الدین اور اعجاز عبید

تفسیر

موضح القرآن

شاہ عبدالقادر

جمع وترتیب: محمد عظیم الدین اور اعجاز عبید

فہرست

۱۔ فاتحہ

۱۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۲۔ سب تعریف اللہ کو ہے، جو صاحب سارے جہان کا۔

۳۔ بہت مہربان نہایت رحم والا۔

۴۔ مالک انصاف کے دن کا۔

۵۔ تجھی کو ہم بندگی کریں، اور تجھی سے ہم مدد چاہیں۔

۶۔ چلا ہم کو راہ سیدھی۔

۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا، نہ وہ جن پر غصّہ ہوا، اور بہکنے والے ۔ سب تعریف اللہ کو ہے، جو صاحب سارے جہان کا ۔

ف

۔۔۔

ف8 یہ سورت اللہ جل شانہ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اس طرح کہا کریں ۔

* * *

۲۔ البقرہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) ۔

۱۔ الف۔ لام۔ میم۔

۲۔ اس کتاب (قرآن) میں کچھ شک نہیں، راہ بتاتی ہے (اللہ سے) ڈروالوں (متقیوں) کو۔

۳۔ جو یقین کرتے ہیں بِن دیکھا (غائب)، اور درست (قائم) کرتے ہیں نماز،

اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ اور جو یقین کرتے ہیں جو کچھ اترا (نازل ہوا) تجھ پر، اور جو اترا (نازل ہوا) تجھ سے پہلے۔ اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں۔

۵۔ انہوں نے پائی ہے راہ (ہدایت) اپنے رب کی۔ اور وہی مراد کو پہنچے۔

٦۔ اور وہ جو منکر ہوئے، برابر ہے تو ان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے، وہ نہ مانیں (نہ ایمان لائیں) گے۔

۷۔ مہر کردی اللہ نے ان کے دل پر اور ان کے کان پر۔ اور ان کی آنکھوں پر ہے پردہ۔ اور ان کو بڑی مار ہے۔

۸۔ اور ایک (بعض) لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں، ہم یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اور ان کو یقین نہیں۔

۹۔ دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے، اور کسی کو دغا نہیں دیتے مگر آپ کو۔ اور نہیں بوجھتے (شعور رکھتے)۔

۱۰۔ ان کے دل میں آزار (بیماری) ہے، پھر زیادہ دیا اللہ نے ان کو آزار۔ اور ان کو دکھ کی مار (دردناک عذاب) ہے۔ اس پر کہ جھوٹ کہتے تھے۔ ف

ف8 ایک آزار یہ تھا کہ جس دین کو دل نہ چاہتا تھا ناچار قبول کرنا پڑا اور دوسرا آزار اللہ نے زیادہ دیا کہ حکم کیا جہاد کا جن کے خیر خواہ تھے ان سے لڑنا پڑا۔

۱۱۔ اور جب کہیئے ان کو فساد نہ ڈالو ملک میں۔ کہیں، ہمارا کام تو سنوار (اصلاح کرنا) ہے۔

۱۲۔ سن رکھو! وہی ہیں بگاڑنے والے، پر نہیں سمجھتے (شعور رکھتے)

۔

۱۳۔ اور جب کہیئے ان کو ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے سب لوگ، کہیں، کاج ہم اس طرح ہوں مسلمان جیسے مسلمان ہوئے بیوقوف؟ سنتا ہے وہی ہیں بیوقوف، پر نہیں جانتے۔

۱۴۔ جب ملاقات کریں مسلمانوں سے، کہیں، ہم مسلمان ہوئے۔ اور جب اکیلے جائیں اپنے شیطانوں پاس، کہیں، ہم ساتھ ہیں تمہارے، ہم تو (ان کے ساتھ) ہنسی کرتے ہیں۔

۱۵۔ اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے، اور بڑھاتا ہے ان کو ان کی شرارت میں بہکے ہوئے۔

۱۶۔ وہی ہیں جنھوں نے خرید کی راہ کے بدلے گمراہی۔ سو نفع نہ لائی ان کی سوداگری، اور نہ راہ پائے۔
۱۷۔ ان کی مثال جیسے ایک شخص نے سلگائی آگ۔ پھر جب روشن کیا اس کے گرد (آس پاس) کو، لے گیا اللہ ان کی روشنی، اور چھوڑا ان کو اندھیروں میں، نظر نہیں آتا۔
۱۸۔ بہرے ہیں، گونگے، اندھے، سو وہ نہیں پھریں (لوٹیں) گے (سیدھے راستے کی طرف)۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ کے نبی نے دین اسلام روشن کیا، اور خلق نے اس میں راہ پائی اور منافق نے اس وقت اندھے ہو گئے، آنکھ کی روشنی نہ ہو تو مشعل کیا کام آوے کاش کے نرا اندھا ہو تو کسی کو پکارے یا

کسی کی بات سنے بہرا بھی ہو اور گوں گا بھی وہ کیونکر راہ پر آوے منافقوں کو نہ عقل کی آنکھ ہے کہ آپ سے پہچانیں نہ مرشد کی طرف رجوع ہے کہ وہ ہاتھ پکڑے نہ حق کی بات کو کان رکھتے ہیں ایسے شخص سے توقع نہیں کہ پھر پاوے۔

۱۹۔ یا (ان کی مثال ایسی) جیسے مینہ پڑتا ہے آسمان سے، اس میں ہیں اندھیرے اور گرج اور بجلی۔ ڈالتے ہیں انگلیاں اپنے کانوں میں مارے کڑک کے، ڈر سے موت کے۔

اور اللہ گھیر رہا ہے منکروں کو۔

۲۰۔ قریب ہے بجلی کہ اچک لے ان کی آنکھیں۔ جس بار چمکتی ہے ان پر، چلتے ہیں اس میں۔ اور جب اندھیرا پڑا کھڑے رہے۔ اور اگر

چاہے اللہ لے جائے ان کے کان (سماعت) اور آنکھیں

(بصارت) ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی دین اسلام میں آخر سب نعمت ہے اور سب اور اول

کچھ محنت ہے جیسے مینہ آخر اسی سے آبادی ہے ، اور اول کی کڑک ہے

اور بجلی ہے جو منافق ہیں وہ اول کی سختی سے ڈر جاتے ہیں اور ان کو

آفت سامنے آتی ہے اور جیسے بجلی میں کبھی اجالا ہے اور کبھی اندھیرا

ہے اسی طرح منافق کے دل میں کبھی اقرار ہے اور کبھی انکار ، اللہ

صاحب نے سورۃ کے یہاں تک تین لوگوں کو احوال فرمایا ، اول

مومن دوسرے کافر جن کے دل پر مہر ہے یعنی قسمت میں ایمان

نہیں تیسرے منافق جو دیکھنے میں مسلمان ہیں اور دل ان کا ایک طرف نہیں۔

۲۱۔ لوگو! بندگی کرو اپنے رب کی جس نے بنایا تم کو اور تم سے اگلوں کو، شاید تم پرہیزگاری پکڑو۔

۲۲۔ جس نے بنا دیا تم کو (تمہارے لئے) زمین بچھونا اور آسمان عمارت، اور اتارا آسمان سے پانی، پھر نکالے اس سے میوے، کھانا تمہارا۔ سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی، اور تم جانتے ہو۔

۲۳۔ اور اگر تم ہو شک میں اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورت اس قسم کی۔ اور بلاؤ (حمایتیوں) جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا، اگر تم سچے ہو۔

۲۴۔ پھر اگر نہ کرو اور البتہ نہ کرو گے تو بچو آگ سے ، ، جس کی چھپٹیاں (ایندھن) ہیں آدمی اور پتھر۔ تیار ہے منکروں کے واسطے ۔

۲۵۔ اور خوشی سنا ان کو جو یقین لائے اور کام نیک کئے ، کہ ان کو ہیں باغ، بہتی نیچے ان کے ندیاں۔ جس بار ملے ان کو وہاں کا کوئی میوے کھانے کو، کہیں، یہ وہی ہے جو ملا تھا ہم کو آگے (پہلے) ، اور ان پاس وہ آئے گا ایک طرح کا (ملتا جلتا) ۔ اور ان کو ہیں وہاں عورتیں ستھری ، اور ان کو وہاں ہمیشہ رہنا۔ ف

ف8 یعنی جنت کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت ملتی ہو، صورت دیکھ رہ جائیں گے کہ وہی قسم ہے جو چکھ چکے ہیں اور چکھیں گے تو مزہ جدا پاویں گے ۔

۲۶۔ اللہ کچھ شرماتا نہیں کہ بیان کرے کوئی مثال ایک مچھریا اس سے کچھ اوپر (حقیر تر)۔ پھر جو یقین رکھتے ہیں سو جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے ان کے رب کا کہا۔ اور جو منکر ہیں سو کہتے ہیں، کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے؟ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتیرے اور راہ پر لاتا ہے اس سے بہتیرے۔ اور گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔ ف

ف8 قرآن شریف میں کہیں مثال فرمائی ہے مکڑی کی کہیں مکھی کی اس پر کافر عیب پکڑتے تھے کہ اللہ کی شان نہیں، ان چیزوں کا ذکر کرنا یہ کلام اس کا ہوتا تو ایسے مذکور نہ ہوتے، اس پر یہ دو آیتیں فرمائیں۔

۲۸۔ تم کس طرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مردے (بے جان)،
پھر اس نے تم کو جلایا (زندگی عطا کی)۔ پھر تم کو مارتا ہے، پھر جلائے
(زندہ کرے) گا، پھر اسی پاس الٹے (لوٹائے) جاؤ گے۔

۲۹۔ وہی ہے جس نے بنایا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے،
سب۔ پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا ان کو سات آسمان۔ اور وہ
ہر چیز سے واقف ہے۔

۳۰۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھ کو بنانا ہے زمین میں
ایک نائب۔ بولے کیا تو رکھے گا اس میں جو شخص فساد کرے وہاں
اور کرے خون؟ اور ہم پڑھتے ہیں تیری خوبیاں اور یاد کرتے ہیں
تیری پاک ذات کو۔ کہا، مجھ کو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

۳۱۔ اور سکھائے آدم کو نام سارے، پھر وہ دکھائے فرشتوں کو،
کہا، بتاؤ مجھ کو نام ان کے اگر ہو تم سچے۔
۳۲۔ بولے8 تو سب سے نرالا ہے، ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے
سکھایا۔ تو ہی (ہے) اصل دانا پختہ کار۔
۳۳۔ کہا، اے آدم! بتا دے ان کو نام ان کے، پھر جب اس نے بتا
دئیے نام ان کے۔ کہا، میں نے نہ کہا تھا تم کو، مجھ کو معلوم ہیں
پردے (راز) آسمان زمین کے، اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو
اور جو چھپاتے ہو۔
۳۴۔ اور جب ہم نے کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کر پڑے
مگر ابلیس نے قبول نہ رکھا، اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں کا۔

۳۵۔ اور کہا ہم نے اے آدم! بس (رہو) تو اور تیری عورت جنّت
میں، اور کھاؤ اس میں محفوظ ہو کر جس جگہ چاہو۔ اور نزدیک نہ جاؤ اس
درخت کے، پھر تم بے انصاف ہو گے۔
۳۶۔ پھر ڈگایا (پھسلایا) ان کو شیطان نے اس سے، پھر نکالا ان کو
وہاں سے جس آرام میں تھے، اور کہا ہم نے، تم سب اترو! تم ایک
دوسرے کے دشمن ہو، اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے، اور کام چلانا
ایک وقت تک۔
۳۷۔ پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں، پھر متوجہ ہوا
اس پر (توبہ قبول کی)۔ بر حق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔

ف

ف8 یعنی آدم کے دل میں اللہ نے کئی لفظ ڈال دیئے اس طرح پکارا تو بخشا گیا وہ سورۃ اعراف میں ہیں۔

۳۸۔ ہم نے کہا تم اترو یہاں سے سارے۔ پھر کبھی پہنچے تم کو میری طرف سے راہ کی خبر (ہدایت)، تو جو کوئی چلا میرے بتائے پر، نہ ڈر ہو گا ان کو اور نہ ان کو غم۔

۳۹۔ اور جو منکر ہوئے، اور جھٹلائیں ہماری نشانیاں، وہ ہیں دوزخ کے لوگ، وہ اسی میں رہ پڑے۔

۴۰۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو میرا احسان۔ جو میں نے کیا تم پر، اور پورا کرو قرار (وعدہ) میرا، میں پورا کروں قرار تمہارا، اور میرا ہی ڈر رکھو۔ ف

...

ف8 بنی اسرائیل کہتے ہیں اولاد حضرت یعقوبؑ کو انہیں میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے اور توریت اتری اور فرعون سے خلاص کر کر ملک شام میں بسایا ان سے اللہ تعالیٰ نے قرار کیا تھا کہ حکم توریت پر قائم رہو گے اور جو نبی میں بھیجوں اس کے مددگار رہو گے تو ملک شام تم کو رہے گا پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی بد نیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اور پیغمبر کی صفت جو توریت میں لکھی تھی بدل ڈالی، اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلاتا ہے اپنے احسان اور ان کی نافرمانی۔

۴۱۔ اور مانو جو کچھ میں نے اتارا، سچ بتاتا تمہارے پاس والے کو اور
مت ہو تم پہلے منکر اس کے۔ اور نہ لو میری آیتوں پر مول تھوڑا۔
اور مجھی سے بچتے (ڈرتے) رہو۔ ف

- - -

ف8 توریت میں نشان بتایا تھا کہ جو کوئی نبی اٹھے اگر توریت کو سچا
کہے تو توریت کو سچا کہے تو جانو وہ سچا ہے نہیں تو جھوٹا ہے اور
آیتوں پر تھوڑا ہوں یہ کہ دنیا کی محبت سے دین مت چھوڑو۔

۴۲۔ اور مت ملاؤ صحیح میں غلط اور یہ کہ چھپاؤ سچ کو جان کر۔
۴۳۔ اور کھڑی کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والوں کے۔

۴۴۔ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو آپ کو؟ اور تم پڑھتے ہو کتاب۔ پھر کیا نہیں بوجھتے؟

۴۵۔ اور قوت پکڑو محنت سہارنے (صبر) سے اور نماز سے۔ اور البتہ وہ بھاری ہے، مگر انہیں پر جن کے دل پگھلے ہیں (میں ڈر اور عاجزی ہے)۔

۴۶۔ جن کو خیال ہے کہ ان کو ملنا ہے اپنے رب سے اور ان کو اسی طرف الٹے (لوٹ کر) جانا۔ ف

ف8 قوت پکڑو محنت سہارنے سے اور نماز سے یعنی اس کی عادت کرو تو سب کام دین کے آسان رہیں۔

۴۷۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو احسان میرا جو میں نے تم پر کیا، اور وہ جو میں نے تم کو بڑا کیا (فضیلت بخشی) جہان کے لوگوں سے۔

۴۸۔ اور بچو اس دن سے کہ کام نہ آئے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ، اور قبول نہ ہو اس کی طرف سے سفارش اور نہ لیں اس کے بدلے میں کچھ اور نہ ان کو مدد پہنچے۔ **ف**

ف8 بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں پکڑے نہ جاویں گے ہمارے باپ دادا پیغمبر ہم کو چھڑا لیں گے۔

۴۹۔ اور جب چھڑایا ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے، دیتے تم کو
برے عذاب، ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور جیتی رکھتے تمہاری
عورتیں۔ اور اس میں مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی۔
۵۰۔ اور جب ہم نے چیرا تمہارے پیٹھنے (گھسنے) کے ساتھ دریا۔ پھر
بچا دیا تم کو اور ڈبویا فرعون کے لوگوں کو، اور تم دیکھتے تھے۔
۵۱۔ اور جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے چالیس رات کا پھر تم نے بنا
لیا بچھڑا اس کے پیچھے، اور تم بے انصاف ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 اس کا قصہ سورۃ طہٰ میں بیان کیا گیا ہے۔

۵۲۔ پھر معاف کیا ہم نے تم کو اس پر بھی، شاید تم احسان مانو۔

۵۳۔ اور جب دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور چکوتی (نصیحت)، شاید تم
راہ (ہدایت) پاؤ۔

۔۔۔

ف8 چکوتی وہ حکم جن سے معاملتیں فیصل ہوں اور روا ناروا معلوم
ہو۔

۵۴۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو، اے قوم! تم نے نقصان کیا
اپنا یہ بچھڑا بنا لے کر، اب توبہ کرو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف
اور مار ڈالو اپنی جان۔ یہ بہتر ہے تم کو اپنے خالق کے پاس۔ پھر
متوجہ ہوا تم پر۔ برحق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔

۵۵۔ اور جب تم نے کہا، اے موسیٰ! ہم یقین نہ کریں گے تیرا، جب تک نہ دیکھیں اللہ کو سامنے، پھر (آ) لیا تم کو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے۔

۵۶۔ پھر اٹھا کھڑا (زندہ) کیا ہم نے تم کو مر گئے پیچھے (مرنے کے بعد)، شاید تم احسان مانو۔

۵۷۔ اور سایہ کیا تم پر ابر کا اور اتارا تم پر من اور سلویٰ۔ کھاؤ ستھری چیزیں جو دیں ہم نے تم کو۔ اور (ناشکری کر کے) ہمارا کچھ نقصان نہ کیا پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔ **ف**

ف8 جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر چلے جنگل میں ان کے خیمے پھٹ گئے تو سارے دن ابر رہتا دھوپ کا

بچاؤاوراناج نہ پہنچا تو من اور سلویٰ اترتا کھانے کو من ایک چیز تھی میٹھی دھنیے کے سے دانے رات کواوس میں برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہورہتے صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے برابر جن لاتا اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد ہزاروں جانور جمع ہوتے اندھیرا پڑے پکڑلاتے کباب کرکر کھاتے، مدتوں تک یہی کھایا کیے۔

۵۸۔ اور جب کہا ہم نے داخل ہو شہر میں، اور کھاتے پھر واس میں جہاں چاہو محفوظ ہو کر، اور داخل ہو دروازوں میں سجدہ کر کر، اور کہو گناہ اتریں، تو بخشیں ہم تم کو تقصیریں تمہاری، اور زیادہ بھی دیں گے نیکی والوں کو۔ **ف**

- - -

ف8 اس جنگل میں پھنسے تھے اپنی تقصیر سے کہ سورۃ مائدہ میں بیان ہے پھر ایک کھانے سے تھک گئے تب ایک شہر میں پہنچایا اور حکم کیا کہ دروازے میں سجدہ کر کر جاؤ اور حطۃ کہو یعنی گناہ اترے۔

۵۹۔ پھر بدل لی بے انصافوں نے بات، سوا اس کے جو کہہ دی تھی ان کو، پھر اتارا ہم نے بے انصافوں پر عذاب آسمان سے ان کی بے حکمی (نافرمانی) پر۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی ٹھٹھے سے حطۃ کے بدلے کہنے لگے حنطہ یعنی گیہوں اور سجدے کے بدلے لگے سرین پر پھسلنے پھر شہر میں جا کر ان پر طاعون پڑا یعنی وبا پھوڑے کی دوپہر میں قریب ستر ہزار آدمی کے مرے۔

٦٠۔ اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے تو کہا ہم نے مار اپنے عصا سے پتھرّ کو۔ پھر بہ نکلے اس سے بارہ چشمے۔ پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ۔ (ہم نے کہا) کھاؤ اور پیو روزی اللہ کی۔ اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے۔ ف

- - -

ف8 اسی جنگل میں پانی نہ ملا تو ایک پتھر سے بارہ چشمے نکلے بارہ قوم تھے کسی میں لوگ زیادہ کسی میں کم، ہر قوم کے موافق ایک چشمہ تھا اس سے پہچان لیا، جب لشکر کوچ کرتا تو پتھر ساتھ اٹھا لیتے جب مقام ہوتا تو رکھ دیتے۔

٦١۔ اور جب کہا تم نے اے موسیٰ! ہم نہ ٹھہریں گے ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو، کہ نکال دے ہم کو جو اگتا ہے زمین سے، زمین کا ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز، بولا، کیا تم لیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنیٰ ہے بدلے ایک چیز کے جو بہتر ہے؟ اترو کسی شہر میں تو تم کو ملے جو مانگتے ہو۔ اور ڈالی گئی ان پر ذلّت اور محتاجی، اور کما لائے غصہ اللہ کا۔ یہ اس پر کہ وہ تھے نہ مانتے حکم اللہ

کے اور خون کرتے نبیوں کا ناحق، یہ اس لئے کہ بے حکم تھے اور حد پر نہ رہتے تھے۔

۶۲۔ یوں ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صائبین، جو کوئی یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا نیک، تو ان کو ہے ان کی مزدوری اپنے رب کے پاس۔ اور نہ ان کو ڈر ہے اور نہ وہ غم کھائیں۔ **ف**

ف8 یعنی کسی فرقے پر موقوف نہیں یقین لانا شرط ہے اور عمل نیک اپنے اپنے وقت جس نے یہ کہا ثواب پایا یہ اس واسطے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی پر مغرور تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں ہم ہر

طرح خدا کے ہاں بہتر ہیں یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ کی امت کو صائبین بھی ایک فرقہ ہیں حضرت ابراہیمؑ کو مانتے ہیں۔

٦٣۔ اور جب ہم نے لیا قرار تم سے اور اونچا کیا تم پر پہاڑ۔ (حکم دیا کہ) پکڑو جو ہم نے دیا تم کو زور سے، اور یاد کرتے رہو جو اس میں ہے، شاید تم کو ڈر ہو۔ ف

ف8 جب تورات اتری تو کہنے لگے ہم سے اتنے حکم نہ ہوں گے، تب پہاڑ اوپر آیا کہ گر پڑے، تب ڈر کر قبول کیا۔

۶۴۔ پھر تم پھر گئے اس کے بعد۔ سو اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہر (رحمت) تو تم خراب ہوتے۔

۶۵۔ اور جان چکے ہو جنہوں نے تم میں زیادتی کی ہفتے کے دن میں، تو ہم نے کہا ہو جاؤ بندر پھٹکارے۔

۶۶۔ پھر ہم نے وہ دہشت (عبرت) رکھی شہر کے روبرو والوں (اس وقت کے لوگوں) کو، اور پیچھے والوں کو اور نصیحت رکھی ڈر والوں کو۔ ف

ف8 یہ قصہ سورۃ اعراف میں ہے۔

٦٧ ۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو
ایک گائے ۔ بولے ، کیا تو ہم کو پکڑتا ہے ٹھٹھے (مذاق) میں؟ کہا پناہ
اللہ کی اس سے کہ میں ہوں نادانوں میں ۔

٦٨ ۔ بولے ، پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہم کو
وہ کیسی؟ کہا ، وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ
بیاہی ۔ میانہ ہے ان کے بیچ ۔ اب کرو جو تم کو حکم ہے ۔

٦٩ ۔ بولے کہ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہم کو
کیسا ہے رنگ اس کا؟ کہا ، وہ فرماتا ہے وہ ایک گائے ہے زرد ڈہڈا
(شوخ) رنگ اس کا ، خوش آتی (اچھی لگتی) ہے دیکھنے والوں کو ۔

٧٠ ۔ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو ، بیان کردے ہم کو
کس قسم میں ہے وہ؟ گایوں میں شبہ پڑا ہے ہم کو ۔ اور ہم اللہ نے چاہا
تو راہ پالیں گے ۔

۷۱۔ کہا، وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے محنت والی نہیں کہ باہتی (جوتتی) ہوزمین کو یا پانی دیتی ہو کھیت کو۔ بدن سے پوری ہے، داغ کچھ نہیں اس میں۔ بولے، اب لایا تو ٹھیک بات۔ پھر اس کو ذبح کیا، اور لگتے نہ تھے کہ کریں گے۔

۷۲۔ اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو، پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے۔ اور اللہ کو نکالنا ہے جو چھپاتے تھے۔

۷۳۔ پھر ہم نے کہا مارو اس مردے کو اس گائے کا ایک ٹکڑا۔ اس طرح جلادے (زندہ کرے) گا اللہ مردے، اور دکھاتا ہے تم کو اپنے نمونے، شاید تم بوجھو۔ **ف**

ف8 بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اس کا قاتل معلوم نہ تھا، اس کے وارث ہر کسی پر دعوی کرتے اللہ تعالیٰ نے اس طرح اس مردے کو جلایا اس نے بتایا کہ ان وارثوں ہی نے مارا۔

۷۴۔ پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس سب کے بعد، سو وہ جیسے پتھر یا ان سے بھی سخت۔ اور پتھروں میں تو وہ بھی ہیں جن سے پھوٹتی ہیں نہریں۔ اور ان میں تو وہ بھی ہیں جو پھٹتے ہیں اور نکلتا ہے ان سے پانی۔ اور ان میں تو وہ بھی ہیں، جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے۔ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے۔

۷۵۔ اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات ؟ اور وہ ایک لوگ تھے ان میں کہ سنتے کلام اللہ کا پھر اس کو بدل دیتا ہے بعد خوب سمجھ لینے کے، جانتے بوجھتے۔ ف

ف8 وہ جو ان میں منافق تھے خوشامد کے واسطے اپنی کتاب میں سے پیغمبر آخرالزماں ﷺ کی باتیں مسلمانوں کے پاس بیان کرتے اور وہ جو مخالف تھے ان کو اس پر الزام دیتے کہ اپنے علم میں ان کے ہاتھ سند کیوں دیتے ہو۔

۷۶۔ اور جب ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے، کہتے ہیں، ہم مسلمان ہوئے، اور جب اکیلے ہوتے ہیں ایک دوسرے پاس، کہتے

ہیں، کیوں کہہ دیتے ہو ان سے جو کھولا ہے اللہ نے تم پر؟ کہ جھٹلائیں

تم کو اس سے تمہارے رب کے آگے؟ کیا تم کو عقل نہیں؟ **ف**

- - -

۷۷۔ کیا اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں۔

۷۸۔ اور ایک ان میں بِن پڑھے (ان پڑھ) ہیں، خبر نہیں رکھتے کتاب کی، مگر باندھ لیں اپنی آرزوئیں، اور ان پاس نہیں مگر اپنے خیال (گمان)۔

۷۹۔ سو خرابی ہے ان کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ سے۔ پھر کہتے ہیں، یہ اللہ کے پاس سے ہے، کہ لیں اس پر مول تھوڑا۔ سو خرابی

ہے ان کو اپنے ہاتھ کے لکھے سے ۔ اور خرابی ہے ان کو اپنی کمائی

سے ۔ ف

ف8 یہ وہ لوگ ہیں جو عوام کو ان کی خوشی موافق باتیں جوڑ کر لکھ

دیتے ہیں اور نسبت کرتے ہیں طرف خدا کے یا رسول کے ۔

۸۰۔ اور کہتے ہیں ہم کو آگ نہ لگے گی مگر کئی دن گنتی کے ۔ تو کہہ ، کیا

لے چکے ہو اللہ کے ہاں سے اقرار تو البتہ خلاف نہ کرے گا اللہ اپنا

اقرار؟ یا جوڑتے ہو اللہ پر جو معلوم نہیں رکھتے؟

۸۱۔ کیوں نہیں؟ جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ
نے، سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے۔ وہ اس میں رہیں گے ہمیشہ۔ ف

ف8 گھیر لیا گناہ نے یعنی گناہ کرتا ہے اور شرمندہ نہیں ہوتا۔

۸۲۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور کیئے انہوں نے نیک عمل بھی، وہی
ہیں (اہل) جنت کے۔ وہ اسی میں رہ پڑے۔
۸۳۔ اور جب ہم نے لیا اقرار بنی اسرائیل کا، بندگی نہ کرنا مگر اللہ کی۔
اور ماں باپ سے سلوک نیک، اور قرابت والوں سے، اور یتیموں
سے اور محتاجوں سے، اور کہنا لوگوں کو نیک بات اور کھڑی رکھنا نماز،

اور دیتے رکھنا زکوٰۃ۔ پھر تم پھر گئے مگر تھوڑے تم میں اور تم کو دھیان نہیں۔

۸۴۔ اور جب ہم نے لیا اقرار تمہارا نہ کرو گے خون آپس میں اور نہ نکال دو گے اپنوں کو اپنے وطن سے، پھر تم نے اقرار کیا اور تم مانتے (گواہ) ہو۔

۸۵۔ پھر تم ویسے ہی خون کرتے ہو آپس میں، اور نکال دیتے ہو اپنے ایک فرقے کو ان کے وطن سے، چڑھائی کرتے ہو ان پر گناہ سے اور ظلم سے۔ اور اگر وہی آئیں تم پاس کسی کی قید میں پڑے، تو ان کی چھڑوائی دیتے ہو، اور وہ بھی حرام ہے تم پر ان کا نکال دینا۔ پھر کیا مانتے ہو تھوڑی کتاب اور منکر ہوتے ہو تھوڑی سے؟ پھر کچھ سزا نہیں اس کی جو کوئی تم میں یہ کام کرتا ہے، مگر رسوائی دنیا کی

زندگی میں ۔ اور قیامت کے دن پہنچائے جائیں سخت سے سخت
عذاب میں ۔ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے ۔ **ف**

ف8 یعنی اپنی قوم غیر کے ہاتھ پھنسے تو چھڑانے کو موجود ہو اور آپ ان کے ستانے میں قصور نہیں کرتے اگر خدا کے حکم پر چلتے ہو تو دونوں جگہ چلو۔

۸۶۔ وہی ہیں جنہوں نے خرید کی دنیا کی زندگی آخرت دے کر (کے بدلے) ۔ سو نہ ہلکا ہو گا ان پر عذاب اور نہ ان کو مدد پہنچے گی ۔
۸۷۔ اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب اور پے در پے بھیجے اس کے پیچھے رسول ۔ اور دئیے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے صریح (کھلی

نشانیاں)، اور قوت دی اس کو روح پاک سے ۔ پھر بھلا جب تم پاس
لایا کوئی رسول، جو نہ چاہا تمہارے جی نے تم تکبر کرنے لگے؟ پھر
ایک جماعت کو جھٹلایا۔ اور ایک جماعت کو مار ڈالتے ۔ ف

- - -

ف8 روح القدس کہتے ہیں جبرئیل کو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے
تھے ۔

۸۸۔ اور کہتے ہیں، ہمارے دل پر غلاف ہے ۔ یوں نہیں، لعنت کی
ہے اللہ نے ان کے انکار سے، سو کم یقین لاتے ہیں۔ ف

- - -

ف8 یہود اپنی تعریف میں کہتے تھے کہ ہمارے دل پر غلاف ہے یعنی سوا اپنے دین کے کسی کی بات ہم کو اثر نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا حق بات اثر نہ کرے نشان ہے لعنت کا۔

۸۹۔ اور جب ان کو پہنچی کتاب اللہ کی طرف سے، سچا بتاتی ان پاس والی کو، اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر، پھر جب پہنچا ان کو جو پہچان رکھا تھا اس سے منکر ہوئے۔ سو لعنت ہے اللہ کی منکروں پر۔

ف

ف8 جب غلبہ کافروں کا دیکھتے تو دعا مانگتے کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شتاب پیدا ہو، جب پیدا ہوا تو آپ ہی منکر ہوئے۔

۹۰۔ برے مول خریدا اپنی جان کو، کہ منکر ہوئے اللہ کے اتارے کلام سے، اس ضد پر کہ اتارے اللہ اپنے فضل سے جس پر چاہے اپنے بندوں میں۔ سو کما لائے غصّے پر غصّہ۔ اور منکروں کو عذاب ہے ذلّت کا۔

۹۱۔ اور جب کہیے ان کو مانو اللہ کا اتارا کلام، کہیں، ہم مانتے ہیں جو اترا ہم پر، اور وہ نہیں مانتے جو پیچھے آیا اس سے۔ اور وہ اصل تحقیق

ہے، سچ بتا تا ان پاس والی کو۔ کہہ، پھر کیوں مارتے رہے ہو نبی اللہ
کے پہلے سے؟ اگر تم ایمان رکھتے تھے۔

۹۲۔ اور آچکا تم پاس موسیٰ صریح معجزے (کھلی نشانیاں) لے کر؛
پھر تم نے بنا لیا بچھڑا اس کے پیچھے، اور تم ظالم ہو۔

۹۳۔ اور جب ہم نے لیا اقرار تمہارا اور اونچا کیا تم پر پہاڑ۔ پکڑو جو ہم
نے تم کو دیا، زور سے اور سنو۔ بولے، سنا ہم نے اور نہ مانا۔ اور رچ
رہا ان کے دلوں میں وہ بچھڑا مارے کفر کے۔ تو کہہ، برا کچھ سکھاتا
ہے تم کو ایمان تمہارا، اگر تم ایمان والے ہو۔ ف

ف8 یعنی ظاہر میں کہا کہ ہم نے مانا اور چھپے کہا کہ نہ مانا۔

۹۴۔ تو کہہ اگر تم کو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کے ہاں، الگ سوا اور لوگوں کے، تو تم مرنے کی آرزو کرو، اگر سچ کہتے ہو۔ **ف**

ف8 کہتے تھے کہ جنت میں ہمارے سوا کوئی نہ جاوے گا اور ہم کو عذاب نہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یقیناً بہشتی ہو تو مرنے سے کیوں ڈرتے ہو۔

۹۵۔ اور یہ آرزو کبھی نہ کریں گے، جس واسطے آگے بھیج چکے ہیں ہاتھ ان کے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگاروں کو۔

۹۶۔ اور تو دیکھے ان کو سب لوگوں سے زیادہ حریص جینے کے۔ اور شریک پکڑنے والوں سے بھی۔ ایک ایک چاہتا ہے کہ عمر پائے

ہزار برس۔ اور کچھ اس کو سرکا (ہٹا) نہ دے گا عذاب سے اتنا جینا۔
اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں۔

۹۷۔ تو کہہ، جو کوئی ہوگا دشمن جبریل کا، سو اس نے تو اتارا ہے یہ
کلام، تیرے دل پر اللہ کے حکم سے، سچ بتاتا اس کلام کو جو اس کے
آگے ہے، اور راہ دکھاتا اور خوشی سناتا ایمان والوں کو۔

۹۸۔ جو کوئی ہوگا دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا، اور رسولوں کا
اور جبرائیل اور میکائیل کا، تو اللہ دشمن ہے ان کافروں کا۔ **ف**

ف8 یہود نے کہا کہ یہ کلام لاتا ہے جبرئیل اور وہ ہمارا دشمن
ہے، کئی ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کرگیا کوئی اور فرشتہ لاتا تو ہم

مانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے جو کرتے ہیں بے حکم نہیں
کرتے جو ان کا دشمن ہو اللہ بیشک اس کا دشمن ہے۔

۹۹۔ اور ہم نے اتاری تیری طرف آیتیں واضح۔ اور منکر نہ ہوں
گے ان سے مگر وہی جو بے حکم ہیں۔
۱۰۰۔ کیا؟ اور جس بار باندھیں گے اقرار، پھینک دیں گے اس کو
ایک جماعت ان میں۔ بلکہ وہ اکثر یقین نہیں کرتے۔
۱۰۱۔ اور جب پہنچا ان کو رسول اللہ کی طرف سے، سچ بتاتا ان پاس
والی کو، پھینک دی ایک جماعت نے کتاب پانے والوں میں، کتاب
اللہ کی اپنی پیٹھ کے پیچھے، گویا ان کو معلوم نہیں۔
۱۰۲۔ اور پیچھے لگے ہیں اس علم کے جو پڑھتے شیطان سلطنت میں
سلیمان کے۔ اور کفر نہیں کیا سلیمان نے، لیکن شیطانوں نے کفر

کیا، لوگوں کو سکھاتے سحر۔ اوراس علم کے جواترادو فرشتوں پر بابل
میں ہاروت اورماروت پر۔ اوروہ نہ سکھاتے کسی کو جب تک نہ کہتے
کہ ہم توہیں آزمانے کو سومت کافر ہو۔ پھر ان سے سیکھتے جس چیز سے
جدائی ڈالتے ہیں مرد میں اوراس کی عورت میں۔ اوروہ اس سے بگاڑ
نہیں سکتے کسی کا، بغیر اذن اللہ کے۔ اور سیکھتے ہیں جس سے ان کو
نقصان ہے اور نفع نہیں۔

اورجان چکے ہیں، کہ جو کوئی اس کا خریدار ہو، اس کو آخرت میں نہیں
کچھ حصّہ۔ اوربہت بری چیز ہے، جس پر بیچا اپنی جان کو۔ اگران کو
سمجھ ہوتی۔

۱۰۳۔ اوراگروہ یقین لاتے اور پرہیز رکھتے تو بدلا تھا اللہ کے ہاں سے
بہتر۔ اگران کو سمجھ ہوتی۔ **ف**

ف8 یعنی یہود نے اپنے دین اور کتاب کا علم چھوڑ دیا اور لگے تلاش میں اعمال سحر کے اور سحر لوگوں میں دو طرف سے آیا ہے ایک حضرت سلیمانؑ کے عہد میں آدمی اور شیطان ملے رہتے تھے ان شیطانوں سے سیکھا اور وہ یہود اس کو نسبت کرتے حضرت سلیمانؑ کی طرف کہ ہم کو انہیں سے پہنچا ہے اور ان کو حکم جن اور انس پر اسی کے زور سے تھا سو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ یہ کام کفر کا ہے سلیمان کا کام نہیں اس کے عہد میں شیطانوں نے سکھایا ہے اور دوسرے ہاروت اور ماروت کی طرف سے وہ شہر بابل میں دو فرشتے تھے بصورت آدمی رہتے تھے ان کو علم سحر معلوم تھا جو کوئی طالب اس کا جاتا اول کہہ دیتے کہ اس میں ایمان جاتا رہے گا پھر اگر وہ چاہتا

توسکھادیتے اللہ تعالیٰ کو آزمائش منظور تھی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے علموں سے آخرت کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے اور دنیا میں بھی ضرر پاتے ہیں اور بغیر حکم خدا کے کچھ کر نہیں سکتے اور علم دین اور علم کتاب سیکھتے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب پاتے۔

۱۰۴۔ اے ایمان والو! تم نہ کہو 'راعنا' اور کہو 'انظرنا' اور سنتے رہو۔ اور منکروں کو دکھ کی مار ہے۔ **ف**

ف8 یہود پیغمبر کی مجلس میں بیٹھتے اور حضرت کلام فرماتے بعضی بات جو نہ سنی ہوتی چاہتے کہ پھر تحقیق کریں تو کہتے راعنا یعنی ہمارے طرف بھی متوجہ ہو، ان سے مسلمان بھی سیکھ کر کسی وقت یہ لفظ کہتے

اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ یہ لفظ نہ کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا کہو اور اس کے بھی معنی یہی ہیں اور آگے سے سنتے رہو کہ پوچھنا ہی نہ پڑے یہود کو اس لفظ کہنے میں دغا تھی اس کو زبان دبا کر کہتے تو راعینا ہو جاتا یعنی ہمارا چرواہا اور ان کی زبان میں راعنا احمق کو بھی کہتے تھے۔

۱۰۵۔ دل نہیں چاہتا ان لوگوں کا جو منکر ہیں کتاب والوں میں اور شرک والوں میں، یہ کہ اترے تم پر کچھ نیک بات تمہارے رب سے، اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی مہر (رحمت) سے جس کو چاہے۔ اور اللہ بڑا فضل رکھتا ہے۔

۱۰۶۔ جو موقوف (منسوخ) کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اس سے بہتر یا اس کے برابر۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں؟ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ بھی یہود کا طعن تھا کہ تمہاری کتاب میں بعضی آیت فسخ ہوتی ہے اگر اللہ کی طرف سے تھی تو پھر کیا عیب دیکھا کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیب نہ پہلی میں تھا نہ پچھلی میں پر حاکم ہر وقت جو چاہے سو حکم کرے۔

۱۰۷۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کو سلطنت ہے آسمان اور زمین کی۔ اور تم کو نہیں اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مدد والا۔

۱۰۸۔ کیا تم مسلمان بھی چاہتے ہو کہ سوال شروع کرو اپنے رسول سے، جیسے سوال ہو چکے ہیں موسیٰ سے پہلے؟ اور جو کوئی انکار لے بدلے یقین کے، وہ بھولا سیدھی راہ سے۔ ف

- - -

ف8 یعنی یہود کے بہکائے سے تم اپنے نبی پاس شب ہے نہ لاؤ جیسے وہ اپنے نبی پاس لاتے تھے شب ہے نکالنے گویا یقین چھوڑ کر انکار پکڑنا ہے۔

۱۰۹۔ دل چاہتا ہے بہت کتاب والوں کا، کسی طرح تم کو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کر دیں۔ حسد کر کر اپنے اندر سے، بعد اس کے کہ کھل چکا ان پر حق۔ سو تم درگذر کرو، اور خیال نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ف

- - -

ف8 آخر حکم پہنچا یہود کو مدینے کے نزدیک سے نکال دیا۔

۱۱۰۔ اور کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ۔ اور جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے بھلائی، وہ پاؤ گے اللہ کے پاس۔ اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

۱۱۱۔ اور کہتے ہیں ہر گز نہ جائیں گے جنّت میں مگر جو ہوں گے یہود یا نصاریٰ۔ یہ آرزوئیں باندھ لیں انہوں نے۔ کہہ، لے آؤ سند اپنی اگر تم سچے ہو۔

۱۱۲۔ کیوں نہیں! جس نے تابع کیا منہ اپنا اللہ کے اور وہ نیکی پر ہے اسی کو ہے مزدوری اس کی اپنے رب کے پاس۔ اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ ان کو غم۔

۱۱۳۔ اور یہود نے کہا، نصاریٰ نہیں کچھ راہ پر۔ اور نصاریٰ نے کہا یہود نہیں کچھ راہ پر، اور وہ سب پڑھتے ہیں کتاب۔ اسی طرح کہی ان لوگوں نے جن پاس علم نہیں، انہیں کی سی بات۔ اب اللہ حکم کرے گا ان میں دن قیامت کے، جس بات میں جھگڑتے تھے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 جس پاس علم نہیں وہ عرب کے لوگ کہ آگے حضرت ابراہیمؑ کا دین سیکھتے تھے پھر آخر بہک کر بت پوجنے لگے ایسے شخص کو مشرک کہتے وہ اپنی ہی راہ حق بتاتے تھے۔

۱۱۴۔ اور اس سے ظالم کون جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھیے وہاں نام اس کا اور دوڑا ان کے اجاڑنے کو؟ ایسوں کو نہیں

پہنچتا کہ پیٹھیں (گھسیں) ان میں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کو دنیا میں

ذلّت ہے، اوران کو آخرت میں بڑی مار ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 نصاریٰ آپ کو منصف جانتے تھے اور یہود کو ظالم کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ سے دشمنی کی اور ہم نے ان کو مانا، اللہ فرماتا ہے کہ جب نصاریٰ نے غلبہ پایا تو مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اور یہود کی مسجدیں اجاڑیں اور یہود کے ضد سے یہ کیا انصاف ہے کہ آدمیوں کی ضد سے اللہ کی مسجدیں ویران کریں اور فرماتا ہے کہ یہ بھی لائق نہیں کہ اس ملک میں حاکم رہیں آخر اللہ تعالیٰ نے وہ ملک شام مسلمانوں کے ہاتھ لگایا۔

۱۱۵۔ اور اللہ ہی کی ہے مشرق اور مغرب۔ سو جس طرف تم منہ کرو، وہاں ہی متوجہ ہے اللہ۔ برحق اللہ گنجائش والا ہے سب خبر رکھتا۔

ف

۔۔۔

ف8 یہ بھی یہود اور نصاریٰ کا جھگڑا تھا کہ ہر کوئی اپنے قبیلے کو بہتر بتاتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ مخصوص ایک طرف نہیں اس کے حکم سے جس طرف منہ کرو وہ متوجہ ہے۔

۱۱۶۔ اور کہتے ہیں، اللہ رکھتا ہے اولاد، وہ سب سے نرالا، بلکہ اس کا مال ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں۔ سب اس کے آگے ادب سے ہیں۔

۱۱۷۔ نیا نکالنے والا (موجد) آسمان اور زمین کا، اور جب حکم کرتا ہے ایک کام کو تو یہی کہتا ہے اس کو کہ ہو، وہ ہوتا ہے۔

۱۱۸۔ اور کہنے لگے جن کو علم نہیں، کیوں نہیں بات کرتا ہم سے اللہ یا ہم کو آئے کوئی آیت؟ اسی طرح کہہ چکے ہیں ان سے اگلے انہی کی سی بات۔ ایک سے ہیں دل بھی ان کے۔ ہم نے بیان کر دیں نشانیاں واسطے ان لوگوں کے جن کو یقین ہے۔ ف

۔۔۔۔

ف8 یعنی اگلی امت جو یہود تھے وہ بھی اپنے نبی سے یہی کہتے تھے جواب کے لوگ کہنے لگے۔

۱۱۹۔ ہم نے تجھ کو بھیجا ٹھیک بات لے کر، خوشی اور ڈر سنانے کو،

اور تجھ سے پوچھ نہیں دوزخ والوں کی۔ ف

ف8 یعنی تجھ پر الزام نہیں کہ ان کو مسلمان کیوں نہ کیا۔

۱۲۰۔ اور ہر گز راضی نہ ہوں گے تجھ سے یہود اور نصاریٰ، جب تک

تابع نہ ہو تو ان کے دین کا۔ تو کہہ، جو راہ اللہ دکھائے وہی راہ ہے۔

اور کبھی چلا تو ان کی پسند پر، بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا، تو تیرا کوئی

نہیں اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مددگار۔

۱۲۱۔ جن کو ہم نے دی ہے کتاب، وہ اس کو پڑھتے ہیں، جو حق ہے پڑھنے کا۔ وہ اس پر یقین لاتے ہیں۔ اور جو کوئی منکر ہوگا اس سے، سو انہیں کو نقصان ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی یہود میں کم لوگ باانصاف بھی تھے کہ اپنی کتاب کو پڑھتے تھے سمجھ کر وہ اس قرآن پر ایمان لائے ایک ان کے عالم تھے عبداللہ بن سلام ان کے ساتھ کئی اور بھی مسلمان ہوئے۔

۱۲۲۔ اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا، جو میں نے تم پر کیا، اور وہ کہ بڑا کیا تم کو سارے جہان پر۔

۱۲۳۔ اور بچو اس دن سے، کہ کام نہ آئے کوئی شخص کسی شخص کے ایک ذرّہ، اور نہ قبول ہو اس کی طرف سے بدلہ، اور کام نہ آئے اس کو سفارش، اور نہ ان کو مدد پہنچے۔

۱۲۴۔ اور جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں، پھر اس نے وہ پوری کیں۔ فرمایا، میں تجھ کو کروں گا سب لوگوں کا پیشوا۔ بولا، اور میری اولاد میں بھی؟ کہا، نہیں پہنچتا میرا اقرار (وعدہ) بے انصافوں کو۔ ف

ف8 بنی اسرائیل بہت مغرور اس پر تھے کہ ہم اولاد ابراہیم میں ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو وعدہ دیا کہ نبوت اور بزرگی تیرے گھر میں رہے گی اور ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہیں اور اس کا دین ہر کوئی مانتا

ہے، اب اللہ تعالیٰ ان کو سمجھاتا ہے، اللہ کا وعدہ ابراہیمؑ کی اولاد کو ہے جو نیک راہ پر چلیں اور اس کے دو بیٹے تھے پیغمبر ایک مدت اسحاق کی اولاد میں بزرگی رہی اب اسماعیل کی اولاد میں پہنچی اور اس کی دعا ہے دونوں کے حق میں اور فرماتا ہے کہ دین اسلام ہمیشہ ایک ہے سب پیغمبر اور سب امتیں اسی پر گذریں وہ یہ کہ جو حکم اللہ تعالیٰ بھیجے پیغمبر کے ہاتھ سو قبول کرنا، اب مسلمان ہیں اسی راہ پر اور تم اس سے پھرے ہو۔

۱۲۵۔ اور جب ٹھہرایا ہم نے یہ گھر کعبہ اجتماع کی جگہ لوگوں کی اور پناہ۔ اور کر رکھو، جہاں کھڑا ہوا ابراہیم، نماز کی جگہ۔ اور کہہ دیا ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو، کہ پاک رکھو گھر میرا واسطے طواف والوں کے اور اعتکاف والوں کے اور رکوع اور سجدہ والوں کے۔

۱۲۶۔ اور جب کہا ابراہیم نے اے رب! کر اس کو شہر امن کا، اور
روزی دے اس کے لوگوں کو میوے، جو کوئی ان میں یقین لائے اللہ
پر، اور پچھلے دن (آخرت) پر۔ فرمایا، اور جو کوئی منکر ہے اس کو بھی
فائدہ دوں گا تھوڑے دنوں، پھر اس کو قید کر بلاؤں گا دوزخ کے
عذاب میں۔ اور بری جگہ پہنچ ہے۔

۱۲۷۔ اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادیں اس گھر کی اور اسمٰعیل۔ (تو
دعا کرتے جاتے تھے) اے رب قبول کر ہم سے۔ تو ہی ہے اصل
سنتا جانتا۔

۱۲۸۔ اے رب! اور کر ہم کو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد میں بھی
ایک امت حکم بردار اپنی، اور جتا (آگاہ کر) ہم کو دستور حج کرنے کے
اور ہم کو معاف کر۔ تو ہی ہے اصل معاف کرنے والا مہربان۔

١٢٩ ۔ اے رب ہمارے !اور اٹھا ان میں ایک رسول انہیں میں کا،
پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو کتاب اور پکی باتیں اور
ان کو سنوارے ۔ تو ہی ہے اصل زبردست حکمت والا۔

١٣٠ ۔ اور کون پسند نہ رکھے دین ابراہیم کا؟ مگر جو بیوقوف ہوا اپنے جی
(آپ) میں ۔ اور ہم نے اس کو خاص کیا دنیا میں ۔ اور آخرت میں
نیک ہے ۔

١٣١ ۔ جب اس کو کہا اس کے رب نے ، حکم بردار ہو، بولا، میں حکم
میں آیا جہان کے صاحب کے ۔

١٣٢ ۔ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو، اور یعقوب
(بھی) ۔ اے بیٹو!اللہ نے چن کر دیا تم کو دین ، پھر نہ مریو مگر مسلمانی
پر۔

۱۳۳۔ کیا تم حاضر تھے؟ جس وقت پہنچی یعقوب کو موت، جب کہا
اپنے بیٹوں کو، تم کیا پوجو گے بعد میرے؟ بولے، ہم بندگی کریں
گے تیرے رب اور تیرے باپ دادوں کے رب کو، ابراہیم اور
اسماعیل اور اسحٰق، وہی ایک رب۔ اور ہم اسی کے حکم پر ہیں۔
۱۳۴۔ وہ ایک جماعت تھی گزر گئی۔ ان کا ہے جو کما گئے اور تمہارا
ہے جو تم کماؤ۔ اور تم سے پوچھ نہیں ان کے کام کی۔
۱۳۵۔ اور کہتے ہیں، ہو جاؤ یہود یا نصاریٰ، تو راہ پر آؤ۔ تو کہہ، نہیں! ہم
نے پکڑی راہ ابراہیم کی، جو ایک طرف کا تھا۔ اور نہ تھا شریک
والوں میں۔
۱۳۶ تم کہو، ہم نے یقین کیا اللہ کو اور جو اترا ہم پر، اور جو اترا ابراہیم اور
اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر، اور جو ملا موسیٰ کو اور

عیسیٰ کو، اور جو ملا سب نبیوں کو، اپنے رب سے۔ ہم فرق نہیں
کرتے ایک میں ان سب سے۔ اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔

۱۳۷۔ پھر اگر وہ یقین لائیں جس پر تم یقین لائے تو راہ پائیں۔ اور اگر
پھر جائیں تو اب وہی ہیں ضد پر۔ سو اب کفایت (کافی) ہے تیری
طرف سے ان کو اللہ۔ اور وہی ہے سنتا جانتا۔

۱۳۸۔ اور کس کا رنگ ہے اللہ سے بہتر؟ اور ہم اسی کی بندگی پر ہیں۔

ف

ف8 نصاریٰ کے پاس دستور تھا کہ جس کو اپنے دین میں داخل
کرتے ایک زرد رنگ بناتے اور اس کے کپڑے بھی رنگ دیتے
اور اس پر ڈال بھی دیتے یہ ان کے مقابل فرمایا۔

۱۳۹ ۔ کہہ، کیا اب تم جھگڑتے ہو ہم سے اللہ میں، اور وہی ہے رب ہمارا اور رب تمہارا، اور ہم کو عمل ہمارا اور تم کو عمل تمہارا۔ اور ہم اسی کے ہیں نرے۔

۱۴۰ ۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب، اور اس کی اولاد یہود تھے یا نصاریٰ؟ کہہ، تم کو خبر زیادہ ہے یا اللہ کو؟ اور اس سے ظالم کون جس نے چھپائی گواہی، جو تھی اس پاس اللہ کی؟ اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے۔

۱۴۱ ۔ وہ ایک جماعت تھی گزر گئی۔ ان کا ہے جو کما گئے وہ اور تمہارا ہے جو تم کماؤ۔ اور تم سے پوچھ نہیں ان کے کام کی۔

۱۴۲۔ اب کہیں گے بیوقوف لوگ، کاہے پر (کیوں) پھر گئے مسلمان اپنے قبلے سے جس پر تھے۔ تو کہہ، اللہ کی ہے مشرق اور مغرب۔ چلائے جس کو چاہے سیدھی راہ۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت جب مکہ سے مدینے میں آئے سوا برس نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف پھر حکم آیا پڑھو کعبے کی طرف تب یہود اور بعضے کچے مسلمان ان کے بہکائے سے شبہ لگے ڈالنے کہ وہ قبلہ تھا سب نبیوں کا اس کو چھوڑنا نشان نبی کا نہیں اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا کہ لوگ یوں ہی کہیں گے۔

۱۴۳۔ اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل، کہ تم ہو بتانے والے (گواہ) لوگوں پر، اور رسول ہو تم پر بتانے والا (گواہ)۔ **ف**

ا۔ اور وہ قبلہ جو ہم نے ٹھہرایا جس پر تو تھا، نہیں مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا، اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں۔ اور یہ بات بھاری ہوئی مگر ان پر جن کو راہ دی اللہ نے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کرے تمہارا یقین لانا۔ البتہ اللہ لوگوں پر شفقت رکھتا ہے مہربان۔ **ف ۲**

۔۔۔

ف8 ا۔ یعنی جس طرح ان دو باتوں میں دیکھا کہ تمہارے پاس ہے پوری بات اور مخالفوں کے پاس ناقص ایک یہ کہ تم سب ناقص

ایک یہ کہ تم سب نبیوں کو مانتے ہو اور یہود اور نصاریٰ کسی کو مانتے ہیں کسی کو نہیں، دوسری یہ کہ تمہارا قبلہ کعبہ ہے کہ ابراہیم کے وقت سے مقرر ہوا ہے ابراہیمؑ پیشوا ہے سب کا اور یہود اور نصاریٰ کا قبلہ پیچھے ثابت ہوا اسی طرح ہر بات میں تم پورے ہو اور امتیں ناقص ان کو حاجت ہے کہ تم بتاؤ اور تم کو حاجت نہیں کہ کوئی امت بتاوے مگر تمہارا نبی۔

ف28۔ یعنی تمہارا قبلہ ابراہیمؑ کے وقت سے کعبہ مقرر ہے اور چند روز بیت المقدس ٹھہرایا ایمان آزمانے کو اور اس میں جو لوگ ایمان پر قائم رہے ان کو بڑا درجہ ہے۔

۱۴۴۔ ہم دیکھتے ہیں پھر جانا تیرا منہ آسمان میں۔ سوالبتہ پھیر دیں گے تجھ کو جس قبلے کی طرف تو راضی ہے۔ اب پھیر منہ اپنا طرف مسجد الحرام کے۔ اور جس جگہ تم ہوا کرو پھیرو منہ اسی طرف۔ اور جن کو ملی ہے کتاب، البتہ جانتے ہیں کہ یہی ٹھیک ہے ان کے رب کی طرف سے۔ اور اللہ بے خبر نہیں ان کاموں سے جو کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 جب بیت المقدس کی طرف نماز تھی تو حضرت کا دل چاہتا تھا کعبے کو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ کرتے شاید فرشتہ حکم لاتا ہو کعبے کی طرف کا پھر یہ آیت اتری تب سے کعبہ مقرر ہوا۔

۱۴۵۔ اور اگر تو لائے کتاب والوں پاس ساری نشانیاں، نہ چلیں گے تیرے قبلے پر۔ اور تو نہ مانے ان کا قبلہ۔ اور نہ ان میں ایک مانتا ہے دوسرے کا قبلہ۔ اور کبھی تو چلا ان کی پسند پر، بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا۔ تو بیشک تو بھی ہے بے انصافوں میں۔

۱۴۶۔ جن کو ہم نے دی ہے کتاب، پہچانتے ہیں یہ بات، جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو۔ اور ایک فرقہ ان میں چھپاتے ہیں حق کو جان کر۔

۱۴۷۔ حق وہی جو تیرا رب کہے، پھر تو نہ ہو شک لانے والا۔

۱۴۸۔ اور ہر کسی کو ایک طرف ہے، کہ منہ کرتا ہے اس طرف، سو تم سبقت چاہو نیکیوں میں۔ جس جگہ تم ہو گے، کر لائے گا اللہ اکٹھا۔

بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی یہ ضد کرنی کہ ہمارا قبلہ بہتر یا تمہارا عبث ہے بہتری اسی کو جو نیکیوں میں زیادہ ہر امت کو ایک ایک قبلے کا حکم دیا تھا آخر سب کو ایک جگہ جمع ہونا ہے۔

۱۴۹۔ اور جس جگہ سے تو نکلے، منہ کر طرف مسجد الحرام کے۔ اور یہی تحقیق (حق) ہے تیرے رب کی طرف سے۔ اور اللہ بے خبر نہیں

تمہارے کام سے۔ ف

۔۔۔

ف8 اور مسجد الحرام کہتے ہیں مکہ کی مسجد کو حرام کے معنی جس جگہ بند رہنا چاہیئے اس مکان میں کئی باتیں منع ہیں اور جانور کو ستانا اور درخت اور گھاس اکھاڑنا اور پڑا مال اٹھانا۔

۱۵۰۔ اور جہاں سے تو نکلے منہ کر طرف مسجد الحرام کے۔ اور جس جگہ تم ہوا کرو منہ کرو اسی کی طرف، کہ نہ رہے لوگوں کو تم سے جھگڑنے کی جگہ۔ مگر جو ان میں بے انصاف ہیں سو ان سے مت ڈرو، اور مجھ

سے ڈرو۔ اور اس واسطے کہ پورا کروں تم پر فضل اپنا، اور شاید تم راہ

پاؤ۔

۱۵۱۔ جیسا بھیجا ہم نے تم میں رسول تمہی میں کا، پڑھتا تمہارے پاس

آیتیں ہماری اور تم کو سنوارتا، اور سکھاتا کتاب اور تحقیق بات اور

سکھاتا تم کو جو تم نہ جانتے تھے۔

۱۵۲۔ تو تم یاد رکھو مجھ کو، میں یاد رکھوں تم کو، اور احسان مانو میرا اور

ناشکری مت کرو۔

۱۵۳۔ اے مسلمانو! قوت پکڑو ثابت رہنے (صبر) اور نماز سے۔

بیشک اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے (صبر کرنے) والوں کے۔ **ف**

ف8 یہاں سے اشارات ہے کہ جہاد میں محنت اٹھاؤ اور مضبوطی اختیار کرو۔

۱۵۴۔ اور نہ کہو جو کوئی مارا جائے اللہ کی راہ میں، کہ مردے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم کو خبر نہیں۔
۱۵۵۔ اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو کچھ ایک ڈر اور بھوک سے، اور نقصان سے مالوں اور جانوں اور میووں کے۔ اور خوشی سنا ثابت رہنے (صبر کرنے) والوں کو۔
۱۵۶۔ کہ جب ان کو پہنچے کچھ مصیبت، کہیں ہم اللہ کا مال ہیں اور ہم کو اسی طرف پھر (لوٹ) جانا ہے۔

۱۵۷۔ ایسے لوگ انہیں پر شاباشیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی۔ اور وہی ہیں راہ پر۔

۱۵۸۔ صفا اور مروہ جو ہیں، نشان ہیں اللہ کے، پھر جو کوئی حج کرے اس گھر کا، یا زیارت تو گناہ نہیں اس کو کہ طواف کرے ان دونوں میں۔ اور جو کوئی شوق سے کرے کچھ نیکی، تو اللہ قدردان ہے سب جانتا۔ ف

--

ف8 صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں مکہ کے شہر میں عرب کے لوگ حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے رہے ہیں لیکن کفر کے وقت میں اکثر غلطیاں پڑ گئی تھیں ان دو پہاڑوں پر دو بت دھرے تھے حج میں وہاں بھی طواف کرتے تھے جب لوگ مسلمان

ہوئے جانا کہ یہ بھی کفر کی غلطی تھی اب وہاں نہ جانا چاہیۓ اس پر یہ آیت اتری ۔

۱۵۹ ۔ جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اتارا صاف حکم اور راہ کے نشان ، بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ، ان کو لعنت دیتا ہے اللہ ، اور لعنت دیتے ہیں سب لعنت دینے والے ۔ ف

- - -

ف8 یہ ان کے حق میں ہے جن کو علم خدا کا پہنچا اور غرض دنیا کے واسطے چھپا رکھا ۔

۱٦٠ ۔ مگر جنھوں نے توبہ کی اور سنوارا اور بیان کر دیا تو ان کو معاف کرتا ہوں، اور میں ہوں معاف کرنے والا مہربان ۔

۱٦۱ ۔ جو لوگ منکر ہوئے اور مر گئے منکر ہی، ان ہی پر ہے لعنت اللہ کی، اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی ۔

۱٦۲ ۔ رہ پڑے اس میں نہ ہلکا ہو گا ان پر عذاب اور نہ ان کو فرصت ملے گی ۔

۱٦۳ ۔ اور تمہارا رب اکیلا رب ہے کسی کو پوجنا نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان ہے رحم والا ۔

۱٦٤ ۔ آسمان اور زمین کا بنانا اور رات دن کا بدلتے آنا، اور کشتی جو لے کر چلتی ہے دریا میں جو چیزیں کام آئیں لوگوں کو، اور وہ جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی، پھر جلایا (زندہ کیا) اس سے زمین کو مر گئے پیچھے، اور پیر نے اس میں سب قسم کے جانور، اور پھیرنا باؤں

(ہواؤں) کا، اور ابر جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے،
ان میں نمونے ہیں عقلمند لوگوں کو۔
١٦٥۔ اور بعضے لوگ ہیں جو پکڑتے ہیں اللہ کے برابر اوروں کو، ان کی
محبت رکھتے ہیں جیسے محبت اللہ کی۔ اور ایمان والوں کو اس سے زیادہ
ہے محبت اللہ کی۔ اور کبھی دیکھیں بے انصاف اس وقت کو، جب
دیکھیں گے عذاب، کہ زور سارا اللہ کو ہے، اور اللہ کی مار سخت ہے۔
١٦٦۔ جب الگ ہو جائیں جن کے ساتھ ہوئے تھے اپنے ساتھ والوں
سے، اور دیکھیں عذاب، اور ٹوٹ (منقطع ہو) جائیں ان کے سب
طرف کے علاقے (تمام وسائل)۔
١٦٧۔ اور کہیں گے ساتھ پکڑنے والے، کاش کہ ہم کو دوسری بار
زندگی ہو، تو ہم الگ ہو جائیں ان سے، جیسے یہ الگ ہو گئے ہم سے۔

اسی طرح دکھاتا ہے اللہ ان کو کام ان کے افسوس دلانے کو۔ اور ان

کو نکلنا نہیں آگ سے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 جن کو لوگ پوجتے ہیں سوا اللہ کے اس روز پوجنے والوں کو

جواب دیں گے اور ان کی امید سب طرف سے ٹوٹے گی اور افسوس

کھاویں گے اس وقت کچھ فائدہ نہیں افسوس کا یہاں سے بت

پرستوں کا احوال ہے ۔

۱٦٨ ۔ اے لوگو! کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے جو حلال ہے ستھرا۔ اور

نہ چلو قدموں پر شیطان کے، وہ تمہارا دشمن ہے صریح۔ **ف**

- - -

ف8 عرب کے لوگوں نے دین ابراہیم کئی طرح بگاڑا تھا، اول سوائے خدا کے پوجنے لگے تھے اور ان کی نیاز جانور ذبح کرنے لگے کہ وہ مردار ہوتا ہے اور کفر ہے اور مواشی میں سے کئی چیزیں حرام ٹھہرالیں جو سورۃ مائدہ اور انعام میں بیان ہے اور گوشت خوک حلال سمجھا ان باتوں پر اللہ تعالیٰ ان کو الزام دیتا ہے ۔

۱٦۹ ۔ وہ تو یہی حکم کرے گا تم کو برے کام اور بے حیائی اور یہ کہ جھوٹ بولو اللہ پر جو تم کو معلوم نہیں ۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی مسئلے اپنی طرف سے بنا لو جیسے اب بھی بہت غلط العام ٹھہر رہے ہیں۔

۱۷۰۔ اور جو ان کو کہیئے چلو اس پر جو نازل کیا اللہ نے، کہیں نہیں! ہم چلیں گے اس پر، جس پر دیکھا اپنے باپ دادوں کو۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہوں کچھ، نہ راہ کی خبر۔ ف

ف8 یعنی جب معلوم ہوا کہ باپ دادوں کی رسم خلاف حکم خدا کے ہے پھر اس پر نہ چلیے۔

۱۷۱۔ اور مثال ان منکروں کی، جیسے مثال ایک شخص کی، کہ چلّاتا ہے ایک چیز کو جو سنتی نہیں مگر پکارنا اور چِلّانا۔ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، سو ان کو عقل نہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ان کافروں کو سمجھانا ویسا ہے جیسا کوئی جنگل کے جانوروں کو بلادے سو وہ سوائے آواز کچھ نہیں سمجھتے یہ حال ہے جو شخص کہ آپ علم نہ رکھے اور علم والے کی بات قبول نہ کرے۔

۱۷۲۔ اے ایمان والو! کھاؤ ستھری چیزیں، جو تم کو روزی دی ہم نے، اور شکر کرو اللہ کا، اگر تم اسی کے بندے ہو۔

۱۷۳۔ یہی حرام کیا ہے تم پر مردہ اور لہو اور گوشت سؤر کا، اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کا۔ پھر جو کوئی پھنسا ہو، نہ بے حکمی کرتا ہے نہ زیادتی، تو اس پر نہیں گناہ۔ اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ ف

ف8 یعنی مواشی میں اتنی ہی چیزیں حرام ہیں سور بھی جب آدمی بھوک سے مرنے لگے تو یہ بھی معاف ہے بشرطیکہ بے حکمی نہ کرے یعنی نوبت اضطرار کی نہیں پہنچی اور کھانے لگے اور زیادتی بھی نہ کرے قدر ضرورت کھاوے۔

۱۷۴۔ جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ نے کتاب اور لیتے ہیں اس پر مول تھوڑا، وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ، اور نہ

بات کرے گا ان سے اللہ قیامت کے دن، اور نہ سنوارے گا ان کو۔ اوران کو دکھ کی مار ہے ۔

۱۷۵ ۔ وہی ہیں جنہوں نے خرید کی گمراہی، بدلے راہ کے، اور مار بدلے مہر (رحمت) کے، سو کیا سہار ہے ان کو آگ کی ۔

۱۷۶ ۔ یہ اس واسطے کہ اللہ نے اتاری کتاب سچّی ۔ اور جنہوں نے کئی راہیں نکالیں کتاب میں وہ ضد میں دور پڑے ہیں ۔ **ف**

ف8 یہود نے اپنی کتاب میں سے پیغمبر آخرالزماں ﷺ کی صفت چھپا ڈالی اور بہت آیتوں کے معنے بدل ڈالے غرض دنیا کے واسطے ۔

۱۷۷۔ نیکی یہی نہیں، کہ منہ کرو اپنے مشرق کی طرف یا مغرب کی، لیکن نیکی وہ ہے جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر۔ اور دے مال اس کی محبت پر ناتے والوں کو، اور یتیموں کو اور محتاجوں کو، اور راہ کے مسافر کو، اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں۔ اور کھڑی رکھے نماز اور دیا کرے زکوٰۃ اور پورا کرنے والا اپنے اقرار کو جب قول کریں۔ اور ٹھیرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور وقت لڑائی کے۔ وہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے۔ اور وہی بچاؤ میں آئے۔

۱۷۸۔ اے ایمان والو! حکم ہوا تم پر بدلا برابر مارے گیوں میں۔ صاحب کے بدلے صاحب، اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ پھر جس کو معاف ہوا اس کے بھائی کی طرف سے کچھ ایک، تو چاہیے مرضی پر چلنا موافق دستور کے، اور پہچانا اس کو

نیکی سے۔ یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف سے، اور مہربانی۔

پھر جو کوئی زیادتی کرے بعد اس کے تو اس کو دکھ کی مار ہے۔ **ف**

ف8 صاحب کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام اسی طرح عورت یعنی ہر صاحب دوسرے صاحب کے برابر ہے۔ ہر غلام دوسرے غلام کے برابر ہے۔ اشراف اور کم ذات کا فرق نہیں، دولتمند اور فقیر کا فرق نہیں جیسے کفر میں معمول ہو رہا تھا فائدہ جس کو معاف ہوا یعنی مقتول کے وارث اگر قصاص موقوف کر کے مال پر راضی ہوں تو قاتل کو چاہیئے کہ ان کو راضی کر لے اور منت اٹھا کر خون بہا پہنچا دے فائدہ یہ آسانی ہوئی یعنی اگلی امت پر قصاص ہی مقرر تھا اس امت پر معاف کرنا اور مال پر صلح کرنی بھی ٹھہری، فائدہ

پھر جو کوئی زیادتی کرے یعنی صلح کر کے مبلغ خون بہا لے کر پھر مارنے کا قصد کرے۔

۱۷۹۔ تم کو قصاص میں زندگی ہے، اے عقلمندو! شاید تم بچتے رہو۔

ف

ف8 یعنی حاکموں کو چاہیئے کہ قصاص دلانے میں قصور نہ کریں تاکہ آئندہ خون بند ہو۔

۱۸۰۔ حکم ہوا تم پر جب حاضر ہو کسی کو تم میں موت، اگر کچھ مال
چھوڑے، کہ دلوا مرے (وصیت کرنا) ماں باپ کو اور ناتے والوں
کو دستور سے، (یہ) ضرور ہے پرہیزگاروں کو۔ ف

ف8 کفر کی رسم میں مردے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے،
اولاد مین بھی فقط بیٹا سو اول اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر
مردے کو ضرور ہوا کہ ماں باپ کو اور ناتے والوں کو موافق حاجت
اپنے روبرو دلوا جاوے۔

۱۸۱۔ پھر جو کوئی اس کو بدلے، بعد اس کے کہ سن چکا، تو اس کا گناہ انہیں پر جنہوں نے بدلا، بیشک اللہ ہے سنتا جانتا۔ ف

ف8 یعنی اگر مردہ کہہ مرا تھا پر دینے والوں نے نہ دیا تو مردے پر گناہ نہیں وہی ہیں گنہگار۔

۱۸۲۔ پھر جو کوئی ڈرا دلوانے والے کی طرفداری سے یا گناہ سے پھر ان میں صلح کروا دی، تو اس پر گناہ نہیں۔ البتہ اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ ف

ف8 یعنی کسی نے دیکھا کہ مردہ بے انصافی سے دلوا گیا اولاد کو

بہت تھوڑا بچا تو اوروں کو سمجھا کر صلح کرادے ایسا بدلنا گناہ نہیں،

فائدہ اول اللہ صاحب نے یہ حکم فرمایا تھا بعد اس کے سورۃ نساء میں

آیت ہے وہ بھیجے کہ وارثوں کے حصے آپ ہی ٹھہرا دئیے اب

مردے کا دلوانا موقوف ہوا۔

۱۸۳۔ اے ایمان والو! حکم ہوا تم پر روزے کا، جیسے حکم ہوا تھا تم سے

اگلوں پر، شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ ف

ف8 یعنی روزے سے سلیقہ آ جاوے جی روکنے کا تو ہر جگہ روک سکو۔

۱۸۴۔ کئی دن ہیں گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں، تو گنتی چاہئیے اور دنوں سے۔ اور جن کو طاقت ہے، تو بدلا چاہئیے ایک فقیر کا کھانا۔ پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی، تو اس کو بہتر ہے۔ اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے، اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ ف

ف8 اول یہی حکم تھا کہ مریض و مسافر چاہیں تو پھر قضا کر لیں اور جن کو طاقت ہے یعنی بے عذر ہیں وہ چاہیں کہ پھر قضا کریں تو بالفعل

ہر روزے کے بدلے ایک فقیر کو کھلائیں تو بھی بہتر ہے روزہ ہی رکھیں پھر اس کے بعد جو آیت اتری اس میں فقط مریض و مسافر کو رخصت ملی قضا کی اور کسی کو نہیں۔

۱۸۵۔ مہینہ رمضان کا، جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت واسطے لوگوں کے، اور کھلی نشانیاں راہ کی، اور فیصلہ۔ پھر جو کوئی پائے تم میں یہ مہینہ، تو اس کو روزے رکھے، اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر میں تو گنتی چاہئیے اور دنوں سے۔ اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی، اور نہیں چاہتا تم پر مشکل۔ اور اس واسطے کہ پوری کرو گنتی اور بڑائی کرو اللہ کی اس پر کہ تم کو راہ بتائی، اور شاید تم احسان مانو۔ ف

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا مہینہ اسی سے ٹھہرا کہ اس میں اترا قرآن پس قرآن کی خدمت اس مہینے میں اول چاہیئے اسی سبب سے رسول خدا نے تقید کیا تراویح کا اور آپ چند روز جماعت کر کے پھر نہ کروائی کہ قرآن میں اشارات ہیں صریح فرض نہ ہو جاوے۔

۱۸۶۔ اور جب تجھ سے پوچھیں بندے میرے مجھ کو، تو میں نزدیک ہوں۔ پہنچتا ہوں پکارتے کی پکار کو، جس وقت مجھ کو پکارتا ہے، تو چاہئیے کہ حکم مانیں میرا اور یقین لائیں مجھ پر، شاید نیک راہ پر آئیں۔

ف

۔۔۔

ف8 اوپر کی آیت میں فرمایا کہ بڑائی کرو اللہ کی یعنی عید کے دن جو تکبیر کہتے ہیں بآواز بلند اس واسطے دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دور نہیں اور بلند آواز اور فائدے کے واسطے ہے ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ ہمارا رب دور ہے تو ہم اس کو پکاریں یا نزدیک تو ہم آہستہ بات کہیں اس پر یہ آیت اتری۔

۱۸۷۔ حلال ہوا تم کو روزے کی رات میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے۔ وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی۔ اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے، سو معاف کیا تم کو اور درگذر کی تم سے، پھر اب ملو ان سے (مباشرت کرو)، اور چاہو جو لکھ (مقدور کر) دیا اللہ نے تم کو، اور کھاؤ اور پیو، جب تک کہ صاف نظر آئے تم کو

دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے، فجر کی۔ پھر پورا کرو روزہ رات تک۔ اور نہ لگو (مباشرت کرو) ان سے جب اعتکاف بیٹھے ہو مسجدوں میں۔ یہ حدیں باندھی ہیں اللہ کی، سوان کے نزدیک نہ جاؤ۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کو، شاید وہ بچتے رہیں۔

ف

ف8 جب روزہ فرض ہوا تو مسلمان سارے رمضان میں عورت کے پاس نہ جاتے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھاتے اس بیچ میں بعضے شخص نہ رہ سکے پھر حضرت کے پاس عرض کیا تب یہ آیت اتری یعنی تم اپنی چوری کرتے تھے اللہ نے منع نہ کیا اور کھانا صبح تک رخصت ہے جب دھاری سفید پڑے وہی صبح صادق

ہے اور جب تک روشنی اونچی نہ رہے ستون سی وہ صبح کاذب ہے

مگر اعتکاف میں رات دن عورت کے پاس نہ جائے۔

۱۸۸۔ اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق اور نہ پہنچاؤ

ان کو حاکموں تک، کہ کھا جاؤ کاٹ کر لوگوں کے مال میں سے مارے

گناہ کے اور تم کو معلوم ہے۔ **ف**

ف8 نہ پہنچاؤ حاکموں تک یعنی کسی کے مال کی خبر نہ دو حاکموں کو یا

اپنے مال نہ پہنچاؤ رشوت کہ حاکم کو رفیق کر کے کسی کا مال کھا جاؤ۔

۱۸۹۔ تجھ سے پوچھتے ہیں چاند کا نیا نکلنا، تو کہہ، یہ وقت ٹھیرے ہیں واسطے لوگوں کے اور واسطے حج کے۔ اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں آؤ چھت پر سے، لیکن نیکی وہی جو کوئی بچتا رہے۔ اور گھروں میں آؤ دروازوں سے، اور اللہ سے ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہنچو۔ ف

ف8 لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ کیا سبب ہے چاند ایک حالت پر نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ نے جواب فرمایا کہ اس پر حال بدلتے رکھتے ہیں تا کہ مہینے کی حد ٹھہرے پھر مہینوں سے برس ٹھہرے اس پر خلق کی معاملت اور اللہ کی عبادت کا وقت مقرر ہے ایک روزہ ہے جس کا حکم مذکور ہوا دوسری حج ہے اس کا حکم آگے شروع ہوتا ہے کفر کی غلطیوں میں ایک یہ تھا کہ جب گھر سے نکل احرام باندھا حج کا پھر

کچھ ضرورت ہوئی کہ گھر میں جانا چاہیئے تو دروازے سے نہ جاتے چھت پر چڑھ کر آتے اس کو اللہ نے غلط کیا۔

۱۹۰۔ اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو لڑتے ہیں تم سے، اور زیادتی مت کرو، اللہ نہیں چاہتا زیادتی والوں کو۔ **ف**

ف8 حج کے ساتھ میں یہ مذکور بھی ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے شہر مکہ جائے امان ہے اگر یہاں دشمن کو دشمن پاتا و بھی کچھ نہ کہتا اور حج کے اول اور آخر تین مہینے ذی قعدہ اور ذی الحج اور محرم اور چوتھا رجب کہ وہ بھی وقت زیارت تھا یہ چار مہینے وقت امان تھے کہ تمام ملک عرب میں راہیں جاری ہوتیں اور لڑائی موقوف رہتی

اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے ۔ اس بیچ میں اور بھی لڑائی کے حکم اور جہاد کے آداب فرماتا ہے یہ جو فرمایا کہ جو تم سے لڑیں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو اس کے معنی یہ کہ لڑائی میں لڑکے اور عورتیں اور بوڑھے قصداً نہ ماریئے لڑنے والوں کو ماریئے ۔

۱۹۱ ۔ اور مار و ان کو جس جگہ پاؤ، اور نکال دو ان کو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا، اور دین سے بچلانا (گمراہ کرنا) مارنے سے زیادہ ہے، اور نہ لڑو ان سے مسجد الحرام پاس، جب تک وہ نہ لڑیں تم سے اس جگہ ۔ پھر اگر وہ لڑیں تو ان کو مارو ۔ یہی سزا ہے منکروں کی ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی مکہ جائے امان ہے لیکن جب انہوں نے ابتدا کی اور تم پر ظلم کیا اور ایمان لانے پر ستانے لگے کہ یہ مار ڈالنے سے زیادہ ہے اب ان کو امان نہ رہی جہاں پاؤ مارو آخر جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے بھی حکم کیا کہ جو ہتھیار سامنے کرے اسی کو مارو اور باقی سب کو امن دیا۔

۱۹۲۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

ف8 یعنی اس سب پر اگر اب بھی مسلمان ہوں تو توبہ قبول ہے۔

۱۹۳۔ اور لڑو ان سے جب تک نہ باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ کا۔

پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر بے انصافوں پر۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی لڑائی کافروں سے اسی واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نہ کر سکیں اور حکم اللہ کا جاری رہے اگر تابع ہو کر رہیں تو لڑائی کی حاجت ہی نہیں اور ایمان تو دل پر موقوف ہے زور سے مسلمان کرنے سے کیا حاصل۔

۱۹۴۔ حرمت کا مہینہ مقابل حرمت کے مہینے کے، اور ادب رکھنے میں بدلا ہے۔ پھر جس نے تم پر زیادتی کی تم اس پر زیادتی کرو، جیسے

اس نے زیادتی کی۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی اگر کوئی کافر ماہ حرام کو مانے کہ اس مہینے میں وہ تم سے نہ لڑے تو تم بھی اس سے نہ لڑو اور مکہ کے لوگ اسی ماہ میں ظلم کرتے رہے مسلمانوں پر پھر مسلمان ان سے کیوں قصور کریں بلکہ سفر حدیبیہ میں ماہ ذی قعدہ تھا عمرے کو حضرت ﷺ گئے اور کافر لڑنے کو موجود ہوئے یہ آیت اس واسطے اتری کہ مسلمان خطرہ کرتے تھے کہ اگر ماہ حرام میں کافر لگیں لڑنے تو ہم کیا کریں۔

۱۹۵۔ اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں۔

اور نیکی کرو۔ اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو۔ **ف**

ف8 یعنی چھوڑ کر جہاد نہ بیٹھو اسی میں تمہارا ہلاک ہے۔

۱۹۶۔ اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے، پھر اگر تم روکے گئے تو جو میسّر ہو قربانی بھیجو۔ اور حجامت نہ کرو سر کی، جب تک پہنچ نہ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔ پھر جو کوئی تم میں مریض ہو، یا اس کو دکھ دیا اس کے سر نے، تو بدلا دے روزے یا خیرات یا ذبح کرنا۔ پھر جب تم کو خاطر جمع ہو، تو جو کوئی فائدہ لے عمرہ ملا کر حج کے ساتھ، تو جو میسر ہو قربانی پہنچائے۔ پھر جس کو پیدا نہ ہو تو روزہ تین دن کا حج کے وقت

میں، اور سات دن جب پھر کر جاؤ۔ یہ دس ہوئے پورے ۔ یہ اس کو ہے جس کے گھر والے نہ ہوں رہتے مسجد الحرام پاس ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ۔ ف

ف8 یہاں سے حکم حج کے ہیں، حج کے طریق یہ کہ احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات میں حاضر ہو پھر وہاں سے چلے تو رات رہے مشعر الحرام میں پھر صبح عید منا میں پہنچ کر کنکر پھینکے اور حجامت کرا کر احرام اتارے پھر مکہ میں جا کر طواف کعبہ کرے پھر صفا اور مروہ کے بیچ دوڑے پھر منا میں آوے تین دن رہے ہر روز کنکر پھینکے پھر مکہ جا کر طواف رخصت کرے اور چلا جائے اور عمرے کے طریق یہ کہ احرام باندھے جن دنوں چاہے طواف کعبہ کرے اور صفا

اور مروہ کے بیچ دوڑے پھر حجامت کرا کر احرام اتارے اور حج اور عمرہ میں قربانی ضرور نہیں مگر کسی سبب سے یہاں حق تعالیٰ نے تین سبب فرمائے ایک یہ کہ احرام کر کر شخص روکا گیا مرض سے یا دشمن سے تو کسی کے ہاتھ قربانی بھیج دیوے جب مکہ میں قربانی ذبح ہو تب یہ احرام سے نکلے پہلے حجامت نہ کرے، دوسرا یہ کہ آزار سے یا سر کے بالوں سے عاجز ہو کر احرام میں حجامت کرے تو اس کا بدلہ ہے یا تو قربانی پہنچائے یا تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھلا دے تیسرا یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نہ کرے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو قربانی ضرور ہے پھر قربانی پیدا نہ تو دس روزے تین حج کے دنوں میں اور سات پیچھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک شخص کو اور ایک اونٹ یا گائے سات شخص کو حج اور عمرہ ملنے سے جو قربانی آئے سو مکہ کے ساکنوں پر نہیں۔

۱۹۷۔ حج کے کئی مہینے ہیں معلوم۔ پھر جس نے لازم کرلیا ان میں حج، تو بے پردہ ہونا نہیں عورت سے، نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا حج میں۔ اور جو کچھ تم کروگے نیکی، اللہ کو معلوم ہوگی۔ اور خرچ راہ لیا کرو، کہ خرچ راہ میں بہتر ہے گناہ سے بچنا۔ اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو۔

ف

ف8 حج کے واسطے احرام باندھنے کا وقت ہے غرہ شوال سے تا شب عید قربان اس سے پہلے بہتر نہیں اور حج اور عمرہ لازم کرلینا احرام سے ہے احرام یہ کہ نیت کرے شروع کرنے کی اور زبان سے کہے لبیک تمام پھر جب احرام میں داخل ہوا تو پرہیز رکھے مرد

عورت کی صحبت سے اور ہر گناہ سے اور آپس کے جھگڑے سے اور
بدن کے بال اتارنے سے اور ناخن تراشنے اور خوشبو ملنے سے اور
شکار مارنا منع ہوا اور مرد بدن پر میلے کپڑے نہ پہنے اور سر نہ ڈھانکے
اور عورت کپڑے پہنے اور سر ڈھانکے لیکن منہ پر کپڑا نہ ڈالے اور
کفر کی غلطی ایک یہ تھی کہ بغیر خرچ کے حج کو جانا ثواب گنتے تھے اور
توکل مقدور ہوتے ہوئے خرچ نہ لیتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقدور ہو
تو خرچ لے کر جاؤ بڑا فائدہ یہ کہ سوال نہ کرو۔

۱۹۸۔ کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا۔ پھر جب
طواف کو چلو عرفات سے، تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے۔

اوراس کو یاد کرو جس طرح تم کو سکھایا۔ اور تم تھے اس سے پہلے راہ

بھولے۔ ف

- - -

ف8 گناہ نہیں کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا یعنی حج میں مال

تجارت بھی لے جاؤ روزی کمانے کو تو منع نہیں لوگوں نے اس میں

شبہ کیا تھا کہ شاید حج قبول نہ ہو اس واسطے منع فرمایا۔

۱۹۹۔ پھر طواف کو چلو جہاں سے سب لوگ چلیں، اور گناہ بخشواؤ اللہ

سے۔ اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔ ف

- - -

ف8 یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکہ کے ساکن عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے، سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ چلیں، طواف کو تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو۔

۲۰۰۔ پھر جب پورے کر چکو اپنے حج کے کام تو یاد کرو اللہ کو جیسے یاد کرتے تھے اپنے باپ دادوں کو، بلکہ اس سے زیادہ یاد۔ پھر کوئی آدمی کہتا ہے اے رب ہمارے! دے ہم کو دنیا میں، اور اس کو آخرت میں کچھ حِصّہ نہیں۔

۲۰۱۔ اور کوئی ان میں کہتا ہے، اے رب ہمارے! دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی، اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

۲۰۲۔ یہ لوگ !انہی کو ہے کچھ حصّہ اپنی کمائی سے ۔ اور اللہ جلد لیتا ہے حساب ۔

۲۰۳۔ اور یاد کرو اللہ کو کئی دن گنتی کے ۔ پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن میں ، اس پر نہیں گناہ اور جو کوئی رہ گیا اس پر نہیں گناہ ، جو کوئی ڈرتا ہے ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے ، اور جان رکھو کہ تم اسی پاس جمع ہو گے ۔ ف

ف8 ان آیتوں میں یہ فرمایا کہ کفر کے وقت دستور تھا کہ حج سے فارغ ہو کر تین روز عید کے بعد خوشی کرتے اور اپنے باپ دادوں کے ساکے بیان کرتے اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تین روز ٹھہرنا مقرر کیا کہ اللہ کو یاد کرو ان دنوں میں دو پہر کو کنکر پھینکتے ہیں اور

ہر نماز کے بعد تکبیر کہتے ہیں اور سوائے نماز ہر وقت اور کوئی چاہے تو وہی دن رہ کر رخصت ہوا تو تین دن رہے تو بہتے اور یہ فرمایا کہ جن کو رغبت نرمی دنیا سے ہے وہ آخرت سے محروم ہیں اب حج کا مذکور ہو چکا۔

۲۰۴۔ اور بعضا آدمی ہے کہ خوش آئے تجھ کو بات اس کی دنیا کی زندگی میں، اور گواہ پکڑتا ہے اللہ کو اپنے دل کی بات پر، اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔

۲۰۵۔ اور جب پیٹھ پھیرے دوڑتا پھرے ملک میں کہ اس میں ویرانی کرے اور ہلاک کرے کھیتیاں اور جانیں۔ اور اللہ خوش نہیں رکھتا (پسند نہیں کرتا) فساد کرنا۔

۲۰۶۔ اور جو کہیئے اللہ سے ڈر، تو کھینچ لائے اس کو غرور گناہ پر، پھر بس ہے اس کو دوزخ۔ اور بری تیاری ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ حال ہے منافقوں کا کہ ظاہر میں خوشامد کرے اور اللہ تعالیٰ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور جھگڑے کے وقت کچھ کمی نہ کرے اور قابو پاوے تو لوٹ اور مار مچا دے اور منع کرنے سے اور ضد چڑھے زیادہ گناہ کرے، ایک شخص اغنس بن شریق تھا اس نے حضرت سے یہی سلوک کیے۔

۲۰۷۔ اور کوئی آدمی ہے جو بیچتا ہے اپنی جان، تلاش کرتا خوشی اللہ

کی۔ اور اللہ شفقت رکھتا ہے بندوں پر۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ حال صاحب ایمان کا کہ اللہ کی رضا پر جان دیوے۔

۲۰۸۔ اے ایمان والو! داخل ہو مسلمانی میں پورے، اور مت چلو

قدموں پر شیطان کے۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

۲۰۹۔ پھر اگر ڈگنے (گرنے) لگو، بعد اس کے کہ پہنچے تم کو صاف حکم،

تو جان رکھو کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا۔

۲۱۰۔ کیا لوگ یہی انتظار رکھتے ہیں؟ کہ آئے ان پر اللہ ابر کے سائبانوں میں، اور فرشتے، اور فیصل ہووے کام۔ اور اللہ کی طرف رجوع ہیں سب کام۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی پیغمبر اور خدا پر یقین نہیں لاتے تو اب منتظر ہیں کہ خدا آپ آوے اور ہر کسی کو اس کے عمل کے موافق جزا دیوے۔

۲۱۱۔ پوچھ بنی اسرائیل سے، کتنی دیں ہم نے ان کو آیتیں واضح۔ اور جو کوئی بدل ڈالے اللہ کی نعمت، بعد اس کے کہ پہنچ چکی اس کو، تو اللہ کی مار سخت ہے۔

۲۱۲۔ رجھایا ہے منکروں کو دنیا کی زندگی پر، اور ہنستے ہیں ایمان والوں سے! اور پرہیزگاران سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن۔ اور اللہ روزی دے جس کو چاہے بے شمار۔

۲۱۳۔ تھا لوگوں کا دین ایک، پھر بھیجے اللہ نے نبی، خوشی اور ڈر سناتے۔ اور اتاری ان کے ساتھ کتاب سچی، کہ فیصل کرے لوگوں میں، جس بات میں جھگڑا کریں۔ اور کتاب میں جھگڑا ڈالا انہیں مگر انہوں نے جن کو ملی تھی بعد اس کے کہ ان کو پہنچ چکے صاف حکم، آپس کی ضد سے۔ پھر اب راہ دی اللہ نے ایمان والوں کو اس سچی بات کی، جس میں وہ جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے۔ اور اللہ چلائے جس کو چاہے سیدھی راہ۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ نے کتابیں اور نبی متعدد بھیجے اس واسطے نہیں کہ ہر فرقہ کو جدی راہ فرمائی اللہ کے ہاں سے سب خلق کو ایک ہی راہ کا حکم ہے جس وقت اس راہ سے کسی طرف بچلے ہیں اللہ نے نبی بھیجا کہ سمجھاوے اور کتاب بھیجی کہ اس پر چلے جاویں، پھر کتاب والے کتاب میں بچلے تب دوسری کتاب کی حاجت ہوئی سب نبی اور سب کتابیں اسی ایک راہ کے قائم کرنے کو آئے ہیں، اس کی مثال جیسے تندرستی ایک ہے اور مرض بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا ایک دوا اور پرہیز اس کے موافق فرمایا اب آخر کی کتاب میں ایسی راہ فرمائی کہ ہر مرض سے بچاؤ ہے یہ سب کے بدلے کفایت ہوئی۔

۲۱۴۔ کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے، اور ابھی تم پر آئے نہیں احوال ان کے جو آگے ہو چکے تم سے۔ پہنچی ان کو سختی اور تکلیف اور جھڑجھڑائے گئے، یہاں تک کہ کہنے لگا رسول، اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے، کب آئے گی مدد اللہ کی؟ سن رکھو! مدد اللہ کی نزدیک ہے۔

۲۱۵۔ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں؟ تو کہہ، جو چیز خرچ کرو فائدے کی، سو ماں باپ کو اور نزدیک ناتے والوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور راہ کے مسافر کو۔ اور جو کرو گے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہے۔ **ف**

ف8 لوگوں نے پوچھا تھا کہ مالوں میں کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جس قدر ٹھکانے پر خرچ ہو تو ثواب زیادہ ہے۔

۲۱۶۔ حکم ہوا تم پر لڑائی کا، اور وہ بری لگتی ہے تم کو۔ اور شاید تم کو بری لگے ایک چیز، اور بہتر ہو تم کو۔ اور شاید تم کو خوش لگے ایک چیز، اور وہ بری ہو تم کو۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۱۷۔ تجھ سے پوچھتے ہیں مہینے حرام کو، اس میں لڑائی کرنی۔ تو کہہ، لڑائی اس میں بڑا گناہ ہے۔ اور روکنا اللہ کی راہ سے، اور اس کو نہ ماننا، اور مسجد الحرام سے روکنا، اور نکال دینا اس کے لوگوں کو وہاں سے، اس سے زیادہ گناہ ہے اللہ کے ہاں۔ اور دین سے بچلانا (گمراہ

کرنا) مارڈالنے سے زیادہ۔ اور وہ تو لگے ہی رہتے ہیں تم سے لڑنے
کو، یہاں تک کہ تم کو پھیر دیں تمہارے دین سے، اگر مقدور پائیں۔
اور جو کوئی پھرے گا تم میں اپنے دین سے پھر مرجائے گا کفر ہی پر، تو
ایسوں کے ضائع ہوئے عمل، دنیا میں اور آخرت میں۔ اور وہ آگ
والے ہیں۔ وہ اس میں رہ پڑے۔ ف

ف8 حضر نے ایک فوف بھیجی جہاد پر انہوں نے کافروں کو مارا اور
لوٹ لائے مسلمانوں کو خبر رہی کہ وہ دن جمادی الثانی کا ہے اور وہ
غرہ رجب تھا کافروں نے اس پر بہت طعن کیا اور مسلمانوں کو شبہ پڑا
اس پر آیت اتری یعنی ان مہینوں میں ناحق کی لڑائی اشد گناہ ہے اور

جن کافروں نے مسلمانوں سے ان مہینوں میں قصور کیا ان سے لڑنا منع نہیں۔

۲۱۸۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی، اور لڑے اللہ کی راہ میں۔ وہ امیدوار ہیں اللہ کی مہر (رحمت) کے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۱۹۔ تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب اور جوئے کا۔ تو کہہ، ان میں گناہ بڑا ہے، اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو۔ اور ان کا گناہ فائدے سے بڑا ہے۔ اور وہ پوچھتے ہیں تجھ سے کیا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں)؟ تو کہہ، جو افزود (ضرورت سے زیادہ) ہو۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے حکم، شاید تم دھیان کرو۔

۲۲۰۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ اور پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم ۔ تو کہہ ، سنوارنا ان کا بہتر ہے ۔ اور اگر خرچ ملا رکھو ان کا تو تمہارے بھائی ہیں ۔ اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا ۔ اور اگر چاہتا اللہ تم پر مشکل ڈالتا ۔ اللہ زبردست ہے تدبیر والا ۔ ف

- - -

ف8 شراب اور جوئے کے حق میں کئی آیتیں اتریں ہر ایک میں ان کی برائی ہے آخر سورۃ مائدہ کی آیت اتری کہ صاف حرام ہو گئے جو چیز نشہ لاوے سب حرام ہے اور جو شرط بدی جاوے اس پر مال لیا جاوے سب حرام ہے ،

فائدہ8 اور پوچھا لوگوں نے مال کس قدر خرچ کریں حکم ہوا اپنی حاجت سے افروز ہو تب خرچ کرو جیسا آخرت کا فکر ضرور ہے سارا مال اٹھا ڈالو تو دنیا کی حاجت میں ناکام رہو۔

فائدہ8 اور یتیموں کے حق میں پہلے تو تقید اور ترکہ جو کوئی ان کا مال کھاوے وہ اپنے پیٹ میں آتش بھرے پھر جو کوئی یتیموں کے رکھنے والے تھے ان کے مال اور خرچ کھانے اور پہننے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آجاوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے تیار کی گئی اس کے کام نہ آئی تو ضائع ہوئی تب یہ حکم اترا کہ خرچ اپنا اور ان کا ملا رکھو تو مضائقہ نہیں کہ ایک وقت ان کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام لگائی لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت دیکھتا ہے۔

۲۲۱۔ اور نکاح میں نہ لاؤ شریک والی عورتیں، جب تک ایمان نہ لائیں۔ اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے کسی شرک والی سے، اگرچہ تم کو خوش (پسند) آئے۔ اور نکاح نہ کر دو شرک والوں کو جب تک ایمان نہ لائیں۔ اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہے کسی شرک والے سے، اگرچہ تم کو خوش (پسند) آئے۔ وہ لوگ بلاتے ہیں دوزخ کی طرف، اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے، اور بتاتا ہے اپنے حکم لوگوں کو، شاید وہ چوکس ہو جائیں۔ **ف**

ف8 پہلے مسلمانوں اور کافر میں ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام ٹھہرا اگر مرد نے عورت نے شرک کیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ

کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو مختار جان کر باقی یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے ان کو مشرک نہیں فرمایا۔

۲۲۲۔ اور پوچھتے ہیں تم سے حکم حیض کا۔ تو کہہ، وہ گندگی ہے، سو تم پرے رہو عورتوں سے حیض کے وقت، اور نزدیک نہ ہو ان سے جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب ستھرائی کر لیں۔ تو جاؤ ان پاس

جہاں سے حکم دیا تم کواللہ نے ۔ اللہ کو خوش (پسند) آتے ہیں توبہ کرنے والے ، اور خوش (پسند) آتے ہیں ستھرائی والے ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حیض کہتے ہیں خون کو جو عورتوں کی عادت ہے اور خلاف عادت جو آوے سو آزار ہے حکم ہوا کہ اس وقت پرے رہو، عورت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آزار سے آگے نہ چلے پھر جب پاک ہوں تو جاوے جہاں سے حکم دیا اللہ نے یعنی دوسری جگہ جو ناپاک ہے اس کا تو حکم کبھی نہیں ۔

۲۲۳۔ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تمہاری ، سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔ اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے ۔ اور ڈرتے رہو اللہ

سے ، اور جان رکھو کہ تم کو اس سے ملنا ہے ۔ اور خوشخبری سنا ایمان

والوں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جس راہ سے چاہو ہو جاؤ لیکن کھیتی ہی میں کھیتی وہی جہاں

تخم ڈالے تو آگے اور آگے کی تدبیر کرو یعنی اس صحبت میں نیت

چاہیئے اولاد کی تا ثواب ہو۔

۲۲۴۔ اور نہ ٹھیراؤ اللہ کو ہتھکنڈا اپنی قسمیں کھانے کا، کہ سلوک نہ کرو

اور پرہیزگاری اور صلح درمیان لوگوں کے ۔ اور اللہ سنتا ہے جانتا۔

ف

ف8 یعنی خدا کی قسم اچھا کام چھوڑنے پر نہ کھائے مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یا اس فقیر کو نہ دوں گا یا اور اگر کھا بیٹھے تو قسم توڑ دے اور کفارہ دے۔

۲۲۵۔ نہیں پکڑتا تم کو اللہ ناکاری قسموں پر تمہاری لیکن پکڑتا ہے اس کام پر جو کرتے ہیں دل تمہارے۔ اور اللہ بخشتا ہے تحمل والا۔

ف

ف8 ناکاری قسم وہ جو منہ سے نکلے اور دل کو خبر نہ ہو۔

۲۲۶۔ جو لوگ قسم کھا رہتے ہیں اپنی عورتوں سے، ان کو فرصت ہے
چار مہینے۔ پھر اگر مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۲۷۔ اور اگر ٹھہرایا رخصت کرنا، تو اللہ سنتا ہے جانتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت پاس نہ جاوے تو چار
مہینے میں جاوے اور قسم کی کفارت دے نہیں تو طلاق ٹھہرے۔

۲۲۸۔ اور طلاق والی عورتیں انتظار کروائیں اپنے تئیں تین حیض
تک۔ اور ان کو حلال نہیں کہ چھپا رکھیں جو پیدا کیا اللہ نے ان کے
پیٹ میں، اگر ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر۔ اور

ان کے خاوندوں کو پہنچتا ہے پھیر لینا ان کا اتنی دیر میں، اگر چاہیں صلح کرنی۔ اور عورتوں کو بھی حق ہے جیسا کہ ان پر حق ہے، موافق دستور کے۔ اور مردوں کو ان پر درجہ ہے، اور اللہ زبردست ہے تدبیر والا۔ ف

ف8 جب مرد نے طلاق عورت کو کہی ابھی اس عورت کو اور نکاح روا نہیں جب تک تین بار حیض ہووے تا حمل ہو تو معلوم ہو جاوے کسی کا بیٹا کسی کو نہ لگ جاوے اسی واسطے عورت پر فرض ہے کہ اس وقت حمل ہو تو ظاہر کر دے اس مدت کا نام ہے عدت اس عدت کو رکھ لے، اگرچہ عورت کی خوشی نہ ہو، اسی واسطے فرمایا کہ

عورتوں کے حق بھی مردوں پر بہت سے ہیں۔ لیکن اس جگہ مرد ہی کو درجہ دیا۔

۲۲۹۔ طلاق ہے دو بار تک، پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے، اور تم کو روا نہیں، کہ لے لو کچھ اپنا دیا ہوا عورتوں کو، مگر کہ وہ دونوں ڈریں، کہ نہ ٹھیک رکھیں گے قاعدے اللہ کے۔ پھر اگر تم لوگ ڈرو کہ وہ نہ ٹھیک رکھیں گے قاعدے اللہ کے، تو نہیں گناہ دونوں پر جو بدلہ دے کر چھوٹے عورت۔ یہ دستور باندھے ہیں اللہ کے، سو ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جو کوئی بڑھ چلے اللہ کے قاعدوں سے سو وہی لوگ ہیں گنہگار۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی عدت تک مرد چاہے تو عورت کو پھر رکھ لے یہ بات پہلی طلاق میں ہے اور دوسری طلاق میں ہے اور دوسری میں بعد اس کے نہ پھر سکے گی تو موافق شرع اس کے حق ادا کر سکے تو رکھے کہ پھر قبضہ نہ ہو اور نہ رکھ سکے تو رخصت کرے اس نیت سے نہ اٹکاوے کہ عاجز ہو کہ جو میں نے دیا تھا پھر جاوے یہ جب روا ہے کہ ناچاری ہو اور کسی طرح دونوں کی خو نہ ملے اور مرد کی طرف سے ادائے حق میں قصور نہ ہو اس وقت سب لوگ مل کر عورت سے کچھ پھروا دیں اور مرد کو راضی کر کر طلاق دلوا دیں اس کو خلع کہتے ہیں۔

۲۳۰۔ پھر اگر اس کو طلاق دے، تو اب حلال نہیں اس کو وہ عورت اس کے بعد جب تک نکاح نہ کرے کسی خاوند سے اس کے سوا، پھر

اگر وہ شخص اس کو طلاق دے تب گناہ نہیں ان دونوں پر کہ پھر مل جائیں اگر خیال رکھیں کہ ٹھیک رکھیں گے قاعدے اللہ کے۔ اور یہ دستور باندھے ہیں اللہ کے، بیان کرتا ہے واسطے جاننے والوں کے۔ ف

ف8 یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر نہیں سکتی بلکہ دونوں کی خوشی ہو تو بھی نکاح نہیں بندھ سکتا جب تک بیچ میں اور خاوند کی صحبت نہ ہو چکے۔

۲۳۱۔ اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو، پھر پہنچیں اپنی عدّت تک، تو رکھ لو ان کو دستور سے، یا رخصت کرو دستور سے۔ اور مت

بند کروان کے ستانے کو تا زیادتی کرو۔ اور جو کوئی یہ کام کرے، اس
نے برا کیا اپنا۔ اور مت ٹھہراؤ حکم اللہ کے ہنسی۔ اور یاد کرو احسان
اللہ کا جو تم پر ہے، اور وہ جو اتاری تم پر کتاب اور کام کی باتیں، کہ تم
کو سمجھائے۔ اور ڈرتے رہ اللہ سے، اور جان رکھو کے اللہ سب چیز
جانتا ہے۔

۲۳۲۔ اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو، پھر پہنچ چکیں اپنی عدت
کو، تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے، جب
راضی ہو جائیں آپس میں، موافق دستور کے۔ یہ نصیحت ملتی ہے اس
کو جو تم میں یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ اسی میں سنوار زیادہ
ہے تم کو اور ستھرائی۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ **ف**

ف8 یہ حکم ہے عورتوں کے والیوں کو کہ اس کے نکاح میں اسی کی خوشی رکھیں جہاں وہ راضی ہو وہاں کر دیں اگر چہ اپنی نظر میں اور جگہ بہتر معلوم ہو۔

۲۳۳۔ اور لڑکے والیاں دودھ پلائیں اپنے لڑکوں کو دو برس پورے جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت۔ اور لڑکے والے پر ہے کھانا اور پہننا ان کا موافق دستور کے۔ تکلیف نہیں کسی شخص کو مگر جو اس کی گنجائش ہے، نہ ضرر رچاہے ماں اپنی اولاد کا، اور نہ لڑکے والے اپنی اولاد کا۔ اور وارث پر بھی یہی ذمہ ہے۔ پھر اگر دونوں چاہیں دودھ چھڑانا آپس کی رضا سے اور مشورت سے، تو ان کو نہیں گناہ۔ اور اگر تم مرد چاہو، کہ دودھ پلواؤ اپنی اولاد کو تو تم پر نہیں گناہ،

جب حوالہ کر دیا جو تم نے دینا ٹھہرایا موافق دستور کے ۔ اور ڈرو اللہ سے ، اور جان رکھو، کہ اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ۔ ف

ف8 یعنی اگر مرد اور عورت میں طلاق ہوئی اور لڑکا رہا دودھ پیتا تو ماں دو برس بند رہے اس کے دودھ پلانے کو اور باپ اس کا خرچ اٹھاوے اور اگر باپ مر گیا تو لڑکے کے وارث اس کا خرچ اٹھاویں اور جو دو برس سے کم ہیں چھوڑا دیں اپنی خوشی سے تو بھی روا ہے اور باپ کسی اور سے پلوائے ماں کو بند نہ رکھے تو بھی روا ہے لیکن اس کے بدلے میں ماں کا کچھ حق کاٹ نہ رکھے ۔

۲۳۴۔ اور جو لوگ مر جائیں تم میں اور چھوڑ جائیں عورتیں، وہ انتظار کروائیں اپنے تئیں چار مہینے اور دس دن۔ پھر جب پہنچ چکیں اپنی عدّت کو، تو تم پر نہیں گناہ، جو وہ اپنے حق میں کریں موافق دستور کے۔ اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 طلاق کی عدت تین حیض فرمائی اور موت کی عدت چار مہینے دس دن یہ دونوں جب ہیں کہ حمل معلوم نہ ہو تو حمل تک۔

۲۳۵۔ اور گناہ نہیں تم پر جو پردے میں کہو پیغام نکاح کا عورت کو، یا چھپا رکھو اپنے دل میں۔ معلوم ہے اللہ کو کہ تم البتہ دھیان کرو گے، لیکن وعدہ نہ کرو ان سے چھپ کر مگر یہی کہ کہہ دو ایک بات جس کا

رواج ہے۔ اور نہ باندھو گرہ نکاح کی۔ جب تک پہنچ چکے حکم اللہ کا اپنی مدت کو۔ اور جان رکھو کہ اللہ کو معلوم ہے جو تمہارے دل میں ہے، تو اس سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ بخشتا ہے تحمل والا۔ ف

- - -

ف8 یعنی عورت ایک خاوند سے چھوٹی ہے اور عدت میں ہے تب تک کسی اور کو روا نہیں کہ اس سے نکاح باندھ لیوے یا صاف وعدہ کر رکھے مگر دل میں نیت رکھے کہ یہ فارغ ہوگی تو میں نکاح کروں گا یا اس کو پردے میں سنا رکھے تا اس سے پہلے کوئی اس سے پہلے کوئی اور نہ کہہ بیٹھے پر وہ یہ کہ ایک بات کہہ دے مروج سی مثلاً

عورت سے کہے کہ تجھ کو ہر کوئی عزیز کرلے گا یا کہے کہ مجھ کو ارادہ نکاح کا ہے۔

۲۳۶۔ گناہ نہیں تم پر اگر طلاق دو عورتوں کو، جب تک یہ نہیں کہ ان کو ہاتھ لگایا ہو۔ یا مقرر کیا ہو ان کا کچھ حق۔ اور ان کو خرچ دو۔ وسعت والے پر اس کے موافق ہے اور تنگی والے پر اس کے موافق جو خرچ دستور ہے، لازم ہے نیکی والوں کو۔ ف

ف8 اگر نکاح کے وقت مہر کہنے میں نہیں آیا تو بھی نکاح درست ہے مہر پیچھے پہ ٹھہر رہے گا پھر اگر بن ہاتھ لگائے عورت کو طلاق

دے تو مہر کچھ لازم نہ آیا لیکن کچھ خرچ دینا ضرور ہے خرچ کیا کہ ایک جوڑا پوشاک کا موافق اپنے حال کے ۔

۲۳۷۔ اور اگر طلاق دو ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے، اور ٹھہرا چکے ہو ان کا حق، تو لازم ہوا آدھا جو کچھ ٹھہرایا تھا۔ مگر یہ کہ درگذر کریں عورتیں، یا درگذر کرے جس کے ہاتھ گرہ ہے نکاح کی۔ اور تم مرد درگذر کرو تو قریب ہے پرہیزگاری سے۔ اور نہ بھلا دو بھلائی رکھنی آپس میں۔ تحقیق اللہ جو کرتے ہو سو دیکھتا ہے۔ ف

ف8 یعنی اگر مہر ٹھہر چکا تھا پھر بن ہاتھ لگائے طلاق دے تو آدھا مہر لازم ہوا مگر عورتیں درگزر کریں کہ بالکل چھوڑ دیں یا مرد درگذر

کرے جو مختار تھا نکاح رکھنے کا اور توڑنے کا پورا مہر حوالہ کرے پھر فرمایا کہ مرد درگذر کرے تو بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی ہے مرد کی طرف کو اور اس کو مختار کیا ہے نکاح رکھنے کا اور توڑنے کا تو اپنی بڑائی رکھے ، فائدہ8 چار صورتیں ہو سکتی ہیں یہاں دو کا حکم فرمایا ایک یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دوسرے یہ کہ مہر ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دو صورتیں باقی رہی ایک یہ کہ مہر ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے تو پورا مہر لازم ہوا یہ سورۃ نساء میں مذکور ہے دوسرے یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے اس میں مہر مثل دیا چاہیئے یعنی جو اس عورت کی قوم میں رواج ہے اور جب خلوت ہو چکی تو گویا ہاتھ لگایا۔

۲۳۸۔ خبردار رہو نمازوں سے، اور بیچ والی نماز سے۔ اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بیچ والی نماز عصر ہے کہ دن اور رات کے بیچ میں ہے اس کا تقید زیادہ کیا ہے اور طلاق کے حکموں میں نماز کا حکم فرمایا کہ دنیا کے معاملت میں غرق ہو کر بندگی نہ بھول جاؤ اسی واسطے عصر کا تقید زیادہ ہے کہ وقت دنیا کا شغل ہے، فائدہ۔ فرمایا کہ کھڑے ہو ادب سے تو جو حرکت جس سے آدمی معلوم ہو کہ نماز میں نہیں اس سے نماز ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا یا کسی سے بات کرنی اور سوا اس کے۔

۲۳۹۔ پھر اگر تم کو ڈر ہو، تو پیادہ پڑھ لو یا سوار۔ پھر جس وقت چین پاؤ تو یاد کرو اللہ کو، جیسا تم کو سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی لڑائی کا وقت ہو تو ناچاری کو سواری پر بھی اور پیادہ بھی اشارہ سے نماز روا ہے گو کہ قبلے کی طرف بھی نہ ہو۔

۲۴۰۔ اور جو لوگ تم میں مر جائیں اور چھوڑ جائیں عورتیں۔ وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس، نہ نکال دینا۔ پھر اگر وہ نکل جائیں تو گناہ نہیں تم پر، جو کچھ کریں اپنے حق میں دستور کی بات۔ اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ ف

- - -

ف8 یہ حکم تھا جبکہ مردے کے اختیار پر رکھا تھا وارثوں کو دلوانا جو سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹھہرا دئیے عورت کا بھی ٹھہرا دیا اب مردے کا دلوانا موقوف ہوا۔

۲۴۱۔ اور طلاق والیوں کو خرچ دینا ہے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگاروں کو۔ **ف**

- - -

ف8 پہلے خرچ فرمایا تھا یعنی جوڑا اس طلاق پر کہ مہر نہ ٹھہرا ہو اور ہاتھ نہ لگایا ہو، یہاں سب پر حکم فرمایا سب طلاق والیوں کو جوڑا دینا بہتر ہے اور اس پہلی کو ضرور ہے۔

۲۴۲۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں شاید تم بوجھ (سمجھ) رکھو۔ ف

۔۔۔

ف8 یہاں حکم نکاح اور طلاق کے تمام ہوئے۔

۲۴۳۔ تونے نہ دیکھے وہ لوگ جو نکلے اپنے گھروں سے، اور وہ ہزاروں تھے، موت کے ڈر سے۔ پھر کہا ان کو اللہ نے، مر جاوٴ۔ پیچھے ان کو جلایا (زندہ کیا)۔ اللہ تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر، لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ **ف**

ف8 یہ پہلی امت میں ہوا ہے کہ کئی ہزار شخص گھر بار لے کر اپنے وطن کو چھوڑ نکلے ان کو ڈر ہوا غنیم کا اور لڑنے سے جی چھپایا، یا ڈر ہوا وبا کا اور یقین نہ ہوا تقدیر کا پھر ایک منزل میں پہنچ کر سارے مر گئے پھر سات دن کے بعد پیغمبر کی دعا سے زندہ ہوئے کہ آگے کو توبہ کریں یہاں اس واسطے فرمایا جہاد سے جی چھپانا عبث ہے موت نہیں چھوڑتی۔

۲۴۴۔ اور لڑو اللہ کی راہ میں، اور جان لو کہ اللہ سنتا ہے جانتا۔

۲۴۵۔ کون شخص ہے ایسا؟ کہ قرض دے اللہ کو اچھا قرض، کہ وہ اس کو دونا کر دے کتنے برابر؟ اور اللہ تنگی کرتا ہے اور کشائش (خوشحالی)۔

اور اس پاس الٹے (لَوٹ) جاؤ گے۔ ف

۔۔۔

ف8 اللہ کو قرض دے یعنی جہاد میں خرچ کرے اس طرح فرمایا مہربانی سے اور تنگی کا اندیشہ نہ رکھے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشائش ہے۔

۲۴۶۔ تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل میں موسیٰ کے بعد؟ جب کہا اپنے نبی کو، کھڑا کر دے ہم کو ایک بادشاہ، کہ ہم لڑائی کریں

اللہ کی راہ میں، وہ بولا کہ یہ بھی توقع ہے تم سے کہ اگر حکم ہو تم کو لڑائی کا، تب نہ لڑو۔ بولے ہم کو کیا ہوا ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں، اور ہم کو نکال دیا ہے ہمارے گھر سے، اور بیٹوں سے۔ پھر جب حکم ہوا ان کو لڑائی کا، پھر گئے، مگر تھوڑے ان میں سے۔ اور اللہ کو معلوم ہیں

گنہگار۔ ف

- - -

ف8 بعد حضرت موسیٰؑ کے ایک مدت بنی اسرائیل کا کام بنا رہا پھر جب ان کی نیت بری ہوئی ان پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر ان کے اطراف کے شہر چھین لیے اور لوٹا اور بندی پکڑلے گیا، وہاں کے بھاگے لوگ بیت المقدس میں جمع ہوئے حضرت سموئیل پیغمبر سے چاہا کوئی بادشاہ با اقبال ہم لڑ نہیں سکتے۔

۲۴۷۔ اور کہا ان کو ان کے نبی نے، اللہ نے کھڑا کر دیا تم کو طالوت بادشاہ۔ بولے، کہاں ہوگی اس کی سلطنت ہمارے اوپر؟ اور ہمارا حق زیادہ ہے سلطنت میں اس سے، اور اس کو ملی نہیں کشائش مال کی۔ کہا اللہ نے اس کو پسند کیا تم سے اور زیادہ کشائش (کشادگی) دی عقل میں اور بدن میں۔ اور اللہ دیتا ہے اپنی سلطنت جس کو چاہے۔

اور اللہ کشائش (وسعت) والا ہے سب جانتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 طالوت کی قوم میں آگے سے سلطنت نہ تھی اور کسب کرتا تھا ان کی نظر میں حقیر لگا۔ نبی نے فرمایا کہ سلطنت حق کسی کا نہیں اور بڑی لیاقت ہے عقل اور بدن کی کشائش یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان

پیغمبر کو ایک عصا بتایا کہ جس کا قد اس کے برابر ہو سلطنت اس کی ہے اس کے برابر قد اسی کا آیا۔

۲۴۸۔ اور کہا ان کو ان کے نبی نے، نشان اس کی سلطنت کا یہ کہ آئے تم کو صندوق، جس میں ہے دل جمعی تمہارے رب کی طرف سے، اور کچھ بچی چیزیں جو چھوڑ گئے موسیٰ اور ہارون کی اولاد، اٹھا لائیں اس کو فرشتے، اس میں نشانی پوری ہے تم کو اگر یقین رکھتے ہو۔ **ف**

ف8 بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا تھا اس میں تبرکات تھے حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے لڑائی کے وقت سردار کے آگے

لے چلتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اس کو آگے دھر کر پھر اللہ فتح دیتا،
جب یہ بد نیت ہو گئے وہ صندوق ان سے چھینا گیا غنیم کے ہاتھ لگا
اب جو طالوت بادشاہ ہوا وہ صندوق خود بخود رات کے وقت اس کے
گھر کے سامنے آموجود ہوا سبب یہ کہ غنیم کے شہر میں جہاں رکھا تھا
ان پر بلا پڑی پانچ شہر ویران ہو گئے تب ناچار ہوئے انہوں نے دو
بیلوں پر لاد کر ہانک دیا پھر فرشتے بیلوں کو ہانک کر یہاں لے آئے۔

۲۴۹۔ پھر جب باہر ہوا طالوت فوجیں لے کر، کہا، اللہ تم کو آزماتا ہے
ایک نہر سے۔ پھر جس نے پانی پیا اس کا، وہ میرا نہیں۔ اور جس نے
اس کو نہ چکھا، وہ ہے میرا، پھر جو کوئی بھر لے ایک چلّو اپنے ہاتھ
سے۔ پھر پی گئے اس کا پانی مگر تھوڑے ان میں۔ پھر جب پار ہوا وہ
اور ایمان والے ساتھ اس کے، کہنے لگے، قوت نہیں ہم کو آج

جالوت کی اور اس کے لشکروں کی۔ بولے، جن کو خیال تھا کہ ان کو ملنا ہے اللہ سے، بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والوں کے۔

ف

۔۔۔

ف8 طالوت کے ساتھ نکلنے کو سب تیار ہوئے ہوس سے اس نے تقید کیا کہ جو شخص جوان اور بے فکر ہو وہی نکلے ایسے بھی اسی ہزار نکلے اس نے چاہا کہ ان کو آزماوے ایک منزل پانی نہ ملا بعد اس کے ایک نہر ملی اس نے تقید کیا کہ ایک چلو سے زیادہ جو کوئی پیوے وہ میرے ساتھ نہ آوے تین سو تیرہ آدمی رہ گئے باقی سب موقوف ہوئے۔

۲۵۰۔ اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اس کی فوجوں کے،
بولے، اے رب ہمارے! ڈال دے ہم میں جتنی مضبوطی ہے اور
ٹھہرا ہمارے پاؤں اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر۔
۲۵۱۔ پھر شکست دی ان کو اللہ کے حکم سے، اور مارا داؤد نے
جالوت کو، اور دی اس کو اللہ نے سلطنت اور تدبیر، اور سکھایا اس کو
جو چاہا۔ اور اگر دفع نہ کروا دے اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے تو خراب
ہو جائے ملک، لیکن اللہ فضل رکھتا ہے جہان کے لوگوں پر۔ ف

ف8 تین سو تیرہ آدمیوں میں حضرت داؤدؑ کا باپ اور یہ اور ان
کے چھ بھائی تھے ان کو راہ میں تین پتھر ملے اور بولے کہ ہم کو اٹھا
لے جالوت کو ہم ماریں گے جب مقابلہ ہوا جالوت خود باہر نکلا کہا تم

سب کو میں کفایت ہوں میرے سامنے آتے جاوَ پیغمبر نے حضرت داوَدؑ کے باپ کو بلایا کہ اپنے بیٹے مجھ کو دکھا اس نے چھ بیٹے دکھائے جو قد آور تھے حضرت داوَدؑ کو نہ دکھایا وہ قد آور نہ تھے اور بکریاں چراتے تھے پیغمبر نے ان کو بلوایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا انہوں نے کہا ماروں گا پھر اس کے سامنے گئے وہ تین پتھر فلاخن میں رکھ کر مارے اس کا ماتھا کھلا تھا اور تمام بدن لوہے میں غرق تھا ماتھے کو لگے اور پیچھے نکل گئے، فائدہ بعد اس کے طالوت نے اپنی بیٹی ان کو نکاح کر دی بعد طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے فائدہ نادان لوگ کہتے ہیں کہ لڑائی کرنی نبیوں کا کام نہیں اس قصہ سے معلوم ہوا کہ جہاد ہمیشہ رہا ہوا کہ جہاد ہمیشہ رہا ہے اور اگر جہاد نہ ہو تو مفسد لوگ ملک کو ویران کر دیں۔

۲۵۲۔ یہ آیتیں اللہ کی ہیں، ہم تجھ کو سناتے ہیں۔ تحقیق۔ اور تو بیشک رسولوں میں ہے۔

۲۵۳۔ یہ سب رسول، بڑائی دی ہم نے ان میں ایک کو ایک سے، کوئی ہے کہ کلام کیا اس سے اللہ نے، اور بلند کئے بعضوں کے درجے، اور دی ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشانیاں صریح، اور زور دیا اس کو روح پاک سے۔ اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتے ان کے پچھلے، بعد اس کے کہ پہنچے ان کو صاف حکم، لیکن وہ پھٹ گئے پھر کوئی ان میں یقین لایا، اور کوئی منکر ہوا۔ اور اگر چاہتا اللہ، نہ لڑتے، لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہے۔

۲۵۴۔ اے ایمان والو! خرچ کرو کچھ ہمارا دیا، پہلے اس دن کے آنے سے، جس میں نہ بکنا ہے اور نہ آشنائی ہے اور نہ سفارش۔ اور جو منکر ہیں وہی ہیں گنہگار۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی عمل کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہ عمل بکتے ہیں نہ کوئی آشنائی سے دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھڑا سکتا ہے جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے۔

۲۵۵۔ اللہ! اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، جیتا ہے سب کا تھامنے والا۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اس کے پاس مگر

اس کے اذن سے، جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور پیٹھ پیچھے۔ اور یہ نہیں گھیر سکتے اس کے علم میں سے کچھ مگر جو وہ چاہے۔ گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو۔ اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے سے، اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا۔

۲۵۶۔ زور نہیں دین کی بات میں، کھل چکی ہے صلاحیت اور بے راہی، اب جو کوئی منکر ہو مفسد سے اور یقین لائے اللہ پر اس نے پکڑی گہہ (سہارا) مضبوط، جو ٹوٹنے والی نہیں، اور اللہ سنتا ہے جانتا۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی جہاد کرنا یہ نہیں کہ زور سے اپنا دعوی قبول کرواتے ہیں بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے ہیں۔

۲۵۷۔ اللہ کام بنانے والا ہے ایمان والوں کا، نکالتا ہے ان کو
اندھیروں سے اجالے میں۔ اور وہ جو منکر ہیں، ان کے رفیق ہیں
شیطان نکالتے ہیں ان کو اجالے سے اندھیروں میں۔ وہ ہیں دوزخ
والے، وہ اسی میں رہ پڑے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جہاد سے کافروں کی ضد توڑنے کو اور ہدایت اللہ کرتا ہے
جس کی قسمت میں رکھی ہے ان کو شبہ آیا تو ساتھی ہی اس پر خبردار کر
دیا۔

۲۵۸۔ تو نے نہ دیکھا وہ شخص جو جھگڑا ابراہیم سے اس کے رب پر؟
واسطہ یہ کہ دی تھی اس کو اللہ نے سلطنت، جب کہا ابراہیم نے میرا

رب وہ ہے جو جلاتا (زندگی بخشتا) ہے اور مارتا ہے، بولا میں ہوں جلاتا (زندگی بخشتا) اور مارتا، کہا ابراہیم نے، اللہ تو لاتا ہے سورج کو مشرق سے، پھر تو لے آ اس کو مغرب سے، تب حیران رہ گیا وہ منکر۔ اور اللہ نہیں راہ دیتا بے انصاف لوگوں کو۔ ف

ف8 ایک بادشاہ تھا وہ اپنے تئیں سجدہ کرواتا تھا سلطنت کے غرور سے حضرت ابراہیمؑ نے اس کو سجدہ نہ کیا اس نے پوچھا انہوں نے کہا میں اپنے رب ہی کو سجدہ کرتا ہوں تو میں ہوں انہوں نے کہا رب میں حاکم کو نہیں کہتا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اس نے دو قیدی منگائے جس کو جلانا پہنچتا تھا مار ڈالا جس کو مارنا پہنچتا تھا چھوڑ دیا تب انہوں نے آفتاب کی دلیل سے اس کو لاجواب کیا۔

۲۵۹۔ یا جیسے وہ شخص، کہ گزرا ایک شہر پر اور وہ گرا پڑا تھا اپنی چھتوں پر، بولا کہاں جِلائے (زندہ کرے) گا اس کو اللہ مر گئے پیچھے؟ پھر مار رکھا اس کو اللہ نے سو برس، پھر اٹھایا۔ کہا، تو کتنی دیر رہا؟ بولا میں رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم۔ کہا، نہیں بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ کھانا اپنا اور پینا، سڑ نہیں گیا۔ اور دیکھ اپنے گدھے کو اور تجھ کو ہم نمونہ کیا چاہیں لوگوں کے واسطے، اور دیکھو ہڈیاں کس طرح ان کو ابھارتے ہیں، پھر ان پر پہناتے ہیں گوشت۔ پھر جب اس پر ظاہر ہوا، بولا، میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ **ف**

ف8 یہ ایک شخص حضرت عزیزؑ پیغمبر تھے ،بخت نصر ایک بادشاہ تھا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو ویران کیا تمام لوگ بندی میں پکڑے گئے تب حضرت عزیزؑ اس شہر پر گذرے تعجب کیا کہ یہ شہر پھر کیونکر آباد ہو اسی جگہ ان کی روح قبض ہوئی سو برس کے بعد زندہ ہوئے ان کا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا اسی طرح وہ سواری کا گدھا مر کر ہڈیاں اسی شکل سے دھری تھیں وہ ان کے روبرو زندہ ہوا اس سو برس میں بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر پھر آباد ہوا انہوں نے زندہ ہو کر آباد ہی دیکھا۔

۲٦۰۔ اور جب کہا ابراہیم نے اے رب! دکھا مجھ کو کیوں کر جلائے (زندہ کرے) گا تو مردے؟ فرمایا، کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ کہا، کیوں

نہیں! لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو۔ فرمایا، تو پکڑ چار جانور اڑتے، پھر ان کو ہلا (مانوس کر) اپنے ساتھ سے، پھر ڈال ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا، پھر ان کو پکار، کہ آئیں تیرے پاس دوڑتے۔ اور جان لے کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ ف

ف8 چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ ایک کوا اور ایک کبوتر ان کو اپنے ساتھ ہلایا کہ پہچان رہے پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے ایک پر پر ایک پر دھڑ، ایک پر پاؤں، پہلے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک کو پکارا اس کا سر اٹھ کر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پاؤں وہ دوڑتا ہوا چلا آیا اسی طرح چاروں آئے فائدہ8 یہ تین قصے فرمائے اس پر کہ اللہ آپ ہدایت کرنے والا ہے جس کو چاہے اگر شبہ

پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا۔

۲۶۱۔ مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں، جیسے ایک دانہ، اس سے اگیں سات بالیں، ہر بال میں سو سو دانے۔ اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے۔ اور اللہ کشائش (وسعت) والا ہے سب جانتا۔

۲۶۲۔ جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال، اللہ کی راہ میں، پھر پیچھے خرچ کر کر نہ احسان رکھتے ہیں نہ ستاتے ہیں، انہیں کو ہے ثواب ان کا، اپنے رب کے ہاں۔ اور نہ ڈر ہے ان پر، اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

۲۶۳۔ بات کہنی معقول، اور درگذر کرنی، بہتر (ہے) اس خیرات سے جس کے پیچھے (ہو) ستانا، اور اللہ بے پرواہ ہے تحمل والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اس کی بدخوئی پر درگذر کرنی بہتر ہے اس سے کہ دیوے پھر اس کو بار بار دبا دے یہ سمجھے کہ میں نے اللہ کو دیا ہے اس کو کیا پرواہ ہے مگر اپنا بھلا کرتا ہوں۔

۲۶۴۔ اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنی خیرات احسان رکھ کر اور ستا کر، جیسے وہ جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو، اور یقین نہیں رکھتا اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ سو اس کی مثال جیسے صاف

پتھر، اس پر پڑی ہے مٹی، پھر اس پر برسا زور کا مینہ، تو اس کو کر رکھا سخت۔ کچھ ہاتھ نہیں لگتی ان کو اپنی کمائی۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا منکر لوگوں کو۔ ف

ف8 اوپر مثال فرمائی خیرات کی جیسے ایک دانہ بویا اور سات بالیں نکلیں، سات سو دانے ملے یہاں فرمایا کہ نیت شرط ہے اگر دکھاوے کی نیت سے خرچ کیا تو جیسے دانہ بویا پتھر میں جس پر تھوڑی سی مٹی نظر آتی تھی جب مینہ پڑا وہ صاف رہ گیا اس میں کیا اُگے گا۔

۲۶۵۔ اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے اللہ کی خوشی چاہ کر اور اپنا دل ثابت کر کر، جیسے ایک باغ ہے بلندی پر، اس پر پڑا مینہ تو

لایا اپنا پھل دونا، پھر اگر نہ پڑا اس پر مینہ، تو اوس ہی پڑی۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ **ف**

ف8 مینہ سے مراد بہت مال خرچ کرنا، اور اوس سے مراد تھوڑا سا مال سو اگر نیت درست ہے تو بہت خرچ کرنا بہت ثواب اور تھوڑا بھی کام آتا ہے جیسے خالص زمین پر باغ جتنا مینہ برسے اس کو فائدہ ہے بلکہ اوس بھی کافی ہے اور نیت درست نہیں تو جس قدر خرچ کرے اور ضائع ہے کیونکہ زیادہ مال دینے میں دکھاوا بھی زیادہ ہے جیسے پتھر پر دانہ جتنا زور کا مینہ برسے اور ضرر کرے کہ مٹی دھوئی جاوے۔

۲٦٦۔ بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو کہ ہوئے اس کا ایک باغ کھجور اور انگور کا، نیچے اس کے بہتی ہیں ندیاں، اس کو وہاں حاصل سب طرح کا میوہ، اور اس پر بڑھاپا پڑا، اور اس کے اولاد ہیں ضعیف (ناتواں)، تب پڑا اس باغ پر بگولا، جس میں آگ تھی، تو وہ جل گیا۔

یوں سمجھاتا ہے اللہ تم کو آیتیں، شاید تم دھیان کرو۔ ف

ف8 اب مثال فرمائی احسان رکھنے والے کی جو اپنی خیرات اچھی کو ضائع کرے جیسے جوانی کے وقت باغ حاصل کیا توقع سے کہ بڑی عمر میں کام آوے عین کام کے وقت جل گیا۔

۲٦۷۔ اے ایمان والو! خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی میں سے، اور جو ہم نے نکال دیا تم کو زمین میں سے، اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو، اور تم آپ وہ نہ لو گے، مگر جو آنکھیں موند لو۔ اور جان رکھو، کہ اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی خیرات قبول ہونے کی بھی یہی شرط ہے کہ مال حلال کمایا ہو حرام نہ ہو اور بہتر چیز اللہ کی راہ میں دیوے یہ نہیں کہ بری چیز خیرات میں لگا دے کہ لینے دینے میں آپ ویسی چیز قبول نہ کرے مگر ناچار ہو کر کیونکہ اللہ بے پرواہ ہے محتاج نہیں اور خوبیوں والا ہے خوب سے خوب پسند کرتا ہے۔

۲٦۸۔ شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگی کا، اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا، اور اللہ وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا، اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جب دل میں یہ خیال آوے کہ مال خیرات میں دے ڈالوں تو میں مفلس رہ جاؤں اور ہمت آوے بے حیائی پر کہ اللہ کی تاکید سن کر پھر بھی خرچ نہ کرے تو جان لیوے کہ یہ شیطان کی طرف سے آیا اور جب خیال آوے کہ خیرات سے گناہ بخشے جاویں گے اور اللہ کے ہاں کمی نہ چاہے گا تو اور دے گا تو جان لیوے کہ یہ اللہ کی طرف سے آیا۔

۲۶۹۔ دیتا ہے سمجھ جس کو چاہے اور جس کو سمجھ ملی بہت خوبی ملی۔
اور وہی سمجھیں جن کو عقل ہے۔
۲۷۰۔ اور جو خرچ کرو گے کوئی خیرات یا قبول کرو گے کوئی منّت، سو
اللہ کو معلوم ہے، اور گنہگاروں کا کوئی نہیں مددگار۔ ف

ف8 یعنی منت قبول کی تو واجب ہو گئی اب ادا نہ کرے تو گنہگار
ہے نذر اللہ کے سوا کسی کو نہ چاہیئے مگر یہ کہے کہ اللہ کے واسطے
فلانے شخص کو دوں گا تو مختار ہے۔

۲۷۱۔ اگر کھلی دو خیرات تو کیا اچھی بات، اور اگر چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو تم کو بہتر ہے۔ اور اتارتا ہے کچھ گناہ تمہارے، اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے۔ ف

ف8 اگر نیت دکھاوے کی نہ ہو تو خیرات کھلی بھی بہتر ہے کہ اوروں کو شوق آوے اور چھپی بھی بہتر ہے کہ لینے والا نہ شرماوے۔

۲۷۲۔ تیرا ذمہ نہیں ان کو راہ پر لانا، لیکن اللہ راہ پر لائے جس کو چاہے۔ اور مال جو خرچ کرو گے، سو اپنے واسطے، جب تک خرچ نہ

کرو گے مگر اللہ کی خوشی چاہ کر، اور جو خرچ کرو گے خیرات، پوری

ملے گی تم کو، اور تمہارا حق نہ رہے گا۔

۲۷۳۔ دنیا ہے ان مفلسوں کو جو اٹک رہے ہیں اللہ کی راہ میں، چل پھر

نہیں سکتے ملک میں، سمجھے ان کو بے خبر محفوظ، ان کے نہ مانگنے سے،

تو پہچانتا ہے ان کو ان کے چہرے سے، نہیں مانگتے لوگوں سے لپٹ

کر، اور جو خرچ کرو گے کام کی چیز وہ اللہ کو معلوم ہے۔ ف

ف8 یعنی بڑا ثواب ہے ان کا دینا جو اللہ کی راہ میں اٹک گئے ہیں کما

نہیں سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہیں کرتے جیسے حضرت کے اصحاب

تھے اہل صفہ گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پکڑی تھی علم سیکھنے کو

اور جہاد کرنے کو اسی طرح اب بھی جو کوئی حفظ کرے قرآن کو یا علم
دین میں مشغول ہو لوگوں کو لازم ہے کہ ان کی مدد کریں۔

۲۷۴۔ جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں، رات اور دن
چھپے اور کھلے، تو ان کو مزدوری ان کی اپنے رب کے پاس، اور نہ ڈر
ہے ان پر نہ وہ غم کھائیں گے۔ **ف**

ف8 یہاں تک خیرات کا بیان تھا آگے سود کو حرام فرمایا جب
خیرات کا تقیُّد ہوا تو قرض دینا اولیٰ ہے قرض پر سود کا ہے کو لیا
چاہئیے۔

۲۷۵۔ جو لوگ کھاتے ہیں سود، نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جس طرح اٹھتا ہے جس کے حواس کھودیئے جن نے لپٹ کر۔ یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا، سودا کرنا بھی ویسا ہی ہے جیسا سود لینا، اور اللہ نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود۔ پھر جس کو پہنچی نصیحت اپنے رب کی، اور باز آیا، تو اس کا ہے جو آگے ہو چکا، اور اس کا حکم اللہ کے اختیار۔ اور جو کوئی پھر کرے، وہی ہیں دوزخ کے لوگ، وہ اسی میں رہ پڑے۔ ف

ف8 یعنی منع سے پہلے جو لیا دنیا میں پھروانا نہیں پہنچتا اور آخرت میں اللہ کا اختیار ہے چاہے تو بخشے باقی بعد منع کے جو لیوے وہ دوزخی

ہے اور خدا کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانی اس کی یہی سزا

ہے جو فرمائی۔

۲۷۶۔ مٹاتا ہے اللہ سود اور بڑھاتا ہے خیرات۔ اور اللہ نہیں چاہتا

کسی ناشکر گنہگار کو۔ ف

ف8 یعنی مال دار ہو کر محتاج کو قرض بھی مفت نہ دے جب تک

سود نہ رکھ لے یہ نعمت کی ناشکری ہے۔

۲۷۷۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے، اور قائم رکھی نماز اور دی زکوٰۃ، ان کو ہے بدلا ان کا اپنے رب کے پاس، اور ان پر ڈر ہے نہ وہ غم کھائیں گے۔

۲۷۸۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا سود، اگر تم کو یقین ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی منع آنے سے پہلے لے چکے سو لے چکے اور اگلا چڑھا ہوا اب نہ مانگو۔

۲۷۹۔ پھر اگر نہیں کرتے، تو خبر دار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور اگر توبہ کرتے ہو، تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال تمہارے، نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ کوئی تم پر۔ ف

ف8 یعنی اگلا سود لیا ہوا تمہارے اصل مال میں حساب کرے تو تم پر ظلم ہے اور منع کے بعد اگلا چڑھا سود تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے۔

۲۸۰۔ اور اگر ایک شخص ہے تنگی والا، تو فرصت دینی چاہیئے جب تک کشائش (خوشحالی) پائے، اور اگر خیرات کر دو تو تمہارا بھلا ہے، اگر تم کو سمجھ ہو۔ ف

- - -

ف8 یعنی جب دیکھا سود موقوف ہوا جب دیکھا سود موقوف ہوا اب لگو مفلس سے تقاضا کرنے یہ نہ چاہئیے بلکہ فرصت دو اور اگر توفیق ہو تو بخش دو۔

۲۸۱۔ اور ڈرتے رہو اس دن سے جس میں الٹے (لوٹ کر) جاؤ گے اللہ کے پاس، پھر پورا ملے گا ہر شخص کو جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

- - -

ف8 اس آیت میں دو چیز کا تقید فرمایا ایک تو وعدے کے معاملہ کو لکھنا کہ اس میں پھر قضیہ نہ ہو اور اپنے تئیں شبہ نہ پڑے اور شاہد کو

دیکھ کر یاد آوے دوسرے شاہد کرلینا ہر معاملہ پر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں جن کو ہر کوئی پسند رکھے اور تقید فرمایا کہ نویسندہ اور شاہد نقصان کسی کا نہ کریں جو حق واجبی ہے سو ہی ادا کریں اور لکھنے میں جو دینے والا اپنی زبان سے کہے سو لکھیں یا اس کا کوئی بزرگ کہے، اگر اس کو کوئی عقل نہ وہ۔

۲۸۲۔ اے ایمان والو! جس وقت معاملت کرو ادھار کی کسی وعدہ مقررہ تک تو اس کو لکھو۔ اور چاہئیے لکھ دے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف سے، اور نہ کنارہ کرے لکھنے والا اس سے کہ لکھ دیوے جیسا سکھایا اس کو اللہ نے سو وہ لکھے۔ اور بتا دے جس پر حق دینا ہے اور ڈرے اللہ سے جو رب ہے اس کا، اور ناقص نہ کرے اس میں سے کچھ۔ پھر اگر جس شخص پر دینا آیا، بے عقل ہے، یا

ضعیف ہے، یا آپ نہیں بتا سکتا، تو بتا دے اس کا اختیار والا
انصاف سے۔ اور شاہد کرو دو شاہد اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر نہ
ہوں دو مرد، تو ایک مرد اور دو عورتیں، جن کو پسند رکھتے ہو شاہدوں
میں، کہ بھول جائے ایک عورت تو یاد دلا دے اس کو وہ دوسری۔
اور کنارہ نہ کریں شاہد جس وقت بلائے جائیں، اور کاہلی نہ کرو اس
کے لکھنے سے، چھوٹا ہو یا بڑا، اس کے وعدہ تک۔ اس میں خوب
انصاف ہے اللہ کے ہاں، اور درست رہتی ہے گواہی، اور لگتا کہ تم
کو شبہ نہ پڑے، مگر ایسا کہ سودا ہو روبرو، پھر بدل کرتے ہو آپس میں،
تو گناہ نہیں تم پر، کہ نہ لکھو اس کو، اور شاہد کر لو جب سودا کرو، اور
نقصان نہ کیا جائے لکھنے والا، نہ شاہد، اور اگر ایسا کرو تو یہ گناہ کی بات

ہے تمہارے اندر۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، اور اللہ تم کو سکھاتا

ہے، اور اللہ سب چیز سے واقف ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یہاں سے معلوم ہوا کہ دل کے خیال پر بھی حساب ہو گا، یہ

سن کر اصحاب نے حضرت سے عرض کیا یہ حکم سخت مشکل ہے

فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرح انکار مت کرو بلکہ قبول رکھو اور اللہ سے

مدد چاہو پھر لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور قبول کیا اللہ کے ہاں یہ

بات پسند ہوئی تب اگلی دو آیتیں اتریں ان میں حکم آیا کہ مقدور سے

باہر چیز کی تکلیف نہیں اب جو کوئی دل میں خیال گناہ کا کرے اور

عمل میں نہ لاوے اس کو گناہ نہیں لکھتے۔

۲۸۳۔ اور اگر تم سفر میں ہو، اور نہ پاؤ لکھنے والا، تو گرد ہاتھ میں رکھیں (با قبضہ پر معاملہ کرنا)۔ پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا، تو چاہئیے پورا کرے جس پر اعتبار کیا اپنے اعتبار کو، اور ڈرتا رہے اللہ سے جو رب ہے اس کا، اور نہ چھپاؤ گواہی کو۔ اور جو کوئی وہ چھپائے تو گنہگار ہے دل اس کا۔ اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے۔

۲۸۴۔ اللہ کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ اور اگر کھولو گے اپنے جی کی بات یا چھپاؤ گے، حساب لے گا تم سے اللہ۔ پھر بخشے گا جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے، اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔

۲۸۵۔ مانا رسول نے جو کچھ اترا اس کو اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے۔ سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو، ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے رسولوں

میں، اور بولے ہم نے سنا اور قبول کیا، تیری بخشش چاہئیے، اے رب ہمارے! اور تجھی تک رجوع ہے۔

۲۸۶۔ اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی شخص کو مگر جو اس کی گنجائش ہے۔ اسی کو ملتا ہے جو کمایا، اور اسی پر پڑتا ہے جو کیا، اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری، جیسا رکھا تھا تو نے اگلوں پر، اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے جس کی طاقت نہیں ہم کو، اور درگذر کر ہم سے، اور بخشش ہم کو، اور رحم کر ہم پر، تو ہمارا صاحب ہے، مدد کر ہماری قوم کافروں پر۔ **ف**

ف8 یہ دعا اللہ نے پسند فرمائی تو قبول کے حکم بھی ہم پر بھاری نہیں رکھے اور دل کا خیال بھی نہیں پکڑا اور بھول چوک بھی معاف کی۔

* * *

۳۔ آل عمران

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف۔ لام۔ میم۔

۲۔ اللہ! اس کے سوا بندگی نہیں، جیتا ہے سب کا تھامنے والا۔

۳۔ اتاری تجھ پر کتاب تحقیق، ثابت کرتی اگلی کتابوں کو اور اتاری
تھی توریت اور انجیل۔

۴۔ اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کو، اور اتارا انصاف۔ جو لوگ منکر ہیں اللہ کی آیتوں سے ان کو سخت عذاب ہے۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔

۵۔ اللہ اس پر چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں اور آسمان میں۔

٦۔ وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں، جس طرح چاہے۔ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، زبردست ہے حکمت والا۔

۷۔ وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب، اس میں بعضی آیتیں پکی (محکمات) ہیں، سو جڑ (بنیاد) ہیں کتاب کی، اور دوسری ہیں کئی طرف ملتی (متشابہات)، سو جن کے دل پھرے ہوئے ہیں، وہ لگتے (پیچھے پڑے) ہیں ان کی ڈھب والیوں سے (متشابہ کے)، تلاش کرتے ہیں گمراہی، اور تلاش کرتے ہیں ان کی کل بیٹھانی (حقیقت و ماہیّت)، اور ان کی کل (حقیقت و ماہیّت) کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے، اور جو

مضبوط علم والے ہیں، سو کہتے ہیں، ہم اس پر یقین لائے، سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور سمجھائے وہی، سمجھتے ہیں جن کو عقل ہے۔ **ف**

ف8 اس صورت میں نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہے کہ حضرت مریمؑ کو خدا کی عورت کہتے اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اور وہ بہکے تھے اس پر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ ان کے حق میں سنے تھے ایسے کہ بندگی سے زیادہ مرتبہ چاہیں اس واسطے اللہ صاحب فرماتا ہے کہ ہر کلام میں اللہ نے بعض باتیں رکھی ہیں جن کے معنی صاف نہیں کھلتے تو جو گمراہ ہو ان کے معنی عقل سے لگے پکڑنے اور جو مضبوط علم رکھے وہ ان کے معنی اور آیتوں سے ملا کر سمجھے جو جڑ کتاب کی ہے اس کی موافق

سمجھ پاوے تو سمجھے اور اگر نہ پاوے تو اللہ پر چھوڑے کہ وہی بہتر جانے ہم کو ایمان سے کام ہے۔

۸۔ اے رب ہمارے دل نہ پھیر، جب ہم کو ہدایت دے چکا، اور دے ہم کو اپنے ہاں سے مہربانی، تو ہی ہے سب دینے والا۔

۹۔ اے رب! تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن، جس میں شبہ نہیں۔ بیشک اللہ خلاف نہیں کرتا وعدہ۔

۱۰۔ جو لوگ منکر ہیں، ہرگز کام نہ آئیں گے ان کو ان کے مال اور نہ اولاد، اللہ کے آگے کچھ۔ وہی ہیں چھپٹیاں (ایندھن) دوزخ کی۔

۱۱۔ جیسے دستور فرعون والوں کا، اور جو ان سے پہلے تھے، جھٹلاتے ہماری آیتیں، پھر پکڑا ان کو اللہ نے ان کے گناہوں پر، اور اللہ کی مار سخت ہے۔

۱۲۔ کہہ دے منکروں کو کہ اب تم مغلوب ہو گے اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کو۔ اور کیا بری تیاری ہے ۔

۱۳۔ ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ (نشانی)، دو فوجوں میں جو بھڑی (نبرد آزما) تھیں۔ ایک فوج ہے کہ لڑتی ہے اللہ کی راہ میں، اور دوسری منکر ہے، یہ ان کو دیکھتے ہیں اپنے دو برابر (دوگنا)، صریح (کھلی) آنکھوں سے، اور اللہ زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے ۔ اسی میں خبردار ہو جائیں جن کو (دور اندیشی کی) آنکھ ہے ۔ **ف**

ف8 یعنی جنگ بدر میں جس کا قصہ سورۃ انفال میں ہے مسلمانوں سے کافر تین برابر تھے پر اللہ دو ہی برابر دکھاتا تھا کہ خوف نہ کھاویں

پھر اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی، اس سے چاہیئے کہ سب کافر عبرت پکڑیں۔

۱۴۔ رجھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر، عورتیں، اور بیٹے، اور ڈھیر جوڑے ہوئے سونے کے، اور روپے کے، اور گھوڑے پلے ہوئے، اور مویشی اور کھیتی۔ یہ برتنا ہے دنیا کی زندگی میں، اور اللہ جو ہے اس پاس ہے اچھا ٹھکانا۔

۱۵۔ تو کہہ، میں بتاؤں تم کو اس سے بہتر؟ پرہیزگاروں کو اپنے رب کے ہاں باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ندیاں، رہ پڑے انہی میں، اور عورتیں ہیں ستھری، اور رضامندی اللہ کی۔ اور اللہ کی نگاہ میں ہیں بندے۔ ف

...

ف8 ان پڑھ کہتے تھے عرب کے لوگوں کو کہ ان کے پاس پہلے پیغمبروں کا علم نہ تھا۔

۱۶۔ وہ جو کہتے ہیں، اے رب ہمارے! ہم یقین لائے ہیں، سو بخش ہم کو گناہ ہمارے اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

۱۷۔ وہ محنت اٹھانے والے اور سچے۔ اور بندگی میں لگے رہتے اور خرچ کرتے اور گناہ بخشواتے، پچھلی رات کو (آخری پہر)۔

۱۸۔ اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، اور فرشتوں نے اور علم والوں نے، وہی حاکم انصاف کا۔ کسی کو بندگی نہیں سوا اس کے، زبردست ہے، حکمت والا۔

۱۹۔ دین جو ہے اللہ کے ہاں، سو یہی مسلمانی حکم برداری (اسلام)۔ اور مخالف نہیں ہوئے کتاب والے، مگر جب ان کو معلوم ہو چکا آپس کی ضد سے۔ اور جو کوئی منکر ہو اللہ کے حکموں سے تو اللہ شتاب (جلدی) لینے والا ہے حساب۔

۲۰۔ پھر جو تجھ سے جھگڑیں تو کہہ، میں نے تابع کیا اپنا منہ اللہ کے حکم پر اور (انہوں نے بھی) جو کوئی میرے ساتھ ہے۔ اور کہہ دے کتاب والوں کو اور ان پڑھوں کو کہ تابع ہوتے (اسلام لاتے) ہو؟ پھر اگر تابع ہوئے (اسلام لائے) تو راہ پر آئے۔ اور اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا۔ اللہ کی نگاہ میں ہیں بندے (اعمال بندوں کے)۔

۲۱۔ جو لوگ منکر ہیں اللہ کی آیتوں سے اور مار ڈالتے ہیں نبیوں کو ناحق، اور مار ڈالتے ہیں جو کوئی کہے انصاف کو لوگوں میں سے، سو ان کو خوش خبری سنا دکھ والی مار (عذاب) کی۔

۲۲۔ وہی ہیں جن کی محنت (اعمال) ضائع ہوئی دنیا میں اور آخرت میں، اور کوئی نہیں ان کا مددگار۔

۲۳۔ تو نے نہ دیکھے وہ لوگ جن کو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب کا، ان کو بلاتے ہیں اللہ کی کتاب پر کہ ان میں حکم کرے، پھر ہٹ رہتے ہیں بعضے ان میں تغافل کر کر۔

۲۴۔ یہ اس واسطے کہ کہتے ہیں ہم کو ہرگز نہ لگے گی آگ (دوزخ کی) مگر کئی (چند) دن گنتی کے۔ اور بہکے ہیں اپنے دین میں اپنی بنائی باتوں پر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ ذکر یہود کا ہے کہ قضئے میں اپنی کتاب پر بھی عمل نہیں کرتے اور گناہ پر دلیر ہیں اس غرہ پر کہ ان کے پہلے جھوٹ بنا کر کہہ گئے ہیں کہ ہم میں اگر کوئی بہت گنہگار ہو گا تو سات دن سے زیادہ عذاب نہ پاوے گا۔

۲۵۔ پھر کیسا ہو گا جب ہم ان کو جمع کریں گے ایک دن،، جس میں شبہ نہیں۔ اور پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کیا، اور ان کا حق نہ رہے گا۔

۲۶۔ تو کہہ، یا اللہ مالک سلطنت کے! تو سلطنت دے جس کو چاہے، سلطنت چھین لے جس سے چاہے، اور عزت دے جس کو چاہے

اور ذلیل کرے جس کو چاہے، تیرے ہاتھ سب خوبی (خیر)، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۷۔ تو لے آئے (داخل کرے) رات کو دن میں اور تو لے آئے (داخل کرے) دن کو رات میں، اور تو نکالے جیتا (جاندار) مردے سے اور تو نکالے مردہ جیتے (جاندار) سے، اور تو رزق دے جس کو چاہے بیشمار۔ ف

ف8 یعنی یہود جانتے تھے کہ جو اول ہم میں بزرگی تھی وہی ہمیشہ رہے گی اللہ کی قدرت سے غافل ہیں جس کو چاہے عزیز کرے اور سلطنت دیوے اور جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے اور

جاہلوں میں سے کامل پیدا کرے ، اور کاملوں میں سے جاہل اور جس کو
دیا چاہے رزق بے حساب دیوے ۔

۲۸ ۔ نہ پکڑیں (بنائیں) مسلمان کافروں کو رفیق مسلمان چھوڑ کر ۔ اور
جو کوئی یہ کام کرے ، وہ اللہ کا کوئی نہیں ، یہ کہ تم پکڑا چاہو ان سے
بچاؤ ۔ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے آپ (اپنی ذات) سے ۔ اور اللہ ہی تک
پہنچنا (لوٹ کر جانا) ہے ۔
۲۹ ۔ تو کہہ ، اگر تم چھپاؤ گے اپنے جی کی بات یا ظاہر کرو گے ، وہ اللہ کو
معلوم ہے ، اور اس کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں ۔
اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔
۳۰ ۔ جس دن پائے گا ہر شخص جو کی ہے نیکی روبرو ۔ اور جو کی ہے
برائی ۔ آرزو کرے گا کہ مجھ میں اور اس (کی بدی) میں فرق پڑھ جائے

دور کا۔ اور اللہ ڈراتا ہے تم کو آپ (اپنی ذات) سے۔ اور اللہ شفقت رکھتا ہے بندوں پر۔

۳۱۔ تو کہہ، اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

ف8 یعنی کوئی کسی کی محبت کا دعوے کرے تو اس طرح محبت کرے جس طرح محبوب چاہے نہ جس طرح اپنا جی چاہے اور اسی طرح چاہے تو محبوب چاہے تو محبوب اس کو چاہے اور اللہ بندوں کو چاہے تو یہی کہ ان پر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے اور خیالات عبث ہیں۔

۳۲۔ تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا، پھر اگر وہ ہٹ رہیں تو اللہ نہیں چاہتا منکروں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے۔

فائدہ8 اب آگے سے مذکور ہے کہ اللہ نے مریم کو اور حضرت عیسیٰؑ کو محبت کے لفظ فرمائے ہیں یا پسند کے لفظ فرمائے سو محبت اللہ کی بندوں پر تو وہی ہے جو سن چکے اور پسند کے لفظ اکثر مقربوں کو فرمائے ہیں ایسے لفظوں سے شبہ نہ کھایا چاہیئے۔

۳۳۔ اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو اور

عمران کے گھر کو، سارے جہان سے۔ **ف**

ف8 عمران حضرت موسیٰؑ کے باپ کا نام بھی ہے اور حضرت

مریمؑ کے باپ کا نام بھی ہے شاید یہاں یہی منظور ہے۔

۳۴۔ کہ اولاد تھے ایک دوسرے کی، اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ **ف**

ف8 اس امت میں دستور تھا کہ بعضے لڑکوں کو ماں باپ اپنے حق

سے آزاد کرتے اور اللہ کی نیاز کرتے پھر تمام عمران کو دنیا کے کام

میں نہ لگاتے اور ہمیشہ مسجد میں وہ عبادت کیا کرتے عمران کی بیوی کو حمل تھا اس نے آگے سے یہی نذر کر رکھی۔

۳۵۔ جب بولی عورت عمران کی، کہ اے رب! میں نے نذر کیا تیری جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد (ہو گا تیرے نام پر) سو تو مجھ سے قبول کر۔ تو ہے اصل سنتا جانتا۔

۳۶۔ پھر جب اس کو جنی (پیدا کیا)، بولی، اے رب! میں نے یہ لڑکی جنی۔ اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچھ جی۔ اور (کوئی) بیٹا نہ ہو جیسے وہ بیٹی۔ اور میں نے اس کا نام رکھا مریم، اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔ **ف**

ف8 یہ بیچ میں اللہ نے فرمایا کہ اللہ کو بہتر معلوم ہے اور بیٹا نہ ہو جیسے وہ بیٹی باقی اس کا کلام ہے وہ ناامید ہوئی کہ میری نذر پوری نہ پڑی کیونکہ دستور لڑکی نیاز کرنے کا نہ تھا۔

۳۷۔ پھر قبول کیا اس کو اس کے رب نے، اچھی طرح قبول کرنا اور بڑھایا اس کو اچھی طرح بڑھانا، اور سپرد کیا زکریا کو۔ جس وقت آتا اس پاس زکریا حجرے میں، پاتا اس پاس کچھ کھانا، بولا، اے مریم! کہاں سے آیا تجھ کو یہ؟ کہنے لگی، یہ اللہ کے پاس سے۔ اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے قیاس (حساب)۔ ف

- - -

ف8 ان کی ماں نے خواب دیکھا کہ اگرچہ یہ لڑکی ہے اللہ نے یہی نیاز میں قبول کی اس کو مسجد میں لے جاوہ لے گئی مسجد کے بزرگوں نے پہلے کہا کہ لڑکی کا رکھنا دستور نہیں جب اس کا خواب سنا تب قبول کیا اور حضرت زکریاؑ کی عورت ان کی خالہ تھی وہی رکھنے لگے ان کے واسطے مسجد میں الگ حجرہ بنایا دن کو یہ وہاں عبادت کرتیں رات کو حضرت زکریاؑ اپنے ساتھ گھر لے جاتے ان سے یہ کرامت دیکھی کہ بے موسم میوہ خدا کے ہاں سے آتا تب حضرت زکریاؑ جو ساری عمر اولاد سے ناامید تھے اب امیدوار ہوئے کہ میوہ بے موسم شاید مجھ کو بھی ملے اسی جگہ اولاد کی دعا کی۔

۳۸۔ وہاں دعا کی زکریا نے اپنے رب سے۔ کہا، اے رب میرے! عطا کر مجھ کو اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ، بیشک تو سننے والا ہے دعا۔

۳۹۔ پھر اس کو آواز دی فرشتوں نے، جب وہ کھڑا تھا نماز میں حجرے کے اندر، کہ اللہ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی، جو گواہی دے گا اللہ کے ایک حکم کی، پھر سردار ہو گا اور عورت پاس نہ جائے گا، اور نبی ہو گا نیکوں میں۔ ف

ف8 گواہی دے گا اللہ کے حکم کی یعنی مسیح کی جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے حضرت یحییٰؑ لوگوں کو آگے سے خبر دیتے تھے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی محض حکم سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے۔

۴۰۔ بولا، اے رب! کہاں سے ہو گا مجھ کو لڑکا؟ اور مجھ پر آیا بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہے۔

۴۱۔ بولا، اے رب! مجھ کو دے کوئی نشانی۔ کہا، نشانی تیری یہ کہ نہ بات کرے تو لوگوں سے تین دن، مگر اشارت سے۔ اور یاد کر اپنے رب کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح۔ ف

۔۔۔۔

ف8 پھر جب حضرت یحییٰؑ ماں کے پیٹ میں پڑے تو حضرت زکریاؑ کو تین روز یہی حالت رہی کہ آدمی سے کلام نہ کر سکتے اس وقت ان کی عمر ایک سو برس کی تھی اور ان کی عورت کی عمر دو کم سو سال اور انھی دنوں حضرت مریمؑ کے پیٹ میں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔

۴۲۔ جب فرشتے بولے، اے مریم! اللہ نے تجھ کو پسند کیا اور ستھرا
بنایا، اور پسند (برگزیدہ) کیا تجھ کو سب جہان کی عورتوں سے۔
۴۳۔ اے مریم! بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر، اور رکوع کر ساتھ
رکوع کرنے والوں کے۔
۴۴۔ یہ خبریں غیب کی ہیں ہم بھیجتے ہیں تجھ کو۔ اور تو نہ تھا ان کے
پاس، جب ڈالنے لگے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے) کہ کون
پالے مریم کو؟ اور تو نہ تھا ان کے پاس جب جھگڑتے تھے۔ **ف**

ف8 مسجد کے بزرگوں نے جب حضرت مریمؑ کی ماں کا خواب سنا تو
سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں مریم کو فیصلہ اس بات پر ہوا کہ ہر ایک

نے اپنا قلم جس سے وہ توریت لکھتے تھے پانی بہتے میں ڈالا سب قلم
بہاؤ پر بہے اور حضرت زکریاؑ کا قلم الٹا اوپر کو بہا تب ان ہی کی طرف
ان کا پالنا ٹھہرا۔

۴۵۔ جب کہا فرشتوں نے، اے مریم! اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے
ایک اپنے حکم کی، جس کا نام مسیح عیسیٰ، مریم کا باٹ، مرتبے والا دنیا
میں، اور آخرت میں، اور نزدیک والوں میں۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت عیسیٰؑ کی بشارت پہلے نبیوں نے دی تھی کہ مسیح پیدا ہو
گا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہو گا مسیح کے معنی جس کے ہاتھ
لگانے سے بیمار اچھے ہوں یا جس کا کہیں وطن نہ ہو۔ ہمیشہ سیاحی میں

رہے سو حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور یہود ان کو نہیں مانتے جب یہود میں دجال پیدا ہو گا وہ آپ کو مسیح کہے گا یہود اس کو مسیح مانیں گے ۔

۴۶۔ اور باتیں کرے گا لوگوں سے جب ماں کی گود میں ہو گا، اور جب پوری عمر کا ہو گا اور نیک بختوں میں ہے ۔ ف

- - -

ف8 یعنی ہدایت کی باتیں سکھائے گا لوگوں کو سو وہ باتیں حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں کہیں یا نبی ہو کر کہیں ۔

۴۷۔ بولی، اے رب! کہاں سے ہوگا مجھ کو لڑکا؟ اور مجھ کو ہاتھ نہیں
لگا یا کسی آدمی نے ۔ کہا، اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے، جب
حکم کرتا ہے ایک کام کو، تو یہی کہتا ہے اس کو کہ 'ہو' وہ ہوتا ہے ۔
۴۸۔ اور سکھا دے گا اس کو کتاب اور کام کی باتیں، اور توریت اور
انجیل ۔
۴۹۔ اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف، کہ میں آیا ہوں تم پاس
نشان لے کر تمہارے رب کا، کہ میں بنا دیتا ہوں تم کو مٹی کی صورت
جانور کی، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں، تو وہ ہو جائے اڑتا جانور اللہ
کے حکم سے، اور چنگا (تندرست) کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہو، اور
کوڑھی، اور جلاتا (زندہ کرتا) ہوں مردے، اللہ کے حکم سے، اور بتا

دیتا ہوں تم کو جو کھا کر آؤ اور رکھ پاؤ اپنے گھر میں۔ اس میں نشانی

پوری ہے تم کو، اگر تم یقین رکھتے ہو۔ ف

ف8 حضرت عیسیٰؑ کو توریت اور ہر کتاب بغیر پڑھے آتی تھی اور

سب معجزے ہوتے تھے۔

۵۰۔ اور سچ بتاتا ہوں تورات کو جو مجھ سے پہلے کی ہے، اور اس

واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعضی چیز، جو حرام تھی تم پر، اور آیا ہوں

تم پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی، سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا

مانو۔

۵۱۔ بیشک اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا، سو اس کی بندگی کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت عیسیٰؑ کے وقت توریت میں سے کئی حکم جو مشکل تھے موقوف ہوئے باقی وہی توریت کا حکم تھا۔

۵۲۔ پھر جب معلوم (محسوس) کیا عیسیٰ نے بنی اسرائیل کا کفر، بولا، کون ہے کہ میری مدد کرے اللہ کی راہ میں؟ کہا حواریوں نے، ہم ہیں مدد کرنے والے اللہ کے، ہم یقین لائے اللہ پر اور تو گواہ رہ کہ ہم نے حکم قبول کیا۔ **ف**

ف8 حضرت عیسیٰ کے بارہ یار کا خطاب تھا حواری حواری اصل میں کہتے ہیں دھوبی کو ان میں پہلے جو دو شخص ان کے تابع ہوئے دھوبی تھے حضرت عیسیٰ نے ان سے کہا کہ کپڑے کیا دھویا کرتے ہو میں تم کو دل دھونے سکھا دوں وہ ان کے ساتھ ہو لیے اس طرح سب کو یہی خطا ٹھہر گیا،

فائدہ8 اس آیت کے معنی یہ کہ حضرت عیسیٰ اصل رسول تھے واسطے بنی اسرائیل کے جب یہ معلوم کیا کہ یہ میرا دین قبول نہ کریں گے چاہا کہ اور کوئی میرے دن کو رواج دے حواریوں کے ہاتھ سے غیروں کو دین پہنچا جو اب تک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں۔

۵۳۔ اے رب! ہم نے یقین کیا جو تو نے اتارا، اور ہم تابع ہوئے رسول کے، سو لکھ لے ہم کو ماننے والوں میں۔

۵۴۔ اور فریب کیا (چال چلی) ان کافروں نے اور فریب کیا (چال چلی) اللہ نے، اور اللہ کا داؤ (کی چال) سب سے بہتر ہے۔ **ف**

- - -

ف8 یہود کے عالموں نے اس وقت کے بادشاہ کو بہکایا کہ یہ شخص ملحد ہے توریت کے حکم سے خلاف بتاتا ہے اس نے لوگ بھیجے کہ ان کو پکڑ کر لا دیں جب وہ پہنچے تو حضرت عیسیٰؑ کے یار کھسک گئے اس شتابی میں حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا اور ایک صورت ان کی رہ گئی اسی کو پکڑ لائے پھر سولی پر چڑھایا۔

۵۵۔ جس وقت کہا اللہ نے، اے عیسیٰ! میں تجھ کو بھر لوں (واپس لے لوں) گا، اور اٹھا لوں گا اپنی طرف، اور پاک کر دوں گا کافروں سے، اور رکھوں گا تیرے تابعوں کو اوپر منکروں سے قیامت کے دن تک۔ پھر میری طرف ہے تم کو پھر (لوٹ) آنا، پھر فیصلہ کر دوں گا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ ف

ف8 حضرت عیسیٰؑ کے تابع اول نصاریٰ تھے پیچھے مسلمان ہیں سو ہمیشہ غالب رہے۔

۵٦۔ سو وہ جو کافر ہوئے، ان کو عذاب کروں گا سخت عذاب، دنیا میں اور آخرت میں، اور کوئی نہیں ان کا مددگار۔

۵۷۔ اور وہ جو یقین لائے، اور عمل نیک کئے سو ان کو (اللہ) پورا دے گا ان کا حق۔ اور اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے بے انصاف۔

۵۸۔ یہ پڑھ سناتے ہیں ہم تجھ کو آیتیں، اور مذکور تحقیق (تذکرہ حکمت والا)۔

۵۹۔ عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے مثال آدم کی، بنایا اس کو مٹی سے، پھر کہا اس کو 'ہو جا'، وہ ہو گیا۔ **ف**

ف8 نصاریٰ اس بات پر حضرت سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰؑ بندہ نہیں اللہ کا بیٹا ہے آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کہ کس کا

بیٹا ہے اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کو توماں نہ باپ عیسیٰ کو باپ نہ ہو تو کیا عجب ہے۔

۶۰۔ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے، پھر تو رہ مت شک (کرنے والوں) میں۔

۶۱۔ پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس بات میں بعد اس کے کہ پہنچ چکا تجھ کو علم، تو تو کہہ آؤ! بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے، اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں، اور اپنی جان اور تمہاری جان۔ پھر دعا (مباہلہ، دعائے بد) کریں، اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر۔

ف

ف8 اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نصاریٰ اس قدر سمجھائے پر بھی اگر نہ قائل ہوں تو ان کے ساتھ قسم کرو یہ بھی ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونوں طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوں، اور دعا کریں کہ جو کوئی ہم میں جھوٹا ہے اس پر لعنت اور عذاب پڑے پھر حضرت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور حضرت علیؑ کو لے کر گئے ان نصاریٰ میں جو دانا تھے انہوں نے مقابلہ نہ کیا اور جزیہ دینا قبول رکھا۔

٦٢ ۔ یہ جو ہے سو یہی ہے بیان تحقیق (حق)، اور کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے، اور اللہ جو ہے وہی ہے زبردست حکمت والا۔

٦٣ ۔ پھر اگر قبول نہ کریں تو اللہ کو معلوم ہیں فساد کرنے والے ۔

۶۴ ۔ تو کہہ ، اے کتاب والو! آؤ ایک سیدھی بات پر (جو یکساں ہے) ہمارے تمہارے درمیان کی، کہ بندگی نہ کریں گے مگر اللہ کو، اور شریک نہ ٹھہرائیں اس کی کوئی چیز، اور نہ پکڑیں آپس میں ایک ایک کو رب، سوا اللہ کے ۔ پھر اگر وہ قبول نہ رکھیں تو کہہ ، شاہد رہو، کہ ہم تو (صرف اللہ کے) حکم کے تابع ہیں ۔

۶۵ ۔ اے کتاب والو! کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر؟ اور توریت اور انجیل تو اتریں اس کے بعد، کیا تم کو عقل نہیں؟ ف

ف8 ایک یہود اور نصاریٰ کا جھگڑا یہ تھا کہ ہر کوئی کہتا تھا کہ ابراہیمؑ ہمارے دین پر تھا ۔

٦٦۔ تم لوگ جھگڑ چکے، جس بات میں تم کو خبر تھی، اب کیوں جھگڑتے ہو، جس بات میں تم کو خبر نہیں؟ اور اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔

٦٧۔ نہ تھا ابراہیم یہودی، اور نہ تھا نصرانی، لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار۔ اور نہ تھا شرک والا۔

٦٨۔ لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی، جو ساتھ اس کے تھے، اور اس نبی کو اور ایمان والوں کو۔ اور اللہ والی (ساتھی) ہے مسلمانوں کا۔ **ف**

ف8 اللہ صاحب نے فرمایا کہ ابراہیم کو یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ توریت اور انجیل پر عمل کرتا تھا یہ تو صریح بے

عقلی ہے توریت اورانجیل اس سے بعد نازل ہوئی ہیں اوراگر یہ
غرض ہے کہ اس وقت بھی اہل ہدایت کا نام تھا یہوداور نصاریٰ تو
بھی غلط ہے بلکہ ابراہیم نے اپنے تئیں حنیف کہا ہے یا مسلم حنیف
کے معنی جو کوئی ایک راہ حق پکڑے اور سب راہ باطل چھوڑے اور
مسلم کے معنی حکم بردار۔ اوراگر یہ غرض ہے کہ دینوں میں یہود کے
دین کو یا نصاریٰ کے دین کو زیادہ مناسبت ہے ابراہیم کے دین سے
سواللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زیادہ مناسبت ابراہیم سے اس مناسبت
زیادہ رکھتی ہے پھر فرمایا کہ اپنی راہ کے حق ہونے پر کسی کو موافقت
سے دلیل جب پکڑے کہ اپنے اوپر وحی نہ آئی ہو سواللہ والی ہے
مسلمانوں کا یہ کہ اس کے حکم پر چلتے ہیں۔

۶۹۔ آرزو ہے بعض کتاب والوں کو، کسی طرح تم کو راہ بھلائیں، اور راہ بھلاتے ہیں مگر آپ کو، اور نہیں سمجھتے۔

۷۰۔ اے کتاب والو! کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کے کلام سے؟ اور تم قائل ہو۔ ف

ف8 یعنی توریت کے قائل ہو پھر اسی کے خلاف کہتے ہو۔

۷۱۔ اے کتاب والو! کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط اور چھپاتے ہو سچی بات کو جان کر۔ ف

ف8 توریت کے بعضے حکم تو موقوف ہی کرڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضی آیتوں کے معنی پھیر ڈالے تھے اور بعضی چیز چھپا رکھی تھی ہر کسی کو خبر نہ کرتے تھے جیسے بیان پیغمبر آخری کا۔

۷۲۔ اور کہا ایک لوگوں نے اہل کتاب میں، کہ مان لو جو کچھ اترا مسلمانوں پر دن چڑھے (صبح کو)، اور منکر ہو جاؤ آخر دن (رات کو)، شاید وہ پھر جائیں (اپنے۔۔۔دین سے)۔

۷۳۔ اور یقین کریو مگر اسی کا جو چلے تمہارے دین پر۔ تو کہہ، ہدایت وہی جو ہدایت کرے اللہ، اس واسطے کہ کسی کو ملا جیسا کچھ تم کو ملا تھا، یا مقابلہ کیا تم سے تمہارے رب کے آگے۔ تو کہہ، بڑائی اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار۔

۷۴۔ خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بعضے یہود نے آپس میں مشورت کی کہ تم صبح کو جا کر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو پھر جاؤ تو شاید مسلمان بھی پھر جاویں جانیں کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے پھر کچھ ایسی غلطی پائی کہ پھر گئے اور آپس میں کہا کہ دل سے ہرگز یقین نہ کریو مگر اپنے دین والوں کی بات تا کسی کے دل میں سچ اسلام نہ آجاوے سو اللہ تعالیٰ نے ان کا فریب کھول دیا فرمایا تو کہہ ہدایت وہی جو اللہ دے تمہارے فریب سے کوئی گمراہ نہ ہو گا مگر تم یہ حسد کرتے ہو کہ آگے نبوت اور بزرگی بنی اسرائیل میں تھی اب اور

فرقے میں کیوں ہوئی یا دین کی مددگاری میں ہمارے مقابل اور کوئی کیوں ہوا سو یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہا دیا کسی کا حق نہیں۔

۷۵۔ اور بعض اہل کتاب میں وہ ہے کہ اگر تو اس پاس امانت رکھے ڈھیر مال، ادا کرے تجھ کو، اور بعض ان میں وہ ہے، اگر تو اس پاس امانت رکھے ایک اشرفی، ادا نہ کرے تجھ کو، مگر جب تک تو رہے اس کے سر پر کھڑا۔ یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے، نہیں ہم پر جاہلوں کے حق کا گناہ۔ اور جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر جانتے (جان بوجھ کر)۔

۷۶۔ کیوں نہیں! جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار اور پرہیزگار رہے، تو اللہ چاہتا ہے پرہیزگاروں کو۔ **ف**

- - -

ف8 یہ اللہ صاحب مسلمانوں کو سناتا ہے کہ جن کی یہ نیت ہے کہ پرایا حق کھانے کو یہ مسئلہ بنالیا کہ ہم کو غیر دین والوں کی امانت میں خیانت کرنی روا ہے ان کی بات دین کے مقدمہ میں کیا سند ہو سکے ہمارے ہاں بھی کافر حربی کا مال زور سے لینا روا ہے لیکن امانت میں خیانت روا نہیں۔

۷۷۔ جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے اقرار پر، اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول، اوران کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں، اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ، اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن، اور نہ

سنوارے (پاک کرے) گا ان کو، اور ان کو دکھ کی مار (دردناک

عذاب) ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ یہود میں صفت تھی کہ ان سے اللہ نے قرار لیا تھا اور قسمیں دی تھیں کہ ہر نبی کے مددگار رہیو پھر غرض دنیا کے واسطے پھر گئے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے دنیا ملنے کے واسطے اس کا یہی حال ہے۔

۷۸۔ اور ان میں ایک لوگ ہیں کہ زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں کتاب کہ تم جانو وہ کتاب میں ہے، اور وہ نہیں کتاب میں۔ اور کہتے ہیں وہ اللہ کا

کہا ہے، اور وہ نہیں اللہ کا کہا اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں جان کر۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی بن پڑھوں کو دغا دیتے ہیں اپنی عبارت بنا کر قرآن کی طرح پڑھنے لگے کہ اللہ نے یوں فرمایا ہے۔

۷۹۔ کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو دے کتاب اور حکم اور پیغمبر کرے، پھر وہ کہے لوگوں کو تم میرے بندے ہو اللہ کو چھوڑ کر، لیکن تم ربّی (اللہ والے) ہو جاؤ، جیسے تھے تم کتاب سکھاتے، اور جیسے تھے تم پڑھتے۔

۸۰۔ اور نہ یہ کہے تم کو، کہ ٹھہراؤ فرشتوں کو اور نبیوں کو رب۔ کیا تم کو کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکو۔ ف

ف8 یہود مسلمانوں سے کہتے کہ تمہارا نبی ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اللہ کی ہم تو آگے سے اسی کی بندگی کرتے ہیں مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کو اللہ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لاوے پھر کیونکر ان کو کفر سکھاوے مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہی نہیں رہی اب میری صحبت میں وہی کمال حاصل کرو۔

۸۱۔ اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں کا، کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم، پھر آئے تم پاس کوئی رسول، کہ سچ بتائے تمہارے پاس والی کو، اس پر ایمان لاؤ گے، اور اس کی مدد کرو گے۔ فرمایا، کہ تم نے اقرار کیا؟ اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ؟ بولے، ہم نے اقرار کیا۔

فرمایا، تو اب شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں۔ **ف**

ف8 اللہ نے اقرار لیا نبیوں کا یعنی نبیوں کے مقدمہ میں بنی اسرائیل سے اقرار۔

۸۲۔ پھر جو کوئی پھر جائے اس کے بعد، تو وہی لوگ ہیں بے حکم (نافرمان)۔

۸۳۔ اب کچھ اور دین ڈھونڈتے ہیں سوا دین اللہ کے، اور اسی کے حکم میں ہے جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے، خوشی سے یا زور سے، اور اسی کی طرف پھر (لوٹائے) جائیں گے۔ **ف**

ف8 یعنی ہر عہد کا جو حکم فرمایا اس کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں۔

۸۴۔ تو کہہ، ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ اترا ہم پر، اور جو کچھ اترا ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور اسحٰق پر اور یعقوب پر، اور اس کی اولاد پر، اور جو ملا موسیٰ کو، اور عیسیٰ کو، اور جو ملا سب نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے، ہم جدا نہیں کرتے ان میں کسی کو اور اس کے حکم پر ہیں۔

۸۵۔ اور جو کوئی چاہے سوا حکم برداری (اسلام) کے اور دین، سو اس سے ہر گز قبول نہ ہو گا، اور وہ آخرت میں خراب (خسارہ پانے والوں میں) ہے۔

۸۶۔ کیوں کر راہ دے گا اللہ ایسے لوگوں کو کہ منکر ہو گئے مان کر، اور بتا چکے کہ رسول سچا ہے، اور پہنچ چکے ان کو نشان۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

۸۷۔ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر لعنت اللہ کی، اور فرشتوں کی، اور لوگوں کی سب کی۔

۸۸۔ پڑے رہیں اس (لعنت) میں، نہ ہلکا ہو ان پر عذاب، اور نہ ان کو فرصت (مہلت) ملے۔

۸۹۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد اور سنوار پکڑی (اصلاح کر لی اپنی)، تو البتہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۹۰۔ جو لوگ منکر ہوئے مان کر، پھر بڑھتے رہے انکار میں، ہر گز قبول نہ ہوگی ان کی توبہ، اور وہی ہیں راہ بھولے (گمراہ)۔ ف

ف8 یعنی یہود پہلے اقرار کرتے تھے کہ یہ نبی تحقیق ہے، جب ان سے مقابلہ ہوا تو منکر ہو گئے اور بڑھتے گئے انکار میں یعنی لڑائی کو مستعد ہوئے ان کی توبہ ہر گز قبول نہ ہوگی یعنی ان کو توبہ کرنی ہی نصیب نہ ہوگا۔

۹۱۔ جو لوگ منکر ہوئے، اور مر گئے منکر ہی، تو ہر گز قبول نہ ہوگا ایسے کسی سے، زمین بھر کر سونا، اگرچہ بدلہ دے یہ کچھ۔ ان کو دکھ کی مار (دردناک عذاب) ہے، اور کوئی نہیں ان کا مددگار۔

۹۲۔ ہر گز نہ پہنچو گے نیکی کی حد کو، جب تک نہ خرچ کرو کچھ ایک، جس سے محبت رکھتے ہو۔ اور جو چیز خرچ کرو گے، سو اللہ کو معلوم ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا ہو، اس کا خرچ کرنا بڑا درجہ ہے اور ثواب ہر چیز میں ہے شاید یہود کے ذکر میں یہ آیت اس واسطے فرمائی کہ ان کو اپنی ریاست بہت عزیز تھی جس کے تھامنے کو نبی ﷺ کے تابع نہ ہوتے تھے تو جب وہی نہ چھوڑیں اللہ کی راہ میں درجہ ایمان نہ پاویں۔

۹۳۔ سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں، بنی اسرائیل کو، مگر جو حرام کرلی تھی اسرائیل نے اپنی جان پر توریت نازل ہونے سے پہلے۔ تو کہہ لاؤ توریت اور پڑھو اگر سچے ہو۔

۹۴۔ پھر جو کوئی باندھے اللہ پر جھوٹ اس کے بعد تو وہی ہیں بے انصاف (ظالم)۔ ف

ف8 یہود کہتے تھے کہ تم کہتے ہو ہم ابراہیم کے دین پر ہیں اور ابراہیم کے گھرانے میں جو چیزیں حرام ہیں سو کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ اللہ نے فرمایا کہ جتنی چیزیں اب لوگ کھاتے ہیں سب ابراہیم کے وقت حلال تھیں جب تک توریت نازل ہوئی تو توریت خاص بنی اسرائیل پر حرام ہوئی ہیں مگر اونٹ توریت سے

پہلے حضرت یعقوبؑ نے اس کے کھانے سے قسم کھائی تھی ان کی تبعیت سے ان کی اولاد نے بھی چھوڑ دیا تھا اس قسم کا سبب یہ تھا کہ ان کو ایک مرض ہوا تھا کہ انہوں نے نذر کی کہ اگر میں صحت پاؤں تو جو میری بہت بھاوت کی چیز ہو وہ چھوڑ دوں ان کو یہی بہت بھاتا تھا سو نذر کے سبب چھوڑ دیا۔

۹۵۔ تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے، اب تابع ہو جاؤ دین ابراہیم کے، جو ایک طرف کا تھا۔ اور نہ تھا شرک کرنے والا۔

۹۶۔ تحقیق پہلا گھر (عبادت گاہ) جو ٹھہرا لوگوں کے واسطے، یہی ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور نیک راہ جہان کے لوگوں کو۔

۹۷۔ اس میں نشانیاں ظاہر ہیں، کھڑے ہونے کی جگہ (مقام) ابراہیم کی۔ اور جو اس کے اندر آیا اس کو امن ملا۔ اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر

حج کرنا اس گھر کا، جو کوئی پائے اس تک راہ۔ اور جو کوئی منکر ہوا، تو اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی۔ ف

ف8 یہ بھی یہود کا شبہ تھا کہ ابراہیم کا گھرانہ ہمیشہ سے شام میں رہا اور بیت المقدس کو قبلہ رکھا اور تم مکہ میں ہو اور کعبہ کو قبلہ کرتے ہو تم کیونکر ابراہیم کے وارث ہوئے سو اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم کے ہاتھ سے اول عبادت خانہ اللہ کے نام پر یہی بنا اور اس میں بزرگی کی نشانیاں اور خوارق ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں اصل مقام ابراہیم کا یہی ہے۔

۹۸۔ تو کہہ اے اہل کتاب! کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کے کلام سے؟
اور اللہ کے روبرو ہے جو کرتے ہو۔
۹۹۔ تو کہہ اے اہل کتاب! کیوں روکتے ہو اللہ کی راہ سے ایمان
لانے والے کو، ڈھونڈتے ہو اس میں عیب، اور تم خبر رکھتے ہو۔
اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کام سے۔
۱۰۰۔ اے ایمان والو! اگر تم مانو گے بعضے اہل کتاب کی بات تو پھر کر
دیں گے تم کو ایمان لائے پیچھے منکر۔ **ف**

ف8 اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے شبہوں کا جواب دے کر
مسلمانوں کو فرمایا کہ ان کی بات مت سنو یہی علاج ہے نہیں تو شب
ہے سنتے سنتے اپنی راہ سے نکل جاؤ گے اب بھی ہر مسلمان کو چاہیئے

کہ شب ہے والوں کی بات نہ سنے اس میں دین کی سلامتی ہے اور جھگڑنے سے شبے پڑے ہیں۔

۱۰۱۔ اور تم کس طرح منکر ہو؟ اور تم پر پڑی جاتی ہیں آیتیں اللہ کی، اور تم میں اس کا رسول ہے۔ اور جو کوئی مضبوط پکڑے اللہ کو، وہ پہنچا سیدھی راہ پر۔

۱۰۲۔ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہئیے اس سے ڈرنا۔ اور نہ مریو مگر مسلمان۔

۱۰۳۔ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب تھے تم آپس میں دشمن۔ پھر الفت دی تمہارے دلوں میں، اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی۔ اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے، پھر تم کو اس سے

خلاص کیا (بچالیا)۔ اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر نشانیاں اپنی، شاید تم راہ پاؤ۔ **ف**

ف8 ایک مجلس میں مسلمان تھے اور یہود تھے یہود نے مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا اور قریب ہوا کہ شمشیر چلے حضرت آپ وہاں پہنچے اور صلح کر دی لڑا دیا اس طرح کہ مدینے کے لوگ دو فرقے تھے اسلام سے پہلے آپس میں لڑ چکے تھے اور دونوں طرف بہت لوگ مرے تھے اس وقت یہود نے دونوں کو وہی لڑائی یاد دلا کر غصہ چڑھایا اور لڑا دیا حق تعالیٰ مسلمانوں کو خبر دار کرتا ہے کہ نہ بہکو اور آپس کا اتفاق نعمت سمجھو اور یہود کی طرح پھوٹ کر خراب نہ ہو۔

۱۰۴۔ اور چاہئیے کہ رہیں تم میں، ایک جماعت بلاتے نیک کام پر اور حکم کرتے پسند بات کو اور منع کرتے ناپسند کو۔ اور وہی پہنچے مراد کو۔

ف

۔۔۔

ف8 معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں فرض ہے ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دین کا تقید رکھنے کو تا خلاف دین کوئی نہ کرے اور جو اس کام پر قائم ہوں وہی کامیاب ہیں اور یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود یہ راہ مسلمانی کی نہیں۔

۱۰۵۔ اور مت ہو ان کی طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کو حکم صاف۔ اور ان کو بڑا عذاب ہے۔

۱۰۶۔ جس دن سفید ہوں گے بعضے منہ اور سیاہ ہوں گے بعضے منہ، سو وہ جو سیاہ ہوئے منہ ان کے آیا تم کافر ہو گئے ایمان میں آ کر، اب چکھو عذاب بدلہ اس کفر کرنے کا۔

۱۰۷۔ اور وہ جو سفید ہوئے منہ ان کے سو رحمت میں ہیں اللہ کی، وہ اس میں رہ پڑے۔ ف

ف8 معلوم ہوا کہ سیاہ منہ ان کے ہیں جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں یعنی منہ سے کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف اسلام کے رکھتے ہیں سب فرقے گمراہ یہی حکم رکھتے ہیں۔

۱۰۸۔ یہ حکم ہیں اللہ کے، ہم سناتے ہیں تجھ کو تحقیق۔ اور اللہ ظلم
نہیں چاہتا جہان والوں پر۔ ف

ف8 یعنی جہاد اور امر معروف کا جو حکم فرمایا یہ ظلم نہیں خلق پر ان
کی تربیت ہے۔

۱۰۹۔ اور اللہ کا مال ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں۔ اور اللہ تک
رجوع ہے ہر کام کی۔ ف

ف8 یعنی جہاد میں خلق کی جان و مال تلف ہو تو مالک کے حکم سے ہے سب چیز مال اللہ کا ہے ۔

۱۱۰ ۔ تم ہو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئے ہیں لوگوں میں ، حکم کرتے ہو پسند بات پر ، اور منع کرتے ہو ناپسند سے ، اور ایمان لاتے ہو اللہ پر ۔ اور اگر ایمان میں آتے اہل کتاب تو ان کو بہتر تھا ۔ کوئی نہیں ان میں ایمان پر ، اور اکثر وہ بے حکم ہیں ۔ ف

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی یہ امت ہر امت سے بہتر ہے اسی دو صفت میں امر معروف یعنی جہاد اور ایمان یعنی توحید کا تقید اس قدر اور دین میں نہیں۔

۱۱۱۔ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے، مگر ستانا۔ اور اگر تم سے لڑیں گے تو تم سے پیٹھ دیں گے۔ پھر ان کو مدد نہ ہوگی۔

۱۱۲۔ ماری گئی ہے ان پر ذلت، جہاں دیکھیے، سوائے دست آویز (پناہ میں) اللہ کے اور دست آویز (پناہ میں) لوگوں کے، اور کما لائے غصہ اللہ کا اور ماری ہے ان پر محتاجی۔ یہ اس واسطے کہ وہ رہے ہیں منکر اللہ کی آیتوں سے اور مارتے ہیں نبیوں کو ناحق۔ یہ اس سے کہ وہ بے حکم ہیں اور حد سے بڑھتے ہیں۔ ف

ف8 سوائے دست آویز یعنی یہود دنیا میں کہیں اپنی حکومت سے نہیں رہتے بغیر دست آویز اللہ کے کہ بعض رسمیں توریت کی عمل میں لاتے ہیں اس کے طفیل سے پڑے ہیں اور بغیر دستاویز لوگوں کے یعنی کسی کی رعیت ہیں اس کی پناہ میں پڑے ہیں۔

۱۱۳۔ وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، پڑھتے ہیں آیتیں اللہ کی راتوں کے وقت، اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

۱۱۴۔ یقین لاتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اور حکم کرتے ہیں پسند (نیک) بات کو اور منع کرتے ہیں ناپسند (برے کام) سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں پر۔ اور وہ لوگ نیک بختوں میں ہیں۔

۱۱۵۔ اورجو کریں گے نیک کام، سو نا قبول نہ ہو گا۔ اور اللہ کو خبر ہے پرہیزگاروں کی۔ ف

ف8 یہود میں پانچ سات آدمی حق پرست تھے وہ مسلمان ہو گئے ان کے سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ ہر جگہ اہل کتاب کی مذمت میں سے ان کو نکال لیتا ہے یہ بھی ان ہی کا مذکور تھا۔

۱۱٦۔ اور وہ لوگ جو منکر ہیں ان کو کام نہ آئیں گے ان کے مال اور نہ اولاد اللہ کے آگے کچھ۔ اور وہ دوزخ کے لوگ ہیں، وہ اس میں رہ پڑے۔

۱۱۷ ۔ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں اس کی مثال جیسے ایک باؤ (ہوا)، اس میں پالا (سردی)، وہ مار گئی کھیتی ایک لوگوں کی جنہوں نے اپنے حق میں برا کیا تھا، پھر اس کو نابود کر گئی، اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا، پر اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 یعنی جو مال خرچ کیا اور اللہ کی رضا پر نہ دیا آخرت میں دیا نہ دیا برابر ہے۔

۱۱۸ ۔ اے ایمان والو! نہ ٹھہراؤ بھیدی اپنے غیر کو، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں۔ ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف پاؤ، نکلی پڑتی ہے دشمنی ان کی زبان سے۔ اور جو چھپا ہے ان کے جی

(سینے) میں سواس سے زیادہ، ہم نے جتا (بتا) دیئے تم کو پتے

(نشانیاں)، اگر تم کو عقل ہے۔ **ف**

ف8 یعنی مسلمانوں کو کافروں سے دوستی کرنی نہ چاہیئے وہ ہر طرح دشمن ہے۔

۱۱۹۔ سنتے ہو؟ تم لوگ ان کے دوست ہو اور وہ تمہارے دوست نہیں، اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو۔ اور جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں دشمنی سے۔ تو کہہ، مرو تم اپنی دشمنی میں۔ اللہ کو معلوم ہے جیوں (سینوں) کی بات۔

۱۲۰۔ اگر تم کو ملے کچھ بھلائی بری لگے ان کو اور اگر تم پر پہنچے برائی خوش ہوں اس سے۔ اور اگر تم ٹھہرے رہو اور بچتے رہو کچھ نہ بگڑے گا تمہارا ان کے فریب سے، جو کچھ وہ کرتے ہیں سب اللہ کے بس میں ہے۔ **ف**

ف8 اکثر منافق بھی یہود میں تھے اس واسطے ان کے ذکر بھی فرمایا اب آگے جنگ احد کی کی باتیں مذکور کیں کہ اس میں بھی مسلمانوں نے بعضے کافروں کا کہا مان لیا تھا اور لڑائی سے پھر چلے تھے اور منافقوں نے اپنے نفاق کی باتیں ظاہر کی تھیں۔

۱۲۱۔ اور جب فجر (صبح سویرے) کو نکلا تو اپنے گھر سے.بٹھانے لگا
مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔
۱۲۲۔ جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں کہ نامردی (بزدلی) کریں، اور
(حالانکہ) اللہ مددگار تھا ان کا۔ اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کریں
مسلمان۔ ف

ف8 جب حضرت مکہ سے مدینے میں آئے تو اس کے ڈیڑھ برس کے بعد جنگ بدر ہوئی مکہ کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے فتح دی مسلمانوں کو ستر آدمی کافر مارے گئے اور ستر اسیر آئے اگلے سال کافر جمع ہو کر مدینے پر چڑھ آئے حضرت نے مسلمانوں سے مشورت لی اکثر کہنے لگے ہم شہر میں لڑیں گے اور حضرت کی بھی یہی مرضی تھی اور بعض

کہنے لگے کہ یہ عار ہے بلکہ میدان میں مقابل ہوں گے آخر یہی مشورت قبول ہوئی جب حضرت شہر سے باہر چلے عبداللہ بن ابی منافق تھا مدینے کا ساکن وہ بھی شریک جنگ تھا ناخوش ہو کر پھر گیا کہ ہمارے قول پر عمل نہ کیا اور اس کے بہکانے سے دو قبیلہ انصار کے بھی پھر چلے آخر ان کے سردار عوام کو سمجھا کر لے آئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تقویت دیتا ہے کہ اللہ پر توکل چاہیے اطاعت حکم میں اندیشہ نہ کرے۔

۱۲۳۔ اور تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی جنگ میں، اور تم بے مقدور (کمزور) تھے۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم احسان مانو۔

۱۲۴۔ جب تو کہنے لگا مسلمانوں کو، کیا تم کو کفایت نہیں کہ تمہاری مدد بھیجے رب تمہارا، تین ہزار فرشتے آسمان سے اترے (ہوئے)۔

۱۲۵۔ البتہ اگر تم ٹھہرے (ثابت قدم) رہواور پرہیزگاری کرو، اور
وہ آئیں (دشمن) تم پاس اسی دم (اچانک)، تو مدد بھیجے تمہارا رب،
پانچ ہزار فرشتے، پلے ہوئے گھوڑوں پر۔
۱۲۶۔ اور یہ تو اللہ نے تمہارے دل کی خوشی کی اور تا تسکین ہو
تمہارے دلوں کو۔ اور مدد ہے نری اللہ کے پاس سے جو زبردست
ہے حکمت والا۔
۱۲۷۔ (یہ مدد اس لیئے تھی) تا کاٹ ڈالے بعضے کافروں کو، یا ان کو
ذلیل کرے کہ پھریں نامراد۔
۱۲۸۔ تیرا اختیار کچھ نہیں، (سارا اختیار اللہ پاس ہے) یا ان کو توبہ
دے یا ان کو عذاب کرے، کہ وہ ناحق پر (ظالم) ہیں۔ **ف**

ف8 حق تعالیٰ نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ظلم پر ہیں لیکن چاہے ان کو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بددعا نہ کرو۔

۱۲۹۔ اور اللہ کا مال ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ بخشے جس کو چاہے اور عذاب کرے جس کو چاہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
۱۳۰۔ اے ایمان والو! مت کھاؤ سود، دونے پر دونا، اور ڈرو اللہ سے، شاید تمہارا بھلا ہو۔ ف

ف8 شاید سود کا ذکر یہاں اس واسطے فرمایا کہ اوپر مذکور ہوا جہاد میں
نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے دو سبب سے ایک یہ
کہ مال حرام کھانے ست توفیق طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت
جہاد ہے دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہے چاہے کہ اپنا مال جتنا دیا
تھا لے لیا بیچ میں کس کا کام نکلا یہ بھی مفت نہ چھوڑے اس کا جدا بدلا
چاہے تو جس کو مال پر اتنا بخل ہو وہ کب جان دیا چاہے۔

۱۳۱۔ اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔
۱۳۲۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا شاید تم پر رحم ہو۔
۱۳۳۔ اور دوڑو بخشش پر اپنے رب کی اور جنت پر جس کا پھیلاؤ ہے
آسمان اور زمین، تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔

۱۳۴۔ جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں، اور دبا لیتے
ہیں غصہ، اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو، اور اللہ چاہتا ہے نیکی
والوں کو۔

۱۳۵۔ اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ، یا برا کریں اپنے حق
میں تو یاد کریں اللہ کو، اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی۔ اور کون ہے
گناہ بخشتا سوا اللہ کے؟ اور اَڑ نہ رہیں اپنے کئے پر جانتے (ہوئے)۔

۱۳۶۔ ان کی جزا ہے بخشش ان کے رب کی، اور باغ جن کے نیچے
بہتی نہریں، رہ پڑے ان میں، اور خوب مزدوری ہے (نیک) کام
کرنے والوں کی۔

۱۳۷۔ ہو (گزر) چکے ہیں تم سے آگے دستور (دَور)، سو پھرو زمین میں
تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والوں کا۔ ف

ف8 یعنی کافروں کا مقابلہ نبیوں سے قدیم دستور ہے ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اول نبیوں پر بھی تکلیفات گذری ہیں لیکن آخر جھٹلانے والے خراب ہوئے جنگ احد میں ستر کامل مسلمان شہید ہوئے اور لڑائی بگڑی اس واسطے حق تعالیٰ تقویت فرماتا ہے ۔

۱۳۸۔ یہ بیان ہے لوگوں کے واسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والوں کو۔

۱۳۹۔ اور سست (دل شکستہ) نہ ہو اور نہ غم کھاؤ، اور تم ہی غالب رہو گے ، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۱۴۰۔ اگر تم نے زخم پایا تو وہ لوگ بھی پا چکے ہیں زخم ایسا ہی۔ اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں اور اس واسطے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے، اور کرے بعضے تم میں شہید۔ اور اللہ چاہتا نہیں ناحق والوں کو۔

۱۴۱۔ اور اس واسطے کہ نکھارے (چھانٹ لے) اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دے منکروں کو۔ **ف**

ف8 یعنی فتح اور شکست بدلتی چیز ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا درجہ ملنا تھا اور مومن اور منافق کا پرکھنا منظور تھا اور مسلمانوں کو سدھارنا اس واسطے اتنی شکست ہوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے راضی نہیں۔

۱۴۲۔ کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں (یونہی)، اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں، اور معلوم کرے ثابت (قدم) رہنے والے۔

۱۴۳۔ اور تم تو آرزو کرتے تھے مرنے کی، اس کی ملاقات سے پہلے۔ سو اب دیکھا تم نے اس کو آنکھوں کے سامنے۔

۱۴۴۔ اور محمد تو ایک رسول ہے، ہو چکے پہلے اس سے بہت رسول۔ پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا، تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں؟ اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں، وہ نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ۔ اور اللہ ثواب دے گا بھلا ماننے والوں (شکر گزاروں) کو۔ **ف**

ف8 اس جنگ احد میں بعضے مسلمان کامل بھی بہت ہٹ گئے تھے اس واسطے کہ ایک کافر نے اپنی فوج میں پکارا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار آیا اور حضرت کو زخم سے خون بہت گیا تھا ضعف کھا کر ایک گڑھے میں گرے تھے مسلمانوں نے حضرت کو نہ دیکھا یہ بات یقین ہو گئی جب حضرت ہوشیار ہوئے تو میدان میں جو لوگ حاضر تھے جمع کیا پھر لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول زندہ رہے یا نہ رہے دین اللہ کا ہے اس پر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت کی وفات پر بعضے لوگ پھر جاویں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ہے اسی طرح ہوا کہ بہت لوگ حضرت کے بعد مرتد ہوئے اور حضرت صدیقؓ نے ان کو پھر مسلمان کیا اور بعضوں کو مارا۔

۱۴۵۔ اور کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم اللہ کے، لکھا ہوا وعدہ (وقت معین)۔ اور جو کوئی چاہے گا بدلہ دنیا کا، اس میں سے دیں گے اس کو اور جو کوئی چاہے گا بدلہ آخرت کا، اس میں سے دیں گے اس کو، اور ہم ثواب دیں گے احسان ماننے والوں کو۔ **ف**

ف8 یعنی جو لوگ اس دین پر ثابت رہیں گے ان کو دین بھی ملے گا اور دنیا بھی لیکن جو کوئی اس نعمت کی قدر جانے۔

۱۴۶۔ اور بہت نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر لڑے ہیں بہت خدا کے طالب۔ پھر نہ ہارے ہیں کچھ تکلیف پہنچنے سے اللہ کی راہ میں، اور نہ

سست ہوئے ہیں، نہ دب گئے ہیں۔ اور اللہ چاہتا ہے ثابت (قدم) رہنے والوں کو۔

۱۴۷۔ اور کچھ نہیں بولے مگر یہی کہا، کہ اے رب ہمارے! بخش ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں، اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور مدد دے ہم کو منکر قوم پر۔

۱۴۸۔ پھر دیا اس کو اللہ نے ثواب دنیا کا بھی اور خوب ثواب آخرت کا۔ اور اللہ جانتا (محبوب رکھتا) ہے نیکی (کرنے) والوں کو۔

۱۴۹۔ اے ایمان والو! اگر تم کہا مانو گے منکروں کا، تو تم کو پھیر دیں گے الٹے پاؤں، پھر جا پڑو گے نقصان میں۔ **ف**

ف8 یعنی اس جنگ میں جو مسلمانوں کے دل ٹوٹے تو کافروں نے اور منافقوں نے وقت پایا۔ بعضے الزام دینے لگے بعضے خیر خواہی کے پردے میں سمجھانے لگے تا آگے لڑائی پر دلیری نہ کریں حق تعالیٰ خبردار کرتا ہے کہ دشمن کا فریب نہ کھاؤ۔

۱۵۰۔ بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر (ہے)۔

۱۵۱۔ اب ڈالیں گے ہم کافروں کے دل میں ہیبت، اس واسطے کہ انہوں نے شریک ٹھہرایا اللہ کا جس کی اس نے سند نہیں اتاری۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور بری بستی (برا ٹھکانا) بے انصافوں کی۔

ف

ف8 یعنی وہ چور ہیں اللہ کے اور چور کے دل میں ڈر ہوتا ہے اس واسطے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ ہیبت ڈالے گا۔

۱۵۲۔ اور اللہ تو سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ جب تم لگے ان کو کاٹنے (قتل کرنے) اس کے حکم سے۔ جب تک کہ تم نے نامردی (ڈھیل) کی، اور کام میں جھگڑا ڈالا، اور بے حکمی کی، بعد اس کے تم کو دکھا چکا تمہاری خوشی کی (محبوب) چیز۔ کوئی تم میں چاہتا تھا دنیا، اور کوئی تم میں چاہتا تھا آخرت۔ پھر تم کو الٹ (پسپا کر) دیا ان پر سے، اس واسطے کہ تم کو آزمائے۔ اور وہ تم کو معاف کر چکا۔ اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والوں پر۔ ف

ف8 یعنی اول غلبہ مسلمانوں کا تھا کہ کافروں کو مارتے تھے اور وہ بھاگتے تھے اور آثار فتح کے نظر آتے تھے کسی کو خوشی تھی مال کی اور کسی کو غلبہ اسلام کی جب مسلمانوں سے پیغمبر کی بے حکمی ہوئی تب مقدمہ الٹا ہو گیا وہ بے ایک یہ کہ حضرت نے پچاس آدمی تیر انداز پہاڑ کی راہ پر کھڑے کیے تھے نگہبانی کو باقی لشکر لڑنے لگا جب ان تیر اندازوں نے فتح اور غلبہ دیکھا اس جگہ سے چاہا کہ چلے آویں شریک فتح ہوں اور غنیمت لیویں بعضوں نے منع کیا پر وہ نہ مانے وہاں دس آدمی رہ گئے اس طرف سے کافروں کی فوج پچھاڑی پر آ پڑی، دوسری یہ کہ جب کافر بھاگنے لگے مسلمان دوڑے تعاقب کو حضرت پیچھے سے پکارتے رہے کہ میری طرف آؤ آگے مت جاؤ

اس طرف جو غنیمت نظر آئی لوگ نہ پھرے اس بے حکمی سے شکست پڑی۔

۱۵۳۔ جب تم چڑھے (بھاگے) جاتے تھے اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسی کو، اور رسول پکارتا تھا تم کو پچھاڑی میں، پھر تم کو تنگ کیا بدلہ تمہارے تنگ کرنے کا، تو غم نہ کھایا کرو جو ہاتھ سے (چھن) جائے اور جو سامنے آئے (مل جائے)۔ اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی تم نے رسول کا دل تنگ کیا اس کے بدلے تم پر تنگی آئی تا آگے کو یاد رکھو کہ حکم پر چلیے کچھ ہاتھ سے جاوے یا کچھ بلا سامنے آوے۔

۱۵۴۔ پھر تم پر اتاری تنگی کے بعد اونگھ، کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو، اور بعضوں کو فکر پڑا تھا اپنے جی (جان) کا، خیال کرتے تھے اللہ پر، جھوٹے خیال جاہلوں کے (سے)۔ کہتے تھے (کیا) کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ؟ تو کہہ۔ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ۔ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نہ جاتے اس جگہ۔ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤ پر۔

اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے، اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے، اور اللہ کو معلوم ہے جی (دِل) کی بات۔

ف

ف8 اس شکست میں جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ گئے اور جو میدان میں باقی رہے ان پر اونگھ آئی اس کے بعد رعب اور دہشت دفع ہو گیا اور اتنی دیر حضرت کو غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے سب نے حضرت پاس جمع ہو کر لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہمارے ہاتھ ہے ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی

تھے کہ ہماری مشورت پر عمل نہ کیا جوا تنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنوں کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تاکہ صادق اور منافق معلوم ہو جاویں ۔

۱۵۵ ۔ جو لوگ تم میں ہٹ گئے جس دن بھڑیں دو فوجیں ، سو ان کو ڈگا (ڈگمگا) دیا شیطان نے کچھ ان کے گناہ کی شامت سے ۔ اور ان کو بخش چکا اللہ بیشک اللہ بخشنے والا ہے تحمل رکھتا ۔ **ف**

- - -

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ اس جنگ میں جو لوگ ہٹ گئے ہیں ان پر گناہ نہیں رہا۔

۱۵۶۔ اے ایمان والو! تم نہ ہو ان کی طرح جو منکر ہوئے، اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو جب سفر کو نکلیں ملک میں یا ہوں جہاد میں، کہ اگر رہتے ہم پاس نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ اور اللہ اس سے ڈالے افسوس (حسرت) ان کے دل میں۔ اور اللہ ہے جلاتا (زندہ رکھتا) اور مارتا۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

۱۵۷۔ اور اگر تم مارے گئے اللہ کی راہ میں یا مر گئے تو بخشش اللہ کی اور مہربانی بہتر ہے اس (چیز) سے جو جمع کرتے ہیں۔

۱۵۸۔ اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے، اللہ ہی پاس اکھٹے ہو گے۔

ف

ف8 یعنی نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو نکلنے پر
افسوس نہ کرے اس میں انکار آتا ہے تقدیر کا آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا
دنیا کے جینے کو عزیز رکھنا یہ سب خصلت ہے کافروں کی۔

۱۵۹۔ سو کچھ اللہ کی مہر (رحمت) ہے، جو تو نرم دل ملا ان کو۔ اور اگر تو
ہوتا سخت گو (مزاج) اور سخت دل تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد
سے۔ سو تو ان کو معاف کر، اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور ان
سے مشورت لے کام میں۔ پھر جب ٹھہر (پختہ فیصلہ کر) چکا تو بھروسا
کر اللہ پر۔ اللہ چاہتا ہے توکل والوں کو۔ ف

- - -

ف8 شاید حضرت کا دل مسلمانوں سے خفا ہوا ہوگا اور چاہا ہوگا کہ اب سے ان کی مشورت نہ پوچھے سو حق تعالیٰ نے سفارش کی اور فرمایا کہ اول مشورت یعنی بہتر ہے جب ایک بات ٹھہرا چکے پھر پس و پیش نہ کرے۔

۱۶۰۔ اگر اللہ تم کو مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا۔ اور جو وہ تم کو چھوڑ دے گا پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد۔ اور اللہ پر بھروسا (کرنا) چاہئیے مسلمانوں کو۔

۱۶۱۔ اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے، اور جو کوئی چھپائے گا وہ لائے گا اپنا چھپایا دن قیامت کے۔ پھر پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کمایا، اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ ف

- - -

ف8 اس سے مرادیا تو مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو ظاہر معاف کیا اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکال لیں گے یہ کام نبیوں کا نہیں کہ دل میں کچھ اور ظاہر میں کچھ یا مسلمانوں کو کچھ سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں، شاید یہ اس واسطے فرمایا کہ وہ تیر انداز مورچہ چھوڑ کر دوڑے غنیمت کو کیا حضرت ان کو حصہ نہ دیتے یا بعضی چیز چھپا رکھتے اور کہتے ہیں بدر کی لڑائی میں ایک چیز غنیمت میں سے کم ہوگئی کسی نے کہا شاید حضرت نے اپنے واسطے رکھی ہوگی اس پر یہ نازل ہوا۔

۱۶۲ ۔ کیا ایک شخص جو تابع ہے اللہ کی مرضی کا، برابر ہے اس کے جو کما لایا غصہ اللہ کا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ۔ اور کیا بری جگہ پہنچا ۔

۱۶۳ ۔ لوگ کئی درجے ہیں اللہ کے ہاں ۔ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے

ہیں ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی نبی اور سب خلق برابر نہیں طمع کے کام ادنی نبیوں سے

نہیں ہوتے ۔

۱۶۴ ۔ اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر، جو بھیجا ان میں رسول انہی میں کا، پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور سنوارتا ہے ان کو، اور

سکھاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات (حکمت)۔ اور وہ تو پہلے سے صریح (بالکل) گمراہ تھے۔

۱٦۵۔ کیا جس وقت تم کو پہنچی ایک تکلیف، کہ تم پہنچا چکے ہو (دشمنوں کو) اس کے دو برابر (دونا)، کہتے ہو یہ کہاں سے آئی؟ تو کہہ، یہ آئی تم کو اپنی (ہی) طرف سے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ف

ف8 یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو مار چکے ہو اور ستر کو پکڑ لائے تھے تمہارے اس لڑائی میں ستر آدمی شہید ہوئے تو بد دل کیوں ہوتے ہو سو یہ بھی اپنے قصور سے کہ بے حکمی سے لڑے یا قصور یہ کہ بدر کے اسیروں کو نہ مارا مال لے کر چھوڑ دیا اور حضرت نے فرمایا تھا

کہ اگر ان کو چھوڑتے ہو تو تم میں (۷۰) ستر آدمی شہید ہوں گے لوگوں نے قبول کر کے مال لیا اور ان کو چھوڑا۔

۱۶۶۔ اور جو کچھ تم کو سامنے آیا (نقصان پہنچا) جس دن بھڑیں دونوں فوجیں، سو اللہ کے حکم سے، اور اس واسطے کہ معلوم کرے ایمان والوں کو۔

۱۶۷۔ اور تا (کہ) معلوم کرے ان کو جو منافق تھے۔ اور کہا ان کو کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ میں یا دفع کرو دشمن، بولے، (اگر) ہم کو معلوم ہو لڑائی تو تمہارا ساتھ کریں (چلیتے)۔ وہ لوگ اس دن کفر کی طرف نزدیک ہیں ایمان سے۔ کہتے ہیں اپنے منہ سے جو نہیں ان کے دل میں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپاتے ہیں۔ **ف**

...

ف8 یہ بھی منافقوں کا کلام تھا کہ ہم کو معلوم ہو لڑائی یعنی ظاہر میں کہا کہ جس وقت لڑائی دیکھیں گے تو شامل ہوں گے یا کہا کہ ہم لڑائی کے قاعدے سے واقف نہیں اور دل میں طعن دیا کہ ہماری مشورت نہیں مانتے ان کو لڑائی معلوم نہیں اسی لفظ سے کفر کے قریب ہو گئے اور ایمان سے دور۔

۱٦٨۔ وہ جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو اور آپ بیٹھ رہے ہیں (گھروں میں)، اگر وہ ہماری بات مانتے تو مارے نہ جاتے، تو کہہ اب ہٹا (کر دکھا) دے جو اپنے اوپر سے موت، اگر تم سچے ہو۔

۱٦٩۔ اور تو نہ سمجھ، جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ میں، مردے۔ بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے۔

۱۷۰۔ خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے، اور خوش وقت (مطمئن) ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے۔ اس واسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر، نہ ان کو غم ہے۔

۱۷۱۔ خوش وقت (مطمئن) ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے، اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری (اجر) ایمان والوں کی۔

ف

۔۔۔

ف8 شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی ان کو پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

۱۷۲۔ جن لوگوں نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا، بعد اس کے کہ ان میں پڑ چکا تھا کٹاؤ (زخم)۔ جو ان میں نیک ہیں اور پرہیزگار ان کو ثواب بڑا ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 جب جنگ احد فتح ہوئی ابو سفیان کہ سردار تھا کافروں کا کہہ گیا کہ اگلے سال بدر پر پھر لڑائی ہے اور حضرت نے قبول کر لیا جب اگلا سال آیا حضرت نے لوگوں کو حکم کیا کہ چلو لڑائی کو اس وقت جنہوں نے رفاقت کی اور تیار ہوئے ان کو بشارت ہے کہ شکست کے بعد پھر جرأت کی۔

۱۷۳۔ جن کو کہا لوگوں نے کہ انہوں نے جمع کیا (بہت) اسباب تمہارے مقابلے کو، سو تم ان سے خطرہ (ڈرو) کرو، پھر ان کو زیادہ آیا ایمان۔ اور بولے بس ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے۔

ف

ف8 ابو سفیان نے چاہا کہ حضرت وعدے پر نہ آویں تو الزام انہیں پر رہے اور لڑائی سے خوف کھا کر ایک شخص مدینے کی طرف جاتا تھا اس کو کچھ دینا کیا کہ وہاں اس طرف کی ایسی خبریں کہیو کہ وہ خوف کھاویں اور جنگ کو نہ آویں وہ شخص مدینے میں پہنچ کر کہنے لگا کہ مکہ کے لوگوں نے بڑی جمعیت کی ہے تم کو لڑنا بہتر نہیں مسلمانوں کو حق تعالیٰ نے استقلال دیا اور یہی کہا کہ ہم کو اللہ بس ہے آخر بدر پر

گئے تین روز رہ کر تجارت کر کر نفع لے کر پھر آئے اگلی آیتوں میں
بھی یہی ذکر ہے۔

۱۷۴۔ پھر چلے آئے، اللہ کے احسان سے اور فضل سے کچھ نہ پہنچی
برائی، اور چلے اللہ کی رضا پر، اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

۱۷۵۔ یہ جو ہے سو شیطان ہے کہ ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے، سو تم
ان سے مت ڈرو، اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ **ف**

ف8 یعنی وہ شخص جو خبر کہتا تھا اس کو شیطان سکھاتا تھا۔

۱۷۶۔ اور تجھ کو غم نہ آئے ان لوگوں سے جو دوڑ کر لگتے ہیں کفر کرنے۔ وہ نہ بگاڑیں گے اللہ کا کچھ۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کو فائدہ نہ دے آخرت میں۔ اور ان کو بڑی مار (عذاب عظیم) ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی منافق لوگ کہ جہاں مسلمانوں کی نیچ دیکھی اور کفر کی باتیں کرنے لگے۔

۱۷۷۔ جنھوں نے خرید کیا کفر ایمان کے بدلے، وہ نہ بگاڑیں گے اللہ کا کچھ، اور ان کو دکھ کی مار (دردناک عذاب) ہے۔

۱۷۸۔ اور یہ نہ سمجھیں منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہیں ان کو، کچھ بھلا ہے ان کے حق میں۔ ہم تو فرصت دیتے ہیں ان کو تا بڑھے جائیں گناہ میں، اور ان کو ذلت کی مار ہے۔

۱۷۹۔ اللہ وہ نہیں کہ چھوڑ دے گا مسلمانوں کو جس طرح (حالت) پر تم ہو، جب تک جدا نہ کرے ناپاک کو پاک سے۔ اور اللہ یوں نہیں کہ تم کو خبر دے غیب کی، اور لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں جس کو چاہے۔ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر، اور اگر تم یقین پر رہو اور پرہیزگاری پر تو تم کو بڑا ثواب ہے۔ **ف**

ف8 یعنی حق تعالیٰ مومن اور منافق کو اسی طرح کھولتا ہے اور غیب سے خبر کسی کو نہیں پہنچاتا مگر رسولوں کو۔

۱۸۰۔ اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے، کہ یہ (بخل) بہتر ہے ان کے حق میں، بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے، آگے طوق پڑے گا جس پر بخل کیا تھا، دن قیامت کے۔ اور اللہ وارث ہے آسمان اور زمین کا، اور اللہ جو کرتے ہو، سو جانتا ہے۔ **ف**

ف8 جو کوئی زکوٰۃ نہ دے گا اس کا مال اژدہا بن کر گلے میں پڑے گا اور اس کے کلے چیرے گا اور اللہ وارث ہے آخر تم مر جاؤ گے اور مال اسی کا ہو رہے گا تم اپنے ہاتھ سے دو تو ثواب پاؤ۔

۱۸۱۔ اور اللہ نے سنی ان کی بات جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مال دار۔ اب لکھ رکھیں گے ہم ان کی بات، اور جو خون کئے ہیں نبیوں کے ناحق، اور کہیں گے چکھو جلن کی مار۔ **ف**

ف8 یہود نے جو یہ آیت سنی کہ (آیت) اقرضو اللہ کہنے لگے اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے تو اللہ محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں۔

۱۸۲۔ یہ بدلہ اس کا ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں بھیجا، اور اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر۔

۱۸۳۔ وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو کہہ رکھا ہے کہ ہم یقین نہ کریں کسی رسول کو جب تک نہ لائے ہم پاس ایک نیاز جس کو کھا جائے

آگ ۔ تو کہہ تم میں آ چکے کتنے رسول مجھ سے پہلے نشانیاں لے کر اور یہ بھی جو تم نے کہا، پھر ان کو کیوں مارا تم نے اگر تم سچے ہو۔ **ف**

ف8 بعضے رسولوں سے یہ معجزہ ہوا تھا کہ کچھ چیز اللہ کی نیاز رکھی پھر آسمان سے آگ آئی اور اس کو کھا گئی پس وہ قبول ہوئی اب یہود بہانہ پکڑتے تھے کہ ہم کو یہ حکم ہے کہ جس سے یہ معجزہ نہ دیکھیں اس پر یقین نہ لاویں اور یہ جھوٹے بہانے تھے ہر نبی کو معجزے ملے ہیں جدا سب کو ایک ہی معجزہ کیا لازم ہے۔

۱۸۴۔ پھر اگر یہ تجھ کو جھٹلائیں تو آگے تجھ سے جھٹلائے گئے بہت رسول، جو لائے نشانیاں اور ورق اور کتاب چمکتی۔

۱۸۵۔ ہر جی کو چکھنی ہے موت، اور تم کو پورے بدلے ملیں گے، دن قیامت کے۔ پھر جس کو سرکا دیا آگ سے، اور داخل کیا جنت میں، اس کا کام بنا۔ اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس۔

۱۸۶۔ البتہ تم آزمائے جاؤ گے مال سے اور جان سے، اور البتہ سنو گے اگلی کتاب والوں سے اور مشرکوں سے، بدگوئی بہت، اور اگر تم ٹھیرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہیں۔

۱۸۷۔ اور جب اللہ نے اقرار لیا کتاب والوں سے، کہ اس کو بیان کرو گے لوگوں پاس اور نہ چھپاؤ گے، پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے، اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا۔ سو کیا بری خرید کرتے ہیں۔

۱۸۸۔ تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیئے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیئے پر، سو نہ جان کہ وہ خلاص ہیں عذاب سے۔ اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 وہی یہود مسئلے غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور یا امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار اور حق پرست ہیں۔

۱۸۹۔ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان اور زمین کی، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۹۰۔ آسمان اورزمین کا بنانا، رات اوردن کا بدلتے آنا، اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو۔ **ف**

۔۔۔۔

ف8 یعنی نبی سے معجزہ مانگنا کیا ضرورجوبات وہ کہتا ہے یعنی توحید اس کی نشانیاں سارے عالم میں نمودار ہیں۔

۱۹۱۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے، اور دھیان کرتے ہیں آسمان اورزمین کی پیدائش میں۔ اے رب ہمارے! تونے یہ عبث نہیں بنایا۔ توپاک ہے عیب سے، سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔ **ف**

ف8 عبث نہیں بنایا یعنی اس عالم کا انتہا ہے دوسرے عالم میں۔

۱۹۲۔ اے رب ہمارے! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا، سو اس کو رسوا کیا۔ اور گنہگاروں کا کوئی نہیں مددگار۔

۱۹۳۔ اے رب ہمارے ہم نے سنا کہ پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو، کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر، سو ہم ایمان لائے، اے رب ہمارے اب بخش گناہ ہمارے اور اتار ہماری برائیاں اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ۔

۱۹۴۔ اے رب ہمارے اور دے ہم کو جو وعدہ دیا تو نے اپنے
رسولوں کے ہاتھ۔ اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن۔ تحقیق تو
خلاف نہیں کرتا وعدہ۔
۱۹۵۔ پھر قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے، کہ میں ضائع نہیں کرتا
محنت کسی محنت کرنے والے کی، تم میں سے مرد یا عورت، تم آپس
میں ایک ہو۔ پھر جو لوگ وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے
گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں، اور لڑے اور مارے
گئے ہیں، اتاروں گا ان سے برائیاں ان کی اور داخل کروں گا باغوں
میں جن کے نیچے بہتی ندیاں۔ بدلا اللہ کے ہاں سے۔ اور اللہ ہی کے
ہاں ہے اچھا بدلہ۔
۱۹۶۔ تو نہ بہک اس پر کہ آتے جاتے ہیں کافر شہروں میں۔

۱۹۷۔ یہ فائدہ ہے تھوڑا سا، پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور کیا بری تیاری ہے۔

۱۹۸۔ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے، ان کو باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ندیاں، رہ پڑے ان میں، مہمانی اللہ کے ہاں سے۔ اور جو اللہ کے ہاں ہے سو بہتر ہے نیک بختوں کو۔

۱۹۹۔ اور کتاب والوں میں بعضے وہ بھی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو، اور جو اترا تمہاری طرف اور جو اترا ان کی طرف، ڈرتے ہیں اللہ کے آگے، نہیں خرید کرتے اللہ کی آیتوں پر مول تھوڑا۔ وہ جو ہیں، ان کو ان کی مزدوری ہے ان کے رب کے ہاں۔ بیشک اللہ شتاب لیتا ہے حساب۔

۲۰۰۔ اے ایمان والو! ثابت رہو، اور مقابلے میں مضبوطی کرو اور لگے رہو۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، شاید تم مراد کو پہنچو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ثابت رہو یعنی دین پر اور مقابلے میں یعنی جہاد میں اور لگے رہو یعنی کافروں کے سامنے۔

* * *

۴۔ النساء

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے، جس نے بنایا تم کو ایک جان
سے، اور اسی سے بنایا (پیدا کیا) اس کا جوڑا، اور بکھیرے
(پھیلائے) ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں۔ اور ڈرتے رہو
اللہ سے جس کا واسطہ دیتے ہو آپس میں، اور خبردار ہو نا توں (رشتوں
کی نزاکت) سے۔ (بیشک) اللہ ہے تم پر مطلع (نگران)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ایک آدم سے حوا بنائی پھر ان سے سارے لوگ اور خبردار ہو ناتوں سے بدسلوکی مت کرو آپس میں۔

۲۔ اور دے ڈالو یتیموں کو ان کے مال، اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے، اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ، یہ ہے بڑا وبال (عذاب، بوجھ، سختی)۔ ف

ف8 جس لڑکے کا باپ مر جائے تو اس کے بڑوں کو تقید ہے کہ اس کے مال میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بدل نہ لیں اور احتیاط سے رکھیں جب بالغ ہو تو حوالہ کریں۔

۳۔ اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں، تو نکاح کرو جو تم کو خوش (پسند) آئیں عورتیں دو دو، تین تین، چار چار، پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ رکھو گے تو ایک ہی، یا (لونڈی) جو اپنے ہاتھ کا مال ۳۔ اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں، تو نکاح کرو جو تم کو خوش (پسند) آئیں عورتیں دو دو، تین تین، چار چار، پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ رکھو گے تو ایک ہی، یا (لونڈی) جو اپنے ہاتھ کا مال (مِلک) ہے۔ اس میں لگتا ہے کہ ایک طرف نہ جھک پڑو۔

۴۔ اور دے ڈالو عورتوں کو مہر ان کے خوشی سے۔ پھر اگر وہ اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تم کو دل کی خوشی سے تو وہ کھاؤ رچتا پچتا (بے کھٹکے)۔ ف

(بلکہ) ہے۔ اس میں لگتا ہے کہ ایک طرف نہ جھک پڑو۔

۴۔ اور دے ڈالو عورتوں کو مہر ان کے خوشی سے۔ پھر اگر وہ اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تم کو دل کی خوشی سے تو وہ کھاؤ رچتا پچتا (بے کھٹکے)۔ ف

ف8 یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی کو ہم نکاح کریں گے تو اس کا حق نہ ادا کریں گے کیونکہ اس کا حق مانگنے والا نہیں تو عورتیں بہت ہیں کچھ کمی نہیں ایک مرد کو دو بھی اور تین بھی اور چار بھی روا ہیں اس سے زیادہ جمع کرنی روا نہیں کیونکہ اتنے میں بھی انصاف کرنا مشکل ہے زیادہ میں کب ہو سکا سو اس قدر بھی جب کرو کہ جانو انصاف سے رہو گے نہیں تو ایک ہی بس ہے یا اپنی لونڈی کفایت ہے جس کو کئی عورتیں

ہوں تو واجب ہے کھانے پہننے میں اور دینے لینے میں برابر رکھے اور رات رہنے میں باری برابر باندھے اگر نہ کرے گا تو قیامت میں اس کا آدھا جسم گھسٹتا چلے گا اور تقید فرمایا کہ عورت مومن کا مہر پورا خوشی سے ادا کرو اگر وہ خوشی سے کچھ چھوڑ دے تو روا ہے ۔

۵۔ اور مت پکڑوا دو (یتیم) بے عقلوں کو اپنے (ان کے) مال، جو بنائے اللہ نے تمہاری گزران، اور اس کو اس میں کھلاؤ اور پہناؤ، اور کہو ان سے بات معقول۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی لڑکا بے عقل ہے اس کا مال اس کے ہاتھ میں نہ دو اس کا خرچ اس میں چلاؤ جب بالغ ہو اور عقل پیدا کرے تب مال حوالے

کرو لیکن بات معقول کہو یعنی تسلی کرو کہ مال تیرا ہے ہمارا نہیں ہم تیری خیر خواہی کرتے ہیں۔

٦۔ اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک پہنچیں نکاح کی عمر کو۔ پھر اگر دیکھو ان میں ہوشیاری تو حوالے کرو ان کے مال، اور کھا نہ جاؤ ان کو اڑا کر (فضول خرچی سے)، اور گھبرا کر کہ یہ بڑے نہ ہو جائیں۔ اور جو کوئی محفوظ (آسودہ حال) ہے تو چاہیئے بچتا رہے (ان کے مال سے)۔ اور جو کوئی محتاج ہے، تو کھائے موافق دستور کے، پھر جب ان کو حوالے کرو ان کے مال، تو شاہد (گواہ) کر لو اس پر۔ اور اللہ بس (کافی) ہے حساب سمجھنے (لینے) والا۔ **ف**

ف8 یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ میں نہ لاؤ مگر اس کا رکھنے والا محتاج ہو تو خدمت کے موافق درماہ لیوے اور جس وقت باپ مرے تو پنچایت کے روبرو یتیم کا مال امانتدار کو سونپ دیں جب یتیم بالغ ہو تو اس کے موافق حوالے کرے جو خرچ ہوا وہ سمجھا دے اور اس وقت بھی شاہدوں کو دکھاوے۔

۷۔ مردوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور ناتے والے (رشتے دار)۔ اور عورتوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور ناتے والے (رشتے دار)۔ اس (ترکے) تھوڑے میں یا بہت میں۔ حصہ مقرر ہوا (اللہ کی طرف سے)۔ ف

ف8 کفر کی رسم میں عورت کو وارث نہ گنتے اب عورت کو بھی میراث ٹھہری۔

۸۔ اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت ناتے والے (رشتہ دار) اور یتیم اور محتاج، تو ان کو کچھ کھلا دو (دے دو) اس میں سے، اور کہو ان کو بات معقول۔ ف

- - -

ف8 یعنی جس وقت میراث تقسیم ہو اور برادری کے لوگ جمع ہوں تو جن کو حصہ نہیں پہنچتا اور قرابتی ہیں یا یتیم یا محتاج ہیں تو کچھ کھلا

کر رخصت کرو اور بات معقول کہو، یعنی جواب سخت نہ دو اور اگر توقع

زیادہ کریں تو عذر کرو۔

۹۔ اور چاہئیے ڈریں وہ لوگ کہ اگر اپنے پیچھے چھوڑیں اولاد ضعیف تو

ان پر خطرہ کھائیں (اندیشہ کریں)۔ تو چاہئیے ڈریں اللہ سے اور کہیں

بات سیدھی۔ ف

ف8 یعنی میت کے پیچھے اس کی اولاد کے حق میں قصور نہ کرے

اپنے اوپر قیاس کریں کہ ہماری اولاد رہ جاوے پیچھے تو ہم کو کیا فکر

ہو۔

۱۰۔ جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق، وہ یہی کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ۔ اور اب پیٹھیں (جا پڑیں) گے (بھڑکتی) آگ میں۔

۱۱۔ اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں، مرد کو حصہ برابر دو عورت کے، پھر اگر (وارث) نری عورتیں ہوں دو سے اوپر، تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا، اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا، اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا، اگر میت کی اولاد ہے۔ پھر اگر اس کو اولاد نہیں اور روارث ہیں اس کے ماں باپ، تو اس کی ماں کو تہائی۔ پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں، تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ۔ یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا، یا قرض کے۔
تمہارے باپ اور بیٹے، تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچتے (قریب)

ہیں تمہارے (نفع کے) کام میں۔ (یہ) حصہ باندھا اللہ کا ہے،

(بیشک) اللہ خبردار ہے حکمت والا۔ ف

ف8 اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی

اولاد اگر ملے ہیں مرد اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک

کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور ماں کا حصہ

اگر میت کو اولاد ہے یا بہن بھائی ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر

دونوں بہنیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے چھٹا حصہ اور

اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اول اس کے دفن اور کفن کو

لگائیے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجئے جو کچھ بچے تو اس کی

وصیت میں ایک تہائی تک لگا دیجئے اس کے بعد میراث کے حصے

ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا تر ہے ۔

۱۲ ۔ اور تم کو آدھا مال جو چھوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر نہ ہو ان کو اولاد ۔ پھر اگر ان کو اولاد ہے تو تم کو چوتھائی مال جو چھوڑا بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض کے ۔ اور عورتوں کو چوتھائی مال جو چھوڑ مرو تم ، اگر نہ ہو تم کو اولاد ۔ پھر اگر تم کو اولاد ہے تو ان کو آٹھواں حصہ جو کچھ تم نے چھوڑا بعد وصیت کے ، جو تم دلوا مرو یا قرض کے ، (**ف ۱**) اور اگر جس مرد کی میراث ہے باپ بیٹا نہیں رکھتا ، یا عورت ہو ، اور اس کو ایک بھائی ہے یا بہن ، تو دونوں ہیں ہر ایک کو چھٹا حصہ ۔ پھر اگر زیادہ ہوئے اس سے ، تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں ، بعد

وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے، جب اوروں کا نقصان نہ کیا

ہو، یہ کہہ رکھا اللہ نے، اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا۔ **ف ۲**

- - -

ف 18 یہاں تک مرد اور عورت کی میراث فرمائی عورت کے مال

میں مرد کو آدھا ہے اگر عورت کو اولاد نہیں اور اگر اولاد ہے اس مرد

سے یا اور سے تو مرد کو چوتھائی اور اسی طرح مرد کے مال میں عورت

کو چوتھائی اگر مرد کو اولاد نہیں اور اگر اولاد ہے تو عورت کو آٹھواں

حصہ ہر جنس مال میں نقد یا جنس سلاح یا زیور یا حویلی یا باغ باقی عورت

کا مہر میراث سے جدا ہے قرض میں داخل ہے۔

ف ۸۲ یعنی میراث فرمائی بھائی بہن کی سو باپ کے اور بیٹے کے ساتھ بھائی بہن کو کچھ نہیں جب باپ بیٹا نہ ہو تب بھائی بہن کو پہنچے بھائی بہن تین طرح ہیں یا سگے جو ماں باپ میں شریک ہوں یا سوتیلے جو باپ میں شریک ہیں یا اخیافی جو ماں میں شریک یہ میراث ان تیسروں کی ہے ایک کو چھٹا حصہ اور زیادہ کو تہائی ان میں مرد اور عورت کو برابر اور وہ دو قسم کے بھائی بہن مثل اولاد کے ہیں جب باپ بیٹا نہ ہو پہلے سگے وہ نہ ہو تو سوتیلے اس سورت کے آخر ان کی میراث ہے اور یہ فرمایا کہ وصیت پہلے ہے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو نقصان کی دو طرح ہیں ایک یہ کہ مال کی تہائی سے زیادہ دلوا مراوہ تہائی تک جاری ہے زیادہ نہیں دوسرے یہ کہ جس کو میراث کا حصہ ملے گا اس کو اپنی طرف سے رعایت کر کر کچھ اور دلوا مراوہ معتبر نہیں

اگر سب وارث راضی ہوں تو یہ دونوں وصیتیں قبول رکھیں نہیں تو نہ رکھیں،

فائدہ8 یہ پانچ میراثیں جو فرمائیں یہ حصہ داروں کی ہیں اوران کے سوا اور قسم کے وارث ہیں جن کو عصبہ کہتے ہیں ان کو حصہ نہیں اگر عصبہ ہواور حصہ دار نہ ہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونوں ہوں تو حصہ داروں سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو کچھ نہ لیوے وہ عصبہ اصل تو وہ ہے جو مرد ہو عورت نہ ہواور عورت کا واسطہ نہ رکھے اس کے چار درجے ہیں اول درجے میں بیٹا اور پوتا ہے دوسرے درجے میں باپ اور دادا تیسرے درجے میں بھائی اور بھتیجا چوتھے درجے میں چچا اور چچا کا بیٹا یا پوتا ایک درجے میں اگر کئی شخص ہوں تو جو میت سے قریب ہووہ مقدم ہے جیسے پوتے سے بیٹا اور بھتیجے سے بھائی مقدم ہے پھر سوتیلے سے سگا مقدم ہے باقی اولاد

میں اور بھائیوں میں مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ ہے اوروں میں
نہیں،
فائدہ8 اگر دونوں قسم کے وارث نہ ہوں تو تیسری قسم ہے ذوالرحم
یعنی ایسے قرابت والے جس میں واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار
نہیں جیسے نواسا اور نانا اور بھانجا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی اور ان
کی اولاد ان کا حساب بے عصبے کا سا حساب ہے۔

۱۳۔ یہ حدیں باندھی اللہ کی ہیں۔ اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور
رسول کے، اس کو داخل کرے باغوں میں، جن کے نیچے بہتی
ندیاں، رہ پڑے ان میں، اور وہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۱۴۔ اور جو کوئی بے حکمی کرے اللہ کی اور رسول کی، اور بڑھے اس کی
حدوں سے، اس کو داخل کرے آگ میں، رہ پڑے اس میں، اور اس
کو ذلّت کی مار ہے۔

۱۵۔ اور جو کوئی بدکاری کرے تمہاری عورتوں میں، تو شاہد (گواہ) لاؤ
ان پر چار مرد اپنے۔ پھر اگر وہ گواہی دیں تو ان کو بند رکھو گھروں میں،
جب تک بھر لیوے (آئے) ان کو موت یا کر دے اللہ ان کی کچھ

راہ۔ ف

ف8 یہ حکم زنا کا فرمایا ہے کہ چار مرد مسلمان شاہد چاہئیں پھر ابھی
حد نازل نہ فرمائی وعدہ رکھا آخر حد نازل ہوئی سورۃ نور میں۔

١٦۔ اور جو دو کرنے والے کریں تم میں وہی کام، توان کو ستاؤ۔ پھر اگر توبہ کریں اور سنوار پکڑیں (اصلاح کرلیں) توان کا خیال چھوڑو۔ اللہ توبہ قبول کرتا ہے مہربان۔ **ف**

ف8 اگر دو مرد فعل بد کریں ان کا حکم بھی اسی وقت مجمل ایذا دینی فرمائی اور اگر توبہ کریں تو ایذا نہ دو پھر جب حد نازل ہوئی تو اس کی حد جدا نہ فرمائی۔ اس میں علماء کو اختلاف رہا کہ وہی حد ہے اس کی بھی یا شمشیر سے قتل کرنا یا کچھ اور طور سے۔

۱۷۔ توبہ قبول کرنی اللہ کو ضرور، سوان کی جو کرتے ہیں برا نادانی سے، پھر توبہ کرتے ہیں شتاب (جلدی) سے، توان کو اللہ معاف کرتا ہے۔ اوراللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔

۱۸۔ اوران کی توبہ نہیں جو کرتے جاتے ہیں برے کام۔ جب تک سامنے آئی ایسے کسی کو موت، کہنے لگا میں نے توبہ کی اب، اور نہ (توبہ) ان کو جو مرتے ہیں کفر میں۔ ان کے واسطے ہم نے تیار کی دکھ کی مار (دردناک عذاب)۔ ف

ف8 جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ قبول نہیں اوراس سے پہلے قبول ہے مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے وہ گناہ نہیں اترتا مگر جو مسلمان ہو کر مرے۔

۱۹۔ اے ایمان والو! حلال نہیں تم کو کہ میراث میں لے لو عورتوں کو
زور سے (زبردستی)۔ اور نہ ان کو بند کرو (دباؤ ڈالو)، کہ لے لو ان
سے کچھ اپنا دیا، مگر کہ وہ کریں بے حیائی صریح۔ اور گزران (برتاؤ)
کرو عورتوں کے ساتھ معقول۔ پھر اگر وہ تم کو نہ بھائیں (ناپسند ہو)،
تو شاید تم کو نہ بھائے (ناپسند ہو) ایک چیز اور اللہ اس میں رکھے بہت
خوبی۔ ف

ف8 اس آیت میں دو حکم ہیں میت مر جاوے تو اس کی عورت
اپنی نکاح کی مختار ہے میت کے بھائیوں کو زور آوری اپنے نکاح
میں لینا نہیں پہنچتا اور نہ ان کو روکنا پہنچے نکاح سے کہ عاجز ہو کر کچھ جو

میت نے دیا تھا وہ پھیر جاوے مگر بے شرع بات سے روکنا البتہ چاہیئے دوسرا حکم یہ کہ عورتوں سے گزران کرے تحمل کے ساتھ اگر اس میں بعض چیز ناپسند ہو تو شاید کچھ خوبی بھی ہو، بدخو کے ساتھ بدخوئی نہ چاہیئے۔

۲۰۔ اور اگر بدلنا چاہو ایک عورت (بیوی) کی جگہ دوسری عورت (بیوی) اور دے چکے ہو ایک کو ڈھیر مال، تو پھر نہ لو اس میں سے کچھ۔ کیا لیا چاہتے ہو ناحق اور صریح گناہ سے؟

۲۱۔ اور کیوں کر اس کو لے سکو اور پہنچ چکے (یکجا ہوئے) ایک دوسرے تک، اور لے چکیں تم سے عہد گاڑھا (پختہ)۔ **ف**

ف8 یعنی جب مرد عورت تک پہنچا تو اس کا تمام مہر لازم ہوا اب
بغیر اس کے چھوڑے نہیں چھوٹتا اور عہد گاڑھا یہی کہ حکم شرع
سے عورت مرد کے قبضہ میں آئی والا اس کا مالک نہیں۔

۲۲۔ اور نکاح میں نہ لاؤ جن عورتوں کو نکاح میں لائے تمہارے
باپ، مگر جو آگے ہو چکا (سو ہو چکا)۔ یہ بے حیائی ہے اور کام
غضب کا (قابل نفرت)۔ اور بری راہ ہے۔ **ف**

ف8 مگر جو ہو چکا یعنی کفر میں اس کا پرہیز نہ کرتے تھے سو اسلام
کے بعد وہ گناہ نہ رہا آگے سے پرہیز چاہیئے۔

۲۳۔ حرام ہوئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں، اور بہنیں، اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی، اور جن ماؤں نے تم کو دودھ دیا، اور دودھ کی بہنیں، اور تمہاری عورتوں (بیویوں) کی مائیں اور بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں، جن عورتوں سے تم نے صحبت کی۔ پھر اگر تم نے صحبت نہیں کی، تو تم پر نہیں گناہ (ان کی بیٹی سے نکاح کرنے میں)۔ اور عورتیں تمہارے بیٹوں کی جو تمہاری پشت (صلب) سے ہیں، اور یہ کہ اکٹھی دو بہنیں کرو، مگر جو آ گے ہو چکا (سو ہو چکا)۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۴۔ اور (حرام کی گئی ہیں تم پر) نکاح بندھی عورتیں، مگر (جو جنگ میں قید ہو کر آئیں اور) جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔ حکم ہوا

اللہ کا تم پر (ف ۱) (جس کی پابندی لازم ہے تم پر)۔ اور حلال ہوئی تم کو جو ان کے سوا ہیں، یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید (نکاح) میں لانے کو، نہ مستی نکالنے کو۔ پھر جو کام میں لائے (لطف اٹھاؤ) تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق (مہر) جو مقرر ہوئے، اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا (سمجھوتہ کر) لو دونوں کی رضا سے، مقرر کئے پیچھے، (بیشک) اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

ف ۲

ف ا8 سات ناتے حرام فرمائے ایک ماں اس میں داخل ہے نانی اور دادی جو عورت کہ اس شخص کی جڑ ہے دوسری بیٹی اس میں

داخل ہے نواسی اور پوتی یعنی جو اس کی شاخ ہے تیسری بہن چوتھی بھتیجی پانچویں بھانجی یعنی جو اس کے ماں باپ میں ملتی ہے چھٹی پھوپھی ساتویں خالہ یعنی جو ماں باپ سے اوپر ملتی ہے بشرطیکہ بے واسطہ ملتی ہو اور جو واسطے سے ملے وہ حلال ہے جیسے پھوپھی کی بیٹی۔

فائدہ8 اور دودھ کے دو ناتے فرمائے ماں اور بہن اشارت ہے کہ ساتوں ناتے اس میں حرام ہیں۔

فائدہ8 اور سسرال کے چار ناتے فرمائے عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے کہ نکاح کے بعد صحبت بھی ہوئی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے،

فائدہ8 اس جگہ ناتا سگا اور سوتیلا اور اخیافی سب برابر ہے اور دودھ میں بھی سوتیلا ناتا معتبر ہے،

فائدہ8 بعد اس کے منع فرمایا جمع کرنا دو بہنوں کا اس اشارت سے معلوم ہوا ساتوں ناتوں کا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے ناتوں میں جمع کرنا حرام نہیں،

فائدہ8 آخر کو حرام فرمائی نکاح بندھی عورت یعنی ایک کے نکاح میں ہے تو پھر ہر کسی کو اس کا نکاح حرام ہے مگر یہ کہ اپنی ملک ہو جائے اس کی صورت یہ کہ کافر مرد اور عورت میں نکاح تھا وہ عورت قید میں آئی جس کو پہنچی اس کو حلال ہے۔

فائدہ8 اور دودھ کا ناتا یا سسرال کا مرد کو اپنی لونڈی سے ہے تو اس کی صحبت حرام ہے اور ملک میں رہا کرے۔

فائدہ8 اور یہ جو فرمایا کہ عورتیں تمہارے بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہیں یعنی لے پالک کو بیٹا نہ جانو، کسی حکم میں وہ بیٹا نہیں۔

ف ۸۲ یعنی جو عورتیں حرام فرمادیں ان کے سوا سب حلال ہیں
چار شرط سے ، اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب و قبول
درمیان آوے دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسرے یہ
کہ قید میں لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی نہ ہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت
اس مرد کی ہوجاوے اس کے چھوڑے بغیر نہ چھوٹے یعنی مدت کا
ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک اس سے متعہ حرام ٹھہرا ، چوتھی
شرط سورۃ مائدہ میں فرمائی اور یہاں بھی لونڈیوں کے نکاح میں آگے
فرمائی ہے کہ چھپی یاری نہ ہو یعنی لوگ شاہد ہوں کم سے کم دو مرد یا
ایک مرد دو عورت پھر فرمایا جو عورت کام میں آئی اس کا مہر پورا دینا
پڑا یعنی صحبت ہوئی یا خلوت ہوئی اب کسی طرح مہر نہیں چھوٹتا اور
جب تک کام میں نہیں آئی تو اگر مرد چھوڑے تو آدھا مہر دے اور اگر

عورت ایسا کام کرے کہ نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اتر گیا پھر
فرمایا کہ بعد مہر مقرر کرنے کے جو دونوں اپنی خوشی سے بڑھا دیں یا
گھٹا دیں وہ بھی معتبر ہے۔

۲۵۔ اور جو کوئی نہ پائے تم میں مقدور اس کا کہ نکاح میں لائے بیبیاں
مسلمان، تو (نکاح کرے ان سے) جو ہاتھ کا مال (مِلک) ہیں آپس کی،
تمہاری لونڈیاں مسلمان۔ اور اللہ کو بہتر معلوم ہے تمہاری مسلمانی
(ایمان کا حال)، تم آپس میں ایک (دوسرے میں سے) ہو، سو ان کو
نکاح کرو ان کے لوگوں (مالکوں) کے اذن (اجازت) سے، اور دو
ان کے مہر، موافق دستور کے، (تاکہ نکاح کی) قید میں آتیاں، نہ
مستی نکالتیاں، اور نہ یار کرتیاں چھپ کر، پھر جب وہ (نکاح کی) قید
میں آ چکیں تو اگر کریں بے حیائی کا کام تو ان پر ہے آدھی وہ مار جو

(آزاد) بیبیوں پر مقرر ہے ۔ یہ (کنیز سے نکاح کی سہولت) اس کے واسطے جو کوئی تم میں ڈرے تکلیف (بدکاری) میں پڑنے سے اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ **ف**

- - -

ف8 فرمایا کہ جس کو مقدور نہ ہو آزاد عورت سے نکاح کرنے کا اور صبر میں ڈرتا ہو کہ مجھ سے حرام ہو جاوے تو روا ہے کسی کی لونڈی نکاح کر لے مالک کے اذن سے اور چھپی یاری سے منع فرمایا تو نکاح میں شاہد لازم ہوئے اور جس کے نکاح میں ایک عورت آزاد ہے اس کو کسی لونڈی سے نکاح حلال نہیں اور ان پر جو آدھی مار فرمائی یعنی آزاد مرد یا عورت اگر نکاح سے فائدہ لے چکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہوئے اور بغیر نکاح کے زنا کرے تو کوڑے ماریئے سو فرمایا

کہ لونڈیوں کو نکاح کیئے پر بھی زنا کی حد پچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں

یہی حکم ہے غلام کا۔

۲۶۔ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کردے (اپنے احکام)

اور چلائے تم کو اگلوں کی راہ، اور تم کو معاف کرے۔ اور اللہ جانتا

ہے حکمت والا۔

۲۷۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر متوجہ ہو۔ اور جو لوگ لگے ہیں اپنے

مزوں (خواہشات) کے پیچھے، وہ چاہتے ہیں کہ مڑجاؤ (تم) راہ

(راست) سے بہت دور۔ **ف**

ف8 یعنی بری صحبت جو آدمی کا دل دوڑاوے بُرے کام پر اور
شرع پر مقید نہ رہنے دے۔

۲۸۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے۔ اور انسان بنا ہے
کمزور۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی شرع میں کسی چیز کی تنگی نہیں کہ کوئی حلال چھوڑے اور
حرام کو دوڑے۔

۲۹۔ اے ایمان والو! نہ کھاؤمال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق، مگر یہ کہ سوداہو آپس کی خوشی سے۔ اور نہ خون کرو آپس میں، اللہ کو تم پر رحم ہے۔

۳۰۔ اور جو کوئی یہ کام کرے تعدّی (حد سے بڑھ کر) سے اور ظلم سے تو ہم اس کو ڈالیں گے آگ میں۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ ف

ف8 یعنی مغرور نہ ہو کہ ہم مسلمان دوزخ میں کیونکر جاویں گے اللہ پر یہ بھی آسان ہے۔

۳۱۔ اور اگر تم بچے رہو گے بری چیزوں سے جو تم کو منع ہوئیں، تو ہم
اتار دیں گے تم سے تقصیریں تمہاری اور داخل کریں گے تم کو
عزت کے مقام میں۔

۳۲۔ اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک
سے۔ مردوں کو حصہ ہے اپنی کمائی سے۔ اور عورتوں کو حصہ ہے
اپنی کمائی سے۔ اور مانگو اللہ سے اس کا فضل۔ اللہ کو ہر چیز معلوم
ہے۔ **ف**

ف8 عورتوں نے حضرت سے پوچھا کہ کیا سبب ہے حق تعالیٰ ہر
جگہ مردوں پر حکم فرماتا ہے عورتوں کا نام نہیں لیتا اور میراث میں
مرد کو حصہ دوہرا ملتا ہے اس پر یہ آیت اتری۔

۳۳۔ اور ہر کسی کے ہم نے ٹھہرا دیئے وارث اس مال میں جو چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے ۔ اور جن سے اقرار باندھا تم نے، ان کو پہنچاؤ ان کا حصہ ۔ اللہ کے روبرو ہے ہر چیز۔ ف

ف8 اکثر لوگ حضرت کے ساتھ اکیلے مسلمان ہوئے تھے ان کے اقربا کافر رہے تو حضرت نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے جب ان کے اقربا مسلمان ہوئے تب یہ آیت اتری کہ میراث ہے قرابت ہی پر اور قول کے بھائیوں سے زندگی میں سلوک ہے یا مرتے وقت کچھ وصیت کر دو۔

۳۴۔ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر، اور اس واسطے کہ خرچ کیۓ انہوں نے اپنے مال، پھر جو نیک کار ہیں، سو حکم بردار ہیں، خبر داری کرتیاں ہیں پیٹھ پیچھے، اللہ کی خبر داری سے، اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو تو ان کو سمجھاؤ، اور جدا کرو سونے میں، اور مارو۔ پھر اگر تمہارے حکم میں آئیں تو مت تلاش کرو ان پر راہ الزام کی۔ بیشک اللہ ہے سب سے اوپر بڑا۔ ف

ف8 یعنی اللہ تعالیٰ نے مرد کا درجہ اوپر بنایا تو عورت کو حکم برداری چاہیۓ اور اگر ایک عورت بدخوئی کرے تو مرد پہلے درجے جدا سوۓ لیکن اسی گھر میں پھر آخر درجے مارے بھی لیکن نہ ایسا کہ ضرب پہنچے

پھر اگر بظاہر مطیع ہوجاویں تو کریدنہ کرے تقصیروں پر اللہ سب پر
حاکم ہے باقی ہر تقصیر کی ایک حد ہے اور مارنا آخر کا درجہ ہے۔

۳۵۔ اور اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں آپس میں ضد رکھتے ہیں تو کھڑا (مقرر) کرو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک منصف عورت والوں میں سے، اگر یہ دونوں چاہیں گے صلح تو اللہ ملاپ (موافقت پیدا کر) دے گا ان میں۔ اللہ سب جانتا ہے خبر رکھتا۔

۳۶۔ اور بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت (شریک مت کرو) اس کے ساتھ کسی کو، اور ماں باپ سے نیکی (کرو)، اور قرابت والے سے، اور یتیموں سے، اور فقیروں سے، اور ہمسایہ قریب سے، اور ہمسایہ اجنبی سے، اور برابر کے رفیق سے، اور راہ کے مسافر سے، اور اپنے

ہاتھ کے مال (لونڈی اور غلام) سے۔ اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتا، جو کوئی ہو اتراتا (مغرور)، بڑائی کرتا (شیخی بگھارتا)۔ ف

ف8 یعنی اول اللہ کا حق ادا کرو، پھر ماں باپ کا پھر ان سب کا درجہ بدرجہ ہمسایہ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایہ اجنبی کا اس سے پیچھے قریب یعنی قرابتی اور برابر کا رفیق جو ایک کام میں ساتھ شریک ہو جیسے ایک استاد کے دو شاگرد یا ایک خاوند کے دو نوکر، اور فرمایا کہ ان کے حق ادا نہ کرنے والا وہی ہے جس کے مزاج میں تکبر اور خود پسندی ہے کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔

۳۷۔ وہ جو بخل کرتے ہیں اور سکھاتے ہیں لوگوں کو بخل، اور چھپاتے ہیں جو ان کو دیا اللہ نے اپنے فضل سے۔ اور رکھی ہم نے منکروں کو ذلت کی مار (رسواکن عذاب)۔

۳۸۔ اور (نہیں پسند کرتا) وہ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال لوگوں کو دکھانے کو، اور یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور نہ پچھلے دن (آخرت) پر۔

اور جن کا ساتھی ہوا شیطان، تو بہت برا ساتھی ہے۔ ف

ف8 یعنی مال دینے میں بخل کرنا جیسا اللہ کے نزدیک برا ہے ویسا ہی خلق کے دکھانے کو دینا اور قبول وہ ہے جو حق داروں کو دے جن کا اول مذکور ہوا، خدا کے یقین سے اور آخرت کی توقع سے دے۔

۳۹۔ اور کیا نقصان تھا ان کا اگر ایمان لاتے اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر اور خرچ کرتے اللہ کے دیئے میں سے۔ اور اللہ کو ان کی خوب خبر ہے۔

۴۰۔ اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا ایک ذرہ برابر، اور اگر نیکی ہو تو اس کو دونا کرے، اور دیوے (ان کو دے) اپنے پاس سے (بھی) بڑا ثواب۔ ف

ف8 یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کسی طرح نقصان نہیں آخرت کا ثواب بیشمار ہے اور دنیا میں بھی عوض پاتا ہے اس پر رسول خدا نے قسم کھائی ہے۔

۴۱۔ پھر کیا حال ہوگا جب بلائیں گے ہم، ہر امت میں سے احوال کہنے والا (گواہ)، اور بلائیں گے تجھ کو، ان لوگوں پر احوال بتانے والا (گواہ)؟

۴۲۔ اس دن آرزو کریں گے جو لوگ منکر ہوئے تھے اور رسول کی بے حکمی کی تھی، کسی طرح ملا دیجئے ان کو زمین میں۔ اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے ایک (کوئی) بات۔ ف

ف8 یعنی ہر امت اور ہر عہد کے لوگوں کا احوال اس وقت کے پیغمبر سے اور معتبر نیک بختوں سے بیان کروا دیں گے منکروں کا انکار اور اطاعت والوں کی اطاعت بیان ہوگی تب منکر آرزو کریں گے کہ ہم انسان نہ ہوتے مٹی میں مل کر خاک ہو جاتے۔

۴۳۔ اے ایمان والو! نزدیک نہ ہو نماز کے جب تم کو نشہ ہو، جب تک (نشہ نہ اتر جائے) کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو، اور نہ جب جنابت میں ہو، مگر راہ چلتے ہو، جب تک کہ غسل کر لو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں، یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضرور سے، یا لگے (مباشرت کی) ہو عورتوں سے، پھر نہ پایا پانی تو ارادہ کر زمین پاک (تیمّم) کا، پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو۔ اللہ ہے معاف کرنے والا بخشتا۔ **ف**

ف8 اس آیت میں ذکر ہے تیمم کا پہلے جو مذکور ہوا کہ کافر آخرت میں آرزو کریں گے کہ خاک میں مل جاویں خاک انسانوں کی پیدائش کی

طرف جانا گناہوں سے بچاؤ ہے اس واسطے مٹی ملنے سے بھی طہارت فرمائی۔

فائدہ8 پہلے حکم فرمایا کہ نشہ میں نماز کے پاس نہ جاؤ یہ حکم جب تھا کہ نشہ حرام نہ ہوا تھا لیکن نماز سے منع ٹھہرا تھا اور اگر اب نیند سے بیہوش ہو یا مرض سے کہ اپنے منہ کا لفظ نہ سمجھے تو اس حالت کی نماز درست نہیں پھر قضا کرے،

فائدہ8 پھر فرمایا کہ جنابت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک غسل کرو مگر راہ چلتے یعنی سفر میں کہ اس کا حکم آگے ہے پھر فرمایا کہ اگر پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو تو زمین سے تیمم کرو پانی کا عذر کی یہ کہ مریض ہو یا پانی ضرر کرتا ہے دوسری یہ کہ سفر درپیش ہے پانی پینے کو رکھا ہے آگے دور تک نہ ملے گا تیسری یہ کہ پانی موجود نہیں اس تیسری کے ساتھ دو صورتیں طہارت کی ضرورت کی فرمائیں ایک یہ

کہ جائے ضرور سے آیا وضو کی حاجت ہے دوسری یہ کہ عورت سے لگا غسل کی حاجت ہے۔

فائدہ8 اب تیمم کا طریق یہ کہ زمین پاک پر دونوں ہاتھ مارے پھر منہ کو مل لیا تمام پھر دونوں ہاتھ مارے پھر ہاتھوں کو مل لیا کہنی تک۔

۴۴۔ تو نے نہ دیکھے جن کو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب سے، خرید کرتے ہیں گمراہی، اور چاہتے ہیں کہ تم بھی بہکو راہ سے۔

۴۵۔ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو۔ اور بس (کافی) ہے حمایتی اور بس (کافی) ہے مددگار۔ **ف**

- - -

ف8 یہود کو فرمایا کہ کچھ ملا کتاب کا ایک حصہ یعنی لفظ پڑھنے کو ملے ہیں عمل کرنا نہیں ملا۔

۴۶۔ وہ جو یہودی ہیں، بے ڈھب کرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے (موقع و محل) سے، اور کہتے ہیں8 ہم نے سنا اور نہ مانا، اور سن نہ سنایا جائیو، اور راعنا موڑ دے کر اپنی زبان کو، اور عیب دے کر دین میں۔ اور اگر وہ کہتے، ہم نے سنا اور مانا اور سن اور نظر کر ہم پر تو بہتر ہوتا ان کے حق میں اور درست، لیکن لعنت کی ان کو اللہ نے ان کے کفر سے۔ سو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ ف

ف8 راعنا لفظ بولتے تھے اس کا بیان ہوا سورۃ بقر میں اسی طرح حضرت بات فرماتے تو جواب میں کہتے سنا ہم نے اس کے معنی یہ ہیں کہ قبول کیا لیکن آہستہ کہتے کہ نہ مانا یعنی فقط کان سے سنا اور حضرت کو خطاب کرتے تو کہتے سن نہ سنایا جائیو ظاہر میں یہ دعا نیک ہے کہ تو ہمیشہ غالب رہے کوئی تجھ کو بری بات نہ سنا سکے اور دل میں نیت رکھتے کہ تو بہرا ہو جائیو ایسی شرارت کرتے پھر دین میں عیب دیتے کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کرتا وہی اللہ صاحب نے واضح کر دیا۔

۴۷۔ اے کتاب والو! ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا، سچ بتاتا تمہارے پاس والے کو، پہلے اس سے کہ ہم مٹا (مسخ کر) ڈالیں کتنے

منہ، پھر الٹ دیں ان کو پیٹھ کی طرف، یا ان کو لعنت کریں جیسے لعنت کی ہفتے (سبت) والوں کو، اور اللہ نے جو حکم کیا سو ہوا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایمان لاؤ پہلے اس سے کہ عذاب پاؤ صورت بدلی جاوے یا جانور بن جاؤ ہفتے والوں کی طرح ان کا بیان ہے سورۃ اعراف میں۔

۴۸۔ تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے یہ کہ اس کا شریک پکڑ ئیے اور بخشتا ہے اس سے نیچے جس کو چاہے۔ اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا، اس نے بڑا طوفان باندھا۔

۴۹۔ تو نے نہ دیکھے وہ جو آپ کو پاکیزہ کہتے ہیں؟ بلکہ اللہ ہی پاکیزہ کرتا ہے جس کو چاہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا تاگے (ذرہ) برابر۔ **ف**

ف8 یہودیوں کو حضرت سے مخالفت ہوئی تو مکہ کے مشرکوں سے متفق ہوئے اور ان کی خاطر سے بتوں کی تعظیم کی اور کہا کہ تمہاری راہ بہتر ہے مسلمانوں سے اور یہ سب حسد تھا کہ نبوت اور ریاست دین ہمارے سوا اور کسی میں کیوں ہوئی اللہ صاحب اسی پر ان کو الزام دیتا ہے ان سب آیتوں میں یہی مذکور ہے۔

۵۰۔ دیکھ! کیسا باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ۔ اور یہی کفایت (کافی) ہے گناہ صریح۔

۵۱۔ تو نے نہ دیکھے جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا، مانتے ہیں بتوں کو
اور شیطان کو، اور کہتے ہیں کافروں کو، یہ زیادہ پائے ہیں مسلمانوں
سے راہ۔

۵۲۔ وہی ہیں جن کو لعنت کی اللہ نے، اور جس کو لعنت کرے اللہ پھر
تو نہ پائے کوئی اس کا مددگار۔

۵۳۔ یا ان کا کچھ حصہ ہے سلطنت میں؟ (اگر ایسا ہوتا) پھر تو یہ نہ دیں
گے لوگوں کو، ایک تل (ذرہ) برابر۔

۵۴۔ یا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اس پر جو دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل
سے؟ سو ہم نے تو دی ہے ابراہیم کے گھر میں کتاب اور علم، اور
ان کو دی ہم نے بڑی سلطنت۔

۵۵۔ پھر ان میں کسی نے اس کو مانا اور کوئی اس سے اٹک (رکا) رہا۔

اور (ایسوں کیلیئے) دوزخ بس (کافی) ہے جلتی آگ ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ہمیشہ سے اللہ نے ابراہیمؑ کے گھر میں بزرگی دی ہے اب بھی اسی کے گھر میں ہے پھر جو کوئی قبول نہ رکھے وہ بے انصاف ہے۔

۵٦۔ جو لوگ منکر ہوئے ہماری آیتوں سے، ان کو ہم ڈالیں گے آگ میں۔ جس وقت پک جائے گی کھال ان کی، بدل کر دیں گے ان کو اور کھال، اور چکھتے رہیں عذاب۔ اللہ ہے زبردست حکمت والا۔

۵۷۔ اور جو لوگ یقین لائے اور کیں نیکیاں، ان کو ہم داخل کریں گے باغوں میں، جن کے نیچے بہتی نہریں، رہ پڑے وہاں ہمیشہ۔ ان کو وہاں عورتیں ہیں ستھری، اور ان کو ہم داخل کریں گے گھن کی (اپنی رحمت کی گھنی) چھاؤں میں۔

۵۸۔ اللہ تم کو فرماتا ہے کہ پہنچاؤ امانتیں امانت والوں کو، اور جب چکوتی (فیصلہ) کرنے لگو لوگوں میں تو چکوتی (فیصلہ) کرو انصاف سے۔

اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو۔ اللہ ہے سنتا دیکھتا۔ **ف**

ف8 یعنی امانت میں خیانت مت کرو اور چکوتی میں خاطر مت کرو خواہ رشوت کے واسطے خواہ کسی کے واسطے یہ عادتیں یہود میں بہت تھیں اسی واسطے بعض کچے مسلمان قضیہ چکانے کو حضرت کے پاس

نہ آتے کہ یہ کسی کی خاطر نہ رکھیں گے اور یہود کے عالموں پاس
جاتے کہ وہ خاطر کریں گے آگے مسلمانوں کو تقید فرمایا کہ جب تک
ہر قضیے میں اور ہر حکم میں رسول ہی کی طرف رجوع نہ رکھو اور دل
سے اس کے حکم پر راضی نہ ہو جب تک تم کو ایمان نہیں۔

۵۹۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا، اور حکم مانو رسول کا، اور جو اختیار
والے ہیں تم میں، پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو
طرف اللہ کے اور رسول کے۔ اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر، اور پچھلے دن
پر۔ یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے۔ **ف**

ف8 اختیار والے بادشاہ اور جو کسی کام پر مقرر ہو اس کے حکم پر چلنا ضرور ہے جب تک وہ خلاف خدا اور رسول حکم نہ کرے اگر صریح خلاف کرے تو وہ حکم نہ مانئیے اگر دو مسلمان جھگڑتے ہیں ایک نے کہا چل شرع میں رجوع کریں دوسرے نے کہا میں شرع نہیں سمجھتا یا مجھے شرع سے کام نہیں وہ بیشک کافر ہوا۔

٦٠۔ تو نے نہ دیکھے وہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ یقین لائے ہیں جو اترا تیری طرف، اور جو اترا تجھ سے پہلے، چاہتے ہیں کہ قضیہ لے جائیں شیطان کی طرف، اور (حالانکہ) حکم ہو چکا ہے ان کو کہ اس (شیطان) سے منکر ہو جائیں۔ اور چاہتا ہے شیطان کہ ان کو بہکا کر دور لے ڈالے۔

۶۱۔ اور جو ان کو کہیے آؤ اللہ کے حکم کی طرف، جو اس نے اتارا اور رسول کی طرف تو تو دیکھے منافقوں کو، بند ہو (رکے) رہتے ہیں تیری طرف (آنے) سے اٹک کر (سختی کے ساتھ)۔
۶۲۔ پھر وہ کیسا کہ جب ان کو پہنچے مصیبت اپنے ہاتھوں کے کیئے سے، پیچھے آئیں تیرے پاس قسمیں کھاتے اللہ کی، کہ ہم کو غرض نہ تھی مگر بھلائی اور (فریقین میں) ملاپ۔ ف

ف8 مدینے میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جھگڑنے لگے یہودی نے کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس منافق نے کہا چل کعب بن اشرف پاس وہ یہود کا سردار تھا آخر کار حضرت پاس آئے حضرت نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق نے باہر نکل کر کہا کہ

چلو عمرؓ کے پاس یہ حضرت کے حکم سے مدینے میں قضا کرتے تھے منافق نے جانا کہ حمیت اسلام کریں گے جب گئۓ ان کے آگے تو یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت پاس ہم جا چکے ہیں وہ مجھ کو سچا کر چکے ہیں حضرت عمرؓ نے منافق کی گردن ماری اس کے وارث حضرت پاس دعوی خون کو آئے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم گئۓ تھے اس واسطے کہ شاید صلح کروادیں تب یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان کا نام فاروق فرمایا۔

٦٣۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو ان کے دل میں ہے، سو تو ان سے تغافل (چشم پوشی) کر، اور ان کو نصیحت کر، اور ان سے کہہ ان کے حق میں بات کام کی۔

٦٤۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اس کا حکم
مانئے (اطاعت کریں اس کی) اللہ کے فرمان سے۔ اور اگر ان لوگوں
نے جس وقت اپنا برا کیا تھا، آتے تیرے پاس، پھر اللہ سے
بخشواتے اور رسول ان کو بخشواتے، (یقیناً) اللہ کو پاتے معاف
کرنے والا مہربان۔
٦٥۔ سو قسم ہے تیرے رب کی، ان کو ایمان نہ ہوگا، جب تک تجھی
کو منصف جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں، پھر نہ پائیں اپنے جی میں
خفگی تیری چکوتی (فیصلے) سے، اور قبول رکھیں مان کر۔
٦٦۔ اور اگر ہم ان پر حکم کرتے کہ ہلاک کرو اپنی جان یا چھوڑ نکلو اپنے
گھر، تو کوئی نہ کرتے مگر تھوڑے ان میں۔ اور اگر یہی کریں جو ان کو

نصیحت ہوتی ہے تو ان کے حق میں بہتر ہو، اور زیادہ ثابت ہوں دین

میں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مالک کے حکم میں تو جان تک کا دریغ نہ کرنا چاہیئے اگر

اللہ ویسے حکم فرماتا تو یہ منافق کب کر سکتے یہ حکم تو نصیحت کے ہیں

انہیں پر چلیں تو نفاق جاتا رہے اور مومن ہو جاویں غنیمت نہیں

سمجھتے۔

٦٧۔ اور اسی میں ہم دیں ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب۔

٦٨۔ اور چلائیں ان کو سیدھی راہ۔

٦٩۔ اور جو لوگ حکم میں چلتے ہیں اللہ کے اور رسول کے سو ان کے ساتھ ہیں جن کو اللہ نے نوازا۔ (یعنی) نبی اور صدّیق اور شہید اور نیک بخت۔ اور خوب ہے ان کی رفاقت۔ **ف**

ف8 نبی وہ لوگ جن کو اللہ کی طرف سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر میں پیغام کہہ جاوے اور صدیق وہ جو وحی میں آوے ان کا جی آپ ہی ان پر گواہی دے اور شہید وہ جن کو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اس پر جان دیتے ہیں اور نیک بخت وہ جن کی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے تو جو لوگ ایسے ہیں مگر حکم برداری میں لگے جاتے ہیں اللہ ان کو بھی ان کے ساتھ گنے گا۔

۷۰۔ یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے ۔ اور اللہ بس (کافی) ہے خبر رکھنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 آگے سے ذکر ہے جہاد کا۔

۷۱۔ اے ایمان والو! کرلو اپنی خبرداری، پھر کوچ کرو جدا جدا فوج، یا سب اکٹھے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی لڑائی میں اپنا بچاؤ کرنا، زرہ کر یا سپر کر یا تدبیر کر یا ہنر کر منع نہیں۔

۷۲۔ اور تم میں کوئی ایسا ہے کہ البتہ دیر لگا دے گا۔ پھر اگر تم کو مصیبت پہنچے، کہے8 اللہ نے مجھ پر فضل کیا کہ میں نہ ہوا ان کے ساتھ۔

۷۳۔ اگر تم کو پہنچا فضل اللہ کی طرف سے تو اس طرح کہنے لگے گا، کہ گویا نہ تھی تم میں اور اس میں کچھ دوستی، اے کاش کہ میں ہوتا ان کے ساتھ، تو بڑی مراد پاتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ایسا شخص منافق ہے کہ خدا کے حکم پر نہیں دوڑتا بلکہ نفع دینا تکتا ہے، اگر لوگوں کو اس کام میں تکلیف پہنچی تو اپنے الگ

رہنے پر ریجھتا ہے اور اگر لوگوں کو فائدہ پہنچا تو پچتا تا ہے اور دشمنوں کی طرح حسد کرتا ہے۔

۷۴۔ سو چاہئیے لڑیں اللہ کی راہ میں، جو لوگ بیچتے ہیں دنیا کی زندگی، آخرت پر۔ اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں، پھر مارا جائے یا غالب ہوئے، ہم دیں گے اس کو بڑا ثواب۔ ف

ف8 یعنی مسلمانوں کو چاہئیے کہ زندگی دنیا پر نظر نہ رکھیں آخر چاہیں اور سمجھیں کہ اللہ کے حکم میں ہر طرح نفع ہے۔

۷۵۔ اور تم کو کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں، اس واسطے ان کے جو مغلوب ہیں مرد اور عورتیں اور لڑکے، جو کہتے ہیں8 اے رب ہمارے! نکال ہم کو اس بستی سے، کہ ظالم ہیں لوگ اس کے۔ اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی۔ اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی دو واسطے لڑائی تم کو ضرور ہے ایک تو اللہ کا دین بلند کرنے کو دوسرے مظلوم مسلمان جو کافروں کے ہاتھ میں بے بس پڑے ہیں ان کی خلاصی کرنے کو شہر مکہ میں ایسے لوگ بہت تھے کہ

حضرت کے ساتھ ہجرت نہ کر سکے اور ان کے اقربا ان پر ظلم کرنے لگے کہ مسلمان سے پھر کافر کریں۔

۷۶۔ اور جو ایمان والے ہیں، سو لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں۔ اور وہ جو منکر ہیں، سو لڑتے ہیں مفسدوں کی راہ میں، سو لڑو تم شیطان کے حمایتوں سے، بیشک فریب شیطان کا سست (کمزور) ہے۔

۷۷۔ تو نے نہ دیکھے وہ لوگ جن کو حکم ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ بند (روکے) رکھو، اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ۔ پھر جب حکم ہوا ان پر لڑائی کا، اسی وقت ان میں ایک جماعت ڈرنے لگی لوگوں سے، جیسا ڈر ہو اللہ کا، یا اس سے زیادہ ڈر۔ اور کہنے لگے8 اے رب ہمارے! کیوں فرض کی ہم پر لڑائی؟ کیوں نہ جینے دیا ہم کو تھوڑی سی عمر؟ تو کہہ8

فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے، اور آخرت کا بہتر ہے پرہیزگاروں کو۔ اور

تمہارا حق نہ رہے گا ایک تاگا (ذرہ برابر)۔ ف

- - -

ف8 یعنی جب تک مسلمان مکہ میں تھے اور کافر ایذا دیتے تھے اللہ

تعالیٰ ان کو لڑنے سے تھامتا تھا اور صبر کا حکم فرماتا تھا اب جو حکم

لڑائی کا آیا تو سمجھیں کہ ہماری مراد ملی لیکن بعض کچے مسلمان کنارہ

کرتے ہیں اور موت سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے برابر آدمیوں سے

خطرہ کرتے ہیں۔

۷۸۔ جہاں تم ہوگے موت تم کو آ پکڑے گی، اگرچہ تم ہو مضبوط

برجوں میں۔ اور اگر پہنچے لوگوں کو بھلائی، کہیں یہ اللہ کی طرف سے، اور

اگر ان کو پہنچے کچھ برائی، کہیں یہ تیری طرف سے۔ تو کہہ، سب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو کیا حال ہے ان لوگوں کا؟ لگتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات۔ ف

ف8 یہ منافقوں کا ذکر ہے کہ اگر تدبیر جنگ درست آئی اور فتح و غنیمت ملی تو کہتے ہیں اللہ کی طرف سے ہوئی یعنی اتفاقاً بن گئی حضرت کی تدبیر کے قائل نہ ہوتے تھے اور اگر بگڑ گئی تو الزام رکھتے حضرت کی تدبیر کا اللہ صاحب نے فرمایا کہ سب اللہ کی طرف سے ہے یعنی پیغمبر کی تدبیر اللہ کا الہام ہے غلط نہیں اور بگڑی کو بگڑا نہ بوجھو یہ اللہ کو سدھاتا ہے تمہاری تقصیر پر اگلی آیت میں کھول کر فرما دیا۔

۷۹۔ جو تجھ کو بھلائی پہنچے سو اللہ کی طرف سے۔ اور جو تجھ کو برائی پہنچے،
سو تیرے نفس کی طرف سے۔ اور ہم نے تجھ کو بھیجا پیغام پہچانے
والا لوگوں کو۔ اور اللہ بس (کافی) ہے سامنے دیکھتا (گواہ)۔ ف

ف8 بندہ کو چاہیئے نیکی کو اللہ کا فضل سمجھے اور تکلیف اپنی تقصیر
سے اور رسول پر الزام نہ رکھے تقصیروں سے اللہ واقف ہے اور
وہی جزا دیتا ہے۔

۸۰۔ جن نے حکم مانا رسول کا، اس نے (درحقیقت) حکم مانا اللہ کا۔
اور جو الٹا پھرا، تو ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا ان پر نگہبان۔

۸۱۔ اور کہتے ہیں کہ قبول ۔ پھر جب باہر گئے تیرے پاس سے ، مشورت کرتے ہیں بعضے بعضے ان میں رات کو سوا (خلاف) تیری بات کے ۔ اور اللہ لکھتا ہے جو ٹھہراتے (مشورہ کرتے) ہیں ۔ سو تو تغافل (پرواہ نہ) کر ان سے ، اور بھروسا کر اللہ پر، اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا (کارساز) ۔

۸۲۔ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ؟ اور اگر یہ ہوتا کسی اور کا سوا اللہ کے تو پاتے اس میں بہت تفاوت (اختلاف) ۔ **ف**

ف8 یعنی مخلوق ہر حال میں اس حال کے موافق بولتا ہے غصے میں مہربانی والوں کی طرف دھیان نہیں رہتا اور مہربانی میں غصے والوں کی طرف دنیا کے بیان میں آخرت یاد نہ آوے اور آخرت کے بیان

میں دنیا بے پروائی میں عنایت کا ذکر نہیں اور عنایت میں بے پروائی کا تو اس حال کا کلام سنئے دوسرے حال سے مخالف نظر آوے اور قرآن شریف جو خالق کا کلام ہے یہاں ہر چیز کے بیان میں دوسری جانب بھی نظر ہوتی ہے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا بیان ہر مقام میں ایک راہ پر ہے یہاں منافقوں کا مذکور تھا اس میں بھی ہر بات پر الزام اسی قدر ہے جتنا چاہیئے اور جماعت میں سے انہی پر الزام ہے جو لائق الزام ہیں اسی واسطے فرمایا کہ بعضے ان میں سے یوں کرتے ہیں۔

۸۳۔ اور جب ان کے پاس پہنچتی ہے کئی خبر امن کی، یا ڈر کی، (تو) اس کو مشہور کرتے ہیں۔ اور اگر اس کو پہنچاتے رسول تک اور اپنے اختیار والوں تک، تو تحقیق کرتے اس کو جو ان میں تحقیق کرنے

والے ہیں اس کی۔ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر، اور اس کی مہر (رحمت)، تو تم شیطان کے پیچھے جاتے مگر تھوڑے۔ **ف**

ف8 یعنی کہیں سے کچھ خبر آوے تو اول پہنچا ئیے سردار تک اور اس کے نائبوں تک جب وہ صحیح کر لیں اور اس پر بنا رکھیں تب آپ اس پر عمل کر ئیے حضرت نے ایک شخص کو بھیجا ایک قوم کی زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے استقبال کر واس نے سمجھا کہ نکلے ہیں میرے مارنے کو الٹا پھر آیا اور شہر مدینے میں مشہور کیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی ہنوز حضرت تک خبر نہ پہنچی کہ شہر میں شہرہ ہوا اسی قسم سے ہر خبر بے تحقیق اور بغیر خبر سردار کے مشہور کرنے لگتے وہ خبر آخر غلط نکلی،

فائدہ8 یہ جو فرمایا کہ اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو شیطان کے پیچھے چلتے مگر تھوڑے یعنی ہر وقت احکام تربیت کے نہ پہنچتے رہیں تو کم لوگ ہدایت پر قائم رہیں۔

۸۴۔ سو تو لڑ اللہ کی راہ میں، تجھ پر ذمہ نہیں مگر اپنی جان (ذات) سے اور تاکید کر مسلمانوں کو۔ قریب ہے کہ اللہ بند کرے لڑائی کافروں کی (توڑ دے کافروں کا زور)۔ اور اللہ سخت ہے لڑائی والا اور سخت سزا دینے والا۔

۸۵۔ جو کوئی سفارش کرے نیک بات میں، اس کو بھی ملے اس میں سے ایک حصہ۔ اور جو کوئی سفارش کرے بری بات میں، اس پر بھی ہے ایک بوجھ اس میں۔ اور اللہ ہے ہر چیز کا حصہ بانٹنے والا۔ **ف**

ف8 مثلاً کوئی محتاج کی سفارش کرکہ دولت مند سے کچھ دلوادے یہ بھی شریک ہوا ثواب خیرات میں اور جو کافر یا مفسد کو کوئی سفارش کر کے چھڑاوے کہ پھر وہ فساد کرے یہ بھی شریک ہے اس فساد میں۔

۸۶۔ اور جب تم کو دعا دے کوئی تو تم بھی دعا دو اس سے بہتیرے یا وہی کہو الٹ کر (لوٹا دو)۔ اللہ ہے ہر چیز کا حساب کرنے والا۔ ف

ف8 مثلاً کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے کہ اس کا جواب اگر برابر چاہے تو و علیکم السلام اور اگر زیادہ ثواب چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی اور اگر اس نے یوں تو آپ کہے وبرکاتہ۔

۸۷۔ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن، اس میں شک نہیں۔ اور اللہ سے سچی کس کی بات؟

۸۸۔ پھر تم کو کیا پڑا ہے؟ منافقوں کے واسطے دو جانب (گروہ) ہو رہے ہو، اور اللہ نے ان کو الٹ (واپس لوٹا) دیا (بسبب) ان کے کاموں پر، کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا (گمراہ کر دیا) اللہ نے، اور جس کو اللہ راہ نہ دے، پھر تو نہ پائے اس کے واسطے کہیں راہ۔ ف

...

ف8 یہاں منافق فرمایا ہے ان لوگوں کو جو ظاہر میں بھی مسلمان نہ تھے لیکن حضرت کے ساتھ محبت اور ملاپ جتاتے تھے اس غرض سے کہ ان کی فوج ہماری قوم پر جاوے تو ہماری جان و مال بچ رہے جب مسلمان خبردار ہوئے کہ ان کی آمد و رفت اس غرض کو ہے دل کی محبت سے نہیں تو بعضے کہنے لگے ان سے صحبت و ملاقات ترک کیجئے تا ایک طرف ہو جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ملے جائیے اس میں شاید ایمان لاویں اللہ نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ ہے اس کا فکر تم کو کیا ضرور باقی ایسوں سے جو معاملت چاہیے سو آگے فرما دی۔

۸۹۔ (یہ منافق) چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو، جیسے وہ ہوئے، پھر برابر (ایک جیسے) ہو جاؤ، سو تم ان میں کسی کو مت پکڑو رفیق، جب تک وطن چھوڑ (ہجرت کر) آئیں اللہ کی راہ میں۔ پھر اگر قبول نہ رکھیں (ہجرت کرنی) تو ان کو پکڑو اور مارو جہاں پاؤ۔ اور نہ ٹھہراؤ (بناؤ) کسی کو رفیق، اور نہ مددگار۔ **ف**

ف8 یعنی جب تک تم میں نہ آ رہیں تب تک ان کو برے بھلے میں شریک نہ کرو اور لڑائی میں ان کو مت بچاؤ۔

۹۰۔ مگر (وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) جو مل رہے ہیں ایک قوم سے، جن میں اور تم میں عہد ہے، یا آئے ہیں تمہارے پاس خفا ہو گئے ہیں

دل ان کے تمہارے لڑنے سے، اور اپنی قوم کے لڑنے سے بھی۔

اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر زور (غالب کر) دیتا، پھر تم سے لڑتے۔

تو اگر تم سے کنارہ پکڑیں، پھر نہ لڑیں اور تمہاری طرف صلح لائیں،

اللہ نے نہیں دی تم کو ان پر راہ (کوئی جواز لڑنے کا)۔ ف

ف8 یعنی اس ملنے گھلنے میں تو ان کو لڑائی میں مت بچاؤ مگر دو صورت سے یا وہ ہم قسم ہیں تمہارے صلح والوں سے تو وہ بھی صلح میں داخل میں یا لڑائی سے عاجز ہو کر تم سے آپ صلح کریں اس پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف سے ہو کر تم سے لڑیں نہ تمہاری طرف سے ہو کر ان سے تو اگر اس عہد پر قائم رہیں تو تم بھی اللہ کا احسان جانو کہ ہمارے لڑنے سے بند ہوئے۔

۹۱۔ اب تم دیکھو گے ایک اور لوگ چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے بھی اور اپنی قوم سے بھی۔ جس بار بلائے جاتے ہیں فساد کرنے کو، الٹ جاتے ہیں اس ہنگامہ میں، پھر اگر تم سے کنارہ نہ پکڑیں، اور صلح نہ لاویں (کریں)، اور اپنے ہاتھ نہ روکیں (لڑائی سے) تو ان کو پکڑو اور مارو جہاں پاؤ، اور ان پر ہم نے ملا دی تم کو سند صریح (کھلا اختیار)۔ ف

ف8 یعنی بعضے ہیں کہ عہد بھی کر جاتے ہیں نہ تم سے لڑیں نہ اپنی قوم سے لیکن قائم نہیں رہتے جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں ان کے

رفیق ہو جاتے ہیں تو ان سے تم بھی قصور مت کرو تمہارے ہاتھ سند لگی کہ وہ عہد پر قائم نہ رہے۔

۹۲۔ اور مسلمان کا کام نہیں کہ مار ڈالے مسلمان کو، مگر چوک کر (غلطی سے)۔ اور جس نے مارا مسلمان کو چوک کر، تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا پہچانی اس کے گھر والوں کو، مگر کہ وہ خیرات کریں (بخش دیں)۔ پھر اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تمہارے دشمن ہیں اور آپ مسلمان تھا، تو آزاد کرنی گردن مسلمان کی۔ اور اگر وہ تھا ایک قوم میں کہ تم میں اور ان میں عہد ہے، تو خون بہا پہچانی اس کے گھر والوں کو، اور آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی۔ پھر جس کو پیدا

(یسر) نہ ہو (غلام) تو روزہ (رکھے) دو مہینے لگے تار، بخشوانے کو اللہ

سے، اور اللہ جانتا سمجھتا ہے۔ **ف**

- - -

ف8 چوک کی صورتیں کئی ہیں یہاں وہ مذکور ہے کہ مسلمان کو

کافروں میں امتیاز نہ کیا اور مار ڈالا ہر طرح خطا کے قتل میں دو چیزیں

لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا بردہ مسلمان اور مقدور نہ ہو تو روزے دو

مہینے متصل یہ اپنی تقصیر کا تدارک ہے اللہ کی جناب میں دوسرے

خوں بہا ادا کرنی اس کے وارثوں کو ان کا یہ حق ہے وہ اگر خیرات کر کر

چھوڑ دیں تو مختار ہیں سو اگر اس کے وارث مسلمان ہیں یا کافر ہیں

لیکن صلح رکھتے ہیں تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر کافر ہیں اور دشمن ہیں

تو واجب نہیں خوں بہا مذہب حنفی میں مسلمان کی دو ہزار سات سو

چالیس روپے ہیں تخمیناً اور دینے آتے ہیں قاتل کی برادری کو تین برس میں بہ تفریق ادا کریں۔

۹۳۔ اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کر کر، تو اس کی سزا دوزخ ہے، پڑا رہے اس میں، اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی، اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔ **ف**

ف8 ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسلمان کو مار ڈالے وہ دوزخی ہو چکا اس کی توبہ قبول نہیں باقی اور علماء نے کہا کہ سزا اس کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا۔

۹۴۔ اے ایمان والو! جب سفر کرو اللہ کی راہ میں تو (خوب) تحقیق کرو، اور مت کہو جو شخص تمہاری طرف سلام علیک کرے، کہ تو مسلمان نہیں۔ چاہتے ہو مال دنیا کی زندگی کا، تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ تم ایسے ہی تھے پہلے، پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ سو اب (خوب) تحقیق (کرلیا) کرو۔ اللہ تمہارے (سب) کام سے (پوری طرح) واقف ہے۔ ف

ف8 حضرت کے وقت میں مسلمانوں کی فوج پہنچی ایک بستی پر وہاں ایک مسلمان تھا اپنے مواشی کنارے کر کر کھڑا ہوا تھا اور مسلمانوں سے سلام علیک کی لوگوں نے سمجھا کہ غرض کو مسلمانی

جتاتا ہے اس کو مارا اور مواشی چھین لئے اس پر یہ آیت اتری یہ جو فرمایا کہ تم ایسے ہی تھے پہلے یعنی غرض دنیا پر خون ناحق کرنے والے لیکن مسلمان ہو کر یہ کام نہ چاہیئے یا تم ایسے ہی تھے پہلے یعنی کافروں کے شہر میں رہتے تھے مستقل حکومت نہ رکھتے تھے۔

۹۵۔ برابر نہیں (گھر) بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں، اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے۔ اللہ نے بڑائی (فضیلت) دی لڑنے والوں کو اپنے مال اور جان سے۔ ان پر جو بیٹھتے ہیں، درجہ میں۔ اور سب کو وعدہ دیا اللہ نے خوبی (بھلائی) کا۔ اور (لیکن) زیادہ کیا اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے، بڑے ثواب میں۔

۹۶۔ بہت درجوں میں اپنے ہاں کے، اور بخشش میں اور مہربانی میں،

اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔ ف

۔۔۔

ف8 بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہیں باقی لوگوں میں لڑنے والوں کو بڑے درجے ہیں کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنی بعضے جہاد کرتے ہیں تو نہ کرنے والے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں۔

۹۷۔ جن لوگوں کی جان کھینچتے ہیں فرشتے، اس حال میں کہ وہ برا کر رہے ہیں اپنا، کہتے ہیں تم کس بات میں تھے؟ وہ کہتے ہیں8 ہم تھے

مغلوب اس ملک میں ۔ کہتے ہیں، کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ، کہ وطن چھوڑ جاؤ وہاں ۔ سو ایسوں کو ٹھکانا ہے دوزخ، اور بہت بری جگہ پہنچے ۔

۹۸۔ مگر جو ہیں بے بس مرد اور عورتیں اور لڑکے، نہ کر سکتے ہیں تلاش اور نہ جانتے ہیں راہ ۔

۹۹۔ سو ایسوں کو امید ہے کہ اللہ معاف کرے ۔ اور اللہ ہے معاف کرنے والا بخشتا ۔ ف

ف8 یہ حال فرمایا ان کا جو کافروں کے ملک میں دل سے مسلمان ہیں اور ظاہر نہیں ہو سکتے ان کے ظلم سے تو اگر اپنی کمائی آپ کرتے ہیں اور سفر کی تدبیر سے واقف ہیں تو ان کا عذر قبول نہیں اور ملک

میں جا رہیں زمین اللہ کی کشادہ ہے اور اگر نا چار ہیں پر ائے پس میں تو امید ہے کہ معاف ہوں ۔

فائدہ8 اس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں مسلمان کھلا نہ رہ سکے وہاں سے ہجرت فرض ہے ۔

۱۰۰ ۔ اور جو کوئی وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں ، پائے اس کے مقابلہ میں جگہ بہت اور کشائش (فراخی) ۔ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ، وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف ، پھر آ پکڑے اس کو موت ، سو ٹھہر (ذمہ ہو) چکا اس کا ثواب اللہ پر ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

ف

- - -

ف8 یعنی روزی کا ڈر نہ چاہیئے کہ بہت جگہ روزی مل رہتی ہے کشائش سے اور یہ خطرہ نہ چاہیئے کہ شاید راہ ہی میں مارے جاویں کہ اس میں ثواب پورا ہے اور موت اپنے وقت سے پہلے نہیں۔

۱۰۱۔ اور جب تم سفر کرو ملک میں تو تم پر گناہ نہیں، کہ کچھ کم کرو نماز میں سے۔ اگر تم کو ڈر ہو کہ ستائیں گے تم کو کافر۔ البتہ کافر تمہارے دشمن ہیں صریح (کھلے)۔ ف

ف8 سفر میں تین منزل کا ہو اس میں چار رکعت فرض میں سے دو ہی پڑھنی چاہئیں اور کافروں کے ستانے کا ڈر اس وقت تھا جب یہ

حکم آیا اس تقریب سے معافی ملی ہر وقت کو اور پوری نہ پڑھئیے کہ اللہ صاحب کی بخشش سے بے پروائی ہوتی ہے اور سنت کا تقید سفر میں نہیں رہتا۔

۱۰۲۔ اور جب تو ان میں ہو، پھر ان کو نماز میں کھڑا کرے، تو چاہئیے ایک جماعت ان کی کھڑی ہو تیرے ساتھ، اور ساتھ لیں (رکھیں) اپنے ہتھیار۔ پھر جب سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں اور آئے دوسری جماعت جن نے نماز نہیں کی، وہ نماز کریں (پڑھیں) تیرے ساتھ، اور پاس لیں اپنا بچاؤ (چوکنا رہیں) اور ہتھیار۔ کافر چاہتے ہیں، کسی طرح تم بے خبر ہو اپنے ہتھیاروں سے اور اسباب سے، تو تم پر جھک (ٹوٹ) پڑیں ایک حملہ کر کر۔ اور گناہ نہیں تم پر اگر تم کو تکلیف ہو مینہ سے، یا تم بیمار ہو کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار، اور (لیکن) ساتھ لو

اپنا بچاؤ (چوکنا رہو)۔ (بیشک) اللہ نے رکھی ہے منکروں کے واسطے ذلت کی مار (رسوا کن عذاب)۔ **ف**

ف8 یہ نماز خوف فرمائی کہ اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصہ ہو جاوے ہر جماعت آدھی نماز میں امام کے شریک ہو اور آدھی جدی پڑھے جب تک دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور اس وقت نماز میں آمدورفت معاف ہے اور ہتھیار اور زرہ یا سپر ساتھ رکھیں اور اگر اس قدر بھی فرصت نہ ملے تو جماعت موقوف کریں تنہا پڑھ لیں پیادہ اور سوار باشارہ اگر یہ بھی فرصت نہ ملے تو قضا کریں۔

۱۰۳۔ پھر جب نماز (ادا) کر چکو تو یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور پڑے (لیٹے)۔ پھر جب خاطر جمع سے (خوف دور) ہو تو درست (قائم) کرو نماز کو (تمام شرائط و آداب کے ساتھ)۔ (بیشک) یہ نماز ہے مسلمانوں پر وقت باندھا حکم (فرض پابندیِ وقت کے ساتھ)۔

ف

ف8 یعنی خوف کے وقت اگر نماز میں کوتاہی ہو تو بعد نماز اور طرح اللہ کو یاد کرو ایک نماز میں یہ قید ہے کہ وقت ہی پر چاہیۓ اور یاد اللہ کی ہر حال میں درست ہے۔

۱۰۴۔ اور مت ہارو ان (کمزوری دکھاؤ دشمن) کا پیچھا کرنے سے، اگر
تم بے آرام ہوتے ہو تو وہ بھی بے آرام ہیں جس طرح تم ہو۔ اور
تم کو اللہ سے (اجر کی) امید ہے، جو ان کو نہیں۔ اور اللہ سب جانتا
ہے حکمت والا۔
۱۰۵۔ (بیشک) ہم نے اتاری تجھ کو کتاب سچی، کہ تو انصاف کرے
لوگوں میں، جو سجھائے تجھ کو اللہ۔ اور تو مت ہو دغا بازوں کی طرف
سے جھگڑنے والا۔
۱۰۶۔ اور بخشوا اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
۱۰۷۔ اور مت جھگڑ (وکالت کر) ان کی طرف سے، جو اپنے جی
(دل) میں دغا رکھتے ہیں۔ اللہ کو خوش نہیں آتا جو کوئی ہو دغا باز گنہگار۔
۱۰۸۔ چھپتے (چھپا سکتے) ہیں لوگوں سے اور چھپتے نہیں (چھپا سکتے
نہیں) اللہ سے، اور وہ ان کے ساتھ (ہوتا) ہے جب رات کو

ٹھہراتے (مشورہ کرتے) ہیں (ایسی باتوں کے بارے میں) جس بات سے وہ راضی نہیں۔ اور جو کرتے ہیں اللہ کے قابو میں ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 یہ اول و آخر کئی آیت میں ذکر ہے ایک قصےکا حضرت کے وقت ایک انصاری کی زرہ آٹے میں دھری گم ہوئی صبح کو تلاش کی آٹے کا خط دیکھا ایک شخص کے گھر تک اس کا نام طعمہ بن ابیرق تھا وہاں جھاڑ لیا تو یہ نہ پائی وہ خط آگے دیکھا ایک یہودی کے گھر تک زید نام وہاں پائی اس یہودی نے کہا کہ مجھ کو طعمہ نے سپرد کی طعمہ نے کہا میں بری ہوں چور وہی ہے طعمہ کی قوم نے رات کو مشورت کی کہ ہم حضرت کے پاس سب مل کر گواہی دیں گے کہ طعمہ بری ہے تو

حضرت ہماری حمایت کریں گے اور یہودی چور ٹھہرے گا صبح کو یہی
کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں حضرت کو خبردار کردیا فی
الحقیقت چور یہی تھا طعمہ۔

۱۰۹۔ سنتے ہو؟ تم لوگ جھگڑے ان کی طرف سے دنیا کی زندگی میں۔
پھر کون جھگڑے گا ان کے بدلے اللہ سے، قیامت کے دن، یا کون
ہو گا ان کا کام بنانے والا؟
۱۱۰۔ اور جو کوئی کرے گناہ یا اپنا برا کرے، پھر اللہ سے بخشوائے،
پائے اللہ کو بخشتا مہربان۔ ف

- - -

ف8 برا فرمایا کبیرہ کو اور ظلم فرمایا صغیرہ کو یہ ان لوگوں کو حکم ہے

کہ توبہ کریں تو توبہ قبول ہو۔

۱۱۱۔ اور جو کوئی کمائے گناہ، سو کماتا ہے اپنے حق میں۔ اور اللہ سب

جانتا ہے حکمت والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی قوم اپنے دل میں آپ شرمندہ نہ رہیں کہ ہم کو عیب لگا

اور آگے عیب لگنے کے خطرے سے اپنے کی حمایت نہ کریں جب

تک تحقیق نہ ہو کیونکہ اللہ تو خبر دار ہے اور اس کا حکم بھی یہی ہے کہ

ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں۔

۱۱۲۔ اور جو کوئی کمائے تقصیر (خطا) یا گناہ، پھر لگائے بے گناہ کو، اس نے سر دھرا طوفان اور گناہ صریح (کھلا)۔

۱۱۳۔ اور اگر نہ ہوتا تجھ پر فضل اللہ کا اور مہر (رحمت) تو قصد کیا ہی تھا ان میں ایک جماعت نے کہ تجھ کو بہکائیں۔ اور بہکا نہ سکتے مگر آپ (خود) کو اور تیرا کچھ نہ بگاڑتے۔ اور اللہ نے نازل کی تجھ پر کتاب، اور کام کی بات اور تجھ کو سکھایا جو تو نہ جان سکتا۔ اور اللہ کا فضل تجھ پر بڑا ہے۔

۱۱۴۔ کچھ بھلی نہیں ان کی مشورت، مگر جو کوئی کہے خیرات کو، یا نیک بات کو، یا صلح کروانے کو لوگوں میں۔ اور جو کوئی یہ چیزیں کرے اللہ کی خوشی چاہ کر، تو ہم اس کو دیں گے بڑا ثواب۔ **ف**

- - -

ف8 منافق لوگ حضرت سے کان میں باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنا اعتبار ٹھہرادیں اور مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کان میں باتیں کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اس کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی مشورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہیں چھپانے کی مگر اس میں دغا ملی ہے اور چھپائے تو خیرات کو تا لینے والا شرمندہ نہ ہو یا مسئلہ دین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہ ہو یا لڑوں میں صلح کروانے کو غصے والا جوش میں صلح نہیں مانتا اول آپس میں ٹھہرائیے پھر اس کو سنائیے۔

۱۱۵۔ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے، جب کھل چکی اس پر راہ کی بات، اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے الگ سو ہم اس کو حوالے کریں وہی (اسی) طرف جو اس نے پکڑی، اور ڈالیں اس کو دوزخ میں، اور بہت بری جگہ پہنچا۔ **ف**

ف8 رسول نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر، جس نے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ میں پس جس بات پر امت کا اجتماع ہوا وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے۔

۱۱٦۔ اللہ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک ٹھہرائے، اور اس سے نیچے بخشتا ہے جس کو چاہے۔ اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا، وہ دور پڑا بھول کر۔ ف

۔۔۔

ف8 اوپر سے ذکر تھا منافقوں کا جو پیغمبر کے حکم پر راضی نہ ہوئے اور جدی راہ پر چلے یہ آیت فرمائی کہ اللہ شرک نہیں بخشتا تو شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پر چلے پس جو دین ہے سوا اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔

۱۱۷۔ اس کے سوا پکارتے ہیں، سو عورتوں (دیویوں) کو، اور اس

کے سوا پکارتے ہیں، سو شیطان سرکش کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ ٹھہرا رکھیں گے

جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز نکالتے ہیں۔

۱۱۸۔ جس کو لعنت کی اللہ نے، اور وہ بولا8 کہ میں البتہ لوں گا تیرے

بندوں سے حصہ ٹھہرایا (مقرر)۔

۱۱۹۔ اور ان کو بہکاؤں گا، اور ان کو توقعیں (لالچ) دوں گا، اور ان کو

سکھاؤں گا چیریں جانوروں کے کان، اور ان کو سکھاؤں گا کہ بدلیں

صورت بنائی اللہ کی ۔ اور جو کوئی پکڑے شیطان کو رفیق اللہ کو چھوڑ کر،

وہ ڈوبا صریح نقصان میں ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 جانوروں کے کان چیر دینا یہ کافروں کا دستور تھا گائے یا بکری کا ایک بچہ بت کے نام کر دیا اس کے کان میں نشان ڈال دیتے اور صورت بدلنا یہ کہ سر میں چوٹی رکھتے بت کے نام کی مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگوں سے یہ معاملت نہ کریئے کافر بھی جن سے کرتے تھے یہ بزرگ ہی جان کر کرتے تھے ۔

۱۲۰۔ (شیطان) ان کو وعدہ دیتا ہے اور ان کو توقعیں بتا تا ہے۔ اور جو توقع دیتا ہے ان کو شیطان، سو سب دغا ہے۔

۱۲۱۔ ایسوں کو ٹھکانا ہے دوزخ، اور نہ پائیں گے وہاں سے بھاگنے کو جگہ۔

۱۲۲۔ اور جو یقین لائے اور عمل کئے نیک، ان کو ہم داخل کریں گے باغوں میں، جن کے نیچے بہتی نہریں، رہ پڑے (رہیں گے) وہاں ہمیشہ کو۔ وعدہ اللہ کا سچا۔ اور اللہ سے سچی کس کی بات؟

۱۲۳۔ نہ تمہاری آرزو پر ہے، نہ کتاب والوں کی آرزو پر۔ جو کوئی برا کرے گا، اس کی سزا پائے گا۔ اور نہ پائے گا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی نہ مددگار۔ **ف**

- - -

ف8 کتاب والوں کو خیال تھا کہ ہم خالص بندے ہیں جن گناہوں پہ خلق پکڑی جاوے گی ہم نہ پکڑے جاویں گے ہمارے پیغمبر حمایت کریں گے اور نادان مسلمان بھی اپنے حق میں یہی خیال رکھتے ہیں سو فرمادیا کہ برا جو کرے گا کوئی ہو سزا پاوے گا حمایت کسی کی پیش نہیں جاتی اللہ کا پکڑا وہی چھوڑے تو چھوٹے دنیا کی مصیبت میں آدمی قیاس کر لے۔

۱۲۴۔ اور جو کوئی کچھ عمل کرے گا، مرد ہو یا عورت، اور ایمان رکھتا ہو، سو وہ لوگ داخل ہوں گے جنت میں، اور ان کا حق نہ رہے گا تل (ذرہ) بھر۔

۱۲۵۔ اور اس سے بہتر کس کی راہ؟ جس نے منہ دھرا (جھکایا) اللہ
کے حکم پر، اور نیکی میں لگا ہے، اور چلا دین ابراہیم پر، جو ایک طرف
کا تھا۔ اور اللہ نے پکڑا (بنالیا) ابراہیم کو یار (دوست)۔
۱۲۶۔ اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔ اور
اللہ کے ڈھب (طریقہ) میں ہے سب چیز۔
۱۲۷۔ اور تجھ سے رخصت (فتویٰ) مانگتے ہیں عورتوں (کے بارے
میں) کی، تو کہہ اللہ تم کو رخصت دیتا ہے ان کی (ان کے معاملہ میں)،
اور وہ (متوجہ کرتا ہے اس پر) جو تم کو سناتے ہیں کتاب میں، سو حکم
ہے یتیم عورتوں کا، جن کو تم نہیں دیتے (وہ حق) جو ان کا مقرر ہے،
اور چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لو، اور مغلوب لڑکوں کا اور یہ ہے قائم

رہو یتیموں کے حق میں انصاف پر۔ اور جو کرو گے بھلائی، سو وہ اللہ کو

معلوم ہے۔ **ف**

ف8 اس سورت کے اول میں تقید تھا یتیم کے حق کا اور فرمایا تھا کہ

لڑکی یتیم جس کا والی نہیں مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اس کا حق ادا نہ

کروں گا تو آپ اس کو نکاح میں نہ لاوے کسی اور کو دے کہ آپ

اس کا حمایتی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتیں نکاح میں لانا

موقوف کیا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والی

ہی نکاح میں لاوے جو وہ اس کی خاطر کرے گا غیر نہ کرے گا حضرت

سے رخصت مانگی اس پر یہ آیت اتری رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو

کتاب میں منع سنا تھا سو جب ہے کہ ان کا حق پورا نہ دو اور یتیم کے حق کی تاکید تھی اور جو بھلائی کیا چاہو تو رخصت ہے ۔

۱۲۸ ۔ اور اگر ایک عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے ، یا جی پھر جانے سے تو گناہ نہیں دونوں پر کہ کر لیں آپس میں کچھ صلح ۔ اور صلح خوب چیز ہے ۔ اور جیوں کے سامنے دھری ہے حرص ۔ اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیزگاری ، تو اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے ۔ ف

- - -

ف8 یعنی مرد کا دل پھرا دیکھے اور عورت اس کی خوشی کرنے کو اپنا حق کچھ چھوڑ دے تو روا ہے اور جیون کے سامنے دھری ہے حرص یعنی مال بچنا ہر کسی کو خوش لگتا ہے البتہ مرد راضی ہو جاوے گا ۔

۱۲۹۔ اور تم ہر گز برابر نہ رکھ سکو گے عورتوں کو، اگرچہ اس کا شوق کرو، سو نرے پھر بھی نہ جاؤ، کہ ڈال رکھو ایک کو جیسے ادھر میں لٹکتی۔ اور اگر سنوارتے رہو اور پرہیزگاری کرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

ف8 یعنی انسان کی طبع میں مال کی حرص ہے اور ایک عورت پر زیادہ ڈھلنا سو چاہیئے تا مقدور آپ کو بچاتا رہے بعد اس کے اللہ بخشنے والا ہے اور ادھر میں لٹکتی یہ کہ نہ اس کو آپ آرام سے رکھو نہ چھوڑ دو کہ اور کسی سے نکاح کرے۔

۱۳۰۔ اوراگر دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو محفوظ کرے گا اپنی کشائش (وسیع قدرت) سے۔ اور اللہ کشائش (وسیع قدرت) والا ہے تدبیر جانتا۔

۱۳۱۔ اور اللہ کو ہے جو کچھ ہے آسمان وزمین میں، اور (سختی سے) ہم نے کہہ رکھا ہے پہلی کتاب والوں کو اور تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے، اور اگر منکر ہو گے تو (اللہ کا کوئی نقصان نہیں) اللہ کا ہے جو کچھ آسمان وزمین میں۔ اور اللہ بے پرواہ (بے نیاز) ہے سب خوبیوں سراہا۔

۱۳۲۔ اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمان وزمین میں۔ اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا (کارساز)۔ **ف**

ف8 تین بار فرمایا کہ اللہ کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں پہلی بار کشائش کا بیان ہے دوسری بار بے پروائی کا اگر تم منکر ہو تیسری بار کارسازی کا اگر تم تقویٰ پکڑو۔

۱۳۳۔ اگر چاہے تم کو دور کرے (زمین سے اے) لوگو! اور لے آئے اور لوگ۔ اور اللہ کو یہ قدرت ہے۔

۱۳۴۔ جو کوئی چاہتا ہو انعام دنیا کا، سو اللہ کے ہاں انعام دنیا کا (بھی) اور آخرت کا (بھی)۔ اور اللہ ہے سنتا دیکھتا۔ **ف**

ف8 یعنی سب مل کر شرع پر قائم رہو تو اللہ دنیا بھی دے اور آخرت بھی۔

۱۳۵۔ اے ایمان والو! قائم رہو انصاف پر، گواہی دو اللہ کی طرف، اگرچہ نقصان ہو اپنا، یا ماں باپ کا، یا قرابت والوں کا۔ اگر (خواہ) کوئی محفوظ (مالدار) ہے یا محتاج ہے تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے تم سے زیادہ۔ سو تم جی کی چاہ (خواہش) نہ مانو اس بات میں کہ برابر سمجھو۔ اور اگر تم زبان ملو (گھما پھرا کر بات کرو) گے، یا بچا جاؤ (گریز کرو) گے تو اللہ تمہارے کام سے واقف ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی گواہی میں مخطوظ کی خاطر نہ کرو اور محتاج پر ترس نہ کھاؤ اور قرابت نہ دیکھو حق ہو سو کہو اور اگر سچ کہا بھی ملی زبان سے کہ سننے کو شبہ پڑا یا تمام قصہ نہ کہا کچھ بات کام کی رکھ لی یہ بھی گناہ میں داخل ہے ۔

۱۳۶۔ اے ایمان والو! یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے اپنے رسول پر، اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے ۔ اور جو کوئی یقین نہ رکھے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور پچھلے دن پر، وہ دور پڑا بھول کر۔ ف

- - -

ف8 ایمان والے فرمایا ہے ان کو جو ظاہر میں مسلمان ہیں سو ان کو تقید ہے کہ جب تک دل سے یقین نہ لاویں گے ان سب چیزوں کا تو خدا کے ہاں مسلمان نہیں۔

۱۳۷۔ جو لوگ مسلمان ہوئے، پھر منکر ہوئے، پھر مسلمان ہوئے، پھر منکر ہوئے، پھر بڑھتے رہے انکار میں، (ہرگز) اللہ ان کو بخشنے والا نہیں، اور نہ ان کو دے راہ۔ ف

- - -

ف8 یعنی ظاہر میں مسلمان رہے اور دل سے بھٹکتے رہے تو اگر آخر کو بے یقین مرے تو کافر کے برابر ہیں ان کو بخشش نہیں اور ظاہر کی مسلمانی سے وہاں راہ نہ ملے گی۔

۱۳۸۔ خوشی سنا منافقوں کو، کہ ان کو ہے دکھ کی مار۔

۱۳۹۔ وہ جو پکڑتے ہیں کافروں کو رفیق، مسلمان چھوڑ کر۔ کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے پاس عزت؟ سو عزت اللہ کی ہے ساری۔

۱۴۰۔ اور حکم اتار چکا تم پر کتاب میں، کہ جب سنو اللہ کی آیتوں پر انکار ہوتے، اور ہنسی ہوتے، تو نہ بھو ران کے ساتھ، جب تک وہ پیٹھیں (لگ جائیں) اور بات میں اس کے سوا۔ نہیں تو تم بھی اس کے برابر

ہوئے (انہی جیسے) ۔ اللہ اکھٹا کرے گا منافقوں کو اور کافروں کو

دوزخ میں ایک جگہ ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 جو شخص ایک مجلس میں اپنے دین کے عیب سنے پھر انہی میں

بیٹھے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے ۔

۱۴۱ ۔ وہ جو تکا کرتے (منتظر رہتے) ہیں (کہ مصیبت ہو) تم کو، پھر اگر

تم کو فتح ملے اللہ کی طرف سے ، کہیں کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ ؟ اور

اگر ہوئی کافروں کی قسمت (فتح)، کہیں (کافروں کو) ہم نے گھیر نہ لیا

تم کو؟ اور بچا دیا تم کو مسلمانوں سے ۔ سو اللہ چکوتی (فیصلہ) کرے گا تم

میں قیامت کے دن۔ اور ہر گز نہ دے گا اللہ کافروں کو مسلمانوں پر

(غالب آنے کا کوئی) راہ۔ ف

۔۔۔

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص راہ حق میں ہو اور گمراہوں سے

بھی بنائے رکھے یہ بھی نفاق ہے۔

۱۴۲۔ منافق جو ہیں دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا

دے گا۔ اور جب کھڑے ہوں نماز کو، تو کھڑے ہوں جی ہارے

(بے دل)، دکھانے کو لوگوں کے، اور یاد نہ کریں اللہ کو، مگر کم۔

۱۴۳۔ ادھر میں لٹکتے (ڈانواں ڈول) دونوں کے بیچ، نہ ان (مومنوں) کی طرف اور نہ ان (کافروں) کی طرف۔ اور جس کو بھٹکائے اللہ، پھر تو نہ پائے اس کے واسطے کہیں راہ۔

۱۴۴۔ اے ایمان والو! نہ پکڑو کافروں کو رفیق، مسلمان چھوڑ کر۔ کیا لیا چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح (کھلی حجت)؟

۱۴۵۔ منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں آگ کے۔ اور ہرگز نہ پائے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار۔ **ف**

ف8 یعنی منافق اللہ تعالیٰ نے اسی قوم کو فرمایا یعنی ظاہری کلمہ پڑھتے ہیں اور کچے مسلمان ہیں اسلام میں ثابت قدم نہیں عبادت میں اللہ کی کاہلی کرتے ہیں اور نماز دکھانے کو پڑھتے ہیں اور راڑے ہیں

گمراہی کی باتوں پر اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کو مسلط کر دیا اب اللہ کے قہر سے نہ کوئی ان کو دنیا میں چھڑا سکے نہ آخرت میں کوئی ان کی سعی کرے نہ کسی کی سفارش کام آوے۔

۱۴۶۔ مگر جنھوں نے توبہ کی، اور سنوارا آپ کو (خود کو)، اور مضبوط پکڑا اللہ کو، اور نرے حکم بردار ہوئے اللہ کے، سو وہ ہیں ایمان والوں کے ساتھ۔ اور آگے دے گا اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب۔

۱۴۷۔ کیا کرے گا اللہ تم کو عذاب کر کر اگر تم حق مانو اور یقین رکھو۔ اور اللہ قدر دان ہے سب جانتا۔

۱۴۸۔ اللہ کو خوش نہیں آتا بری بات کا پکارنا، مگر جس پر ظلم ہوا ہو۔ اور اللہ ہے سنتا جانتا۔ **ف**

ف8 یعنی کسی میں عیب دین یا دنیا معلوم کرے تو اس کو مشہور نہ کرے کیونکہ اللہ سنتا جانتا ہے وہ ہر کسی کی جزا دے گا اسی کو غیبت کہتے ہیں اس میں مظلوم کو روا ہے کہ ظالم کا ظلم بیان کرے اسی طرح اور بھی کئی مقام میں غیبت روا ہے یہ حکم یہاں شاید اس پر فرمایا کہ منافق کا نام مشہور نہ کیجئے جیسے حضرت نے مشہور نہیں کیا اس میں اس کا دل زیادہ بگڑتا ہے مبہم نصیحت کرے منافق آپ سمجھ لے گا اس میں شاید ہدایت پاوے۔

۱۴۹۔ اگر تم کھلی کرو کچھ بھلائی، یا اس کو چھپاؤ، یا معاف کرو برائی کو، تو اللہ بھی معاف کرنے والا ہے مقدور رکھتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی منافق کو چاہو کہ صادق کرو تو ظاہر کے طعن سے چھپا سمجھانا بہتر ہے اور درگذر خوب ہے اللہ بھی جانتا بوجھتا بندوں سے درگذر کرتا ہے۔

۱۵۰۔ جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے، اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں، اللہ میں اور اس کے رسولوں میں، اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو، اور چاہتے ہیں کہ نکالیں بیچ میں ایک راہ۔

۱۵۱۔ ایسے لوگ وہی ہیں اصل کافر۔ اور ہم نے تیار رکھی ہے منکروں کے واسطے ذلت کی مار۔ ف

- - -

ف8 یہاں سے ذکر ہے یہود کا قرآن میں اکثر ان کا اور منافقوں کا ذکر اکٹھا ہی فرمایا کہ اللہ کا ماننا یہی ہے کہ زمانے کے پیغمبر کا حکم مانے اس بغیر اللہ کا ماننا غلط ہے۔

۱۵۲۔ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر، اور جدا (فرق) نہ کیا کسی کو ان میں، ان کو دے گا ان کے ثواب۔ اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

۱۵۳۔ تجھ سے مانگتے (مطالبہ کرتے) ہیں کتاب والے کہ ان پر اتار لائے کتاب آسمان سے۔ سو مانگ چکے ہیں موسیٰ سے اس سے بڑی چیز، بولے ہم کو دکھا دے اللہ کو سامنے، پھر ان کو پکڑا بجلی نے ان

کے گناہ پر۔ پھر بنا لیا بچھڑا نشانیاں پہنچے پیچھے، پھر ہم نے وہ بھی
معاف کیا، اور دیا (ہم نے) موسیٰ کو غلبہ صریح (کھلا)۔
۱۵۴۔ اور ہم نے اٹھایا ان پر پہاڑ، ان کے قول لینے میں۔ اور ہم نے
کہا، داخل ہو دروازے میں سجدہ کر کر، اور ہم نے کہا زیادتی مت کرو
ہفتے کے دن میں، اور ان سے لیا قول گاڑھا (پختہ)۔
۱۵۵۔ سو ان کے قول توڑنے پر اور منکر ہونے پر اللہ کی آیتوں سے
اور خون کرنے پر پیغمبروں کا ناحق اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر
غلاف ہے، کوئی نہیں، پر اللہ نے مہر کی ہے ان (کے دلوں) پر
مارے کفر کے، سو یقین (ایمان) نہیں لاتے مگر کم۔
۱۵۶۔ اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا طوفان (بہتان) بولنے پر،
۱۵۷۔ اور (ان کے) اس کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰ مریم کے
بیٹے کو، جو رسول تھا اللہ کا۔ اور نہ اس کو مارا ہے، اور نہ سولی پر

چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی (مشتبہ کر دیا گیا) ان کے آگے۔

اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں (اختلاف کیا)، وہ اس جگہ شبہ میں پڑے ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر مگر اٹکل (گمان) پر چلنا۔

اور اس کو مارا نہیں (انہوں نے) بیشک۔

۱۵۸۔ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف، اور وہ ہے اللہ زبردست حکمت والا۔ **ف**

ف8 یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو اور مسیح اور رسول خدا نہیں کہتے یہ اللہ نے ان کے خطاب ذکر فرمائے اور فرمایا کہ اس کو ہرگز نہیں مارا حق تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بنا دی اس صورت کو سولی چڑھایا پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو

مارا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں بعضے
کہتے ہیں کہ بدن کو مارا ان کی روح اللہ کے پاس چڑھ گئی بعضے کہتے ہیں
مارا تھا پھر تین روز کے بعد زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ
بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اس نے
بتایا کہ اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک
گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے اس آن کی خبر نہ ان کو نہ ان کو۔

۱۵۹۔ اور جو (کوئی) فرقہ ہے کتاب والوں میں، سو اس پر یقین لائیں
گے اس کی موت سے پہلے، اور قیامت کے دن (مسیح) ہوگا ان کا
بتانے والا (گواہ)۔ **ف**

ف8 حضرت عیسیٰؑ ابھی زندہ ہیں جب یہود میں دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں آکر اس کو ماریں گے اور یہود و نصاریٰ سب اس پر ایمان لادیں گے کہ یہ نہ مرے تھے۔

۱٦۰۔ سو یہود کے گناہ سے ہم نے حرام کیں ان پر کتنی پاک چیزیں، جو ان کو حلال تھیں، اور اس سے (بنا پر بھی) کہ اٹکتے (روکتے) تھے اللہ کی راہ سے بہت۔ ف

ف8 یعنی اوپر سے سب شرارتیں ان کی جو ذکر کیں بعضی پہلے ہوئیں اور بعضی پیچھے لیکن مجمل یہ کہ گناہ پر دلیر تھے اس واسطے ان کو شریعت سخت رکھی کہ سرکشی ٹوٹے۔

۱۶۱۔ اوران کے سود لینے پر، اوران کو اس سے منع ہو چکا، اور لوگوں کے مال کھانے پر ناحق۔ اور تیار رکھی ہے ہم نے منکروں کے واسطے دکھ کی مار (دردناک عذاب)۔

۱۶۲۔ لیکن جو ثابت (پختہ) ہیں علم پر ان میں، اور ایمان والے، سو مانتے ہیں جو اترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے، اور آفرین نماز پر قائم رہنے والوں کو، اور دینے والے زکوٰۃ کے، اور یقین رکھنے والے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ ایسوں کو ہم دیں گے بڑا ثواب۔

۱٦۳ ۔ ہم نے وحی بھیجی تیری طرف، جیسے وحی بھیجی نوح کو اور نبیوں
کو اس کے بعد، اور وحی بھیجی (ہم نے) ابراہیم کو اور اسماعیل کو، اور
اسحٰق کو اور یعقوب کو، اور اس کی اولاد کو، اور عیسیٰ کو اور ایوب کو اور
یونس کو، اور ہارون کو اور سلیمان کو۔ اور ہم نے دی داؤد کو زبور۔
۱٦۴ ۔ اور کتنے رسول جن کا احوال سنایا ہم نے تجھ کو آگے، اور کتنے
رسول جن کا احوال نہیں سنایا تجھ کو۔ اور باتیں کیں اللہ نے موسیٰ
سے بول کر۔
۱٦۵ ۔ کتنے رسول (بھیجے) خوشی اور ڈر سنانے والے، تا (کہ) نہ رہے
لوگوں کو اللہ پر الزام (کوئی حجت) کی جگہ، رسولوں کے (آجانے کے)
بعد۔ اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی عذر کی جگہ نہ رہے کہ ہم کو تیری مرضی معلوم ہوتی تو اس پر چلتے یہ اللہ کی حکمت اور تدبیر ہے اور اگر زبردستی کرے تو اس کی حاجت نہیں۔

١٦٦۔ لیکن اللہ شاہد ہے اس پر جو تجھ کو نازل کیا، کہ یہ نازل کیا ہے اپنے علم کے ساتھ۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔ اور (حالانکہ) اللہ بس (کافی) ہے حق ظاہر کرنے والا (گواہ)۔ ف

ف8 یعنی وحی ہر پیغمبر کو آتی رہی ہے کچھ نیا کام نہیں پر اس کلام میں اللہ نے اپنا خاص علم اتارا اور اللہ اس حق کو ظاہر کر دے گا چنانچہ

ظاہر ہوا کہ جس قدر ہدایت اس نبی سے ظاہر ہوئی اور کسی سے نہ ہوئی۔

۱۶۷۔ جو لوگ منکر ہوئے، اور اٹکے (رکے) اللہ کی راہ سے، وہ دور پڑے ہیں بھول (گمراہ ہو) کر۔

۱۶۸۔ جو لوگ منکر ہوئے اور حق دبا (روکے) رکھا، ہر گز اللہ بخشنے والا نہیں ان کو، اور نہ ان کو ملا (ہدایت) دے راہ (کی)۔

۱۶۹۔ مگر راہ دوزخ کی، پڑے رہیں اس میں ہمیشہ۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

۱۷۰۔ لوگو! تم پاس رسول آچکا، ٹھیک بات لے کر تمہارے رب کی، سو مانو کہ بھلا ہو تمہارا، اور اگر نہ مانو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں۔ اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمت والا۔

۱۷۱۔ اے کتاب والو! مت مبالغہ کرا پنے دین کی بات میں، اور مت بولواللہ کے حق میں مگر بات تحقیق۔ مسیح جو ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا، رسول ہے اللہ کا۔ اوراس کا کلام جوڈال دیا مریم کی طرف، اور روح اس کے ہاں کی۔ سومانواللہ کواوراس کے رسولوں کو۔ اورمت بتاؤاس کو تین۔ یہ بات چھوڑو، کہ بھلاہو تمہارا۔ اللہ جو ہے سوایک معبود ہے۔ اس لائق نہیں کہ اس کے اولاد ہو۔ اس کا ہے جو کچھ آسمان وزمین میں ہے۔ اوراللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا۔

ف

ف8 یہ خطاب ہے نصاریٰ کوکہ اللہ کو تین جگہ بتاتے ہیں باپ اور بیٹااورروح القدس فرمایاکہ دین کی بات میں مبالغہ عیب ہے ایک

شخص سے اعتقاد ہو تو اس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھئے جتنی بات
تحقیق ہو وہی کہئے اور فرمایا فی الحقیقت بیٹا جنے یہ اللہ کو لائق نہیں اور
بیٹا کرے تو اس کو پیش کار کی حاجت نہیں وہ بس ہے کام بنانے
والا۔

۱۷۲۔ مسیح ہرگز برا نہ مانے اس سے کہ بندہ ہو اللہ کا اور نہ فرشتے
نزدیک والے۔ اور جو کوئی کنیائے (کنارہ کرے) اللہ کی بندگی سے،
اور تکبر کرے، سو وہ جمع کرے ان سب کو اپنے پاس اکھٹا۔
۱۷۳۔ پھر جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک، ان کو پورا کر دے گا ان
کا ثواب، اور بڑھتی دے گا اپنے فضل سے۔ اور جو کنیائے (کنارہ
کرے) اور تکبر کیا، سو ان کو مارے گا دکھ کی مار (دردناک عذاب)۔
اور نہ پائیں گے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار۔

۱۷۴۔ لوگو! تم پاس پہنچ چکی، تمہارے رب کی طرف سے سند
(دلیل)، اوراتاری ہم نے تم پر روشنی واضح۔

۱۷۵۔ سوجو یقین لائے اللہ پر، اوراس کو مضبوط پکڑا توان کو داخل
کرے گا اپنی مہر (رحمت) میں اور فضل میں، اور پہنچا دے (دکھائے
گا) گا اپنی طرف (کی) سیدھی راہ۔

۱۷۶۔ حکم پوچھتے ہیں تجھ سے۔ تو کہہ اللہ حکم بتا تا ہے تم کو کلالہ کا۔
اگرایک مرد مر گیا کہ اس کو بیٹا نہیں، اوراس کوایک بہن ہے تواس کو
پہنچے آدھا جو چھوڑ مرا۔ اوروہ بھائی وارث ہے اس بہن کا اگر نہ رہے
(ہو) اس کو بیٹا۔ پھر اگر بہنیں دو ہوں توان کو پہنچے دو تہائی جو کچھ چھوڑ
مرا۔ اوراگر کئی شخص ہیں اس ناتے (رشتے) کے مرداور عورتیں، تو

مرد کودو برابر حصہ عورت کا۔ بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے کہ نہ بھکو۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ ف

ف8 کلالہ کے معنی ہارا ضعیف یہاں فرمایا اس کی جس کے وارثوں میں باپ بیٹا نہیں کہ اصل وارث وہی تھے تو اس وقت سگے بہن بھائی کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے سگے نہ ہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا بری ایک بہن کو آدھا اور دو کو دو تہائی اور ملے ہوں بھائی بہن تو مرد کو حصہ دوہرا عورت کو اکہرا اور جو نرے بھائی ہوں تو ان کو فرمایا کہ وہ بہن کے وارث ہیں یعنی حصہ میں معین نہیں وہ عصبہ ہیں

فائدہ8 اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سے بچے سو وہ لے۔ ***

۵۔ مائدہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اے ایمان والو! پورا کرو قرار (عہد و پیمان)۔ **ف ۱** حلال ہوئے تم کو چوپائے مویشی، سوا اس کے جو تم کو سنا دیں گے، مگر حلال نہ جانو شکار کو اپنے احرام میں۔ (بیشک) اللہ حکم کرتا ہے جو چاہے۔ **ف ۲**

ف ۱8 یعنی جب آدمی مسلمان ہوا تو سب حکم اللہ کے قبول کرنے ٹھہرا چکا اب آگے حکم فرمائے ان کو قبول کرو۔

ف ۲8 مواشی یا جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو جیسے گائے بکری پھر جنگل کے ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ اسی میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہے ان کو احرام کے وقت اور اسی طرح کے مکان میں حرام فرمایا اس کے ساتھ حرم کے آداب اور بھی فرمائے۔

۲۔ اے ایمان والو! حلال نہ سمجھو اللہ کے نام کی چیزیں اور نہ ادب والا مہینہ، اور نہ نیاز کے جانور جو مکہ کو جائیں، اور نہ (ان کی جن کے) گلے میں لٹکن والیاں (پٹّے ہیں) اور نہ آنے والوں کو ادب والے گھر کی طرف، کہ ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب کا اور خوشی۔ اور جب

احرام سے نکلو تو شکار کرو۔ اور باعث نہ ہو تم کو ایک قوم کی دشمنی کہ تم کو روکتے تھے ادب والی مسجد سے، اس پر کہ زیادتی کرو۔ اور آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری پر، اور مدد نہ کرو گناہ پر اور زیادتی پر، اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ (بیشک) اللہ کا عذاب سخت ہے۔ **ف**

ف8 حلال نہ سمجھو یعنی ہاتھ نہ ڈالو اللہ کے نام کی چیزوں پر یعنی کافر بھی اگر نیاز کعبہ لاویں تو لوٹ مت لو اور راہ حرام میں ان کو نہ مارو اور لٹکن والیاں بھی وہی قربانی کے جانور ہیں کہ مکہ کو لے جاتے ہیں نشان کر کرا اور فرمایا کہ کافروں نے تم کو روکا تھا مسجد سے تم زیادتی نہ کرو یعنی آنے کو نہ روکو باقی آگے سے منع کر دو کہ کافر نہ آوے تو یہ روا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر جس کام میں اللہ کو تعظیم کرے اس

کام کو فضیحت نہ کرے مگر جو بت کی تعظیم کرے تو البتہ اہانت کرے۔

۳۔ حرام ہوا تم پر مردہ، اور لہو، اور گوشت سؤر (خنزیر) کا، اور جس چیز پر نام پکارا اللہ کے سوا (غیر اللہ) کا، اور جو مر گیا (گلا) گھٹ کر، یا چوٹ سے یا گر کر یا سینگ مارے (لگنے) سے، اور جس کو کھایا پھاڑنے والے (درندے) نے، مگر جو ذبح کر لیا۔ اور (حرام ہے) جو ذبح ہوا کسی تھان (آستانے) پر، اور یہ کہ بانٹا (قسمت معلوم) کرو پانسے ڈال کر۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ آج نا امید ہوئے کافر تمہارے دین سے، سو ان سے مت ڈرو، اور مجھ سے ڈرو، آج میں پورا دے چکا تم کو دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین مسلمانی (اسلام)۔ پھر جو کوئی ناچار (مجبور)

ہو گیا بھوک میں، کچھ گناہ پر نہیں ڈھلتا، تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔

ف

ف8 مواشی میں سے یہ چیزیں حرام فرما دیں سور اور ہر چیز کا لہو اور آپ سے مرا یا کسی طرح بغیر ذبح کے اور جو خدا کے سوا کسی کے نام پر ذبح کیا اور جو کسی مکان کی تعظیم پر ذبح کیا سوائے خانہ خدا مگر یہ چیزیں مضطر کو معاف ہیں اور بانٹا کرنا پانسوں سے یہ کافروں کا ایک جوا تھا کہ شرط بد کے ایک جانور دس شخص نے خریدا اور ذبح کیا اور دس پانسے تھے کسی پر لکھا آدھا کسی پر پاؤ کم زیادہ کوئی خالی پھر بانٹنے لگے تو ہر ایک کے نام پر جو پانسا آیا وہی حصہ اس کو ملا یا خالی نکل گیا شرط بدنی تمام حرام ہے، یہ بھی اسی میں داخل ہے،

فائدہ8اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا کے نام پر جانور ذبح ہوا یا غیر خدا کی تعظیم پر وہ مردار ہے ،

فائدہ8 یہ جو فرمایا کہ آج پورا دین تمہارا دے چکا یہ آیت آخر کو اتری ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اس کے بعد تین مہینے حضرت زندہ رہے ہیں۔

۴۔ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کو کیا حلال ہے ، تو کہہ ، تم کو حلال ہیں ستھری چیزیں ، اور جو سدھاؤ شکاری جانور (شکار پر) دوڑانے کو ، کہ ان کو سکھاتے ہو کچھ ایک جو اللہ نے تم کو سکھایا ہے ، سو کھاؤ اس میں سے کہ رکھ چھوڑیں تمہارے واسطے ، اور اللہ کا نام لو اس پر۔ اور

ڈرتے رہو اللہ سے ۔ (بیشک) اللہ شتاب (جلدی) لینے والا ہے

حساب ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 مواشی کا حکم تو فرما دیا پھر لوگوں نے اور چیزوں کو پوچھا تو فرمایا

کہ ستھری چیزیں تم کو حلال ہیں سو حضرت نے جو منع فرمائیں معلوم

ہوا کہ وہ ستھری نہیں جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندہ مثلاً شیر یا

باز یا چیل اور اسی میں داخل ہوئے مردار خوار سارے کوا وغیرہ اور

جیسے گدھ اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ ۔

فائدہ8 اور پہلے حرام فرمایا جس کو پھاڑنے والے نے کھایا اب اس

میں سے شکار سے سیدھے جانور کا مارا ہوا حلال کیا جب اس نے آدمی

کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھنا شرط سدھا وہ کہ پکڑ کر

رکھ چھوڑے آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہیں مگر بھولے تو معاف ہے۔

۵۔ آج حلال ہوئیں تم کو سب چیزیں ستھری (پاکیزہ)۔ اور کتاب والوں کا کھانا تم کو حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے، اور (حلال ہیں) قید والی عورتیں مسلمان، اور قید والی عورتیں کتاب والوں کی، جب دو ان کو مہر ان کے، قید (نکاح) میں لانے کو، نہ مستی نکالنے کو، اور نہ چھپی آشنائی کرنے کو۔ اور جو کوئی منکر ہوا ایمان سے اس کی محنت ضائع ہوئی، اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں ہے۔

ف

ف8 فرمایا کہ آج تم کو ستھری چیزیں حلال ہوئیں یعنی حضرت ابراہیمؑ کے وقت یہ سب حلال تھیں جب توریت نازل ہوئی تو یہود کی سزا میں اکثر چیزیں منع ہوئیں اور انجیل میں حلال اور حرام بیان نہ ہوا اب قرآن میں وہی دین ابراہیم کے موافق سب حلال ہوئیں اور فرمایا کہ کتاب والوں کا کھانا حلال ہے یعنی ان ذبح اوپر جو کی شرط فرمائی کہ اللہ کا نام ذکر ہو اور غیر کی تعظیم نہ ہو یہاں ایک شرط فرما دی کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب یعنی یہود یا نصاریٰ اور کسی دین اور مذہب والے کا ذبح نہیں حلال اگرچہ نام اللہ کا لے اس کا لینا معتبر نہیں اور فرمایا کہ اسی طرح مسلمان کو عورت نکاح کرنی ان کی حلال ہے اوروں کی نہیں جو جن شرطوں سے آپس میں نکاح درست ہے اسی طرح ان کا درست ہے پھر فرمایا کہ اہل کتاب کو اور کفار سے

وہ حکم میں مخصوص کیا یہ فقط دنیا میں ہے اور آخرت میں ہر کافر خراب ہے اگر نیک عمل بھی کرے تو قبول نہیں۔

٦۔ اے ایمان والو! جب اٹھو (کھڑے ہو) نماز کو (کیلیئے)، تو دھولو اپنے منہ، اور ہاتھ کہنیوں تک، اور مل (مسح کر) لو اپنے سَر کو اور پاؤں (دھولو) ٹخنوں تک۔ اور اگر تم کو (حالت) جنابت ہو تو (نہا کر) خوب طرح پاک ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں، یا ایک شخص تم میں آیا ہے جائے ضرور (بیت الخلا) سے، یا لگے (مباشرت کی) ہو عورتوں سے، پھر نہ پاؤ پانی، تو قصد (تیمّم) کرو زمین (مٹی) پاک کا، اور مل (مسح کر) لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے، اور لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے، اور اپنا احسان پورا کیا چاہے (کرنا چاہتا ہے) تم پر، کہ شاید تم احسان مانو۔

۷۔ اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر، اور عہد اس کا جو تم سے ٹھہرایا (لیا)، جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور مانا۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، (بیشک) اللہ جانتا ہے جیوں (دلوں) کی بات۔ ف

ف8 اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو یاد دلایا کرتا ہے کہ میرے عہد پر قائم رہو اسی طرح ہم کو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت سے بیعت کرتے یعنی ہاتھ پکڑ کر قول دیتے بہت چیزیں کرنے کا جیسے پانچ نمازیں اور روزہ رمضان اور زکوٰۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی اور بہت چیزیں کرنے کا جیسے پانچ نمازیں اور روزہ رمضان اور زکوٰۃ اور حج اور خیر خواہی ہر مسلمان کی اور بہت چیزیں چھوڑنے پر جیسے خون اور زنا اور چوری اور تہمت

لگانی بے گناہ کو اور سر دار سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو۔

۸۔ اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی، اور ایک قوم کی دشمنی کے باعث عدل نہ چھوڑو۔ عدل کرو۔ یہی بات لگتی ہے تقویٰ سے۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 اکثر کافروں نے مسلمانوں سے بڑی دشمنی کی تھی پیچھے مسلمان ہوئے تو فرمایا کہ ان سے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہ یہی حکم ہے حق بات میں دوست اور دشمن برابر ہے۔

۹۔ وعدہ دیا اللہ نے ایمان والوں کو، جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کو بخشنا ہے اور بڑا ثواب ہے۔

۱۰۔ اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری آیتیں وہ ہیں دوزخ والے۔

۱۱۔ اے ایمان والو! یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب قصد کیا ایک لوگوں نے کہ تم پر ہاتھ چلائیں، پھر روک لئے تم سے ان کے ہاتھ، اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اور اللہ پر چاہئیے بھروسا ایمان والوں کو۔

۱۲۔ اور لے چکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل کا، اور اٹھائے (مقرر کئے) ہم نے ان میں بارہ سردار۔ اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اگر کھڑی رکھو گے نماز اور دیتے رہو گے زکوٰۃ، اور یقین لاؤ

گے میرے رسولوں پر اور ان کو مدد دو گے، اور قرض دو گے اللہ کو،

اچھی طرح کا قرض، تو میں اتاروں گا تم سے برائیاں تمہاری، اور

داخل کروں گا تم کو باغوں میں کہ بہتی نیچے ان کے نہریں، پھر جو کوئی

منکر ہوا تم میں اس کے بعد، وہ بیشک بھولا سیدھی راہ سے۔ ف

ف8 یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینا حضرت موسیٰؑ کی آخر

عمر میں یہ قرار لیے ہیں یہ سورت حضرت کی آخر عمر میں نازل ہوئی

شاید ہم کو سنایا اسی واسطے کہ ہم کو بھی یہی تقید ہے ایک عہد اس

امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہوں ان کی مدد کرو اس کے بدل ہم

سے یہ ہے کہ خلفاء کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سرداروں کا یہاں فرمایا

اسی اشارہ کو کہ حضرت نے بتایا ہے میری امت میں بارہ خلیفہ ہوں

گے قوم قریش سے اور فرمایا ہے کہ جو خرابی ہوئی پہلی امت سے جیسے
وہ خراب ہوئے پیغمبروں کی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ
پر خروج کر کر۔

۱۳۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان کو لعنت کی، اور کر دیئے ان
کے دل سیاہ۔ بدلتے ہیں کلام (اللہ) کو اپنے ٹھکانے (اس کی اصل
جگہ) سے، اور بھول گئے ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو ان کو کی
تھی۔ اور ہمیشہ تو خبر پاتا ہے ان کی ایک دغا (خیانت) کی، مگر
تھوڑے لوگ ان میں۔ سو معاف کر اور درگذر (کر) ان سے،
(بیشک) اللہ چاہتا (پسند کرتا) ہے نیکی (اچھا کرنے) والوں کو۔
۱۴۔ اور وہ جو کہتے ہیں آپ (خود) کو نصاریٰ، ان سے بھی لیا تھا ہم
نے عہد ان کا، پھر بھول گئے ایک فائدہ لینا، اس نصیحت سے جو ان

کو کی تھی، پھر ہم نے لگا دی (ان کے درمیان) آپس میں دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک ۔ اور آخر جزا دے گا ان کو اللہ جو کرتے تھے ۔ ف

۔۔۔

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ جب اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جاوے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور حمیت رہ جاوے تو راہ سے بہکے ۔

۱۵ ۔ اے کتاب والو! آیا تم پاس رسول ہمارا، کھولتا ہے تم پر بہت چیزیں جو تم چھپاتے تھے کتاب کی، اور درگذر کرتا ہے بہت چیز

سے ۔ تم پاس آئی ہے اللہ کی طرف سے روشنی، اور کتاب بیان کرتی ۔

١٦ ۔ جس سے اللہ راہ پر لاتا ہے جو کوئی تابع ہوا اس کی رضا کا، بچاؤ کی راہ پر، اور ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی میں اپنے حکم سے، اور ان کو چلاتا ہے سیدھی راہ ۔

١٧ ۔ بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا ۔ تو کہہ پھر کس کا کچھ چلتا ہے اللہ سے، اگر وہ چاہے کہ کھپا دے (فنا کر دے) مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں سارے ۔ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان و زمین کی اور جو دونوں کے بیچ ہے ۔ بناتا ہے جو چاہے ۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ **ف**

ف8 اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھاویں والا نبی اس لائق کا ہے کو ہیں۔

۱۸۔ اور کہتے ہیں یہود اور نصاریٰ ہم بیٹے ہیں اللہ کے، اور اس کے پیارے۔ تو کہہ پھر کیوں عذاب کرتا ہے تم کو تمہارے گناہوں پر؟ کوئی نہیں، تم بھی ایک انسان ہو اس کی پیدائش میں، بخشے جس کو چاہے اور عذاب کرے جس کو چاہے۔ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان و زمین کی، اور جو دونوں کے بیچ ہے۔ اور اسی کی طرف رجوع (لوٹ کر جانا) ہے۔

۱۹۔ اے کتاب والو! آیا ہے تم پاس رسول ہمارا، توڑا پڑے پیچھے رسولوں کا (سلسلہ رسالت منقطع رہنے کے بعد)، کبھی (مبادا) تم کہو کہ ہم پاس نہ آیا کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا۔ سو آ چکا تمہارے پاس خوشی اور ڈر سنانے والا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت عیسیٰؑ سے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے کہ ہم رسولوں کے وقت میں نہ ہوئے کہ تربیت ان کی پاتے اب بعد مدت تم کو رسول کی صحبت جانو اور اللہ قادر ہے اگر تم نہ قبول کرو گے اور خلق کھڑی کر دے گا تم سے بہتر جیسے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا ان کی قوم نے اللہ نے ان کو محروم کر دیا اوروں کے ہاتھ ملک شام فتح کروا دیا۔

۲۰۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو، اے قوم! یاد کرو، احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب پیدا کئے تم میں نبی اور کر دیا تم کو بادشاہ۔ اور دیا تم کو جو نہیں دیا کسی کو جہان میں۔

۲۱۔ اے قوم! داخل ہو زمین پاک ہے (ارض مقدس میں)، جو لکھ دی ہے اللہ نے تم کو، اور الٹے نہ (اگر پسپا ہو) جاؤ اپنی پیٹھ پر، پھر جا پڑو گے نقصان میں۔ ف

ف8 حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کا وطن چھوڑ نکلے اللہ کی راہ میں اور ملک شام میں آ کر ٹھہرے اور مدت تک ان کو اولاد نہ ہوئی، تب اللہ تعالیٰ نے ان کو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤں گا اور زمین

شام ان کو دوں گا اور نبوت اور دین اور کتاب اور سلطنت ان میں رکھوں گا پھر حضرت موسیٰ کے وقت وہ وعدہ پورا ہوا بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگار سے خلاص کیا اور اس کو غرق کیا اور ان کو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک شام تمہارا ہے حضرت موسیٰ نے بارہ شخص بارہ قبیلہ بنی اسرائیل پر سردار کیئے تھے ان کو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لاویں وہ خبر لائے تو ملک شام کی بہت خوبیاں بیان کیں اور وہاں مسلط تھے عمالقہ ان کی قوت و زور بھی بیان کیا حضرت موسیٰ نے ان کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن نہ کہو ان میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے قوم نے سنا تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر الٹے مصر میں جاویں اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اس قدر مدت جنگلوں میں پھرتے رہے، جب اس قرن کے لوگ مر چکے مگر

وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوئے ان کے ہاتھ سے فتح ہوئی۔

۲۲۔ بولے ، اے موسیٰ!وہاں ایک لوگ ہیں زبردست۔ اور ہرگز وہاں نہ جائیں گے ، جب تک وہ نکل چکیں وہاں سے ۔ پھر اگر وہ نکلیں وہاں سے ، تو ہم داخل ہوں۔

۲۳۔ کہا دو مردوں نے ڈروالوں میں سے ، خدا کی نوازش تھی ان دو پر ، پیٹھ (گھس) جاؤ ان پر حملہ کر کر دروازے میں۔ پھر جب تم اس میں پیٹھو (داخل ہو) ، تو تم غالب ہو۔ اور اللہ پر بھروسا کرو اگر یقین رکھتے ہو۔

۲۴۔ بولے، اے موسیٰ! ہم ہر گز نہ جائیں ساری عمر، جب تک وہ رہیں گے اس میں، سو تو جا اور تیرا رب دونوں لڑو، ہم یہاں ہی بیٹھے ہیں۔

۲۵۔ بولا، اے رب! میرے اختیار میں نہیں، مگر میری جان اور میرا بھائی، سو فرق کر تو ہم میں اور بے حکم قوم میں۔

۲٦۔ کہا تو وہ (سرزمین) ان سے بند ہوئی چالیس برس۔ سر مارتے (بھٹکتے) پھریں گے ملک میں۔ سو تو افسوس نہ کر بے حکم لوگوں پر۔

ف

۔۔۔

ف8 اہل کتاب کو یہ قصہ سنایا اس پر کہ اگر تم رفاقت نہ کرو گے پیغمبر کی تو یہ نعمت اوروں کے نصیب ہو گی آگے اسی پر قصہ سنایا ہابیل و قابیل کا کہ حسد والا مردود ہے۔

۲۷۔ اور سنا ان کو احوال تحقیق آدم کے دو بیٹوں کا۔ جب نیاز (قربانی) کی دونوں نے کچھ نیاز، پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے، (اس نے) کہا میں تجھ کو مار ڈالوں گا۔ وہ بولا کہ اللہ قبول کرتا ہے (قربانی) سو ادب والوں (پرہیزگاروں) سے۔

ف

۔۔۔

ف8 حضرت آدمؑ کی اولاد ہونے لگی ایک حمل میں دو شخص بیٹا اور بیٹی اس وقت میں بہن بھائی کا نکاح روا تھا ضرورت کو حضرت آدمؑ تو بھی احتیاط کرتے ایک حمل کے بہن بھائی نہ ملاتے ایک بیٹی حضرت آدمؑ ہابیل کو دینے لگے اسی کو قابیل لگا مانگنے انہوں نے دونوں کی خاطر رکھی کہا تم دونوں کی خاطر رکھی کہا تم دونوں اللہ کی نیاز کرو ہابیل جو نبی کے حکم پر تھا اس کی نیاز چھوڑ گئی قابیل نے حسد چاہا کہ ہابیل کو مار ڈالے آخر مار ڈالا، اب تک جہاں خون ناحق ہوتا ہے اس پر بھی ایک وبال چڑھتا ہے۔

۲۸۔ اگر تو ہاتھ چلائے گا مجھ کو مارنے کو میں نہ ہاتھ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو۔ میں ڈرتا ہوں اللہ سے، جو صاحب ہے سب جہان کا۔

ف

۔۔۔

ف8 اگر کوئی ناحق کسی کو مارنے لگے تو اس کو رخصت ہے کہ ظالم کو مارے اور اگر صبر کرے تو شہادت کا درجہ ہے۔

۲۹۔ میں چاہتا ہوں کہ تو حاصل کرے (سمیٹ لے) میرا گناہ، اور اپنا گناہ، پھر ہو دوزخ والوں میں۔ اور یہی ہے سزا بے انصافوں کی۔

ف

ف8 یعنی تیرے گناہ عمر کے تجھ پر ثابت رہیں اور میرے خون کا گناہ چڑھے اور میری عمر کے گناہ اتریں۔

۳۰۔ پھر اس کو راضی کیا اس کے نفس نے خون پر اپنے بھائی کے، پھر اس کو مار ڈالا تو ہو گیا زیان (نقصان اٹھانے) والوں میں۔

۳۱۔ پھر بھیجا اللہ نے ایک کوا کرید تا زمین کو کہ اس کو دکھائے کس طرح چھپاتا ہے عیب اپنے بھائی کا۔ بولا، اے خرابی! کہ مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ ہوں برابر اس کوے کے، کہ میں چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا، پھر لگا پچھتانے۔ ف

ف8 اس سے پہلے کوئی انسان مرا نہ تھا کہ معلوم ہو کہ مردے کا بدن کیا کرے قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اس کا بدن پڑا رہے گا تو لوگ دیکھ کر مجھ کو پکڑیں گے اس کو پوٹ باندھ کر لیے پھرا کئی روز آخر اللہ نے ایک کوا بھیجا اس نے زمین کو کریدا اس کو دکھا کر یہ سمجھا کہ اس کے بدن کو دفن کرنا چاہئے اور نقل میں یوں آیا ہے کہ ایک کوے نے زمین کرید کر دوسرے کوے مردے کو دفن کیا اس نے دفن کیا اس نے دفن بھی دیکھا اور بھائی کی خیر خواہی دوسرے بھائی کے حق میں دیکھی اور اپنے فعل سے پشیمان ہوا۔

۳۲۔ اسی سبب سے ۔ لکھا (فرض کر دیا) ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مار ڈالے ایک جان، سوائے بدلے جان کے، یا فساد کرنے پر

ملک میں، توگویا مارڈالا سب لوگوں کو۔ اور جس نے جلایا (زندگی دی) ایک جان کو، گویا جلایا (زندہ کیا) سب لوگوں کو۔ لا چکے ہیں ان پاس رسول ہمارے صاف حکم، پھر بہت لوگ ان میں اس پر بھی ملک میں دست درازی کرتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی اول روئے زمین میں بڑا گناہ یہی ہوا اس سے آگے رسم پڑی اسی سبب سے توریت میں اس طرح فرمایا کہ ایک کو مارا جیسے سب کو مارا یعنی ایک کے کرنے سے اور دلیر ہوتے ہیں تو سب کے گناہ میں وہ اول بھی شریک ہے اور جیسا کہ ایک کو جلایا سب کو جلایا۔

۳۳۔ یہی سزا ہے ان کی جو لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور دوڑتے ہیں ملک میں، فساد کرنے کو، کہ ان کو قتل کریئے یا سولی چڑھائیے، یا کاٹیے ان کے ہاتھ اور پاؤں مقابل کا، یا دور کریے (نکال دئیے جائیں) اس ملک سے۔ یہ ان کی رسوائی ہے

دنیا میں، اور ان کو آخرت میں بڑی مار ہے۔ ف

- - -

ف8 اول فرمایا خون کرنا گناہ ہے مگر بدلے میں یا فساد کی سزا میں اب اس کا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ ورسول سے یعنی حاکم کے مخالف ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے تو سولی چڑھا کر مارے یا قتل کرے یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹیے یا قید میں ڈال رکھیے جیسی خطا ہو ویسی سزا۔

۳۴۔ مگر جنہوں نے توبہ کی تمہارے ہاتھ پڑنے (قابو پانے) سے
پہلے۔ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اگر ایک شخص سر راہ لوٹتا تھا اب اس نے موقوف کیا اور
اسباب اس کام کا دور کیا تو اس پر حد نہیں آتی۔

۳۵۔ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے، اور ڈھونڈو اس تک
وسیلہ، اور لڑائی کرو اس کی راہ میں شاید تمہارا بھلا ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی رسول کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کے عقل سے کرو سو قبول نہیں۔

۳۶۔ جو کافر ہیں، اگر ان کے پاس ہو جتنا کچھ زمین میں ہے سارا اور اس کے ساتھ اتنا اور، چھڑوائی (فدیہ) میں دیں اپنے قیامت کے عذاب سے، وہ ان سے قبول نہ ہو۔ اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

۳۷۔ چاہیں گے، کہ نکل جائیں آگ سے، اور وہ نکلنے والے نہیں، اور ان کو عذاب دائم (ہمیشہ رہنے والا) ہے۔

۳۸۔ اور جو کوئی چور ہو مرد یا عورت، تو کاٹ ڈالو ان کے ہاتھ، سزا ان کی کمائی کی، تنبیہ اللہ کی طرف سے۔ اور اللہ زور آور ہے حکمت والا۔

۳۹۔ پھر جس نے توبہ کی اپنی تقصیر (گناہ) پیچھے اور سنوار پکڑی
(اصلاح کرلی) تو اللہ اس کو معاف کرتا ہے۔ بیشک اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔

۴۰۔ تو نے معلوم نہیں کیا کہ اللہ کو ہے سلطنت آسمان وزمین کی،
عذاب کرے جس کو چاہے اور بخشے جس کو چاہے۔ اور اللہ سب چیز پر
قادر ہے۔ **ف**

- - -

ف8 یہ اس پر فرمایا کہ کوئی تعجب نہ کرے چور کو تھوڑی خطا پر بڑی
سزا فرمائی۔

۴۱۔ اے رسول! ان پر (غمگین نہ ہو) جو دوڑ کر لگتے ہیں منکر ہونے، وہ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے، اور ان کے دل مسلمان نہیں۔ اور وہ جو یہودی ہیں، جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کو، اور جاسوس ہیں دوسری جماعت کے، جو تجھ تک نہیں آئے۔ بے اسلوب کرتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر۔ کہتے ہیں، اگر تم کو یہ ملے تو لو، **ف ۱** اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہو۔ اور جس کو اللہ نے بچلانا (آزمانا) چاہا سو اس کا کچھ نہیں کر سکتا اللہ کے ہاں (مقابلہ میں)۔ (یہ) وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا، کہ دل پاک کرے۔ ان کو دنیا میں ذلت ہے، اور ان کو آخرت میں بڑی مار ہے۔ **ف ۲**

۔۔۔

ف ۸۱ بعضے منافق تھے کہ دل میں یہود سے ملتے تھے اور بعضے یہود
تھے کہ حضرت پاس آمد و رفت کرتے تھے اللہ نے فرمایا کہ یہ لوگ
جاسوسی کو آتے ہیں کہ تمہارے دین میں کچھ عیب چن کر لے جاویں
اپنے سرداروں پاس جو یہاں نہیں آتے اور فی الحقیقت عیب کہاں
ہے لیکن بات کو غلط تقریر کر کر ہنر کو عیب کرتے ہیں۔

ف ۸۲ یہود میں کئی قصے ہوئے کہ اپنے قضایا حضرت کے پاس
لائے فیصلے کو وہ سردار یہود آپ نہ آتے بیچ والوں کے ہاتھ بھیجتے اور
کہہ دیتے کہ ہمارے معمول کے موافق حکم کریں تو قبول رکھو غرض
یہ تھی کہ حکم توریت کے خلاف معمول باندھتے تھے ایک نبی اگر اس
کے موافق حکم کر دے تو ہم کو اللہ کے ہاں سند ہو جائے اور جانتے
تھے کہ ان کو توریت کی خبر نہیں جو ہمارا معمول سنیں گے سو حکم

کریں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو خبردار کیا موافق توریت ہی کے حکم فرمایا اور توریت میں سے ثابت کر کر ان کو قائل کیا ایک قصہ رجم کا تھا کہ وہ منکر ہوئے تھے پھر توریت سے قائل کیا اور ایک قصاص کا تھا کہ وہ اشراف اور کم ذات کا فرق کرتے تھے اور توریت میں فرق نہیں رکھا۔

۴۲۔ بڑے جاسوس جھوٹ کہنے کو، اور بڑے حرام کھانے والے۔ سو اگر آئیں تجھ پاس، تو حکم (فیصلہ) کردے ان میں، یا تغافل کر (منہ موڑلو) ان سے۔ اور تو تغافل کرے (منہ موڑے) گا، تو تیرا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ اور اگر حکم (فیصلہ) کرے تو حکم (فیصلہ) کر ان میں انصاف کا۔ اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو۔ **ف**

ف8 حضرت کے دل میں تردد تھا کہ ان کے مقدمہ میں نہ بولوں تو ناخوش ہوں اور اگر اپنے دین پر فیصل کروں تو نا قبول رکھیں اور اگر ان کا معمول جاری رکھوں تو عنداللہ غلط ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اختیار ہے یا تغافل کرو تو ان کی ناخوشی کا خطرہ نہیں یا حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو پھر حضرت نے وہی حکم فرمایا ان کو قائل کر کر۔

۴۳۔ اور کس طرح تجھ کو منصف کریں گے؟ اور ان کے پاس توریت ہے، جس میں (لکھا ہے) حکم اللہ کا، پھر اس پیچھے پھرے جاتے ہیں۔ اور وہ ماننے والے نہیں۔

۴۴۔ ہم نے اتاری توریت، اس میں ہدایت اور روشنی، اس پر حکم (فیصلہ) کرتے پیغمبر جو حکم بردار تھے یہود کو اور (فیصلہ کرتے تھے) درویش اور عالم، اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے تھے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبر داری پر تھے۔ اور تم نہ ڈرو لوگوں سے، اور مجھ سے ڈرو، اور مت خرید کرو میری آیتوں پر مول تھوڑا۔ اور جو کوئی حکم (فیصلہ) نہ کرے اللہ کے اتارے (نازل کردہ) پر، سو وہی لوگ ہیں منکر۔

۴۵۔ اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جی (جان) کے بدلے جی (جان)، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت، اور زخموں کا بدلہ برابر۔ پھر جس نے بخش دیا، تو اس سے وہ پاک ہوا (گناہوں سے)۔

اور جو کوئی حکم (فیصلہ) نہ کرے اللہ کے اتارے پر، سو وہی لوگ ہیں بے انصاف۔

۴۶۔ اور پچھاڑی (بعد) میں بھیجا ہم نے انہی کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا بیٹا۔ سچ بتاتا توریت کو جو آگے (پہلے) سے تھی۔ اور اس کو دی ہم نے انجیل، جس میں ہدایت اور روشنی، اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو، اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈر والوں کو۔

۴۷۔ اور چاہئیے کہ حکم (فیصلہ) کریں انجیل والے اس پر، جو اللہ نے اتارا اس میں۔ اور جو کوئی حکم (فیصلہ) نہ کرے اللہ کے اتارے پر، سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔

۴۸۔ اور تجھ پر اتاری ہم نے (یہ) کتاب تحقیق سچا کرتی اگلی کتابوں کو، اور سب پر شامل، سو تو حکم (فیصلہ) کر ان میں (کے درمیان) جو اتارا اللہ نے، اور ان کی خوشی (خواہش) پر مت چل، چھوڑ کر حق، جو

تیرے پاس آئی۔ ہر ایک کو تم میں دیا ہم نے ایک دستور اور راہ۔ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک دین پر کرتا، لیکن تم کو آزمایا چاہے اپنے دئیے حکم میں، سو تم بڑھ کر لو خوبیاں (نیکیاں)۔ اللہ کے پاس تم سب کو پہنچنا (لوٹنا) ہے، پھر جتا (آگاہ کر) دے گا جس بات میں تم کو اختلاف تھا۔

۴۹۔ اور یہ فرمایا کہ حکم (فیصلہ) کر ان میں جو اللہ نے اتارا، اور مت چل ان کی خوشی (خواہش) پر، اور بچتا رہ ان سے، کہ تجھ کو بہکا نہ دیں کسی حکم سے جو اللہ نے اتارا تجھ پر۔ پھر اگر نہ مانیں تو جان لے کہ اللہ نے یہی چاہا ہے کہ پہنچا دے ان کو کچھ سزا ان کے گناہوں کی، اور لوگوں میں بہت ہیں بے حکم۔

۵۰۔ اب کیا حکم (فیصلہ) چاہتے ہیں کفر کے (جاہلیت کے) وقت کا، اور اللہ سے بہتر کون ہے حکم کرنے والا؟ یقین رکھتے لوگوں کو۔

۵۱۔ اے ایمان والو! مت پکڑو یہود اور نصاریٰ کو رفیق (دوست)۔
وہی آپس میں رفیق (دوست) ہیں ایک دوسرے کے۔ اور جو کوئی
تم میں ان سے رفاقت (دوستی) کرے، وہ انہی میں (سے) ہے۔
(بیشک) اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔
۵۲۔ اب تو دیکھے گا جن کے دل میں آزار (نفاق کا روگ) ہے، دوڑ کر
ملے جاتے ہیں ان میں، کہتے ہیں، کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجائے ہم پر
گردش (آفت)، سو شاید اللہ جلد بھیجے فیصلہ یا کچھ حکم اپنے پاس سے، تو
فجر کو لگیں اپنے جی کی چھپی بات پر پچھتانے۔ ف

ف8 یعنی منافق کافروں سے دوستی لگائے جاتے ہیں کہ ہم پر
گردش نہ آجائے یعنی مسلمان مغلوب ہو جائیں تو ان کی دوستی

ہمارے کام آوے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ کافر
ہلاک ہوں اور مسلمانوں کی ان پر فتح ہو یا کچھ اور حکم آوے یعنی کافر یا
ملک سے ویران ہوں آخر یہود کو حکم فرمایا جلاوطن کرنے۔

۵۳۔ کہتے ہیں مسلمان کہ یہ وہی لوگ ہیں کہ قسمیں کھاتے تھے اللہ کی
تاکید سے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ خراب گئے ان کے عمل، پھر رہ
گئے نقصان میں۔

۵۴۔ اے ایمان والو! جو کوئی تم میں پھرے گا اپنے دین سے تو اللہ
آگے لا دے گا ایک لوگ کہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں،
نرم دل ہیں مسلمانوں پر، اور زبردست ہیں کافروں پر۔ لڑتے ہیں اللہ

کی راہ میں، اور ڈرتے نہیں کسی کے الزام سے۔ یہ فضل ہے اللہ کا، دے گا جس کو چاہے۔ اور اللہ کشائش (فراخی) والا ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 جب حضرت کی وفات پر عرب دین سے پھرے تو حضرت صدیقؓ نے یمن سے مسلمان بلائے ان سے جہاد کروایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے یہ ان کے حق میں بشارت ہے۔

۵۵۔ تمہارا رفیق وہی اللہ ہے اور اس کا رسول، اور ایمان والے، جو قائم ہیں نماز پر اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ نوے (جھکنے والے) ہیں۔
۵٦۔ اور جو کوئی رفاقت پکڑے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ایمان والوں کی، تو اللہ کی جماعت وہی ہوں گے غالب۔

۵۷۔ اے ایمان والو! رفیق نہ پکڑو ایسوں کو جو ٹھیراتے ہیں تمہارا دین ہنسی اور کھیل، (ان میں سے) وہ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے، اور وہ جو کافر ہیں۔ اور ڈرو اللہ سے، اگر یقین رکھتے ہو۔

۵۸۔ اور جس وقت پکارو نماز کو اس کو ٹھیرائیں ہنسی اور کھیل۔ یہ اس واسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔ ف

۔۔۔۔

ف8 بعضے یہود اور بعضے مشرک اذان کی آواز سے ہنستے یہ ان کی بے عقلی تھی اللہ کی بڑائی ہر دین میں بہتر ہے۔

۵۹۔ تو کہہ، اے کتاب والو! کیا بیر (ضد) ہے تم کو ہم سے، مگر یہی
کہ ہم یقین لائے اللہ پر اور جو ہم کو اترا، اور جو اترا پہلے، اور یہی کہ تم
میں اکثر بے حکم ہیں؟

۶۰۔ تو کہہ، میں تم کو بتاؤں، ان میں کس کی بری جگہ ہے اللہ کے ہاں؟
وہی جس کو اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب ہوا، اور ان میں بعضے
بندر کیے اور سوَر، اور پوجنے لگے شیطان کو۔ وہی بدتر ہیں درجہ میں،
اور بہت بہکے سیدھی راہ سے۔

۶۱۔ اور جب تم پاس آئیں کہیں ہم یقین لائے، اور منکر ہی آئے
تھے اور اسی طرح نکلے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے تھے۔

۶۲۔ اور تو دیکھے بہت ان میں دوڑتے ہیں گناہ پر اور زیادتی پر، اور
حرام کھانے پر۔ کیا برے کام ہیں جو کر رہے ہیں۔

۶۳ - کیوں نہیں منع کرتے ان کے درویش اور ملّا، گناہ کی بات کہنے سے اور حرام کھانے سے؟ کیا برے عمل ہیں جو کر رہے ہیں -

۶۴ - اور یہود کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ بندھ گیا - انہیں کے ہاتھ باندھے جائیں اور لعنت ہے ان کو اس کہنے پر - بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، خرچ کرتا ہے جس طرح چاہے - اور اس حکم سے جو تجھ کو اترا تیرے رب کی طرف سے، ان کو بڑھے گی اور شرارت اور انکار - اور ہم نے ڈال رکھی ہے ان میں دشمنی اور بیر (عداوت) قیامت کے دن تک - جب ایک آگ سلگاتے (بھڑکاتے) ہیں لڑائی کے واسطے، اللہ اس کو بجھاتا ہے - اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرتے - اور اللہ نہیں چاہتا فساد والوں کو - ف

- - -

ف8 یہ یہود میں بولنا رواج تھا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی ہم پر روزی تنگ ہوئی یہ کفر کا لفظ ہے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ کبھی بند نہیں ہوتا دونوں ہاتھ کھلے ہیں قہر کا اور مہر کا تم پر اب قہر کا ہاتھ کھلا مہر کا اوروں پر اور فرمایا کہ اللہ نے ان میں اتفاق نہیں رکھا جب آگ سلگاتے ہیں لڑائی کو یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہیں کہ آپس میں سب کو ملا کر مسلمانوں سے لڑیں وہ اللہ بجھا دیتا ہے آپس میں پھوٹ جاتے ہیں۔

٦۵۔ اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اتار دیتے ان کی برائیاں اور ان کو داخل کرتے نعمت کے باغوں میں۔

٦٦۔ اور اگر وہ قائم رکھیں توریت اور انجیل کو اور جو اترا ان کو ان کے رب کی طرف سے، تو کھائیں اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے

سے ۔ کچھ لوگ ان میں ہیں سدھے (میانہ روہیں) ۔ اور بہت ان کے

برے کام کر رہے ہیں ۔ ف

۔۔۔

ف8 کھاویں اوپر سے اور نیچے سے یعنی آسمان اور زمین سے ان کو

رزق فراخ آوے ۔

٦٧ ۔ اے رسول! پہنچا جو تجھ کو اترا تیرے رب سے ۔ اور اگر یہ نہ کیا تو

تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام ۔ اور اللہ تجھ کو بچالے گا لوگوں (کے

شر) سے ، اللہ راہ نہیں دیتا منکر قوم کو ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی یہ اگلی بات کہ صاف اہل کتاب کو گمراہ کہو جب تک یہ کلام اللہ کا قبول نہ کریں اس میں اگرچہ وہ دشمن ہوں تم بے فکر پہنچاؤ اور خطرہ نہ کرو۔

۶۸۔ تو کہہ اے کتاب والو! تم کچھ راہ پر نہیں جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل، اور جو تم کو اترا تمہارے رب سے۔ اور ان میں بہتوں کو بڑھے گی اس کلام سے، جو تجھ کو اترا تیرے رب سے، شرارت اور انکار۔ سو تو افسوس نہ کھا اس قوم منکر پر۔

۶۹۔ البتہ جو مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں، اور صابئین اور نصاریٰ، جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل کرے نیک، نہ ان پر ڈر ہے نہ وہ غم کھائیں۔

۷۰۔ ہم نے لیا تھا قول بنی اسرائیل سے، اور بھیجے ان کی طرف رسول۔ جب آیا ان پاس کوئی رسول، جو ناخوش (پسند نہ) آیا ان کے جی (نفس) کو، کتنوں کو جھٹلایا اور کتنوں کا خون کرنے لگے۔

۷۱۔ اور خیال کیا کہ کچھ خرابی نہ ہوگی، سو اندھے ہو گئے اور بہرے، پھر اللہ متوجہ ہوا ان پر (توبہ قبول کی)، پھر اندھے اور بہرے ہوئے ان میں بہت۔ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں۔

۷۲۔ بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا، اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا۔ اور مسیح نے کہا، اے بنی اسرائیل! بندگی کرو اللہ کی، جو رب ہے میرا اور تمہارا، مقرر جس نے شریک کیا اللہ کا، سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ کوئی نہیں گنہگاروں کی مدد کرنے والا۔

۷۳۔ بیشک کافر ہوئے جنھوں نے کہا، اللہ ہے تین میں کا ایک، اور (حالانکہ) بندگی کسی کو نہیں مگر ایک معبود کو۔ اور اگر نہ چھوڑیں گے جو بات کہتے ہیں، البتہ جو ان میں منکر ہیں پائیں گے دکھ کی مار۔ ف

ف8 نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ یہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعضے کہتے ہیں تین حصہ ہو گیا ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونوں صریح کفر ہیں کاملوں کے حق میں یہی کہئیے جو آگے فرمایا۔

۷۴۔ کیوں نہیں توبہ کرتے اللہ پاس اور گناہ بخشواتے اور اللہ بخشنے والا مہربان۔

۷۵۔ اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے۔ گزر چکے اس سے پہلے بہت رسول۔ اور اس کی ماں ولی ہے۔ دونوں کھاتے تھے کھانا، دیکھ ہم کیسے بتاتے ہیں ان کو نشانیاں، پھر دیکھ کہاں الٹے جاتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اسے حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے۔

۷۶۔ تو کہہ، تم ایسی چیز پوجتے ہو اللہ چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے برے کی، نہ بھلے کی۔ اور اللہ وہی ہے سنتا جانتا۔

۷۷۔ تو کہہ اے اہل کتاب! مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں ناحق کا، اور مت چلو خیال پر ایک لوگوں کے، جو بہک گئے ہیں آگے اور بہکا گئے بہتوں کو، اور بھولے سیدھی راہ سے۔

۷۸۔ لعنت کھائی منکروں نے بنی اسرائیل میں سے، داؤد کی زبان پر اور عیسیٰ بیٹے مریم کی۔ یہ اس سے کہ گنہگار تھے اور حد پر نہ رہتے تھے۔

۷۹۔ آپس میں منع نہ کرتے برے کام سے، جو کر رہے تھے۔ کیا برا کام ہے جو کرتے تھے۔

۸۰۔ تو دیکھے ان میں بہت لوگ رفیق ہوتے ہیں کافروں کے۔ بری تیاری بھیجی ہے اپنے واسطے کہ اللہ کا غضب ہوا ان پر اور ہمیشہ وہ عذاب میں ہیں۔

۸۱۔ اور اگر یقین رکھتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اس پر اترا تو ان کو رفیق (دوست) نہ ٹھیراتے (بناتے)، پر ان میں بہت لوگ بے حکم ہیں۔

۸۲۔ تو پائے گا سب لوگوں میں زیادہ دشمنی مسلمانوں سے یہود کو اور شریک والوں کو، اور تو پائے گا سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں کی وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں، یہ اس واسطے کہ ان میں عالم ہیں اور درویش ہیں اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

۸۳۔ اور جب سنیں جو اترا رسول پر، تو دیکھے ان کی آنکھیں ابلتی ہیں آنسوؤں سے، اس پر جو پہچانی بات حق۔ کہتے ہیں، اے رب! ہم نے یقین کیا سو لکھ ہم کو ماننے والوں کے ساتھ،

۸۴۔ اور ہم کو کیا ہوا کہ یقین نہ لائیں اللہ پر اور جو پہنچا ہم پاس حق ؟ اور ہم کو توقع ہے کہ داخل کرے ہم کو رب ہمارا ساتھ نیک بختوں کے ۔ **ف**

ف8 مکہ میں کافروں نے جب مسلمانوں پر ظلم کیا تو حضرت نے اذن دیا کہ اور ملک میں نکل جاؤ قریب (۸۰) اسی آدمی مسلمان بعضے تنہا بعضے گھر سمیت ملک حبشہ میں جا رہے وہاں کا بادشاہ خوب منصف تھا پھر مکہ کے کافروں نے اس کو بہکایا کہ اس قوم کو رہنے نہ دو کہ حضرت عیسیٰؑ کو غلام کہتے ہیں تب بادشاہ نے مسلمانوں کو بلا کر پوچھا اور قرآن پڑھوا کر پوچھا اور قرآن پڑھوا کر سنا وہ اور اس کے علماء بہت روئے اور کہا حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے ہم کو اسی کی زبان سے

ہم کو اسی کے موافق پہنچا ہے اور ہم کو خبر دی ہے حضرت عیسیؑ نے
کہ میرے بعد پیش از قیامت ایک اور نبی آئے گا وہ بیشک یہی نبی
ہے وہ بادشاہ خفیہ مسلمان ہوا ان کے حق میں یہ آیتیں ہیں۔

۸۵۔ پھر ان کو بدلہ دیا ان کے رب نے، اس کہنے پر، باغ، نیچے ان کے بہتی نہریں، رہا کریں ان میں۔ اور یہ ہے بدلہ نیکی والوں کا۔

۸۶۔ اور جو منکر ہوئے اور جھٹلانے لگے ہماری آیتیں، وہ ہیں دوزخ کے لوگ۔

۸۷۔ اے ایمان والو! مت حرام ٹھہراؤ ستھری چیزیں، جو اللہ نے تم کو حلال کیں، اور حد سے نہ بڑھو، اللہ نہیں چاہتا زیادتی والوں کو۔

۸۸۔ اور کھاؤ اللہ کے دیئیے سے، جو حلال ہو ستھرا، اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر یقین رکھتے ہو۔ ف

ف8 جو چیز شرع میں صاف حلال ہے اس سے پرہیز کرنا برا ہے یہ دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ زہد کے سبب سے اپنے اوپر تنگ پکڑے یہ رہبانیت ہمارے دین میں پسند نہیں بلکہ تقویٰ چاہیئے کہ جو منع ہو اس کے نزدیک نہ جاوے دوسرے یہ کہ قسم کھا بیٹھا ایک کام پر یہ بھی بہتر نہیں جو کام موافق شرع ہے اس سے قسم نہ کھاوے اور کھا بیٹھا تو توڑے اور کفارہ دے یہ آگے فرمایا۔

۸۹۔ نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے فائدہ قسموں پر، لیکن پکڑتا ہے جو قسم تم نے گرہ باندھی۔ سو اس کا اتار، کھلانا دس محتاجوں کو بیچ (اوسط درجے) کا کھانا، جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو، یا ان کو کپڑا دینا، یا ایک گردن آزاد کرنی۔ پھر جس کو پیدا (توفیق) نہ ہو تو روزہ تین دن کا۔ یہ اتار (کفارہ) ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو۔ اور تھامتے رہو (حفاظت میں رکھو) اپنی قسمیں۔ یوں بتاتا ہے تم کو اللہ اپنے حکم، شاید تم احسان مانو۔ **ف**

ف8 جس بات پر قصد کر کر قسم کھائے آئندہ کو پھر اس کے خلاف ہوا تو تین بات میں سے ایک کرے جو چاہے یا دس محتاج کو کھلانا یعنی ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہوں یا چار سیر جو یا ان کو کپڑا دینا جس

میں بدن کم کھلا رہے یا ایک بردہ آزاد کرنا، ان تین میں سے کسی کو
مقدور نہ ہو تو تین روزے اور اپنی قسم کو چاہیئے تھامنا یعنی تا مقدور
قسم نہ کھاوے اور زبان کی یہ عادت نہ کرے۔

۹۰۔ اے ایمان والو! یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے،
گندے کام ہیں شیطان کے، سو ان سے بچتے رہو، شاید تمہارا بھلا ہو۔
۹۱۔ شیطان یہی چاہتا ہے، کہ ڈالے تم میں دشمنی اور بیر (بغض)،
شراب سے اور جوئے سے، اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز
سے، پھر اب تم باز آؤ گے؟ **ف**

ف8 شراب جس چیز کا پانی سڑا لیے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشہ لاوے اور سڑی نہ ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے اور جوا شرط بد کسی چیز پر جس میں جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو کھیل کہ ان میں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہوا لیکن یہ کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو ہوا۔

۹۲۔ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا، اور بچتے رہو (برائیوں سے)۔ پھر اگر تم پھرو (منہ موڑو) گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا کھول کر (واضح طور پر)۔

۹۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور کام نیک کئے، ان پر نہیں گناہ جو کچھ پہلے کھا چکے، جب آگے ڈرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کئے، پھر ڈرے اور یقین کیا، پھر ڈرے اور نیکی کی، اور اللہ چاہتا ہے نیکی والوں کو۔ **ف**

--

ف8 یعنی کفر کی حالت میں اگر حرام چیز کھائی تھی پھر مسلمان ہو ڈر کر اور منع پہنچا تو اس کو مانا ڈر کر چھوڑ دیا پھر آگے نیکی پر رہا ڈر کر ایمان کے اعمال پر قائم رہا تو ان تین سبب کے آگے وہ گناہ نہ رہا۔

۹۴۔ اے ایمان والو! البتہ تم کو آزمائے گا اللہ، کچھ ایک شکار کے حکم سے، جس پر پہنچیں ہاتھ تمہارے اور نیزے، کہ معلوم کرے اللہ کہ

کون اس سے ڈرتا ہے بن دیکھے۔ پھر جس نے زیادتی کی اس کے بعد

تو اس کو دکھ کی مار ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 نیزے کا نام لیا اس میں سب ہتھیار داخل ہوئے پھر یہ جو دو

طرح ذکر کیا ہاتھ سے اور ہتھیار سے اس واسطے کہ احرام میں دونوں

طرح شکار کو مارنا یکساں ہے دور سے ہتھیار مارا یا ہاتھ سے صحیح و

سلامت پکڑ لیا پھر ذبح کیا اور طریق ذبح میں ان دونوں کا فرق ہے دور

سے مارا تو جہاں زخم لگ گیا مر گیا حلال ہوا اور سلامت پکڑ لیا تو مواشی

کی طرح ذبح کرنا چاہیئے۔

۹۵۔ اے ایمان والو! نہ مارو شکار جس وقت تم ہو احرام میں۔ اور جو کوئی تم میں اس کو مارے جان کر، تو بدلہ ہے اس مارے کے برابر مویشی میں سے، وہ ٹھہرائیں دو معتبر تمہارے کہ نیاز پہنچا دے کعبہ تک، یا گناہ کا اتار (کفارہ) ہے کئی محتاج کا کھانا، یا اس کے برابر روزے، کہ چکھے سزا اپنے کام کی، اللہ نے معاف کیا جو ہو چکا۔ اور جو کوئی پھر کرے گا، اس سے بیر (بدلہ) لے گا اللہ، اور اللہ زبردست ہے بیر (بدلہ) لینے والا۔ ف

ف8 مسئلہ یوں ہے کہ اگر احرام میں شکار پکڑے تو فرض ہے کہ چھوڑ دے اور گر مارے تو اس قدر قیمت کا ایک جانور لے کر مواشی میں سے بکری یا گائے یا اونٹ وہ کعبہ تک پہنچا کر ذبح کرے اور

آپ نہ کھاوے یا اس قیمت کا اناج لے کر محتاج کو دو سیر گیہوں یا
جتنے محتاجوں کو پہنچتا اس قدر روزے رکھے اور قیمت ٹھہرا دیں دو
مسلمان معتبر۔

۹۶۔ حلال ہوا تم کو دریا کا شکار، اور اس کا کھانا، فائدہ کو تمہارے اور
مسافروں کے۔ اور حرام ہوا تم پر شکار جنگل کا، جب تک رہو احرام
میں۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، جس پاس جمع ہو گے۔ ف

۔۔۔

ف8 احرام میں دریا کا شکار یعنی جو مچھلی پانی سے جدا ہو کر مر گئی اس
نے نہیں پکڑی وہ بھی حلال ہے فرما دیا کہ یہ تمہارے فائدے کو
رخصت دی پھر کوئی نہ سمجھے کہ حج کے طفیل سے حلال ہے۔ فرما دیا کہ

اور سب مسافروں کے فائدہ کو مچھلی اگرچہ تالاب میں ہو وہ بھی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا احرام کے اندر اور احرام میں قصد سے مکہ کا اس شہر مکہ اور گرد و پیش میں ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے بلکہ شکار کو ڈرانا اور بھگانا بھی ۔

۹۷۔ اللہ نے کیا ہے کعبہ ، یہ گھر بزرگی کا ٹھہرا لوگوں کے واسطے ، اور مہینہ بزرگی کا ، اور قربانی لے جانی اور گلے میں لٹکن والیاں (پٹے والے جانور) ۔ یہ اس واسطے کہ تم سمجھو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں ، اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے ۔ **ف**

ف8 عرب کا ملک بے حاکم تھا ہمیشہ اس میں جنگ و فتنہ رہتا، مگر بزرگی کعبہ ان پر ثابت تھی ماہ حرام میں امن ہوتا اس میں ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل کرلاتا اور قربانی کے ساتھ قافلہ گذر جاتا اس طرح گزران چلتی تھی۔

۹۸۔ جان رکھو! کہ اللہ کی مار سخت ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے۔

۹۹۔ رسول پر ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو ظاہر میں کروگے اور جو چھپا کر۔

۱۰۰۔ تو کہہ، برابر نہیں گندا (ناپاک) اور پاک، اگرچہ تجھ کو خوش لگے گندے (ناپاک) کی بہتات (کثرت)۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے، اے عقلمندو! شاید تمہارا بھلا ہو۔ ف

ف8 یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھ لگے وہ پاک ہے تھوڑا بھی بہتر ہے اور خلاف شرع جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہے اس کی بہتات نہ نظر نہ کرے بکرے کا گوشت ایک سیر بہتر ہے خنزیر کے من بھر سے۔

۱۰۱۔ اے ایمان والو! مت پوچھو بہت چیزیں کہ اگر تم پر کھولے تو تم کو بری لگیں۔ اور اگر پوچھو گے جس وقت قرآن اترتا ہے تو کھولی

جائیں گی۔ اللہ نے ان سے درگذر کی ہے۔ اور اللہ بخشتا ہے تحمل والا۔

۱۰۲۔ ویسی باتیں پوچھ چکے ہیں ایک لوگ تم سے پہلے، پھر سویرے ان سے منکر ہوئے۔ ف

ف8 یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اس کو معاف جانو اس میں دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری

عورت گھر میں کس طرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جواب آوے اور پشیمان ہو۔

۱۰۳۔ نہیں ٹھہرایا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی، اور لیکن کافر باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ۔ اور ان میں بہتوں کو عقل نہیں۔ ف

ف8 یہ کفر کی رسمیں تھیں کہ مواشی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کی تو اس کا کان پھاڑ دیتے نشان کو اور اس کو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتے اس کو اس کے اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھہرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کروں اور جو

مادہ ہو میں رکھوں پھر اگر نر و مادہ ملے ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھ یہ وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لائق سواری کے اور بوجھ کے اس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی تھا یہ سب غلط رسمیں ڈال کر اس کو حکم شرعی سمجھتے تھے۔

۱۰۴۔ اور جب کہئیے ان کو آؤ اس طرف، جو اللہ نے نازل کیا، اور رسول کی طرف، کہیں ہم کو کفایت (کافی) ہے جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو۔ بھلا ان کے باپ نہ علم رکھتے ہوں کچھ اور نہ راہ جانتے تو بھی؟ **ف**

ف8 یعنی باپ کا احوال معلوم ہو کہ حق کا تابع تھا اور صاحب علم تھا تو اس کی راہ پکڑے نہیں تو عبث ہے۔

۱۰۵۔ اے ایمان والو! تم پر لازم ہے فکر اپنی جان کا۔ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی بہکا، جب ہوئے تم راہ پر۔ اللہ پاس پھر جانا (لوٹنا) ہے تم سب کو، پھر وہ جتا (بتلا) دے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ ف

ف8 یعنی ان مسئلوں کو تم نے جانا تم ان پر عمل کرو اور جو کوئی اصل دین ہی نہیں مانتا اس کو مسئلے بتانا کیا حاصل اول دین سمجھائے اگر وہ مانے تب مسئلہ بتائے۔

۱۰۶۔ اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں
موت، جب لگے وصیت کرنے، دو شخص معتبر چاہئیں تم میں سے، یا
دو اور ہوں تمہارے سوا، اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں، پھر پہنچے تم پر
مصیبت موت کی۔ دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے، وہ قسم کھائیں اللہ
کی، اگر تم کو شبہ پڑے، (تو وہ) کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر، اگرچہ
کسی کو ہم سے قرابت ہو، اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کی گواہی، نہیں تو
ہم گنہگار ہیں۔ ف

ف8 یعنی مسلمان مرتے وقت کسی کو اپنے مال کا کام حوالے
کرے تو بہتر ہے کہ دو مسلمان معتبر کو کرے پھر اگر وارثوں کو شبہ

پڑے کہ ان شخصوں نے کچھ مال چھپایا اور وارث دعوی کریں اور شاہد نہیں تو دونوں شخص قسم کھاویں کہ ہم انہیں چھپایا اگر سفر میں لگا مرنے وہاں مسلمان پیدا نہ ہوئے تو وہ کافر بھی روا ہیں اور قسم دیں بعد از نماز عصر اس وقت کی دعا نیک و بد زیادہ قبول ہے شاید ڈر کر جھوٹی قسم نہ کھاویں۔

۱۰۷۔ پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے، تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ، کہ جن کا حق دبا ہے ان میں جو بہت نزدیک ہیں، پھر قسم کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی تحقیق (درست) ہے ان کی گواہی سے، اور ہم نے زیادہ نہیں کہا، نہیں تو ہم بے انصاف ہیں۔

۱۰۸۔ اس میں لگتا ہے کہ شہادت ادا کریں راہ پر، یا ڈریں کہ الٹی پڑے گی قسم ہماری، ان کی قسم کے بعد اور ڈرتے رہو اللہ سے اور سن رکھو۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے حکم لوگوں کو۔ ف

ف8 یعنی وارثوں کو شبہ پڑے تو قسم دینے کا حکم رکھا اس واسطے کہ قسم سے ڈر کر اول ہی جھوٹ نہ ظاہر کریں پھر اگر ان کی بات جھوٹ نکلے تو وارث قسم کھاویں یہ اس واسطے کہ وہ قسم میں دغا نہ کریں جانیں کہ آخر قسم الٹی پڑیں گی۔

فائدہ8 اس جگہ شہادت فرمایا ہے اظہار کو مدعی اظہار کرے یا مدعی علیہ جیسے اقرار کو کہتے ہیں اپنی جان پر شہادت دیں۔

فائدہ8حضرت کے وقت ایک مسلمان تجارت کوگیارہ میں مرنے لگا
قافلہ میں سے دو نصرانیوں کواپنامال سپرد کیاکہ میرے وارثوں کو
دیجیوجب وہ لاکر دینے لگے وارثوں نے ایک کٹورہ اس میں نہ دیکھاوہ
سونے کا تھامکلف اس کا دعوی کیاوہ دونوں قسم کھا گئے کہ ہم کویہی
دیا تھاپھر وارثوں نے وہ کٹورہ سنارپاس پایاپوچھا تومعلوم ہواچاندی کا
تھاسونے کا ملمع کہ ان نصرانیوں نے بیچاان پر ثابت کیا توکہنے لگے کہ
میت نے زندگی میں ہمارے ہاتھ بیچااور قیمت لے چکا تھاپھر وارثوں
میں جودو شخص اس نیت کے زیادہ قریب تھے سب کی طرف سے
قسم کھا گئے کہ ہم کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی فہرست بھی
نکلی اس مال میں سے کٹورہ اس میں داخل تھاآخر نصرانیوں سے پھیر
لیا۔

۱۰۹۔ جس دن اللہ جمع کرے گا رسول، پھر کہے گا تم کو کیا جواب دیا؟

بولیں گے ہم کو خبر نہیں۔ تو ہی ہے چھپی بات جانتا۔ ف

ف8 یہ اللہ صاحب پوچھے گا کافروں کے سنانے کو کہ میں نے تم کو جن کی طرف بھیجا تھا انہوں نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھیں گے اللہ کے علم پر کہ ہم کو دل کی خبر نہیں ظاہر کی ہے یہ ان کو سنایا جو مغرور ہیں پیغمبروں کی شفاعت پر تا معلوم کریں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دیتا اور کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرتا۔

۱۱۰۔ جب کہے گا اللہ، اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! یاد کر میرا احسان
اپنے اوپر، اور اپنی ماں پر، جب مدد کی میں نے تجھ کو روح پاک سے ۔
تو کلام کرتا لوگوں سے گود میں اور بڑی عمر میں ۔ اور جب سکھائی میں
نے تجھ کو کتاب اور پکی باتیں (حکمت) اور توریت اور انجیل ۔ اور
جب تو بناتا مٹی سے جانور کی صورت میرے حکم سے، پھر دم
(پھونک) مارتا اس میں تو ہو جاتا جانور (پرندہ) میرے حکم سے، اور
چنگا (اچھا) کرتا ماں کے پیٹ کا اندھا اور کوڑھی کو، میرے حکم
سے ۔ اور جب نکال کھڑے کرتا مردے میرے حکم سے ۔ اور
جب روکا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے، جب تو لایا ان پاس
نشانیاں، تو کہنے لگے جو کافر تھے ان میں، اور کچھ نہیں یہ جادو ہے
صریح (کھلا) ۔ ف

ف8 بنی اسرائیل کو روکا تجھ سے یعنی قتل کرنے نہ دیا۔

۱۱۱۔ اور جب میں نے دل میں ڈالا حواریوں کے کہ یقین لاؤ مجھ پر اور میرے رسول پر۔ بولے ہم یقین لائے اور تو گواہ رہ، کہ ہم حکم بردار ہیں۔

۱۱۲۔ جب کہا حواریوں نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! تیرے رب سے ہو سکے کہ اتارے ہم پر خوان بھرا آسمان سے؟ بولا ڈرو اللہ سے، اگر تم کو یقین ہے۔ ف

ف8 ہو سکے یہ معنی کہ ہمارے واسطے تمہاری دعا سے اس قدر خرق عادات کرے یا نہ کرے فرمایا کہ ڈرو اللہ سے یعنی بندہ کو چاہیئے اللہ کو نہ آزما دے کہ میرا کہا مانتا ہے یا نہیں اگرچہ خاوند بہتیری مہربانی کرے۔

۱۱۳۔ بولے ہم چاہتے ہیں، کہ کھائیں اس میں سے، اور چین پائیں ہمارے دل، اور ہم جانیں کہ تو نے ہم کو سچ بتایا اور رہیں ہم اس پر گواہ۔ ف

ف8 یعنی برکت کی امید پر مانگتے ہیں اور معجزہ ہمیشہ مشہور رہے آزمانے کو نہیں۔

۱۱۴۔ بولا عیسیٰ مریم کا بیٹا، اے اللہ رب ہمارے! اتار ہم پر خوان بھرا آسمان سے، کہ وہ دن عید رہے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کو، اور نشانی تیری طرف سے۔ اور روزی دے ہم کو، اور تو ہے بہتر رزق دینے والا۔ ف

ف8 کہتے ہیں وہ خوان یکشنبہ کو وہ روز نصاریٰ کی عید ہے جیسے ہم کو روز جمعہ۔

۱۱۵ ۔ کہا اللہ نے میں اتاروں گا وہ خوان تم پر۔ پھر جو کوئی تم میں ناشکری کرے اس پیچھے تو میں اس کو وہ عذاب کروں گا، جو نہ کروں گا کسی کو جہان میں ۔ ف

- - -

ف8 بعضے کہتے ہیں وہ خوان اترا چالیس روز تک پھر بعضوں نے ناشکری کی یعنی حکم ہوا تھا کہ فقیر اور مریض کھاویں محفوظ اور چنگے بھی لگے کھانے پھر قریب اسی آدمی سور اور بندر ہو گئے یہ عذاب پہلے یہود میں ہوا تھا پیچھے کسی کو نہیں ہوا اور بعضے کہتے ہیں نہ اترا یہ تہدید سن کر مانگنے والے ڈر گئے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہیں اور اس کلام میں نقل کرنا بے حکمت نہیں شاید اس دعا کا یہ اثر ہے کہ حضرت

عیسیٰؑ کی امت میں آسودگی مال سے ہمیشہ رہی اور جو کوئی ان میں ناشکری کرے یعنی دل کے چین سے عبادت میں نہ لگے بلکہ گناہ میں خرچ کرے تو شاید آخرت میں سب سے زیادہ عذاب پاوے اس میں مسلمان کو عبرت ہے کہ اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نہ چاہے کہ پھر اس کی شکرگذاری بہت مشکل ہے اسباب ظاہری پر قناعت کرے تو بہتر ہے اس قصہ میں بھی ثابت ہوا کہ حق تعالیٰ کے آگے پیش نہیں جاتی۔

۱۱۶۔ اور جب کہے گا اللہ، اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! تو نے کہا لوگوں کو؟ کہ ٹھہراؤ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے۔ بولا تو پاک ہے، مجھ کو نہیں بن آتا کہ کہوں جو مجھ کو نہیں پہنچتا۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا، تو تجھ کو معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور

میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بر حق تو ہی ہے جانتا چھپی

بات۔

۱۱۷۔ میں نے نہیں کہا ان کو، مگر تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی، جو

رب ہے میرا اور تمہارا۔ اور میں ان سے خبر دار تھا، جب تک ان

میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے بھر (اٹھا) لیا، تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی۔

اور تو ہر چیز سے خبر دار ہے۔

۱۱۸۔ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہیں۔ اور اگر ان

کو معاف کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

۱۱۹۔ فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے کہ کام آئے گا سچوں کو ان کا سچ۔

ان کو ہیں باغ، جن کے نیچے بہتی نہریں، رہا کریں ان میں ہمیشہ۔ اللہ

راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے، یہی ہے بڑی مراد

ملنی۔

۱۲۰۔ اللہ کو سلطنت ہے آسمان اور زمین کی، اور جو ان کے بیچ ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

* * *

٦ ۔ الأنعام

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١ ۔ سب تعریف اللہ کو جس نے بنائے آسمان و زمین، ٹھہرایا
اندھیرا اور اجالا۔ پھر یہ منکر اپنے رب کے ساتھ کسی کو برابر کرتے
ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اندھیرا اجالا یہی رات دن ہے اور اشارہ میں راہ غلط کو اندھیرا کہتے ہیں اور راہ صحیح کو اجالا سو راہ صحیح ایک ہے اور اس کے سوا سب غلط ہیں وہ بہت ہیں۔

۲۔ وہی ہے جن نے بنایا تم کو مٹی سے پھر ٹھہرایا ایک وعدہ (مقرر کر دی ایک مدت)۔ اور ایک وعدہ (قیامت کا جو) صحیح ہو رہا ہے اس (اللہ) کے پاس، پھر (بھی) تم شک لاتے ہو۔ ف

ف8 وعدہ یعنی فنا کا وقت سو ایک اجل ہے ہر شخص کی وہ نہیں جانتا پر فرشتے جانتے ہیں اور ایک اجل ہے سب خلق کی سو کوئی نہیں جانتا اس اجل سے قیاس کر لیا اس اجل کو اور شک نہ لائے۔

۳۔ اور وہی ہے (ایک) اللہ آسمان و زمین میں۔ جانتا ہے تمہارا چھپا اور کھلا، اور جانتا ہے جو (بھلائی یا برائی) کماتے ہو۔

۴۔ اور نہیں پہنچتی ان کو نشانی، ان کے رب کی نشانیوں میں، مگر کرتے ہیں اس سے تغافل (منہ موڑ لیتے ہیں)۔

۵۔ سو جھٹلا چکے حق بات کو، جب ان تک پہنچی۔ جب آ گے (سو عنقریب) آئے گی ان پر حقیقت اس بات کی جس پر ہنستے تھے۔

۶۔ کیا دیکھتے نہیں کتنی ہلاک کیں پہلے ان سے سنگتیں (قومیں)، ان کو جمایا (اقتدار دیا) تھا ہم نے ملک میں، جتنا تم کو نہیں جمایا، اور چھوڑ دیا ہم نے ان پر آسمان برساتا (موسلا دھار بارش)، اور بنا دیں نہریں بہتی ان کے نیچے، پھر ہلاک کیا ان کو ان کے گناہوں پر، اور لا کھڑی کی ان کے پیچھے اور سنگت (قوم)۔

۷۔ اور اگر اتاریں ہم ان پر لکھا ہوا کاغذ میں، پھر ٹٹول لیں اس کو اپنے ہاتھ سے، البتہ (پھر بھی) کہیں گے (یہ) منکر، یہ کچھ نہیں مگر جادو ہے صریح (کھلا)۔ ف

ف8 یعنی جس کی قسمت میں ہدایت نہیں اس کا شبہ کبھی نہیں مٹتا۔

۸۔ اور کہتے ہیں کیوں نہ اترا اس پر کوئی فرشتہ؟ اور اگر ہم فرشتہ اتاریں
تو فیصلہ ہو چکے کام، پھر ان کو فرصت (مہلت) نہ ملے۔ ف

ف8 کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے فرشتہ اترے سو جب آدمی
فرشتوں کو دیکھیں تو عالم غیب ظاہر ہووے پھر عمل کی جزا بھی غیب
سے ظاہر میں آنے لگے۔

۹۔ اور اگر ہم رسول کرتے کوئی فرشتہ، تو وہ بھی صورت میں ایک مرد
کرتے، اور ان پر شبہ ڈالتے وہی شبہ جو لاتے (جس میں بتلا) ہیں۔
۱۰۔ اور ہنسی کرتے رہے ہیں رسولوں سے تیرے (سے) پہلے، پھر
الٹ پڑی ان سے ہنسی والوں پر، جس بات پر ہنسا کرتے تھے۔

۱۱۔ تو کہہ، پھرو ملک میں، تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا۔

۱۲۔ پوچھ! کہ کس کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں؟ کہہ اللہ کا۔ اس نے لکھی (لازم کرلی) ہے اپنے ذمہ مہربانی (رحمت)۔ البتہ تم کو جمع کرے گا، دن قیامت تک، اس میں شک نہیں۔ اور جنہوں نے ہاری (خسارے میں ڈالی) اپنی جان، وہی (اسے) نہیں مانتے۔

۱۳۔ اور اسی کا ہے جو بستا ہے رات میں اور دن میں۔ اور وہی ہے سب سنتا جانتا۔

۱۴۔ تو کہہ، کیا اور کوئی پکڑوں اپنا مددگار اللہ کے سوا؟ (وہ) جو بنانے والا ہے آسمان اور زمین کا اور سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا۔ کہہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے حکم مانوں، اور (یہ کہ ہر گز) تو نہ ہو شریک پکڑنے والا۔

۱۵۔ تو کہہ، میں ڈرتا ہوں، اگر حکم نہ مانوں اپنے رب کا، ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

۱۶۔ جس پر سے وہ (عذاب) ٹلا اس دن اس پر رحم کیا۔ اور یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۱۷۔ اور اگر پہنچا دے تجھ کو اللہ کچھ سختی، پھر اس کو کوئی نہ اٹھائے سوا اس کے۔ اور اگر تجھ کو پہنچا دے بھلائی، تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ف

ف8 معلوم ہوا کہ بھلائی پہنچایا چاہتا ہے۔

۱۸ ۔ اور اسی کا زور پہنچتا (کامل اختیار) ہے اپنے بندوں پر۔ اور وہی ہے حکمت والا خبردار۔

۱۹ ۔ تو کہہ (پوچھ)، کس چیز کی بڑی گواہی؟ کہہ، اللہ گواہ میرے اور تمہارے بیچ۔ اور اترا (وحی کیا گیا) ہے مجھ کو یہ قرآن، کہ تم کو اس سے خبر (متنبہ) کروں، اور (ہر اس کو) جس کو یہ پہنچے۔ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ معبود اور بھی ہیں۔ تو کہہ، میں نہ گواہی دوں گا۔ تو کہہ، وہی ہے معبود ایک، اور میں قبول نہیں رکھتا، جو تم شریک کرتے ہو۔ **ف**

ف8 یہاں گواہی فرمایا قسم کو یعنی میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی اس سے زیادہ کون قسم ہوگی۔

۲۰۔ جن کو ہم نے دی ہے کتاب، اس کو پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو، جنہوں نے ہاری (خسارے میں ڈالی) اپنی جان، وہی نہیں مانتے۔

۲۱۔ اور اس سے ظالم کون جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلائے اس کی آیتیں، مقرر (یقیناً) بھلا (فلاح) نہیں پاتے گنہگار۔ **ف**

ف8 یعنی اگر میں نے جھوٹ باندھا مجھ سے بدتر کوئی نہیں اور اگر میں نے سچ پہنچایا پھر تم نے جھٹلایا تو تم سے گناہگار کوئی نہیں پھر اپنا فکر کرو۔

۲۲۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے ان سب کو کہیں (پوچھیں) گے شریک والوں کو، کہاں ہیں شریک تمہارے جن کا تم دعویٰ کرتے تھے؟

۲۳۔ پھر نہ رہے گی ان کی شرارت، مگر یہی کہ کہیں گے قسم اللہ کی اپنے رب کی ہم شریک نہ کرتے تھے؟

۲۴۔ دیکھ تو کیسا جھوٹ بولے اپنے اوپر، اور کھوئی گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے۔

۲۵۔ اور بعضے ان میں کان (لگائے) رکھتے ہیں تیری طرف۔ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف رکھے ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں، اور ان کے کانوں پر بوجھ۔ اور اگر دیکھیں ساری نشانیاں، یقین نہ لائیں ان پر۔ (حتیٰ کہ) جب تک نہ آئیں تیرے پاس جھگڑنے کو، کہتے ہیں وہ منکر یہ کچھ نہیں مگر نقلیں (کہانیاں) ہیں اگلوں (پہلوں) کی۔

۲٦۔ اور وہ اس سے منع کرتے ہیں (لوگوں کو) اور (خود بھی) اس سے بھاگتے ہیں، اور ہلاک کرتے ہیں مگر آپ (خود) کو، اور نہیں سمجھتے۔

۲۷۔ اور کبھی تو دیکھے، جس وقت ان کو ٹھہرایا (کھڑا کیا) ہے آگ پر تو کہتے ہیں، اے کاش کے ہم کو پھیر (واپس) بھیجیں، اور ہم نہ جھٹلائیں اپنے رب کی آیتیں اور رہیں ایمان والوں میں۔

۲۸۔ کوئی نہیں، بلکہ کھل گیا جو چھپاتے تھے پہلے۔ اور اگر پھیر (واپس) بھیجیں تو پھر کریں وہی جو منع ہوا تھا ان کو، اور وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی دوزخ کے کنارے پر پہنچ کر حکم ہوگا کہ ٹھہراؤ تو کافروں کو توقع پڑے گی کہ شاید ہم کو پھر دنیا میں بھیجیں تو اب کی بار کفر نہ کریں ایمان لاویں سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس واسطے ان کو نہیں ٹھہرایا بلکہ اس تدبیر سے ان کے منہ اقرار کروایا کہ ہم نے کفر کیا تھا حالانکہ پہلے منکر ہوئے تھے کہ ہم شریک نہ کرتے تھے اور پھر بھیجنا ان کو عبث ہے۔

۲۹۔ اور کہتے ہیں ہم کو زندگی نہیں مگر یہی دنیا کی، اور ہم کو پھر نہیں اٹھنا (زندہ نہیں ہوں گے)۔

۳۰۔ اور کبھی تو دیکھے، جس وقت ان کو کھڑا کیا ہے ان کے رب کے سامنے، فرمایا، (کیا) اب یہ سچ نہیں، بولے کیوں نہیں (یہ حقیقت ہے)، قسم ہمارے رب کی، فرمایا تو چکھو عذاب، بدلہ اپنے کفر کا۔

۳۱۔ خراب ہوئے جنھوں نے جھوٹ جانا ملنا اللہ کا، جب تک کہ آ پہنچی ان پر قیامت بے خبر (اچانک)، کہنے لگے، اے افسوس! کیا ہم نے قصور کیا (کوتاہی کی) اس میں، اور وہ اٹھاتے ہیں اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر۔ سنتا ہے؟ (کیسا) برا بوجھ ہے جو اٹھاتے ہیں۔

۳۲۔ اور کچھ نہیں دنیا کا جینا مگر کھیل اور جی بہلانا۔ اور پچھلا گھر جو ہے، سو بہتر ہے ڈر والوں کو؟ کیا تم کو سمجھ نہیں؟

۳۳۔ ہم جانتے ہیں کہ تجھ کو غم دلاتی ہیں ان کی باتیں، سو وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے، لیکن بے انصاف اللہ کے حکموں سے منکر ہوئے جاتے ہیں۔

۳۴۔ اور جھٹلایا بہت رسولوں کو تجھ سے پہلے، پھر صبر کرتے رہے جھٹلانے پر، اور ایذا سے، جب تک پہنچی ان کو مدد ماری، اور کوئی بدلنے والا نہیں اللہ کی باتیں۔ اور تجھ کو پہنچ چکا ہے کچھ احوال رسولوں کا۔

۳۵۔ اور اگر تجھ پر بھاری ہے ان کا تغافل (بے رخی) کرنا، تو اگر تو سکے ڈھونڈھ نکالنی کوئی سرنگ زمین میں، یا کوئی سیڑھی آسمان میں، پھر ان کو لادے ایک نشانی۔ اور اگر اللہ چاہتا، جمع کرلاتا سب کو راہ پر، سو تو مت ہو نادانوں میں۔ ف

ف8 کافر مانگتے تھے کہ یہ نبی ہے تو اس کے ساتھ ہمیشہ ایک نشانی رہے کہ ہر کوئی دیکھے اور یقین لاوے سو شاید حضرت کا دل بھی چاہا ہو

اس واسطے تربیت فرمائی کہ اللہ کے تابع رہو اس کو منظور ہوتا تو بن نشانی سب کے دل پھیر لاتا ایمان پر۔

۳۶۔ مانتے وہ ہیں جو سنتے ہیں۔ اور مردوں کو اٹھائے گا اللہ، پھر اس کی طرف جائیں گے۔ ف

ف8 یعنی سب سے توقع نہ رکھو کہ مانیں جن کے دل میں اللہ کے کان نہیں دیئے وہ سنتے نہیں تو کس طرح مانیں مگر یہ کافر کہ مثال مردے کے ہیں قیامت میں دیکھ کر یقین کریں گے۔

۳۷۔ اور کہتے ہیں کیوں نہیں اتری اس پر کچھ نشانی اس کے رب سے ؟ تو کہہ اللہ کو قدرت ہے کہ اتارے کچھ نشانی، لیکن ان بہتوں کو سمجھ نہیں۔

۳۸۔ اور کوئی ہلتا (چلنے پھرنے والا) نہیں زمین میں، نہ جانور ہے کہ اڑتا ہے دو پر سے، مگر ایک ایک امت ہے تمہاری طرح۔ چھوڑی نہیں ہم نے لکھنے میں کوئی چیز، پھر اپنے رب کی طرف اکٹھے ہوں گے۔

۳۹۔ اور وہ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں، بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں۔ جس کو چاہے اللہ گمراہ کرے۔ اور جس کو چاہے ڈال دے سیدھی راہ پر۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ کی قدرت کی نشانیاں سب جہان میں ہیں ہر قسم کے
جانوروں کا کارخانہ ایک قاعدے پر باندھا ہے انسان کا بھی ایک قاعدہ
رکھا ہے وہ پیغمبروں کی زبان سے ان کو سکھاتا ہے اگر دھیان کریں
تو یہی نشانی بس ہے پیغمبروں کے قول پر لیکن بہرا اور گوں گا
اندھیرے میں پڑا کیا دیکھے اور کب سمجھے اور یہ جو فرمایا چھوڑی نہیں
ہم نے لکھنے میں کوئی چیز یعنی لوح محفوظ میں۔

۴۰۔ تو کہہ ، دیکھ تو اگر آئے تم پر عذاب اللہ کا یا آئے تم پر قیامت ،
(تو) کیا اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے ؟ بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

۴۱۔ بلکہ (ایسے مواقع پر) اسی کو پکارتے ہو، پھر کھول (دور کر) دیتا ہے جس پر پکارتے تھے، اگر (وہ) چاہتا ہے۔ اور بھول جاتے ہو جن کو شریک کرتے تھے۔

۴۲۔ اور ہم نے رسول بھیجے تھے بہت امتوں پر تجھ سے پہلے، پھر ان کو پکڑا سختی میں اور تکلیف میں، شاید وہ گڑگڑائیں۔

۴۳۔ پھر کیوں نہ جب پہنچا ان پر عذاب ہمارا گڑگڑاتے ہوتے (جھکے ہوتے عاجزی سے)، اور لیکن سخت ہو گئے دل ان کے اور ان کو بھلے دکھائے شیطان نے جو کام کر رہے تھے۔

۴۴۔ پھر جب بھول گئے جو نصیحت کی تھی ان کو کھول دئیے ہم نے ان پر دروازے ہر چیز کے، یہاں تک کہ جب خوش (خوب مگن)

ہوئے پائی ہوئی چیز سے پکڑا ہم نے ان کو بے خبر، پھر تب ہی وہ رہ گئے ناامید۔ **ف**

ف8 یعنی گنہگار کو اللہ تعالیٰ تھوڑا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو پھر بھلاوا دیا اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ میں غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہنچے تو شتاب توبہ کرے، یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہنچے تو یقین کروں۔

۴۵۔ پھر کٹ گئی جڑ ان ظالموں کی۔ اور سراہتے کام (سب تعریفیں) اللہ (کی) کا جو رب ہے سارے جہان کا۔

۴۶۔ تو کہہ، دیکھو تو! اگر چھین لے اللہ تمہارے کان اور آنکھیں اور مہر کر دے تمہارے دل پر، کون وہ رب ہے اللہ کے سوا جو تم کو یہ لا دیوے؟ دیکھ، ہم کیسی پھیرتے (باربار پیش کرتے) ہیں باتیں، پھر وہ کنارہ (روگردانی) کرتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی توبہ کو دیر نہ کرے جو کان اور دل اس وقت ہے شاید پھر نہ ملے۔

۴۷۔ تو کہہ، دیکھو تو! اگر آئے تم پر عذاب اللہ کا بے خبر (اچانک) یا روبرو (عَلانیہ)، کوئی ہلاک ہوگا، مگر وہی لوگ (جو) گنہگار ہیں؟ ف

ف8 شاید اس دیر میں عذاب پہنچ جاوے تو اگر توبہ کر چکا ہو اس عذاب سے بچ رہے۔

۴۸۔ اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں، نہیں مگر خوشی اور ڈر سنانے کو، پھر جو یقین لایا اور سنوار پکڑی (اصلاح کر لی)، تو نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غم کھائیں۔

۴۹۔ اور جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں، ان کو لگے گا عذاب اس پر کہ بے حکمی کرتے تھے۔

۵۰۔ تو کہہ، میں نہیں کہتا تم سے، کہ مجھ پاس ہیں خزانے اللہ کے، نہ میں جانوں غیب کی بات، اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں۔

میں اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو حکم آتا ہے، تو کہہ، کب برابر ہو سکے اندھا

اور دیکھتا؟ کیا تم دھیان (غور) نہیں کرتے؟ ف

- - -

ف8 یعنی پیغمبر آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہو جاتے کہ ان سے

محال باتیں طلب کرے، ایک اندھے اور دیکھتے کا فرق ہے۔

۵۱۔ اور خبردار کر دے اس قرآن سے جن کو ڈر ہے کہ جمع ہوں گے

اپنے رب کے پاس، ان کا کوئی نہیں اس کے سوا حمایتی، نہ سفارش

والا، شاید وہ بچتے رہیں (تقویٰ اختیار کر لیں)۔ ف

- - -

ف8 یعنی یہ سن کر گناہوں سے بچتے رہیں۔

۵۲۔ اور نہ ہانک (دور ہٹاؤ خود سے) ان کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام، چاہتے ہیں اس کا منہ (کی خوشنودی)۔ تجھ پر نہیں ان کے حساب میں سے کچھ، اور نہ تیرے حساب میں سے ان پر ہے کچھ، کہ تو ان کو ہانک دے (دور ہٹاؤ)، پھر (اگر ایسا کیا تو) ہوئے بے انصافوں میں۔ ف

ف8 کافروں میں بعضے سرداروں نے حضرت سے کہا کہ تمہاری بات سننے کو دل چاہتا ہے لیکن تمہارے پاس بیٹھتے ہیں رذالے ہم

ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے اس پر یہ آیت اتری یعنی خدا کے طالب اگرچہ غریب ہیں انہیں کی خاطر مقدم ہے۔

۵۳۔ اور اسی طرح ہم نے آزمایا ہے ایک کو ایک سے کہ کہیں، کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے فضل کیا، ہم سب میں ؟ کیا اللہ کو معلوم نہیں حق ماننے (شکر کرنے) والے ؟۔ ف

ف8 یعنی دولتمندوں کو غریبوں سے آزمایا ہے کہ ان کو ذلیل دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ یہ کیا لائق ہیں اللہ کے فضل کے اور اللہ ان کے دل دیکھتا ہے کہ اللہ کا حق مانتے ہیں۔

۵۴۔ اور جب آئیں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے، تو کہہ، سلام ہے تم پر، لکھی ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر مہر (رحمت) کرنی، کہ جو کوئی کرے تم میں برائی نادانی سے، پھر اس کے بعد توبہ کی اور سنوار پکڑی (اصلاح کرلی)، تو یوں ہے کہ (بیشک) وہ ہے بخشنے والا مہربان۔ ف

ف8 یعنی غریب مسلمانوں کا دل بڑھا اور خوشی سنا۔

۵۵۔ اور اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں آیتیں (نشانیاں) اور تو کھل (نمایاں ہو) جائے راہ گنہگاروں کی۔

۵۶۔ تو کہہ مجھ کو منع ہوا ہے کہ پوجوں جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا، تو کہہ، میں نہیں چلتا تمہاری خوشی (خواہش) پر، سو تو میں بہک چکا (اگر ایسا کیا)، اور نہ ہوا راہ پانے والا۔

۵۷۔ تو کہہ، مجھ کو شہادت پہنچی میرے رب کی، اور تم نے اس کو جھٹلایا، میرے پاس (اختیار میں) نہیں جس کی شتابی (جلدی) کرتے ہو، حکم کسی کا نہیں سوا اللہ کے، کھولتا ہے حق بات، اور وہ ہے بہتر چکانے (فیصلہ کرنے والا) والا۔

۵۸۔ تو کہہ، اگر میرے پاس ہو جس کی شتابی (جلدی) کرتے ہو، تو فیصلہ ہو چکے کام (اس جھگڑے کا)، میرے تمہارے بیچ۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہیں بے انصاف۔

۵۹۔ اور اسی کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی، ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا۔ اور وہ جانتا ہے جو جنگل اور دریا میں، اور نہیں جھڑتا کوئی

پات (پتہ)، جو وہ نہیں جانتا، اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں، اور نہ ہرا نہ سوکھا، جو نہیں کھلی کتاب میں۔ ف

ف8 یہ لوح محفوظ ہیں۔

٦٠۔ اور وہی ہے تم کو بھر (روح قبض کر) لیتا ہے رات کو، اور جانتا ہے جو کما چکے ہو دن کو، پھر تم کو اٹھاتا ہے اس (اگلے دن) میں، کہ پورا ہو وعدہ (زندگی کی مدت) جو تھا ٹھہرا (مقرر کر) دیا۔ پھر اسی کی طرف پھیرے (لوٹائے) جاؤ گے، پھر جتا (بتا) دے گا تم کو، جو کرتے (رہے) ہو۔

٦١ ۔ اوراسی کا حکم غالب ہے اپنے بندوں پر، اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان (فرشتے) ۔ یہاں تک کہ جب پہنچے تم میں کسی کو موت، اس کو بھر لیویں (روح قبض کرلیں) ہمارے بھیجے لوگ (فرشتے)، اور وہ قصور (کوتاہی) نہیں کرتے ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی سوا حکم کے کسی کی خاطر نہیں کرتے ۔

٦٢ ۔ پھر پہنچائے (لوٹائے) جائیں گے اللہ کی طرف، جو مالک (حقیقی) ان کا ہے ۔ تحقیق سن رکھو حکم اسی کا ہے، اور وہ شتاب (تیز) لیتا ہے حساب ۔ ف

- - -

ف8 یعنی ایک لحظہ میں آدمی کی عمر کی بھلائی برائی واضح کر دے۔

٦٣۔ تو کہہ، کون تم کو بچا لاتا ہے جنگل کے اندھیروں سے اور دریا کے، جس کو (تم) پکارتے ہو گڑگڑاتے اور چپکے، اور اگر ہم کو بچا لے اس بلا سے تو البتہ (ضرور) ہم احسان مانیں (شکر گزار ہوں)۔

٦٤۔ تو کہہ، اللہ تم کو بچاتا ہے ان سے، اور ہر گھبراہٹ سے، پھر تم شریک ٹھہراتے ہو۔

٦٥۔ تو کہہ، اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے، یا ٹھہرائے تم کو کئی فرقے کر کر اور چکھائے

ایک کو لڑائی ایک کی ۔ دیکھ! کس پھیر (گھماؤ) سے ہم کہتے ہیں باتیں

شاید وہ سمجھیں ۔ **ف**

ف8 قرآن شریف میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا، یہاں کھول دیا کہ عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتوں پر آیا، آسمان سے یا زمین سے اور یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو آپس میں لڑا دے اور ایکوں کو قتل یا قید یا ذلیل کرے، حضرت نے سمجھ لیا کہ اس امت پر یہی ہو گا کہ اکثر عذاب الیم اور عذاب مہین اور عذاب شدید اور عذاب عظیم انہی باتوں کو فرمایا ہے اور آخرت کا عذاب بھی ہے ان پر جو کافر ہی مرے ۔

٦٦ ۔ اور اس (قرآن) کو جھوٹ بتایا تیری قوم نے اور یہ تحقیق

(حق) ہے ۔ تو کہہ، میں نہیں (بنایا گیا) تم پر داروغہ ۔

٦٧ ۔ ہر چیز کا ایک وقت ٹھہر رہا (مقرر) ہے اور آگے (عنقریب)

جان لو گے ۔

٦٨ ۔ اور جب تو دیکھے وہ لوگ کہ بکتے (نکتہ چینیاں کرتے) ہیں ہماری

آیتوں میں، تو ان سے کنارہ کر، جب تک کہ بکنے لگیں (وہ مشغول

ہوں) اور کسی بات میں ۔ اور کبھی بھلا دے تجھ کو شیطان، تو نہ بیٹھ بعد

نصیحت کے، بے انصاف قوم کے ساتھ ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی جب جاہل دین پر عیب پکڑیں، اس مجلس سے سرک جائے اور اگر خطرہ ہو کہ باتوں میں مشغول ہو کر سرکنا بھول جاوے تو سوا نصیحت کے وقت ان میں بیٹھنا ہی موقوف کرے۔

۶۹ ۔ اور پرہیزگاروں پر نہیں کچھ ان کا حساب (ذمہ داری)، لیکن نصیحت کرنی (فرض) ہے، شاید وہ ڈریں (غلط روی سے بچیں)۔

ف

ف8 یعنی کوئی چاہے کہ ایسے جاہلوں کے پاس نصیحت کو بھی نہ بیٹھے
فرمایا کہ اگر نہ بیٹھے تو اپنے اوپر گناہ نہیں ان کے گمراہ رہنے کا لیکن
نصیحت بہتر ہے کہ شاید ان کو ڈر ہو تو نصیحت والا ثواب پاوے ۔

۷۰۔ اور چھوڑ دے جنہوں نے ٹھہرایا اپنا دین کھیل اور تماشا اور بہکے
دنیا کی زندگی پر، اور اس سے نصیحت دے ان کو، کہ گرفتار نہ ہو جائے
کوئی اپنے کئے (کرتوتوں کے وبال) میں، کہ نہیں اس کو اللہ کے سوا
حمایتی نہ سفارش والا، اور اگر بدلہ (میں) دے سارے بدلے ، قبول
نہ ہوں اس سے ، وہی ہیں جو گرفتار ہوئے اپنے کئے (کمائی کے نتیجے)
میں ۔ ان کو پینا ہے گرم پانی ، اور مار ہے دکھ والی ، بدلہ کفر کرنے کا ۔

ف

- - -

ف8 چھوڑ دے یعنی صحبت نہ رکھ ان سے مگر نصیحت کر دے کہ کوئی بے خبر نہ پکڑا جاوے۔

۷۱۔ تو کہہ کیا ہم پکاریں اللہ کے سوا، جو نہ بھلا کرے ہمارا نہ برا، اور (کیا) پھر جائیں الٹے پاؤں، جب اللہ ہم کو راہ دے چکا، (اور ہو جائیں) جیسے ایک شخص کو بھلا (بھٹکا) دیا جنوں (شیطانوں) نے، جنگل میں بہکتا، (جبکہ) اس کے رفیق پکارتے ہیں راہ کی طرف، کہ آ ہمارے پاس۔ تو کہہ اللہ نے راہ بتائی، سو وہی (صحیح) راہ ہے۔ اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ تابع رہیں جہان کے صاحب کے۔

۷۲۔ اور یہ کہ کھڑی (قائم) رکھو نماز اور اس سے ڈرتے رہو۔ اور وہی ہے جس پاس اکھٹے ہو (کیئے جاؤ) گے۔ ف

ف8 یعنی حشر۔

۷۳۔ وہی ہے جس نے ٹھیک بنائے (پیدا کیئے) آسمان وزمین۔ اور جس دن کہے گا ہو تو (حشر برپا) ہو جائے گا۔ ف اا اسی کی بات سچ ہے۔ اسی کو سلطنت ہے جس دن پھونکا جائے صور۔ چھپا اور کھلا جاننے والا، اور وہی تدبیر والا خبردار۔ ف

ف8 اوپر جو فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کافروں سے کہیں کہ ہم دیوانے کی طرح بھٹکتے نہیں اس پر آگے قصہ فرمایا حضرت ابراہیمؑ کا جب اپنے نزدیک معبود برحق پالیا پھر قوم کے بہکائے نہ بہکے۔

۷۴۔ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر کو، تو کیا پکڑتا (بناتا) ہے مورتوں کو خدا؟ میں دیکھتا ہوں، تو اور تیری قوم صریح بہکے ہو۔

۷۵۔ اور اسی طرح ہم دکھانے لگے ابراہیم کو سلطنت آسمان و زمین کی، اور تا (کہ) اس کو یقین آئے۔ ف

ف8 حق تعالیٰ کے کلام میں تا کے ساتھ اور آتا ہے یعنی اللہ کو ہر کام خود بھی مقصود ہے اور واسطے دوسرے کے بھی مقصود ہے یہ نہیں کہ واسطے دوسرے کے بھی مقصود ہے یہ نہیں کہ واسطے بغیر کام نہ کر سکے مثلاً بندہ تخم ڈالے درخت ہونے کے واسطے اس بغیر درخت نہیں ہو سکتا ہے لیکن درخت بھی مقصود ہے اور اس طرح اگانا بھی مقصود ہے یہی معنی ہیں کہ اللہ کے فعل بے معنی غرض نہیں۔

٧٦۔ پھر جب اندھیری آئی اس پر رات، دیکھا ایک تارا۔ بولا یہ ہے رب میرا، پھر جب وہ غائب ہوا، بولا مجھ کو خوش (پسند) نہیں آتے چھپ جانے والے۔

۷۷۔ پھر جب دیکھا چاند چمکتا، بولا یہ ہے رب میرا۔ پھر جب وہ غائب ہوا، بولا اگر نہ راہ دے مجھ کو رب میرا، تو بیشک میں رہوں بھٹکتے لوگوں میں۔

۷۸۔ پھر جب دیکھا سورج جھلکتا (روشن)، بولا یہ ہے میرا رب، یہ رب سب سے بڑا۔ پھر جب وہ غائب ہوا، بولا، اے قوم! میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک کرتے ہو (اللہ کے ساتھ)۔

۷۹۔ میں نے اپنا منہ کیا اسی کی طرف جس نے بنائے آسمان و زمین، ایک طرف کا (یکسو) ہو کر، اور میں نہیں شریک کرنے والا۔ **ف**

ف8 حضرت ابراہیمؑ لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ خالق آسمان و زمین کا اللہ کو کہتے ہیں اور اپنی حاجت اور مراد کے واسطے کوئی مورتیں پوجتا

ہے کوئی تارا چاند سورج چاہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھوں مورتوں سے اول ہی ناخوش ہوئے پھر کوئی تارا ٹھہرایا پھر وہ غائب ہوا تو جانا کہ یہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہے اس پر حاکم آپ مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنی حال میں نہ آتا پھر چاند سورج میں بھی عیب پایا سب کو چھوڑ کر اسی ایک کو پکڑا جس کو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے اور عقل صحیح چاہیئے کہ جب ایک کو مانا اس سے کون سا اچھا کام نہیں ہو سکتا کہ دوسرا در کا ہو۔

۸۰۔ اور اس سے جھگڑی اس کی قوم ۔ بولا تم مجھ سے جھگڑتے ہو اللہ پر؟ اور وہ مجھ کو سوجھا (ہدایت دے) چکا۔ اور میں ڈرتا نہیں ان سے جن کو شریک ٹھہراتے ہو اس کا، مگر کہ میرا رب کچھ چاہے ۔ سمائی

ہے میرے رب کے علم میں سب چیز کو۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے؟

۸۱۔ اور میں کیوں کرڈروں تمہارے شریکوں سے؟ اور (جبکہ) تم نہیں ڈرتے (اس بات سے) کہ شریک ٹھہراتے ہو اللہ کے ساتھ، جس پر نہیں اتاری اس نے تم کو کچھ سند۔ اب دونوں فرقوں میں کس کو چاہئیے خاطر جمع (دلجمعی)، کہو اگر سمجھ رکھتے ہو۔

۸۲۔ جو لوگ یقین لائے اور ملائی نہیں اپنے یقین میں کچھ تقصیر (کوتاہی) انہی کو ہے خاطر جمع (دلجمعی)، اور وہی ہیں راہ پائے۔

۸۳۔ اور یہ ہماری دلیل ہے، کہ ہم نے دی ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابل۔ درجے بلند کرتے ہیں ہم جس کو چاہیں۔ تیرا رب تدبیر والا ہے خبردار۔

۸۴۔ اور اس کو بخشا ہم نے اسحاقؑ اور یعقوبؑ۔ سب کو ہدایت دی۔ اور نوحؑ کو ہدایت دی ان سب سے پہلے، اور اس کی اولاد میں داوٗد اور سلیمان کو، اور ایوب اور یوسف کو، اور موسیٰ اور ہارون کو۔ اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں، نیک کام والوں کو۔

۸۵۔ اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاس کو۔ سب ہیں نیک بختوں میں۔

۸۶۔ اور اسماعیلؑ اور الیسعؑ کو، اور یونس کو اور لوط کو، اور سب کو ہم نے بزرگی دی سارے جہان والوں پر۔

۸۷۔ اور بعضوں کو ان کے باپ دادوں میں اور اولاد میں اور بھائیوں میں۔ اور ان کو ہم نے پسند کیا، اور راہ سیدھی چلایا۔

۸۸۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، اس پر راہ دے جس کو چاہے اپنے بندوں میں، اور اگر وہ شریک کرتے، البتہ ضائع ہوتا جو کچھ کیا تھا۔

۸۹۔ (یہی) وہ لوگ تھے، جن کو دی ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوّت۔ پھر اگر ان باتوں کو نہ مانیں یہ لوگ تو ہم نے ان پر مقرر کئے ہیں وہ شخص کہ وہ نہیں ان سے منکر۔

۹۰۔ وہ لوگ تھے جن کو ہدایت دی اللہ نے، سو تو چل ان کی راہ، تو کہہ، میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ مزدوری۔ یہ محض نصیحت ہے جہان کے لوگوں کو۔

۹۱۔ اور انہوں نے نہ جانچا اللہ کو پورا جانچنا، جب کہنے لگے، اللہ نے اتارا نہیں کسی انسان پر کچھ۔ پوچھ تو کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لایا، روشنی اور ہدایت لوگوں کی، جس کو تم نے ورق ورق کر دکھایا، اور بہت چھپا رکھا۔ اور تم کو اس میں سکھایا جو نہ جانتے تھے تم، نہ تمہارے باپ دادے۔ کہہ اللہ نے اتاری، پھر چھوڑ دے ان کو، اپنی بک بک (فضول گوئی) میں کھیلا کریں۔

۹۲۔ اور ایک یہ کتاب ہے کہ ہم نے اتاری برکت کی، سچ بتاتی اپنے اگلے کو، اور تا (کہ) توڈرائے اصل بستی کو اور آس پاس والوں کو۔ اور جن کو یقین ہے آخرت کا، وہ اس کو مانتے ہیں، اور وہ ہیں اپنی نماز سے خبردار (کی حفاظت کرتے)۔ ف

۔۔۔

ف8 ام القریٰ نام ہے مکہ کا اس کے معنی بستیوں کی جڑ یا اس واسطے کہ تمام عرب کا مرجع تھا یا کہتے ہیں کہ پانی میں سے زمین اول یہی کھلی تھی اور آس پاس سے مراد عرب ہے جب تک انہی پر حکم تھا یا سارا جہان ہے۔

۹۳۔ اور اس سے ظالم کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یا کہے مجھ کو وحی آئی اور اس کو وحی کچھ نہیں آئی، اور جو کہے میں اتارتا ہوں برابر اس کے جو اللہ نے اتارا۔ اور کبھی تو دیکھے، جس وقت ہیں ظالم بیہوشی میں، اور فرشتے ہاتھ کھول رہے ہیں کہ نکالو اپنی جان۔ آج تم کو جزا ملے گی ذلّت کی مار، اس پر کہ کہتے اللہ پر جھوٹ باتیں، اور اس کی آیتوں سے تکبّر کرتے تھے۔

۹۴۔ اور تم ہمارے پاس آئے ایک ایک (تنہا)، جیسے ہم نے بنائے (پیدا کیے) تھے پہلی بار، اور چھوڑ دیا (آئے) جو ہم نے اسباب دیا تھا (دنیا میں) (اپنی) پیٹھ کے پیچھے۔ اور ہم دیکھتے نہیں تمہارے ساتھ سفارش والے، جن کو تم بتاتے تھے کہ ان کا تم میں ساجھا ہے۔ ٹوٹ (منقطع ہو) گئے تم آپس میں، اور جاتے رہے جو دعویٰ تم کرتے تھے۔

۹۵۔ (بیشک) اللہ ہے کہ پھوڑ نکالتا (پھاڑ نکالتا) ہے دانہ اور گٹھلی۔
نکالتا ہے مردہ سے زندہ، اور نکالنے والا ہے زندہ سے مردہ۔ یہ
ہے (تمہارا) اللہ، پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟
۹۶۔ پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی۔ اور رات بنائی آرام، اور سورج
اور چاند حساب (کیلیئے)۔ یہ اندازہ رکھا ہے زور آور خبر دار نے۔
۹۷۔ اور اسی نے بنا دیئے تم کو تارے کہ ان سے راہ پاؤ، اندھیروں
میں جنگل اور دریا کے۔ (بیشک) ہم نے کھول سنائے پتے
(نشانیاں) ان لوگوں کو جو جانتے (علم رکھتے) ہیں۔
۹۸۔ اور اسی نے تم (سب) کو نکالا ایک جان سے، پھر کہیں تم کو
ٹھہراؤ ہے اور کہیں سپرد رہنا، ہم نے کھول سنائے پتے (نشانیاں)
اس قوم کو جو بوجھتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 اول سپرد ہوتا ہے ماں کے پیٹ میں کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پھر آ کر ٹھہرتا ہے دنیا میں پھر سپرد ہوگا قبر میں کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھہرے گا جنت میں یا دوزخ میں۔

۹۹۔ اور اسی نے اتارا آسمان سے پانی۔ پھر نکالی ہم نے اس سے اگنے والی ہر چیز، پھر اس میں سے نکالا سبزہ، جس سے نکالتے ہیں دانے جڑے ہوئے۔ اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے لٹکتے ہیں، اور باغ انگور کے، اور زیتون اور انار، آپس میں ملتے اور جدا۔ دیکھو! اس

کا پھل جب پھل لاتا ہے اور اس کا پکنا۔ (بیشک) ان چیزوں میں سب پتے (نشانیاں) ہیں یقین لانے والوں کو۔

۱۰۰۔ اور ٹھہراتے ہیں شریک اللہ کے جنّ، اور اس (اللہ) نے ان کو بنایا، اور تراشتے ہیں اس کے واسطے بیٹے اور بیٹیاں بن سمجھے، وہ اس لائق نہیں (پاک اور بالاتر ہے)، اور بہت دور ہے ان باتوں سے جو بتاتے ہیں۔

۱۰۱۔ نئی طرح بنانے والا آسمان وزمین کا۔ اس کو کہاں سے ہو بیٹا؟ اور (حالانکہ) اس کو کوئی عورت نہیں۔ اور اس نے بنائی (تو پیدا کیا) ہر چیز۔ اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔

۱۰۲۔ یہ اللہ ہے رب تمہارا، اس کے سوا کسی کو بندگی نہیں۔ بنانے (پیدا کرنے) والا ہر چیز کا، سو تم اس کی بندگی کرو۔ اور اس پر ہر چیز کا حوالہ (سپردگی) ہے۔

۱۰۳۔ اس کو نہیں پا سکتیں آنکھیں اور وہ پا سکتا ہے آنکھوں کو، اور وہ بھید جانتا ہے خبردار۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی آنکھ میں یہ قوت نہیں کہ اس کو دیکھ لے مگر جو وہ آپ کو دیکھاوے اس واسطے کہ لطیف ہے۔

۱۰۴۔ تم کو پہنچ چکیں سوجھ (سمجھ) کی باتیں تمہارے رب سے۔ پھر جو سوجھا (سمجھا) سو اپنے واسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے برے کو۔ اور میں نہیں تم پر نگہبان۔

۱۰۵۔ اوریوں پھیر پھیر (مختلف طریقوں سے) سمجھاتے ہیں ہم
آیتیں، اور تا کہیں کہ تو (کسی سے) پڑھا ہے اور تا (کہ) واضع کریں
ہم اس کو واسطے سمجھ والوں کو۔

۱۰۶۔ تو چل اس پر جو حکم (وحی) آئے تجھ کو تیرے رب سے۔ کسی
کی بندگی نہیں سوا اس (اللہ) کے۔ اور جانے دے شریک والوں کو۔

۱۰۷۔ اور اگر اللہ چاہتا تو شریک نہ کرتے۔ اور تجھ کو ہم نے نہیں کیا
ان کا نگہبان۔ اور تجھ پر نہیں ان کا حوالہ (سپردگی)۔

۱۰۸۔ اور تم لوگ برا نہ کہو جن کو وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا، کہ وہ برا
کہہ بیٹھیں اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھ (جہالت کی بنا پر)۔ اسطرح ہم
نے بھلے دکھائے ہیں ہر فرقہ کو اس کے کام۔ پھر ان کو اپنے رب
پاس پہنچنا ہے، تب وہ جتائے گا جو کچھ کرتے تھے۔

۱۰۹۔ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تاکید (سختی) سے، کہ اگر ان کو ایک
نشانی پہنچے، البتہ اس کو مانیں (ایمان لے آئیں گے)۔ تو کہہ،
نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں، اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وہ
آئیں گی تو یہ مانیں گے۔

۱۱۰۔ اور ہم الٹ (بیا) دیں گے ان کے دل اور آنکھیں، جیسے منکر
ہوئے ہیں اس سے پہلی بار، اور چھوڑ رکھیں گے ان کو اپنے جوش
(سرکشی) میں بہکتے (بھٹکتے)۔ ف

ف8 یعنی جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے اول ہی حق سن کر انصاف
سے قبول کرتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی بھی دیکھے تو
کچھ حیلہ بنائے فرعون ان نشانیوں پر ایمان نہ لایا۔

۱۱۱ ۔ اور اگر ہم ان پر اتاریں فرشتے، اور ان سے بولیں مردے اور جلا (پیش کر) دیں ہم ہر چیز کو ان کے سامنے، (تب بھی) ہرگز ماننے والے نہیں، مگر جو چاہے اللہ، پر یہ اکثر نادان ہیں ۔

۱۱۲ ۔ اور اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن، شیطان آدمی اور جن، سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ملمع (چکنی چپڑی) باتیں فریب کی، اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے، سو چھوڑ دے، وہ جانیں اور ان کا جھوٹ ۔

۱۱۳ ۔ اور تا (کہ) جھکیں اس طرف دل ان کے جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا، اور وہ اس کو پسند کریں، اور تا (کہ) کیئے جائیں جو غلط کام کر رہے ہیں ۔ ف

ف8 یہ کئی آیتیں اس پر اتریں کہ کافر کہنے لگے مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے فرمایا کہ ایسے فریب کی باتیں ملمع شیطان سکھاتے ہیں انسانوں کو شبہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہیں حکم اللہ کا ہے آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ ہے لیکن اس کے نام کو برکت ہے جو اس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو بغیر اس کے مر گیا سو مردار۔

۱۱۴۔ اب سوا اللہ کے کسی اور کو منصف کروں؟ اور اسی نے تم کو کتاب بھیجی واضح (تفصیل کے ساتھ)۔ اور جن کو ہم نے کتاب دی

وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نازل ہوئی ہے تیرے رب کے پاس سے تحقیق
(برحق)، سو تو مت ہو شک لانے والا۔
۱۱۵۔ اور تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی۔ کوئی بدلنے
والا نہیں اس کے کلام کو۔ اور وہی ہے سنتا جانتا۔
۱۱۶۔ اور اگر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا جو دنیا میں ہیں، تجھ کو بھلائیں
(گمراہ کردیں) اللہ کی راہ سے۔ سب یہی چلتے ہیں خیال (گمان) پر،
اور سب اٹکل (قیاس) دوڑاتے ہیں۔
۱۱۷۔ تیرا رب ہی خوب جانتا ہے جو بہکتا ہے اس کی راہ سے، اور وہ
خوب جانتا ہے جو اس کی راہ پر ہیں۔
۱۱۸۔ سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا اللہ کا، اگر تم کو اس کے
حکم پر یقین ہے۔

۱۱۹۔ اور کیا سبب کہ تم نہ کھاؤ اس میں سے، جس پر نام لیا اللہ کا؟ اور وہ کھول چکا جو کچھ تم پر حرام کیا ہے، مگر جس وقت ناچار ہو اس کی طرف سے۔ اور بہت لوگ بہکاتے ہیں اپنے خیال (خواہش) پر بغیر تحقیق (علم کے)۔ تیرا رب ہی خوب جانتا ہے جو لوگ حد سے بڑھتے ہیں۔

۱۲۰۔ اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا۔ جو لوگ گناہ کماتے ہیں، سزا پائیں گے اپنے کیۓ کی۔ **ف**

ف8 یعنی کافروں کے بہکائے پر نہ ظاہر میں عمل کرو نہ دل میں شبہ رکھو۔

۱۲۱۔ اوراس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا اللہ کا، اور وہ گناہ ہے،
اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا
کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مانا، تو تم مشرک ہوئے۔ ف

ف8 یعنی شرک فقط یہی نہیں کہ کسی کو سوائے خدا کے پوجے بلکہ
شرک حکم میں ہے کہ اور کا مطیع ہووے۔

۱۲۲۔ بھلا ایک شخص کہ مردہ تھا، پھر ہم نے اس کو زندہ کیا، اور دی
اس کو روشنی کہ لئے پھرتا ہے لوگوں میں، برابر اس کے کہ جس کا

حال یہ ہے، اندھیروں میں پڑا، وہاں سے نکل نہیں سکتا؟ اسی طرح بھلا (خوشنما) دکھایا ہے کافروں کو جو کام کر رہے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 اوپر ذکر تھا مردے اک یہاں کافر پر وہی مثال فرمائی یعنی اول جہل میں سب مردے تھے پھر جس کو ایمان ملا وہ زندہ ہوا اور روشنی پائی کہ اس کے منہ پر سب لوگ دیکھتے ہیں روشنی ایمان کی اور جس کو ایمان نہ ملا وہ اندھیروں میں پڑا رہا۔

۱۲۳۔ اور یوں ہی رکھے ہیں ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار
کہ حیلہ (مکروفریب) لایا کریں وہاں، اور جو حیلہ (مکروفریب) کرتے
ہیں سواپنے اوپر اور نہیں بوجھتے (شعور رکھتے)۔ ف

ف8 یعنی کافروں کے سردار ہمیشہ حیلے نکالتے ہیں تاکہ عوام
الناس پیغمبر کے مطیع نہ ہوجاویں جیسے فرعون نے معجزہ دیکھا تو حیلہ
نکالا کہ سحر کے زور سے سلطنت لیا چاہتا ہے۔

۱۲۴۔ اور جب پہنچی ان کو ایک آیت، کہیں ہم ہرگز نہ مانیں گے
جب تک ہم کو نہ ملے جیسا کچھ پاتے ہیں اللہ کے رسول، اللہ بہتر جانتا

ہے جہاں بھیجے اپنے پیغام، اب پہنچے گی گنہگاروں کو ذلت اللہ کے ہاں، اور عذاب سخت بدلہ حیلہ (فریب) بنانے کا۔

۱۲۵۔ سو جس کو اللہ چاہے کہ راہ دے، کھول دے اس کا سینہ حکم برداری کو۔ اور جس کو چاہے کہ راہ سے بھلا دے اس کا سینہ کر دے تنگ خفہ (گھٹا ہوا)، گویا زور سے چڑھتا ہے آسمان پر۔ اسی طرح ڈالے گا اللہ عذاب یقین نہ لانے والوں پر۔ **ف**

ف8 اور فرمایا تھا کہ کافر قسمیں کھاتے ہیں کہ ایک آیت دیکھیں تو البتہ یقین لاویں اور اب فرمایا کہ ہم نہ دیں گے ایمان تو کیونکر لاویں گے بیچ میں مردہ حلال کرنے کے حیلے نقل کیے اب اس بات کا جواب فرمایا کہ جس کی عقل اس طرف چلے کہ اپنی بات نہ چھوڑے جو

دلیل دیکھے کچھ حیلہ بنا لے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جس کی عقل چلے انصاف پر اور حکم برداری پر وہ نشان ہدایت ہے ان لوگوں میں نشان ہیں گمراہی کے ان کو کوئی آیت اثر نہ کرے گی۔

۱۲۶۔ اور یہ ہے راہ ترے رب کی سیدھی۔ ہم نے کھول (واضح کر) دیئے نشان دھیان (نصیحت قبول) کرنے والوں کو۔ ف

ف8 یعنی حکم برداری اور عقل کو دخل نہ دینا سیدھی راہ ہے۔

۱۲۷۔ ان کو ہے سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں، اور وہ ان کا مددگار ہے، بدلہ ان کے کئے کا۔

۱۲۸ ا ۔ اور جس دن جمع کریں گے ان سب کو۔ اے جماعت جنوں کی!
تم نے بہت کچھ لیا (بہکا کر) انسانوں سے ۔ اور بولے ان کے
دوستدار انسان، اے رب ہمارے! کام نکالا ہم میں ایک نے
دوسرے سے اور پہنچے اپنے وعدے کو، جو تو نے ہمارا ٹھہرایا تھا۔
فرمادے گا آگ ہے گھر تمہارا، رہا کرو اس میں، مگر جو چاہے اللہ،
(بیشک) تیرا رب حکمت والا خبردار ہے ۔ ف

۔۔۔

ف8 دنیا میں انسان بت پوجتے ہیں فی الحقیقت جن ہیں اس خیال
پر کہ وہ ہماری حاجت دیں گے ان کو نیازیں چڑھاتے ہیں جب
آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاوے گے تب یوں
عرض کریں گے کہ ہم نے پوجا نہیں لیکن آپس کی کارروائی کرلی اور

یہ جو فرمایا کہ آگ میں رہا کریں مگر جو چاہے اللہ اس واسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اسی کے چاہنے سے ہے وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا۔

۱۲۹۔ اور اس طرح ہم ساتھ ملا دیں گے گنہگاروں کو ایک دوسرے کا، بدلہ ان کی کمائی کا۔

۱۳۰۔ اے جماعت جنوں اور انسانوں کی کیا تم کو نہیں پہنچے تھے رسول تمہارے اندر کے (جو تم میں سے تھے)، سناتے تم کو میرا حکم اور ڈراتے یہ دن سامنے آنے سے۔ بولے، ہم نے مانے اپنے گناہ، اور ان کو بہکایا دنیا کی زندگی نے، اور قائل ہوئے اپنے گناہ پر، کہ وہ تھے منکر۔ **ف**

- - -

ف8 اس سورۃ میں اوپر مذکور ہوا کہ اول کافر اپنے کفر کا انکار کریں گے پھر حق تعالیٰ تدبیر سے ان کو قائل کرے گا۔

۱۳۱۔ یہ اس واسطے کہ تیرا رب ہلاک کرنے والا نہیں بستیوں کو ظلم سے اور وہاں کے لوگ بے خبر ہوں۔

۱۳۲۔ اور ہر کسی کو درجے ہیں اپنے عمل کے۔ اور تیرا رب بے خبر نہیں ان کے کام سے۔

۱۳۳۔ اور تیرا رب بے پرواہ ہے رحم والا۔ اگر چاہے تم کو لے جائے اور پیچھے (بعد) تمہارے قائم کرے (لے آئے) جس کو چاہے، جیسا تم کو کھڑا (پیدا) کیا اوروں کی اولاد سے۔

۱۳۴ ۔ جو تم کو وعدہ دیا، سو آنے والا ہے اور تم تھکا نہ (اللہ کو عاجز کر)
سکو گے ۔

۱۳۵ ۔ تو کہہ ، لوگو! کام کرتے رہو اپنی جگہ ، میں بھی کام کرتا ہوں ۔
اب آگے (عنقریب) جان لو گے کس کو ملتا ہے آخرت کا گھر ۔
مقرر (بلاشبہ) بھلا نہ ہوگا بے انصافوں کا ۔

۱۳٦ ۔ اور ٹھہراتے ہیں اللہ کا ، اس کی پیدا کی کھیتی اور مویشی میں ایک
حصّہ ، پھر کہتے ہیں یہ حصّہ اللہ کا ہے اپنے خیال پر اور یہ ہمارے
شریکوں کا ۔ سو جو ان کے شریکوں کا ہے سو نہ پہنچے اللہ کی طرف ۔
اور جو اللہ کا ہے ، سو پہنچے ان کے شریکوں کی طرف ۔ کیا برا انصاف
کرتے ہیں ۔ **ف**

ف8 کافر اپنی کھیتی میں سے اور مواشی کے بچوں میں سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتوں کی بھی نیاز نکالتے پھر بعض جانور اللہ کے نام کا بہتر دیکھا بتوں کی طرف بدل دیا اور بتوں کی طرف کا اللہ کی طرف نہ کرتے اس سے زیادہ ڈرتے اب جاننا چاہئے کہ اللہ کی نیاز دینی یہ کہ اس کی راہ میں جن کو دلوادے ان کو دینا اس کا۔

فائدہ8 اس کو نہیں پہنچتا مگر اس کی حکم برداری ہوئی اور چیز سے فقیر کو۔

فائدہ8 اور ثواب سے،

فائدہ8 دینے والے کو پھر جو کسی بزرگ کے واسطے کچھ دے اگر اسی وضع پر دے تو شرک ہے جس پر اللہ نے الزام دیا مگر اس بزرگ کو اپنی جگہ ٹھہرادے کہ اس کی طرف سے اللہ کی راہ میں جن کو کہا ان کو

دے تو حکم برداری اللہ کی اور چیز فقیر کو اور ثواب اس شخص کے بدلے اس بزرگ کو یا اس کو فقیر کی جگہ ٹھہرا دے کہ چیز اس کی کر دے پھر اس کی چیز لوگوں کے کام آئی تو اس کو ثواب ہوا یہ صورت مشکوک ہے پہلی صورت بیشک ہے۔

۱۳۷۔ اور اسی طرح بھلی دکھائی ہیں بہت مشرکوں کو اولاد مارنی ان کے شریکوں نے، کہ ان کو ہلاک کریں۔ اور ان کا دین غلط کریں۔ اور اللہ چاہتا تو یہ کام نہ کرتے، سو چھوڑ دے، وہ جانیں اور ان کا جھوٹ۔

۱۳۸۔ اور کہتے ہیں یہ مویشی اور کھیتی منع ہے، اس کو نہ کھائے مگر جس کو ہم چاہیں اپنے خیال پر، اور بعضے مویشی کی پیٹھ پر چڑھنا منع ٹھہرایا ہے، اور بعضے مویشی کے ذبح پر نام نہیں لیتے اللہ کا، اس پر

جھوٹ باندھ کر۔ وہ (اللہ عنقریب) سزا دے گا ان کو اس جھوٹ کی۔

۱۳۹۔ اور کہتے ہیں جو ان مویشی کے پیٹ میں ہو، سو نرا ہمارے مرد کھائیں اور حرام ہے ہماری عورتوں کو۔ اور جو مردہ ہو تو اس میں سب شریک ہوں۔ وہ سزا دے گا ان کو ان تقریروں (گھڑی باتوں) کی۔ (بیشک) وہ حکمت والا ہے خبر دار۔ **ف**

ف8 ایک یہ مسئلہ بھی بنایا تھا کہ جانور ذبح کیا اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کھاویں، اور عورتیں نہ کھاویں اور مردہ نکلے تو سب کھاویں بے سند مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اس پر ان کو الزام دیا ہمارے دین میں مرد اور عورت کا کچھ فرق نہیں اگر زندہ

نکلے تو ذبح کر کر حلال ہے بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ نکلے اور معلوم ہو
کہ جان پڑی تھی تو امام اعظم (رح) کے نزدیک حلال نہیں۔

۱۴۰۔ بیشک خراب ہوئے جنہوں نے مار ڈالی اپنی اولاد نادانی سے،
بن سمجھے، اور حرام ٹھہرایا جو اللہ نے ان کو رزق دیا جھوٹ باندھ کر
اللہ پر۔ بیشک بہکے، اور نہ آئے راہ پر۔ ف

ف8 بیٹیوں کا مارنا روا رکھتے تھے اور یہ سخت وبال ہے۔

۱۴۱۔ اور اس نے پیدا کئے باغ چھتریوں کے، اور بغیر چھتریوں
کے، اور کھجور اور کھیتی، کئی طرح ہے اس کا پھل اور زیتون اور انار،

آپس میں ملتا (جلتا) اور جدا (جدا)۔ کھاؤ اس کے پھل میں سے، جس وقت پھل لائے اور دو اس (اللہ) کا حق جس دن کٹے، اور بے جا نہ اڑاؤ (اسراف نہ کرو)۔ اس کو خوش (پسند) نہیں آتے اڑا دینے (اسراف کرنے) والے۔ ف

ف8 اس کا حق دو جس دن کٹے یعنی زکوٰۃ اور مال کی زکوٰۃ ہے برس کے بعد اور اس کی زکوٰۃ اسی دن ہے جس دن ہاتھ لگے جو زمین اپنے ملک میں ہو اس کے محصول میں حق اللہ کا ہے اگر پانی دیئے سے ہو تو بیسواں حصہ اور اگر بن پانی دیئے ہو تو دسواں حصہ۔

۱۴۲ ۔ اور پیدا کیئے مویشی میں لدنے (بوجھ اٹھانے) والے اور دبے
(کھانے والے) ۔ کھاؤ اللہ کے رزق میں سے ، اور مت چلو شیطان
کے قدموں پر، وہ تمہارا دشمن ہے صریح (کھلا) ۔ **ف**

ف8 لدنے والے اونٹ اور بیل اور دنبے بکری اور بھیڑ۔

۱۴۳ ۔ پیدا کیئے آٹھ نر اور مادہ ، بھیڑ میں سے دو، اور بکری میں سے
دو، پوچھ تو کہ دونوں نر حرام کیئے ہیں یا دونوں مادہ ، یا جو لپٹ رہا
(بچے) ہے مادوں کے پیٹ میں ؟ بتاؤ مجھ کو سند اگر تم سچے ہو۔
۱۴۴ ۔ اور پیدا کیئے اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو، پوچھ تو
دونوں نر حرام کیئے ہیں یا دونوں مادہ یا جو لپٹ رہا (بچے) ہے مادوں

کے پیٹ میں؟ کیا تم حاضر تھے جس وقت اللہ نے تم کو یہ کہہ دیا تھا؟ پھر اس سے ظالم کون جو جھوٹ باندھے اللہ پر، تا لوگوں کو بہکا دے بغیر تحقیق؟ بیشک اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

۱۴۵۔ تو کہہ، میں نہیں پاتا جس حکم (وحی) میں کہ مجھ کو پہنچا کوئی چیز حرام کھانے والے کو جو اس کو کھائے مگر یہ کہ مردہ ہو یا لہو پھینک دینے کا (بہتا ہوا)، یا گوشت سؤر کا، کہ وہ ناپاک ہے، یا گناہ کی چیز، جس پر پکارا اللہ کے سوا کسی کا نام۔ پھر جو کوئی عاجز ہو، نہ زور کرتا نہ زیادتی، تو تیرا رب معاف کرتا ہے مہربان۔ ف

ف8 یعنی جو جانور کھانے دستور ہیں ان میں سے یہی حرام ہیں۔

۱۴۶۔ اور یہود پر ہم نے حرام کیا تھا ہر ناخن والا، اور گائے اور بکری میں سے حرام کی ان کی چربی، مگر جو لگی ہو پشت پر یا آنت میں، یا ملی ہو ہڈی کے ساتھ۔ یہ ہم نے ان کو سزا دی تھی ان کی شرارت پر، اور ہم سچ کہتے ہیں۔ ف

ف8 مواشی میں سے ناخن دار یعنی اونٹ ان پر حرام تھا سو ان کی بے حکمیوں سے ان پر سخت پکڑا تھا اصل یہ چیزیں حرام نہیں۔

۱۴۷۔ پھر اگر تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ تمہارے رب کی مہر (رحمت) میں بڑی سمائی (وسعت) ہے۔ (لیکن) پھرتا نہیں اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے۔ ف

ف8 یعنی رحمت کی سمائی سے اب تک تم بچے ہو لیکن نہ جانو کہ عذاب پھر گیا۔

۱۴۸۔ اب کہیں گے مشرک، اگر اللہ چاہتا تو شریک نہ ٹھہراتے ہم اور نہ ہمارے باپ اور نہ حرام کر لیتے کوئی چیز۔ اسی طرح جھٹلایا کئے ان سے اگلے، جب تک چکھا ہمارا عذاب۔ تو کہہ، کچھ علم بھی

ہے تم پاس کہ ہمارے آگے نکالو (پیش کرو)؟ یا نری اٹکل (گمان)

پر چلتے ہو، اور سب تجویزیں (قیاس آرائیاں) کرتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 کافروں کا شبہ ہے کہ اگر ہمارے کام اللہ کو پسند نہ ہوتے تو

ہم کو کرنے نہ دیتا اس کا جواب فرمایا کہ اگلوں کو گناہ پر کیوں پکڑا

معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک مدت ناپسند کام کرتے تھے اور اللہ نہ پکڑتا

تھا آخر پکڑا۔

۱۴۹۔ تو کہہ، پس اللہ کا الزام پورا (کی حجت پوری) ہے۔ سو اگر چاہتا

تو راہ (ہدایت) دیتا تم سب کو۔ ف

- - -

ف8 یہ تمہاری غلطی ثابت ہو چکی کہ دلیل نہیں رکھتے تو بھی جو نہ مانے تو علامت ہے کہ تمہاری قسمت میں ہدایت نہیں رکھی۔

۱۵۰۔ تو کہہ، لاؤ اپنے گواہ، جو بتا دیں کہ اللہ نے حرام کی ہے یہ چیز۔ پھر اگر وہ کہیں بھی تو تو نہ کہہ ان کے ساتھ۔ اور نہ چل ان کی خوشی (خواہش) پر، جنہوں نے جھٹلائے ہمارے حکم، اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا، اور وہ اپنے رب کے برابر کرتے ہیں اور (دوسروں) کو۔

۱۵۱۔ تو کہہ، آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے، کہ شریک نہ کرو اس (اللہ) کے ساتھ کسی چیز کو، اور ماں باپ سے

نیکی (کرو سلوک نیک)۔ اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد مفلسی (کے ڈر) سے، ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو (بھی)، اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے، جو کھلا ہو اس میں اور جو چھپا۔ اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے، مگر حق پر۔ یہ تم کو کہہ (حکم) دیا ہے، شاید تم سمجھو۔

۱۵۲۔ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے، مگر جس طرح بہتر ہو، جب تک (حتیٰ کہ) وہ پہنچے اپنی قوت (سنِ رشد) کو، اور پوری کرو ماپ اور تول انصاف سے۔ ہم کسی پر وہی رکھتے ہیں جو اس کو مقدور (گنجائش) ہے۔ اور جب بات کہو تو حق کی کہو، اگرچہ وہ ہو اپنا ناتے والا۔ اور اللہ کا قول پورا کرو۔ یہ تم کو کہہ (حکم) دیا ہے شاید تم دھیان (نصیحت قبول) کرو۔

۱۵۳۔ اور کہا، یہ راہ ہے میری سیدھی، سو اس پر چلو۔ اور مت چلو کئی
راہیں، پھر تم کو پھٹائیں (بھٹکائیں) گے اس کی راہ سے۔ یہ کہہ (حکم)
دیا ہے تم کو، شاید تم بچتے رہو (تقویٰ اختیار کرو)۔
۱۵۴۔ پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب، پورا فضل نیکی والے پر اور
بیان ہر چیز کا، اور ہدایت اور مہر (رحمت)، شاید وہ لوگ اپنے رب کا
ملنا یقین کریں۔ **ف**

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ پہلے حکم ہمیشہ سے جاری رہے پیچھے
توریت اتری تو شرع اور مفصل ہوئی۔

۱۵۵۔ اور ایک یہ کتاب ہے (قرآن) کہ ہم نے اتاری برکت کی، سو اس پر چلو اور بچتے رہو، شاید تم پر رحم ہو۔

۱۵۶۔ اس واسطے کہ کبھی کہو کتاب جو اتری تھی سو دو ہی فرقوں پر ہم سے پہلے، اور ہم کو ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی۔ ف

ف8 یعنی یہ کتاب اتاری کہ تم کو عذر کی جگہ باقی نہ رہے۔

۱۵۷۔ یا کہو، اگر ہم پر اترتی کتاب تو ہم راہ چلتے ان سے بہتر، سو آ چکی تم کو تمہارے رب سے شاہدی (روشن دلیل)، اور ہدایت اور مہربانی (رحمت)۔ اب اس سے بے انصاف کون؟ جو جھٹلائے اللہ کی آیتیں اور ان سے کترائے (منہ موڑے)۔ ہم سزا دیں گے

کترانے (منہ موڑنے) والوں کو ہماری آیتوں سے بری طرح کی مار،

بدلہ اس کترانے کا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی پہلی امتوں کا حال سن کر شاید تم کو ہوس آتی ہو تم کو بھی

ملی ویسی کتاب۔

۱۵۸۔ کاہے کی راہ دیکھتے ہیں لوگ مگر یہی کہ ان پر آئیں فرشتے، یا

آئے تیرا رب، یا آئے کوئی نشان تیرے رب کا؟ جس دن آئے گا

ایک نشان تیرے رب کا، کام نہ آئے گا ایمان لانا کسی کو، جو پہلے

سے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کچھ نیکی نہ کی تھی۔ تو کہہ 8 راہ دیکھو (انتظار کرو)، ہم بھی راہ دیکھتے (انتظار کرتے) ہیں۔ ف

ف8 یعنی اللہ کی طرف سے جو حد تھی ہدایت کی سو آ چکی ہے اور شرع اور کتاب تب بھی نہیں مانتے تو اب منتظر ہیں کہ اللہ آپ آوے یا قیامت کے نشان دیکھیں تب یقین کریں سو جب قیامت کا نشان آوے گا یعنی آفتاب مغرب سے نکلے گا تب کافر کا ایمان اور عاصی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

۱۵۹۔ جنھوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں، اور ہو گئے کئی فرقے، تجھ کو ان سے کچھ کام نہیں۔ ان کا کام حوالے اللہ کے، پھر وہی جتائے (بتائے) گا ان کو جیسا کچھ کرتے تھے۔ ف

ف8 یعنی توریت والوں نے کئی راہیں نکالیں تو ان میں تحقیقات نہ کر کہ صحیح کون اور غلط کون اپنی راہ صحیح پر قائم رہ دیں میں جو باتیں یقین لانے کی ہیں ان میں فرق نہ چاہیئے اور جو کرنے کی ہیں اس کے طریقے کئی ہوں تو برا نہیں۔

۱۶۰۔ جو کوئی لایا نیکی اس کو ہے اس کے دس برابر۔ اور جو لایا برائی، سو سزا پائے گا تو اتنی ہی، اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

۱۶۱ ۔ تو کہہ 8 مجھ کو تو سوجھائی میرے رب نے راہ سیدھی، دین
صحیح، ملت ابراہیم کی جو ایک طرف کا تھا۔ اور نہ تھا شریک والوں
میں۔

۱۶۲ ۔ تو کہہ، میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کی طرف
ہے، جو صاحب سارے جہان کا۔

۱۶۳ ۔ کوئی نہیں اس کا شریک، اور یہی مجھ کو حکم ہوا اور میں سب سے
پہلے حکم بردار ہوں۔

۱۶۴ ۔ تو کہہ، اب میں سوا اللہ کے تلاش کروں کوئی رب؟ اور وہی
ہے رب ہر چیز کا، اور جو کوئی کمائے سو اس کے ذمہ پر۔ اور بوجھ نہ
اٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا۔ پھر تمہارے رب پاس ہے
رجوع تمہاری، سو وہ جتا (بتا) دے گا، جس بات میں تم جھگڑتے
تھے۔

۱۶۵ ۔ اوراسی نے تم کو کیا ہے نائب زمین میں، اور بلند کئے تم میں درجے ایک کے ایک پر، کہ آزمائے تم کو اپنے دئیے حکم میں ۔ تیرا رب شتاب (تیزی سے) کرتا ہے عذاب، اور (بیشک) وہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

* * *

۷۔ الأعراف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ المٓصٓ لام میم صاد۔

۲۔ یہ کتاب اتری (نازل ہوئی) ہے تجھ کو، سو اس سے تیرا جی نہ رکے (گھبرائے) کہ خبر دار کر دے تو اس سے (منکرین کو)، اور نصیحت ہو ایمان والوں کو۔

۳۔ چلو اسی پر جو اترا (نازل ہوا) تم کو تمہارے رب سے، اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے، تم کم دھیان کرتے ہو۔

۴۔ اور کئی بستیاں ہم نے کھپا (ہلاک کر) دیں کہ پہنچا ان پر ہمارا عذاب راتوں رات یا دوپہر کو سوتے۔

۵۔ پھر یہی تھی ان کی پکار، جب پہنچا ان پر ہمارا عذاب کہ کہنے لگے ہم تھے گنہگار۔

۶۔ سو ہم کو پوچھنا ہے ان سے جن پاس رسول بھیجے تھے، اور ہم کو پوچھنا ہے رسولوں سے۔

۷۔ پھر ہم احوال سنا دیں گے ان کو اپنے علم سے، اور ہم کہیں غائب نہ تھے۔

۸۔ اور تول اس دن ٹھیک (عین حق) ہے۔ پھر جس کی تولیں (پلڑے) بھاری پڑیں، سو وہی ہیں جن کا بھلا ہوا۔

۹۔ اور جس کی تولیں (پلڑے) ہلکی پڑیں، سو وہی ہیں جو ہارے اپنی
جان (خسارے میں پڑے)، اس پر (وجہ سے) کہ ہماری آیتوں سے
زبردستی کرتے تھے۔ **ف**

ف8 ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا ریس کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت میں وہ کاغذ تولیں گے جس کے نیک کام بھاری ہوئے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوئے تو پکڑا گیا۔

۱۰۔ اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں، اور بنا دیں اس میں تم کو روزیاں (سامان زیست)۔ (مگر) تم تھوڑا شکر کرتے ہو۔

۱۱۔ اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر صورت دی، پھر کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو، تو سجدہ کیا مگر ابلیس۔ نہ تھا (وہ) سجدہ والوں میں۔

۱۲۔ کہا تجھ کو کیا مانع تھا کہ سجدہ نہ کیا، جب میں نے فرمایا؟ بولا، میں اس سے بہتر ہوں۔ مجھ کو تو نے بنایا آگ سے اور اس کو بنایا خاک سے۔

۱۳۔ کہا تو اتر یہاں سے، تجھ کو یہ نہ ملے گا (کوئی حق نہیں) کہ تکبر کرے یہاں، سو نکل، تو (ان میں سے ہے جو) ذلیل ہے۔

۱۴۔ بولا، مجھ کو فرصت (مہلت) دے، جس دن تک لوگ جی اٹھیں (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)۔

۱۵۔ کہا تجھ کو فرصت (مہلت) ہے۔

۱۶۔ بولا، تو جیسا تو نے مجھے بدراہ (گمراہ) کیا ہے، میں بیٹھوں (گھات لگاؤں) گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی میں تو گمراہ ہوا اب ان کی بھی راہ ماروں گا۔

۱۷۔ پھر ان پر آؤں (کو گھیروں گا) گا آگے سے اور پیچھے سے، اور داہنے سے اور بائیں سے، اور نہ پائے گا تو اکثر ان میں شکرگذار۔

۱۸۔ کہا، نکل یہاں سے مردود کھدیڑا (ٹھکرایا ہوا)۔ جو کوئی ان میں تیری راہ چلا، میں بھر دوں گا دوزخ تم سب سے اکھٹے۔

۱۹۔ اور اے آدم! بس تو اور تیرا جوڑا (تیری بیوی) جنت میں، پھر کھاؤ جہاں سے چاہو، اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے۔ پھر (ورنہ) تم ہو گے گنہگار۔

۲۰۔ پھر بہکایا ان کو شیطان نے، تا (کہ) کھولے ان پر جو ڈھکے تھے ان سے ان کے عیب (ان کی شرم گاہیں)، اور وہ بولا، تم کو جو منع کیا ہے رب تمہارے نے اس درخت سے، یہ کہ کبھی ہو (نہ) جاؤ فرشتے، یا ہو (نہ) جاؤ ہمیشہ جینے والے۔ **ف**

ف8 عیب ڈھکے تھے یعنی حالت استنجا اور حاجت شہوت کی جنت میں نہ تھی ان کے بدن پر کپڑے تھے وہ کبھی اترتے نہ تھے کہ اتارنے کی حاجت نہ ہوتی یہ اپنے اعضا سے واقف نہ تھے جب یہ گناہ

ہوا تو لوازم بشری پیدا ہوئے اپنی حاجت سے خبر دار ہوئے اور اپنے اعضاء دیکھے۔

۲۱۔ اور ان کے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست (خیر خواہ) ہوں۔

۲۲۔ پھر ڈھلایا (مائل کیا) ان کو فریب سے۔ پھر جب چکھا دونوں نے درخت، کھل گئے ان پر عیب (ستر) ان کے اور لگے جوڑنے (ڈھانکنے) اپنے اوپر پات (پتے) بہشت کے۔ اور پکارا ان کو ان کے رب نے، میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے، اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے۔

۲۳۔ بولے، اے رب ہمارے! ہم نے خراب کیا اپنی جان کو، اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جائیں نامراد۔

۲۴۔ کہا تم اترو، ایک دوسرے کے دشمن ہوئے۔ اور تم کو زمین پر ٹھہرنا ہے، اور برتنا ہے ایک وقت تک۔

۲۵۔ کہا اسی میں تم جیو گے۔ اور اسی میں تم مرو گے، اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔

۲۶۔ اے اولاد آدم کی! ہم نے اتاری تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب، اور رونق (زینت)، اور کپڑے (لباس) پرہیزگاری کے، سو بہتر ہیں۔ یہ قدرتیں (نشانیوں میں سے) ہیں اللہ کی، شاید وہ لوگ دھیان کریں۔ **ف**

ف8 یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تم سے اتروائے پھر ہم نے تم کو دنیا میں تدبیر لباس کی سکھا دی اب وہی لباس پہنو جس میں

پرہیزگاری ہو یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آوے اور اپنی زینت نہ دکھاوے۔

۲۷۔ اے اولاد آدم کی! نہ بہکاوے تم کو شیطان، جیسا نکالا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے، اتروائے ان کے کپڑے کہ دکھائے ان کو عیب (شرم گاہیں) ان کے۔ وہ دیکھتا ہے تم کو اور اس کی قوم جہاں سے تم ان کو نہ دیکھو۔ ہم نے رکھے ہیں شیطان رفیق ان کے جو ایمان نہیں لاتے۔

۲۸۔ اور جب کریں کچھ عیب کا کام، کہیں ہم نے دیکھا اسطرح کرتے اپنے باپ دادوں کو، اور اللہ نے ہم کو یہ حکم کیا۔ تو کہہ !اللہ

حکم نہیں کرتا عیب کے کام کو، کیوں جھوٹ بولتے ہو اللہ پر؟ جو

معلوم نہیں رکھتے۔ ف

ف8 یعنی سن چکے کہ پہلے باپ نے شیطان کا فریب کھایا پھر باپ

کا فریب کھایا پھر باپ کی کیوں سند لاتے ہو۔

۲۹۔ تو کہہ! میرے رب نے فرمائی ہے دینداری۔ اور سیدھے کرو

اپنے منہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اس کو نرے اس کے حکم بردار

ہو کر۔ جیسا تم کو پہلے بنایا (پیدا کیا)، دوسری بار بنو (پیدا کئے جاؤ)

گے۔

۳۰۔ ایک فرقے کو راہ دی اور ایک فرقے پر ٹھہری گمراہی۔ انہوں نے پکڑے شیطان رفیق اللہ چھوڑ کر، اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

۳۱۔ اے اولاد آدم! لو اپنی رونق (آرائش) ہر نماز کے وقت، اور کھاؤ اور پیو، اور مت اڑاؤ (تجاوز کرو)۔ اس (اللہ) کو خوش نہیں آتے اڑانے (حد سے بڑھنے) والے۔ ف

ف8 اپنی رونق یعنی لباس نماز میں فرض ہے مرد کو کمر سے تا زانو ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا حرام ہے اور کپڑا باریک جس میں بدن یا بال نظر آویں معتبر نہیں اور فرمایا کہ مت اڑاؤ یعنی منع کام میں خرچ نہ کرو۔

۳۲۔ تو کہہ8 کس نے منع کی ہے رونق اللہ کی جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کھانے کی؟ تو کہہ! وہ ہے (چیزیں ہیں) ایمان والوں کے واسطے دنیا کی زندگی میں، نری (صرف) ان کی ہیں قیامت کے دن۔ یوں بتاتے ہیں ہم آیتیں، جن لوگوں کو بوجھ ہے۔ ف

ف8 یعنی منع کام میں خرچ نہ کرے باقی کھانا پینا سب روا ہے جو نعمت ہے مسلمانوں کے واسطے پیدا ہوئی ہے دنیا میں کافر بھی شریک ہو گئے آخرت میں فقط انہی کو ہے۔

۳۳۔ تو کہہ! میرے رب نے منع کیا ہے، سو بے حیائی کے کام جو کھلے ہیں ان میں اور جو چھپے، اور گناہ اور زیادتی ناحق، اور یہ کہ شریک کرو اللہ کا جس کی بات اس نے سند نہیں اتاری، اور یہ کہ جھوٹ بولو اللہ پر، جو تم کو معلوم نہیں۔

۳۴۔ اور ہر فرقے کا (امّت کے لئے) ایک وعدہ (مہلت) ہے، پھر جب پہنچا ان کا وعدہ (مقررہ وقت)، نہ دیر کریں گے ایک گھڑی اور نہ جلدی۔

۳۵۔ اے اولاد آدم کی! کبھی پہنچیں تم پاس رسول تم میں کے، سنائیں تم کو میری آیتیں، تو جس نے خطرہ (بچاؤ) کیا اور سنوار پکڑی (اپنی اصلاح کی)، نہ ڈر ہے ان پر نہ وہ غم کھائیں۔

۳۶۔ اور جنھوں نے جھوٹ جانیں آیتیں ہماری اور تکبر کیا ان کی طرف سے، وہ ہیں دوزخ کے لوگ، اس میں رہ پڑے۔

۳۷۔ پھر اس سے ظالم کون ؟ جو جھوٹ باندھے اللہ پر، یا جھٹلائے
اس کے حکم کو۔ وہ لوگ پائیں گے جو ان کا حصہ لکھا کتاب (نوشتۂ
تقدیر) میں، یہاں تک جب پہنچے ان پاس بھجے ہوئے ہمارے جان
لینے کو، بولے، کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے اللہ کے سوا؟
بولے، ہم سے گم ہوئے اور قائل ہوئے اپنی جان پر (گواہی دیں
گے اپنے خلاف)، کہ وہ تھے منکر۔

۳۸۔ فرمایا، داخل ہو ساتھ اور امتوں کے جو تم سے پہلے ہو چکی ہیں،
جنّ اور انسان، آگ میں۔ جہاں داخل ہوئی ایک امت، منت
(لعنت) کرنے لگی دوسری کی۔ جب تک گر چکے اس میں سارے،
کہا پچھلوں (بعد میں آنے والوں) نے پہلوں کو، اے رب ہمارے!

ہم کو انہوں نے گمراہ کیا، سو تو دے ان کو دونا عذاب آگ کا۔ فرمایا کہ دونوں کو دونا (عذاب) ہے، پر تم نہیں جانتے۔ **ف**

ف8 یعنی ایک حساب سے پہلی امت کا گناہ بڑا کہ پچھلوں کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلوں کا بڑا کہ پہلوں کا حال دیکھ کر سن کر عبرت نہ پکڑی۔

۳۹۔ اور کہا پہلوں نے پچھلوں کو، سو کچھ نہ ہوئی تم کو ہم پر زیادتی (فضیلت)، (لہذا) اب چکھو عذاب بدلہ اپنی کمائی کا۔

۴۰۔ بیشک جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں اور ان کے سامنے تکبر کیا، نہ کھلیں گے ان کو دروازے آسمان کے، اور نہ داخل ہوں

گے جنت میں، جب تک پیٹھے (گزرے) اونٹ سوئی کے ناکے میں، اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں گنہگاروں کو۔

۴۱۔ ان کو دوزخ کے فرش ہیں اور اوپر (اسی کا) سائبان۔ اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں بے انصافوں کو۔

۴۲۔ اور جو یقین لائے اور کیں بھلائیاں، (ہمارا ضابطہ یہ ہے کہ) ہم بوجھ نہیں رکھتے کسی پر، مگر اس کے مقدور کا (اس کی استطاعت کے مطابق)۔ وہ ہیں جنت کے لوگ۔ وہ اس میں رہ پڑے (رہیں گے ہمیشہ)۔

۴۳۔ اور نکال لی ہم نے جو ان کے دل میں تھی خفگی (ایک دوسرے کے خلاف)، بہتی ہیں ان کے (محلات کے) نیچے نہریں۔ اور کہتے ہیں، شکر اللہ کو جس نے ہم کو یہاں راہ دی۔ اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ راہ دیتا ہم کو اللہ۔ بیشک لائے تھے رسول، ہمارے

رب کی تحقیق (سچی) بات، اور آواز ہوئی کہ یہ جنت ہے، (جس کے) وارث ہوئے تم اس کے، بدلہ اپنے کاموں کا (جو تم کرتے تھے دنیا میں)۔ ف

- - -

ف8 معلوم ہوا کہ نیکوں کے دل میں بھی آپس میں خفگی ہوگی جنت کے قریب پہنچ کر آپس میں دل صاف ہوں گے تب جنت میں جاویں گے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیرؓ ان لوگوں میں ہیں اور جنت کے وارث فرمایا یعنی آدم کی میراث پائی۔

۴۴۔ اور پکارا جنت والوں نے آگ (جہنم) والوں کو کہ ہم پا چکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق (سچا)، سو تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق (سچا)، (وہ) بولے، 'ہاں'۔ پھر پکارا ایک پکارنے والا ان کے بیچ میں، کہ لعنت ہے اللہ کی بے انصافوں پر۔

۴۵۔ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی (ٹیڑھا پن)۔ اور وہ آخرت سے منکر ہیں۔ **ف**

ف8 حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر۔

۴۶۔ اور دونوں کے بیچ میں (حائل) ہے ایک دیوار (اوٹ)، اور اس کے سرے (مقام) پر مرد (لوگ) ہیں کہ پہچانتے ہیں ہر ایک کو اس کے نشان سے، اور پکارے جنت والوں کو، کہ سلامتی ہے تم پر۔ (یہ لوگ) داخل نہیں ہوئے جنت میں (ابھی تک) اور (لیکن) وہ امیدوار ہیں۔ ف

ف8 جنت دوزخ کے بیچ میں دیوار ہوگی اس کے سرے پر مرد ہیں نجات والے جو حشر اور حساب سے فارغ ہیں بہشتی اور دوزخی کو نشان سے پہچان کر جنت والوں کو خوشخبری کہیں گے سلامتی کی یہ ابھی امیدوار ہیں خوشخبری سن کر خوش ہوں گے۔

۴۷۔ جب پھری ان کی نگاہ دوزخ والوں کی طرف، بولے اے رب
ہمارے! نہ کر ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ۔
۴۸۔ اور پکارے دیوار (اوٹ) کے سرے (مقام) والے ایک
مردوں (لوگوں) کو کہ ان کو پہچانتے ہیں نشان سے، بولے، کیا کام
آیا تم کو جمع کرنا، اور جو تم تکبر کرتے تھے؟
۴۹۔ (کیا) اب یہ وہی (اہل جنت) ہیں؟ کہ تم قسمیں کھاتے تھے،
(کہ) نہ پہنچائے گا ان کو اللہ کچھ مہر (رحمت)۔ (اور ان سے کہا جائے
گا) چلے (داخل ہو) جاؤ جنت میں، (آج) نہ ڈر ہے تم پر، نہ غم کھاؤ۔
۵۰۔ اور پکارے آگ والے، جنت والوں کو، بہاؤ ہم پر تھوڑا پانی، (یا
دو ہم کو) جو روزی تم کو دی اللہ نے۔ بولے اللہ نے یہ دونوں بند
(حرام) کیئے ہیں منکروں سے۔

۵۱۔ جنہوں نے ٹھہرایا ہے اپنا دین تماشا اور کھیل اور بہکے دنیا کی زندگی پر۔ سو آج ہم (اللہ تعالیٰ) ان کو بھلا دیں گے، جیسے وہ بھولے اپنے اس دن کا ملنا، اور جیسے تھے (وہ) ہماری آیتوں سے جھگڑتے (کا کرتے انکار)۔

۵۲۔ اور ہم نے ان کو پہنچا دی ہے کتاب، جو کھول کر بیان کی ہے خبرداری سے، راہ بتاتی (ہدایت) اور مہربانی (رحمت) ایمان والے لوگوں کو۔

۵۳۔ کیا راہ دیکھتے (منتظر) ہیں؟ مگر یہی کہ وہ ٹھیک پڑے (انجام سامنے آجائے)۔ جس دن وہ ٹھیک پڑے گی (سامنے آئے گا)، کہنے لگیں گے جو اس کو بھول رہے تھے پہلے، سچ بات لائے تھے ہمارے رب کے رسول، اب کوئی ہیں سفارش والے؟ تو ہماری سفارش کریں، یا ہم کو پھر جانا ہو (دنیا میں) تو ہم کام کریں سوا اس

کے جو کر رہے تھے۔ تحقیق ہارے اپنی جان، اور بھول گیا جو جھوٹ

بناتے تھے۔ **ف**

ف8 یعنی کافر راہ دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں خبر ہے عذاب کی ہم دیکھ لیں کہ ٹھیک پڑے تب قبول کریں سو جب ٹھیک پڑے گی تب خلاصی کہاں ملے گی، خبر اسی واسطے ہے کہ آگے سے بچاؤ پکڑیں۔

۵۴۔ (بلاشبہ) تمہارا رب اللہ ہے، جس نے بنائے آسمان و زمین چھ دن میں پھر بیٹھا تخت پر۔ اوڑھاتا ہے رات پر دن، اس کے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا، اور سورج اور چاند اور تارے، کام لگے اس کے حکم

پر، سن لو! اسی کا کام ہے بنانا (پیدا کرنا) اور حکم فرمانا۔ بڑی برکت اللہ کی جو صاحب سارے جہان کا۔

۵۵۔ پکارا اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے (چپکے)۔ (یقیناً) اس کو خوش (بلاشبہ) نہیں آتے حد سے بڑھنے والے۔ ف

۔۔۔

ف8 دعا میں بہتر ہے کہ چپکے مانگے تا اپنی نمود نہ ہو اور دل سے گڑگڑا کر نکلے اور حد سے نہ بڑھے یعنی اپنی منہ سے بڑی بات نہ مانگے۔

۵۶۔ اور مت خرابی مچاؤ زمین میں، اس کے سنوارے پیچھے اور پکارو اس کو ڈر اور توقع سے۔ بیشک مہر (رحمت) اللہ کی نزدیک ہے نیکی والوں سے۔ ف

ف8 سنوارے پیچھے زمین خرابی نہ مچاؤ یعنی اسلام میں رسوم کفر کی نہ داخل کرو اور پکارو ڈر اور توقع سے یعنی اللہ تعالیٰ پر دلیر بھی مت ہو اور ناامید بھی مت ہو۔

۵۷۔ اور وہی ہے کہ چلاتا ہے باویں (ہوائیں) خوشخبری لاتیں، آگے اس کی مہر (رحمت) سے۔ یہاں تک کہ جب اٹھا لائیں بدلیاں بھاری، ہانکا ہم نے اس کو ایک شہر (زمین) مردے کی طرف، پھر

اس میں اتارا (برسایا) پانی، پھر اس سے نکالے سب طرح کے
پھل۔ اسی طرح نکالیں گے مردوں کو (قبروں سے)، شاید تم دھیان
(اس سے سبق حاصل) کرو۔

۵۸۔ اور جو موضع (زمین) ستھرا ہے، اس کا سبزہ نکلتا ہے اس کے
رب کے حکم سے۔ اور جو خراب ہے۔ اس میں سے نکلے سو ناقص
(خراب پیداوار)۔ یوں پھیر پھیر (باربار) بتاتے ہیں ہم آیتیں حق
ماننے والے لوگوں کو۔ ف

ف8 یہ قدرت اپنی بیان فرمائی بادیں چلنی اور مینہ برسنا اور سبزہ
نکلنا اس طرح سمجھایا مردوں کا نکلنا ایک تو مردوں کا نکلنا قیامت میں
ہے اور ایک دنیا میں یعنی جاہل ادنی لوگوں میں نبی بھیجا اور علم دیا اور

سردار کیا پھر ستھری استعداد والے کمال کو پہنچے اور جن کا استعداد خراب تھا ان کو بھی فائدہ پہنچ رہا ناقص سا۔

۵۹۔ ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف تو بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔ میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

۶۰۔ بولے سردار اس کی قوم کے، ہم دیکھتے ہیں تجھ کو صریح (بالکل) بہکا ہے۔

۶۱۔ بولا، اے قوم! میں کچھ بہکا نہیں ہوں، مگر میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا۔

۶۲۔ پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب کے، اور نصیحت کرتا ہوں اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔

۶۳ ۔ کیا تم کو تعجب ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ، ایک مرد کے ہاتھ تمہارے بیچ (جو تم) میں سے (ہے)، کہ تم کو ڈر سنائے اور تم بچو، اور شاید تم پر رحم ہو۔

۶۴ ۔ پھر اس کو جھٹلایا، پھر ہم نے بچا لیا اس کو اور جو (لوگ) اس کے ساتھ تھے کشتی میں، اور غرق کئے جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں۔ (بیشک) وہ لوگ تھے اندھے ۔

۶۵ ۔ اور عاد کی طرف بھیجا ان کا بھائی ہود۔ بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا، کیا تم کو ڈر نہیں؟

۶۶ ۔ بولے سردار جو منکر تھے اس کی قوم میں، ہم تو دیکھتے ہیں تجھ کو عقل نہیں، اور ہماری اٹکل (قیاس) میں تو جھوٹا ہے ۔

۶۷ ۔ بولا، اے قوم! میں کچھ بے عقل نہیں، لیکن میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا۔

۶۸ ۔ پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب کے اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں
معتبر (سچا)۔

۶۹ ۔ کیا تعجب ہوا کہ آئی تم کو نصیحت تمہارے رب کی ایک مرد کے
ہاتھ تمہارے بیچ میں سے، کہ تم کو ڈر سنائے؟ اور یاد کرو کہ تم کو سردار
کر دیا پیچھے قوم نوح کے، اور زیادہ دیا تم کو بدن میں پھیلاؤ، سو یاد کرو
احسان اللہ کا، شاید تمہارا بھلا ہو۔

۷۰۔ بولے، کیا تم اس واسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کریں نری
(صرف) اللہ کی اور چھوڑ دیں جن کو پوجتے تھے ہمارے باپ
دادے، تو لے آ جو وعدہ دیتا ہے (وہ عذاب) ہم کو، اگر تو سچا ہے۔

۷۱۔ کہا تم پر پڑ چکی ہے تمہارے رب کے ہاں سے، بلا (پھٹکار) اور
غصہ (غضب)۔ کیوں جھگڑتے ہو مجھ سے کئی ناموں پر کہ رکھ لئے
ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے، نہیں اتاری اللہ نے ان

کی کچھ سند۔ سوراہ دیکھو (انتظار کرو)، میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا (انتظار کرتا ہوں) ہوں۔

۷۲۔ پھر جب ہم نے بچا دیا اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے اپنی مہر (رحمت) سے۔ اور پچھاڑی (جڑ) کاٹی ان کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں، اور نہ تھے ماننے والے۔

۷۳۔ اور ثمود کی طرف بھیجا ان کا بھائی صالح، بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔ (بیشک) تم کو پہنچ چکی ہے (کھلی) دلیل تمہارے رب کی طرف سے۔ یہ اونٹنی اللہ کی، اس سے ہے تم کو نشانی، سو اس کو چھوڑ دو، کھائے اللہ کی زمین میں، اور اس کو ہاتھ نہ لگاؤ بری طرح (ارادے سے)، پھر (ورنہ) تم کو پکڑے گی دکھ کی مار۔

۷۴۔ اور وہ یاد کرو، جب تم کو سردار کیا، عاد کے پیچھے، اور ٹھکانا دیا
زمین میں، بناتے ہو نرم زمین میں محل، اور تراشتے ہو پہاڑوں کے
گھر۔ سو یاد کرو احسان اللہ کے اور مت مچاتے پھرو زمین میں فساد۔
۷۵۔ کہنے لگے سردار جو بڑائی رکھتے تھے اس کی قوم میں سے، غریب
لوگوں کو جو ان میں یقین رکھتے تھے، یہ تم کو معلوم ہے کہ صالح بھیجا
ہے اپنے رب کا۔ بولے، ہم کو جو اس کے ہاتھ بھیجا، یقین ہے۔
۷۶۔ کہنے لگے بڑائی والے، جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے۔
۷۷۔ پھر کاٹ (مار) ڈالی اونٹنی، اور پھرے (سرکشی کی) اپنے رب
کے حکم سے، اور بولے، اے صالح! لے آ ہم پر (وہ عذاب) جو
وعدہ دیتا (جس سے ڈراتا) ہے اگر تو بھیجا (واقعی رسول) ہے۔
۷۸۔ پھر پکڑا ان کو زلزلہ نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر میں اوندھے
پڑے۔

۷۹۔ پھر الٹا پھرا (منہ موڑا) ان سے، اور بولا، اے قوم! میں پہنچا چکا تم
کو پیغام اپنے رب کا اور بھلا چاہا تمہارا، لیکن تم نہیں چاہتے، بھلا
(خیر خواہی) چاہنے والوں کو۔
۸۰۔ اور لوط کو بھیجا، جب کہا اپنی قوم کو، کیا کرتے ہو بے حیائی؟ تم
سے پہلے نہیں کی یہ کسی نے جہان میں۔
۸۱۔ تم تو دوڑتے ہو مردوں پر، شہوت کے مارے، عورتیں چھوڑ
کر۔ بلکہ تم لوگ حد پر نہیں رہتے۔
۸۲۔ اور کچھ جواب نہ دیا اس کی قوم نے، مگر یہی کہا نکالو ان کو اپنے
شہر سے، یہ لوگ ہیں ستھرائی (پاکبازی) چاہتے۔
۸۳۔ پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو مگر اس کی
عورت رہ گئی رہنے والوں میں۔

۸۴۔ اور برسایا ان پر (پتھروں کا) برساؤ، پھر دیکھ آخر کیسا ہوا حال
گنہگاروں کا۔

۸۵۔ اور مدین کو بھیجا ان کا بھائی شعیب۔ بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ
کی، کوئی نہیں تمہارا صاحب اس کے سوا۔ پہنچ چکی تم کو دلیل تمہارے
رب کی طرف سے، سو پوری کرو ماپ اور تول، اور مت گھٹا دو لوگوں
کو ان کی چیزیں، اور مت خرابی ڈالو زمین میں اس کے سنوارے
پیچھے۔ یہ بھلا ہے تمہارا، اگر تم کو یقین ہے۔

۸٦۔ اور مت بیٹھو ہر راہ پر ڈر کے (ڈرانے کے لئے)، اور روکتے
اللہ کی راہ سے، اس کو جو کوئی یقین لائے اس (اللہ) پر، اور
ڈھونڈتے اس میں عیب۔ اور وہ یاد کرو، جب تھے تم تھوڑے، پھر
تم کو بہت کیا، اور دیکھو! آخر کیسا ہوا حال بگاڑنے والوں کا۔

۸۷۔ اور اگر تم میں ایک فرقہ نے مانا ہے جو میرے ہاتھ بھیجا، اور ایک فرقے نے نہیں، تو صبر کرو، جب تک اللہ فیصلہ کرے ہمارے بیچ۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔

۸۸۔ بولے سردار، جو بڑائی رکھتے تھے اس کی قوم کے، ہم نکال دیں گے اے شعیب! تجھ کو اور جو یقین لائے ہیں تیرے ساتھ اپنے شہر سے، یا تم پھر آؤ ہمارے دین میں، بولا، کیا ہم بیزار ہوں (تمہارے دین سے) تو بھی؟

۸۹۔ ہم نے جھوٹ باندھا اللہ پر، اگر پھر آئیں تمہارے دین میں، جب اللہ ہم کو خلاص کر (نجات) چکا اس سے۔ اور ہمارا کام نہیں کہ پھر آئیں اس میں مگر کبھی اللہ چاہے رب ہمارا۔ ہمارے رب کی سمائی میں ہے سب چیز کی خبر۔ اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ اے

رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے بیچ انصاف کا، اور تو ہے بہتر فیصلہ کرنے والا۔

۹۰۔ اور بولے سردار جو منکر تھے اس قوم کے، اگر چلے تم شعیب کی راہ، بیشک تو تم خراب ہوئے۔

۹۱۔ پھر پکڑا ان کو زلزلے نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر میں اوندھے پڑے۔

۹۲۔ جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو، جیسے کبھی نہ رہے تھے وہاں۔ جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو وہی ہوئے خراب۔

۹۳۔ پھر الٹا پھرا (منہ موڑا) ان سے اور بولا، اے قوم! پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کے اور بھلا چاہا تمہارا۔ اب کیا غم کھاؤں (اس عذاب کا) نہ مانتے (منکر) لوگوں پر۔

۹۴۔ اور نہیں بھیجا ہم نے، کسی بستی میں کوئی نبی کہ نہ پکڑا وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں، شاید وہ گڑگڑائیں۔

۹۵۔ پھر بدل دی ہم نے برائی (بدحالی) کی جگہ بھلائی (خوشحالی)، جب تک (حتیٰ کہ) بڑھ (خوب خوشحال ہو) گئے اور کہنے لگے، پہنچتی رہی ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلفی اور خوشی، پھر پکڑا ہم نے ان کو ناگہاں (اچانک)، اور وہ خبر نہ رکھتے تھے۔ ف

ف8 بندے کو دنیا میں گناہ کی سزا پہنچتی رہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آ گیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا بھلاوا ہے پھر ڈر ہے ہلاک کا جیسے زہر کھایا اگل دے تو امید ہے اور اگر پچ گیا تو کام آخر ہوا۔

۹۶۔ اور کبھی بستیوں والے یقین لاتے اور بچ (تقویٰ پر) چلتے تو ہم
کھول دیتے ان پر خوبیاں (برکتیں) آسمان اور زمین سے، لیکن (وہ
تو) جھٹلانے لگے، تو پکڑا ہم نے ان کو بدلہ ان کی کمائی کا۔
۹۷۔ اب کیا نڈر ہیں بستیوں والے کہ آپہنچے ان پر آفت ہماری راتوں
رات جب سوتے ہوں۔
۹۸۔ یا نڈر ہیں بستیوں والے کہ آپہنچے ان پر آفت ہماری دن چڑھتے
جب کھیلتے ہوں۔
۹۹۔ سو نڈر نہیں اللہ کے داؤ سے مگر جو لوگ خراب (تباہ) ہوں گے۔
۱۰۰۔ اور کیا سوجھ نہیں آئی ان کو جو قائم (وارث) ہوتے ملک پر،
پیچھے (بعد) وہاں کے لوگ جا کر، کہ (اگر) ہم چاہیں تو ان کو (بھی)

پکڑیں ان کے گناہوں پر۔ اور ہم مہر کرتے ہیں ان کے دل پر، سووہ (کچھ بھی) نہیں سنتے۔

۱۰۱۔ یہ بستیاں ہیں کہ سناتے ہیں ہم تجھ کو کچھ احوال ان کا۔ اور ان پاس پہنچ چکے ان کے رسول نشانیاں لے کر، پھر ہرگز نہ ہوا کہ یقین لائیں جو پہلے بات جھٹلا چکے۔ یوں مہر کرتا ہے اللہ منکروں کے دل پر۔

۱۰۲۔ اور نہ پایا ان کے اکثروں میں ہم نے نباہ (عہد کا پاس)۔ اور اکثر ان میں پائے بے حکم۔

۱۰۳۔ پھر بھیجا ہم نے ان کے پیچھے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں پاس، پھر زبردستی کی ان کے سامنے۔ سو دیکھ! آخر کیسا ہوا حال بگاڑنے (فساد ڈالنے) والوں کا۔

۱۰۴ ۔ اور کہا موسیٰ نے ، اے فرعون ! میں بھیجا ہوں جہان کے
صاحب کا ۔
۱۰۵ ۔ قائم ہوں اس پر کہ نہ کہوں اللہ کی طرف سے مگر جو سچ ہے ، کہ
لایا ہوں تم پاس نشانی تمہارے رب کی ، سو رخصت (بھیج) دے
میرے ساتھ بنی اسرائیل کو ۔
۱۰۶ ۔ بولا ، اگر تو آیا ہے کچھ نشان لے کر تو وہ لا اگر تو سچا ہے ۔
۱۰۷ ۔ جب ڈالا اپنا عصا تو اسی وقت وہ ہوا اژدھا صریح (جیتا جاگتا) ۔
۱۰۸ ۔ اور نکالا اپنا ہاتھ تو اسی وقت وہ سپید انظر آیا دیکھتوں (دیکھنے
والوں) کو ۔
۱۰۹ ۔ بولے سردار فرعون کی قوم کے ، یہ بیشک کوئی پڑھا (ماہر)
جادوگر ہے ۔

۱۱۰۔ نکالا چاہتا ہے تم کو تمہارے ملک سے، اب کیا مشورہ دیتے ہو؟

۱۱۱۔ بولے، ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو، اور بھیج پر گنوں (علاقوں) میں نقیب (خبر کرنے والے)۔

۱۱۲۔ کہ لادیں تم پاس جو ہو پڑھا (ماہر) جادوگر۔

۱۱۳۔ اور آئے جادوگر فرعون پاس، بولے، (ضرور) ہماری کچھ مزدوری (صلہ) ہے؟ اگر ہم غالب ہوئے۔

۱۱۴۔ بولا، ہاں اور تم پاس رہا کرو (میرے مقرب ہو) گے۔

۱۱۵۔ بولے، اے موسیٰ یا تو ڈال (پھینک) یا ہم ڈالتے (پھینکی) ہیں۔

۱۱۶۔ کہا (موسیٰ نے تم ہی) ڈالو! پھر جب ڈالا (پھینکا)، باندھ (مسحور
کر) دیں لوگوں کی آنکھیں اوران کوڈرا (مرعوب کر) دیا اور کرلائے
(ڈالا) بڑا جادو۔

۱۱۷۔ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو، کہ جا ڈال (پھینکو) اپنا عصا۔ تبھی
وہ لگا نگلنے جو سانگ (سوانگ، بہروپ) وہ بناتے تھے۔

۱۱۸۔ تب داؤ پڑا حق کا، اور غلط (باطل) ہوا جو (سوانگ) وہ کرتے
تھے۔

۱۱۹۔ تب ہارے اس جگہ اور پھرے (لوٹ گئے) ذلیل ہو کر۔

۱۲۰۔ اور ڈالے گئے (غیبی قوت سے) ساحر سجدہ میں۔

۱۲۱۔ بولے، ہم نے مانا جہان کے صاحب کو۔

۱۲۲۔ جو صاحب موسیٰ اور ہارون کا۔

۱۲۳۔ بولا فرعون، تم نے مان لیا اس کو، ابھی میں نے حکم نہیں دیا تم کو، (یقیناً) یہ مکر ہے کہ باندھ لائے ہو شہر میں، کہ نکالو یہاں سے اس کے لوگ۔ سواب تم جانو گے (اس کا نتیجہ)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی تم مل کر اس فریب سے شہر کی ریاست لیا چاہتے ہو فرعون نے اس تقریر سے لوگوں کو دشمن کیا۔

۱۲۴۔ میں کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں پھر سولی چڑھاؤں گا تم سب کو۔

۱۲۵۔ بولے (کچھ پرواہ نہیں، بہرحال) ہم کو اپنے رب کی طرف (لوٹ کر) جانا ہے۔

۱۲۶۔ اور تو ہم سے یہی بیر (عداوت) کرتا ہے کہ مانیں ہم نے اپنے رب کی نشانیاں، جب ہم تک پہنچیں، اے رب! دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار (اس حالت میں کہ ہوں ہم) مسلمان۔

۱۲۷۔ اور بولے سردار قوم فرعون کے، کیوں چھوڑتا ہے موسیٰ کو اور اس کی قوم کو کہ دھوم اٹھائیں (فساد مچائیں) ملک میں اور موقوف کرے (چھوڑ دے) تجھ کو اور تیرے بتوں کو۔ بولا، اب ہم ماریں گے ان کے بیٹے اور جیتی رکھیں گے ان کی عورتیں۔ اور ان پر ہم زور کریں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 فرعون کے بت یہ تھے کہ اپنی صورت بنا دیتا تھا لوگوں کو کہ اس کو پوجا کریں اور بیٹے مارنے اور بیٹیاں چھوڑنی پہلے بھی کرتا تھا درمیان میں چھوڑ دیا تھا اب پھر قصد کیا۔

۱۲۸۔ موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو، مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو۔ زمین ہے اللہ کی، اس کا وارث کرے جس کو چاہے اپنے بندوں میں۔ اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا۔ ف

ف8 زمین کا وارث کرے یعنی ملک کا حاکم کرے جو حق ہے حضرت آدم کا۔

۱۲۹۔ بولے، ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے سے پہلے اور جب تو ہم میں آچکا۔ کہا، نزدیک ہے کہ رب تمہارا کھپا (ہلاک کر) دے تمہارے دشمن کو اور نائب کرے تم کو ملک میں، پھر دیکھے تم کیسا کام (عمل) کرتے ہو۔ ف

ف8 یہ کلام نقل فرمایا مسلمانوں کے سنانے کو یہ سورت مکی ہے اس وقت مسلمان بھی ایسے مظلوم تھے پھر بشارت پہنچی پردے میں۔

۱۳۰۔ اور (پھر) ہم نے پکڑا فرعون والوں کو قحطوں میں اور میووں کے نقصان میں، شاید وہ دھیان (نصیحت حاصل) کریں۔

۱۳۱۔ پھر جب پہنچی ان کو بھلائی (خوشحالی) کہنے لگے، یہ ہے ہمارے واسطے، اور اگر پہنچے برائی شومی (نحوست) بتاتے موسیٰ کی، اور اس کے ساتھ والوں کی، سن لو8 شومی (نحوست) ان کی اللہ ہی پاس ہے، پر (لیکن) اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ف

ف8 یعنی شومی قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہے بھلائی اور برائی کا اثر رہے گا آخرت میں اس کا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی ان کے کفر سے تھی کیونکہ کافر بھی دنیا میں عیش کرتے ہیں اصل حقیقت تھی سو فرمائی کہ دنیا کہ احوال موقوف بہ تقدیر ہیں۔

۱۳۲۔ اور کہنے لگے، جو تو لائے گا ہم پاس نشانی کہ ہم کو اس سے جادو کرے، سو ہم تجھ کو نہ مانیں (ایمان لائیں) گے۔

۱۳۳۔ پھر بھیجا ان پر غرقاب اور ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور لہو، کتنی نشانیاں جدی جدی۔ پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ گنہگار۔

ف

ف8 حضرت موسیٰ کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا اس پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اس نے نہ مانا ان کی بددعا سے یہ بلائیں پڑیں دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈی سبزی کھا گئی اور آدمیوں کے بدن میں اور

کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور ہر پانی لہو بن گیا آخر ہر گز نہ مانا۔

۱۳۴۔ اور جس بار پڑا ان پر عذاب، بولے، اے موسیٰ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھ کو۔ اور تو نے اٹھایا ہم سے عذاب، تو بیشک تجھ کو مانیں گے اور رخصت کریں گے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔

۱۳۵۔ پھر جب ہم نے اٹھالیا ان سے عذاب، ایک وعدے تک کہ ان کو پہنچنا تھا، تبھی (عہد سے) منکر ہو جاتے۔

۱۳۶۔ پھر ہم نے بدلا لیا ان سے، پھر ڈبو دیا گہرے پانی میں، اس پر کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں، اور کر رہے ان سے تغافل (بے پرواہی)۔

ف

ف8 یہ سب بلائیں ان پر آئیں ایک ایک ہفتہ کے فرق سے اول حضرت موسیٰ فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰؑ کی خوشامدیں کرتے ان کی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے بیٹوں کے غم میں حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا

دریائے قلزم پر جا پکڑا وہاں یہ قوم سلامت گزر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا۔

۱۳۷۔ اور وارث کئے ہم نے جو لوگ کمزور ہو رہے تھے، اس زمین کے مشرق کے اور مغرب کے، جس میں برکت رکھی ہے ہم نے۔ اور پورا ہوا نیکی (خیر) کا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر، اس پر کہ وہ ٹھہرے (صبر کرتے) رہے۔ اور خراب (برباد) کیا ہم نے جو بنایا تھا فرعون اور اس کی قوم نے، اور انگور چڑھاتے چھتریوں پر۔ ف

ف8 جس میں برکت رکھی یعنی زمین شام اس میں ظاہر اور باطن کی برکت بہت ہے۔

۱۳۸۔ اور پار اتارا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے، تو وہ پہنچے ایک لوگوں پر، کہ پوجنے میں لگ رہے تھے اپنے بتوں پر۔ بولے، اے موسیٰ بنا دے ہم کو بھی ایک بت، جیسے ان کے بت ہیں۔ کہا، تم لوگ جہل (نادانی) کرتے ہو۔ ف

ف8 جاہل آدمی نرے بے صورت کو عبادت کر کر تسکین نہیں پاتا جب تک سامنے ایک صورت نہ ہو وہ قوم دیکھی کہ گائے کی صورت پوجتے تھے ان کو بھی یہ ہوس آئی آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور پوجا۔

۱۳۹ ۔ یہ لوگ جو ہیں، تباہ ہونا ہے (ان کو) جس کام میں لگے ہیں۔ اور غلط ہے جو کر رہے ہیں۔

۱۴۰ ۔ کہا کیا اللہ کے سوا لادوں تم تم کو کوئی معبود؟ اور اس نے تم کو بزرگی دی سب جہان پر۔

۱۴۱ ۔ اور وہ وقت یاد کرو، جب بچا لیا ہم نے تم کو فرعون والوں سے، دیتے تھے تم کو بری مار۔ مار ڈالتے تمہارے بیٹے، اور جیتی رکھتے تمہاری عورتیں، اور اس میں احسان (آزمائش) ہے تمہارے رب کا بڑا۔

۱۴۲ ۔ اور وہ (ملاقات کا وقت) ٹھہرایا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا، اور پورا کیا اس کو دس سے، تب پوری ہوئی مدت تیرے رب کی، چالیس رات۔ اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو، میرا خلیفہ رہ

میری قوم میں، اور سنوار (اصلاح کرنا)، اور نہ چل (چلنا) بگاڑنے

والوں کی راہ۔ ف

۔۔۔

ف8 حق تعالیٰ نے وعدہ دیا حضرت موسیٰؑ تیس (۳۰) رات خلوت کرو کہ تمہاری قوم کو توریت دوں اس مدت میں انہوں نے ایک دن مسواک کی فرشتوں کو ان کی منہ کی بو سے خوشی تھی وہ جاتی رہی اس کے بدل دس رات اور بڑھا کر مدت پوری کی۔

۱۴۳۔ اور جب پہنچا موسیٰ ہمارے وقت پر اور کلام کیا اس سے اس کے رب نے، بولا، اے رب! تو مجھ کو دکھا کہ میں تجھ کو دیکھوں۔ کہا، تو مجھ کو ہر گز نہ دیکھے گا، لیکن دیکھتا رہ پہاڑ کی طرف، جو وہ ٹھہرا

اپنی جگہ ، تو آگے (ضرور) تو دیکھے گا مجھ کو۔ پھر جب نمود ہوا (تجلی ظاہر ہوئی) رب اس کا پہاڑ کی طرف ، کیا اس کو ڈھا کر برابر (ریزہ ریزہ) اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش۔ پھر جب چونکا (ہوش میں آیا)، بولا، تیری ذات پاک ہے، میں نے توبہ کی تیرے پاس، اور میں (ہوں) سب

سے پہلے یقین لایا۔ **ف**

- - -

ف8 حضرت موسیٰ کو حق تعالیٰ نے بزرگی دی کہ فرشتے کے بغیر خود کلام کیا ان کو شوق آیا کہ دیدار بھی دیکھوں اس کی برداشت نہ ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو دیکھنا ہو سکتا ہے کیونکہ نمود ہوا تھا پہاڑ کی طرف لیکن دنیا کے وجود کو برداشت نہ ہوئی پہاڑ ٹوٹ گیا اور حضرت

موسیٰ بے ہوش گرے تو آخرت کے وجود کو برداشت ہو گئی وہاں دیکھنا تحقیق ہے۔

۱۴۴۔ فرمایا، اے موسیٰ! میں نے تجھ کو امتیاز دیا، لوگوں سے، اپنے پیغام بھیجنے کا، اور اپنے کلام کرنے کا۔ سو (تھام) لے جو میں نے تجھ کو دیا، اور شاکر رہ۔

۱۴۵۔ اور لکھ دی ہم نے اس کو تختوں پر، ہر چیز میں سے سمجھوتی (نصیحت)، اور بیان ہر چیز کا۔ سو پکڑ ان کو زور سے، اور کہہ اپنی قوم کو کہ پکڑے رہیں اس کی بہتر (اچھی) باتیں۔ اب (عنقریب) میں تم کو دکھاؤں گا گھر بے حکم لوگوں کا۔ **ف**

- - -

ف8 اس کی بہتر باتیں یعنی جو کرنے کے حکم میں اور بری باتیں جن کے نہ کرنے کا حکم ہے اور دکھاؤں گا گھر بے علموں کا یعنی اگر تم حکم پر نہ چلو گے تو تم کو اسی طرح ذلیل کریں گے جس طرح شام کا ملک ان سے چھین کر تم کو دیا۔

۱۴۶۔ میں پھیر دوں گا اپنی آیتوں (کی طرف) سے ان کو، جو ڈھونڈتے (بڑے بنتے ہیں) ہیں ملک میں ناحق۔ اور دیکھیں ساری نشانیاں یقین نہ کریں ان کو۔ اور اگر دیکھیں راہ سنوار (ہدایت کی) کی، (پھر بھی) وہ نہ ٹھہرائیں (بنائیں اسے اپنی) راہ۔ اور اگر دیکھیں راہ الٹی (گمراہی کی)، اس کو ٹھہرائیں (بنائیں اپنی) راہ۔ یہ اس

واسطے کہ انہوں نے جھوٹ جانیں ہماری آیتیں، اور رہو رہے ان

سے بے خبر (غافل)۔ ف

ف8 الواح دے کر یہ بھی فرمادیا کہ قوم کو تقید کرو کہ عمل کریں اور

یہ بھی فرمادیا کہ جو بے انصاف ہیں اور حق پرست نہیں ان کے دل

میں پھیر دوں گا اس پر عمل نہ کریں گے یعنی ہدایت اور ضلالت

دونوں اس کی طرف سے ہیں اسی طرح بہشت اور دوزخ۔

۱۴۷۔ اور جنہوں نے جھوٹ جانیں ہماری آیتیں، اور آخرت کی ملاقات، ضائع ہوئیں ان کی محنتیں، وہی بدلا پائیں گے جو کچھ عمل کرتے تھے۔ **ف**

ف8 یعنی ان حکموں کی توفیق نہ ہوگی اور جو اپنی عقل سے کریں گے قبول نہ ہوگا۔

۱۴۸۔ اور بنا لیا موسیٰ کی قوم نے اس کے پیچھے اپنے زیور سے بچھڑا ایک دھڑ (پتلا)، (نکلتی تھی) اس میں گائے کی آواز۔ یہ نہ دیکھا انہوں نے کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا اور نہ دکھائے راہ۔ اس کو ٹھہرالیا، (معبود) اور وہ تھے بے انصاف۔

۱۴۹۔ اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بہکے، کہنے لگے، اگر نہ رحم کرے ہم کو رب ہمارا اور نہ بخشے، تو بیشک ہم خراب ہوں گے۔

۱۵۰۔ اور جب پھر آیا موسیٰ اپنی قوم میں، غصے بھرا اور افسوس، بولا، کیا بری جگہ رکھی تم نے میری میرے بعد۔ کیوں جلدی کی اپنے رب کے حکم سے؟ اور ڈال دیں وہ تختیاں اور پکڑا سر اپنے بھائی کا، لگا کھینچنے اپنی طرف۔ وہ بولا، کہ اے میری ماں کے جنے! لوگوں نے مجھے بودا (کمزور) سمجھا اور نزدیک تھے کہ مجھ کو مار ڈالیں، سو مت ہنسا مجھ پر دشمنوں کو اور نہ ملا مجھ کو گنہگار لوگوں میں۔ **ف**

ف8 حضرت ہارونؑ اور ان کی اولاد حضرت موسیٰؑ کی امت میں امام تھے لیکن جب ان کی جائے خلیفہ ہوئے تو امت حکم میں نہ رہی

خلافت اور کی قسمت میں تھی خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کے بندوبست میں رکھے جس طرح پیغمبر سنوار کیا تا نصرت حق ان کے ساتھ رہے اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو سو امت ان سے کرے تا برکت اور قبول پاویں توریت میں امام کے لوازم دیکھئے تو معلوم ہو۔

۱۵۱۔ بولا، اے رب! معاف کر مجھ کو اور میرے بھائی کو، اور ہم کو داخل کر اپنی رحمت میں۔ اور تو ہے سب سے زیادہ رحم کرنے والا۔

۱۵۲۔ البتہ جنھوں نے بچھڑا بنا لیا، ان کو پہنچے گا غضب ان کے رب کا، اور ذلت دنیا کی زندگی میں۔ اور یہی سزا دیتے ہیں ہم جھوٹ باندھنے والوں کو۔

۱۵۳۔ اور جنہوں نے کیئے برے کام، اور پھر بعد اس کے توبہ کی، اور یقین لائے، (تو یقیناً) تیرا رب اس کے پیچھے (بعد) بخشتا ہے مہربان۔

۱۵۴۔ اور جب چپ ہوا موسیٰ سے غصہ، (تو انہوں نے) اٹھائیں (وہ) تختیاں، اور ان کی نقل جو لکھی اس میں راہ کی سوجھ (ہدایت) ہے، اور مہر (رحمت) ان کے واسطے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

۱۵۵۔ اور چنے (منتخب کیئے) موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد لانے (حاضر کرنے) کو ہمارے وعدے کے وقت۔ پھر جب ان کو لرزے (زلزلہ) نے پکڑا، بولا اے رب! اگر تو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا (کر سکتا تھا) ان کو اور مجھ کو۔ کیا ہم کو ہلاک کرے گا ایک کام پر، جو کیا ہمارے احمقوں نے؟ یہ سب تیرا آزمانا ہے۔ بچلاوے

(بھٹکائے) اس میں جس کو چاہے اور راہ دے جس کو چاہے ۔ تو ہی ہمارا تھامنے والا، سو بخش ہم کو اور مہر (رحم) کر ہم پر، اور تو سب سے بہتر بخشنے والا۔ **ف**

ف8 حضرت موسیٰؑ اپنے ساتھ لے گئے ستر آدمی سردار قوم کے جب حق تعالیٰ نے کلام کیا سن کر کہنے لگے ہم جب تلک نہ دیکھیں ہم کو یقین نہیں اس سے ان پر بجلی گری اور کانپ کر رہ گئے حضرت موسیٰؑ نے اس طرح دعا کی آپ کو شامل کر کر تب بخشے گئے پھر زندہ ہوئے یہ شاید بچھڑا پوجنے سے پہلے تھا یا شاید پیچھے تھا۔

۱۵۶ ۔ اور لکھ دے ہمارے واسطے اس دنیا میں نیکی اور آخرت میں ہم رجوع ہوئے تیری طرف ۔ فرمایا، میرا عذاب جو ہے سو ڈالتا ہوں جس پر چاہوں ۔ اور میری مہر (رحمت) شامل ہے ہر چیز کو، سو وہ لکھ دوں گا ان کو، جو ڈر رکھتے ہیں، اور دیتے ہیں زکوٰۃ، اور جو ہماری باتیں یقین کرتے ہیں ۔ ف

ف8 شاید حضرت موسیٰؑ نے اپنی امت کے حق میں دنیا اور آخرت کی نیلی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب امتوں پر مقدم رہیں اور دنیا اور آخرت میں فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہیں سو عذاب تو اسی پر ہے جس کو اللہ چاہے اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص لکھی ہے ان کے نصیب میں جو اللہ کی ساری

باتیں یقین کریں گے، یعنی آخری امت کہ سب کتابوں پر ایمان لاویں گے سو حضرت موسیٰؑ کی امت میں سے جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰؑ کی دعا ان کو لگی۔

۱۵۷۔ وہ جو تابع ہوتے ہیں اس رسول کے، جو نبی ہے امّی، جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس، توریت اور انجیل میں، بتاتا (حکم کرتا) ہے ان کو نیک کام، اور منع کرتا ہے برے کام سے، اور حلال کرتا ہے ان کے واسطے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک، اور اتارتا ہے ان سے بوجھ ان کے، اور (کھولتا ہے) پھانسیاں (بندشیں) جو ان پر تھیں۔ سو جو اس پر یقین لائے، اور اس کی رفاقت

کی اور مدد کی، اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے،

وہی (لوگ) پہنچے مراد کو۔ ف

ف8 حضرت کو پہلی کتابوں میں نبی امی بتایا تھا دو معنوں سے ایک تو بن پڑھے تھے اور دوسرے ام القریٰ سے پیدا ہوئے یعنی مکہ سے اور یہود پر سخت احکام تھے اور کھانے کی چیزوں میں تنگی تھی اس دین میں وہ سب آسان ہوئے اسی کو بوجھ اور پھانسی فرمایا اور نور سے مراد قرآن اور شریعت ہے۔

۱۵۸۔ تو کہہ، لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا، تم سب کی طرف، جس کی حکومت ہے آسمان اور زمین میں۔ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس

کے، جِلاتا (زندگی دیتا) ہے اور مارتا (موت دیتا) ہے، سو مانو اللہ کو، اور اس کے بھیجے نبی امّی کو، جو (خود بھی) یقین کرتا ہے اللہ پر، اور اس کے سب کلام پر، اور اس کے تابع ہو (پیروی کرو)، شاید تم راہ (ہدایت) پاؤ۔

۱۵۹۔ اور موسیٰ کی قوم میں (بھی) ایک فرقہ (ایسا ہے جو) راہ بتاتے ہیں حق کی، اور اسی پر انصاف کرتے ہیں۔ ف

ف8 وہی لوگ تھے کہ جب حضرت پہنچے تو ایمان لائے جیسے عبداللہ ابن سلام۔

۱٦٠۔ اور بانٹ کران کو ہم نے کیا کئی فرقے، بارہ دادوں کے پوتے۔ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، جب پانی مانگا اس سے اس کی قوم نے، کہ مار اپنی لاٹھی سے اس پتھر کو، تو پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے، پہچان لیا ہر ایک لوگوں نے اپنا گھاٹ۔ اور سایہ کیا ان پر ابر کا، اور اتارا ان پر من اور سلویٰ۔ کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے روزی دی تم کو، اور (ناشکری کر کے) ہمارا کچھ نہ بگاڑا، لیکن اپنا برا کرتے رہے۔

۱٦١۔ اور جب حکم ہوا ان کو کہ بسو (سکونت اختیار کرو) اس شہر میں، اور کھاؤ اس میں جہاں سے چاہو، اور کہو گناہ اترے، اور پیٹھو (داخل ہو) دروازے میں سجدہ کرتے، تو بخشیں ہم تمہاری تقصیریں (خطائیں)، آگے اور (بہت) دیں گے نیکی والوں کو۔ **ف**

ف8 یعنی ابھی ایک شہر فتح ہوا ہے آگے سارا ملک ملے گا۔

۱۶۲۔ سو بدل لیا بے انصافوں نے ان میں سے، اور لفظ سوا اس کے جو کہہ دیا تھا، پھر بھیجا ہم نے ان پر عذاب آسمان سے، بدلہ ان کی شرارت کا۔

۱۶۳۔ اور پوچھ ان سے احوال اس بستی کا کہ تھی کنارے دریا کے، جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم میں، جب آنے لگیں ان پاس مچھلیاں ہفتے کے دن پانی کے اوپر، جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آئیں۔ یوں ہم آزمانے لگے ان کو، اس واسطے کہ بے حکم (نافرمان) تھے۔ **ف**

ف8 حضرت داوَدؑ کے عہد میں یہ قصہ ہوا ہے یہود پر ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا، اللہ نے اس شہر والے بے حکم دیکھے لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیاں اوپر پھریں اور دنوں غائب رہیں ان کا جی نہ رہ سکا آخر ہفتے کو شکار کیا اپنی دانست میں حیلہ کیا کہ کنارہ دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچھلیاں وہاں بند ہو رہیں تو بھی مچھلیاں ہاتھ نہ آئیں ہفتے کی شام کو نکل جاتیں آخر ہفتہ کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پھر وہ لوگ بندر ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو حلال روزی نہ ملے اور حرام چاہے تو ملے تو اس کو آزمائش ہے آخر وہ روزی وبال ہو گی اور معلوم ہوا کہ حیلہ اللہ پاس کام نہیں آتا۔

۱٦۴ ۔ اور جب بولا ایک فرقہ ان میں، کیوں نصیحت کرتے ہو ایک لوگوں، کہ اللہ چاہتا ہے ان کو ہلاک کرے یا ان کو عذاب کرے سخت؟ بولے، الزام اتارنے کو تمہارے رب کے آگے اور شاید وہ ڈریں۔ ف

ف8 ان میں تین فرقے ہوئے ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے۔

۱٦۵ ۔ پھر جب بھول گئےَ جو ان کو سمجھایا تھا، بچالیا ہم نے جو منع کرتے تھے برے کام سے، اور پکڑا گنہگاروں کو برے عذاب میں، بدلہ ان کی بے حکمی کا۔

۱٦٦ ۔ پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا، ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر پھٹکارے۔ ف

- - -

ف8 منع کرنے والوں نے شکار کرنے والوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ میں دیوار اٹھائی ایک دن صبح کو اٹھے دوسروں کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکھا ہر گھر میں بندر وہ آدمیوں کو پہچان کر اپنے قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے لگے اور رونے لگے آخر برے حال سے تین دن میں مر گئےَ۔

۱٦٧۔ اور وہ وقت یاد کر کہ خبر دی تیرے رب نے، البتہ کھڑا رکھے گا یہود پر قیامت کے دن تک کوئی شخص کہ دیا کرے ان کو بری مار۔ تیرا رب شتاب (جلد) سزا دیتا ہے، اور (یقیناً) وہ بخشتا بھی ہے

مہربان۔ ف

۔۔۔

ف8 توریت میں فرمایا تھا کہ جب حکم توریت چھوڑ دو گے تو تم پر اور بندے مسلط ہوں گے پھر قیامت تک تم ذلیل رہو گے اب یہود کو کہیں کی حکومت نہیں غیر کی رعیت ہیں۔

۱٦٨ ۔ اور متفرق (تقسیم) کیا ہم نے ان کو ملک میں فرقے فرقے ۔ بعضے ان میں نیک اور بعضے اور طرح کے ۔ اور آزمایا ان کو خوبیوں (آسائشوں) میں اور برائیوں (تکلیفوں) میں، شاید وہ پھر (پلٹ) آئیں ۔ ف

ف8 یہود کی دولت برہم ہوئی تو آپس کی مخالفت سے ہر طرف نکل گئے اور مذہب مختلف پیدا ہوئے یہ احوال اس امت کو سنایا ہے کہ یہ سب کچھ ان پر بھی ہو گا حدیث میں فرمایا ہے کہ اس امت میں بعضے بندر اور سور ہو جاویں گے اللہ گمراہی سے پناہ دے ۔

۱۶۹۔ پھر ان کے پیچھے آئے (جانشین ہوئے) ناخلف (نااہل) وارث کتاب کے، لیتے اسباب ادنیٰ (حقیر) زندگی کا، اور کہتے ہیں کہ ہم کہ معاف ہوگا۔ اور اگر ایسا ہی اسباب پھر آئے تو (پھر) لے لیں۔ کیا ان پر عہد نہیں لیا؟ کتاب کے حق میں کہ نہ بولیں (گے) اللہ پر سوا سچ کے، اور پڑھا انہوں نے جو لکھا ہے اس میں۔ اور پچھلا (آخرت کا) گھر بہتر ہے ڈر والوں کو، کیا تم کو بوجھ (سمجھ) نہیں؟

ف

۔۔۔

ف8 پچھلے لوگ رشوت لے کر مسئلے غلط کہنے لگے اور امید رکھتے کہ ہم بخشے جاویں حالانکہ پھر اسی کام کو حاضر ہیں امید بخشنے کی ہے جب باز آویں یہ اسباب زندگی مال دنیا کو فرمایا۔

۱۷۰۔ اور جو لوگ پکڑ رہے ہیں کتاب اور قائم رکھتے ہیں نماز۔ ہم ضائع نہ کریں گے ثواب نیکی والوں کا۔

۱۷۱۔ اور جس وقت اٹھایا ہم نے پہاڑ ان کے اوپر جیسے سائبان، اور ڈرے کہ وہ گرے گا ان پر، پکڑو جو ہم نے دیا ہے زور (مضبوطی) سے، اور یاد کرتے رہو جو اس میں ہے شاید تم کو ڈر ہو۔

۱۷۲۔ اور جس وقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے ان کی پیٹھ (پشتوں) میں سے ان کی اولاد، اور اقرار کروایا ان سے ان کی جان پر۔ (اور پوچھا تھا کہ) کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا؟ بولے البتہ (ہاں)! ہم قائل (گواہی دیتے) ہیں۔ (یہ اس لئے تھا کہ) کبھی کہو (تم) قیامت کے دن، ہم کو اس کی خبر نہ تھی۔

۱۷۳۔ یا کہو، کہ شریک تو کیا ہمارے باپ دادوں نے پہلے، اور ہم ہوئے اولاد ان کے پیچھے، تو ہم کو کیوں ہلاک کرتا ہے ایک کام پر، کہ کیا ہے خطا والوں (گمراہوں) نے۔ ف

ف8 اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی سب سے اقرار کروایا اپنی خدائی کا پھر پشت میں داخل کیا اس سے مدعا یہ کہ خدا کے ماننے میں ہر کوئی آپ کفایت ہے باپ کی تقلید نہیں اگر باپ شرک کرے بیٹا چاہیے ایمان لاوے اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہیں رہا پھر کیا حاصل تو یوں سمجھے کہ اس کا نشان ہر کسی کے دل میں رہا ہے اور ہر زبان پر مشہور رہا ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے

سارا جہاں قائل ہے اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے ۔

۱۷۴۔ اور یوں ہم کھولتے ہیں باتیں، شاید وہ لوگ پھر (پلٹ) آئیں ۔

ف

- - -

ف8 یہ قصہ یہود کو سنایا کہ یہ بھی عہد سے پھرے ہیں جیسے مشرک پھرے ہیں ۔

۱۷۵۔ اور سنا ان کو احوال اس شخص کا کہ ہم نے اس کو دی ہیں اپنی
آیتیں، پھر ان کو چھوڑ نکلا، پھر پیچھے لگا اس کو شیطان، تو وہ ہوا
گمراہوں میں۔
۱۷۶۔ اور ہم چاہتے تو اس کو اٹھا لیتے (بلندی عطا کرتے) ان آیتوں
سے، مگر وہ گرا پڑے (جھک پڑا) زمین پر، اور چلا اپنی چاؤ پر۔ تو اس کا
حال جیسے کتّا۔ اس پر تو لادے تو ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے۔ یہ
مثال ہے ان لوگوں کی، کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں۔ سو تو بیان کر
احوال (ان کے سامنے)، شاید وہ دھیان کریں۔ **ف**

ف8 حضرت موسیٰ کا لشکر چلا ایک بادشاہ پر اس کے ملک میں ایک
درویش تھا صاحب تصرّف بادشاہ نے اس سے مدد چاہی اس کو باطن

سے معن ہوا پھر بادشاہ نے اس کی عورت کو مال کی طمع دی اس نے
اس کو راضی کر کر بھیجا وہاں اپنے اعمال چلتے نہ دیکھے بادشاہ کو حیلہ
سکھایا کہ اس لشکر میں فاحشہ عورتیں بھیجے اور لوگ بدکاری کریں تو ان
پر ذلت پڑے حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی برکت سے حیلہ پیش نہ
چلایا لیکن سکھانے والا مردود ہوا شاید دنیا میں یا آخرت میں اس کو یہ
عذاب ہوا کہ کتے کی طرح زبان نکل پڑی حق تعالیٰ نے یہ قصہ یہود کو
سنا دیا کہ اگرچہ علم کامل اپنے پاس ہو کام تب آوے کہ آپ اس
کے تابع ہو اور اگر آپ تابع ہو حرص کا اور چاہے کہ علم میرے کام
آوے تو کچھ نہیں ہوتا اور شاید ہانپتے کتے کی مثال اس میں ہو کہ جب
تک وہ حرص سے خالی تھا اس کو باطن سے صحیح معلوم ہوا جب دل
میں حرص بیٹھی تو باطن سے معلوم نہ ہوا یا ہوا تو مجمل معلوم ہوا اس کو
اپنی طبع کے مطابق سمجھ لیا نقل میں ہے جب وہ چلنے لگا تو چاہا کہ پھر

غیب سے کچھ معلوم ہو تب معلوم ہوا کہ جا جب راہ میں پہنچا تو ایک فرشتہ ملا شمشیر ننگی ہاتھ میں اس نے التجا کی کہ اگر حکم نہ ہو تو میں نہ جاؤں کہا جا لیکن کچھ بد دعا نہ کر تو پھر بادشاہ پس پہن کر لگا بد دعا کرنے منہ سے خود بخود دعائے نیک نکلنے لگی حضرت موسیٰؑ کے لشکر کو تب ناچار حیلہ سکھایا۔

۱۷۷۔ بری کہاوت ان لوگوں کی کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں، اور اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

۱۷۸۔ جس کو اللہ راہ (ہدایت) دے، وہی پائے راہ (ہدایت)۔ اور جس کو وہ بھٹکا دے، سو وہی ہیں زیاں (خسارے) میں۔

۱۷۹۔ اور ہم نے پھیلا (پیدا کر) رکھے دوزخ کے واسطے بہت جِنّ اور آدمی، جن کو دل ہیں ان سے سمجھتے نہیں، اور آنکھیں ہیں ان سے

دیکھتے نہیں، اور کان ہیں ان سے سنتے نہیں۔ وہ جیسے چوپائے، بلکہ ان سے زیادہ بے راہ۔ وہی لوگ ہیں (جو) غافل (ہیں)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی خدااور رسول کو پہچاننا اور ان کے حکم سیکھنے ہر کسی پر فرض ہیں نہ کرے تو دوزخ میں جاوے۔

۱۸۰۔ اور اللہ کے ہیں سب نام خاصے، سو اس کو پکارو وہ کہہ کر (اچھے ناموں سے)، اور چھوڑ دو ان کو جو کج راہ چلتے (منحرف ہو جاتے) ہیں اس کے ناموں (کے معاملہ) میں۔ وہ (ضرور) بدلہ پا (کر) رہیں گے اپنے کئے کا۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ نے اپنے وصف بتائے ہیں کہ مناجات میں وہ کہہ کر پکارو کہ تم پر متوجہ ہو اور کج راہ نہ چلو کج راہ یہ کہ جو وصف نہیں بتائے ہو کہے جیسے اللہ کو بڑا کہا لمبا نہیں کہا یا قدیم کہا پرانا نہیں کہا اور ایک کج یہ ہے کہ ان کو سحر میں چلاوے وہ اپنے کئے کا بدلہ پا رہیں گے یعنی قرب خدا نہ ملے گا وہ مطلب ملے گا بھلا یا برا۔

۱۸۱۔ اور ہماری پیدائش (مخلوق) میں سے ایک لوگ ہیں، کہ راہ بتاتے ہیں سچی اور اس پر انصاف کرتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی شرع پر۔

۱۸۲۔ اور جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں، ان کو سہج سہج
(بتدریج) پکڑیں گے، جہاں سے وہ نہ جانیں گے۔
۱۸۳۔ اور ان کو فرصت دوں گا۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے۔
۱۸۴۔ کیا دھیان نہیں کیا انہوں نے؟ ان کے رفیق کو کچھ جنون نہیں۔
وہ توڈرانے والا ہے صاف (واضح طور پر)۔ ف

ف8 رفیق فرمایا پیغمبر کو کہ ہمیشہ ان کے پاس ہے اور وہ اس کے
حال سے واقف ہیں۔

۱۸۵۔ کیا نگاہ نہیں کی سلطنت میں آسمان اور زمین کے اور جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز، اور یہ کہ شاید نزدیک پہنچا ہو ان کا وعدہ (زندگی پوری ہونے)، سو اس کے (تنبیہ کے) پیچھے (بعد) کس بات پر یقین لائیں گے؟

۱۸۶۔ جس کو اللہ بھٹکا دے اسے کوئی نہیں راہ دینے والا۔ اور ان کو چھوڑ رکھتا ہے ان کی شرارت میں بہکتے۔

۱۸۷۔ تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت (کی بابت) کس وقت ہے اس کا ٹھہراؤ (ظہور پذیر ہونا)؟ تو کہہ، اس کی خبر تو ہے میرے رب ہی پاس۔ وہی کھول دکھائے (ظاہر کرے) گا اس کو اپنے وقت۔ بھاری بات ہے آسمان و زمین میں۔ تم پر آئے گی تو بے خبر آئے گی۔ تجھ سے پوچھنے لگتے ہیں گویا کہ تو اس کا تلاشی (کھوج لگا رہا) ہے۔

توکہہ، اس کی خبر ہے خاص اللہ پاس، لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں رکھتے

(ناواقف ہیں)۔

۱۸۸۔ توکہہ، میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا، نہ برے کا، مگر جو

اللہ چاہے۔ اور اگر میں جانا کرتا غیب کی بات، تو بہت خوبیاں

(فائدے) لیتا۔ اور مجھ کو برائی (نقصان) کبھی نہ پہنچتی۔ میں تو یہی

ہوں ڈر اور خوشی سنانے والا، مانتے لوگوں کو۔

۱۸۹۔ وہی ہے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے۔ اور اسی سے بنایا

اس کا جوڑا کہ اس پاس آرام پکڑے (سکون حاصل کرے)۔ پھر

جب مرد نے عورت کو ڈھانکا، حمل رہا ہلکا سا حمل، پھر چلتی گئی اس

سے۔ پھر جب بوجھل ہوئی، دونوں نے پکارا اللہ اپنے رب کو، اگر تو

ہم کو بخشے چنگا بھلا تو ہم تیرا شکر کریں۔

۱۹۰۔ پھر جب دیا ان کو چنگا بھلا ٹھہرانے لگے اس کے شریک اس کی بخشی چیز میں۔ سو اللہ اوپر ہے ان کے شریک بتانے سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بعضے کہتے ہیں حضرت آدم اور حوا پر یہ گذرا کہ اول جو حمل ہو ابلیس ایک مرد نیک کی صورت میں آیا اور ڈرایا کہ تیرے پیٹ میں شاید کچھ بلا ہے جب دونوں دعا کرنے لگے تب یہ کہا کہ میری دعا سے یہ بلا بدل کر بیٹا پیدا ہو گا اس کا نام رکھیو عبدالحارث، حارث شیطان کا نام تھا وہی کیا اس قصہ میں پیغمبروں سے شرک ثابت ہوتا ہے یا یہ قصہ غلط ہے اس آیت میں مرد اور عورت کو فرمایا ہے آدم اور حوا کو نہیں گو اول ذکر ان کا ہو چکا یا یوں کہیئے کہ جو کچھ انسانوں میں ہونا مقدور تھا وہ حضرت آدمؑ میں ظہور پکڑ گیا اس میں وہ نمونہ تقدیر تھے اولاد

کے گناہ ان میں نظر آئے جیسے آئینے میں صورت چنانچہ نفس کی خواہش اور اللہ کی بے حکمی اور کہہ کر بھول جانا اور دے کر منکر ہونا یہ سب اولاد کی خوئیں ان میں نظر آچکیں۔

۱۹۱۔ کن کو شریک بتاتے ہیں، جو پیدا نہ کریں ایک چیز، اور آپ پیدا ہوتے ہیں؟

۱۹۲۔ اور نہ کر سکتے ہیں ان کو مدد اور نہ اپنی مدد کریں۔

۱۹۳۔ اور اگر ان کو پکارو راہ پر، نہ چلیں تمہاری پکار پر۔ برابر ہے تم کو، کہ ان کو پکارو یا چپکے رہو۔

۱۹۴۔ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا، بندے ہیں تم سے (جیسے)، بھلا پکارو ان کو، تو چاہئیے قبول کریں تمہارا پکارنا، اگر تم سچے ہو۔

۱۹۵۔ کیاان کوپاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں، یاان کو ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں، یاان کو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں، یاان کو کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ تو کہہ، پکاروا پنے شریکوں کو، پھر برا کرو میرے حق میں، اور مجھ کوڈھیل (ذرامہلت) نہ دو۔

۱۹۶۔ میرا حمایتی اللہ ہے جن نے اتاری کتاب۔ اور وہ حمایت کرتا ہے نیک بندوں کی۔

۱۹۷۔ اور جن کو تم پکارتے ہواس کے سوا، نہیں کرسکتے تمہاری مدد، اور نہ اپنی جان بچاسکیں۔

۱۹۸۔ اور اگران کو پکارو راہ (ہدایت) کی طرف، کچھ نہ سنیں، اور تو دیکھے کہ تکتے ہیں تیری طرف، اور کچھ نہیں دیکھتے۔

۱۹۹۔ خوب کر معاف (درگزر) کرنا، اور کہہ نیک کام کواور کنارہ کر جاہلوں سے۔

۲۰۰۔ اور کبھی ابھار دے (اکسائے) تجھ کو شیطان کی چھیڑ (کا وسوسہ)، تو پناہ پکڑ اللہ کی، وہی ہے سنتا جانتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی نیک کام کو کہئے اور جاہلوں سے پرے رہئیے لڑنے نہ لگئے نہیں تو آپ بھی جاہل بنا اور کار رحمن میں کار شیطان آیا اور اگر ایک وقت شیطان جھڑپ کروا دے تو جب یاد آوے شتاب پناہ پکڑے اللہ کی اور سنبھل جاوے اپنے حبل میں چلے نہ جائے۔

۲۰۱۔ جو لوگ ڈر رکھتے (متقی) ہیں، جہاں پڑ گیا ان پر شیطان کا گزر، چونک گئے، پھر تبھی ان کو سوجھ آ گئی (اصل کیا ہے)۔

۲۰۲۔ اور جو شیطانوں کے بھائی ہیں، وہ ان کو کھینچتے جاتے ہیں غلطی میں، پھر وہ کمی نہیں کرتے۔

۲۰۳۔ اور جب تو لے کر نہ جائے ان پاس کوئی آیت (نشانی)، کہیں کچھ (نشانی) چھانٹ کیوں نہ لایا؟ تو کہہ، میں چلتا ہوں اسی پر جو حکم آئے مجھ کو میرے رب سے۔ یہ (قرآن) سوجھ (بصیرت) کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے، اور راہ (ہدایت) اور مہر (رحمت) ہے ان لوگوں کو جو یقین (ایمان) لاتے ہیں۔

۲۰۴۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس طرف کان رکھو، اور چپ رہو، شاید تم پر رحم ہو۔ **ف**

ف8 یعنی جب کوئی قرآن پڑھے اوروں پر واجب ہے کہ باتیں نہ کریں دھیان سے سنیں شاید دل میں ہدایت پڑے لیکن پڑھنے والا باتوں کی مجلس میں پڑھنے سے پکار کر تو اس کی خطا ہے۔

۲۰۵۔ اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو، دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا، اور پکار سے کم آواز بولنے میں، صبح اور شام کے وقتوں اور مت رہ بے خبر (غافل)۔

۲۰۶۔ جو لوگ پاس ہیں تیرے رب کے، بڑائی نہیں رکھتے اس کی بندگی سے، اور یاد کرتے ہیں اس کی پاک ذات کو اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ (سجدہ) ف

ف8 یعنی مقرب فرشتے بھی اس کی یاد سے غافل نہیں تو انسان کو اور بھی ضرور ہے اور اس کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرے اس جا پر سجدہ آتا ہے سب قرآن میں پندرہ جا سجدہ ضرور ہے سب کا ایک حکم ہے حنفی مذہب میں واجب اور شافعی میں سنت۔

* * *

۸۔ الأنفال

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا۔ تو کہہ، مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا۔ سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں، اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے، اگر ایمان رکھتے ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 سورۃ انفال اتری بعد جنگ بدر کے جب ہجرت کے بعد حکم ہوا
جہاد کا اول جہاد تھا قریش سے جن کے ظلم سے وطن چھوڑا ان پر چڑھ
کر نہ جا سکتے مکہ کے ادب سے مگر راہ باٹ پر مسلمان دوڑے دو تین
بار پھر دوسرے برس قریش کا قافلہ تجارت کو گیا ملک شام جب
پھرنے لگے حضرت نے آپ ان پر قصد کیا خبر پاکر مکہ والے مدد کو
نکلے قافلے کی قافلہ بچ نکلا اور دو فوجیں بھڑ گئیں حق تعالیٰ نے فتح دی
شریر شریر کافر (۷۰) ستر مارے گئے اور (۷۰) بند میں آئے ۔

۲ ۔ ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آئے اللہ کا ، ڈر جائیں دل ان
کے ، اور جب پڑھیے ان پر اس کے کلام زیادہ آئے ان کو ایمان ، اور
اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں ۔

۳۔ جو کھڑی رکھتے (قائم کرتے) ہیں نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے

ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 جنگ میں بعضے آگے بڑھے اور بعضے پشت پر رہے جب
غنیمت جمع ہوئی بڑھنے والوں نے کہا یہ حق ہمارا ہے کہ فتح ہم نے کی
اور پشتی والوں نے کہا تم ہماری قوت سے لڑے حق تعالیٰ نے
دونوں کو خاموش کیا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے زور کسی کا پیش نہیں جاتا
سو مالک مال کا اللہ ہے اور نائب اس کا رسول ہے پھر آگے بہت
دور تک یہی بیان فرمایا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے اپنی قوت سے نہ
سمجھو۔

۴۔ وہی ہیں سچے ایمان والے، ان کو درجے ہیں اپنے رب پاس اور معافی (بخشش) اور روزی آبرو (عزت) کی۔

۵۔ جیسے نکالا تجھ کو تیرے رب نے تیرے گھر سے درست (حق) کام پر اور ایک جماعت ایمان والی راضی نہ تھی۔ ف

ف8 یعنی غنیمت کا جھگڑا بھی ویسا ہی ہے جیسا نکلتے وقت عقل کی تدبیریں کرنے لگے اور آخر صلاح وہی ٹھہری جو رسول نے فرمایا تو ہر کام میں یہی اختیار کرو کہ حکم برداری میں اپنی عقل کو داخل نہ دو۔

٦۔ تجھ سے جھگڑتے تھے درست (حق) بات میں، واضح ہو چکے پیچھے، (اوران کا حال یہ تھا) گویا ان کو ہانکتے ہیں موت کی طرف، آنکھوں دیکھتے۔

۷۔ اور جس وقت وعدہ دیتا ہے اللہ تم کو، ان دو جماعت میں سے ایک کہ تم کو ہاتھ لگے گی، اور تم چاہتے تھے کہ جس میں کانٹا نہ لگے وہ (کمزور گروہ) ملے تم کو، اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلاموں سے، اور کاٹے پیچھا (جڑ) کافروں کا۔ **ف**

ف8 حضرت نے فرمایا تھا کہ یا قافلہ یا مدد ہمارے ہاتھ لگے گا لوگ چاہنے لگے کہ قافلہ ہاتھ لگے اور بہتر ہوا یہی کہ کفر کا زور ٹوٹا۔

۸۔ تا (کہ) سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو، اور اگرچہ نہ راضی ہوں گنہگار۔

۹۔ جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمہاری پکار کو، کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری ہزار فرشتے جنگی، پیچھے لگے آئیں۔

۱۰۔ اور یہ تو دی اللہ نے فقط خوشخبری اور تا (کہ) چین پکڑیں (مطمئن ہوں) دل تمہارے۔ اور مدد نہیں (آتی کوئی) مگر اللہ سے۔ (یقیناً) اللہ زور آور ہے حکمت والا۔

۱۱۔ جس وقت ڈال دی تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کرے اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست، اور محکم گرہ (مضبوط کر) دے تمہارے دل پر، اور ثابت کرے (جما دے) تمہارے قدم۔ **ف**

ف8 جب دو لشکر مقابل ہوئے رات کو مسلمانوں کو حاجت غسل ہو گئی اور پانی پینے کا بھی نہ تھا اور زمین ریت تھی جہاں پاؤں نہ ٹھہریں صبح کو لڑائی درپیش یہ چیزیں دیکھ کر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہیں اس وقت باران کامل برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھ آپڑی اس سے چونکے تو دل کا خوف جاتا رہا۔

۱۲۔ جب حکم بھیجا تمہارے رب نے فرشتوں کو، کہ میں ساتھ ہوں تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانوں کے۔ میں ڈال دوں گا دل

میں کافروں کے دہشت ۔ سو مارو اوپر گردنوں کے اور مارو ان کے

پور پور (جوڑ جوڑ) ۔ ف

- - -

ف8 کافروں کے دل قابل نہیں فرشتوں کے الہام کے سو رعب

ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانوں کے دل ثابت کرنے کو حکم فرمایا

اس جنگ میں فرشتے ہاتھوں سے بھی لڑے ہیں ۔

۱۳ ۔ یہ اس واسطے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول

کے ، اور جو کوئی مخالف ہو اللہ کا اور اس کے رسول کا ، تو اللہ کی مار

سخت ہے ۔

۱۴ ۔ یہ (سزا) تو تم چکھ لو، اور جان رکھو کے منکروں کو ہے عذاب

دوزخ کا ۔

۱۵ ۔ اے ایمان والو! جب بھڑو (لڑو) تم کافروں سے میدان جنگ

میں، تو مت دو (پھیرو) ان کو (سے) پیٹھ ۔ **ف**

ف8 یعنی جب مقابلہ میدان میں ہو تو بھاگنا اشد گناہ ہے اور جو دوڑ ہو

یا غارت تو بھاگنا ہنر ہے ۔

۱٦ ۔ اور جو کوئی ان کو پیٹھ دے اس دن، مگر یہ (سوائے اس کے) کہ

ہنر (چال) کرتا ہو لڑائی کا یا جا ملتا ہو فوج میں، سو وہ لے پھرا غضب

اللہ کا، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ اور کیا بری جگہ ٹھہرا ۔

۱۷۔ سو (حقیقت یہ نہیں کہ) تم نے ان کو نہیں مارا، لیکن اللہ نے مارا (ان کو)، اور تو نے نہیں پھینکی مٹھی خاک جس وقت پھینکی تھی، لیکن اللہ نے پھینکی، اور کیا (اللہ کرنا) چاہتا تھا ایمان والوں پر، اپنی طرف سے خوب احسان۔ تحقیق (یقیناً) اللہ ہے (سب) سنتا جانتا۔ **ف**

ف8 جب شدت جنگ ہوئی تب حضرت نے ایک مٹھی کنکریاں اس لشکر کی طرف پھینکیں اللہ کی قدرت سے ہر کسی کی آنکھ میں خاک پہنچی اس کے بعد شکست کھائی یہ فرمایا کہ مسلمان سمجھیں کہ فتح ہماری قوت سے نہیں سب اللہ کی مدد سے ہے تو کسی بات میں اپنا دخل نہ کریں۔

۱۸۔ یہ تو ہو چکا، اور جان رکھو کہ اللہ سست (کمزور) کرے گا تدبیر کافروں کی۔

۱۹۔ (اے کافرو!) اگر تم چاہو فیصلہ، سو پہنچ چکا تم کو فیصلہ، اور اگر باز آوَ تو تمہارا بھلا ہے۔ اور اگر پھر و (تم دوبارہ کرو) گے، تو ہم بھی پھر کریں گے۔ اور (ہر گز) کام نہ آئے گا تم کو تمہارا جتھا، اگرچہ بہت ہوں، اور جانو کے اللہ ساتھ ہے ایمان والوں کے۔ ف

ف8 مکہ کی سورتوں میں ہر جگہ کافروں کا کلام نقل فرمایا کہ ہر گھڑی کہتے ہیں متی ہذا الفتح یعنی کب ہوگا یہ فیصلہ سو اب فرمایا کہ اور اگر باز آوَ یعنی کفر سے اور اگر پھر کرو گے یعنی لڑائی تو ہم پھر کریں گے یعنی مدد۔

۲۰۔ اے ایمان والو! حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے، اور اس سے مت پھرو (منہ موڑو) سن کر۔

۲۱۔ اور ویسے مت ہو، جنہوں نے کہا ہم نے سنا، اور وہ سنتے نہیں۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی جیسے یہود نے حکم توریت زور آوری سے قبول کیا اور دل سے نا قبول رکھا یا ویسے منافق زبان سے حکم بردار ہیں اور دل سے نہیں۔

۲۲۔ بدتر سب جانوروں (جانداروں) میں اللہ کے پاس وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں بوجھتے (عقل رکھتے)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جانوروں سے بھی بدتر ہیں وہ آدمی کہ دین حق کو نہ سمجھیں۔

۲۳۔ اور اگر اللہ جانتا ان میں کچھ بھلائی، تو ان کو سناتا (سننے کی توفیق دیتا)۔ اور جو ان کو سنائے تو الٹے بھاگیں منہ پھیر کر (بے رخی سے)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ نے ان کے دل میں ہدایت کی لیاقت نہیں رکھی جن میں لیاقت رکھی ہے انہیں ہدایت دیتا ہے اور بغیر لیاقت جو سنتے ہیں تو انکار کرتے ہیں۔

۲۴۔ اے ایمان والو! مانو حکم اللہ کا اور رسول کا، جس وقت بلائے تم کو ایک کام پر جس پر تمہاری زندگی ہے۔ اور جان لو، کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی سے اس کے دل کو، اور یہ کہ اس پاس تم جمع ہو گے۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی حکم بجالانے میں دیر نہ کرو شاید اس وقت دل ایسا نہ رہے دل اللہ کے ہاتھ ہے اور اللہ اول کسی کے دن کو روکتا نہیں اور مہر نہیں کرتا جب بندہ کاہلی کرے تو اس کی جزا میں روک دیتا ہے یا ضد کرے حق پرستی نہ کرے تو مہر کر دیتا ہے۔

۲۵۔ اور بچتے رہو اس فساد سے، کہ نہ پڑے گا تم میں سے ظالموں پر چن کر۔ اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ف

ف8 یعنی حکم میں کاہلی کرنے سے ایک تو دل ہٹتا ہے دم بدم زیادہ مشکل پڑتا ہے دوسرے نیکوں کی کاہلی سے گنہگار بالکل چھوڑ دیں

گے تو یہ رسم بد پھیلے گی اس کا وبال سب پر پڑے گا جیسے جنگ میں دلیر سستی کریں تو نامرد بھاگ ہی جاویں پھر شکست پڑے تو دلیر بھی نہ تھام سکیں۔

۲۶۔ اور یاد کرو جس وقت تم تھوڑے تھے، مغلوب پڑے ہوئے ملک (زمین) میں، ڈرتے تھے اچک لیں تم کو لوگ، پھر اس نے تم کو جائے (پناہ) دی اور زور دیا (مضبوط کیا) اپنی مدد سے، اور روزی دی تم کو ستھری چیزیں، شاید تم حق مانو۔ **ف**

ف8 ستھری چیزیں یعنی مال غنیمت۔

۲۷۔ اے ایمان والو! چوری (خیانت) نہ کرو اللہ سے اور رسول سے، یا چوری (نہ خیانت) کرو آپس کی امانتوں میں جان کر۔

۲۸۔ اور جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد جو ہیں، خراب کرنے والے ہیں، اور یہ کہ اللہ پاس بڑا ثواب ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 چوری اللہ رسول کی یہ بھی ہے کہ چھپ کر کافروں سے ملیں اپنے مال اور اولاد کے بچاؤ کو جیسے مہاجرین میں اکثروں کے گھر مکہ میں تھے اور یہ بھی ہے کہ مال غنیمت چھپا رکھیں سردار کے پاس ظاہر نہ کریں۔

۲۹۔ اے ایمان والو! اگر ڈرتے رہو گے اللہ سے تو کر دے گا تم میں فیصلہ، اور اتارے گا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخشے گا، اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ ف

ف8 شاید فتح بدر میں مسلمانوں کے دل میں آیا ہو کہ یہ فتح اتفاقی ہے حضرت سے مخفی کافروں پر احسان کر ئیے کہ ہمارے گھر بار کو نہ ستا دیں سو پہلی آیت میں چوری کو منع فرمایا اور دوسری آیت میں تسلی دی کہ آگے فیصلہ ہو جاوے گا تمہارے گھر بار کافروں میں گرفتار نہ رہیں گے۔

۳۰۔ اور جب فریب بنانے لگے کافر کہ تجھ کو بٹھا (قید کر) دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں۔ اور وہ بھی فریب (چال) کرتے تھے اور اللہ بھی فریب (چال) کرتا تھا، اور اللہ کا فریب (کی چال) سب سے بہتر ہے۔ **ف**

ف8 بٹھا دیں یعنی قید کر رکھیں یہ فرمایا کہ جیسے اللہ نے پیغمبر کو بچا لیا چاہے تو تمہارے گھر بار کو بچا رکھے۔

۳۱۔ اور جب کوئی پڑھے ان پر ہماری آیتیں، کہیں ہم سن چکے، ہم چاہیں تو کہہ لیں ایسا، یہ کچھ نہیں احوال ہیں پہلوں کے۔ **ف**

ف8 یعنی ہمیشہ یہ کہتے تھے اب تو دیکھ لیا کہ یہ قصے نہ تھے وعدہ عذاب تم پر بھی آیا جیسے پہلوں پر آیا تھا۔

۳۲۔ اور جب کہنے لگے، کہ یا اللہ! اگر یہی دین (قرآن) حق ہے تیرے پاس سے، تو ہم پر برسا پتھر آسمان سے، یا لا ہم پر دکھ کی مار۔

ف

ف8 ابو جہل جب مکہ سے نکلنے لگا تو یہی دعا کی کعبہ کے سامنے وہی پیش آئی۔

۳۳۔ اور اللہ ہر گز نہ عذاب کرتا ان کو، جب تک تو تھا ان میں، اور اللہ نہ عذاب کرے گا ان کو، جب تک بخشواتے رہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مکہ میں حضرت کے قدم سے عذاب اٹک رہا تھا اب ان پر عذاب آیا اسی طرح جب تک گنہگار نادم رہے اور توبہ کرتا رہے بڑے سے بڑا گناہ ہو حضرت نے فرمایا کہ گناہ گاروں کو دو چیز پناہ ہیں ایک میرا وجود اور دوسرے استغفار۔

۳۴۔ اوران میں کیا ہے، کہ عذاب نہ کرے اللہ؟ اور وہ رو کتے ہیں مسجد حرام سے، اوراس کو اختیار والے نہیں۔ اس کے اختیار والے وہی ہیں جو پرہیزگار ہیں، لیکن وہ اکثر خبر نہیں رکھتے۔ ف

ف8 قریش آپ کو اولاد ابراہیم سمجھ کر کعبہ کے مختار ٹھہراتے تھے اور مسلمانوں کو آنے نہ دیتے سو فرمایا کہ اولاد ابراہیم میں جو پرہیزگار ہو اسی کا حق ہے اور بے انصافوں کا حق نہیں کہ جس سے آپ ناخوش ہوئے نہ آنے دیا۔

۳۵۔ اوران کی نماز کچھ نہ تھی، کعبہ کے پاس، مگر سیٹیاں بجانی اور تالیاں۔ سو چکھو عذاب، بدلہ اپنے کفر کا۔

۳۶۔ جو لوگ کافر ہیں، خرچ کرتے ہیں اپنے مال، کہ روکیں اللہ کی راہ سے ۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے ، پھر آخر ہو گا ان پر پچھتاوا، پھر آخر مغلوب ہوں گے ۔ اور جو کافر رہیں گے ، دوزخ کو ہانکے (گھیر لے جائیں) جائیں گے ۔

۳۷۔ تا (کہ) جدا کرے اللہ ناپاک کو پاک سے ، اور رکھے ناپاک کو ایک پر ایک ، پھر اس کو ڈھیر کرے سارا، پھر ڈالے اس کو دوزخ میں ۔

وہی لوگ ہیں نقصان پانے والے ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی آہستہ آہستہ اللہ اسلام کو غالب کرے گا اس بیچ میں کافر اپنا زور جان اور مال کا خرچ کر لیں گے تاکہ نیک اور بد جدا ہو جاوے

یعنی جن کی قسمت میں اسلام لکھا ہے وہ سب مسلمان ہو چکیں اور جن
کو کفر پر مرنا ہے وہی اکٹھے دوزخ میں جاویں۔

۳۸۔ تو کہہ دے کافروں کو کہ اگر باز آئیں تو معاف ہو ان کو جو (گناہ)
ہو چکا۔ اور اگر پھر وہی کریں گے، تو پڑھ چکی ہے راہ اگلوں کی۔
۳۹۔ اور لڑتے رہو ان سے جب تک نہ رہے فساد، اور ہو جائے حکم
اللہ کا۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو (بیشک) اللہ ان کے کام دیکھتا ہے۔
۴۰۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ ہے حمایتی تمہارا، کیا خوب
حمایتی ہے اور کیا خوب مددگار۔ **ف**

ف8 لڑو جب تک فساد رہے یعنی کافروں کو زور نہ رہے کہ ایمان
سے روک سکیں۔

۴۱۔ اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز، سو اللہ کے واسطے اس میں
سے پانچواں حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے
اور محتاج کے اور مسافر کے۔ اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اس چیز
پر جو ہم نے اتاری اپنے بندے پر، جس دن فیصلہ ہوا، جس دن
بھڑیں دو فوجیں۔ اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔ ف

ف8 یعنی اللہ نے اپنے رسول پر فتح و نصرت اتاری جس سے تم غالب ہوئے اور اللہ قادر ہے کہ آگے اور فتحیں دیوے جو مال کافروں سے لڑ کر لیویں وہ غنیمت ہے اس میں پانچواں حصہ نیاز اللہ کی ہے واسطے خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات کا اور قرابت والوں کا اور حاجتمند مسلمانوں کا اور بعد حضرت کے یہی خرچ ہوتے ہیں سردار کو اور جو مال صلح سے لیا وہ سارا خرچ مسلمانوں کا پھر غنیمت میں چار حصہ رہے سو لشکر کو تقسیم کرنا سوار کو دو حصے پیادہ کو ایک ۔

۴۲۔ جس وقت تم تھے ورے کے ناکے (وادی کے اس طرف کے کنارے) اور وہ پرے کے ناکے (کنارے)، اور قافلہ نیچے اتر

گیا تم سے ۔ اور اگر آپس میں تم وعدہ کرتے تو نہ پہنچتے وعدے پر، لیکن اللہ کو کر ڈالنا ایک کام، جو ہو چکا تھا (جس کو ہونا تھا)، تا (کہ) مرے جو مرتا (جس کو مرنا) ہے سوجھ کر (واضح دلیل سے) اور جیئے جو جیتا (جس کو جینا) ہے سوجھ کر (واضح دلیل سے)۔ اور (بیشک) اللہ سنتا ہے جانتا۔ ف

- - -

ف8 یعنی قریش اپنے قافلہ کی مدد کو آئے تھے اور تم قافلہ کی غارت کو قافلہ بچ گیا اور دونوں فوجیں ایک میدان کے دو کناروں پر آ پڑیں ایک کو دوسرے کی خبر نہیں یہ تدبیر اللہ کی تھی اگر تم قصداً جاتے تو ایسا بروقت نہ پہنچتے اور اس فتح کے بعد کافروں پر صدق پیغمبر کا کھل گیا جو مرا وہ بھی حق پہچان کر تا اللہ کا الزام پورا ہو۔

۴۳۔ جب اللہ نے وہ دکھائے تیرے خواب میں تھوڑے۔ اور اگر وہ تجھ کو بہت دکھاتا، تو تم لوگ نامردی کرتے (ہمت ہار جاتے)، اور جھگڑا ڈالتے کام میں، لیکن اللہ نے بچالام۔ (بیشک) اس کو معلوم ہے جو بات ہے دلوں میں۔

۴۴۔ اور جب تم کو دکھائی وہ فوج، وقت ملاقات (لڑائی) کے، تمہاری آنکھوں میں تھوڑی، اور تم کو تھوڑا دکھایا ان کی آنکھوں میں، تا (کہ) کر ڈالے اللہ ایک کام جو ہو چکا (کر رہنا) تھا۔ اور اللہ تک پہنچ ہے ہر کام کی۔ **ف**

ف8 پیغمبر کو خواب میں کافر تھوڑے نظر آئے اور مسلمانوں کو مقابلے کے وقت تاکہ جرأت سے لڑیں پیغمبر کا خواب غلط نہیں ان میں کافر رہنے والے کم ہی تھے اکثر وہ تھے جو پیچھے مسلمان ہوئے۔

۴۵۔ اے ایمان والو! جب بھڑو کسی فوج سے، تو ثابت رہو، اور اللہ کو بہت یاد کرو، شاید تم مراد پاؤ۔ ف

ف8 یعنی مدد اللہ کی چاہو تو اسباب ظاہر سے نہیں دل کی استقامت اور یاد اللہ کی اور حکم برداری سردار کی اور ایک مصلحت چاہئی۔

۴۶۔ اور حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا، اور آپس میں نہ جھگڑو، پھر نامرد (بزدل) ہو جاؤ گے، اور جاتی رہے (اکھڑ جائے) گی تمہاری باؤ (ہوا)، اور ٹھہرے رہو (صبر کرو)۔ (بیشک) اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے (صبر کرنے) والوں کے۔ ف

۔۔۔

ف8 باؤ جاتی رہے گی یعنی اقبال سے ادبار آوے گا۔

۴۷۔ اور مت ہو جیسے وہ لوگ، کہ نکلے اپنے گھروں سے اتراتے، اور لوگوں کو دکھاتے، اور روکتے اللہ کی راہ سے۔ اور اللہ کے قابو میں ہے جو کرتے ہیں۔ ف

ف8 جہاد عبادت ہے عبادت پر اتراوے یا دکھاوے کو کرے تو قبول نہیں۔

۴۸۔ اور جس وقت سنوار نے لگا شیطان، ان کی نظر میں ان کے اعمال اور بولا، کوئی غالب نہ ہوگا تم پر آج کے دن، اور میں رفیق ہوں تمہارا، پھر جب سامنے ہوئیں دو فوجیں، الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر، اور بولا، میں تمہارے ساتھ نہیں، میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں ڈرتا ہوں اللہ سے۔ اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ف

ف8 جب کافر جمع ہو کر نکلے لڑائی پر راہ میں ایک شخص ملا بوڑھا کہا میں بھی مسلمانوں کا دشمن ہوں تمہاری رفاقت کو آیا ہوں اور جنگ کا بڑا ماہر ہوں پھر جب لڑائی ہونے لگی ابو جہل سے ہاتھ چھڑا کر بھاگا وہ شخص نہ پہلے کسی نے دیکھا تھا نہ پیچھے دیکھا وہ شیطان تھا جب اس نے جبرائیل اور میکائیل دیکھے مسلمانوں کی طرف تب بھاگا۔

۴۹۔ جب کہنے لگے منافق لوگ اور جن کے دلوں میں آزار (روگ) ہے، یہ لوگ (مسلمان) مغرور ہیں اپنے دین پر۔ اور (حالانکہ) جو کوئی بھروسہ کرے اللہ پر، تو (یقیناً) اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ ف

ف8 مسلمانوں کی دلیری دیکھ کر منافق اس طرح طعن کرنے لگے تھے سو اللہ نے فرمایا یہ غرور نہیں توکل ہے۔

۵۰۔ اور کبھی تو دیکھے! جس وقت جان لیتے ہیں کافروں کی، فرشتے مارتے ہیں ان کے منہ پر اور پیچھے، اور (اب) چکھو عذاب جلنے کا۔

۵۱۔ یہ بدلہ ہے اسی کا جو تم نے بھیجا اپنے ہاتھوں، اور اس واسطے کہ اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر۔

۵۲۔ جیسے دستور (لچھن) فرعون والوں کا، اور جو ان سے پہلے تھے۔ منکر ہوئے اللہ کی باتوں سے، سو پکڑا ان کو اللہ نے ان کے گناہوں پر۔ اللہ زور آور ہے، سخت عذاب کرنے والا۔

۵۳۔ یہ اس پر کہا، کہ اللہ بدلنے والا نہیں نعمت کا جو دی تھی ایک قوم کو، جب تک وہ نہ بدلیں اپنے جیون کی بات (طرز زندگی)، اور (بیشک) اللہ سنتا ہے جانتا۔ ف

۔۔۔

ف8 اپنے جیوں کی بات بدلیں یعنی اعتقاد اور نیت جب تک نہ بدلے تو اللہ تعالیٰ کی بخشی نعمت چھینی نہیں جاتی۔

۵۴۔ جیسے دستور فرعون والوں کا، اور جو ان سے پہلے تھے، جھٹلائیں باتیں اپنے رب کی، پھر کھپا (ہلاک کر) دیا ہم نے ان کو ان کے گناہوں پر اور ڈبو دیا فرعون والوں کو، اور (وہ) سارے ظالم تھے۔

۵۵۔ بدتر سب جانداروں میں اللہ کے ہاں وہ ہیں جو منکر ہوئے، پھر وہ نہیں مانتے۔

۵۶۔ جن پر تونے اقرار کیا ہے ان میں، پھر وہ توڑتے ہیں اقرار ہر بار، اور (اللہ سے) ڈر نہیں رکھتے۔

۵۷۔ سو اگر کبھی تو پائے ان کو لڑائی میں، تو ایسی سزا دے کہ دیکھ کر بھاگیں ان کے پچھلے، شاید وہ عبرت پکڑیں۔

۵۸۔ اور اگر تجھ کو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا، تو جواب دے ان کو برابر کے برابر، اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے دغا باز۔ **ف**

ف8 اگر ایک قوم نے کافروں سے صلح کی ہو پھر ان کی طرف سے دغا ہو چکے اب ان کو بے خبر مارئیے اور جو دغا نہیں ہوتی لیکن اندیشہ

ہے تو خبر دار کر کر جواب دیجئے برابر کے برابر یعنی جو سرانجام لڑائی کا صبح سے پہلے کر سکتے سواب بھی کر سکتے ہو لڑائی کا اس میں کچھ بد قولی نہیں۔

۵۹۔ اور یہ نہ سمجھیں منکر لوگ، کہ وہ بھاگ نکلے۔ وہ تھکا نہ سکیں گے۔

۶۰۔ اور سرانجام کرو ان کی لڑائی کو، جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے، کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر، اور تمہارے دشمنوں پر، اور ایک اور لوگوں پر سوا ان کے جن کو تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے۔ اور جو خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں، پورا ملے گا تم کو، اور تمہارا حق نہ رہے گا۔ ف

ف8 حکم فرمایا کہ جہاد کا سرانجام کرو جو ہو سکے زور فرمایا تیر اندازی کو اور ہتھیار کا کسب اسی میں داخل ہے اور گھوڑے پالنے میں جو خرچ ہو اس کی خوراک میں بلکہ اس کا فضلہ سب ترازو میں چڑھے گا قیامت کو فرمایا کہ یہ واسطے رعب کے ہے تا نہ جانیں کہ فتح ہوگی اسباب سے فتح ہے اللہ کی مدد سے اور وہ لوگ جن کو تم نہیں جانتے وہ منافق ہیں کہ ظاہر مسلمانی کے پردے میں ہیں۔

٦١۔ اور اگر وہ جھکیں صلح کو، تو تو بھی جھک اسی طرف، اور بھروسا کر اللہ پر۔ بیشک وہی ہے سنتا جانتا۔ **ف**

ف8 یعنی اگر دل میں دغا رکھیں گے اللہ کو معلوم ہے اس کی سزا دے گا۔

۶۲۔ اور اگر وہ چاہیں کہ تجھ کو دغا دیں تو تجھ کو بس (کافی) ہے اللہ۔ اس نے تجھ کو زور دیا اپنی مدد کا، اور مسلمانوں کا۔

۶۳۔ اور ان کے دل میں الفت ڈالی۔ اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک میں ہے تمام، نہ الفت دے سکتا ان کے دل میں۔ لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں۔ وہ زور آور ہے حکمت والا۔ ف

ف8 عرب کی قوم میں آ گے ہمیشہ بیر رکھتے تھے اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا پھر حضرت کے سبب سب متفق اور دوست ہو گئے۔

۶۴۔ اے نبی! کفایت (کافی) ہے تجھ کو اللہ اور جتنے تیرے ساتھ ہوئے ہیں مسلمان۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت نے مدینہ میں آ کر مسلمان شمار کروائے مرد قابل جنگ چھ سو ہوئے کہ اب ہم کو کس کافر کا ڈر ہے بعد اس کے یہ آیت اتری۔

٦۵ ۔ اے نبی! شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی (جہاد) کا۔ اگر ہوں تم میں
بیس شخص ثابت (قدم)، غالب ہوں (وہ) دو سو پر۔ اور اگر ہوں تم
میں سو شخص، غالب ہوں ہزار کافروں پر، اس واسطے کہ وہ (ایسے)
لوگ (ہیں جو) سمجھ نہیں رکھتے۔ ف

ف8 یعنی یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور ثواب پر اور جس کو یقین ہے
وہ موت پر دلیر ہے۔

٦٦ ۔ اب بوجھ ہلکا کیا اللہ نے تم پر، اور جانا تم میں سستی (کمزوری)
ہے۔ سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت (قدم)، غالب ہوں دو سو

پر۔ اور اگر ہوں تم میں ہزار شخص (ثابت قدم)، غالب ہوں دو ہزار پر، اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ ساتھ ہے ثابت (قدم) رہنے والوں کے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اول کے مسلمان یقین میں کامل تھے ان پر حکم ہوا تھا کہ آپ سے دس برابر کافروں پر جہاد کریں پچھلے مسلمان ایک قدم کم تھے تب یہی حکم ہوا کہ دو برابر جہاد کریں یہی حکم اب بھی باقی ہے لیکن اگر دو سے زیادہ پر حملہ کریں تو بڑا اجر ہے حضرت کے وقت میں ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑے ہیں۔

٦٧۔ نہیں چاہئیے نبی کو کہ اس کے ہاں قیدی آئیں، جب تک نہ خون کرے (کچل دے دشمنوں کو) ملک میں۔ تم چاہتے ہو جنس دنیا کی۔ اور اللہ چاہتا ہے (تمہارے لئے) آخرت۔ اور اللہ زور آور ہے حکمت والا۔ ف

ف8 بدر کی لڑائی میں ستر کافر پکڑے آئے حضرت نے مشورہ پوچھا کہ ان کو کیا کریں اکثر مسلمانوں کی مرضی ہوئی کہ مال لے کر چھوڑ دیں اور بعضوں کی مرضی ہوئی کہ سب کو قتل کریں حضرت عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کی یہی مشورت تھی آخر مال لے کر چھوڑ دیا یہ آیت اتری عتاب کی یعنی نبیوں کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہیں بلکہ کافروں کی

ضد توڑنی وہ بات اسی میں ہے کہ قتل کر ئیے تا اس کے خوف سے کفر کی ضد چھوڑی ۔

٦٨ ۔ اگر نہ ہوتی ایک بات، کہ لکھ چکا اللہ آگے (پہلے) سے تو تم کو پڑتا اس (فدیہ) لینے میں بڑا عذاب ۔ ف

ف8 وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان قیدی لوگوں میں بہتوں کی قسمت تھی مسلمان ہونا ۔

٦٩ ۔ سو کھاؤ، جو غنیمت لاؤ حلال ستھری ۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے ۔

اللہ ہے بخشنے والا مہربان ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ڈرتے رہو گے اور کچھ خطا بھی ہو جاوے گی تو بخشے گا

قیدیوں کا حکم سن کر مسلمان ڈرے غنیمت سے بھی یہ ان کی تسلی

فرمائی کہ وہ اللہ کی عطا ہے خوشی سے کھاؤ لیکن غنیمت کے واسطے جہاد

نہ کرو اب حنفی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کافر پکڑے آویں تو ان کو

مال لے کر چھوڑنا روا نہیں نہ مفت چھوڑنا کہ پھر کافروں میں جا ملیں

مگر روا ہے غلام کر رکھنا یا چھوڑ دینا کہ رعیت ہو کر ملک اسلام میں

رہیں اور شافعی کے پاس وہ بھی روا ہے سورۃ محمد میں فرمایا فاما منا بعد

واما فداء ۔

۷۰۔ اے نبی! کہہ دے ان کو جو تمہارے ہاتھ میں ہیں قیدی، اگر جانے گا اللہ تمہارے دل میں کچھ نیکی، تو دے گا بہتر تم کو اس سے، جو تم سے چھن گیا، اور تم کو بخشے گا۔ اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

۷۱۔ اور اگر چاہیں گے تجھ سے دغا کرنی، سو دغا کر چکے ہیں پہلے اللہ سے، پھر اس (اللہ) نے پکڑوا دیئے (تمہارے ہاتھوں)۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ **ف**

ف8 پہلے دغا کر چکے ہیں اللہ سے یہی کفر اور انکار اس کے حکم کا یا فرمایا ہو بعضے ہاشمیوں کو کہ ابو طالب کی زندگی میں سب عہد کر کر متفق ہوئے تھے حضرت کی مدد پر اور اب کافروں کے ساتھ ہو کر آئے اور

یہ وعدہ تحقیق ہوا ان میں جو مسلمان ہوئے حق تعالیٰ نے بیشمار دولت بخشی اور جو نہ ہوئے وہ خراب ہو کر تباہ ہو گئے۔

۷۲۔ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا (ہجرت کی) اور لڑے (جہاد) اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں، اور جن لوگوں نے (ان کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، اور وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا، تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں، جب تک گھر نہ چھوڑ آئیں۔ اور اگر تم سے مدد چاہیں دین میں، تو تم کو لازم ہے مدد کرنی، مگر مقابلوں میں ایسوں کے جن میں اور تم میں عہد ہے۔ اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے۔ **ف**

ف8 حضرت کے اصحاب دو فرقے تھے مہاجر اور انصار مہاجر گھر چھوڑنے والے اور انصار جگہ دینے والے اور مدد کرنے والے یعنی جتنے مسلمان حضرت کے ساتھ حاضر ہیں ان سب کی صلح وجنگ ایک ہے ایک کا موافق سب کا موافق ایک کا مخالف سب کا مخالف اور جو مسلمان اپنے ملک میں ہیں جہاں کافروں کا زور ہے ان کی صلح اور جنگ میں یہاں والے شریک نہیں اگر ان کا صلحی ان سے لڑے تو یہ مدد نہ کریں اگر ان کے صلحی پر قابو پاویں تو درگذر نہ کریں اور اگر اجنبی ان پر ظلم کرے اور مدد چاہیں تو مدد کریں۔

۷۳۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اگر تم یوں نہ کرو گے تو دھوم (فتنہ) مچے گی ملک (زمین) میں، اور بڑی خرابی ہو گی۔ ف

ف8 یعنی کافر آپس میں ایک ہیں تمہاری دشمنی سے جہاں پاویں گے ضعیف مسلمان اس کو ستاویں گے سو تم مسلمانوں کو سنا دو کہ جو ہمارے پاس ہو اس کا ذمہ ہمارا ہے اور جو اپنے گھر رہے وہ جس طرح جانے سمجھ لے۔

۷۴۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اللہ کی راہ میں، اور جن لوگوں نے جگہ (ان کو پناہ) دی اور (ان کی) مدد کی، وہی ہیں تحقیق (سچے) مسلمان۔ ان کو بخشش ہے، اور روزی عزت کی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی دنیا بھی اور آخرت بھی سردار کے ساتھ والے مسلمان اعلی ہیں گھر بیٹھنے والوں سے آخرت میں ان کو بخشش زیادہ اور دنیا میں روزی باعزت یعنی غنیمت اور بھی حق ان کا ہے۔

۷۵۔ اور جو ایمان لائے پیچھے (ان کے بعد)، اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے (جہاد کیا) تمہارے ساتھ ہو کر، سو وہ تمہیں میں (سے) ہیں۔ اور (مگر) ناتے والے (رشتے دار) آپس میں حقدار زیادہ ہیں ایک

دوسرے کے اللہ کے حکم میں۔ تحقیق (بیشک) اللہ ہر چیز سے

خبر دار ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مہاجرین میں جتنے ملتے جاویں سب شریک ہیں اور ناتے

والا اگرچہ پیچھے مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا پہلے ناتے والے مسلمان

مہاجر کا حقدار ہے یعنی میراث وہی لے گا اگرچہ رفاقت قدیم اوروں

سے ہے۔

* * *

۹۔ التوبۃ

ا۔ (صاف) جواب ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول سے،

ان مشرکوں کو جن سے تم کو عہد تھا۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ سورت برات ہے حضرت نے بیان نہیں فرمایا کہ یہ جدا سورت ہے یا اور سورۃ میں کی آیتیں ہیں سورۃ کا نشان تھا بسم اللہ سو اس واسطے اس پر بسم اللہ نہیں اور کسی سورت میں داخل بھی نہیں۔

۲۔ سو پھر لو اس ملک میں چار مہینے اور جان لو کہ تم نہ تھکا سکو گے اللہ کو، اور یہ کہ (یقیناً) اللہ رسوا کرتا ہے منکروں کو۔

۳۔ اور سنا دینا (اطلاع) ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول سے، لوگوں کو دِن بڑے حج کے کہ (بیشک) اللہ الگ (بری الذّمہ) ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ سو اگر تم توبہ کرو تو تم کو (تمہارا) بھلا ہے۔ اور اگر نہ مانو تو جان لو کہ تم نہ تھکا (عاجز کر) سکو گے اللہ کو۔ اور خوشخبری دے منکروں کو دکھ والی مار کی۔ ف

ف8 چھٹے برس حضرت کو مکہ کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو انا فتحنا میں بیان ہے اور عرب کی بہت قوموں سے

صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے بعد ایک برس حکم نازل ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور یہ بات حج کے دن یعنی عید قربان کو سب حج کے قافلوں میں پکار دو کہ سب کو خبر پہنچے اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دو کہ اس میں خواہ لڑائی کا سر انجام کریں یا مسلمان ہوں۔

۴۔ مگر جن مشرکوں سے تم کو عہد تھا، پھر کچھ قصور نہ کیا تیرے ساتھ، اور مدد نہ کی تمہارے مقابلے میں کسی کو، سو ان سے پورا پہنچاؤ (کرو) عہد ان کے وعدہ (مقررہ مدت) تک، اللہ کو خوش (پسند) آتے ہیں احتیاط والے (متقی)۔

۵۔ پھر جب گذر جائیں مہینے پناہ (حرمت) کے تو مارو (قتل کرو) مشرکوں کو جہاں پاؤ، اور پکڑو (انہیں) اور گھیرو (انہیں) اور بیٹھو ہر

جگہ ان کی تاک پر۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور کھڑی رکھیں (قائم کریں) نماز اور دیا کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو ان کی راہ۔ (بیشک) اللہ ہے بخشتا مہربان۔ ف

ف8 جن سے وعدہ ٹھہر گیا تھا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان کی صلح قائم رہی اور جن سے وعدہ کچھ نہ تھا ان کو فرصت ملی چار مہینے اور حضرت نے فرمایا دل کی خبر اللہ کو ہے ظاہر میں جو مسلمان ہو وہ سب کے برابر امان میں ہے اور ظاہر مسلمانی کی حد ٹھہرائی ایمان لانا کفر سے توبہ اور نماز اور زکوٰۃ اسی واسطے جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے یا زکوٰۃ موقوف کر دے پھر اس سے امان اٹھ گئی حضرت صدیقؓ نے زکوٰۃ کے منکروں کو برابر کافروں کے قتل فرمایا۔

٦۔ اور اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے جب تک وہ سن لے کلام اللہ کا، پھر پہنچا دے اس کو جہاں وہ نڈر ہو۔ یہ اس واسطے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اتنی امان کا مضائقہ نہیں کہ کچھ پوچھا سنا چاہے وہ سن لے پھر بھی جہاں وہ نڈر ہو وہاں تک پہنچا دینا بعد اس کے سب کافروں کے برابر ہے۔

۷۔ کیونکر ہو مشرکوں کو عہد اللہ پاس اور اس کے رسول پاس، مگر جن سے تم نے عہد کیا مسجد الحرام پاس۔ سو جب تک تم سے سیدھے

(عہد پر) رہیں، تم ان سے سیدھے (عہد پر) رہو؟ (بیشک) اللہ کو

خوش (پسند) آتے ہیں احتیاط (متقی) والے۔ ف

- - -

ف8 صلح والے تین قسم فرمائے ایک جن سے مدت نہیں ٹھہری

ان کو جواب دیا مگر جو مکہ کی صلح میں شامل تھے جب تک وہ دغا نہ کریں

یہ ادب ہے مکہ کا اور تیسرے جن سے مدت ٹھہری وہ صلح قائم رہی

لیکن آخر سب مشرک عرب کے ایمان لائے۔

۸۔ کیونکر صلح (عہد) رہے؟ اور اگر وہ تم پر ہاتھ پائیں، نہ لحاظ کریں

تمہاری خویشی (قرابت) کا، نہ عہد کا۔ تم کو راضی کر دیتے ہیں اپنے

منہ کی بات سے، اوران کے دل نہیں مانتے۔ اور بہت ان میں بے حکم ہیں۔

۹۔ بیچے انہوں نے حکم اللہ کے تھوڑی قیمت پر، پھر اٹکے (روکے) اس کی راہ سے۔ وہ لوگ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں۔

۱۰۔ نہ لحاظ کریں کسی مسلمان کے حق میں قرابت کا، نہ عہد کا۔ اور وہی ہیں زیادتی پر۔

۱۱۔ سو اگر توبہ کریں اور کھڑی رکھیں (قائم کریں) نماز اور دیتے رہیں زکوٰۃ، تو تمہارے بھائی ہیں حکم شرح (دین) میں، اور ہم کھولتے ہیں پتے (نشانیاں)، ایک جاننے (علم) والے لوگوں کو۔

ف

ف8 یعنی یہ جو فرمایا کہ بھائی ہیں حکم شرع میں اس سے سمجھ لیں کہ جو شخص قرائن سے معلوم ہو کہ ظاہری مسلمان ہے دل سے یقین نہیں رکھتا اس کو حکم ظاہری میں مسلمان گنیں لیکن معتمد اور دوست نہ پکڑیں۔

۱۲۔ اور اگر توڑیں اپنی قسمیں عہد کئے پیچھے اور عیب دیں تمہارے دین میں، تو لڑو کفر کے سرداروں (علمبرداروں) سے، ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز آئیں۔ ف

ف8 اگر ثابت ہوا ایک کافر عیب دیتا ہے ہمارے دین کو وہ ذمی نہ رہا۔

۱۳۔ کیوں نہ لڑو ایسے لوگوں سے، کہ توڑیں اپنی قسمیں اور فکر میں رہیں کہ رسول کو نکال دیں، اور انہوں نے پہلے چھیڑ کی تم سے۔ کیا ان سے ڈرتے ہو؟ سو اللہ کا ڈر چاہئیے تم کو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو۔

۱۴۔ لڑو ان سے تا (کہ) عذاب کرے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں اور رسوا کرے، اور تم کو ان پر غالب کرے، اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمانوں کے۔

۱۵۔ اور نکالے ان کے دل کی جلن، اور اللہ توبہ (کی توفیق) دے گا جس کو چاہے گا۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔

۱۶۔ (اے مسلمانو!) کیا جانتے ہو کہ (یونہی) چھوٹ جاؤ گے اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے تم میں سے جو لوگ لڑے ہیں، اور نہیں پکڑا انہوں نے سوا اللہ کے اور اس کے رسول کے اور مسلمانوں کے کسی کو بھیدی۔ اور اللہ کو سب خبر ہے تمہارے کام کی۔

۱۷۔ مشرکوں کا کام نہیں کہ آباد کریں اللہ کی مسجدیں اور مانتے جائیں (گواہی دیں) اپنے اوپر کفر کو۔ وہ لوگ! خراب گئے ان کے عمل، اور آگ میں رہیں گے وہ ہمیشہ۔

۱۸۔ وہی آباد کرے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اور کھڑی (قائم) کی نماز اور دی زکوٰۃ، اور نہ ڈرا سوا اللہ کے کسی سے۔ سو امیدوار ہیں وہ لوگ، کہ ہوں ہدایت والوں میں۔

۱۹۔ کیا تم نے ٹھہرایا حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کا بسانا برابر اس کے جو یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور لڑا (جہاد کیا) اللہ کی راہ

میں؟ نہیں برابر (یہ دونوں) اللہ کے پاس۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

۲۰۔ جو یقین لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے، ان کو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس۔ اور وہی پہنچے مراد کو۔

۲۱۔ خوشخبری دیتا ہے ان کو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی، اور باغوں کی جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا۔

۲۲۔ رہا کریں ان میں مدام (ہمیشہ)۔ بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ **ف**

ف8 اوپر سے یہاں تک پانچ آیتیں نازل ہوئی اس پر کہ کچھ گفتگو ہوئی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے آخر کو ہجرت کی ہے کہا حضرت علیؓ نے کہ اگر تم اول ہجرت کرتے تو جہاد میں حاضر ہوتے اور مرتبے بلند پاتے جیسے ہم نے پائے حضرت عباسؓ نے کہا کہ ہم بھی خدا کے کام میں تھے یعنی خدمت حاجیوں کی اور آبادی مسجد الحرام کی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کام ان کے برابر نہیں اور مشرکوں کی خدمت قبول نہیں کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہے۔

فائدہ8 ان آیتوں سے سمجھ کر حضرت نے مکہ سے کافروں کو نکال دیا اور ہمیشہ کو حکم ہوا کہ مکہ میں کافر نہ جاویں اور علماء نے لکھا ہے کہ کافر چاہے مسجد بنا دے اس کو منع کرے اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ

پیغمبر کی قرابت سے عمل کا درجہ بڑا ہے کہ حضرت عباسؓ قرابت سے قریب تھے اور حضرت علیؓ عمل میں زیادہ۔

۲۳۔ اے ایمان والو! نہ پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق، اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان سے۔ اور جو تم میں ان کی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار۔ ف

- - -

ف8 بعضے شخص دل سے مسلمان ہیں لیکن برادری سے توڑ نہیں سکتے کہ ظاہر مسلمان ہو جاویں ان کا حال یہاں سے سمجھو۔

۲۴۔ تو کہہ، اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں، اور برادری اور مال جو کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو، اور حویلیاں جو پسند کرتے ہو، تم کو عزیز ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور لڑنے (جہاد) سے اس کی راہ میں، تو راہ دیکھو، جب تک اللہ بھیجے حکم اپنا۔ اور اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔ ف

ف8 آخر حکم بھیجا کہ اس ملک سے کافر باہر ہوں تب اکثر کافر مسلمان ہوئے۔

۲۵۔ مدد کر چکا ہے تم کو اللہ بہت میدانوں میں، اور دن حنین کے،
جب اترائے تم اپنی بہتایت (کثرت) پر، پھر وہ کچھ کام نہ آئی
تمہارے، اور تنگ ہو گئی تم پر زمین ساتھ اپنی فراخی (وسعت) کے
(باوجود)، پھر ہٹے (بھاگ نکلے) تم پیٹھ دے (پھیر) کر۔
۲۶۔ پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر اور
ایمان والوں پر، اور اتاریں فوجیں، جو تم نے نہیں دیکھیں۔ اور مار
دی کافروں کو۔ اور یہی سزا ہے منکروں کی۔
۲۷۔ پھر توبہ (کی توفیق) دے گا اللہ، اس کے بعد جس کو چاہے۔ اور
اللہ بخشتا ہے مہربان۔ **ف**

ف8 فتح مکہ کے بعد حضرت نے سنا کہ مکہ اور طائف کے بیچ کافر جمع ہیں لڑائی کو حضرت ان پر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول سے اور وہ ہزار مل لیے مکہ سے پہاڑوں کے بیچ گذارا فوج کا تنگی سے تھا کم کم گذرنے لگے قوم ہوازن گرد میں چھپے تھے جب مکہ والے گذرنے لگے وہ ان پر آ گرے یہ الٹے بھاگے حضرت کے ساتھ والے بھی بکھر گئے حضرت پیادہ ہو کر جنگ کو مستعد ہوئے حضرت عباسؓ نے بلند آواز پر مہاجر اور انصار پہنچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فتح دی اول کسی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑوں کو بہت جگہ فتح ملی ہے اب تو ہم ہیں دس ہزار حق تعالیٰ نے ادب دیا تا اسباب پر نظر نہ رکھیں پھر ان کافروں میں اکثر مسلمان ہوئے۔

۲۸۔ اے ایمان والو! مشرک جو ہیں سو پلید (ناپاک) ہیں، سو نزدیک نہ
آئیں مسجد الحرام کے اس برس کے بعد۔ اور اگر تم ڈرتے ہو فقر
سے تو آگے غنی کرے گا تم کو اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے۔

(بیشک) اللہ ہے سب جانتا حکمت والا۔ ف

۔۔۔

ف8 مسجد الحرام میں مشرک کو جانا منع ہے بلکہ سارے حرم اور
مسجد میں معاف ہے اور پلیدی ان کے دل میں ہے بدن پر نہیں اور
فقر سے ڈرتے ہو یعنی آمدورفت موقوف ہوگی مشرکوں کی تو معاملات
سوداگری بند ہوں گے سو اللہ تعالیٰ نے سارا ملک مسلمان کر دیا سب
کاروبار جاری ہوا۔

۲۹۔ لڑو ان لوگوں سے، جو یقین نہیں رکھتے اللہ پر، نہ پچھلے (آخرت کے) دن پر، نہ حرام جانیں جو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور نہ قبول کریں دین سچا، وہ جو کتاب والے ہیں، جب تک دیں جزیہ، سب ایک ہاتھ سے اور وہ بے قدر ہوں۔ ف

ف8 پہلے حکم ہوا کہ مشرکوں سے لڑو اور ملک سے نکالو اب حکم ہوا اہل کتاب سے لڑائی کا کہ یہ بھی دین حق سے منکر ہیں اور اللہ کو اور آخرت کو جیسے چاہیئے نہیں مانتے لیکن ان سے جزیہ قبول رکھا بشرطیکہ ادنی اعلی سب ذلیل ہو کر جزیہ دیا کریں باقی عرب کے مشرکوں سے جزیہ ہرگز قبول نہیں اور جہان کے مشرک سے حنفی پاس قبول ہے جزیہ ہر مہینے میں پانچ آنے یا دس یا سوا روپیہ موافق حال اور ذلیل رہنا

یہ کہ سواری میں لباس میں راہ چلنے میں ہتھیار باندھنے میں مسلمان کی
برابری نہ کریں اور بھی بہت بندوبست ہیں۔

۳۰۔ اور یہود نے کہا، عزیر بیٹا اللہ کا۔ اور نصاریٰ نے کہا، مسیح بیٹا اللہ
کا۔ یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے۔ ریس کرنے لگے اگلے منکروں
کی بات کی۔ مارڈالے ان کو اللہ۔ کہاں سے پھرے جاتے (دھوکا کھا
رہے) ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اہل کتاب ہو کر مشرکوں کی ریس کرنے لگے۔

۳۱۔ ٹھہرائے ہیں اپنے عالم اور درویش خدا، اللہ کو چھوڑ کر، اور مسیح بیٹا مریم کا۔ اور حکم یہی ہوا تھا کہ بندگی کریں ایک صاحب کی، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا۔ وہ پاک ہے ان کے شریک بتانے سے۔

ف

ف8 ان کے عالم یا درویش جو اپنی عقل سے ٹھہرا دیتے وہ جانتے خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارا ہو گیا اور ٹھہراتے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے جب تک وہ شرع سے سمجھ کر کہے جب معلوم ہو کہ طمع سے کہا پھر وہ سند نہیں۔

۳۲۔ چاہیں کہ بجھا دیں روشنی اللہ کی اپنے منہ (کی پھونکوں) سے، اور

اللہ نہ رہے بن پوری کیئے اپنی روشنی، اور پڑے برا مانیں منکر۔ ف

ف8 یعنی جیسا کوئی پھونک سے چراغ بجھا دے وہ چاہتے ہیں کہ

اپنی جھوٹی باتوں سے دین اسلام کو نہ پھیلنے دیں۔

۳۳۔ اس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت دے کر اور دین سچا، تا (کہ) اس

کو اوپر (غالب) کرے ہر دین سے (پر)، اور پڑے برا مانیں مشرک۔

ف

ف8 یہ دین سب سے اوپر ہے عقل کے نزدیک اور خدا کے نزدیک یعنی جو اس سے قریب ملے سو اور سے نہیں۔

۳۴۔ اے ایمان والو! بہت عالم اور درویش اہل کتاب کے کھاتے ہیں مال لوگوں کے ناحق، اور (اس طرح) روکتے ہیں اللہ کی راہ سے۔ اور جو لوگ گاڑ (جمع کر) رکھتے ہیں سونا اور روپا (چاندی)، اور خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، سو ان کو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی۔

ف

ف8 اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یہ کہ زکوٰۃ اور قرض اور حقدار کا حق دیتا رہے۔

۳۵۔ جس دن آگ دہکائیں گے اس پر دوزخ کی، پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے جو تم گاڑتے (جمع کرتے) تھے اپنے واسطے، اب چکھو مزہ اپنے گاڑنے (جمع کرنے) کا۔

۳۶۔ مہینوں کی گنتی اللہ پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں، جس دن (سے) پیدا کئے آسمان و زمین، ان میں چار (مہینے) ہیں ادب کے۔ یہی ہے سیدھا دین، سو ان میں ظلم نہ کرو اپنے اوپر، اور لڑو مشرکوں

سے ہر حال (سب مل کر)، جیسے وہ لڑتے ہیں تم سے ہر حال (سب مل کر)۔ اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈروالوں (متقیوں) کے۔ **ف**

ف8 ہمیشہ حکم شرع میں برس ہے بارہ مہینے کا نہ کم نہ زیادہ اور دین ابراہیم میں چار مہینے حرام تھے ذی قعدہ، ذی الحج، محرم، رجب کہ ان میں لڑنا حرام تھا ملک عرب میں امن تھا تا لوگ دور اور نزدیک کے حج و عمرہ کر سکیں اب اکثر علماء پاس یہ حکم نہیں اس آیت سے بھی نکلتا ہے کہ کافروں سے لڑنا ہمیشہ روا ہے اور آپس میں ظلم کرنا ہمیشہ گناہ ہے ان مہینوں میں زیادہ لیکن بہتر ہے کہ اگر کوئی کافر ان مہینوں کا ادب مانے تو ہم بھی اس سے ابتدا نہ کریں لڑائی کی۔

۳۷۔ یہ جو مہینہ ہٹا دینا ہے، سو بڑھائی بات ہے کفر کے عہد میں، گمراہی میں پڑتے ہیں اس سے کافر، چھٹا (کھلا) گنتے ہیں اس کو ایک برس اور ادب کا گنتے ہیں ایک برس کہ پوری کرلیں گنتی جو اللہ نے رکھی ادب کی، پھر حلال کرتے ہیں جو منع کیا اللہ نے، بھلے دکھائے ہیں ان کو برے کام۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا منکر قوم کو۔ ف

ف8 کافروں نے ایک گمراہی نکالی تھی کہ آپس میں لڑتے اس میں آجاتا ماہ حرام اس کو ہٹا دیتے کہتے اب کے برس صفر پہلے آیا محرم پیچھے آوے گا ماہ حرام میں لڑتے اس حیلہ سے یہ اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا۔

۳۸۔ اے ایمان والو! کیا ہوا ہے تم کو؟ جب کہیئے کوچ کرو اللہ کی راہ میں، ڈھے جاتے ہو زمین پر۔ کیا ریجھے دنیا کی زندگی پر آخرت چھوڑ کر؟ سو کچھ نہیں دنیا کا برتنا، آخرت کے حساب میں، مگر تھوڑا۔ ف

ف8 یہاں سے مذکور ہے جنگ تبوک کا جب اسلام غالب ہوا اور عرب میں پھیلا شام کے رئیس تھے قوم غسان تابع شاہ روم کے اس فکر میں لگے کہ شاہ روم کو اس طرف لاویں اور جنگ مچا دیں حضرت کو یہ خبر ہوئی آپ ہی ان پر قصد فرمایا اور خط لکھا روم کے شاہ کو دین اسلام کی دعوت پر اس سے ثابت ہوئی حضرت کی نبوت لیکن قوم نے رفاقت نہ کی وہ بھی اسلام سے محروم رہا جب شام والوں نے خبر پائی حضرت کے ارادے کی شاہ روم سے ظاہر کیا اس نے

مدد کا ذمہ نہ لیا ان لوگوں نے اطاعت کی لیکن مسلمان نہ ہوئے پھر عنقریب حضرت کی وفات ہوئی بعد اس کے خلافت حضرت عمرؓ میں تمام ملک شام فتح ہوا اس جنگ میں دشمن قوی نظر آیا اور سفر دراز دیکھا اور اسباب کم منافق لگے بہانے لانے حضرت نے سب کو رخصت دی جب اللہ کے فضل سے غالب و منصور پھر آئے تب منافق فضیحت ہوئے اس سورۃ میں اکثر منافقوں کی باتیں بیان ہیں۔

۳۹۔ اگر نہ نکلو گے، تم کو دے گا (اللہ) دکھ کی مار، اور بدل لائے گا وہ لوگ تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑو گے اس کا۔ اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔

۴۰۔ اگر تم نہ مدد کرو گے رسول کی، تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے، جس وقت اس کو نکالا کافروں نے، دو جان سے، جب دونوں تھے غار

میں، جب کہنے لگا اپنے رفیق کو، تو غم نہ کھا، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین اس پر اور مدد کو اس کی
بھیجیں وہ فوجیں، کہ تم نے نہ دیکھیں، اور نیچے ڈالی بات کافروں کی۔
اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے۔ اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ **ف**

ف8 رفیق غار حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں ہجرت میں فقط یہی تھے
حضرت کے ساتھ اور اصحاب بعضے پہلے نکل گئے تھے بعضے پیچھے
نکل آئے۔

۴۱۔ نکلو ہلکے اور بوجھل، اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان
سے۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں، اگر تم کو سمجھ ہے۔

۴۲۔ اگر کچھ مال ہوتا نزدیک اور سفر ہلکا تو تیرے ساتھ چلتے، لیکن دور نظر آئی ان کو طرف۔ اب قسمیں کھائیں گے اللہ کی، کہ ہم مقدور رکھتے تو نکلتے تمہارے ساتھ۔ وبال میں ڈالتے ہیں اپنی جان۔ اور اللہ جانتا ہے وہ جھوٹے ہیں۔

۴۳۔ اللہ بخشے تجھ کو، کیوں رخصت دی تو نے ان کو؟ جب تک معلوم ہوتے تجھ پر جنہوں نے سچ کہا، اور جانتا تو جھوٹوں کو۔

۴۴۔ نہیں رخصت مانگتے تجھ سے، جو لوگ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں (متقیوں) کو۔

۴۵۔ رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے جو یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اور شک میں پڑے ہیں دل ان کے، سو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں۔

۴۶۔ اور اگر چاہتے نکلنا تو تیار کرتے کچھ اسباب اس کا، اور لیکن خوش (پسند) نہ لگا اللہ کو ان کا اٹھنا، سو بوجھل کر دیا ان کو اور حکم ہوا کہ بیٹھو ساتھ بیٹھنے والوں کے۔

۴۷۔ اگر نکلتے تم میں کچھ نہ بڑھاتے تمہارا مگر خرابی، اور گھوڑے دوڑاتے تمہارے اندر، بگاڑ کروانے کی تلاش (کیلیئے)۔ اور تم میں بعضے جاسوس ہیں ان کے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے بے انصافوں کو۔

۴۸۔ کرتے رہے ہیں تلاش بگاڑ کی آگے (پہلے) سے اور الٹے (الٹ پلٹ کرتے) رہے ہیں تیرے کام، جب تک آ پہنچا سچا وعدہ، اور غالب ہوا حکم اللہ کا، اور وہ ناخوش ہی رہے۔

۴۹۔ اور بعضے ان میں کہتے ہیں، مجھ کو رخصت دے اور گمراہی میں نہ ڈال، سنتا ہے وہ تو گمراہی میں پڑے ہیں، اور (یقیناً) دوزخ گھیر رہی ہے منکروں کو۔ ف

ف8 ایک منافق جد بن قیس بہانہ لایا کہ روم کی عورتیں خوبصورت ہیں اس ملک میں جا کر بدی میں گرفتار ہوں گا رخصت دو کہ سفر میں نہ جاؤں لیکن مدد خرچ کروں گا مال سے۔

۵۰۔ اگر تجھ کو پہنچے کچھ خوبی، وہ بری لگے ان کو۔ اور اگر پہنچے سختی، کہیں ہم نے سنبھال لیا تھا اپنا کام آگے (پہلے) ہی، اور پھر کر جائیں (لوٹ جاتے ہیں) خوشیاں کرتے۔

۵۱۔ تو کہہ، ہم کو نہ پہنچے گا مگر وہی جو لکھ دیا اللہ نے ہم کو، وہی ہے صاحب ہمارا۔ اور اللہ ہی پر چاہئیے بھروسا کریں مسلمان۔

۵۲۔ تو کہہ تم کیا چیتو گے (سوچو گے) ہمارے حق میں، مگر دو خوبی میں سے ایک۔ اور ہم امیدوار ہیں تمہارے حق میں کہ ڈالے تم پر اللہ کچھ عذاب، اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں۔ سو منتظر رہو، ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔

۵۳۔ تو کہہ، مال خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے، ہر گز قبول نہ ہو گا تم سے۔ تحقیق تم ہوئے ہو لوگ بے حکم (نافرمان)۔ **ف**

ف8 وہ جو مدد خرچ دینے لگا تھا سو جواب ملا کہ بے اعتقاد کا مال قبول نہیں۔

۵۴۔ اور موقوف (منع) نہیں ہوا قبول ہونا ان کے خرچ کا، مگر اسی پر کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے، اور اس کے رسول سے، اور نہیں آتے نماز کو مگر جی ہارے (سستی اور کاہلی سے)، اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل (بادلِ ناخواستہ) سے۔

۵۵۔ سو تو تعجب نہ کر ان کے مال اور اولاد سے۔ یہی چاہتا ہے اللہ کہ ان کو عذاب کرے ان چیزوں سے دنیا کے جیتے، اور نکلے ان کی جان جب تک وہ کافر ہی رہیں۔ ف

- - -

ف8 یعنی یہ تعجب نہ کر کہ بے دین کو اللہ نے نعمت کیوں دی بے دین کے حق میں اولاد اور مال وبال ہے کہ ان کے پیچھے دل پریشان

ہے اور ان کی فکر سے چھوٹنے نہ پاویں مرتے دم تک تا توبہ کرے یا نیکی پکڑے۔

۵۶۔ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی، کہ وہ بیشک تم میں ہیں۔ اور وہ تم میں نہیں، لیکن وہ لوگ ڈرتے ہیں۔

۵۷۔ اگر پائیں کہیں بچاؤ، یا کوئی گڑھے یا سر گھسانے کو جگہ، تو الٹے بھاگیں اسی طرف رسیاں توڑاتے۔

۵۸۔ اور بعضے ان میں ہیں کہ تجھ کو طعن دیتے ہیں زکوٰۃ بانٹنے میں۔ سو اگر ان کو ملے اس میں سے تو راضی ہوں اور اگر نہ ملے، تب ہی وہ ناخوش ہو جائیں۔

۵۹۔ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے، جو دیا ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور کہتے، بس ہے ہم کو اللہ دے رہے گا ہم کو اللہ

اپنے فضل سے، اور اس کا رسول، (بیشک) ہم کو اللہ ہی چاہئیے (کی طرف راغب ہیں)۔

۶۰۔ زکوٰۃ جو ہے، سو حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا، اور اس کام پر جانے والوں کا، اور جن کا دل پرچانا ہے، اور گردن چھڑانے میں، اور جو تاوان بھریں، اور اللہ کی راہ میں، اور راہ کے مسافر کو۔ ٹھہرا دیا (یہ فریضہ) ہے اللہ کا۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ ف

ف8 جس پاس مال نہ ہو وہ مفلس ہے گو کہ حاجت چلی جاوے جیسے ہر روز کے محنتی اور محتاج جس کی حاجت بند نہ ہو اور زکوٰۃ کے عامل مہینے پاویں موافق خرچ کے اور دل جن کا پرچانا ہے وہ لوگ تھے کہ طمع پر مسلمان ہوئے لیکن سردار قوم تھے ان کے طفیل سچے بھی

مسلمان ہوئے اب علماء ان کو نہیں گنتے اور گردن چھڑانی غلام کی آزادی یا بندی کی اور تاوان دار جو قرضدار ہوا اگرچہ مالدار ہو اور قرض برابر نہ رکھتا ہو اور اللہ کی راہ یعنی جہاد کا خرچ اور مسافر جو بے خرچ ہو اگرچہ گھر میں سب کچھ موجود رکھے۔

۶۱۔ اور بعضے ان میں بد گوئی کرتے ہیں نبی کی، اور کہتے ہیں یہ شخص کان (کانوں کا کچا) ہے۔ تو کہہ، کان (کان لگا کر سنتا) ہے تمہارے بھلے کو، یقین لاتا ہے اللہ پر، اور یقین کرتا ہے بات مسلمان کی، اور مہر (سراپا رحمت) ہے ایمان والوں کے حق میں تم میں سے۔ اور جو لوگ بد گوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی، ان کو دکھ کی مار ہے۔ **ف**

ف8 منافق حضرت کو طعن کرتے کہ یہ شخص کان ہی رکھتا ہے

حضرت اپنے وقار سے جھوٹے کا جھوٹ پہچانتے تو یہ بھی نہ پکڑتے تغافل کرتے اور بیوقوف جانتے کہ انہوں نے سمجھا نہیں سو اللہ نے فرمایا یہ خوبی کی تمہارے حق میں بہتر ہے نہیں تو اول تم پکڑے جاؤ گے۔

٦٢۔ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے آگے، کہ تم کو راضی کریں۔ اور (حالانکہ) اللہ کو اور اس کے رسول کو بہت (زیادہ) ضرور (لازم) ہے راضی کرنا، اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کسی وقت حضرت ان کی دغا بازی پکڑتے تو مسلمانوں کے روبرو قسمیں کھاتے کہ ہمارے دل میں بری نیت نہ تھی تا ان کو راضی کر کرا اپنی طرف کریں نہ جانا کہ یہ فریب بازی خدا اور رسول کے ساتھ کام نہیں آتی۔

٦٣۔ وہ جان نہیں چکے، کہ جو کوئی مقابلہ کرے اللہ اور اس کے رسول سے، تو اس کو ہے دوزخ کی آگ، پڑا رہے اس میں۔ یہی ہے بڑی رسوائی۔

٦٤۔ ڈرا کرتے ہیں منافق کہ نازل نہ ہو ان پر کوئی سورت کہ جتا دے ان کو جو ان کے دلوں میں ہے۔ تو کہہ، ٹھٹھے (مذاق) کرتے رہو۔ اللہ کھولنے والا ہے جس چیز کا تم کو ڈر ہے۔

٦٥ ۔ اور جو تو ان سے پوچھے، تو کہیں ہم تو بول چال کرتے تھے، اور کھیل ۔ تو کہہ، اللہ سے اور اس کے کلام سے اور اس کے رسول سے ٹھٹھے (مذاق) کرتے تھے؟

٦٦ ۔ بہانے مت بناؤ، تم (یقیناً) کافر ہو گئے ایمان لا کر، اگر ہم معاف کریں گے تم میں بعضوں کو، البتہ مار بھی دیں گے بعضوں کو، اس پر کہ وہ گنہگار تھے ۔ ف

ف8 جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا نہیں تو منافق البتہ ہوا دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضرور ہے ۔

٦٧ ۔ منافق مرد اور عورتیں سب کی ایک چال ہے ، سکھائیں بات بری اور چھڑائیں (منع کریں) بھلی سے ، اور بند رکھیں اپنی مٹھی ۔ بھول گئے اللہ کو ، سو وہ بھول گیا ان کو ، تحقیق منافق وہی ہیں بے حکم ۔ ف

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی بے اعتقادی کی صلاحیت کیا معتبر ہے اس کو فاسق ہی کہئیے ۔

٦٨ ۔ وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد اور عورتوں کو ، اور منکروں کو ، دوزخ کی آگ ، پڑے رہیں اسی میں ۔ ۔ وہی بس (موزوں) ہے ان کو ۔ اور

اللہ نے ان کو پھٹکارا۔ اور ان کو ہے عذاب برقرار (ہمیشہ قائم رہنے والا)۔

٦٩۔ جس طرح تم سے اگلے زیادہ تھے زور (طاقت) میں، اور بہت رکھتے مال اور اولاد۔ پھر برت گئے اپنا حصہ، پھر تم نے برت لیا اپنا حِصّہ، جیسے برت گئے تم سے اگلے اپنا حصہ، اور تم نے قدم ڈالے (بھی بحث میں پڑے)، جیسے انہوں نے قدم ڈالے (وہ بحث میں پڑے) تھے۔ وہ لوگ! مٹ گئے ان کے کئے دنیا میں، اور آخرت میں۔ اور وہی لوگ پڑے ہیں زیان میں (خسارہ اٹھانے والے)۔

٧٠۔ کیا پہنچا نہیں ان کو احوال اگلوں کا، قوم نوح کا اور عاد کا اور ثمود کا، اور قوم ابراہیم کا اور مدین والوں کا، اور الٹی بستیوں کا؟ پہنچے ان پاس ان کے رسول صاف حکم لے کر۔ پھر اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، مگر وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے۔

۷۱۔ اور ایمان والے مرد اور عورتیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ سکھاتے ہیں نیک بات، اور منع کرتے ہیں بری سے، اور کھڑی رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور حکم میں چلتے ہیں اللہ کے اور اس کے رسول کے۔ وہ لوگ، ان پر رحم کرے گا اللہ۔ البتہ اللہ زبردست ہے حکمتوں والا۔

۷۲۔ وعدہ دیا اللہ نے، ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغ، بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں، رہا کریں ان میں (ہمیشہ)، اور مکان ستھرے (نفیس قیام گاہیں)، رہنے کے (سدابہار) باغوں میں۔ اور رضامندی (خوشنودی) اللہ کی، (جو) سب سے بڑی۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۷۳۔ اے نبی! لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے، اور تند خوئی (سختی) کر ان پر۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بری جگہ پہنچے۔

۷۴۔ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی ہم نے نہیں کہا۔ اور بیشک کہا ہے لفظ کفر کا، اور منکر ہو گئے ہیں مسلمان ہو کر، اور فکر کیا تھا جو نہ ملا۔ اور یہ سب کرتے ہیں بدلا اس کا کہ دولتمند کر دیا ان کو اللہ نے، اور اس کے رسول نے، اپنے فضل سے۔ سو اگر توبہ کریں، تو بھلا ہے ان کے حق میں۔ اور اگر نا مانیں گے، تو مار دے گا ان کو اللہ دکھ کی مار، دنیا میں اور آخرت میں۔ اور نہیں ان کا روئے زمین میں کوئی حمایتی نہ مددگار۔ ف

ف8 اکثر منافق پیچھے بیٹھ کر اہانت کرتے پیغمبر کی اور دین کی جو پکڑے جاتے تو قسمیں کھاتے کہ ہم نے کچھ نہیں کہا سورۃ منافقون میں بھی یہ ذکر آوے گا اور یہ جو فرمایا کہ فکر کیا تھا جو نہ ملا یہ مراد ہے کہ

لشکر میں خانہ جنگی ہوئی تھی اس میں لگے اغوا کرنے کہ مہاجر اور انصار میں پھوٹ ڈالیں حضرت نے اصلاح کر دی سورۃ منافقون میں آوے گا یا مراد وہ ہے کہ بارہ شخص نے سفر میں آدھی رات کو جمع ہو کر چاہا کہ حضرت پر ہاتھ چلاویں ایک صحابی ساتھ تھے حذیفہؓ ان کو فرمایا کہ ان کو مارو تب آگے سے بھاگے حذیفہؓ سب کو پہچانتے تھے پر ظاہر کرنا حکم نہ تھا۔

۷۵۔ اور بعضے ان میں وہ ہیں، کہ عہد کیا تھا اللہ سے، اگر دے ہم کو اپنے فضل سے تو ہم خیرات کریں، اور ہو رہیں ہم نیکی والوں میں۔
۷۶۔ پھر جب دیا ان کو اپنے فضل سے، اس میں بخل کیا اور پھر (پلٹ) گئے ٹلا کر (رو گردانی کرتے ہوئے)۔

۷۷۔ پھر اس کا اثر رکھا نفاق ان کے دل میں، جس دن تک اس سے ملیں گے اس پر کہ خلاف کیا، اللہ سے جو وعدہ دیا، اور اس پر کہ بولتے تھے جھوٹ۔

۷۸۔ جان نہیں چکے، کہ اللہ جانتا ہے ان کا بھید اور مشورہ، اور یہ کہ اللہ جاننے والا ہے ہر چھپے کا۔ **ف**

ف8 ایک منافق تھا ثعلبہ حضرت سے دعا چاہی کہ مجھ کو کشائش ہو فرمایا کہ تھوڑا جس کا شکر ہو آوے بہتر ہے بہت سے کہ غفلت لاوے پھر آیا لگا عہد کرنے کہ اگر مجھ کو مال ہو میں بہت خیرات کروں اور غفلت میں نہ پڑوں حضرت نے دعا کی ان کو بکریوں میں برکت ملی یہاں تک کہ مدینے کے جنگل سے کفایت نہ ہوتی نکل کر گاؤں میں جا

رہا جمعہ و جماعت سے محروم ہوا حضرت نے پوچھا کہ ثعلبہ کیا ہوا لوگوں نے بیان فرمایا ثعلبہ خراب ہوا پھر زکوٰۃ کا وقت ہوا سب دینے لگے اس نے کہا یہ تو مال بھرنا گویا جزیہ دینا بہانہ کر کر ٹال دیا پھر حضرت پاس مال لایا زکوٰۃ میں حضرت ﷺ نے قبول نہ کیا بعد حضرت ﷺ کے ابو بکرؓ و عمرؓ بھی اپنی خلافت میں اس کی زکوٰۃ نہ لیتے خلافت عثمانؓ میں مر گیا۔

۷۹۔ وہ جو طعن کرتے ہیں دل کھول کر، خیرات کرنے والے مسلمانوں کو، اور ان پر جو نہیں رکھتے مگر اپنی محنت (کی کمائی) کا، پھر ان پر ٹھٹھے (مذاق) کرتے ہیں۔ اللہ نے ان سے ٹھٹھا (مذاق) کیا ہے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف

ف8 ایک بار حضرتؐ نے تقید کیا خیرات پر عبدالرحمن بن عوف

چار ہزار درہم لائے اور لوگ لانے لگے عاصم چار سیر جو لائے

عبدالرحمن نے کہا آٹھ ہزار میں رکھتا تھا نصف اپنے رب کو قرض

دیتا ہوں اور نصف حق عیال کا عاصم نے کہا مزدوری کر کر آٹھ سیر جو

لایا ہوں نصف خیرات کرتا ہوں اور نصف قوت عیال کا منافق آپس

میں کہنے لگے عبدالرحمن کو منظور ہے نمود اپنی اور عاصم اپنے تئیں

زور آوری ملاتا ہے خیرات والوں میں۔

۸۰۔ تو ان کے حق میں بخشش مانگ یا نہ مانگ ۔ اگر ان کے واسطے ستر بار بخشش مانگے، تو بھی ہر گز نہ بخشے ان کو اللہ، یہ اس پر کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے ۔ اور اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا بے حکم (نافرمان) لوگوں کو۔ ف

ف8 یہاں سے فرق نکلتا ہے اعتقاد کا اور گناہگار کا گناہ ایسا کونسا ہے کہ پیغمبر کے بخشائے سے نہ بخشا جاوے اور بے اعتقاد کو پیغمبر کی ستر استغفار۔

فائدہ8 نہ کرے اب جو بے اعتقاد لوگ بھروسا کریں پیغمبر کی شفاعت پر کس دلیل سے مثلاً آدمی سے بدی ہو یا نماز روزہ نہ ہوا اور وہ

شرمندہ ہے اور نادم ہے تو وہ گناہگار ہے اور جو کوئی بد کام کو عیب نہ جانے اور فرض خدا کو کرنا نہ کرنا برابر سمجھے اور کرنے والوں کو طعن کرے وہ بے اعتقاد ہے۔

۸۱۔ خوش ہوئے پچھاڑی ڈالے گئے (پیچھے رہنے والے)، بیٹھ کر جدا رسول سے، اور برا لگا کہ لڑیں اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں، اور بولے مت کوچ کرو گرمی میں۔ تو کہہ، دوزخ کی آگ اور سخت گرم ہے۔ اگر ان کو سمجھ ہوتی۔

۸۲۔ سو ہنس لیں تھوڑا، اور روئیں بہت سا۔ بدلا اس کا جو کماتے تھے۔

۸۳۔ سو اگر پھر لے جائے تجھ کو اللہ، کسی فرقے کی طرف ان میں سے، پھر یہ رخصت چاہیں تجھ سے نکلنے کو، تو تو کہہ، ہرگز نہ نکلو گے

میرے ساتھ کبھی، اور نہ لڑو گے میرے ساتھ کسی دشمن سے۔ تم کو پسند آیا بیٹھ رہنا پہلی بار، سو بیٹھے رہو ساتھ پچھاڑی (پیچھے رہنے) والوں کے۔ ف

ف8 یہ جو فرمایا کہ اگر پھر لے جاوے اللہ کسی فرقے کی طرف اس واسطے کہ آیت نازل ہوئی سفر میں وہ منافق تھے مدینہ میں اور فرقہ فرمایا اس واسطے کہ بعضے منافق پیچھے مر گئے اور سب بیٹھنے والے منافق نہ تھے بعضے مسلمان بھی تھے کہ ان کی تقصیر معاف ہوئی۔

۸۴۔ اور نماز نہ پڑھ ان میں کسی پر، جو مر جائے کبھی، اور نہ کھڑا ہو اس
کی قبر پر۔ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور مرے
ہیں بے حکم (کہ وہ سرکش تھے)۔

۸۵۔ اور تعجب نہ کر ان کے مال اور اولاد سے۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ
عذاب کرے ان کو، ان چیزوں سے دنیا میں اور نکلے ان کی جان جب
تک کافر ہی رہیں۔

۸۶۔ اور جب نازل ہوتی ہے کوئی سورت کہ یقین لاؤ اللہ پر، اور لڑائی
کرو اس کے رسول کے ساتھ (ہو کر)، رخصت مانگتے ہیں مقدور
والے ان کے، اور کہتے ہیں ہم کو چھوڑ دے، رہ جائیں ساتھ بیٹھنے
(پیچھے رہنے) والوں کے۔

۸۷۔ خوش آیا کہ رہ جائیں ساتھ پچھلی (پیچھے رہنے والی) عورتوں کے،
اور مہر ہوئی ان کے دل پر، سو ان کو بوجھ (سمجھ) نہیں۔

۸۸۔ لیکن رسول اور جو ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے، لڑے ہیں اپنے مال اور جان سے۔ اور انہی کو ہیں خوبیاں، اور وہی پہنچے مراد کو۔

۸۹۔ تیار رکھے ہیں اللہ نے ان کے واسطے باغ، بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں، رہا کریں (ہمیشہ) ان میں۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۹۰۔ اور آئے بہانے کرتے گنوار تا (کہ) رخصت ملے ان کو (پیچھے رہ جانے کی)، اور (اس طرح) بیٹھ رہے جو جھوٹے ہوئے اللہ سے اور رسول سے۔ اب پہنچے گی ان پر، جو منکر ہیں ان میں دکھ کی مار۔

۹۱۔ ضعیفوں پر تکلیف نہیں، نہ مریضوں پر، نہ ان پر جن کو پیدا نہیں جو خرچ کریں، جب دل سے صاف ہوں اللہ اور رسول کے ساتھ۔ نہیں نیکی والوں پر الزام کی راہ۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۹۲۔ اور نہ ان پر (کوئی گرفت ہے) کہ جب تیرے پاس آئے تا (کہ) ان کو سواری دے، تو نے کہا، مجھ کو پیدا (میرے پاس) نہیں جو تم کو سواری دوں، (اس پر) الٹے پھرے اور ان کی آنکھوں سے بہتے ہیں آنسو اس غم سے، کہ ان کو پیدا (پاس کچھ) نہیں جو خرچ کریں۔

۹۳۔ راہ الزام کی ان پر ہے جو رخصت مانگتے ہیں تجھ سے اور مالدار ہیں۔ خوش (اچھا) لگا انہیں کہ رہ جائیں (پاس) پچھلی (پیچھے رہنے والی) عورتوں کے، اور مہر کی اللہ نے ان کے دل پر، سو وہ نہیں جانتے (اس کا انجام)۔

۹۴۔ بہانے لائیں (بنائیں) گے تمہارے پاس، جب پھر (لوٹ) کر جاؤ گے ان کی طرف۔ تو کہہ، بہانے مت بناؤ، ہم نہ مانیں گے تمہاری بات، ہم کو بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال۔ اور ابھی دیکھے گا اللہ تمہارے کام، اور اس کا رسول، پھر (لوٹائے) جاؤ گے طرف

اس جاننے والے چھپے اور کھلے کے، سو وہ بتائے گا تم کو جو کر رہے تھے۔

۹۵۔ اب قسمیں کھائیں گے اللہ کی تمہارے پاس، جب پھر کر جاؤ گے ان کی طرف، تا (کہ) ان سے درگذر کرو۔ سو درگذر کرو ان سے۔ وہ لوگ ناپاک ہیں، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، بدلہ ان کی کمائی کا۔

۹۶۔ قسمیں کھائیں گے تمہارے پاس، کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، سو اگر تم راضی ہو گئے ان سے، تو اللہ راضی نہیں بے حکم (نافرمان) لوگوں سے۔ ف

- - -

ف8 یعنی جس شخص کا احوال معلوم ہو کہ منافق ہے اس کی طرف سے تغافل روا ہے لیکن دوستی اور محبت اور یگانگی روا نہیں۔

۹۷۔ گنوار سخت منکر ہیں اور منافق اور اسی لائق کہ نہ سیکھیں قاعدے، جو نازل کیئے اللہ نے اپنے رسول پر۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ان کی طبع میں بے حکمی اور غرض ڈھونڈنی اور جاہلی پیدا ہے سو اللہ حکمت والا ہے ان سے وہ کام مشکل بھی نہیں چاہتا اور وہ درجے بلند بھی نہیں دیتا۔

۹۸۔ اور بعضے گنوار وہ ہیں کہ ٹھہراتے ہیں اپنا خرچ کرنا چٹی (تاوان، نقصان)، اور تاکتے ہیں تم پر زمانے کی گردشیں۔ انہیں پر آئے گردش بری۔ اور اللہ سب سنتا ہے جانتا۔

۹۹۔ اور بعضے گنوار وہ ہیں کہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، اور ٹھہراتے ہیں اپنا خرچ کرنا نزدیک ہونا اللہ سے، اور دعا لینی رسول کی۔ سنتا ہے وہ ان کے حق میں نزدیکی ہے۔ داخل کرے گا ان کو اللہ اپنی مہر (رحمت) میں۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۰۔ اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے، اور جو ان کے پیچھے آئے نیکی سے، اللہ راضی ان سے اور وہ راضی اس سے، اور رکھے ہیں واسطے ان کے باغ، نیچے بہتی نہریں، رہا کریں ان میں ہمیشہ۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔ **ف**

ف8 جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہیں وہ قدیم ہیں اور باقی ان کے تابع ہیں۔

۱۰۱۔ اور بعضے تمہارے گرد کے گنوار منافق ہیں۔ اور بعضے مدینے والے اڑ رہے ہیں نفاق پر، تو ان کو نہیں جانتا۔ ہم کو معلوم ہیں۔ ان کو ہم عذاب کریں گے دو بار، پھر پھیرے جائیں گے بڑے عذاب میں۔ ف

ف8 یعنی دنیا میں بھی تکلیف پر تکلیف پاویں گے پھر آخرت میں پکڑے جاویں گے وہ منافق کوئی اندھا ہوا کوئی کوڑھی کسی کے بدن میں پیپ پڑی۔

۱۰۲۔ اور بعضے مانے اپنا گناہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد۔ شاید اللہ معاف کرے ان کو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۳۔ لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ، کہ ان کو پاک کرے اس سے اور تربیت اور دعا دے ان کو، البتہ تیری دعا ان کو آسودگی ہے۔ اور اللہ سب سنتا ہے جانتا۔ ف

ف8 یعنی جیسے بعضوں پر عتاب ہوا کہ ہمیشہ کو ان کی زکوٰۃ لینی

موقوف ہوئی ان پر عتاب نہیں۔

۱۰۴۔ کیا جان نہیں چکے کہ اللہ آپ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور لیتا زکاتیں (صدقات)، اور اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

مہربان ہے۔ ف

- - -

ف8 یعنی رسول بے اختیار ہے جس کے حق میں اللہ نے جو فرمایا

وہ ادا کرتا ہے۔

۱۰۵۔ اور کہہ، کہ عمل کیئے جاؤ، پھر آگے دیکھے گا اللہ کام تمہارا اور رسول اور مسلمان۔ اور پیچھے پھیرے (لوٹائے) جاؤ گے اس چھپے اور کھلے کے واقف پاس، پھر وہ جتائے (بتائے) گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس جہاد میں قصور ہوا تو آگے اور جہاد ہوں گے رسول کے روبرو اور خلیفوں کے تب کام کریو۔

۱۰۶۔ اور بعضے اور لوگ ہیں کہ ان کا کام ڈھیل میں (ملتوی) ہے حکم پر
اللہ کے، یا ان کو عذاب کرے یا ان کو معاف کرے۔ اور اللہ سب
جانتا ہے حکمت والا۔ ف

ف8 اوپر کئی فرقے مذکور ہوئے ایک منافق جھوٹے بہانے کرتے
ایک گنوار غرض کا وقت تاکتے ایک گنوار صاف دل سے رفیق اور
ایک وہ جو اپنا گناہ مانے ان کو معاف فرمایا، مگر جو قدیم یاروں میں
تین شخص اپنا گناہ مانے تھے ان کو ادب دینے کو پچاس دن ڈھیل
میں رکھا اس بیچ میں حضرت اور سب مسلمان ان سے کلام نہ کرتے
اور ان کی عورتیں جدا ہو گئیں جب ان کے دل خوب پشیمان ہوئے
تب معافی نازل ہوئی وہ آیت آگے ہے یہ ذکر ان کا فرمایا۔

۱۰۷۔ اور جنہوں نے بنائی ہے مسجد ضد پر اور کفر پر، اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں، اور تھانگ (گھات کی جگہ) اس شخص کی جو لڑ رہا ہے اللہ سے اور رسول سے، آگے کا (قبل ازیں)، اور اب قسمیں کھائیں گے، کہ ہم نے بھلائی ہی چاہی تھی۔ اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

۱۰۸۔ تو نہ کھڑا ہو اس میں کبھی۔ جس مسجد کی بنیاد دھری پرہیزگاری پر پہلے دن سے، وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اس میں۔ اس میں وہ مرد (لوگ) ہیں جن کو خوشی ہے پاک رہنے کی۔ اور اللہ چاہتا ہے ستھرائی (پاکیزگی) والوں کو۔ **ف**

ف8 حضرت مکہ سے ہجرت کر آئے تو مدینے سے باہر اترے ایک محلہ تھا بنی عمرو بن عوف کا بعد چند روز کے شہر میں جگہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی اس محلہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے وہاں کے لوگوں نے مسجد تیار کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہے حضرت اکثر ہفتے کے روز وہاں جاتے اور نماز پڑھتے اس محلہ میں بعض منافقوں نے چاہا کہ وہ مسجد بنا دیں پہلوں کی ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹھہرا دیں اور ایک راہب ابو عامر کہ اسلام کی ضد سے نکل گیا تھا اس کو نفاق سے بلا کر وہاں سردار امام کریں حضرت سے چاہا کہ بار اول آپ وہاں نماز پڑھیں تو ہم جماعت قائم کریں حضرت کو ان کی دغا معلوم نہ تھی وعدہ کیا کہ جنگ تبوک سے ہم پھریں گے تو اول وہاں نماز پڑھ کر شہر میں داخل ہوں گے حق تعالیٰ نے پہلے خبر دار کر دیا اور مسجد قبا

کے لوگوں کی تعریف کی آدمی خبردار رہے کہ ظاہر بعضی عبادت

ہے اور نیت اس میں نفسانیت ہے اس کا یہ حال ہے۔

۱۰۹۔ بھلا جس نے بنیاد دھری اپنی عمارت کی پرہیزگاری پر اللہ سے، اور رضامندی پر، وہ بہتر یا جس نے نیو (بنیاد) رکھی اپنی عمارت کی کنارہ پر ایک کھائی کے جو ڈھیتا (گرتی) ہے، پھر اس کو لے کر ڈھے (گر) پڑا دوزخ کی آگ میں۔ اور اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔ ف

ف8 یعنی بے انصافی کی شامت سے عمل نیک بھی چاہیں تو بن نہیں آتا۔

۱۱۰۔ ہمیشہ رہے گا اس عمارت سے جو بنائی تھی شبہ ان کے دل میں، مگر جب ٹکڑے ہو جائیں ان کے دل۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ ف

ف8 یعنی اس عمل بد کا اثر یہ ہوا کہ ہمیشہ ان کے دل میں نفاق رہے گا نفاق کو فرمایا شبہ۔

۱۱۱۔ اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور مال، اس قیمت پر کہ ان کو بہشت ہے۔ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں، پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اس کے ذمہ پر سچا، توریت اور انجیل اور

قرآن میں۔ اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ؟ سو خوشیاں کرو اس معاملت پر، جو تم نے کی ہے اس سے۔ اور یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۱۱۲۔ توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، حکم کرنے والے نیک بات کو اور منع کرنے والے بری بات سے، اور تھامنے والے حدیں باندھی اللہ کی۔ اور (جنت کی) خوشخبری سنا ایمان والوں کو۔ **ف**

ف8 سیاحت سے مراد روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا مزوں میں اور حدیں تھامنی یہ کہ بغیر حکم شرع کوئی کام نہ کریں۔

۱۱۳۔ نہیں پہنچتا نبی کو اور مسلمانوں کو، کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی، اور اگرچہ وہ ہوں ناتے والے (رشتے دار)، جب کھل چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔

۱۱۴۔ اور بخشش مانگنا ابراہیم کا اپنے باپ کے واسطے، سو نہ تھا مگر وعدہ کے سبب، کہ وعدہ کرچکا تھا اس سے۔ پھر جب اس پر کھلا کہ وہ دشمن ہے اللہ کا، اس سے بیزار ہوا۔ ابراہیم بڑا نرم دل تھا تحمل والا۔ **ف**

ف8 قرآن میں جو ذکر ہوا کہ ابراہیم نے اپنے باپ کی بخشش مانگی شاید حضرت کے دل میں بھی آیا ہو اور مسلمانوں نے بھی چاہا کہ اپنے

قرابت والوں کے حق میں دعا کریں یہ منع آیا معلوم ہوا کہ مشرک بخشا نہیں جاتا۔

۱۱۵۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ گمراہ کرے کسی قوم کو جب ان کو راہ پر لا چکا، جب تک کھول نہ دے ان پر جس سے ان کو بچنا۔ اللہ سب چیز سے واقف ہے۔ **ف**

ف8 یعنی اسی واسطے تم کو منع کر دیا۔

۱۱۶۔ اللہ جو ہے اس کی سلطنت ہے آسمان وزمین میں۔ جلاتا (زندگی دیتا) ہے اور مارتا ہے۔ اور تم کو کوئی نہیں اللہ کے سوا حمایتی نہ مددگار۔

۱۱۷۔ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر، جو ساتھ رہے نبی کے مشکل کی گھڑی میں، بعد اس کے کہ قریب ہوئے کہ دل پھر جائیں بعضوں کے ان میں سے، پھر مہربان ہوا ان پر۔ وہ ان پر مہربان ہے رحم کرنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 مہاجر اور انصار کو معاف کیا دو خطروں سے اور دو بار فرمایا مہربان ہوا۔

۱۱۸۔ اوران تین شخص پر جن کو پیچھے (جن کا معاملہ ملتوی) رکھا تھا۔ یہاں تک کہ جب تنگ ہوئی ان پر زمین ساتھ اس کے کہ کشادہ ہے، اور تنگ ہوئی ان پر اپنی جان، اور اٹکلے (گمان کرنے لگے) کہ کہیں پناہ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف۔ پھر مہربان ہوا ان پر، کہ وہ پھر (لوٹ) آئیں۔ اللہ ہی ہے مہربان رحم والا۔ ف

ف8 ساتھ مہاجرین اور انصار کے وہ شخص بھی داخل ہوئے پچاس دن میں ان پر سخت حالت گذری کہ موت سے بدتر۔

۱۱۹۔ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے، اور رہو ساتھ سچوں کے۔

ف

۔۔۔

ف8 یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہیں تو منافقوں میں ملتے۔

۱۲۰۔ نہ چاہئیے مدینے والوں کو، اور جو ان کے گرد گنوار ہیں، کہ (چھوڑ کر پیچھے) رہ جائیں رسول اللہ کے (کا) ساتھ، اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہیں زیادہ اس کی جان سے۔ یہ اس واسطے کہ نہ کہیں پیاس کھینچتے ہیں نہ محنت اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں، اور نہ پاؤں پھیرتے ہیں کہ جس سے خفا ہوں کافر، اور چھینتے ہیں دشمن سے کچھ چیز، مگر لکھا جاتا ہے اس پر ان کو نیک عمل۔ تحقیق اللہ نہیں کھوتا حق نیکی والوں کا۔

۱۲۱۔ اور نہ خرچ کرتے ہیں کچھ خرچ چھوٹا یا بڑا، اور نہ کاٹتے ہیں کوئی میدان مگر لکھتے ہیں ان کے واسطے، کہ بدلہ دے ان کو اللہ، بہتر کام کا جو کرتے تھے۔

۱۲۲۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے کوچ میں نکلیں۔ سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ سے ان کے ایک حصہ تا (کہ) سمجھ پیدا کریں دین میں، اور تا (کہ) خبر پہنچا دیں اپنی قوم کو، جب پھر جائیں (لوٹ کر آئیں) ان کی طرف، شاید وہ بچتے رہیں۔ ف

ف8 یعنی ہر قوم میں سے چاہیئے بعضے لوگ پیغمبر کی صحبت میں رہیں تا علم دیں سیکھیں اور پچھلوں کو سکھا دیں اب پیغمبر موجود نہیں

لیکن علم دین موجود ہے طلب علم فرض کفایہ ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے۔

۱۲۳۔ اے ایمان والو! لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافروں سے، اور چاہیئے ان پر معلوم ہو، تمہارے بیچ میں سختی، اور جانو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والوں کے۔ ف

- - -

ف8 سختی معلوم کریں یعنی قوت جنگ یا سختی لینے معاملت میں بے رخی پس کافر سے الفت وملائمت نہ کرے مگر جب دیکھئے کہ دین کا راغب ہے۔

۱۲۴۔ اور جب نازل ہوئی ایک سورت، تو بعضے ان میں کہتے ہیں کس کو تم میں زیادہ کیا اس سورت نے ایمان؟ سو جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کو زیادہ کیا ایمان، اور وہ خوش وقتی کرتے ہیں۔

۱۲۵۔ اور جن کے دل میں آزار (بیماری) ہے، سو ان کو بڑھائی گندگی پر گندگی، اور وہ مرے جب تک کافر رہے۔ **ف**

ف8 کلام اللہ جس مسلمان کے دل کے خطرہ سے موافق پڑتا وہ کہتا کہ مجھ کو اس نے ایمان زیادہ کیا یہی لفظ بولتے منافق جب ان کے چھپے عیب بیان کرتا لیکن مسلمان کتنے خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے پھر تو بھی صدق نہ لاتے چاہتے آگے سے اور اپنا عیب

زیادہ چھپا دیں یہی ہے گندگی پر گندگی عیب دار کو لازم ہے کہ نصیحت

سن کر چھوڑ دے نہ یہ کہ اس ناصح سے چھپانے لگے۔

۱۲۶۔ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ آزمانے میں آتے ہیں ہر برس ایک بار یا دو

بار، پھر توبہ نہیں کرتے، اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔ ف

ف8 اکثر جنگ و جہاد کے وقت منافق معلوم ہو جاتے تھے۔

۱۲۷۔ اور جب نازل ہوئی ایک سورت، دیکھنے لگے ایک دوسرے کی

طرف۔ کہ کوئی بھی دیکھتا ہے تم کو، پھر چلے گئے۔ پھیر دیئے ہیں

اللہ نے دل ان کے ، اس واسطے کہ وہ لوگ ہیں کہ سمجھ نہیں رکھتے ۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی کلام اللہ میں جہاں عیب آئے منافقوں کے وہ آپس میں دیکھتے ہیں کہ مجلس میں کسی نے ہم کو پرکھا نہ ہو پھر شتاب اٹھ جاتے ہیں ۔

۱۲۸ ۔ آیا ہے تم پاس رسول تم میں کا ، بھاری (ناگوار) ہوئی ہے اس پر جو تم تکلیف پاؤ ، تلاش رکھتا ہے تمہاری (بھلائی کی) ، ایمان والوں پر شفقت رکھتا مہربان ۔ ف

- - -

ف8 تلاش رکھتا ہے تمہاری یعنی چاہتا ہے کہ امت میری زیادہ ہوتی رہے۔

۱۲۹۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو تو کہہ، بس (کافی) ہے مجھ کو اللہ، کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے۔ اسی پر میں نے بھروسا کیا، اور وہی ہے صاحب بڑے تخت کا۔

* * *

۱۰۔ یونس

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف لام را، یہ آیتیں ہیں پکی (پر حکمت) کتاب کی۔

۲۔ کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ حکم بھیجا ہم نے ایک مرد کو ان میں سے کہ ڈر سنائے لوگوں کو، اور خوشخبری دے جو کوئی یقین لائے کہ ان کو ہے پایا سچا اپنے رب کے ہاں۔ کہنے لگے منکر بیشک یہ جادوگر ہے صریح (کھلا)۔

۳۔ تمہارا رب اللہ ہے، جن نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں، پھر قائم ہوا عرش پر تدبیر کرتا کام کی۔ کوئی سفارش نہ کر سکے مگر جو پہلے اس کا حکم ہو۔ وہ اللہ ہے رب تمہارا، سو اس کو پوجو۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ ف

ف8 جتنی دیر لگے چھ دن کو اتنے میں بنائے آسمان اور زمین اور اس ملک کا دربار ٹھہرایا فرش پر سب کام کی تدبیر وہاں سے ہو۔

۴۔ اسی کی طرف پھر (لوٹ) جانا ہے تم سب کو۔ وعدہ ہے اللہ کا سچا۔ وہی بنائے (پیدا کرے) پہلے، پھر اس کو دہرائے (دوبارہ پیدا کرے) گا، تا (کہ) بدلہ دے ان کو جو یقین لائے تھے اور کئے تھے

کام نیک انصاف سے۔ اور جو منکر ہوئے، ان کو پینا ہے کھولتا پانی،
اور دکھ کی مار، اس پر کہ منکر ہوتے تھے۔

۵۔ وہی ہے! جن نے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو اجالا، اور
ٹھہرائیں اس کو منزلیں، تو پہچانو گنتی برسوں کی اور حساب (تاریخوں
کا)۔ نہیں بنایا اللہ نے یہ سب مگر تدبیر سے۔ کھولتا ہے پتے
(نشانیاں) ایک لوگوں پر جن کو سمجھ ہے۔

٦۔ البتہ بدلنے میں رات اور دن کے اور جو بنایا اللہ نے آسمان و
زمین میں پتے (نشانیاں) ہیں ایک لوگوں کو جو ڈر رکھتے ہیں۔

۷۔ جو امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی اور راضی ہوئے دنیا کی زندگی پر،
اور اس میں چین پکڑا، اور جو ہماری قدرتوں سے خبر نہیں رکھتے۔

۸۔ ایسوں کو ٹھکانا ہے آگ، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

۹۔ جو لوگ یقین لائے اور کیئے کام نیک، راہ دے (پہنچائے) گا ان کو رب ان کا ان کے ایمان سے (ان کی منزل تک)۔ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں، باغوں میں آرام کے۔

۱۰۔ ان کی دعا اس جگہ، یہ کہ پاک ذات ہے تیری یا اللہ! اور (باہمی) ملاقات ان کی، سلام۔ اور تمام (ختم) ان کی دعا اس پر کہ سب خوبی اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا۔ ف

ف8 اول عجائب نعمتیں دیکھ کر کہیں گے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اس کی لذت پا کر کہیں گے الحمد للہ اور جنت میں طور ملاقات یہی ہے السلام علیک جو دنیا میں مسلمان کرتے ہیں۔

۱۱۔ اور اگر شتاب (جلدی) دے اللہ لوگوں کو برائی جیسے شتاب (جلدی) مانگتے ہیں بھلائی، تو پوری کر چکے ان کی عمر مہلت)۔ سو ہم چھوڑ رکھتے ہیں، جن کو امید نہیں ہماری ملاقات کی، اپنی شرارت میں بہکتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی آدمی چاہتا ہے کہ نیکی کا بدلہ شتاب ملے یا نیک دعا شتاب لگے سو اگر حق تعالیٰ شتاب کرے تو اپنی بدی کے وبال سے فرصت نہ پاوے مگر دونوں میں تحمل ہے تا نیک لوگ تربیت پاویں اور بد لوگ غفلت میں پڑے رہیں۔

۱۲۔ اور جب پہنچے انسان کو تکلیف، ہم کو پکارے پڑا ہوا یا بیٹھا یا
کھڑا۔ پھر جب ہم نے کھول (ٹال) دی اس سے وہ تکلیف، چلا گیا۔
گویا کبھی نہ پکارا تھا ہم کو کسی تکلیف پہنچنے پر۔ اسی طرح بن پایا ہے
بے لحاظ لوگوں کو، جو کچھ کر رہے ہیں۔

۱۳۔ اور ہم کھپا (ہلاک کر) چکے ہیں وہ سنگتیں (قومیں) تم سے پہلے،
جب ظالم ہو گئے، اور لائے تھے ان پاس رسول ان کے کھلی
نشانیاں اور ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے۔ یوں ہی سزا دیتے ہیں
ہم قوم گنہگار کو۔

۱۴۔ پھر تم کو ہم نے نائب کیا زمین میں ان کے بعد کہ دیکھیں تم کیا
کرتے ہو۔

۱۵۔ اور جب پڑھیے ان پاس آیتیں ہماری صاف (واضح)، کہتے ہیں
جن کو امید نہیں ہم سے ملاقات کی، لے آ کوئی اور قرآن اس کے سوا

یا اس کو بدل ڈال ۔ تو کہہ ، میرا کام نہیں اس کو بدل لوں اپنی طرف سے ۔ میں تابع ہوں اسی کا جو حکم (وحی) آئے میری طرف ۔

(بیشک) میں ڈرتا ہوں اگر بے حکمی کروں اپنے رب کی ، بڑے دن کی مار سے ۔ ف

- - -

ف8 اس قرآن کا پند و نصیحت تو پسند کرتے اور بتوں کو باطل کرنا نہ مانتے تو کہتے اتنا بدل ڈال تو یہ کلام ہم سب قبول کر لیں ۔

۱٦ ۔ تو کہہ ، اگر اللہ چاہتا ، تو میں نہ پڑھتا (یہ) تمہارے پاس اور نہ وہ تم کو خبر کرتا اس کی ۔ کیونکہ میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اس سے پہلے ۔ کیا پھر تم نہیں بوجھتے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی اپنی طرف سے میں بناتا تو چالیس برس کی عمر میں بناتا یا اس قسم کا خیال رکھتا ۔

۱۷ ۔ پھر کون ظالم اس سے جو بنا دے اللہ پر جھوٹ یا جھٹلائے اس کی آیتیں ۔ بیشک بھلا نہیں ہوتا گنہگاروں کا ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی اگر میں بناتا ہوں تو مجھ سا ظالم نہیں اور جو میں سچا ہوں تو جھٹلانے والوں پر یہی بات ہے۔

۱۸۔ اور پوجتے ہیں اللہ سے نیچے جو چیز نہ برا کرے ان کا اور نہ بھلا، اور کہتے ہیں یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ پاس۔ تو کہہ، تم اللہ کو جتاتے ہو جو اس کو معلوم نہیں کہیں آسمانوں میں نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور بہت دور ہے اس سے جو شریک کرتے ہیں۔ ف

ف8 جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ شریک اس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں سو فرمایا کہ اگر اس نے مختار ہیں سو

فرمایا کہ اگر اس نے مختار کیے ہوتے تو آپ ان سے کیوں منع کرتا اور جو کہیں کہ ہمارے دین میں منع نہیں کیا تم کو منع کیا ہوگا تو اگلی آیت میں اس کا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے جب لوگ بچل گئے ہیں پھر ان کو بتا دیا ہے اعتقاد میں کچھ فرق نہیں اور جو کہیں کہ اگر تم سچے ہوتے تو ہم پر دنیا میں عذاب آتا اس کا جواب بھی آگے ہے کہ فیصلے کا دن آتا ہے۔

۱۹۔ اور لوگ جو ہیں سو ایک ہی امت ہیں، پیچھے جدا جدا ہوئے۔ اور اگر نہ ایک بات آگے ہو چکتی تیرے رب کی تو فیصلہ ہو جاتا ان میں جس بات میں پھوٹ رہے ہیں۔

۲۰۔ اور کہتے ہیں کیوں نہ اتری اس پر ایک نشانی اس کے رب سے، سو تو کہہ، کہ چھپی بات اللہ ہی جانے، سو راہ دیکھو، میں تمہارے ساتھ ہوں راہ دیکھتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اگر کہیں کہ ہم کاہے سے جانیں کہ تمہاری بات سچ ہے فرمایا کہ آگے دیکھو حق تعالیٰ اس دین کو روشن کرے گا اور مخالف ذلیل ہوں گے برباد ہو جاویں گے سو ویسا ہی ہوا سچ کی نشانی ایک بار کافی ہے اور ہر بار مخالف ذلیل ہوں تو فیصلہ ہو جاوے فیصلہ کا دن دنیا میں نہیں۔

۲۱۔ اور جب چکھائیں ہم لوگوں کو مزہ اپنی مہر (رحمت) کا بعد تکلیف
کے جوان کو لگی تھی، اسی وقت بنانے لگیں حیلے ہماری قدرتوں
میں۔ تو کہہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے حیلہ۔ ہمارے بھیجے ہوئے
لکھتے ہیں حیلے بنانے تمہارے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی سختی کے وقت آدمی کی نظر اسباب سے اٹھ کر اللہ پر رہتی
ہے جب کام بن گیا لگا اسباب کھڑا کر دے اسی تکلیف کا اس کے
ہاتھ مین سب اسباب تیار ہیں ایک اسی کی صورت آ گے اور فرمائی۔

۲۲۔ وہی (تو ہے جو) تم کو پھراتا (چلاتا) ہے جنگل اور دریا میں۔
یہاں تک جب تم ہوئے کشتی میں اور لے کر چلی لوگوں کو اچھی باؤ

(موافق ہواؤں کی مدد) سے، اور خوش ہوئے اس سے، (تو) آئی ان پر باؤ (ہوا) جھوکے (تیزی) کی اور آئی ان پر لہر ہر جگہ سے، اور اٹکلے (گمان کرنے لگے) کہ وہ گھرے (طوفان میں)، (تو اس وقت) پکارنے لگے اللہ کو، نرے (خالص) ہو کر اس کی بندگی میں۔ اگر تو بچائے ہم کو اس سے تو بیشک ہم رہیں (تیرے) شکر گزار۔

۲۳۔ پھر جب بچا دیا ان کو اللہ نے اسی وقت شرارت کرنے لگے زمین میں ناحق کی۔ سنو لوگو! تمہاری شرارت ہے تمہیں پر (تمہارے اپنے ہی خلاف)، برت لو (لوٹ لو مزے) دنیا کے جیتے، پھر ہمارے پاس ہے تم کو پھرنا (لوٹنا ہے)، پھر ہم جتا (بتا) دیں گے جو کچھ کہ تم کرتے تھے۔

۲۴۔ دنیا کا جینا وہی کہاوت ہے، جیسے ہم نے پانی اتارا آسمان سے، پھر ایک مل (عمدہ) نکلا اس سے سبزہ زمین کا، جو کھائیں آدمی اور

جانور۔ یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگار پر آئی اور اٹکلے (گمان کرنے لگے) زمین والے کہ یہ ہمارے ہاتھ لگی، پہنچا اس پر ہمارا حکم رات کو یا دن کو، پھر کرڈالا اس کو کاٹ کر ڈھیر گویا کل کو یہاں نہ تھی بستی۔ اسی طرح ہم کھولتے ہیں پتے (نشانیاں) ان لوگوں پاس جن کو دھیان ہے (جو غور و فکر کرتے ہیں)۔ ف

ف8 یعنی روح آسمان سے بدن میں آئی بدن میں مل کر قوت پکڑی پھر کام کیے انسانی اور حیوانی جب ہر ہنر میں پورا ہوا اور اس کے متعلقوں کو اس پر بھروسہ ہوا ناگہاں موت آ پہنچی۔

فائدہ8 ہمارا حکم پہنچا یعنی پک کر زرد ہو گئی پھر کٹی یا کوئی فوج آ پڑی کہ کچی کاٹ ڈالی یعنی موت ناگہاں آتی ہے۔

۲۵۔ اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کو۔ اور دکھاتا ہے جس کو چاہے راہ سیدھی۔

۲۶۔ جنہوں نے کی بھلائی اور بڑھتی (مزید)، اور نہ چڑھے گی ان کے منہ پر سیاہی اور نہ رسوائی، وہ ہیں جنت والے۔ وہ اس میں رہا کریں گے۔

۲۷۔ اور جنہوں نے کمائیں برائیاں، بدلہ برائی کا اس کے برابر، اور ان پر چڑھے گی رسوائی۔ کوئی نہیں ان کو اللہ سے بچانے والا۔ جیسے ڈھانک دیا ہے ان کے منہ پر ایک اندھیرا، ٹکڑا رات کا۔ وہ ہیں آگ والے۔ وہ اس میں رہا کریں گے۔

۲۸۔ اور جس دن جمع کریں گے ہم ان کو، پھر کہیں گے شریک والوں کو، کھڑے ہوا اپنی اپنی جگہ تم اور تمہارے شریک۔ پھر توڑا دیں

(پھوٹ ڈالیں) گے آپس میں ان کو، اور کہیں گے ان کے شریک،

تم ہم کو بندگی نہ کرتے تھے۔

۲۹۔ سو اللہ بس (کافی) ہے شاہد ہمارے تمہارے بیچ میں، ہم

تمہاری بندگی کی خبر نہیں رکھتے۔ ف

- - -

ف8 جتنے مشرک ہیں اپنے خیال کو پوجتے ہیں یا شیطان کو نام

کرتے ہیں نیکوں کا وہ اس کام سے بیزار ہیں آخرت میں معلوم ہو

گا۔

۳۰۔ وہاں جانچ لے گا ہر کوئی جو آگے بھیجا، اور رجوع ہوں گے اللہ کی طرف، جو سچا صاحب ہے ان کا، اور گم ہو جائے گا ان پاس سے جو جھوٹ باندھتے تھے۔

۳۱۔ تو پوچھ، کہ کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان اور زمین سے؟ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا؟ اور کون نکالتا ہے جیتا مردے سے؟ اور نکالتا ہے مردہ جیتے سے؟ اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی؟ سو کہیں گے اللہ! تو تو کہہ، پھر (بھی) تم ڈرتے نہیں۔

۳۲۔ سو یہ اللہ ہے رب تمہارا سچا۔ پھر کیا رہا سچ پیچھے مگر بھٹکنا؟ سو کہاں سے پھرے جاتے ہو؟۔

۳۳۔ اسی طرح ٹھیک آئی بات تیرے رب کی ان بے حکموں پر، کہ یقین نہ لائیں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ نے ازل سے ان کی قسمت میں یقین نہیں لکھا اور سبب اس کا بے حکمی ان کی۔

۳۴۔ پوچھ کوئی ہے تمہارے شریکوں میں جو پہلے بنائے (ابتدا کرے تخلیق کی)، پھر اس کو دہرائے۔ تو کہہ، اللہ پہلے بناتا (تخلیق کرتا) ہے، پھر اس کو دہراتا ہے، سو کہاں سے الٹ (راہ پر) جاتے ہو۔

۳۵۔ پوچھ، کوئی ہے تمہارے شریکوں میں جو راہ بتائے صحیح، تو کہہ، اللہ راہ بتاتا ہے صحیح۔ اب جو کوئی راہ بتائے صحیح، اس کو چاہئیے

ماننا؟ یا جو آپ نہ پائے راہ، مگر جب کوئی بتائے۔ سو کیا ہوا ہے تم! کیسا انصاف کرتے ہو؟

۳۶۔ وہ اکثر چلتے ہیں اٹکل (گمان) پر۔ اٹکل کام نہیں کرتی صحیح بات میں کچھ۔ اللہ کو معلوم ہے جو کام کرتے ہیں۔

۳۷۔ اور وہ نہیں یہ قرآن کہ کوئی بنا لے اللہ کے سوا، اور لیکن سچا کرتا ہے اگلے کلام کو، اور بیان کتاب کا، جس میں شبہ نہیں، جہاں کے صاحب سے۔

۳۸۔ کیا لوگ کہتے ہیں، یہ بنا لایا ہے۔ تو کہہ، تم لے آؤ ایک سورۃ ایسی، اور پکارو جس کو پکار سکو اللہ کے سوا، اگر تم سچے ہو۔

۳۹۔ کوئی نہیں! پر جھٹلانے لگے ہیں جس کے سمجھنے پر قابو نہ پایا، اور ابھی آئی نہیں اس کی حقیقت۔ یوں ہی جھٹلاتے رہے ان سے

اگلے، سو دیکھ لے کیسا ہوا آخر گنہگاروں کا۔ ف

ف8 اس کی حقیقت نہیں آئی یعنی جو وعدہ ہے اس قرآن میں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوا۔

۴۰۔ اور کوئی ان میں یقین کرے گا اس کو اور کوئی یقین نہ کرے گا۔ اور تیرے رب کو خوب معلوم ہیں شرارت والے۔

۴۱۔ اور اگر تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ ، مجھ کو میرا کام کرنا ہے اور تم کو تمہارا کام۔ تم پر ذمہ نہیں میرے کام کا، اور مجھ پر ذمہ نہیں جو تم کرتے ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اگر جھوٹ پہنچاؤں حکم اللہ کا تو میں گنہگار ہوں تم نہیں اور اگر میں سچ لاؤں پھر نہ کرو تو گناہ تم پر ہے تو ماننے میں تمہارا نقصان نہیں کسی طرح۔

۴۲۔ اور بعضے ان میں کان رکھتے ہیں تیری طرف۔ کیا تو سنائے گا بہروں کو؟ اگرچہ بوجھ نہ رکھتے ہوں۔

۴۳۔ اور بعضے ان میں نگاہ کرتے ہیں تیری طرف۔ کیا تو راہ دکھائے گا اندھوں کو؟ اگرچہ سوجھ نہ رکھتے ہوں۔ ف

- - -

ف8 یعنی کان رکھتے ہیں یا نگاہ کرتے ہیں اس توقع پر کہ ہمارے دل پر تصرف کر دیں جیسا کہ بعضوں پر ہو گیا سو یہ بات اللہ کے ہاتھ ہے۔

۴۴۔ اللہ ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ، اور لیکن لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں۔ ف

- - -

ف8 یعنی بعضوں کے دل پر اثر نہیں دیتا سوان کی تقصیر سے کہ دل صاف کر کر نہیں سنتے

۴۵۔ اور جس دن ان کو جمع کریگا، گویا نہ رہے تھے مگر کوئی گھڑی دن، آپس میں پہچانیں گے۔ بیشک خراب ہوئے، جنھوں نے جھٹلایا اللہ کا ملنا، اور نہ آئے راہ پر۔ ف

ف8 یعنی قبر میں رہنا اس دن ایک گھڑی بھر معلوم ہوگا۔

۴۶۔ اگر ہم دکھائیں گے تجھ کو کوئی ان وعدوں میں سے جو دیتے ہیں ان کو، یا پوری کر دیں گے تیری عمر، سو ہماری طرف ہے ان کو پھر (لوٹ) آنا، پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 یعنی غلبہ اسلام کچھ حضرت کے روبرو ہوا اور باقی ان کے خلیفوں سے۔

۴۷۔ اور ہر فرقے کا ایک رسول ہے، پھر جب پہنچا ان پر رسول ان کا، فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے، اور ان پر ظلم نہیں ہوتا۔ **ف**

ف8 عمل بد آگے سے ہوتے ہیں لیکن رسول پہنچ کر سزا ملتی

ہے۔

۴۸۔ اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ! اگر تم سچے ہو۔

۴۹۔ تو کہہ، میں مالک نہیں اپنے واسطے برے کا، نہ بھلے کا، مگر جو چاہے اللہ۔ ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے۔ جب پہنچا ان کا وعدہ، نہ ڈھیل کریں ایک گھڑی نہ جلدی۔

۵۰۔ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر آ پہنچے عذاب اس کا راتوں رات، یا دن کو کیا کرلیں گے اس سے پہلے گنہگار۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بچاؤ نہ کر سکو گے پھر پوچھنے کا کیا فائدہ۔

۵۱۔ کیا پھر جب (عذاب) پڑ چکے گا، تب یقین کرو گے اس کو۔ اب قائل ہوئے اور تم تھے اسی کی جلدی کرتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی عذاب آئے پر ایمان لانا کب قبول ہو گا اس واسطے تو بھی عبث ہے۔

۵۲۔ پھر کہیں گے گنہگاروں کو، چکھو عذاب ہمیشہ کا۔ وہی بدلہ پاتے ہو جو کچھ کماتے تھے۔

۵۳۔ اور تجھ سے خبر لیتے ہیں، کیا سچ ہے یہ بات؟ تو کہہ، البتہ قسم میرے رب کی! یہ سچ ہے۔ اور تم (اللہ کو) تھکا نہ (عاجز نہ کر) سکو گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی بھاگ کر عاجز نہ کر سکو گے۔

۵۴۔ اور اگر ہو ہر شخص گنہگار پاس جتنا کچھ ہے زمین میں، البتہ دے ڈالے اپنی چھڑوائی میں۔ اور چھپے چھپے پچھتائیں گے، جب دیکھیں گے عذاب۔ اور ان میں فیصلہ ہو گا انصاف سے، اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

۵۵۔ سن رکھو! اللہ کا ہے، جو کچھ ہے آسمان و زمین میں۔ سن رکھو!
وعدہ اللہ کا سچ ہے، پر بہت لوگ نہیں جانتے۔
۵۶۔ وہی جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارے گا اور اسی کی طرف پھر
(لوٹ) جاؤ گے۔
۵۷۔ اے لوگو! تم کو آئی ہے نصیحت تمہارے رب سے، اور چنگے
کرنے کو جیوں (دلوں) کے روگ (بیماری)، اور راہ سوجھانے اور
مہربانی یقین لانے والوں کو۔
۵۸۔ کہہ، اللہ کے فضل سے اور اس کی مہر (رحمت) سے، سو اسی پر
چاہئیے خوشی کریں۔ یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں

۵۹۔ تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اللہ نے جو اتاری تمہارے واسطے روزی،
پھر تم نے ٹھہرالی اس میں سے کوئی حلال اور کوئی حرام۔ کہہ، اللہ
نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ **ف**

ف8 سورۃ مائدہ اور انعام میں اس کا ذکر ہو چکا۔

۶۰۔ اور کیا اٹکلے ہیں (سمجھے ہیں)، جھوٹ باندھنے والے اللہ پر،
قیامت کے دن کو۔ اللہ تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر، لیکن بہت لوگ
حق نہیں مانتے۔

۶۱۔ اور نہیں ہوتا تو کسی حال میں اور نہ پڑھتا ہے اس میں سے کچھ
قرآن، اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچھ کام، کہ ہم نہیں ہوتے حاضر تم پر

جب تم لگتے (مصروف) ہو اس میں۔ اور غائب نہیں رہتا تیرے
رب سے، ایک ذرّہ بھر زمین میں نہ آسمان میں، نہ اس سے چھوٹا نہ
اس سے بڑا، جو نہیں کھلی کتاب میں۔
٦٢۔ سن رکھو! جو لوگ اللہ کی طرف ہیں، نہ ڈر ہے ان پر نہ غم کھائیں۔
٦٣۔ جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے۔
٦٤۔ ان کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے اور آخرت میں۔ بدلتی نہیں
اللہ کی باتیں۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔
٦٥۔ اور نہ غم کھا ان کی بات سے، اصل سب زور اللہ کو ہے۔ وہی
ہے سنتا جانتا۔
٦٦۔ سنتا ہے! اللہ کا ہے جو کوئی ہے آسمان میں اور جو کوئی ہے زمین
میں۔ اور یہ جو پیچھے پڑے ہیں شریک پکارنے والے اللہ کے سوا۔

کچھ نہیں، مگر پیچھے پڑے ہیں خیال کے اور کچھ نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے (قیاس آرائیاں کرتے ہیں)۔

٦٧۔ وہی ہے جس نے بنا دی تم کو رات کہ چین پکڑو اس میں اور دن دیا دکھانے والا۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو جو سنتے ہیں۔

٦٨۔ کہتے ہیں، اللہ نے کوئی بیٹا کیا، پاک ہے، وہ بے نیاز ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ کچھ سند نہیں تم پاس اس کی۔ کیوں جھوٹ کہتے ہو اللہ پر، جو بات نہیں جانتے۔

٦٩۔ کہہ، جو لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ، بھلا نہیں پاتے۔

٧٠۔ برت (فائدہ اٹھا) لینا دنیا میں، پھر ہماری طرف ہے ان کو پھر جانا (لوٹ کر آنا ہے)، پھر چکھائیں گے ہم ان کو سخت عذاب، اس پر کہ منکر ہوئے تھے۔

۷۱۔ اور سنا ان کو احوال نوح کا، جب کہا اپنی قوم کو، اے قوم! اگر بھاری (ناقابل برداشت) ہوا ہے تم پر میرا کھڑا ہونا، اور سمجھانا اللہ کی باتوں سے، تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، اب تم سب مل کر مقرر کرو اپنا کام (تدبیر)، اور جمع کرو اپنے شریک، پھر نہ رہے تم کو اپنے کام میں شبہ، پھر کر چکو میری طرف (جو کرنا ہے) اور مجھ کو فرصت (مہلت) نہ دو۔ ف

ف8 یعنی سمجھانے سے برا مانتے ہو تو جو کر سکو میرا کر ڈالو۔

۷۲۔ پھر اگر ہٹ جاؤ گے تو میں نے چاہی نہیں تم سے مزدوری۔ میری مزدوری ہے اللہ پر، اور مجھ کو حکم ہے کے رہوں حکم بردار۔

۷۳۔ پھر اس کو جھٹلایا، پھر ہم نے بچا دیا اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے کشتی میں، اور ان کو قائم (خلیفہ) کیا جگہ پر، اور ڈبو دیئے جو جھٹلاتے تھے ہماری باتیں۔ سو دیکھ، آخر کیسا ہوا جن کو ڈرایا (متنبہ کیا) تھا۔

۷۴۔ پھر بھیجے ہم نے اس کے پیچھے کتنے رسول اپنی اپنی قوم میں، پھر لائے ان پاس کھلی نشانیاں، سو ہرگز نہ ہوئے کہ یقین لائیں جو بات جھٹلا چکے پہلے سے۔ اسی طرح ہم مہر کرتے ہیں دلوں پر زیادتی والوں کے۔

۷۵۔ پھر بھیجا ہم نے ان کے پیچھے موسیٰ اور ہارون کو، فرعون اور اس کے سرداروں پاس اپنی نشانیاں دے کر، پھر تکبر کرنے لگے اور وہ تھے لوگ گنہگار۔

۷٦۔ پھر جب آئی ان کو سچی بات ہمارے پاس سے، کہنے لگے، یہ تو
جادو ہے صریح (کھلا)۔
۷۷۔ کہا موسیٰ نے، تم یہ کہتے ہو تحقیق بات کو، جب تم پاس پہنچی۔
کوئی جادو ہے یہ؟ اور بھلا نہیں پاتے جادو کرنے والے۔
۷۸۔ بولے، کیا تو آیا ہے کہ ہم کو پھیر دے اس راہ سے جس پر پائے
ہم نے اپنے باپ دادے؟ اور تم دونوں کو سرداری ہو اس ملک
میں۔ اور ہم نہیں تم کو ماننے والے۔
۷۹۔ اور بولا فرعون کہ لاؤ میرے پاس جو جادوگر ہو پڑھا (ماہر)۔
۸۰۔ پھر جب آئے جادوگر، کہا ان کو موسیٰ نے، ڈالو جو تم ڈالتے ہو۔
۸۱۔ پھر جب انہوں نے ڈالا، موسیٰ بولا، کہ جو تم لائے ہو سو جادو
ہے۔ اب اللہ اس کو بگاڑتا ہے۔ اللہ نہیں سنوارتا شریروں کے
کام۔

۸۲۔ اور اللہ سچا کرتا ہے سچ کو اپنے حکم سے، اور پڑے برا مانیں گنہگار۔

۸۳۔ پھر کسی نے نہ مانا موسیٰ کو مگر کتنے لڑکوں نے اس کی قوم سے ڈرتے ہوئے فرعون سے اور ان کے سرداروں سے کہ ان کو بچلا نہ دے (آزمائش میں نہ ڈالے)، اور فرعون چڑھ رہا ہے (غلبہ حاصل تھا) ملک میں۔ اور اس نے ہاتھ چھوڑ رکھا ہے (حد سے بڑھا ہوا تھا)۔

۸۴۔ اور کہا موسیٰ نے، اے قوم! اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر، تو اسی پر بھروسا کرو، اگر ہو حکم بردار۔

۸۵۔ تب بولے، ہم نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اے رب! ہم پر نہ آزما زور اس ظالم قوم کا۔

۸۶۔ اور چھڑا ہم کو اپنی مہر کر (رحمت سے) اس منکر قوم سے۔

۸۷۔ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، اور اس کے بھائی کو، کہ ٹھیراؤ اپنی قوم کے واسطے مصر میں سے گھر، اور بناؤ اپنے گھر قبلہ کی طرف اور قائم کرو نماز۔ اور خوشخبریاں دے ایمان والوں کو۔ ف

ف8 جب فرعون کا ہلاک ہونا نزدیک پہنچا تب حکم ہوا کہ اپنی قوم ان میں شامل نہ رکھو اپنا محلہ جدا بساؤ کہ آگے ان پر آفتیں پڑتی ہیں یہ قوم آفت میں شریک نہ ہو۔

۸۸۔ اور کہا موسیٰ نے، اے رب ہمارے! تو نے دی ہے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو رونق اور مال دنیا کی زندگی میں۔ اے رب! اس واسطے کہ بہکائیں تیری راہ سے۔ اے رب! مٹا دے ان

کے مال اور سخت کر ان کے دل کہ نہ ایمان لائیں، جب تک دیکھیں

دکھ کی مار۔ ف

۔۔۔

ف8 سچے ایمان کی ان سے امید نہ تھی مگر جب کچھ آفت پڑتی تو
جھوٹی زبان سے کہتے کہ اب ہم مانیں گے اس میں عذاب تھم جاتا
کام فیصل نہ ہوتا اس واسطے مانگا یہ جھوٹا ایمان نہ لاویں دل ان کے
سخت رہیں تا عذاب پڑ چکے اور کام فیصل ہو۔

۸۹۔ فرمایا، قبول ہو چکی دعا تمہاری، سو تم دونوں ثابت (قدم) رہو،

اور مت چلو راہ ان کی جو انجان ہیں۔ ف

ف8 یعنی شتابی نہ کرو حکم کی راہ دیکھو۔

۹۰۔ اور پار کیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے، پھر پیچھے پڑا ان کے فرعون اور اس کے لشکر، شرارت سے اور زیادتی سے۔ جب تک پہنچا اس پر دباؤ (ڈوبنے لگا)، کہا، یقین جانا میں نے، کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر یقین لائے بنی اسرائیل، اور میں ہوں حکم برداروں میں۔

۹۱۔ اب یہ کہنے لگا! اور تو بے حکم رہا پہلے اور رہا بگاڑ والوں میں۔

ف

ف8 یہ اللہ فرماتا ہے یعنی ساری عمر مخالف رہا اب عذاب دیکھ کر یقین لایا اس وقت کا یقین کیا معتبر ہے

۹۲۔ سو آج بچائیں گے ہم تجھ کو تیرے بدن سے، تو ہوئے تو اپنے پچھلوں (بعد والوں) کو نشانی، اور البتہ بہت لوگ ہماری قدرتوں پر دھیان نہیں کرتے۔ ف

ف8 جیسا وہ بے وقت ایمان لایا بے فائدہ ویسا ہی اللہ نے مر گئے پیچھے اس کا بدن دریا میں سے نکال کر ٹیلے پر ڈال دیا کہ بنی

اسرائیل دیکھ کر شکر کریں اور عبرت پکڑیں اس کو بدن بچنے سے کیا فائدہ۔

۹۳۔ اور جگہ دی ہم نے بنی اسرائیل کو، پوری جگہ دینی، اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں۔ سو وہ پھوٹے نہیں (اختلاف نہیں کیا)، (کہ) جب تک آ چکی ان کو (پاس) خبر۔ اب تیرا رب ان میں فیصلہ کرے گا قیامت کے دن، جس بات میں وہ پھوٹ (اختلاف کر) رہے تھے۔ ف

- - -

ف8 یعنی ملک شام دیا کہ کوئی مخالف ان کا نہ رہا۔

۹۴۔ سواگر تو ہے شک میں اس چیز سے جو اتاری ہم نے تیری
طرف، تو پوچھ ان سے جو پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے آگے (پہلے)۔
بیشک آیا ہے تجھ کو حق تیرے رب سے، سو تو مت ہو شبہ لانے
والا۔

۹۵۔ اور مت ہو ان میں جنہوں نے جھٹلائیں باتیں اللہ کی، پھر تو بھی
ہوئے خراب ہونے والا۔

۹۶۔ جن پر ٹھیک آئی بات تیرے رب کی وہ نہ مانیں گے۔

۹۷۔ اگرچہ پہنچیں ان کو ساری نشانیاں، جب تک نہ دیکھیں دکھ کی
مار۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ٹھیک آئی بات یعنی ابلیس کو جو فرمایا تھا کہ تجھ اور تیرے ساتھیوں کو دوزخ میں بھروں گا۔

۹۸۔ سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پھر کام آتا ان کو ایمان لانا، مگر یونس کی قوم۔ جب یقین لائے، کھول دیا ہم نے ان پر سے ذلّت کا عذاب، دنیا کے جیتے، اور کام چلایا ان کا (بہرہ مند ہونے کا موقع دیا) ایک وقت تک۔ ف

ف8 یعنی دنیا میں عذاب دیکھ کر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونسؑ کو اس واسطے کہ ان پر حکم عذاب کا نہ پہنچا تھا حضرت یونسؑ

کی شتابی سے صورت عذاب کی نمودار ہوئی تھی وہ ایمان لائے پھر بچ گئے اسی طرح مکہ کے لوگ فتح مکہ میں ان پر فوج اسلام پہنچی قتل و غارت کو لیکن ان کا ایمان قبول ہو گیا۔

۹۹۔ اور اگر تیرا رب چاہتا، یقین ہی لاتے جتنے لوگ زمین میں ہیں سارے تمام۔ اب کیا تو زور (زبردستی) کرے گا لوگوں پر کہ ہو جائیں باایمان۔

۱۰۰۔ اور کسی جی (جان) کو نہیں ملتا کہ یقین لائے مگر اللہ کے حکم سے، اور وہ ڈالتا ہے گندگی (شرک و کفر کی) ان پر جو نہیں بوجھتے (عقل و سمجھ سے کام نہیں لیتے)۔

۱۰۱۔ تو کہہ، دیکھو تو! کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور کچھ کام نہیں آتی نشانیاں اور ڈراتے (تنبیہات) ان لوگوں کو جو نہیں مانتے۔

۱۰۲۔ سو اب کچھ راہ دیکھتے ہیں، مگر انہیں کے سے دن جو ہو چکے ہیں ان سے پہلے۔ تو کہہ، اب راہ دیکھو! میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں۔

۱۰۳۔ پھر ہم بچا دیتے ہیں اپنے رسولوں کو، اور جو ایمان لائے، اسی طرح۔ ذمہ ہمارا! بچا دیں گے ایمان والوں کو۔

۱۰۴۔ تو کہہ، اے لوگو! اگر تم شک میں ہو میرے دین سے، تو میں نہیں پوجتا جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، لیکن میں پوجتا ہوں اللہ کو جو

تم کو کھینچ لیتا (جس کے قبضے میں تمہاری موت) ہے، اور مجھ کو حکم

ہے کہ رہوں ایمان والوں میں۔ ف

۔۔۔

ف8 کھینچ لیتا ہے یعنی موت دیتا ہے یہ صفت سب لوگ اللہ کی

سمجھتے ہیں اس واسطے یہ بتا دیا کہ آخر اسی طرف کھینچے جاؤ گے کیونکہ

مشہور ہے کہ اللہ ہی کی طرف سب آخر کو کھینچے جائیں گے تو بس اللہ

ایک ہے اس کے سوا کی طرف رجوع ہونا حماقت سے شرک کرنا

ہے۔

۱۰۵۔ اور یہ کہ سیدھا کر منہ اپنا دین پر حنیف (یکسو) ہو کر۔ اور مت ہو شرک والوں میں۔ ف

ف8 حنیف نام ہے دین ابراہیم والوں کا اور عرب شرک کرتے اور آپ کو حنیف کہے جاتے۔

۱۰٦۔ اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا اور برا۔ پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو بھی اس وقت ہے گنہگاروں میں۔

۱۰۷۔ اور اگر پہنچائے اللہ تجھ کو کچھ تکلیف تو کوئی نہیں اس کو کھولنے والا اس کے سوا۔ اور اگر چاہے تجھ پر کچھ بھلائی تو کوئی پھیرنے والا

نہیں اس کے فضل کو۔ پہنچائے وہ جس پر چاہے اپنے بندوں میں۔ اور وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

۱۰۸۔ تو کہہ، لوگو! حق آ چکا تم کو تمہارے رب سے، اب جو کوئی راہ پر آئے سو وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو۔ اور جو کوئی بھولا پھرے سو بھولا پھرے گا اپنے برے کو۔ اور میں تم پر نہیں ہوا مختار۔

۱۰۹۔ اور تو چل اسی پر جو حکم پہنچے تیری طرف اور ثابت (قدم) رہ جب فیصلہ کرے اللہ۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔

* * *

۱۱۔ ہود

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف لام را، کتاب ہے !کہ جانچ لیں (اٹل) ہیں باتیں اس کی، پھر کھلی (کھول کھول کر بیان کر دی) ہیں ایک حکمت والے خبر دار کے پاس سے۔

۲۔ کہ نہ پوجو مگر اللہ کو۔ میں تم کو اس کی طرف سے ڈر سنا تا اور خوشخبری پہنچا تا ہوں۔

۳۔ اور یہ کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، پھر رجوع لاؤ اس کی طرف، کہ برتوائے (مہیا کرے) تم کو اچھا برتوانا (سامان زندگی) ایک وعدہ مقرر تک، اور دے ہر زیادتی (اچھا عمل کرنے) والے کو زیادتی اپنی (اس کا زائد اجر)۔ اور اگر تم پھر جاؤ (منہ پھیرو) گے تو ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کی مار سے۔ ف

۔۔۔۔

ف8 برتوا دے اور زیادتی والے کو اپنی زیادتی دیوے یعنی ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گذرے اور جو کوئی اس سے زیادہ قدم رکھے وہ زیادہ درجہ پاوے۔

۴۔ اللہ (ہی) کی طرف ہے تم کو پھر (لوٹ) جانا۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵۔ سنتا ہے! وہ دوہرے کرتے (موڑتے) ہیں اپنے سینے، کہ پردہ کریں اس (اللہ) سے۔ سنتا ہے! جس وقت اوڑھتے ہیں اپنے کپڑے، وہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں۔ اور وہ جاننے والا ہے جیوں (سینوں) کی بات۔ ف

۔۔۔

ف8 کافر کچھ مخالفت کی بات گھر میں کہتے اس کا جواب قرآن میں اترتا سمجھتے کہ کوئی کھڑا سنتا ہے جا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دیتا ہے تب سے ایسی بات کہتے تو کپڑا اوڑھ کر جھک کر دوہرے ہو کر اللہ تعالیٰ نے تب یہ نازل کیا۔

٦۔ اور کوئی نہیں پاؤں چلنے والا (جاندار) زمین پر مگر اللہ پر (کے ذمہ) ہے اس کی روزی، اور جانتا ہے جہاں ٹھہرتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے۔ سب موجود ہے کھلی کتاب میں۔ ف

۔۔۔

ف8 جہاں ٹھہرنا ہے بہشت و دوزخ جہاں سونپا جانا ہے اس کی قبر اور روزی اس کی سو دنیا میں۔

٧۔ اور وہی ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں، اور تھا تخت اس کا پانی پر، (پیدا کیا) کہ تم کو آزمائے، کون تم میں اچھا کرتا

ہے کام۔ اور اگر تو کہے کہ تم اٹھو گے مرنے کے بعد، تو البتہ کافر
کہنے لگیں یہ کچھ نہیں مگر جادو ہے صریح (کھلا)۔
۸۔ اور اگر ہم دیر لگائیں ان سے عذاب کو ایک مدت گنی تک تو کہنے
لگیں، کیا روک رہا ہے اس کو؟ سنتا ہے! جس دن آئے گا ان پر، نہ
پھیرا جائے گا ان سے اور الٹ پڑے گا ان پر جس پر ٹھٹھے (مذاق)
کرتے تھے۔
۹۔ اور اگر ہم چکھائیں آدمی کو اپنی طرف سے مہر (نعمت)، پھر وہ
چھین لیں اس سے تو وہ نا امید اور ناشکر ہو۔
۱۰۔ اور اگر ہم چکھائیں اس کو آرام بعد تکلیف کے جو پہنچی اس کو تو
کہنے لگے، گئیں برائیاں مجھ سے۔ تو وہ خوشیاں کرے بڑائیاں کرتا۔
۱۱۔ مگر جو لوگ ثابت (قدم) ہیں اور کرتے ہیں نیکیاں۔ ان کو
بخشش ہے اور ثواب بڑا۔

۱۲۔ سو کہیں تو چھوڑ بیٹھے گا کوئی چیز، جو وحی آئی تیری طرف، اور خفا ہو گا اس سے تیرا جی، اس پر کہ وہ کہتے ہیں، کیوں نہ اترا اس پر خزانہ یا آتا اس کے ساتھ فرشتہ؟ تو تو ڈرانے والا ہے، اور اللہ ہے ہر چیز پر ذمہ رکھنے والا۔

۱۳۔ کیا کہتے ہیں باندھ (گھڑ) لایا ہے اس (قرآن) کو؟ تو کہہ، تم لے آؤ ایک دس سورتیں ایسی باندھ (گھڑ) کر، اور پکارو جس کو پکار سکو اللہ کے سوا، اگر ہو تم سچے۔

۱۴۔ پھر اگر نہ (قبول) کریں تمہارا کہنا، تو جان لو کہ یہ اترا ہے اللہ کی خبر سے، اور کوئی حاکم نہیں سوا اس کے، پھر اب تم حکم مانتے ہو؟۔

۱۵۔ جو کوئی چاہتا ہو دنیا کا جینا اور اس کی رونق، پھر دیں ہم ان کو ان کے عمل اسی میں، اور ان کو اس میں نقصان نہیں۔

۱۶۔ وہی ہیں جن کو کچھ نہیں پچھلے گھر میں، سوا آگ۔ اور مٹ گیا جو کیا تھا اس جگہ، اور خراب ہوا جو کماتے تھے۔

۱۷۔ بھلا ایک شخص جو ہے، نظر آتی (روشن) راہ پر اپنے رب کی اور پہنچتی ہے اس کو گواہی اس سے، اور پہلے اس سے کتاب موسیٰ کی، راہ ڈالتی (رہنمائی کرتی)، اور مہربانی (رحمت کے لئے)۔ وہی لوگ مانتے ہیں اس کو۔ اور جو کوئی منکر ہے اس سے سب فرقوں میں، سو آگ ہے وعدہ (ٹھکانا) اس کا۔ سو تو مت رہ شبہ میں اس سے۔ یہ تحقیق (یقیناً حق) ہے تیرے رب کی طرف سے، پھر (بھی) بہت لوگ یقین نہیں رکھتے۔ **ف**

ف8 گواہی پہنچتی ہے یعنی دل میں اس دین کا نور اور مزہ پاتا ہے اور قرآن کی حلاوت۔

۱۸۔ اور کون ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ۔ وہ لوگ روبرو آئیں گے اپنے رب کے اور کہیں گے گواہی والے، یہی ہیں جنھوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر۔ سن لو! پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر۔

۱۹۔ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے، اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی (ٹیڑھا پن)۔ اور وہی ہیں آخرت سے منکر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 گواہی والے آخرت میں فرشتے ہوں گے جو عمل لکھتے ہیں اور نیک بخت آدمی جن کو خبر تھی ۔

فائدہ8 خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے علم میں غلط نقل کرنا یا خواب بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات میں یا دعوی کرنا کہ کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں ۔

۲۰ ۔ وہ لوگ نہیں تھکانے والے زمین میں بھاگ کر اور نہیں ان کو اللہ کے سوا حمایتی ، دونا ہے ان کو عذاب ۔ نہ سکتے تھے سننا اور نہ تھے دیکھتے ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ پر جھوٹ بولا کہاں سے لائے غیب سے سن نہ آتے تھے غیب کو دیکھتے نہ تھے۔

۲۱۔ وہی ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان اور گم ہو گیا ان سے جو جھوٹ باندھتے تھے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جھوٹے دعوے آخرت میں گم ہو گئے۔

۲۲۔ آپ ہوا (بلاشبہ) کہ یہ لوگ آخرت میں یہی ہیں سب سے خراب۔

۲۳۔ البتہ جو یقین لائے اور کیں نیکیاں اور عاجزی کی اپنے رب کی طرف، وہ ہیں جنت کے لوگ۔ وہ اس میں رہا کریں۔

۲۴۔ مثال دونوں فرقوں کی، جیسے ایک اندھا اور بہرا اور (دوسرا) دیکھتا اور سنتا۔ کیا برابر ہے دونوں کا حال؟ پھر کیا تم دھیان نہیں کرتے **ف**

ف8 کافروں نے مسلمانوں کو رذالہ ٹھہرایا اور چاہا کہ ان کو ہانک دو تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں بات سنیں سو فرمایا کہ دل کی بات اللہ تحقیق کرے گا جب اس سے ملیں گے میں اگر مسلمانوں کو ہانکوں تو اللہ سے کون چھڑا دے مجھ کو اور رذالہ ٹھہرایا اس پر کہ وہ کسب کرتے تھے

کسب کرتے تھے کسب سے بہتر کمائی نہیں اسی واسطے فرمایا کہ تم جاہل ہو۔

۲۵۔ اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف کہ میں تم کو ڈر سناتا ہوں کھول کر (صاف صاف)۔

۲۶۔ کہ نہ پوجو سوا اللہ کے۔ میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے ایک دکھ والے دِن کے۔

۲۷۔ پھر بولے سردار جو منکر تھے اس کی قوم کے، ہم دیکھتے نہیں تجھ کو مگر آدمی، جیسے ہم، اور دیکھتے نہیں کوئی تابع ہوا تیرا، مگر جو ہم میں نیچ قوم ہیں، اوپر کی عقل سے (سطحی سوچ والے)۔ اور دیکھتے نہیں تم کو اپنے اوپر کچھ بڑائی بلکہ ہم کو خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو۔

۲۸۔ بولا، اے قوم! دیکھو تو! اگر میں ہوا نظر آتی راہ (کیل شہادت) پر اپنے رب کی، اور اس نے دی مجھ کو مہر (رحمت) اپنے پاس سے، پھر وہ تمہاری آنکھ سے چھپا رکھی۔ کیا ہم لگائیں وہ (اس کے لئے مجبور کر سکتے ہیں) تم کو اور تم اس سے بیزار ہو۔

۲۹۔ اور اے قوم! نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ مال۔ میری مزدوری نہیں مگر اللہ پر، اور میں نہیں ہانکنے (پرے ہٹانے) والا ایمان والوں کو۔ ان کو ملنا ہے اپنے رب سے، لیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگ جاہل ہو۔

۳۰۔ اور اے قوم! کون چھڑائے مجھ کو اللہ سے اگر ان کو ہانک (دھتکار) دوں۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ہو؟

۳۱۔ اور میں نہیں کہتا تم کو میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے، اور نہ میں خبر رکھوں غیب کی، اور نہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں، اور نہ کہوں گا

کہ جو تمہاری آنکھ میں حقیر ہیں، نہ دے گا ان کو اللہ بھلائی۔ اللہ بہتر جانے جو ان کے جی میں ہے۔ یہ کہوں تو بے انصاف ہوں۔ **ف**

ف8 وہ جو کہتے تھے کہ تم میں ہم آپ سے بڑائی نہیں دیکھتے سو فرمایا کہ میں فرشتہ نہیں غیب کی خبر نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کے خزانے میرے ہاتھ نہیں وہ جو اللہ تعالیٰ نے مہر کی ہے مجھ پر تمہاری آنکھ سے چھپی ہے۔

۳۲۔ بولے، اے نوح! تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا، اب لے آ جو (عذاب کا) وعدہ دیتا ہے ہم کو، اگر تو سچا ہے۔

۳۳۔ کہا لائے گا تو اس کو اللہ ہی اگر چاہے گا، اور تم نہ تھکاؤ (اس کو عاجز کر سکو) گے بھاگ کر۔

۳۴۔ اور نہ کام کرے گی تم کو میری نصیحت، جو میں چاہوں تم کو نصیحت کروں، اگر اللہ چاہتا ہو گا کہ تم کو بے راہ چلائے۔ وہی ہے رب تمہارا۔ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔ **ف**

ف8 یہاں تک جتنے سوال اس قوم کے تھے وہی تھے حضرت کی قوم کے گویا یہ سب جواب اس کو ملے ایک ان کا نیا دعوے تھا وہ آگے فرمایا۔

۳۵۔ کیا کہتے ہیں بنا (گھڑ) لایا قرآن کو۔ تو کہہ، اگر بنا (گھڑ) لایا ہوں تو مجھ پر ہے میرا گناہ، اور میرا ذمہ نہیں جو تم گناہ کرتے ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت نوحؑ کتاب نہ لائے تھے کہ ان کی قوم یہ بات کہتی۔

۳۶۔ اور حکم ہوا طرف نوح کے، کہ اب ایمان نہ لائے گا تیری قوم میں، مگر جو ایمان لا چکا، سو غمگین نہ رہ ان کاموں پر، جو کرتے ہیں۔

۳۷۔ اور بنا کشتی روبرو ہمارے، اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھ سے ظالموں کے واسطے۔ یہ البتہ غرق ہوں گے۔

۳۸۔ اور وہ کشتی بناتا تھا۔ اور جب گذرتے اس پر سردار اس کی قوم کے، ہنسی کرتے اس سے۔ بولا اگر تم ہنستے ہو ہم سے، تو ہم ہنستے ہیں تم سے جیسے تم ہنستے ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 وہ ہنستے تھے اس پر کہ خشک زمین میں غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اس پر کہ موت سر پر کھڑی ہے اور یہ ہنستے ہیں۔

۳۹۔ اب آگے جان لوگے کس پر آتا ہے عذاب، کہ رسوا کرے اس کو اور اترتا ہے اس پر عذاب ہمیشہ کا۔

۴۰۔ یہاں تک کہ جب پہنچا حکم ہمارا، اور جوش مارا تنور نے، کہا ہم نے، لادلے اس میں ہر قسم سے جوڑا دوہرا، اور اپنے گھر کے لوگ

مگر جن پر پہلے پڑ چکی بات (صادر ہو چکا فیصلہ) اور جو ایمان لایا ہو۔ اور ایمان نہ لائے تھے اس کے ساتھ مگر تھوڑے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ہر جانور کا جوڑا رکھ لیا کشتی میں جس کی نسل رہنی مقدر تھی اور گھر والوں میں سے جس پر بات پڑ چکی ایک بیٹا کنعان اور اس کی ماں سو ڈوبے اور تین بیٹے بچے جن کی اولاد ساری خلق ہے اور تنور تھا حضرت نوحؑ کے گھر میں طوفان کا نشان بنا رکھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلے تب کشتی میں سوار ہو جاؤ۔

۴۱۔ اور بولا، سوار ہو اس میں، اللہ کے نام سے ہے اس کا بہنا (چلنا) اور ٹھہرنا۔ تحقیق (بیشک) میرا رب ہے بخشنے والا مہربان۔

۴۲۔ اور وہ لے بہتی ان کو (ایسی) لہروں میں جیسے پہاڑ۔ اور پکارا نوح اپنے بیٹے کو، اور وہ ہو رہا تھا کنارے، اے بیٹے! سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکروں کے۔

۴۳۔ کہا میں لگ رہوں گا کسی پہاڑ کو، کہ بچالے گا مجھ کو پانی سے۔ بولا، کوئی بچانے والا نہیں آج اللہ کے حکم سے، مگر جس پر وہ مہر (رحمت) کرے، اور بیچ آ پڑی دونوں میں موج، سو رہ گیا ڈوبنے والوں میں۔ **ف**

ف8 اس دن بلند پہاڑ کے بلند درخت بھی ڈوب گئے کہ پرندہ کا بچاؤ نہ تھا۔

۴۴۔ اور حکم آیا، اے زمین! نِگل جا اپنا پانی، اور اے آسمان! تھم جا، اور سکھا دیا پانی، اور ہو چکا کام! اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر، اور حکم ہوا دور ہوں قوم بے انصاف۔ ف

۔۔۔

ف8 چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے بعد پہاڑوں کے سر کھلے کہ کشتی لگی جودی پہاڑ سے ملک شام میں ہے یہ پہاڑ۔

۴۵۔ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو، بولا، اے رب! میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں میں، اور تیرا وعدہ سچ ہے، اور تیرا حکم سب سے بہتر۔ ف

- - -

ف8 یعنی ایک عورت تو ہلاک میں آ چکی اب تو چاہے بیٹے کو ہلاک میں کر چاہے نجات میں۔

۴۶۔ فرمایا، اے نوح! وہ نہیں تیرے گھر والوں میں۔ اس کے کام ہیں ناکارہ۔ سو مت پوچھ مجھ سے جو تجھ کو معلوم نہیں۔ میں نصیحت کرتا ہوں تجھ کو، کہ ہو جائے تو جاہلوں میں۔ ف

ف8 آدمی پوچھتا وہی ہے جو معلوم نہ ہو لیکن مرضی معلوم چاہیئے یہ کام ہے جاہل کا کہ اگلے کی مرضی نہ دیکھے پوچھنے کی پھر پوچھے۔

۴۷۔ بولا، اے رب! میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ پوچھوں تجھ سے جو معلوم نہ ہو مجھ کو۔ اور اگر تو نہ بخشے مجھ کو اور رحم کرے، تو میں ہوں خرابی والوں میں۔ ف

ف8 حضرت نوح نے توبہ کی لیکن یہ نہ کہا کہ پھر ایسا نہ کروں گا کہ اس میں دعوے نکلتا ہے بندے کو کیا مقدور ہے چاہئے اسی کی پناہ مانگے کہ مجھ سے پھر نہ ہو۔

۴۸۔ حکم ہوا، اے نوح! اتر سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور کتنے فرقوں پر تیرے ساتھ والوں میں۔ اور کتنے فرقوں کو فائدہ دیں گے۔ پھر پہنچے گی ان کو ہماری طرف سے دکھ کی مار۔ ف

۔۔۔

ف8 حق تعالیٰ نے تسلی فرمادی کہ پھر سارے نوع انسان پر ہلاک نہ آوے گا قیامت سے پہلے مگر بعضے فرقے ہلاک ہوں گے۔

۴۹۔ یہ بعضی خبریں ہیں غیب کی، کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف۔ ان کو جانتا نہ تھا تو، نہ تیری قوم اس سے پہلے۔ سو تو ٹھہرا (ثابت قدم) رہ۔ البتہ آخر بھلا ہے ڈروالوں (متقیوں) کا۔

۵۰۔ اور عاد کی طرف ہم نے بھیجا ان کا بھائی ہود، بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی تمہارا حاکم نہیں سوا اس کے۔ تم سب جھوٹ کہتے ہو۔

۵۱۔ اے قوم! میں تم سے نہیں مانگتا اس پر مزدوری۔ میری مزدوری اسی پر ہے۔ جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ پھر کیا تم نہیں بوجھتے۔

۵۲۔ اور اے قوم! گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، پھر رجوع لاؤ (پلٹو)
اس کی طرف، چھوڑ دے تم پر آسمان کی دھاریں (موسلا دھار
بارش)، اور زیادہ دے تم کو زور (طاقت) پر زور (مزید طاقت)، اور
نہ پھرے جاؤ گنہگار ہو کر۔
۵۳۔ بولے، اے ہود! تو ہم پاس کچھ سند (واضح شہادت) سے نہیں
آیا، اور ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے ٹھاکروں (معبودوں) کو،
تیرے کہے سے، اور ہم نہیں تجھ کو ماننے والے۔
۵۴۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تجھ کو جھپٹ لیا ہے کسی ہمارے ٹھاکروں
(معبودوں) نے بری طرح۔ بولا، میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو، اور تم
گواہ رہو کہ میں بیزار ہوں ان سے جن کو (تم) شریک کرتے ہو۔
۵۵۔ اس (اللہ) کے سوا، سو بدی کر و میرے حق میں سب مل کر، پھر
مجھ کو فرصت (مہلت) نہ دو۔

۵۶۔ میں نے بھروسہ کیا اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا۔ کوئی نہیں پاؤں دھرنے والا (جاندار)، مگر اس کے ہاتھ میں ہے (پیشانی کے بالوں کی) چوٹی اس کی۔ بیشک میرا رب (ملتا) ہے سیدھی راہ پر۔

ف

ف8 یعنی جو سیدھی راہ چلے وہ اس سے ملے۔

۵۷۔ پھر اگر تم پھر جاؤ (منہ پھیرو) گے تو میں پہنچا چکا جو (پیغام) میرے ہاتھ بھیجا تھا تم کو۔ اور قائم مقام کرے گا میرا رب کئی اور

لوگ۔ اور نہ بگاڑ سکو گے اس کا کچھ۔ تحقیق (یقیناً) میرا رب ہے ہر

چیز پر نگہبان۔ ف

- - -

ف8 یعنی اللہ کے رسول کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے کہ اللہ نگہبان ہے۔

۵۸۔ اور جب پہنچا ہمارا حکم، بچا دیا ہم نے ہود کو، اور جو یقین لائے

تھے اس کے ساتھ اپنی مہر (رحمت) سے۔ اور بچا دیا ان کو ایک

گاڑھی مار (سخت عذاب) سے۔ ف

- - -

ف8 گاڑھی مار وہی جو دنیا میں آئی یا آخرت کے عذاب سے۔

۵۹۔ اور یہ تھے عاد، منکر اپنے رب کی باتوں سے، اور نہ مانے اس کے رسول، اور مانا حکم ان کا جو سرکش تھے مخالف۔

۶۰۔ اور پیچھے پائی اس دنیا میں پھٹکار، اور قیامت کے، سن رکھو! عاد منکر ہوئے اپنے رب سے، سن لو! پھٹکار ہے عاد کو جو قوم تھی ہود کی۔ ف

ف8 یعنی قیامت کو یوں پکاریں گے۔

۶۱۔ اور ثمود کی طرف بھیجا ان کا بھائی صالح۔ بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی حاکم نہیں تمہارا اس کے سوا، اسی نے بنایا تم کو زمین

سے، اور بسایا تم کو اس میں، سو بخشواؤ اس سے، اور اس کی طرف آؤ۔ تحقیق (بیشک) میرا رب نزدیک ہے، (دعائیں) قبول کرنے والا۔ **ف**

ف8 تجھ پر ہم کو امید تھی یعنی ہونہار لگتا تھا کہ باپ دادے کی راہ روشن کرے گا تو لگا مٹانے۔

٦٢۔ بولے، اے صالح! تجھ پر ہم کو امید تھی اس سے پہلے، تو ہم کو منع کرتا ہے کہ پوجیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے، اور

ہم کو شبہ ہے اس میں جس طرف بلاتا ہے، ایسا کہ دل نہیں ٹھہرتا

(جمتا اس پر)۔ ف

ف8 حضرت صالح سے قوم نے معجزہ مانگا حق تعالیٰ نے ان کی دعا سے پتھر میں سے اونٹنی نکالی اسی وقت اس نے بچہ دیا اسی وقت ماں کے برابر ہو گیا حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ اس کی تعظیم کرتے رہو گے تب تک دنیا کا عذاب نہ ہو گا جہاں وہ جاتی کھانے کو یا پینے کو سب جانور بھاگ جاتے اور آدمی کوئی اس کو نہ ہانکتا۔

۶۳۔ بولا، اے قوم! بھلا دیکھو تو، اگر مجھ کو سوجھ مل گئی اپنے رب سے، اور اس نے مجھ کو دی مہر (رحمت) اپنی طرف سے، پھر کون

میری مدد کرے اللہ کے سامنے، اگر اس کی بے حکمی کروں۔ سو تم
کچھ نہیں بڑھاتے میرا، سوائے نقصان (میرے کے)۔
۶۴۔ اور اے قوم! یہ اونٹنی ہے اللہ کی تم کو نشانی۔ سو چھوڑ دو اس
کو، کھاتی پھرے اللہ کی زمین میں، اور نہ چھیڑو اس کو بری طرح (برائی
سے)، تو پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک کا۔
۶۵۔ پھر اس کے پاؤں کاٹے (مار ڈالا)، تب (صالح نے) کہا، برت
(عیش کر) لو اپنے گھروں میں تین دن۔ یہ وعدہ ہے (اللہ کا جو) جھوٹا
نہ ہوگا۔
۶۶۔ پھر جب پہنچا حکم (عذاب) ہمارا، بچا دیا ہم نے صالح کو، اور جو
یقین لائے اس کے ساتھ، اپنی مہر (رحمت) کر کر، اور اس دن کی
رسوائی سے۔ تحقیق (بیشک) تیرا رب وہی ہے زور آور زبردست۔

٦٧۔ اور پکڑا ان ظالموں کو چنگھاڑ (دھماکے) نے، پھر صبح کو رہ گئے

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے۔

٦٨۔ جیسے کبھی رہے نہ تھے ان میں۔ سن لو! ثمود منکر ہوئے اپنے

رب سے۔ سن لو! پھٹکار ہے ثمود کو۔ ف

۔۔۔

ف8 ان پر عذاب آیا اس طرح کہ رات کو پڑے سوتے تھے

فرشتے نے چنگھاڑ ماری سب کے جگر پھٹ گئے۔

۶۹ ۔ اور آ چکے ہمارے بھیجے ابراہیم پاس، خوشخبری لے کر، بولے سلام، وہ بولا، سلام ہے ۔ پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا ۔

ف

۔۔۔

ف8 وہ کئی شخص فرشتے تھے قوم لوط پر جاتے تھے ہلاک لے کر اول حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور بشارت دی بیٹے کی ان کو بی بی سے بیٹا نہ تھا اول حضرت ابراہیمؑ نے نہ پہچانا کہ فرشتے ہیں کھانا لے آئے ۔

۷۰۔ پھر جب دیکھا، ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر، اوپری (اجنبی) سمجھا، اور دل میں ان سے ڈرا۔ وہ بولے، مت ڈر ہم بھیجے آئے ہیں طرف قوم لوط کے۔ **ف**

ف8 ان کے ساتھ جو عذاب تھا اس کا ڈر پڑا ان کے دل پر۔

۷۱۔ اور اس کی عورت کھڑی تھی، تب وہ ہنس پڑی، پھر ہم نے خوشخبری دی اس کو اسحٰق کی، اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔ **ف**

ف8 اس ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہو کر ہنس پڑیں حق تعالیٰ نے خوشی پر اور خوشیاں سنائیں۔

۷۲۔ بولی، اے خرابی! کیا میں جنوں گی؟ اور میں بڑھیا ہوں، اور یہ خاوند میرا بوڑھا۔ یہ تو ایک عجیب چیز (بات) ہے۔

۷۳۔ وہ بولے، کیا تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے؟ اللہ کی مہر (رحمت) ہے اور برکتیں تم پر، اے (ابراہیم کے) گھر والو؟ وہ (یقیناً اللہ) ہے سراہا بڑائیوں والا۔

۷۴۔ پھر جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی (مل گئی) اس کو (اولاد کی) خوشخبری، جھگڑنے لگا ہم سے قوم لوط کے حق میں۔

۷۵۔ البتہ ابراہیم تحمل والا نرم دل تھا، رجوع رہنے والا۔ ف

- - -

ف8 حضرت لوطؑ انہی کے بھیجے گئے تھے اس قوم میں جب سنا کہ ان پر عذاب آیا ترس کھا کر سفارش کرنے لگے۔

۷۶۔ اے ابراہیم چھوڑ یہ خیال وہ تو آ چکا حکم تیرے رب کا۔ اور ان پر آتا ہے عذاب، جو پھیرا (ٹالا) نہیں جاتا۔

۷۷۔ اور جب پہنچے ہمارے بھیجے لوط پاس، خفا ہوا ان کے آنے سے اور رک گیا جی میں (کڑھنے لگا)، اور بولا، آج دن بڑا سخت ہے۔ ف

- - -

ف8 یہ فرشتے گئے لڑکے بن کر اور حضرت لوطؑ کو اس قوم کی خو معلوم تھی اس سے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی۔

۷۸۔ اور آئی اس پاس قوم اس کی دوڑتی بے اختیار۔ اور آگے سے (پہلے بھی) کر رہے تھے برے کام۔ بولا، اے قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں حاضر ہیں، یہ پاک ہیں تم کو ان سے، سو ڈرو تم اللہ سے، اور مت رسوا کرو مجھ کو میرے مہمانوں میں۔ کیا تم میں ایک مرد بھی نہیں نیک راہ۔ ف

ف8 فرشتے مہمان اترے ان کے گھر اور قوم دیکھ کر دوڑی یہ ان کے بچانے کو اپنی بیٹیاں بیاہ دینی قبول کرنے لگے لیکن وہ کب مانتے تھے اس وقت کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا۔

۷۹۔ بولے، تو تو جان چکا ہے، ہم کو تیری بیٹیوں سے دعویٰ (کوئی رغبت) نہیں۔ اور تجھ کو معلوم ہے جو (ہم) چاہتے ہیں۔

۸۰۔ کہنے لگے، کہیں سے مجھ کو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے (مضبوط سہارے) میں۔

۸۱۔ مہمان بولے، اے لوط! ہم بھیجے ہیں تیرے رب کے، ہرگز نہ پہنچ سکیں گے تجھ تک، سو لے نکل اپنے گھر والوں کو کچھ رات سے، اور مڑ کر نہ دیکھے تم میں کوئی، مگر تیری عورت۔ یوں ہی ہے اس پر

پڑتا ہے جو ان پر پڑے گا، ان کے وعدے (عذاب) کا وقت (مقرر)

ہے صبح۔ کیا صبح نہیں (ہے) نزدیک۔ ف

۔۔۔

ف8 ہمارے حضرت کو مکہ فتح ہوا صبح کے وقت شاید یہ وہی

اشارت ہو۔

۸۲۔ پھر جب پہنچا حکم ہمارا، کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر نیچے، اور

برسائیں اس پر پتھریاں کھنگر کی، تہ بتہ (لگاتار)۔

۸۳۔ صاف بنائیں (نشان زدہ) تیرے رب کے پاس۔ اور نہیں وہ

بستی ان ظالموں سے کچھ دور۔

۸۴۔ اور مدین کی طرف بھیجا ان کا بھائی شعیب۔ بولا، اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا حاکم اس کے سوا۔ اور نہ گھٹاؤ ماپ اور تول، میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ، اور ڈرتا ہوں تم پر آفت سے، ایک گھیر لانے والے دن کی۔

۸۵۔ اور اے قوم! پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے، اور نہ گھٹا (کر) دو لوگوں کو ان کی چیزیں، اور نہ مچاؤ زمین میں خرابی۔ ف

ف8 نقل ہے کہ امانت کے روپے کتر لیتے۔

۸۶۔ جو بچ رہے اللہ کا دیا، وہ بہتر ہے تم کو، اگر ہو تم یقین رکھتے۔ اور میں نہیں ہوں تم پر نگہبان۔

۸۷۔ بولے، اے شعیب! تیرے نماز پڑھنے نے تجھ کو یہ سکھایا، کہ ہم چھوڑ دیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے، یا چھوڑ دیں (تصرف) کرنا اپنے مالوں میں جو (جیسا) چاہیں۔ (بس) تو (ہی ہم میں رہ گیا) ہے بڑا باوقار نیک چال والا۔ ف

۔۔۔

ف8 جاہلوں کا دستور ہے کہ نیکوں کا کام آپ نہ کر سکیں تو انہیں کو لگیں چڑانے سے برا نہ مانا اور اپنے مقدور سمجھاتے رہے۔

۸۸۔ بولا، اے قوم! دیکھو تو، اگر مجھ کو سوجھ ہوئی اپنے رب کی طرف سے، اور اس نے روزی دی مجھ کو نیک روزی۔ اور میں نہیں چاہتا کہ پیچھے آپ (خود) کروں، جو کام تم سے چھڑاؤں، میں تو چاہتا ہوں

یہی سنوارنا، جہاں تک ہو سکے۔ اور بن آتا ہے اللہ سے (توفیق دیتا ہے اللہ)۔ اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے، اور اسی کی طرف رجوع ہوں۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ خصلت ہے خدا کے لوگوں کو چڑانے سے برا نہ مانا اور اپنے مقدور سمجھاتے رہے۔

۸۹۔ اور اے قوم! نہ کما ئیو میری ضد کر کر، یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوح پر، یا قوم ہود پر، یا قوم صالح پر۔ اور قوم لوط تم سے دور نہیں۔

۹۰۔ اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، اور اس کی طرف رجوع آؤ، البتہ میرا رب مہربان ہے محبت والا۔

۹۱۔ بولے، اے شعیب! ہم نہیں بوجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں تو ہم میں کمزور ہے۔ اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند، تو تجھ کو ہم پتھراؤ کرتے، اور تو ہم پر کچھ سردار (غالب) نہیں۔

۹۲۔ بولا، اے قوم! کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تم پر زیادہ ہے اللہ سے۔ اور (اسی لیئے) اس کو ڈال رکھا ہے تم نے پیٹھ پیچھے (پس پشت) فراموش۔ تحقیق (بیشک) میرے رب کے قابو میں ہے جو کرتے ہو۔

۹۳۔ اور اے قوم! کام کیئے جاؤ اپنی جگہ (اپنے طریقے سے)، میں بھی کام کرتا ہوں (اپنے طریقے سے)۔ آگے (عنقریب) معلوم کرو گے، کس پر آتا ہے عذاب، کہ اس کو رسوا کرے اور کون ہے

جھوٹا۔ اور تا کتے (انتظار کرتے) رہو، میں بھی تمہارے ساتھ ہوں
تاکتا (انتظار کرتا)۔

۹۴۔ اور جب پہنچا ہمارا حکم، بچا دیا ہم نے شعیب کو، اور جو یقین
لائے تھے اس کے ساتھ، اپنی مہر (رحمت) سے۔ اور پکڑا ان
ظالموں کو چنگھاڑ (دھماکے) نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھروں میں
اوندھے (بے حس و حرکت) پڑے۔

۹۵۔ جیسے کبھی نہ بسے تھے ان میں۔ سن لو! پھٹکار ہے مدین پر، جیسے
پھٹکار پائی ثمود نے۔

۹۶۔ اور بھیج چکے ہیں موسیٰ کو اپنی نشانیوں سے، اور واضح سند
سے۔

۹۷۔ فرعون اور اس کے سرداروں پاس، پھر چلے (پیروی کی) کہے
میں فرعون کے۔ اور نہیں بات فرعون کی کچھ نیک چال رکھتی۔

۹۸۔ آگے ہوگا اپنی قوم کے قیامت کے دن، پھر پہنچا دے گا ان کو آگ پر۔ اور برا گھاٹ (مقام) ہے جس پر پہنچے۔

۹۹۔ اور پیچھے سے ملی اس جہان میں لعنت، اور دن قیامت کے۔ برا انعام ہے جو ملا۔

۱۰۰۔ یہ تھوڑے احوال ہیں بستیوں کے، کہ ہم سناتے ہیں تجھ کو، کوئی ان میں قائم ہے اور کوئی کٹ (مٹ) گیا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 قائم ہے اور کٹ گیا یعنی آباد ہے اور اجاڑ۔

۱۰۱۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا، لیکن ظلم کر گئے اپنی جان پر، پھر کچھ کام نہ آئے ان کو ٹھاکر (معبود)، جن کو پکارتے تھے اللہ کے سوا کسی چیز میں، جب پہنچا حکم تیرے رب کا۔ اور کچھ نہ بڑھایا ان کے حق میں سوا ہلاک کرنا۔

۱۰۲۔ اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی، جب پکڑتا ہے بستیوں کو، اور وہ ظلم کر رہتے ہیں۔ بیشک اس کی پکڑ دکھ دیتی ہے زور کی۔

۱۰۳۔ اس بات میں نشانی ہے اس کو جو ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے۔ وہ دن یہی، جس دن جمع ہوں گے سب لوگ، اور وہ دن ہے دیکھنے کا۔

۱۰۴۔ اور اس کو ہم دیر جو کرتے ہیں سو ایک وعدے کی گنتی تک۔

۱۰۵۔ جس دن وہ آئے گا نہ بولے گا کوئی جاندار مگر اس کے حکم سے۔ سو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

۱۰۶۔ سو وہ لوگ جو بد بخت ہیں، سو آگ میں ہیں، ان کو وہاں چلانا ہے
اور دھاڑنا۔
۱۰۷۔ رہا کریں اس میں جب تک رہے آسمان اور زمین، مگر جو
چاہے تیرا رب۔ بیشک تیرا رب کرڈالتا ہے جو چاہے۔ **ف**

ف8 دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ رہیں آگ میں جتنی دیر رہ چکے ہیں
آسمان و زمین دنیا میں مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اسی کو معلوم
ہے دوسرے یہ کہ رہیں گے آگ میں جب تک رہے آسمان و زمین
اس جہاں کا یعنی ہمیشہ مگر جو چاہے رب تو موقوف کر دے لیکن چاہ
چکا کہ موقوف نہ وہ

فائدہ8اس کہنے میں فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے میں اور بندے کے کہ بندہ کو ہمیشہ رہے پر ساتھ یہ بات لگی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو فنا کر دے۔

۱۰۸۔ اور وہ جو نیک بخت ہیں، سو جنت میں ہیں، رہا کریں اس میں، جب تک رہے آسمان و زمین، مگر جو چاہے تیرا رب۔ (یہ) بخشش ہے بے انتہا۔

۱۰۹۔ سو تو نہ رہ دھوکے میں ان چیزوں سے جن کو پوجتے ہیں۔ یہ لوگ کچھ نہیں پوجتے، مگر ویسا ہی جیسے پوجتے تھے ان کے باپ دادے، اس سے پہلے۔ اور ہم دینے والے ہیں ان کو ان کا حصہ بن گھٹایا۔

۱۱۰۔ اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب، پھر اس میں پھوٹ پڑ گئی۔ اور اگر نہ ہوتا ایک لفظ کہ آگے نکل چکا تیرے رب سے، تو فیصلہ ہو جاتا ان میں، اور ان کو اس میں شبہ ہے کہ جی نہیں ٹھہرتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ کتاب دی تھی راہ بتانے کو وہ لوگ اس کے سمجھنے میں اختلاف کرنے لگے اور لفظ آگے ہو چکا یہ کہ دنیا میں سچ اور جھوٹ صاف نہ ہو۔

۱۱۱۔ اور جتنے لوگ ہیں، جب وقت آیا، پورا دے گا تیرا رب ان کو ان کے کیے (اعمال کے بدلے)۔ اس کو سب خبر ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

۱۱۲۔ سو تو سیدھا چلا جا جیسا تجھ کو حکم ہوا اور جس نے توبہ کی تیرے ساتھ، اور حد سے نہ بڑھو۔ وہ دیکھتا ہے جو تم کر رہے ہو۔

۱۱۳۔ اور مت جھکو ان کی طرف جو ظالم ہیں، پھر تم کو لگے (لپیٹ لے) گی آگ، اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا مددگار، پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔

۱۱۴۔ اور کھڑی (قائم) کر نماز دونوں سرے دن کے، اور کچھ ٹکڑوں رات کے۔ البتہ (بیشک) نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو۔ یہ یادگاری (یاددہانی) ہے یاد رکھنے والوں کو۔

۱۱۵۔ اور ٹھہرا (ثابت قدم) رہ، البتہ اللہ ضائع نہیں کرتا ثواب نیکی والوں کا۔ **ف**

ف8 نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو تین طرح جو نیکیاں کرے اس کی برائیاں معاف ہوں اور جو نیکیاں پکڑے اس سے خو برائیوں کی چھوٹے اور جس ملک میں نیکیوں کا رواج ہو وہاں ہدایت آوے اور گمراہی مٹے لیکن تینوں جگہ وزن غالب چاہیئے جتنا میل اتنا صابون۔

۱۱۶۔ سو کیوں نہ ہوئے ان سنگتوں (قوموں) میں، تم سے پہلے کوئی لوگ جن پر اثر ہو رہا ہو، کہ منع کرتے بگاڑ کرنے سے ملک (زمین) میں، مگر تھوڑے سے جو ہم نے بچا لئے ان میں۔ اور چلے وہ لوگ جو ظالم تھے اسی راہ جس میں عیش پایا، اور تھے گنہگار۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی نیک لوگ غالب ہوتے تو قوم ہلاک نہ ہوتی تھوڑے تھے سو آپ بچ گئے۔

۱۱۷۔ اور تیرا رب ایسا نہیں، کہ ہلاک کرے بستیوں کو زبردستی سے، اور لوگ وہاں کے نیک ہوں۔

۱۱۸۔ اور اگر چاہتا تیرا رب کر ڈالتا لوگوں کو ایک راہ پر، اور (مگر وہ) ہمیشہ رہتے ہیں اختلاف میں۔

۱۱۹۔ مگر جن پر رحم کیا تیرے رب نے، اور اسی واسطے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بھروں گا دوزخ جنّوں سے اور آدمیوں سے اکھٹے۔

۱۲۰۔ اور سب بیان کرتے ہیں ہم تیرے پاس، رسولوں کے احوال سے، جس سے ثابت (تسلی) کریں تیرا دل، اور آئی تجھ کو اس سورت میں تحقیق (حق) بات، اور نصیحت اور سمجھوتی (یاددہانی) ایمان والوں کو۔

۱۲۱۔ اور کہہ دے ان کو جو یقین نہیں کرتے، کام کیئے جاؤ اپنی جگہ ہم بھی کام کرتے ہیں۔

۱۲۲۔ اور راہ دیکھو، ہم بھی راہ دیکھتے ہیں۔

۱۲۳۔ اور اللہ کے پاس ہے، چھپی بات آسمانوں کی اور زمین کی، اور اسی کی طرف رجوع ہے کام سارا، سو اس کی بندگی کرو، اور اس پر بھروسا رکھ۔ اور تیرا رب بے خبر نہیں جو کام کرتے ہو۔

* * *

١٢۔ یوسف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١۔ الف لام را، یہ آیتیں واضح کتاب کی۔

٢۔ ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا، شاید تم بوجھو (سمجھو)۔

۳۔ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس، بہتر بیان (بہترین قصہ)، اس واسطے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن۔ اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبروں میں۔

۴۔ جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو، اے باپ! میں نے دیکھے گیارہ تارے اور سورج اور چاند، دیکھے میری تئیں (مجھے) سجدہ کرتے۔

۵۔ کہا، اے بیٹے! مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیوں پاس، پھر وہ بنا دیں گے تیرے واسطے کچھ فریب۔ البتہ شیطان ہے انسان کا صریح (کھلا) دشمن۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اس کی تعبیر ظاہر ہے سنتے ہی سمجھ لیں گے گیارہ بھائی تھے اور ایک باپ اور ایک ماں ان کی طرف محتاج ہوں گے پھر شیطان ان کے دل میں حسد ڈالے گا۔

٦۔ اور اسی طرح نوازے گا تجھ کو تیرا رب اور سکھا دے گا کل بٹھانی (تہہ تک پہنچنا) باتوں کی، اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھ پر، اور یعقوب کے گھر پر، جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپ دادوں پر پہلے سے، ابراہیم اور اسحٰق پر۔ البتہ تیرا رب خبردار ہے حکمتوں والا۔

ف

ف8 نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھے اور کل بٹھانی باتوں کی یعنی اس میں داخل ہے خواب کی تعبیر ان کے ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب موزوں دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیم اوراسحاق کا نام لیا عاجزی سے ۔

۷۔ البتہ ہیں یوسف کے مذکور میں اور بھائیوں کے ، نشانیاں پوچھنے والوں کو۔ ف

ف8 نقل ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کچھ بتاؤ کہ ہم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھیں سچ آزمانے کو کہا پوچھو کہ ابراہیم کا

وطن شام ہے اس کی اولاد بنی اسرائیل مصر میں کیونکر آئی کہ موسیٰ کو فرعون سے قضیہ ہوا یہ سورۃ اتری فرمایا کہ پوچھنے والوں کو نشانیاں ہیں قریش کو یہ ایک بھائی کا حسد کیا اطاعت قبول نہ کی آخر اللہ نے اسی کی طرف محتاج کیا اور اسی طرح یہود حسد کر کر خراب ہوئے اور قریش نے بھائی کو وطن سے نکالا وہی اس کا عروج ہوا۔

۸۔ جب کہنے لگے، البتہ یوسف اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے، اور ہم قوت کے (زور آور) لوگ ہیں۔ البتہ ہمارا باپ خطا میں ہے صریح۔ **ف**

ف8 یعنی ہم وقت پر کام آنے والے ہیں اور یہ لڑکے ہیں
چھوٹے ایک بھائی ان کا سگا تھا اور سب سوتیلے۔

۹۔ مارڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک (جگہ) میں کہ اکیلی رہے تم پر توجہ تمہارے باپ کی، اور ہورہیو اس کے پیچھے نیک لوگ۔

۱۰۔ بولا ایک بولنے والا ان میں، مت مارڈالو یوسف کو، اور پھینک دو اس کو گمنام کنوئیں میں، کہ اٹھا لے جائے اس کو کوئی مسافر، اگر تم (ضرور تم) کو (کچھ) کرنا ہے۔

۱۱۔ بولے، اے باپ! کیا ہے کہ تو اعتبار نہیں کرتا ہمارا یوسف پر اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔

۱۲۔ بھیج اس کو ہمارے ساتھ کل کہ کچھ چرے (کھائے پیئے) اور

کھیلے، اور ہم تو اس کے نگہبان ہیں۔ ف

ف8 بکریاں چرانے کو جنگل جاتے تھے۔

۱۳۔ بولا، مجھ کو غم پکڑتا ہے اس سے کہ لے جاؤ اس کو، اور ڈرتا

ہوں کہ کھا جائے اس کو بھیڑیا، اور تم اس سے بے خبر رہو۔ ف

ف8 ان کو بھیڑیے کا بہانہ کرنا تھا وہی ان کے دل میں خوف آیا۔

۱۴۔ بولے، اگر کھا گیا اس کو بھیڑیا، اور ہم یہ جماعت ہیں قوت ور، تو ہم نے سب کچھ گنوایا۔

۱۵۔ پھر جب لے کر چلے اس کو اور متفق ہوئے کہ ڈالیں اس کو گمنام کنوئیں میں۔ اور ہم نے اشارت (وحی) کی اس کو، کہ تو جتاوے گا ان کو ان کا کام، اور وہ نہ جانیں گے۔ ف

ف8 پھر جب لے کر چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا اس واسطے کہ لائق بیان نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا راہ میں برا کہتے اور مارتے لے گئے نہ ان کے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر پھر کنوئیں میں ڈالا وہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے تب رسی میں باندھ کر لٹکایا آدھی دور سے چھوڑ دیا پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشہ میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے

اور بھائیوں نے کرتہ اتار کر ننگا ڈالا تب حق تعالیٰ کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو ان کو یاد دلاوے گا ان کا کام۔

۱۶۔ اور آئے اپنے باپ پاس، اندھیرا پڑے، روتے۔

۱۷۔ کہنے لگے، اے باپ! ہم لگے دوڑنے آگے نکلنے کو، اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس، پھر اس کو کھا گیا بھیڑیا۔ اور تو باور (یقین) نہ کرے گا ہمارا کہنا، اگرچہ ہم سچے ہوں۔

۱۸۔ اور لائے اس کے کرتے پر لہو لگا جھوٹ۔ بولا! کوئی نہیں! بلکہ بنا دی تم کو تمہارے جیوں (نفس) نے ایک بات۔ اب صبر ہی بن آئے (بہتر ہے)۔ اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو بتاتے ہو۔ **ف**

ف8 یعنی کرتے پر لہو وہی تھا ان کا جھوٹ بھیڑیا کھاتا تو کرتہ ثابت کب چھوڑ جاتا۔

۱۹۔ اور آیا ایک قافلہ، پھر بھیجا اپنا پنہارا (سقّا)، اس نے لٹکایا اپنا ڈول۔ بولا، کیا خوشی کی بات ہے! یہ ہے ایک لڑکا۔ اور چھپا لیا اس کو پونجی سمجھ کر۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 کنوئیں میں سے حضرت یوسفؑ ڈول میں ہو بیٹھے کھینچنے والے نے ان کا حسن دیکھ کر خوشی سے پکارا کہ قیمت کو یہ بکے گا اور اللہ

تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کرتے ہیں شاید یہ مراد ہو کریہود اس جگہ یہ قصہ بدلتے ہیں توریت میں بدل ڈالا ہے تا اپنے باپ دادوں پر عیب نہ آوے۔

۲۰۔ اور بیچ آئے اس کو ناقص (کم) مول کو، گنتی کی کئی پاؤلیاں (درہم)۔ اور ہو رہے تھے اس سے بیزار۔ ف

ف8 اگلے دن بھائی گئے کنوئیں میں نہ پایا، قافلہ پر دعوی کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درہم کو بیچ ڈالا درہم قریب ہے پاؤلی کے نو بھائیوں نے دو دو درہم بانٹے ایک نے حصہ نہ لیا پھر آگے قافلہ والوں نے مصر میں جا کر بیچا حق تعالیٰ نے صریحاً ایک بیچنا فرمایا پردہ

پوشی کو لیکن اشارے سے معلوم ہوا کہ سستے مول تو اسی جگہ بیچا ہے۔

۲۱۔ اور کہا جس شخص نے خرید کیا اس کو مصر سے اپنی عورت کو، آبرو سے رکھ اس کو، شاید ہمارے کام آئے، یا ہم کر (بنا) لیں اس کو بیٹا۔ اور اسطرح جگہ دی ہم نے یوسف کو اس ملک میں۔ اور اس واسطے کہ اس کو سکھا دیں کچھ کل بٹھانی (معاملہ فہمی) باتوں کی۔ اور اللہ جیت (غالب) رہتا ہے اپنا کام، اور اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ف

ف8 مصر میں عزیز نے مول لیا عزیز کہتے تھے بادشاہ کے مختار کو اس نے ہوشیار دیکھ کر غلاموں کی طرح نہ رکھا فرزند کی طرح رکھا کہ

کاروبار میں نائب ہوگا اس طرح حق تعالیٰ نے اس ملک میں ان کا قدم جمایا پھر ان کے سبب سے سارے بنی اسرائیل کو بسایا اور یہ بھی منظور تھا کہ سرداروں کی صحبت دیکھیں تا رمزو اشارہ سمجھنے کا سلیقہ کمال پکڑیں اور علم خدائی پورا پاویں اور اللہ جیت رہتا ہے یعنی بھائیوں نے چاہا کہ ان کو گرادیں اسی میں یہ چڑھ گئے۔

۲۲۔ اور جب پہنچا قوت کو، دیا ہم نے اس کو حکمت اور علم۔ اور ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی والوں کو۔ **ف**

ف8 حکم دیا یعنی عقل سے مشکل باتیں حل کرتے اور علم اللہ کا دین۔

۲۳۔ اور پھسلایا اس کو عورت نے، جس کے گھر میں تھا، اپنا جی (نفس) تھامنے سے، اور بند کیئے دروازے اور بولی، شتابی (جلدی) کر۔ کہا، خدا کی پناہ! وہ عزیز مالک ہے میرا، اچھی طرح رکھا ہے مجھ کو۔ البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس کے ناموس میں کیونکر دخل کروں۔

۲۴۔ اور البتہ عورت نے فکر کی اس کی اور اس نے (بھی) فکر کی (ہوتی) عورت کی۔ اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھی قدرت (برہان) اپنے رب

کی۔ یوں ہی ہوا، اس واسطے کہ ہٹائیں اس سے برائی اور بے حیائی۔

البتہ وہ ہے ہمارے چنے بندوں میں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 نقل ہے کہ حضرت یعقوب کی صورت ان کو نظر آئی انگلی دانت میں، باقی خیال گناہ گناہ نہیں اور اگر گناہ ہے تو کمتر سا اصل گناہ سے پیغمبر کو بچا لیا ہے اللہ نے۔

۲۵۔ اور دونوں دوڑے دروازے کو، اور عورت نے چیر ڈالا اس کا کرتہ پیچھے سے، اور دونوں مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے

پاس، بولی، کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں برائی،

مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھ کی مار۔ ف

ف8 حضرت یوسف دوڑے نکل جانے کو وہ دوڑی پکڑنے کو۔

۲۶۔ یوسف بولا، اسی نے خواہش کی مجھ سے، کہ نہ تھاموں اپنا جی،
اور گواہی دی ایک گواہ نے، عورت کے لوگوں میں سے۔ اگر ہے
اس کا کرتہ پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ ہے جھوٹا۔
۲۷۔ اور اگر ہے اس کا کرتہ پھٹا پیچھے سے، تو یہ جھوٹی اور وہ ہے سچا۔

ف

ف8 اس عورت کا ناتے دار ایک لڑکا دودھ پیتا یہ بول اٹھا۔

۲۸۔ پھر جب دیکھا عزیز نے کرتہ اس کا پھٹا پیچھے سے، کہا، بیشک یہ ایک فریب ہے عورتوں کا۔ البتہ تمہارا فریب بڑا ہے۔

۲۹۔ یوسف! جانے دے یہ مذکور، اور عورت! (بیوی) تو بخشوا اپنا گناہ۔ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی۔

۳۰۔ اور کہنے لگیں کئی عورتیں اس شہر میں، عزیز کی عورت خواہش کرتی ہے اپنے غلام سے اس کا جی، فریفتہ ہو گئی اس کی محبت میں۔ ہم تو دیکھتے ہیں وہ بہکی ہے صریح (کھلی)۔ ف

ف8 یعنی غلام اس قابل کیا ہو گا۔

۳۱۔ پھر جب سنا اس نے ان کا فریب، بلاوا بھیجا ان کو اور تیار کی ان کے واسطے ایک مجلس، اور دی ان کو ہر ایک کے ہاتھ میں چھری، اور بولی، یوسف! نکل آ ان کے سامنے۔ پھر جب دیکھا اس کو، دہشت میں آ گئیں اس کے اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ۔ اور کہنے لگیں، حاشا اللہ! نہیں یہ شخص آدمی۔ یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ۔ ف

- - -

ف8 چھریاں دی تھیں میوہ کھانے کو ان کا حسن دیکھ کر بے حواس ہو گئیں چھری سے ہاتھ کٹ گئے۔

۳۲۔ بولی، سو یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تم نے مجھ کو اس کے واسطے۔ اور میں نے چاہا اس سے اس کا جی، پھر اس نے تھام رکھا، اور مقرر اگر نہ کرے گا جو میں اس کو کہتی ہوں، البتہ قید پڑے گا، اور رہو گا بے عزت۔ ف

ف8 ان کے روبرو یہ بات کہی تا ہو بھی سمجھاویں اور حضرت یوسفؑ ڈر کر قبول کریں۔

۳۳۔ یوسف بولا، اے رب! مجھ کو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھ کو بلاتی ہیں۔ اور اگر تو نہ دفع کرے مجھ سے ان کا فریب، تو مائل ہو جاؤں ان کی طرف اور ہو جاؤں بے عقل۔

۳۴۔ سو قبول کر لی اس کی دعا اس کے رب نے، پھر دفع کیا اس سے ان کا فریب۔ البتہ (بیشک) وہ ہے سننے والا خبر دار۔ ف

ف8 ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگے سے قید پڑے لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ ان کا فریب دفع کیا اور قید ہونا تھا قسمت میں آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کر اپنے حق میں برائی نہ مانگے پوری بھلائی مانگے گو کہ وہی ہو گا جو قسمت میں ہے۔

۳۵۔ پھر یوں سوجھا لوگوں کو، وہ نشانیاں دیکھے پر (دیکھنے کے بعد

بھی)، کہ قید رکھیں اس کو ایک مدّت۔ ف

۔۔۔

ف8 اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ گناہ عورت کا ہے تو بھی ان کو

قید کیا تا بدنامی خلق میں عورت سے اترے یا اس واسطے کہ اس کی نظر

سے دور رہیں۔

۳٦۔ اور داخل ہوئے بندی (قید) خانہ میں اس کے ساتھ دو جوان۔

کہنے لگا اس۔۔۔ میں سے ایک، میں دیکھتا ہوں کہ میں نچوڑتا ہوں

شراب۔ اور دوسرے نے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ اٹھا رہا ہوں اپنے

سر پر روٹی، کہ جانور کھاتے ہیں اس میں سے۔ بتا ہم کو اس کی تعبیر۔

ہم دیکھتے ہیں تجھ کو نیکی والا۔ ف

۔۔۔

ف8 جس نے شراب دیکھا وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا دوسرا نانبائی تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونوں قید تھے آخر نانبائی پر ثابت ہوئی۔

۳۷۔ بولا، نہ آنے پائے گا تم کو کھانا، جو ہر روز تم کو ملتا ہے، مگر بتا چکوں گا تم کو اس کی تعبیر، اس کے آنے سے پہلے۔ یہ علم ہے کہ مجھ

کو سکھایا میرے رب نے ۔ میں نے چھوڑا دین اس قوم کا کہ یقین

نہیں رکھتے اللہ پر، اور آخرت سے وہ منکر ہیں ۔ ف

۔۔۔

ف8 حق تعالیٰ نے قید میں یہ حکمت رکھی کہ ان کا دل کافروں کی

محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا چاہا کہ اول ان کو دین کی

بات سناویں پیچھے تعبیر خواب کہیں اس واسطے تسلی کر دی تا نہ

گھبراویں کہا کہ کھانے کے وقت تک وہ بھی بتا دوں گا۔

۳۸۔ اور پکڑا میں نے دین اپنے باپ دادوں کا، ابراہیم اور اسحٰق اور

یعقوب کا۔ ہمارا کام نہیں شریک کریں اللہ کا کسی چیز کو۔ یہ فضل

ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگوں پر لیکن بہت لوگ بھلا نہیں مانتے ۔

ف

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق کے حق میں فضل ہے کہ ہم سے راہ سیکھیں ۔

۳۹۔ اے رفیقو بندی (قید) خانے کے ! بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست ۔

۴۰۔ کچھ نہیں پوجتے ہو سوا اس کے ، مگر نام ہیں کے رکھ لئے ہیں تم نے ، اور تمہارے باپ دادوں نے ، نہیں اتاری اللہ نے ان کی

سند۔ حکومت نہیں ہے کسی کی سوا اللہ کے، اس نے فرما دیا کہ نہ پوجو
مگر اسی کو۔ یہی ہے راہ سیدھی، پر بہت لوگ ہیں جانتے۔

۴۱۔ اے رفیقو بندی (قید) خانے کے، ایک جو ہے تم دونوں میں،
سو پلائے گا اپنے خاوند (آقا) کو شراب، اور دوسرا جو ہے سو سولی
چڑھے گا، پھر کھائیں جانور اس کے سر میں سے۔ فیصلہ ہوا (ہو چکا
اس) کام (کا)، جس کو تحقیق (جاننا) تم چاہتے تھے۔

۴۲۔ اور کہہ دیا اس کو، جس کو اٹکلا کر (قیاس کیا تھا کہ) بچے گا ان
دونوں میں میرا ذکر کریو اپنے خاوند (آقا) پاس۔ سو بھلا دیا اس کو
شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند (آقا) سے، پھر رہ گیا (پڑا) قید میں کئی
برس۔ **ف**

- - -

ف8 فرمایا کہ ایک مارا جائے گا، اس کو نہ کہا کہ تو ہے یہ خلق نیک ہے اللہ نے فرمایا کہ اس کو اٹکلا کہ بچے گا معلوم ہوا کہ تعبیر خواب یقین نہیں اٹکل ہے مگر پیغمبر اٹکل کرے سو بیشک ہے حضرت یوسفؑ نے اسباب کی سعی کی میرا ذکر کریو بادشاہ پاس وہ بھول گیا تا پیغمبر کا دل اسباب پر نہ ٹھہرے کئی برس رہے قید میں اکثر لوگ کہتے ہیں سات برس رہے۔

۴۳۔ اور کہا بادشاہ نے، میں خواب دیکھتا ہوں سات گائیں موٹی، ان کو کھاتی ہیں سات دبلی، اور سات بالیں ہری اور دوسری سوکھی۔ اے دربار والو! تعبیر کہو مجھ سے میرے خواب کی، اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے۔

۴۴۔ بولے، یہ اڑتے خواب ہیں۔ اور ہم کو تعبیر خوابوں کی معلوم نہیں۔

۴۵۔ اور بولا وہ جو بچا تھا ان دونوں میں، اور یاد کیا مدّت کے بعد، میں بتاؤں تم کو اس کی تعبیر، سو تم مجھ کو بھیجو۔

۴۶۔ جا کر کہا، یوسف اے سچے! حکم دے ہم کو اس خواب میں، سات گائیں موٹی، ان کو کھائیں سات دبلی، اور سات بالیں ہری، اور دوسری سوکھی، کہ میں لے جاؤں لوگوں پاس شاید ان کو (بھی) معلوم ہو (تعبیر اس کی اور آپ کا مقام و مرتبہ)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی تیری قدر معلوم ہو۔

۴۷۔ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگ کر۔ سو جو کاٹو اس کو چھوڑ دو اس کی بال میں، مگر تھوڑا جو کھاتے ہو۔

۴۸۔ پھر آئیں گے اس پیچھے سات برس سختی کے، کھائیں جو رکھا تم نے ان کے واسطے، مگر تھوڑا جو روک رکھو گے۔

۴۹۔ پھر آئے گا اس پیچھے ایک برس، اس میں مینہ پائیں گے لوگ اور اس میں رس نچوڑیں گے۔ ف

ف8 رس نچوڑنا واسطے شراب ساز کے فرمایا اور سات برس کا ذخیرہ بال میں رکھوایا تا زمین گل نہ جاوے سات برس قحط ہو گا جب تک پورا پڑے۔

۵۰۔ اور کہا بادشاہ نے، لے آؤ اس کو میرے پاس۔ پھر جب پہنچا اس پاس بھیجا آدمی، کہا، پھر (واپس) جا اپنے خاوند (آقا) پاس، اور پوچھ اس سے کیا حقیقت ہے ان عورتوں کی؟ جنھوں نے کاٹے ہاتھ اپنے۔ میرا رب تو ان کا فریب سب جانتا ہے۔ ف

ف8 وہی قصہ یاد دلایا کہ وہ عورتیں شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو وہ کھول دیں کہ تقصیر کس کی ہے۔

۵۱۔ کہا بادشاہ نے عورتوں کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب تم نے پھسلایا یوسف کو اس کے جی سے۔ بولیں، حاشا اللہ! ہم کو معلوم

نہیں اس پر کچھ برائی۔ بولی عورت عزیز کی، اب کھل گئی سچی بات،
میں نے پھسلایا تھا اس کو اس کے جی سے، اور وہ سچا ہے۔ **ف**

ف8 حضرت یوسفؑ نے سب کا فریب فرمایا اس واسطے کہ ایک کا فریب تھا اور سب اس کی مددگار تھیں اور فریب والی کا نام نہ لیا حق پرورش کو اور بادشاہ نے پوچھا تم نے پھسلایا تھا اس واسطے کہ وہ جانیں بادشاہ خبر رکھتا ہے پھر جھوٹ نہ بولیں۔

۵۲۔ یوسف نے کہا، اتنا اس واسطے کہ وہ شخص معلوم کرے، کہ میں نے چوری نہیں کی، اس عزیز کی چھپ کر، اور یوں کہ اللہ نہیں چلاتا فریب دغا بازوں کا۔

۵۳۔ اور میں پاک نہیں کہتا اپنے جی (نفس) کو۔ جی (نفس) تو سکھاتا ہے برائی، مگر جو رحم کیا میرے رب نے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مہربان۔

۵۴۔ اور کہا بادشاہ نے، لے آؤ اس کو میرے پاس، میں خاص کر رکھوں اس کو اپنے کام میں۔ پھر جب بات چیت کی اس سے کہا، سچ تو نے آج ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہو کر۔ ف

ف8 اب سے عزیز کا علاقہ موقوف کیا اپنی صحبت میں رکھا۔

۵۵۔ یوسف نے کہا، مجھ کو مقرر کر ملک کے خزانوں پر۔ میں خوب

نگہبان ہوں خبردار۔ ف

۔۔۔

ف8 انہوں نے آپ یہ خدمت طلب کی تا صحبت اہل دنیا سے دور

رہیں اور خواب کی تعبیر اور کسی سے نہ بن آئی۔

۵٦۔ اور یوں قدرت دی ہم نے یوسف کو اس زمین میں۔ جگہ

پکڑے اس میں جہاں چاہے۔ پہنچاتے ہیں ہم اپنی مہر (رحمت) جس

کو چاہیں۔ اور ضائع نہیں کرتے ہم نیگ (اجر) بھلائی والوں کا۔

۵۷۔ اور نیگ (اجر) آخرت کا بہتر ہے ان کو جو یقین لائے، اور

رہے پرہیزگاری میں۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ جواب ہوا ان کے سوال کا کہ اولاد ابراہیم اس طرح شام

سے آئی مصر میں آئی اور بیان ہوا کہ بھائیوں نے حضرت یوسفؑ کو

گھر سے دور پھینکا تا ذلیل ہو اللہ نے زیادہ عزت دی اور ملک پر اختیار

دیا ویسا ہی ہوا ہمارے حضرت کو۔

۵۸۔ اور آئے بھائی یوسف کے، پھر داخل ہوئے اس پاس، تو اس

نے پہچانا ان کو، اور وہ نہیں پہچانتے۔ ف

ف8 جب حضرت یوسفؑ ملک مصر پر مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس خوب آبادی کی اور ملک کا اناج بھرتے گئے پھر سات برس کے قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھا کر بکوایا اپنے ملک والوں کو اور پردیسیوں کو برابر مگر پردیسی کو ایک اونٹ سے زیادہ نہ دیتے اس میں خلق بچی قحط سے اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے ان کے بھائی آئے خرید کو۔

۵۹۔ اور جب تیار کر دیا ان کو ان کا اسباب، کہا لے آؤ میرے پاس ایک بھائی، جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے، تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں پوری دیتا ہوں بھرتی اور خوب اتارتا ہوں۔ **ف**

- - -

ف8 سب سے چھوٹا بھائی حضرت یوسفؑ کا سگا بھائی تھا اس کو بلوایا۔

۶۰۔ پھر اگر اس کو نہ لائے میرے پاس تو بھرتی نہیں تم کو میرے نزدیک، اور میرے پاس نہ آؤ۔

۶۱۔ بولے ہم خواہش کریں گے اس کے باپ سے، اور البتہ ہم کو کرنا ہے۔

۶۲۔ اور کہہ دیا، خدمتگاروں کو اپنے رکھ دو ان کی پونجی ان کے بوجھوں (سامان) میں، شاید اس کو پہچانیں، جب پھر (لوٹ) کر جائیں اپنے گھر، شاید وہ پھر (لوٹ کر) آئیں۔ ف

۔۔۔

ف8 جو قیمت لائے تھے وہ چھپا کر اناج کے بوجھوں میں ڈال دی احسان کر کر۔

٦٣۔ پھر جب پھر (لوٹ) گئےؔ اپنے باپ پاس، بولے، اے باپ بند ہوئی ہم سے بھرتی (رسد غلہ کی)، سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا، کہ بھرتی (غلہ) لائیں، اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

٦٤۔ کہا، میں اعتبار کروں تمہارا اس پر وہی، جیسا اعتبار کیا تھا اس کے بھائی پر پہلے۔ سو اللہ بہتر ہے نگہبان، اور وہ ہے سب مہربانوں سے مہربان۔

٦٥۔ اور جب کھولی اپنی چیز بست (سامان)، پائی اپنی پونجی پھری (لوٹی) آئی ان کی طرف۔ بولے، اے باپ! وہی جو ہم مانگتے ہیں۔ یہ پونجی ہماری پھیر (لوٹا) دی ہم کو، اور رسد لائیں ہم اپنے گھر کو، اور خبرداری کریں اپنے بھائی کی، اور زیادہ لیں بھرتی (غلہ) ایک اونٹ کی۔ وہ بھرتی (غلہ) آسان ہے (مفت کا ہوگا)۔

٦٦۔ کہا ہرگز نہ بھیجوں گا اس کو ساتھ تمہارے، جب تک (نہ) دو مجھ کو عہد خدا کا کہ البتہ پہنچا دو گے میرے پاس اس کو، مگر کہ گھیرے جاؤ تم سارے۔ پھر جب دیا اس کو عہد سب نے، بولا، ذمہ اللہ کا ہے جو باتیں ہم کہتے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ظاہر کا اسباب بھی پختہ کرلیا اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھا، یہی حکم ہے ہر کسی کو۔

٦٧۔ اور کہا، اے بیٹو! نہ داخل ہوجیو (ہونا تم سب) ایک (ہی) دروازے سے، اور پھوا (بلکہ داخل ہونا) کئی دروازوں سے جدا جدا، اور میں نہیں بچا سکتا تم کو اللہ کی کسی چیز (مشیت) سے۔ حکم کسی کا نہیں سوا اللہ کے۔ اسی پر مجھ کو بھروسہ ہے، اور اسی پر بھروسہ (کرنا) چاہئیے بھروسا کرنے والوں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا بھروسا اللہ پر کیا ٹوک لگنی غلط نہیں اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے۔

٦٨۔ اور جب داخل ہوئے جہاں سے کہا تھا ان کے باپ نے۔ کچھ نہ بچا سکتا تھا ان کو اللہ کی کسی چیز (مشیت) سے۔ مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی میں، سو کر چکا۔ اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھائے سے، لیکن بہت لوگ خبر نہیں رکھتے۔ ف

- - -

ف8 یعنی جس طرح کہا تھا داخل ہوئے تو اگرچہ ٹوک نہ لگی لیکن تقدیر اور طرف سے آئی تقدیر دفع نہیں ہوتی سو جن کو علم ہے ان کو تقدیر کا

یقین اور اسباب کا بچاؤ دونوں ہو سکتے ہیں اور بے علم سے ایک ہو تو دوسرا نہ ہو۔

٦٩۔ اور جب داخل ہوئے یوسف کے پاس، اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو، کہا میں ہوں تیرا بھائی، سو تو غمگین نہ رہ ان کاموں سے جو کرتے رہے ہیں۔ ف

ف8 اس بھائی کو جو حضرت یوسفؑ نے آرزو سے بلایا اوروں کو حسد لگا اس سفر میں اس کو ہر بات پر جھڑکتے اور طعنے دیتے اب حضرت یوسفؑ نے تسلی کر دی۔

۷۰۔ پھر جب تیار کر دیا ان کو اسباب ان کا رکھ دیا پینے کا باسن (برتن) بوجھ (سامان) میں اپنے بھائی کے، پھر پکارا پکارنے والا، اے قافلے والو! تم مقرر (تو یقیناً) چور ہو۔

۷۱۔ کہنے لگے منہ کر کر ان کی طرف، تم کیا نہیں پاتے ؟

۷۲۔ بولے ہم نہیں پاتے بادشاہ کا ماپ اور جو کوئی وہ لائے، اس کو ایک بوجھ اونٹ کا، اور میں ہوں اس کا ضامن۔ ف

ف8 باسن بادشاہ کے پینے کا چاندی کا اس کی پیاس پر ماپا تھا یا اناج ماپنے کا اور گھوڑے اس میں پانی پیتے حضرت یوسفؑ نے ان کو چور کہوایا جھوٹ نہیں حضرت یوسفؑ کو باپ کی چوری سے پیچ ڈالا۔

۷۳۔ کہنے لگے قسم اللہ کی! تم کو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہیں آئے ملک میں اور نہ ہم کبھی چور تھے۔

۷۴۔ بولے، پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو۔

۷۵۔ کہنے لگے اس کی سزا یہ کہ جس کے بوجھ میں پائے، وہی جائے اس کے بدلے میں۔ ہم یہی سزا دیتے ہیں گنہگاروں کو۔ **ف**

ف8 حضرت یعقوبؑ کے دین میں تھا کہ چور غلام ہو رہے ایک برس تک۔

۷۶۔ پھر شروع کیا یوسف نے ان کی خرجیاں (تھیلیاں) دیکھنی، پہلے اپنے بھائی کی خرجی (تھیلی) سے، پیچھے وہ باسن (برتن) نکالا خرجی

(تھیلی) سے اپنے بھائی کی۔ یوں داؤ بتا دیا ہم نے یوسف کو۔ ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو انصاف میں اس بادشاہ کے، مگر جو چاہے اللہ۔ ہم درجے بلند کرتے ہیں جس کو چاہیں۔ اور ہر خبر والے سے اوپر ہے ایک خبردار۔ ف

ف8 یعنی بھائیوں کی زبان سے آپ ہی نکلا کہ چور کو غلام کر لو اسی پر پکڑے گئے نہیں تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا۔

،،۔ کہنے لگے، اگر اس نے چرایا، تو چوری کی ہے ایک اس کے بھائی نے بھی پہلے۔ تب آہستہ کہا یوسف نے اپنے جی میں اور ان کو نہ

جتایا۔ بولا کہ تم اور بد تر ہو درجے میں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم

بتاتے ہو۔ ف

ف8 یعنی تم نے ایسی چوری کی کہ بھائی کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا اور

میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے ان پر چوری کا طعن دیا وہ قصہ یہ

کہ حضرت یوسفؑ کو پھوپھی نے پالا جب بڑے ہوئے تو باپ نے

چاہا اپنے پاس رکھیں پھوپھی کو محبت تھی چھپا کر ایک ٹپکا ان کی کمر

سے باندھ دیا پھر اس کو ڈھونڈنے لگی لوگوں میں چرچا ہوا آخر ان کی کمر

سے نکلا موافق اس دین کے ایک برس پھوپھی کے پاس اور رہے۔

۷۸۔ کہنے لگے، اے عزیز! اس کا ایک باپ ہے بوڑھا، بڑی عمر کا، سو رکھ لے ایک ہم میں سے اس کی جگہ۔ ہم دیکھتے ہیں تو ہے احسان کرنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بیٹا بوڑھے باپ کا ہاتھ پکڑے پھرتا ہے۔

۷۹۔ بولا، اللہ پناہ دے! کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر جس پاس پائی اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے۔

۸۰۔ پھر جب ناامید ہوئے اس سے، اکیلے بیٹھے مصلحت کو۔ بولا، ان میں بڑا، تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا، اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال میں۔ سو میں نہ سرکوں

گا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھ کو باپ میرا، یا قضیہ چکا (فیصلہ کر) دے اللہ میری طرف۔ اور وہ ہے سب سے بہتر چکانے (فیصلہ کرنے) والا۔ ف

ف8 یعنی اور بھائیوں کو رخصت کیا، بڑا بھائی رہ گیا اس توقع پر شاید مہربان ہو کر خلاص کر دیں۔

۸۱۔ پھر (لوٹ) جاؤ اپنے باپ پاس اور کہو، اے باپ، تیرے بیٹے نے چوری کی۔ اور ہم نے وہی کہا تھا جو ہم کو خبر تھی، اور ہم کو غیب کی خبر یاد نہ تھی۔ ف

ف8 یعنی تم کو قول دیا تھا اپنی دانست میں پر اور چوری کی خبر نہ تھی یا ہم نے چوری کو پکڑ رکھنا بتایا اپنے دین کے موافق نہ معلوم تھا کہ بھائی چور رہے۔

۸۲۔ اور پوچھ لے اس بستی سے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے ہیں۔ اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں۔

۸۳۔ بولا کوئی نہیں! بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات اب صبر ہے بن آئے (بہتر)۔ شاید اللہ لے آئے مرے پاس ان سب کو۔ (بیشک) وہی ہے، خبردار حکمتوں والا۔ ف

ف8 پہلی بار کی بے اعتباری سے اب کے بھی حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کا اعتبار نہ کیا لیکن نبی کا کلام جھوٹ نہیں بیٹوں کی بنائی بات تھی حضرت یوسفؑ بھی بیٹے تھے۔

۸۴۔ اور الٹا پھرا ان کے پاس سے اور بولا، اے افسوس یوسف پر! اور سفید ہو گئیں آنکھیں اس کی غم سے، سو وہ آپ کو گھونٹ (دل ہی دل میں غم کھا) رہا تھا۔ ف

ف8 غم کی بات منہ سے نہ نکالتا تھا مگر اس وقت بے اختیار اتنا نکلا ایسا درد اتنی مدت دبا رکھنا کس کا کام سوا پیغمبر کے۔

۸۵۔ کہنے لگے، قسم اللہ کی! تو نہ چھوڑے گا یاد یوسف کی جب تک کہ

گل جائے یا ہو جائے مردہ۔ **ف**

- - -

ف8 اس بیٹے کے جانے سے پھر یوسف کا غم تازہ ہوا۔

۸۶۔ بولا، میں تو کھولتا ہوں اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس، اور جانتا

ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی تم کیا مجھ کو صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبر وہ ہے جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق کی میں تو اسی سے کہتا ہوں جس نے درد دیا اور یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھ پر آزمائش ہے دیکھو کس حد کو پہنچ کر بس ہو۔

۸۷۔ اے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اس کے بھائی کی، اور مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے۔ بیشک ناامید نہیں اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو منکر ہیں۔

۸۸۔ پھر جب داخل ہوئے اس کے پاس، بولے، اے عزیز! پڑی ہے ہم پر اور ہمارے گھر پر سختی، اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص، سو پوری دے ہم کو بھرتی (غلے کی) اور خیرات کر (ہمارے بھائی کی) ہم پر۔ اللہ بدلہ دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 قحط میں سب اسباب گھر کا بک گیا اب کی بار اون اور پنیر اور ایسی چیزیں لائے تھے اناج خریدنے کو یہ حال سن کر حضرت یوسفؑ کو رحم آیا، اپنے تئیں ظاہر کیا اور سارے گھر کو بلوا لیا۔

۸۹۔ کہا، کچھ خبر رکھتے ہو کیا کیا تم نے یوسف سے اور اس کے بھائی سے، جب تم کو سمجھ نہ تھی۔

۹۰۔ بولے، کیا سچ تو ہی ہے یوسف؟ کہا، میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے احسان کیا ہم پر۔ البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے (صبر کرے) تو اللہ نہیں کھوتا (ضائع کرتا) حق نیکی والوں کا۔ **ف**

ف8 جس پر تکلیف پڑے اور وہ شرع سے باہر نہ ہو اور گھبراوے نہیں تو آخر بلا سے زیادہ عطا ملے۔

۹۱۔ بولے! قسم اللہ کی! البتہ تجھ کو پسند رکھا اللہ نے ہم سے، اور ہم تھے چوکنے والے (خطاکار)۔ **ف**

ف8 یعنی تیرا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط۔

۹۲۔ کہا، کچھ الزام نہیں تم پر آج۔ بخشے اللہ تم کو، اور وہ ہے سب مہربانوں سے مہربان۔

۹۳۔ لے جاؤ یہ کرتہ میرا اور ڈالو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آئے آنکھوں سے دیکھتا۔ اور لے آؤ میرے پاس گھر (گھرانہ) اپنا سارا۔

ف

۔۔۔

ف8 ہر مرض کی اللہ کے ہاں دوا ہے آنکھیں گئی تھیں ایک شخص کے فراق میں اسی کے بدن کی چیز ملنے سے چنگی ہوئیں یہ کرامت تھی حضرت یوسفؑ کی۔

۹۴۔ اور جب جدا ہوا قافلہ، کہا ان کے باپ نے، میں پاتا ہوں بو یوسف کی، اگر نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا۔

۹۵۔ لوگ بولے، قسم اللہ کی! تو ہے اپنی اسی غلطی میں قدیم کی۔

۹۶۔ پھر جب پہنچا خوشخبری والا، ڈالا وہ کرتہ اس کے منہ پر تو الٹا پھرا آنکھوں سے دیکھتا۔ بولا، میں نے نہ کہا تھا تم کو؟ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔ **ف**

ف8 حضرت یوسفؑ نے کرتہ اور سواری اور خرچ بھیجا اپنے غلام کے ہاتھ اس نے آکر کرتہ منہ پر ڈال دیا اور خوش خبری دی اسی وقت آنکھیں کھل گئیں۔

۹۷۔ بولے، اے باپ! بخشوا ہمارے گناہوں کو، بیشک ہم تھے
چوکنے والے (خطاکار)۔
۹۸۔ کہا، رہو (ضرور) بخشواؤں گا تم کو اپنے رب سے۔ (بیشک)
وہی ہے بخشنے والا مہربان۔
۹۹۔ پھر جب داخل ہوئے یوسف پاس، جگہ دی اپنے پاس اپنے
ماں باپ کو، اور کہا داخل ہو مصر میں، اللہ نے چاہا تو خاطر جمع (امن)
سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 باہر شہر سے استقبال کو نکلے وہاں یہ کہا۔

۱۰۰۔ اور اونچا بٹھایا۔ اپنے ماں باپ کو تخت پر، اور سب گرے اس کے آگے سجدے میں۔ اور کہا، اے باپ! یہ بیان ہے میرے اس پہلے خواب کا، اس کو میرے رب نے سچ کیا۔ اور مجھ سے اس نے خوبی کی، جب مجھ کو نکالا قید سے، اور تم کو لے آیا گاؤں سے، بعد اس کے کہ جھگڑا اٹھایا شیطان نے، مجھ میں اور میرے بھائیوں میں۔ میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہے۔ بیشک وہی ہے خبردار حکمتوں والا۔ ف

ف8 جو اللہ کے احسان تھے سو ذکر کیے اور جو تکلیف تھی دخل شیطان سے اس کو منہ پر نہ لائے مجمل سنا دیا پہلے وقت میں سجدہ تعظیم تھے آپس کے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو کیا ہے اس وقت

اللہ نے وہ رواج موقوف کیا (آیت) 'وان اللہ المساجد للہ' ۔ الآیہ یہ اس وقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدمؑ کے وقت ہوا ہے ۔

۱۰۱ ۔ اے رب! تو نے دی مجھ کو کچھ حکومت اور سکھایا مجھ کو کچھ پھیر (فرق) باتوں کا ۔ اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے! تو ہی میرا کارساز دنیا میں اور آخرت میں ۔ موت دے مجھ کو اسلام پر اور ملا مجھ کو نیک بختوں میں ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 علم کامل پایا یا دولت کامل پائی اب شوق ہوا اپنے باپ دادے کے مراتب کا حضرت یعقوبؑ کی زندگی تک رہے دنیا کے کام میں پیچھے اپنے اختیار سے چھوڑ دیا۔

۱۰۲۔ یہ خبریں ہیں غیب کی، ہم بھیجتے ہیں تجھ کو۔ اور تو نہ تھا ان کے پاس، جب ٹھہرانے لگے اپنا کام، اور فریب کرنے لگے۔ ف

ف8 یعنی یہ مذکور توریت میں اور پہلی کتابوں میں بھی نہیں۔

۱۰۳۔ اور نہیں اکثر لوگ یقین لانے والے، اگرچہ تو للچائے۔

۱۰۴۔ اور تو مانگتا نہیں ان سے اس پر کچھ نیگ (اجر)۔ یہ تو اور کچھ نہیں مگر نصیحت سارے عالم کو۔

۱۰۵۔ اور بہتیری نشانیاں ہیں آسمان اور زمین میں، جن پر ہو نکلتے ہیں، اور ان پر دھیان نہیں کرتے۔

۱۰۶۔ اور یقین نہیں لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 یعنی منہ سے سب کہتے ہیں کہ خالق مالک سب کا وہی ہے پھر اوروں کو پکڑتے ہیں۔

۱۰۷۔ کیا نڈر ہوئے ہیں کہ آ ڈھا نکے ان کو ایک آفت اللہ کے عذاب
کی، یا آ پہنچے قیامت اچانک اور ان کو خبر نہ ہو۔

۱۰۸۔ کہہ، یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف، سمجھ بوجھ کر، میں
اور جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اللہ پاک ہے! اور میں نہیں شریک
بتانے والا۔

۱۰۹۔ اور جتنے بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے (رسول) یہی مرد تھے کہ حکم
(وحی) بھیجتے تھے ہم ان کو بستیوں کے رہنے والے۔ سو کیا یہ لوگ
نہیں پھرے ملک (زمین) میں کہ دیکھیں کیسا ہوا (انجام) آخر ان کا جو
ان سے پہلے تھے۔ اور پچھلا (آخرت کا) گھر تو بہتر ہے پرہیز والوں
(متقیوں) کو۔ اب کیا تم نہیں بوجھتے (سمجھتے)۔

۱۱۰۔ یہاں تک جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا تھا، پہنچی ان کو مدد ہماری، پھر بچا دیا جن کو ہم نے چاہا۔ اور پھیری (پلٹی) نہیں جاتی آفت ہماری گنہگار سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی وعدہ عذاب کو دیر لگی یہاں تک کہ رسول نومید لگے ہونے کہ شاید ہماری زندگی میں نہ آیا پیچھے آوے اور ان کے یار خیال کرنے لگے کہ شاید وعدہ خلاف تھا اتنے خیال سے آدمی کافر نہیں ہوتا اگر جانتا ہے کہ یہ خیال بد ہے۔

۱۱۱۔ البتہ ان کے احوال سے، اپنا احوال قیاس کرنا ہے عقل والوں کو۔ کچھ بات بنائی ہوئی نہیں، لیکن موافق اس کلام کے جو اس سے

پہلے ہے، اور کھولنا ہر چیز کا اور راہ سجھائی اور مہربانی ان لوگوں کو جو

یقین لاتے ہیں۔

* * *

۱۳ ۔ الرعد

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) ۔

۱ ۔ الف لام میم را، یہ آیتیں ہیں کتاب (کتاب الٰہی) کی ۔ اور جو کچھ اترا (نازل ہوا) تجھ کو تیرے رب سے ، سو تحقیق (عین حق) ہے ، لیکن بہت لوگ نہیں مانتے ۔

۲ ۔ اللہ وہ ہے ، جن نے اونچے بنائے آسمان بِن (بغیر) ستون (کے) (جیسا کہ تم) دیکھتے ہو، پھر قائم (جلوہ فرما) ہوا عرش پر، اور

کام لگایا (پابند کیا ایک قانون کے) سورج اور چاند۔ ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری (مقرر کی ہوئی) مدت تک۔ (وہی) تدبیر کرتا ہے (ہر) کام کی، کھولتا (کھول کھول کر بیان کرتا) ہے نشانیاں، شاید تم اپنے رب سے ملنا یقین کرو۔ ف

ف8 چلتا ہے ٹھہری مدت تک یعنی قیامت تک یا اپنے اپنے دور تک سورج ایک برس اور چاند ایک مہینے تک پھر نیا دور شروع کرتے ہیں۔

۳۔ اور وہی ہے جس نے پھیلائی زمین اور رکھے اس میں بوجھ (پہاڑوں کے لنگر)، اور (جاری کیں) ندیاں۔ اور ہر میوے کے

رکھے اس میں جوڑے دو ہرے (قِسم قسم کے)، ڈھانکتا ہے دن پر رات۔ اس میں نشانیاں ہیں ان کو جو دھیان (غور و فکر) کرتے ہیں۔

ف

۔۔۔

ف8 ہر میوہ کے جوڑے یعنی ایک قسم کامل ایک قسم ناقص اور رات دن ایک اندھیرا ایک اجالا رنگارنگ چیزیں بنانی نشان ہے کہ اپنی خوشی سے بنایا اگر ہر چیز خاصیت سے ہوتی تو ایک سی ہوتی۔

۴۔ اور زمین میں کئی کھیت (خطے) ہیں ملے ہوئے، اور باغ ہیں انگور کے، اور کھیتی، اور کھجوریں جڑملی، پاتے (جو سیراب ہوتے) ہیں ایک پانی (سے)۔ اور ہم زیادہ کرتے (فضیلت دیتے) ہیں ایک کو

ایک سے میوے (ذائقے) میں۔ اس میں نشانیاں ہیں ان کو جو بوجھتے (عقل سے کام لیتے) ہیں۔

۵۔ اور اگر تو اچنبھے کی بات چاہے، تو اچنبھا ہے ان کا کہنا، (کہ) کیا جب ہو گئے ہم مٹی (تو) کیا ہم نئے بنیں (از سرِ نو پیدا کئے جائیں) گے؟ وہی (لوگ) ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب سے۔ اور وہی (لوگ) ہیں کہ طوق ہیں ان کی گردنوں میں۔ اور وہ (لوگ) ہیں دوزخ والے، وہ اس میں رہا کریں گے۔

٦۔ اور شتاب (جلدی) چاہتے ہیں تجھ سے برائی، آگے (پہلے) بھلائی سے، اور ہو چکی ہیں ان سے پہلے کہاوتیں (عذاب کی مثالیں)۔ اور تیرا رب معاف بھی کرتا ہے لوگوں کو ان کی گنہگاری پر۔ اور (یقیناً) تیرے رب کی مار (بھی) سخت ہے۔ ف

...

ف8 برائی چاہتے ہیں آگے بھلائی سے یعنی ایمان نہیں قبول کرتے کہ سب خوبی پاویں انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں عذاب لے آؤ اور پہلے ہو چکی ہیں کہاوتیں یعنی عذاب ویسے جن کی کہاوتیں چلی ہیں۔

۷۔ اور کہتے ہیں منکر، کیوں نہ اتری اس پر کوئی نشانی اس کے رب سے؟ تو تو ڈر سنانے والا ہے، اور ہر قوم کو ہوا ہے راہ بتانے والا۔

۸۔ اللہ جانتا ہے جو پیٹ میں ہے رکھتی ہر مادہ، اور جو سکڑتے ہیں پیٹ، اور بڑھتے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہے اس پاس گنتی۔

۹۔ جاننے والا چھپے اور کھلے (ظاہر) کا، سب سے بڑا اوپر۔

۱۰۔ برابر ہے (اس کے لئے) تم میں جو چپکے بات کہے اور جو کہے
پکار کر، اور (وہ بھی) جو چھپ رہا ہے رات میں اور گلیوں (چلتا) پھرتا
ہے دن کو۔

۱۱۔ اس کو پھرنی والے (نگران) ہیں، بندے کے آگے سے اور
پیچھے سے، اس کو بچاتے (اس کی دیکھ بھال کرتے) ہیں اللہ کے حکم
سے۔ اللہ نہیں بدلتا، جو ہے کسی قوم کو، جب تک وہ نہ بدلیں جو اپنے
بیچ ہے، اور جب چاہے اللہ کسی قوم پر برائی، پھر وہ نہیں پھرتی۔ کوئی
نہیں ان کو اس بن (کے بغیر) مددگار۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ اپنی مہربانی اور نگہبانی سے محروم نہیں کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اس کی طرف سے رہی ہے جب تک وہ اپنی چال اللہ کے ساتھ نہ بدلیں۔

۱۲۔ وہی ہے تم کو دکھاتا ہے بجلی ڈر کو اور امید کو، اور اٹھاتا ہے بدلیاں (بادل) بھاری۔

۱۳۔ اور پڑھتی (تسبیح کرتی) ہے گرج (رعد) خوبیاں اس کی اور سب فرشتے (بھی تسبیح کرتے ہیں) اس کے ڈر سے۔ اور (وہی) بھیجتا ہے کڑاکے (بجلیاں)، پھر ڈالتا ہے جس پر چاہے، اور (جس وقت) یہ لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں، اور اس کی آن (طاقت) سخت ہے۔

۱۴۔ اسی کو پکارنا سچ ہے۔ اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوا، نہیں پہنچتے ان کے کام پر کچھ، مگر جیسے کوئی پھیلا رہا دو ہاتھ طرف پانی کے، کہ آ پہنچے اس کے منہ تک، اور وہ کبھی نہ پہنچے گا۔ اور جتنی پکار ہے منکروں کی سب بھٹکتی (بیکار) ہے۔ ف

ف8 کافر جن کو پکارتے ہیں بعضے خیال ہیں اور بعضے جن ہیں اور بعضے چیزیں ہیں کہ ان میں کچھ خواص ہیں لیکن اپنے خواص کے مالک نہیں پھر کیا حاصل ان کا پکارنا جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اسی قسم میں ہوں یہ اس کی مثال فرمائی۔

۱۵۔ اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی ہے آسمان و زمین میں، خوشی سے اور زور سے، اور ان کی پرچھائیاں (بھی سجدہ کرتی ہیں) صبح اور شام۔ (سجدہ) ف

ف8 جو اللہ پر یقین لایا خوشی سے سر رکھتا ہے اس کے حکم پر اور جو نہ یقین لایا آخر آخر اس پر بھی اسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیاں صبح و شام زمین پر پسر جاتی ہیں یہی ہے ان کا سجدہ۔

۱۶۔ پوچھ، کون ہے رب آسمان و زمین کا؟ کہہ، اللہ۔ کہہ، پھر تم نے پکڑے ہیں اس کے سوا حمایتی جو مالک نہیں اپنے بھلے برے کے؟ کہہ، کوئی برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھتا؟ یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور

اجالا؟ یا ٹھہرائے ہیں انہوں نے اللہ کے شریک، کہ انہوں نے کچھ بنایا ہے جیسے بنایا اللہ نے، پھر مل (مشتبہ ہو) گئی پیدائش ان کی نظر میں۔ کہہ، اللہ ہے بنانے والا ہر چیز کا، اور وہی ہے اکیلا زبردست۔

۱۷۔ اتارا (برسایا) آسمان سے پانی، پھر بھرے (بہہ نکلے) نالے اپنے اپنے (ظرف کے) موافق، پھر اوپر لایا وہ نالا (سیلاب) جھاگ پھولا ہوا۔ اور جس چیز (دھات کو دھونکتے (پگھلاتے) ہیں آگ میں واسطے زیور کے یا اسباب کے، اس میں بھی جھاگ ہے ویسا ہی۔ یوں ٹھہراتا (بیان کرتا) ہے اللہ صحیح اور غلط۔ سو وہ جو جھاگ ہے سو (زائل ہو) جاتا ہے سوکھ کر۔ اور وہ جو کام آتا ہے لوگوں کے، سو (باقی) رہتا ہے زمین میں۔ یوں بتاتا ہے اللہ کہاوتیں (مثالیں)۔

ف

ف8 یعنی آسمان سے دین حق اترتا ہے تو ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض لیتا ہے پھر حق اور باطل ٹھہرتا ہے تو میل ابھرتا ہے جیسے مینہ کا پانی زمین میں مل کر یا روپے تانبے کو دھکا کر میل ابھرتا ہے آخر جھاگ کو بنیاد نہیں اور کام کی چیز کو بنیاد ہے یہ حق اور باطل ٹھہرنا دنیا کی لڑائی مراد ہے آخر حق غالب ہے یا ہر ایک کے دل میں حق و باطل ٹھہرتا ہے آخر حق اس باطل کو مٹا کر صاف حق رہتا ہے۔

۱۸۔ جنھوں نے مانا ہے اپنے رب کا حکم، ان کو بھلائی ہے، اور جنھوں نے اس کا حکم نہ مانا، اگر ان پاس ہو جتنا کچھ زمین میں ہے

سارا، اوراس کے برابر (اور بھی) ساتھ اس کے، سب (دے) دیں
اپنی چھڑوائی (نجات) میں۔ ان لوگوں کو ہے براحساب۔ اور ٹھکانا
ان کا دوزخ ہے۔ اور بری ہے تیاری۔

۱۹۔ بھلا جو شخص جانتا ہے کہ جو کچھ اترا تجھ کو تیرے رب سے، تحقیق
(حق) ہے، برابر ہوگا اس کے جو اندھا ہے؟ وہی سمجھتے ہیں جن کو
عقل ہے۔

۲۰۔ وہ جو پورا کرتے ہیں اقرار اللہ کا اور نہیں توڑتے اقرار۔

۲۱۔ اور وہ کہ (جو) جوڑتے (رشتے ملاتے) ہیں جو اللہ نے فرمایا جوڑنا
(ملانا)، اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے، اور اندیشہ رکھتے ہیں برے
(سخت) حساب کا۔

۲۲۔ اور وہ جو ثابت (قدم) رہے، چاہتے توجہ (رضامندی) اپنے
رب کی، اور کھڑی (قائم) رکھی نماز، اور خرچ کیا ہمارے دئیے میں

سے چھپے اور کھلے (علانیہ)، اور کرتے ہیں برائی کے مقابل بھلائی، ان لوگوں کو ہے پچھلا (آخرت کا) گھر۔

۲۳۔ باغ میں رہنے کے، داخل ہوں گے ان میں اور وہ جو نیک ہوئے ان کے باپ دادوں میں، اور جوروؤں میں، اور اولاد میں، اور فرشتے آتے ہیں ان پاس ہر دروازے سے۔

۲۴۔ کہتے ہیں، سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم ثابت (قدم) رہے، سو خوب ملا پچھلا (آخرت کا) گھر۔

۲۵۔ اور جو لوگ توڑتے ہیں اقرار اللہ کا، اس کو پکا کر کر (پختہ کرنے کے بعد)، اور کاٹتے (قطع کرتے) ہیں جو چیز کہا اللہ نے اس کو جوڑنا (ملانا)، اور فساد اٹھاتے ہیں ملک (زمین) میں۔ ایسے لوگ، ان کو ہے لعنت، اور ان کو ہے برا گھر۔

۲۶۔ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جس کو چاہے اور تنگ۔ اور وہ ریجھے ہیں دنیا کی زندگی پر، اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا برتنا۔

۲۷۔ اور کہتے ہیں منکر کیوں نہ اتری اس پر کوئی نشانی اس کے رب سے۔ کہہ، اللہ بچلاتا (گمراہ کرتا) ہے جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع ہوا۔ **ف**

ف8 یعنی حق تعالیٰ کو ضرور نہیں کہ سب کو راہ پر لاوے یا نشانیاں بھیج کر ہر طرف ہدایت دے بلکہ یہی منظور ہے کہ کوئی بچلے اور کوئی راہ پائے سو جس کے دل میں رجوع آئی نشان ہے کہ اس کو سوجھانا چاہا۔

۲۸۔ وہ یقین لائے اور چین پکڑتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے۔ سنتا ہے! اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہیں دل۔

۲۹۔ جو یقین لائے اور کی نیکیاں، خوبی (خوش نصیبی) ہے ان کو، اور اچھا ٹھکانا۔

۳۰۔ اسی طرح تجھ کو بھیجا ہم نے (رسول بنا کر) ایک امت میں کہ ہو (گزر) چکی ہیں اس سے پہلے امتیں، تا (کہ) سنا دے تو ان کو جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف، اور وہ منکر ہوتے ہیں رحمٰن سے۔ تو کہہ، وہی رب میرا ہے، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف آتا ہوں چھوٹ کر۔ **ف**

ف8 یعنی گناہوں سے چھوٹ کر وہ منکر ہوتے ہیں رحمن سے

عرب کے اللہ تعالیٰ کا نام رحمن نہ بولتے تھے جب قرآن میں یہ نام
سنا کہنے لگے تو نے اپنا ایک معبود چھوڑ کر دوسرا پکڑا فرمایا کہ وہی میرا
ایک رب ہے جس نام سے پکاروں۔

۳۱۔ اور اگر کوئی قرآن ہوا ہوتا کہ چلے اس (کی تاثیر) سے پہاڑ، یا
ٹکڑے ہو اس (کے زور) سے زمین، یا بولے اس (کے اثر) سے
مردے (تب بھی ایمان نہ لاتے)۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ میں سب کام
(اختیار سارا)۔ سو کیا خاطر جمع (اطمینان) نہیں ایمان والوں کو اس پر
کہ اگر چاہے اللہ راہ پر لائے سب لوگ۔ اور پہنچتا رہے گا منکروں کو،
ان کے کیے پر کھڑکا (آفت)، یا اترے (نازل ہو) گا نزدیک ان کے

گھر سے، جب تک پہنچے وعدہ اللہ کا۔ بیشک اللہ خلاف نہیں کرتا

وعدہ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 مسلمان چاہتے ہوں گے کہ ایک نشانی بڑی سی آوے تو کافر مسلمان ہو جاویں سو فرمایا کہ اگر کسی قرآن سے یہ کام ہوئے ہوتے تو البتہ اس سے پہلے ہوتے لیکن اختیار اللہ کا ہے اور خاطر جمع اسی پر چاہیئے کہ اللہ نے یوں نہیں چاہا اگر چاہتا تو حکم کافی تھا لیکن کافر مسلمان یوں ہوں گے کہ ان پر آفت پڑتی رہے گی ان پر پڑے یا ہمسایہ پر جب تک سارے عرب ایمان میں آجاویں وہ آفت یہی تھی جہاد مسلمانوں کے ہاتھ سے۔

۳۲۔ اور ٹھٹھا (مذاق) کر چکے ہیں کتنے رسولوں سے تجھ سے آگے (پہلے)، سو ڈھیل دی میں نے منکروں کو، پھر اس کو پکڑا، تو (دیکھ لو) کیسا تھا میرا بدلا (عذاب)۔

۳۳۔ بھلا جو شخص (ذات) لئے کھڑا ہے ہر کسی کے سر پر اس کا کیا (کسب)۔ اور ٹھہرائے (ف) ہیں اللہ کے شریک۔ کہہ، ان کا نام لو۔ یا اللہ کو جتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا زمین میں یا کرتے ہو اوپر اوپر باتیں؟ کوئی نہیں! پر بھلے سوجھائے (خوشنما بنائے) ہیں منکروں کو ان کے فریب اور روکے گئے ہیں راہ سے۔ اور جس کو بچلائے (گمراہ کرے) اللہ سو کوئی نہیں اس کو (راہ) بتانے والا۔

ف8 یعنی وہ ان کو چھوڑ دے گا بن سزا دیئے۔

۳۴۔ ان کو مار پڑنی ہے دنیا کی زندگی میں، اور آخرت کی مار تو بہت سخت ہے ۔ اور کوئی نہیں ان کو اللہ سے بچانے والا۔

۳۵۔ احوال جنت کا، جو کہ وعدہ ملا ہے ڈر والوں کو۔ بہتی ہیں اس کے نیچے نہریں ۔ میوہ اس کا ہمیشہ ہے اور سایہ (لازوال) ۔ یہ بدلہ رہے ان کا جو بچتے رہے (متقی) ۔ اور بدلہ منکروں کا آگ ہے ۔

۳۶۔ اور جن کو ہم نے دی ہے کتاب، خوش ہوتے ہیں اس سے جو اترا (نازل ہوا) تیری طرف، اور بعضے فرقے نہیں مانتے اس کی بعضی بات ۔ کہہ ، مجھ کو یہی حکم ہوا، کہ بندگی کروں اللہ کی اور شریک نہ کروں اس کے ساتھ، اسی طرف بلاتا ہوں، اور اسی کی طرف میرا ٹھکانا۔

۳۷۔ اور اسی طرح اتارا ہم نے یہ کلام، حکم عربی زبان میں۔ اور اگر تو چلے ان کے شوق پر، بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا، کوئی نہیں تیرا اللہ سے حمایتی اور بچانے والا۔

۳۸۔ اور بھیجے ہیں ہم نے کتنے رسول تجھ سے آگے (پہلے)، اور دی تھیں ان کو جوروئیں (بیویاں) اور لڑکے۔ اور نہ تھا کسی رسول کو کہ لے آئے کوئی نشانی مگر اللہ کے اذن (حکم) سے۔ ہر وعدہ ہے لکھا ہوا۔

۳۹۔ مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکھتا ہے۔ اور اسی پاس ہے اصل کتاب۔ **ف**

۔۔۔

ف8 دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے بعضے اسباب ظاہر ہیں بعضے چھپے ہیں اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے جب اللہ چاہے اس کی تاثیر کا اندازے سے کم زیادہ کر دے جب چاہے ویسی ہی رکھے آدمی کبھی کنکر سے مرتا ہے اور گولی سے بچتا ہے اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم میں ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اندازے کو تقدیر کہتے ہیں یہ دو تقدیر ہیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی۔

۴۰۔ اور یا کبھی دکھا دیں ہم تجھ کو کوئی وعدہ، جو دیتے ہیں ان کو، یا تجھ کو بھر (اٹھا) لیں، سو تیرا ذمہ تو پہچانا ہے اور ہمارا ذمہ حساب لینا۔

۴۱۔ کیا نہیں دیکھتے کہ ہم چلے آتے ہیں زمین پر گھٹاتے اس کو کناروں سے۔ اور اللہ حکم کرتا ہے، کوئی نہیں کہ پیچھے ڈالے اس کا حکم۔ اور شتاب (جلد) لیتا ہے حساب۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ہم چلے آتے ہیں زمین پر گھٹاتے یعنی اسلام پھیلتا جاتا ہے عرب کے ملک میں اور کفر گھٹتا ہے۔

۴۲۔ اور فریب کر چکے ہیں ان سے اگلے (پہلے)، سو اللہ کے ہاتھ ہیں سب فریب۔ جانتا ہے جو کماتا ہے ہر جی۔ اور اب معلوم کریں گے منکر، کس کا ہوتا ہے پچھلا (آخرت کا) گھر۔

۴۳۔ اور کہتے ہیں منکر، تو بھیجا نہیں آیا (ہوا اللہ کا) ۔ کہہ، اللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے بیچ، اور (وہ شخص) جس کو خبر ہے کتاب کی۔

ف

۔۔۔

ف8 اللہ گواہ یوں ہے کہ سچ کو بڑھا دے اور جھوٹ کو مٹا دے اور گواہ ہیں پہلی کتاب جاننے والے کہ آگے بھی اسی طرح اتری ہے کتاب۔

* * *

۱۴۔ ابراہیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف۔ لام۔ را۔ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف
کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کو، ان کے رب کے حکم
سے، راہ پر اس (کے جو) زبردست سراا (قابل تعریف) ہے اللہ کی۔
۲۔ جس کا ہے سب جو کچھ آسمانوں وزمین میں۔ اور خرابی ہے
منکروں کو، ایک سخت عذاب سے۔

۳۔ جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے، اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے، اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی (ٹیڑھا پن)۔ وہ بھول پڑے ہیں دور (گمراہی میں دور نکل گئے ہیں)۔

۴۔ اور کوئی رسول نہیں بھیجا ہم نے، مگر بولی (زبان) بولتا اپنی قوم کی، کہ ان کے آگے کھولے (کھول کر سمجھائے)۔ پھر بھٹکاتا (گمراہ کرتا) ہے اللہ جس کو چاہے اور راہ (ہدایت) دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور وہ ہے زبردست حکمتوں والا۔

۵۔ اور بھیجا تھا ہم نے موسیٰ اپنی نشانیاں دے کر کہ نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے کو۔ اور یاد دلا ان کو دن اللہ کے۔ البتہ اس میں نشانیاں ہیں اس کو جو ثابت (قدم) رہنے والا ہے حق ماننے والا۔ ف

- - -

ف8 کافر کہتے تھے کہ اور بولی میں قرآن اترتا تو ہم یقین کرتے یہ تو اسی شخص کی بولی ہے شاید آپ کہہ لاتا ہو اس کا یہ جواب ہے۔

٦۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو، یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر، جب چھڑایا (نجات دلائی) تم کو فرعون کی قوم سے، دیتے تم کو بری مار، اور ذبح کرتے بیٹے تمہارے اور جیتی رکھتے عورتیں تمہاری۔ اور اس میں مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی۔

٧۔ اور جب سنا دیا تمہارے رب نے کہ اگر حق مانو گے تو اور دوں گا تم کو، اور اگر ناشکری کرو گے تو میری مار سخت ہے۔

۸۔ اور کہا موسیٰ نے اگر منکر ہو گئے تم اور جو لوگ زمین میں ہیں
سارے، تو اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔
۹۔ کیا نہیں پہنچی تم کو خبر ان کی جو پہلے تھے تم سے قوم نوح کی، اور
عاد اور ثمود۔ اور جو ان سے پیچھے (پہلے) ہوئے۔ ان کی خبر نہیں، مگر
اللہ کو۔ آئے ان پاس رسول ان کے، نشانیاں لے کر، پھر الٹے
دیئے ان کے ہاتھ ان کے منہ میں، اور بولے، ہم نہیں مانتے جو
تمہارے ہاتھ بھیجا، اور ہم کو شبہ ہے اس راہ میں جس طرف ہم کو
بلاتے ہو جس سے خاطر جمع (مطمئن) نہیں۔
۱۰۔ بولے ان کے رسول کیا اللہ میں شبہ ہے؟ جس نے بنائے
آسمان اور زمین۔ تم کو بلاتا ہے کہ بخشے کچھ گناہ تمہارے اور ڈھیل
دے تم کو ایک وعدہ تک جو ٹھہر چکا ہے۔ کہنے لگے، تم تو یہی آدمی

ہو ہم سے۔ چاہتے ہو کہ روک دو ہم کو ان چیزوں سے جن کو پوجتے
رہے ہمارے باپ دادے، سو لاؤ (ہمارے پاس) کوئی سند کھلی۔

١١۔ ان کو کہا ان کے رسولوں نے، ہم یہی آدمی ہیں جیسے تم، لیکن
اللہ احسان کرتا ہے، اپنے بندوں میں جس پر چاہے۔ اور ہمارا کام
نہیں کہ لے آئیں تم پاس سند مگر اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ پر بھروسہ
چاہئیے ایمان والوں کو۔ ف

- - -

ف8 یعنی سند دیکھے سے ایمان نہیں آتا اللہ کے دئیے سے آتا
ہے۔

۱۲۔ اور ہم کو کیا ہوا، کہ بھروسا نہ کریں اللہ پر اور وہ سجھا (بتا) چکا ہم کو ہماری راہیں۔ اور ہم صبر کریں گے ایذا (تکلیف) پر جو (تم) ہم کو دیتے ہو۔ اور اللہ پر بھروسہ چاہئیے بھروسے (کرنے) والوں کو۔

۱۳۔ اور کہا منکروں نے اپنے رسولوں کو ہم نکال دیں گے تم کو اپنی زمین سے یا پھر (لوٹ) آؤ ہمارے دین میں۔ تب حکم بھیجا ان کو رب ان کے نے ہم کھپا (ہلاک کر) دیں گے ان ظالموں کو۔

۱۴۔ اور بسا دیں گے تم کو اس زمین میں، ان کے پیچھے (بعد)۔ یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرا کھڑے ہونے سے میرے سامنے اور ڈرا میرے ڈر سے۔

۱۵۔ اور فیصلہ لگے مانگنے اور نامراد ہوا جو سرکش تھا ضد کرنے والا۔

۱۶۔ پیچھے اس کے دوزخ ہے، اور پلائیں گے اس کو پانی پیپ کا۔

۱۷۔ گھونٹ گھونٹ لیتا ہے اس کو، اور گلے سے نہیں اتار سکتا، اور چلی آتی ہے اس پر موت ہر جگہ سے، اور وہ نہیں مرتا۔ اور (ہو گا) اس کے پیچھے مار ہے گاڑھی (سخت عذاب)۔

۱۸۔ احوال (مثال) ان کا جو منکر ہوئے اپنے رب سے (یہ ہے کہ)، ان کے کیۓ (اعمال) جیسے راکھ، زور کی چلی اس پر باؤ (ہوا) دن آندھی کے۔ کچھ ہاتھ نہیں (آیا) کمائی میں سے۔ یہی ہے دور بہک پڑنا (گمراہی پرلے درجے کی)۔

۱۹۔ تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بنائے آسمان و زمین، جیسے چاہئیے۔ اور اگر چاہے تم کو لے جائے اور لائے کوئی پیدائش نئی۔

۲۰۔ اور یہ اللہ پر مشکل نہیں۔

۲۱۔ اور سامنے کھڑے ہوں گے اللہ کے سارے، پھر کہیں گے کمزور بڑائی والوں کو، ہم تھے تمہارے پیچھے، سو کچھ بچاؤ گے تم ہم

سے مار اللہ کی؟ وہ بولے، اگر راہ پر لاتا ہم کو اللہ، البتہ ہم تم کو راہ پر لاتے، اب برابر ہے ہمارے حق میں، ہم بیقراری کریں یا صبر کریں، ہم کو نہیں خلاصی۔

۲۲۔ اور بولا شیطان، جب فیصلہ ہو چکا کام، اللہ نے تم کو دیا تھا سچا وعدہ، اور میں نے وعدہ دیا پھر جھوٹ کیا، اور میری تم پر حکومت نہ تھی، مگر جو میں نے تم کو بلایا، پھر تم نے مان لیا۔ سو مجھ کو مت الزام دو اور الزام دو اپنے تئیں۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچوں، نہ تم میری فریاد پر پہنچو۔ میں نہیں قبول رکھتا جو تم نے شریک ٹھہرایا تھا پہلے، البتہ جو ظالم ہیں ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف

ف8 شیطان کا زور نہیں انسان پر مگر مشورت دیتا ہے بری وہ مان لینا اپنا گناہ ہے۔

۲۳۔ اور داخل کیۓ جو لوگ ایمان لائے تھے اور کام کیۓ تھے نیک، باغوں میں، بہتی نیچے ان کے ندیاں، رہا کریں ان میں اپنے رب کے حکم سے۔ ان کی ملاقات ہے وہاں سلام۔ ف

ف8 دنیا میں سلام دعا ہے سلامتی مانگنے پر وہاں سلام مبارکبا د ہے سلامتی پر۔

۲۴۔ تو نے نہ دیکھا؟ بیان کی اللہ نے ایک مثال، ایک بات ستھری
(کلمۂ طیبہ)، جیسے ایک درخت ستھرا، اس کی جڑ مضبوط ہے، اور ٹہنی
آسمان میں۔

۲۵۔ لاتا ہے پھل اپنا ہر وقت پر اپنے رب کے حکم سے۔ اور بیان
کرتا ہے اللہ کہاوتیں لوگوں کو، شاید وہ سوچ کریں (سوچیں)۔

۲۶۔ اور مثال گندی بات کی، جیسے درخت گندہ، اکھاڑ لیا اوپر سے زمین
کے، کچھ نہیں اس کو ٹھہراؤ۔ ف

ف8 مسلمانوں کا دعویٰ درست ہے جس کی دلیل صحیح ہے اور دل
میں اثر رکھتا ہے اور روز بروز چڑھتا ہے اور کافروں کا دعوی جڑ نہیں

رکھتا تھوڑا دھیان کرنے سے غلط معلوم ہونے لگے اور دل میں اس

سے کچھ نور نہیں۔

۲۷۔ مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اور بچلا (گمراہ کر) دیتا ہے اللہ بے انصافوں کو۔ اور کرتا ہے اللہ جو چاہے۔ **ف**

ف8 قبر میں جو کوئی مضبوط بات کہے گا ٹھکانا نیک پاوے گا اور جو بچلی بات کہے گا خراب ہوگا۔

۲۸۔ تونے نہ دیکھا جنھوں نے بدلہ کیا اللہ کے احسان کا، ناشکری،
اوراتارااپنی قوم کو تباہی کے گھر میں۔

۲۹۔ جو دوزخ ہے پیٹھیں (داخل ہوں) گے اس میں۔ اور برا ٹھکانا
ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 مکہ کے سردار مراد ہیں کہ غریبوں کو گمراہ کیا۔

۳۰۔ اور ٹھہرائے اللہ کے مقابل، کہ بہکائیں لوگوں کو اس کی راہ
سے۔ تو کہہ، برت (عیش کر) لو، پھر تم کو پھر (لوٹ) جانا ہے طرف
آگ کے۔

۳۱۔ کہہ دے میرے بندوں کو، جو یقین لائے ہیں، قائم رکھیں نماز،
اور خرچ کریں ہماری دی روزی میں سے چھپے اور کھلے، پہلے اس
سے کہ آئے وہ دن جس میں نہ سودا ہے نہ دوستی۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی نیک عمل بکتے نہیں اور کوئی دوستی سے رعایت نہیں
کرتا۔

۳۲۔ اللہ وہ ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین، اور اتارا آسمان
سے پانی، پھر اس سے نکالی روزی تمہاری میوے۔ اور کام میں
تمہارے دی کشتی کہ چلے دریا میں اس کے حکم سے۔ اور کام میں
دیں تمہارے ندیاں۔

۳۳۔ اور کام میں لگائے تمہارے سورج اور چاند، ایک دستور
(قانون) پر۔ اور کام میں لگائے تمہارے رات اور دن۔
۳۴۔ اور دیا تم کو ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی۔ اور اگر گنو احسان اللہ
کے، نہ پورے کر (گن) سکو۔ بیشک آدمی بڑا بے انصاف ہے،
ناشکر۔
۳۵۔ اور جس وقت کہا ابراہیم نے اے رب! کر اس شہر کو امن کا اور
بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم پوجیں مورتیں۔
۳۶۔ اے رب! انہوں نے بہکایا بہت لوگوں کو۔ سو جو کوئی میری راہ
چلا، سو وہ تو میرا ہے۔ اور جس نے میرا کہا نہ مانا، سو تو بخشنے والا
مہربان ہے۔
۳۷۔ اے رب! میں نے بسائی ایک اولاد اپنی میدان میں، جہاں کھیتی
نہیں، تیرے ادب والے گھر پاس، اے رب ہمارے! تا قائم

رکھیں نماز سو رکھ بعضے لوگوں کے دل جھکتے ان کی طرف، اور روزی

دے ان کو میووں سے، شاید یہ شکر کریں۔ **ف**

ف8 حضرت ابراہیمؑ کا گھر تھا شام میں ایک حرم سے پیدا ہوئے

اسمعیل ان کو ساتھ ماں کے لاکر اس جنگل میں بٹھا کر چلے گئے جہاں

پیچھے شہر مکہ بسا اللہ تعالیٰ نے چشمہ زمزم نکالا اس سبب سے وہاں بستی

پڑی اور زمین لائق نہ تھی کھیتی کے نہ میوے کے اس کے نزدیک

زمین طائف سنوار دی کہ بہتر سے بہتر میوے وہاں ہوویں اور شہر مکہ

میں پہنچیں۔

۳۸۔ اے رب ہمارے! تو تو جانتا ہے جو چھپائیں اور جو کھولیں
(ظاہر کریں)۔ اور چھپا نہیں اللہ پر کچھ زمین میں اور نہ آسمان میں۔
۳۹۔ شکر ہے اللہ کو، جس نے بخشا مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور
اسحٰق۔ بیشک میرا رب سنتا ہے پکار (دعا)۔ ف

۔۔۔

ف8 ہم چھپاویں اور کھولیں ظاہر میں دعا کی سب اولاد کے واسطے
اور دل میں دعا منظور تھی پیغمبر آخرالزماں ﷺ کو۔

۴۰۔ اے رب میرے! کر مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز، اور بعضی میری
اولاد کو، اے رب ہمارے اور قبول کر میری دعا۔

۴۱۔ اے رب ہمارے! بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن کھڑا (قائم) ہوئے حساب۔

۴۲۔ اور مت خیال کر کہ اللہ بے خبر ہے ان کاموں سے جو کرتے ہیں بے انصاف۔ ان کو تو چھوڑ رکھتا ہے اس دن پر، جس دن میں اوپر لگ (پتھرا) جائیں گی آنکھیں۔

۴۳۔ ڈرتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنے سر، پھرتی نہیں اپنی طرف ان کی آنکھ۔ اور دل ان کے اڑ گئے ہیں۔ ف

ف8 قیامت کے دن آسمان کے دروازے کھل کر فرشتے لگیں گے اترنے اور لوگوں کو پکڑ کر عذاب کرنے اس ہول سے سب کی آنکھیں اوپر لگ جاویں گی اور نیچے دیکھنے کی فرصت نہ ہوگی۔

۴۴۔ اور ڈرائے لوگوں کو اس دن سے کہ آئے گا ان کو عذاب، تب کہیں گے بے انصاف، اے رب ہمارے! فرصت دے ہم کو تھوڑی مدت کہ ہم مانیں تیرا بلانا، اور ساتھ ہوں رسولوں کے۔ تم آگے قسم نہ کھاتے تھے؟ کہ تم کو نہیں کسی طرح ٹلنا (آئے گا زوال)۔

۴۵۔ اور بسے تھے تم بستیوں میں انہی کی، جنہوں نے ظلم کیا اپنی جان پر، اور کھل (واضح ہو) چکا تم کو، کہ کیسا کیا ہم نے ان پر؟ اور بتائیں ہم نے تم کو کہاوتیں (ہر قسم کی مثالیں)۔

۴۶۔ اور یہ بنا (چل) چکے ہیں اپنا داؤ، اور اللہ کے آگے (پاس توڑ) ہے ان کا داؤ (ان کے ہر داؤ کا)۔ اور نہ ہوگا ان کا داؤ، کہ ٹل جائیں اس سے پہاڑ۔ **ف**

ف8 مکہ کے لوگوں نے کئی تدبیریں ٹھہرائی تھیں حضرت کو سب مل کر قتل کریں یا قید کریں یا آپس سے نکال دیں اسی کو فرمایا ہے۔

۴۷۔ سو مت خیال کر کہ اللہ خلاف کرے گا اپنا وعدہ اپنے رسولوں سے۔ بیشک اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔

۴۸۔ جس دن بدلی جائے اس زمین سے اور زمین اور آسمان (بھی بدل دئیے جائیں گے)، اور لوگ نکل کھڑے ہوں سامنے اللہ اکیلے زبردست کے۔

۴۹۔ اور دیکھے تو گنہگار اس جوڑے (جکڑے) ہوئے زنجیروں میں۔

۵۰۔ کرتے ان کے ہیں گندھک کے، اور ڈھانکے لیتی ہے ان کے منہ کو آگ۔

۵۱۔ تا (کہ) بدلہ دے اللہ، ہر جی کو اس کی کمائی کا۔ بیشک اللہ شتاب (جلد) کرنے والا ہے حساب۔

۵۲۔ یہ خبر کر دینی ہے لوگوں کو اور تا (کہ) چونک (خبردار) رہیں اس سے، اور تا (کہ) جانیں کہ معبود ہے ایک، اور تا (کہ) سوچ کریں عقل والے۔

* * *

۱۵۔ الحجر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف۔ لام۔ را۔ یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور کھلے قرآن کی۔

۲۔ کسی وقت آرزو کریں گے یہ لوگ جو منکر ہیں، کسی طرح مسلمان ہوتے۔

۳۔ چھوڑ دے ان کو، کھالیں اور برت (مزے کر) لیں، اور امید پر بھولے رہیں، کہ آگے (عنقریب) معلوم کریں (جان لیں) گے۔

۴۔ اور کوئی بستی ہم نے نہیں کھپائی (ہلاک) مگر اس کا لکھا تھا مقرر (پہلے سے طے شدہ)۔

۵۔ نہ شتابی (جلدی) کرے کوئی فرقہ (قوم) اپنے وعدے (ہلاکت کے مقررہ وقت) سے اور نہ دیر کرے۔

۶۔ اور لوگ کہتے ہیں، اے شخص! کہ تجھ پر اتری ہے نصیحت، تو مقرر (ضرور) دیوانہ ہے۔

۷۔ کیوں نہیں لے آتا ہمارے پاس فرشتے، اگر تو سچا ہے۔

۸۔ ہم نہیں اتارتے فرشتے مگر کام ٹھہرا کر (عذاب کے فیصلے کے ساتھ)، اور اس وقت نہ ملے گی ان کو ڈھیل (مہلت)۔

۹۔ (بیشک) ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

۱۰۔ اور ہم بھیج چکے ہیں رسول تجھ سے پہلے کئی فرقوں (قوموں) میں اگلے (پہلی)۔

۱۱۔ اور نہیں آیا ان پاس کوئی رسول، مگر کرتے رہے اس سے ہنسی۔

۱۲۔ اسی طرح پیٹھاتے (ڈال دیتے) ہیں ہم اس کو، دل میں گنہگاروں کے۔

۱۳۔ یقین نہ لائیں گے اس پر اور ہو یائی (ہوتی آئی) ہے رسم پہلوں کی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی یہ قرآن کسی کے دل حق تعالیٰ اسی طرح سناتا ہے کہ ساتھ اس کے انکار چلا آوے نیک راہی اور گمراہی اسی کے اختیار ہے۔

۱۴۔ اور اگر ہم کھول دیں ان پر دروازہ آسمان سے، اور سارے دن اس میں چڑھتے رہیں۔

۱۵۔ یہی کہیں کہ ہماری نگاہ ہی بند کی ہے، نہیں، ہم لوگوں پر جادو ہوا ہے۔

۱۶۔ اور ہم نے بنائے ہیں آسمان میں برج اور رونق دی اس کو دیکھنے والوں کے آگے۔ ف

۔۔۔

ف8 حق تعالیٰ بندوں سے وہ خطاب کرتا ہے جو یہ سمجھیں ان کے عرف میں آسمان مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک بارہ پھانک ہے جیسے خربوزہ وہی بارہ برج ہیں اور سورج برس دن میں سب طے کرتا ہے موسم گرمی اور سردی اس سے بدلتا ہے اور گرمی سے مینہ آتا ہے اور مینہ سے دنیا بستی ہے اور رونق آسمان کی ستارے ہیں۔

۱۷۔ اور بچا رکھا اس کو ہر شیطان مردود سے۔

۱۸۔ مگر جو چوری سے سن گیا، سو اس کے پیچھے پڑا انگارا چمکتا۔ ف

ف8 فرشتوں کی مشورت سننے کو شیطان جالگتے ہیں آسمان کے قریب اوپر سے انگارے پڑتے ہیں جو کوئی کچھ سن بھاگا آکر دنیا میں ظاہر کیا ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر وہ ایک بات سچ دیکھی لوگ یقین لائے سو جھوٹ دیکھیں تغافل کیا۔

۱۹۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور ڈالے اس میں (پہاڑوں کے) بوجھ، اور اگائی اس میں ہر چیز اندازے کی۔

۲۰۔ اور بنا دیں (فراہم کیں) تم کو اس میں روزیاں، اور (ان کے لئے بھی) جن کو تم نہیں روزی دیتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جانوروں کی روزیاں۔

۲۱۔ اور ہر چیز کے ہم پاس خزانے ہیں، اور اتارتے ہیں ہم
ٹھہرے (مقرر کیئے) ہوئے اندازے پر۔

۲۲۔ اور چلادیں ہم نے باویں (ہوائیں) رس بھری، پھر اتارا ہم
نے آسمان سے پانی، پھر تم کو وہ پلایا، اور تم نہیں رکھتے اس کا
خزانہ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اگلے برس کے واسطے دنیا کے غبار اور بھاپ اوپر جمع
رہتے ہیں جب باؤ ترچلی بادل ہو گئے پانی کے بھرے۔

۲۳۔ اور ہم ہی ہیں جلاتے (زندگی دیتے) اور مارتے اور ہم ہی ہیں
پیچھے (وارث) رہتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ہر کوئی مر جاتا ہے اور اس کی کمائی اللہ کے ہاتھ میں رہتی
ہے۔

۲۴۔ اور ہم نے جان رکھا ہے جو آگے بڑھے (پہلے گزر چکے) ہیں تم
میں، اور جان رکھے ہیں پچھاڑی (بعد میں آنے) والے۔
۲۵۔ اور تیرا رب، وہی گھیر لائے (اکھٹا کرے) گا ان کو، بیشک وہی
ہے حکمتوں والا خبردار۔

۲۶۔ اور ہم نے بنایا آدمی کھنکھناتے سنے گارے سے۔ ف

۔۔۔

ف8 مٹی پانی میں ترکی اور خمیر اٹھایا کہ کھن کھن بولنے لگی وہی بدن ہوا انسان کا اس کی خاصیتیں اس میں رہ گئیں سختی اور بوجھ اسی طرح گرم باؤ کی خاصیت رہی جن کی پیدائش میں۔

۲۷۔ اور جان (جنّوں) کو بنایا ہم نے اس سے پہلے لو کی آگ سے۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی لطیف آگ ہوا ملی ہوئی ابلیس بھی اسی قسم میں ہے۔

۲۸۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو، میں بناؤں گا ایک بشر

کھنکھناتے سنے گارے سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بشر وہ جو بدن رکھے کہ ہاتھ سے پکڑا جاوے اور روح رکھے

ہوشیار اگلے مخلوقات یا حیوان تھے جن کو ہوش نہیں یا فرشتے یا جن

تھے جن کا بدن نہ پکڑا جاوے۔

۲۹۔ پھر جب ٹھیک کروں (بنا چکوں) اس کو اور پھونک دوں اس

میں اپنی جان سے (روح)، تو گر پڑیو اس کے سجدے میں۔ **ف**

- - -

ف8 اپنی جان یعنی خاص جس میں نمونہ ہے اللہ کی صفات کا علم اور تدبیر اور یاد حق کی اور لگاؤ اللہ ہے۔

۳۰۔ تب سجدہ کیا ان فرشتوں نے سارے اکھٹے۔

۳۱۔ مگر ابلیس نے۔ نہ مانا کہ ساتھ ہو سجدہ کرنے والوں کے۔

۳۲۔ فرمایا، اے ابلیس! کیا ہوا تجھ کو؟ کہ نہ ساتھ ہوا سجدے والوں کے۔

۳۳۔ بولا، میں وہ نہیں سجدہ کروں ایک بشر کو کہ تو نے بنایا کھنکھناتے سنے گارے سے۔

۳۴۔ فرمایا تو تو نکل یہاں سے، تجھ پر پھینک مار (تو مردود) ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 شاید یہی مراد ہو کہ انگارے پھینکتے ہیں اور نکالا زمین سے کہ انسان بسیں۔

۳۵۔ اور تجھ پر پھٹکار (لعنت) ہے انصاف کے دن تک۔

۳۶۔ بولا، اے رب! تو مجھ کو ڈھیل (مہلت) دے اس دن تک کہ (جب) مردے جیویں (دوبارہ پیدا کیئے جائیں)۔

۳۷۔ فرمایا تو تجھ کو ڈھیل (مہلت) دی ہے۔

۳۸۔ اسی ٹھہرے (مقررہ) وقت کے دن تک۔

۳۹۔ بولا، اے رب! جیسا تو نے مجھ کو راہ سے کھویا، میں ان کو بہاریں (دل فریبیاں) دکھاؤں گا زمین میں، اور راہ سے کھوؤں (بھٹکاؤں) گا ان سب کو۔

۴۰۔ مگر جو تیرے چنے بندے ہیں۔

۴۱۔ فرمایا، یہ راہ ہے مجھ تک سیدھی۔ **ف**

ف8 یعنی بندگی اللہ کی سیدھی راہ ہے اور ان پر شیطان قابو نہیں رکھتا۔

۴۲۔ جو میرے بندے ہیں، تجھ کو ان پر زور نہیں، مگر جو تیری راہ چلا خراب لوگوں میں۔

۴۳۔ اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا۔

۴۴۔ اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازہ ان میں ایک فرقہ بٹ رہا ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں نیک عمل والوں پر بانٹے ہوئے ویسے دوزخ کے ساتھ دروازے ہیں بد عمل والوں پر بانٹے ہوئے شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ وہ ہے کہ بعضے لوگ نرے فضل سے جاویں گے بغیر عمل باقی عمل میں دروازے برابر ہیں۔

۴۵۔ جو پرہیزگار ہیں باغوں میں ہیں اور چشموں میں۔

۴۶۔ جاؤ اس میں سلامتی سے خاطر جمع (اطمینان) سے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 سلامتی سے یعنی کسی طرح کی بے آرامی نہیں یا سلام علیک سے کہ فرشتے ان ان سے کہیں گے ۔

۴۷۔ اور نکال ڈالی ہم نے جو ان کے جیوں میں تھی خفگی، بھائی ہو گئے تختوں پر بیٹھے آمنے سامنے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی دنیا میں جو کچھ آپس میں خفگی تھی جی صاف ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ کبھی دو آدمیوں میں خفگی رہی ہے اور دونوں بہشتی ہیں جیسے حضرت کے اصحاب۔

۴۸۔ نہ پہنچے گی ان کو وہاں کچھ تکلیف، اور نہ ان کو وہاں سے کوئی نکالے۔

۴۹۔ خبر سنا دے میرے بندوں کو کہ میں ہوں اصلی بخشنے والا مہربان۔

۵۰۔ اور یہ بھی کہ میری مار وہی دکھ کی مار (دردناک عذاب) ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 اگلا قصہ فرمایا کہ ایک بار فرشتے اتارے ایک جا خوشخبری دیتے اور ایک پر پتھر برساتے تا معلوم ہو کہ اس کی دونوں صفتیں پوری ہیں بندے نہ دلیر ہوں نہ آس توڑیں۔

۵۱۔ اور احوال سنا ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا۔

۵۲۔ جب چلے آئے اس کے گھر میں اور بولے سلام۔ وہ بولا ہم کو تم سے ڈر آتا ہے۔ ف

ف8 ظاہر کچھ سبب نہ تھا ڈر کا پر ان کے ساتھ جو حکم تھا عذاب کا حضرت ابراہیمؑ کے دل پر اس کا اثر پڑا دل کی صفائی سے یہ ہوتا ہے۔

۵۳۔ بولے، ڈر مت! ہم تجھ کو خوشی سناتے ہیں ایک ہوشیار لڑکے کی۔

۵۴۔ بولا، تم خوشی سناتے ہو، مجھ کو جب پہنچ چکا مجھ کو بڑھاپا، اب

کاہے پر خوشی سناتے ہو۔ ف

ف8 معلوم ہوا کہ کامل بھی ظاہر اسباب پر بولتے ہیں۔

۵۵۔ بولے، ہم نے تجھ کو خوشی سنائی تحقیق (برحق)، سو مت ہو تو نا

امیدوں میں۔

۵۶۔ بولا، اور کون آس توڑے اپنے رب کی مہر (رحمت) سے؟ مگر جو راہ بھولے ہیں۔ ف

ف8 عذاب سے نڈر ہونا اور فضل سے ناامیدی دونوں کفر کی باتیں ہیں یعنی آگے کی خبر اللہ کو ہے ایک بات پر دعوی کرنا یقین کر کر یہی کفر کی بات ہے لیکن دل کے خیال پر پکڑ نہیں جب منہ سے دعوے کرے تب گناہ آتا ہے۔

۵۷۔ بولا، پھر کیا مہم ہے تمہاری؟ اے اللہ کے بھیجو!

۵۸۔ بولے، ہم بھیجے آئے ہیں ایک قوم گنہگار پر۔

۵۹۔ مگر لوط کے گھر والے، ہم ان کو بچالیں گے سب کو۔

۶۰ ۔ مگر ایک اس کی عورت، ہم نے ٹھہرا (طے کر) لیا، وہ ہے رہ جانے والوں میں ۔ ف

ف8 وہ عورت دل سے منافق تھی لیکن حق تعالیٰ بغیر تقصیر ظاہر کے عذاب نہیں کرتا ایک حکم ایسا بھیجا کہ اس سے نہ ہو سکا وہ یہ کہ منہ پھیر کر نہ دیکھو پھر اس گناہ پر عذاب میں پکڑا۔

۶۱ ۔ پھر جب پہنچے لوط کے گھر وہ بھیجے ہوئے ۔

۶۲ ۔ بولا تم لوگ ہو گئے اوپرے (لگتے ہو اجنبی) ۔

۶۳ ۔ بولے نہیں! پر ہم لائے ہیں تجھ پاس (وہ عذاب) جس میں وہ

جھگڑتے (شک کرتے) تھے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی ہم اوپرے آدمی نہیں فرشتے ہیں قوم پر عذاب لائے

ہیں ۔

۶۴ ۔ اور ہم لائے ہیں تجھ پاس مقرر (حق) بات، اور ہم سچ کہتے ہیں ۔

۶۵ ۔ سو لے نکل اپنے گھر والوں کو رات رہے سے، اور آپ چل

ان کے پیچھے، اور مڑ کر نہ دیکھے تم میں کوئی، اور چلے جاؤ جہاں تم کو حکم

ہے ۔

۶۶۔ اور چکا (بتا) دیا ہم نے اس کو وہ کام، کہ ان کی جڑ کٹی ہے (کٹ کر رہے گی) صبح ہوتے۔

۶۷۔ اور آئے شہر کے لوگ خوشیاں کرتے۔

۶۸۔ بولا، یہ لوگ میرے مہمان ہیں، سو مجھ کو رسوا مت کرو۔

۶۹۔ اور ڈرو اللہ سے، اور میری آبرو مت کھوؤ۔

۷۰۔ بولے، ہم نے تجھ کو منع نہیں کیا؟ جہان کی حمایت سے۔

۷۱۔ بولا، یہ حاضر ہیں میری بیٹیاں، اگر تم کو (کچھ) کرنا (ہی) ہے۔

۷۲۔ قسم ہے (اے نبی) تیری جان کی! وہ (اس وقت) اپنی مستی میں مدہوش ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ اللہ تعالیٰ حضرت کو فرماتا ہے قسم ہے تیری جان کی وہ قوم لوط اپنی مستی میں ان کی بات نہیں سنتے۔

۷۳۔ پھر پکڑا ان کو چنگھاڑ نے سورج نکلتے۔

۷۴۔ پھر کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر تلے، اور برسائے ان پر پتھر کھنگر کے۔

۷۵۔ بیشک اس میں پتے (نشانیاں) ہیں دھیان کرنے (بصیرت) والوں کو۔

۷۶۔ اور وہ بستی ہے سیدھی راہ پر۔

۷۷۔ البتہ اسمیں نشانی ہے یقین کرنے والوں کو۔ ف

ف8 مکہ سے شام کو جاتے ہوئے وہ بستی راہ پر نظر آتی تھی۔

۷۸۔ اور تحقیق (یقیناً) تھے بن (ایکہ) کے رہنے والے گنہگار۔

۷۹۔ سو ہم نے ان سے بدلہ لیا، اور یہ دونوں شہر راہ پر نظر آتے۔

ف

۔۔۔

ف8 بن کے رہنے والے یعنی قوم شعیب مدین میں رہتے تھے اور پاس اس شہر کے درختوں کا بن تھا وہاں بھی رہتے تھے۔

۸۰۔ اور تحقیق (یقیناً) جھٹلایا حجر والوں نے رسولوں کو۔ ف

ف8 حجر والے فرمایا ثمود کو ان کے ملک کا نام حجر تھا۔

۸۱۔ اور دیں ہم نے ان کو نشانیاں، سو (مگر) رہے ان کو ٹلاتے۔

۸۲۔ اور تھے تراشتے پہاڑوں کے گھر خاطر جمع (اطمینان) سے۔

۸۳۔ پھر پکڑا ان کو چنگھاڑ نے، صبح ہوتے۔

۸۴۔ پھر کام نہ آیا ان کو جو کماتے تھے۔

۸۵۔ اور ہم نے بنائے نہیں آسمان و زمین اور جو ان کے بیچ ہے، بغیر تدبیر (مقصد)۔ اور قیامت مقرر آئی (آنی) ہے، سو کنارہ پکڑ (درگزر کر) اچھی طرح کنارہ (درگزر)۔ **ف**

ف8 پہلی امتوں کا احوال سنا کر فرمایا کہ یہ جہان خالی نہیں پڑا سر پر ایک مدبر ہے ہر چیز کا تدارک کرنے والا پورا تدارک آخر کو قیامت ہے اور کنارہ پکڑنے کو فرمایا جب حکم پہنچا چکے اور کافر ضد پر آئے تب حکم ہوا کہ جھگڑنے کا فائدہ نہیں وعدہ کی راہ دیکھو۔

۸٦۔ تیرا رب جو ہے، وہی ہے بنانے والا (خالق) خبردار۔

۸۷۔ اور ہم نے دی ہیں تجھ کو سات آیتیں وظیفہ، اور قرآن بڑے درجے کا۔ ف

ف8 یعنی یہ نعمت بڑی دیکھ اور کافروں کی ضد سے خفا نہ ہو سات آیتیں وظیفہ کہا سورۃ فاتحہ کو اور بڑا قرآن بھی اسی کو کہا ہر سورۃ قرآن ہے یہ سب سے بڑی ہے درجے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو پھر کسی کی اور نعمت دیکھ کر ہوس کرے اس نے قرآن کی قدر نہ جانی۔

۸۸۔ مت پسار (دراز کر) اپنی آنکھیں ان چیزوں پر جو برتنے کو دیں ہم نے ان کو کئی طرح کے لوگوں کو، اور نہ غم کھا ان پر، اور جھکا اپنے بازو ایمان والوں کے واسطے۔

۸۹۔ اور کہہ کہ میں وہی ہوں ڈرانے والا کھول کر (صاف صاف)۔

ف

- - -

ف8 یعنی تیرا کام دل پھر دنیا نہیں یہ خدا سے ہو سکتا ہے جو کوئی ایمان نہ لاوے تو غم نہ کھا۔

۹۰۔ جیسا ہم نے بھیجا ہے ان بانٹی کرنے (فرقوں میں بٹنے) والوں پر۔

۹۱۔ جنہوں نے کیا ہے قرآن کو بوٹیاں (ٹکڑے ٹکڑے)۔

۹۲۔ سو قسم ہے تیرے رب کی! ہم کو پوچھنا ہے ان سب سے۔

۹۳۔ جو کام کرتے تھے۔ **ف**

- - -

ف8 کافر سنتے تھے سورتوں کے نام تو آپس میں ٹھٹے سے بانٹتے کوئی کہتا میں بقرہ لوں گا یا مائدہ تجھ کو عنکبوت دوں گا۔

۹۴۔ سو سنا دے کھول کر (ڈنکے کی چوٹ پر) جو تجھ کو حکم ہوا، اور دھیان نہ کر شرک والوں کا۔

۹۵۔ ہم بس (کافی) ہیں تیری طرف سے ٹھٹھے (مذاق) کرنے والوں کو۔

۹۶۔ جو ٹھہراتے ہیں اللہ کے ساتھ اور کسی کی بندگی۔ سو آگے (عنقریب) معلوم کریں گے۔

۹۷۔ اور ہمیں جانتے ہیں کہ تیرا جی رکتا (کوفت ہوتی) ہے ان کی باتوں سے۔

۹۸۔ سو تو یاد کر خوبیاں اپنے رب کی، اور رہ سجدہ کرنے والوں میں۔

۹۹۔ اور بندگی کر اپنے رب کی، جب تک پہنچے تجھ کو یقین۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی موت کہ بیشک ہے۔

* * *

١٦۔ النحل

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١۔ پہنچا (ہی چاہتا ہے) حکم اللہ کا، سو اس کی شتابی (جلدی) مت کرو۔
وہ ایک (پاک) ہے، اور اوپر (بالاتر) ہے ان کے شریک بتانے
سے۔

۲۔ اتارتا ہے فرشتے بھید لے کر اپنے حکم سے، جس پر چاہے اپنے بندوں میں، کہ خبر پہنچا دو کہ کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو مجھ سے ڈرو۔

۳۔ بنائے (پیدا کئے) آسمان اور زمین ٹھیک (برحق)۔ وہ اوپر (بالاتر) ہے ان کے شریک بتانے سے۔

۴۔ بنایا آدمی ایک بوند سے، پھر تبھی ہو گیا جھگڑتا بولتا۔

۵۔ اور چوپائے بنا دیئے تم کو ان میں جڑاول (سردیوں کا سامان) ہے اور کتنے فائدے، اور بعضوں کو (تم) کھاتے ہو۔

٦۔ اور تم کو ان سے رونق ہے، جب شام کو پھیر لاتے ہو اور جب چراتے ہو۔

۷۔ اور اٹھا لے چلتے ہیں بوجھ تمہارے ان شہروں تک کہ تم نہ پہنچتے وہاں مگر جان توڑ کر۔ بیشک تمہارا رب بڑا شفقت والا مہربان ہے۔

۸۔ اور گھوڑے بنائے اور خچریں اور گدھے، کہ ان پر سوار ہو اور

رونق (ہے)۔ اور بناتا (پیدا فرماتا) ہے جو تم نہیں جانتے۔

۹۔ اور اللہ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ، اور کوئی راہ کج (ٹیڑھی) بھی

ہے۔ اور وہ چاہے تو راہ (ہدایت) دے تم سب کو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اس کی قدرتیں دیکھ کر صاف معلوم ہوتی ہیں اس کی خوبیاں اور جس کی عقل سیدھی نہیں وہ بہکتا ہے۔

۱۰۔ وہی ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی، تمہارا اس سے پینا

ہے، اور اس سے درخت (اگتے) ہیں جن میں (جانور) چَراتے ہو۔

۱۱۔ اگاتا ہے تمہارے واسطے اس سے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگوراور ہر قسم کے میوے ۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کو جو دھیان (غورو فکر) کرتے ہیں ۔

۱۲۔ اور کام لگائے تمہارے رات اور دن اور سورج اور چاند۔ اور تارے (بھی) کام میں لگے ہیں اس کے حکم سے ۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو جو بوجھ (عقل) رکھتے ہیں ۔ **ف**

ف8 چار چیزوں سے بندوں کے کام لگ رہے ہیں صریح لیکن اور ستاروں سے کچھ ظاہر میں ان کو کام نہیں ان کو جدا فرمایا۔

۱۳۔ جو بکھیرا ہے تمہارے واسطے زمین میں کئی رنگ کا۔ اس میں
نشانی ہے ان لوگوں کو جو سوچتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 شاید اس سے مراد جانور ہیں۔

۱۴۔ اور وہی ہے جس نے کام لگایا دریا، کہ کھاؤ اس میں سے گوشت
تازہ، اور نکالو اس سے گہنا (سامان زینت) جو (تم) پہنتے ہو۔ اور
دیکھے تو کشتیاں پھاڑتی چلتی اس میں، اور (یہ) اس واسطے (بھی) کہ
تلاش کرو (اپنا معاش) اس کے فضل سے، اور شاید احسان مانو۔

ف

- - -

ف8 تلاش کرو اس کے فضل سے یعنی کماؤ سوداگری سے دریا میں۔

۱۵۔ اور ڈالے (رکھ دیئے) زمین میں بوجھ (لنگر پہاڑوں کے)، کہ کبھی جھک (نہ) پڑے تم کو لے کر، اور ندیاں بنائیں اور راہیں شاید تم راہ پاؤ۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکو۔

۱۶۔ اور بنائے پتے (نشانیاں)۔ اور تارے سے (بھی لوگ) راہ

پاتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی راہ میں پتے رکھے کہ بھول نہ جاویں۔

۱۷۔ بھلا جو پیدا کرے، برابر ہے اس کے جو کچھ نہ پیدا کرے، کیا تم

سوچ (غور) نہیں کرتے؟

۱۸۔ اور اگر گنو نعمتیں اللہ کی، نہ پورا کر (گن) سکو ان کو۔ بیشک اللہ

بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹۔ اور اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہو، اور جو کھولتے (ظاہر کرتے)

ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 شاید اس جگہ یہ بات اس پر فرمائی کہ بعضے شخص بات میں

لاجواب ہوتے ہیں پر دل میں بات نہیں بیٹھتی سو خدا دل پر پکڑتا

ہے۔

۲۰۔ اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوا، کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ

پیدا ہوتے ہیں۔

۲۱۔ مردے ہیں، جن میں جی نہیں (زندگی سے عاری)۔ اور خبر نہیں رکھتے کب (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔

۲۲۔ معبود تمہارا، معبود ہے اکیلا۔ سو جو یقین نہیں رکھتے پچھلے دن (آخرت) کی زندگی کا، اور ان کے دل نہیں مانتے، اور وہ مغرور ہیں۔

۲۳۔ ٹھیک بات ہے، کہ اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو جتاتے ہیں۔ بیشک وہ نہیں چاہتا غرور کرنے والوں کو۔

۲۴۔ اور جب کہئیے ان کو، کیا اتارا (نازل کیا) ہے تمہارے رب نے؟ کہیں نقلیں ہیں پہلوں کی۔

۲۵۔ کہ اٹھائیں بوجھ اپنے پورے دِن قیامت کے، اور کچھ بوجھ ان کے جن کو بہکاتے ہیں بے تحقیق (بغیر علم کے)۔ سنتا ہے؟ برا بوجھ ہے جو اٹھاتے ہیں۔

۲٦۔ دغا بازی کر چکے ہیں ان سے اگلے (پہلے بھی)، پھر پہنچا اللہ ان کی چنائی (مکر کی عمارت) پر نیو (بنیاد) سے، پھر گر پڑی ان پر (مکر کی) چھت اوپر سے، اور آیا ان پر عذاب جہاں سے خبر نہ رکھتے تھے۔

ف

ف8 چنائی پر پہنچا نیو سے اور چھت گر پڑی یعنی ان کے فریب اور دغا اکھاڑ مارے۔

۲۷۔ پھر دن قیامت کے رسوا کرے گا ان کو، اور کہے گا، کہاں ہیں میرے شریک؟ جن پر ضد کرتے تھے۔ بولیں گے جن کو خبر ملی تھی، بیشک رسوائی آج کے دن اور برائی منکروں پر ہے۔

۲۸۔ جن کو جان (روح قبض کر) لیتے ہیں فرشتے (اس حالت میں کہ) وہ برا کر رہے ہیں اپنے حق میں۔ تب آ کر کریں گے اطاعت، کہ ہم تو کرتے نہ تھے کچھ برائی۔ کیوں نہیں؟ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے تھے۔

۲۹۔ سو پیٹھو (گھس جاؤ) دروازوں میں دوزخ کے، رہا کرو اس میں۔
سو کیا برا ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا۔

۳۰۔ اور کہا پرہیزگاروں کو، کیا اتارا (نازل کیا) تمہارے رب نے؟
بولے نیک بات (بہتر کلام)۔ جنہوں نے بھلائی کی اس دنیا میں، ان
کو (اس دنیا میں) بھلائی ہے۔ اور پچھلا (آخرت کا) گھر بہتر ہے۔ اور
کیا خوب گھر ہے پرہیزگاروں کا۔

۳۱۔ باغ ہیں رہنے کے، جن میں وہ جائیں گے، بہتی ہیں ان کے
نیچے نہریں، ان کو وہاں ہے جو چاہیں۔ ایسا بدلہ دے گا اللہ
پرہیزگاروں کو۔

۳۲۔ جن کی جان لیتے ہیں فرشتے، اور وہ ستھرے (کفر اور شرک سے
پاک ہیں) ہیں، ان کو کہتے ہیں سلامتی ہے تم پر، جاؤ بہشت میں، بدلہ
اس کا جو تم کرتے تھے۔

۳۳۔ اب کچھ راہ دیکھتے ہیں مگر یہی، کہ آئیں ان پر فرشتے، یا پہنچے حکم تیرے رب کا۔ اسی طرح کیا ان سے اگلوں (پہلوں) نے، اور اللہ نے ظلم نہ کیا ان پر، لیکن اپنا برا کرتے رہے۔

۳۴۔ پھر پڑے ان پر ان کے برے کام، اور الٹ پڑا ان پر جو ٹھٹھا (وہ عذاب جس کا مذاق) کرتے تھے۔

۳۵۔ اور بولے شریک پکڑنے والے، اگر چاہتا اللہ، نہ پوجتے ہم اس کے سوا کوئی چیز۔ اور نہ ہمارے ماں باپ، اور نہ حرام ٹھہرا لیتے ہم اس کے سوا کوئی چیز۔ اسی طرح کیا ان سے اگلوں نے۔ سو رسولوں پر ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔ **ف**

ف8 یہ نادانوں کے کلام ہیں کہ اللہ کو یہ کام برا لگتا تو کیوں کرنے دیتا، آخر ہر فرقے کے نزدیک بعضے کام برے ہیں پھر وہ کیوں ہوتے ہیں یہاں جواب مجمل فرمایا کہ ہمیشہ رسول منع کرتے آئے ہیں اسی سے جس کی قسمت تھی ہدایت پائی جو خراب ہونا تھا خراب ہوا اللہ کو یہی منظور ہے۔

۳۶۔ اور ہم نے اٹھائے (بھیجے) ہیں ہر امت میں رسول، کہ بندگی کرو اللہ کی، اور بچو ہڑدنگے (سرکش) سے۔ سو کسی کو راہ (ہدایت) دی اللہ نے، اور کسی پر ثابت (مسلّط) ہوئی گمراہی۔ سو (چلو) پھرو زمین میں تو دیکھو، کیسا ہوا آخر (انجام) جھٹلانے والوں کا۔ ف

ف8 طاغوت وہ جو ناحق سرداری کا دعوی کرے کچھ سند نہ رکھے ایسے کو طاغوت کہتے ہیں پت اور شیطان اور زبردست ظالم سب یہی ہیں۔

۳۷۔ اگر تو للچائے ان کو راہ پر لانے کو، سو اللہ راہ نہیں دیتا جس کو بچلاتا (بھٹکاتا) ہے، اور کوئی نہیں ان کے مددگار۔

۳۸۔ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی، پیچ کی (ضدی) قسمیں، کہ نہ اٹھائے گا اللہ جو کوئی مر جائے۔ کیوں نہیں؟ وعدہ ہو چکا ہے اس پر ثابت (لازم)، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۹۔ (دوبارہ اٹھانا) اس واسطے کہ کھول دی ان پر، جس بات میں جھگڑتے ہیں، اور تا (کہ) معلوم کریں منکر کہ وہ جھوٹے تھے۔ ف

ف8 یعنی اس جہان میں بہت باتوں کا شبہ رہا اور کسی نے اللہ کو نہ مانا کوئی منکر رہا تو دوسرا جہان ہونا لازمی ہے کہ جھگڑے تحقیق ہوں سچ اور جھوٹ جدا ہوا اور مطیع اور منکر اپنا کیا پاویں۔

۴۰۔ ہمارا کہنا کسی چیز کو، جب ہم نے اس کو چاہا، یہی ہے، کہ کہیں اس کو، 'ہو' تو وہ ہو جائے۔ ف

ف8 یعنی مردوں کو جلانا ہمارے پاس مشکل نہیں۔

۴۱۔ اور جنہوں نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے، بعد اس کے کہ ظلم اٹھایا، البتہ ان کو ٹھکانا دیں گے دنیا میں اچھا، اور ثواب آخرت کا تو بہت بڑا ہے، اگر ان کو معلوم ہوتا۔

۴۲۔ جو ثابت (قدم) رہے، اور اپنے رب پر بھروسہ کیا۔

۴۳۔ اور تجھ سے پہلے بھی ہم نے یہی مرد بھیجے تھے کہ حکم بھیجے تھے ان کی طرف، پوچھو یاد رکھنے والوں سے، اگر تم کو معلوم نہیں۔ **ف**

ف8 یاد رکھنے والے یعنی اہل کتاب کہ اگلے احوال جانتے تھے۔

۴۴۔ بھیجے تھے نشانیاں لے (دے) کراور ورق (کتاب)۔ اور تجھ کو
اتاری ہم نے یہ یادداشت، کہ تو کھول (کر بیان کر) لوگوں پاس، جو
اترا (نازل ہوا) ان کی طرف، اور شاید وہ دھیان (غور و فکر) کریں۔
۴۵۔ سو کیا نڈر ہوئے ہیں، جو برے داؤ (چالبازیاں) کرتے ہیں، کہ
دھنسا دے اللہ ان کو زمین میں، یا پہنچے ان کو عذاب جہاں سے خبر نہ
رکھتے ہوں۔
۴۶۔ یا پکڑلے ان کو چلتے پھرتے، سو وہ نہیں تھکانے (عاجز کرنے)
والے (اللہ کو)۔
۴۷۔ یا پکڑلے ان کو ڈرانے کر (خوف اور دہشت سے)۔ سو تمہارا
رب بڑا نرم ہے مہربان۔

۴۸۔ کیا نہیں دیکھتے؟ جو اللہ نے بنائی ہے کوئی چیز، ڈھلتی ہیں چھائیں (سایے) ان کے داہنے سے اور بائیں سے، سجدہ کرتے اللہ کو، اور وہ (سب) عاجزی میں ہیں۔ **ف**

ف8 ہر چیز ٹھیک دوپہر میں کھڑی ہے اس کا سایہ بھی کھڑا ہے جب دن ڈھلا سایہ جھکا پھر جھکتے جھکتے شام تک زمین پر پڑ گیا جیسے نماز میں کھڑے سے رکوع رکوع سے سجدہ اسی طرح ہر چیز آپ کھڑی ہے اپنے سایہ سے نماز کرتی ہے کسی ملک میں کسی موسم میں داہنے طرف جھکتا ہے کہیں بائیں طرف۔

۴۹۔ اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے،
(ہر) کوئی جانور اور فرشتے (بھی)، اور وہ بڑائی (تکبر) نہیں کرتے۔

ف

۔۔۔

ف8 پہلے کھڑی چیزوں کا سجدہ بیان ہوا یہ جانوروں کا اور فرشتوں کا مغرور لوگوں کو سر رکھنا زمین پر مشکل پڑتا ہے نہیں جانتے کہ بندے کی بڑائی اسی میں ہے۔

۵۰۔ ڈر رکھتے ہیں اپنے رب کا اوپر سے (جو بالادست ہے)، اور
کرتے ہیں (وہی) جو حکم پاتے ہیں۔ (سجدہ) **ف**

- - -

ف8 ہر بندے کے دل میں ہے کہ میرے اوپر اللہ ہے آپ کو نیچے سمجھتا ہے یہ سجدہ فرشتوں کا بھی ہے اور سب کا۔

۵۱۔ اور کہا اللہ نے، نہ پکڑو معبود دو۔ وہ معبود ایک ہے۔ سو مجھی سے ڈرو۔

۵۲۔ اور اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور اسی کا انصاف ہے۔ سو کیا اللہ کے سوا کسی سے خطرہ رکھتے ہو؟

۵۳۔ اور جو تمہارے پاس ہے کوئی نعمت، سو اللہ کی طرف سے، پھر جب لگتی ہے تم کو سختی، تو اسی کی طرف چِلّاتے ہو۔

۵۴۔ پھر جب کھول (دور کر) دے سختی (تکلیف) تم سے، تب ہی ایک فرقہ تم میں اپنے رب کے ساتھ لگتے ہیں شریک بتانے۔

۵۵۔ تا (کہ) منکر ہو جائیں اس چیز سے جو ہم نے دی، سو برت (عیش کر) لو، آخر معلوم کرو گے۔

۵۶۔ اور ٹھہراتے ہیں ایسوں کو جن کی خبر نہیں رکھتے ایک حصہ ہماری دی روزی میں سے۔ قسم اللہ کی! تم سے پوچھنا ہے جو جھوٹ باندھتے تھے۔ **ف**

ف8 یہ ان کو فرمایا جو اپنے کھیت میں مواشی میں تجارت میں اللہ کے سوا کسی کی نیاز ٹھہراتے ہیں سب مال اللہ کا ہے اور کسی کا حق

نہیں مگر اللہ کی راہ میں دے اپنے ثواب کو پھر اپنے بدلے ثواب کسی کو دلوا دے۔

۵۷۔ اور ٹھہراتے ہیں اللہ کو بیٹیاں، (حالانکہ) وہ اس لائق نہیں (پاک ہے ان کمزوریوں سے)، اور آپ کو جو دل چاہے (بیٹے)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اپنے واسطے مانگتے ہیں بیٹا۔

۵۸۔ اور جب خوشخبری ملے ایسے کسی کو بیٹی کی، سارے دن رہے اس کا منہ سیاہ، اور جی میں گھٹ (غم کھاتا) رہا۔

۵۹۔ چھپتا پھرے لوگوں سے، مارے برائی اس خوشخبری کے جو
سنی۔ اس کو رہنے دے ذلت قبول کر کر، اس کو داب (دبا) دے
مٹی میں۔ سنتا ہے؟ بری چکوتی (فیصلہ) کرتے ہیں۔

٦٠۔ جو نہیں مانتے پچھلے (قیامت کے) دن کو، انہیں پر بری کہاوت
ہے، اور اللہ کی کہاوت سب سے اوپر۔ اور وہی ہے زبردست
حکمت والا۔

٦١۔ اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ان کی بے انصافی پر، نہ چھوڑے
زمین پر ایک چلنے والا، لیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو، ایک وعدہ ٹھہرے
(مقرر شدہ مدت) تک۔ پھر جب پہنچا ان کا وعدہ، نہ دیر کریں گے
ایک گھڑی نہ جلدی۔ **ف**

ف8 یعنی لوگوں کو سزا دے تو بینہ بند کرے اس میں جانور بھی مریں۔

٦٢۔ اور کرتے ہیں (تجویز وہ امور) اللہ کا (کے لیے) جو جی نہ چاہے (اپنے لیے ناپسند کریں)، اور بتاتی (بولتی) ہیں ان کی زبانیں جھوٹ، کہ ان کو خوبی (بھلائی) ہے آپ ہی۔ ثابت (لازم) ہوا ان کو آگ ہے، اور وہ بڑھائے (پہلے ڈالے) جاتے ہیں۔ ف

ف8 یہ ان کو فرمایا جو ناکارہ چیزیں اللہ کے نام دیں اور اس پر یقین کریں کہ ہم کو بہشت ملے اور روز بروز دوزخ میں بڑھتے ہیں۔

۶۳ ۔ قسم اللہ کی! ہم نے رسول بھیجے کتنے فرقوں (قوموں) میں تجھ سے
پہلے، پھر سنوارے ان کے آگے شیطان نے ان کے کام، سو وہی
رفیق ان کا ہے آج، اور ان کو دکھ کی مار ہے۔
۶۴ ۔ اور ہم نے اتاری تجھ پر کتاب اسی واسطے کہ کھول سنائے ان
کو، جس میں جھگڑ رہے ہیں، اور سوجھانے (ہدایت) کو، اور مہر
(رحمت) کو ان لوگوں پر جو مانتے (مومن) ہیں۔
۶۵ ۔ اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی، پھر اس سے جلایا (زندہ کیا)
زمین کو اس کے مرنے پیچھے، اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ان لوگوں
کو جو سنتے ہیں۔ **ف**

ف8 یعنی اسی طرح قرآن سے جاہلوں کو عالم کرے گا اگر دل سے
سنیں گے۔

٦٦۔ اور تم کو چوپایوں میں بوجھ (سبق) کی جگہ ہے۔ پلاتے ہیں تم کو اس کے پیٹ کی چیزوں میں سے، گوبر اور لہو کے بیچ میں سے دودھ ستھرا، (جو) رچتا (خوشگوار ہے) پینے والوں کو۔

٦٧۔ اور میووں سے کھجور کے اور انگور کے، بناتے ہو اس سے نشہ، اور روزی خاصی۔ (بیشک) اس میں پتہ (نشانی) ہے ان لوگوں کو جو بوجھتے (عقل سے کام لیتے) ہیں۔

۶۸ ۔ اور حکم بھیجا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو کہ بنا لے پہاڑوں میں گھر، اور درختوں میں، اور (ان بیلوں پر) جہاں چھتریاں ڈالتے ہیں ۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی انگور کی بیل چڑھانے کو۔

۶۹ ۔ پھر کھا ہر طرح کے میووں سے، پھر چل راہوں میں اپنے رب کی صاف ۔ پڑی ہیں نکلتی، ان کے پیٹ میں سے، پینے کی چیز، جس کے کئی رنگ ہیں، اس میں آزار (مرض) چنگے ہوتے ہیں لوگوں

کے ۔ اس میں پتہ (نشانی) ہے ان لوگوں کو، جو دھیان (غور و فکر)

کرتے ہیں ۔ ف

۔۔۔

ف8 تین پتے بتائے برے میں سے بھلا نکلنے کے جانور کے پیٹ میں سے دودھ اور نشا کے انگور کھجور سے روزی پاک اور مکھی کے پیٹ میں سے شہد یعنی اس قرآن سے جاہلوں کی اولاد عالم نکلے گی، حضرت ﷺ کے وقت یہی ہوا کافروں کی اولاد کامل ہوئی ۔

۷۰۔ اور اللہ نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو موت دیتا ہے، اور کوئی تم میں پہنچتا ہے نکمی عمر کو، کہ سمجھ لے پیچھے کچھ نہ سمجھنے لگے۔ (یقیناً) اللہ سب خبر رکھتا ہے قدرت والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اس امت میں قابل پیدا ہو کر پھر ناقص ہونے لگیں گے۔

۷۱۔ اور اللہ نے بڑائی (فضیلت) دی تم میں ایک کو ایک سے روزی کی۔ جن کو بڑائی (فضیلت) دی، نہیں پہنچاتے اپنی روزی ان کو، جو ان کے ہاتھ کا مال (غلام) ہیں، کہ وہ سب اس میں برابر رہیں۔ کیا اللہ کے فضل سے منکر ہیں۔ **ف**

- - -

ف8 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کا غلام اس کا کھانا پکا لاوے گرمی اور دھواں آپ اٹھاوے اور تحفہ مال اس کو پہنچاوے تولازم ہے کہ اس کو ساتھ بٹھا کر کھلاوے نہ وہ سکے تو ایک دو نوالے ہاتھ میں رکھ دے۔

۷۲۔ اور اللہ نے بنا دیں تم کو، تمہارے قسم (جنس) سے عورتیں، اور دئیے تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے، اور کھانے کو دیں تم کو ستھری چیزیں۔ سو کیا جھوٹی بات مانتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل کو نہیں مانتے۔ **ف**

- - -

ف8 بتوں کا احسان مانتے ہیں کہ بیماری سے چنگا کیا یا بیٹا دیا یا روزی دی اور یہ سب جھوٹ وہ سچ دینے والا ہے اس کے شکر گزار نہیں۔

۷۳۔ اور پوجتے ہیں اللہ کے (کو چھوڑ کر) ایسوں کو، کہ مختار نہیں ان کی روزی کے آسمان اور زمین سے کچھ، اور نہ مقدور (قدرت) رکھتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی نہ آسمان سے مینہ برساویں نہ زمین سے اناج نکالیں۔

۷۴۔ سومت بٹھاؤ اللہ پر کہاوتیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ف

۔۔۔

ف8 مشرک کہتے ہیں کہ مالک اللہ ہی ہے یہ لوگ اس کی سرکار میں مختار ہیں اس واسطے ان کو پوجیے سو یہ غلط مثال ہے اللہ ہر چیز آپ کرتا ہے کسی پر سپرد نہیں کر رکھا اور اگر صحیح مثال چاہو تو آگے دو مثالیں فرمائیں۔

۷۵۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت، ایک بندہ پرایا مال (غلام دوسرے کا)، نہیں مقدور (اختیار) رکھتا کسی چیز پر، اور ایک جس کو ہم نے روزی دی اپنی طرف سے خاصی روزی، سو وہ خرچ کرتا ہے اس

میں سے چھپے اور کھلے۔ کہیں برابر ہوتے ہیں؟ سب تعریف اللہ کو

ہے، پر وہ لوگ نہیں جانتے۔ ف

- - -

ف8 یعنی اللہ مالک ہر چیز کا جس کا چاہے سو دے اور بت مالک

نہیں کسی چیز کا بلکہ آپ پرایا مال ہے۔

۷٦۔ اور بتائی اللہ نے ایک مثال، دو مرد ہیں، ایک گوں گا کچھ کام

نہیں کر سکتا، اور وہ بوجھ ہے اپنے صاحب پر، جس طرف اس کو

بھیجے، کچھ بھلا نہ کر لائے۔ کہیں برابر ہے وہ اور ایک شخص، جو حکم کرتا

ہے انصاف پر اور ہے سیدھی راہ پر۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی خدا کے دو بندے یک بت نکما نہ ہل سکے نہ چل سکے جیسے گوں کا غلام دوسرا رسول ﷺ جو اللہ کی راہ بتاوے ہزاروں کو اور آپ بندگی پر قائم ہے اس کے تابع بہتر یا اس کے۔

۷۷۔ اور اللہ پاس ہیں بھید آسمان اور زمین کے۔ اور قیامت کا کام ویسا ہے جیسے لپک نگاہ کی، یا اس سے قریب۔ اور (بیشک) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۷۸۔ اور اللہ نے تم کو نکالا ماں کے پیٹ سے، تم کچھ نہ جانتے تھے، اور دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل، شاید تم احسان مانو۔

۷۹۔ کیا نہیں دیکھتے اڑتے جانور؟ حکم کے باندھے، آسمان کی ہوا میں، کوئی نہیں تھام رہا ان کو سوا اللہ کے۔ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ان لوگوں کو، جو یقین لاتے ہیں۔ **ف**

ف8 یعنی ایمان لانے میں بعضے اٹکتے ہیں معاش کی فکر سے سو فرمایا کہ ماں کے پیٹ سے کوئی کچھ نہیں لاتا اسباب کمائی کے آنکھ کان، دل اللہ ہی دیتا ہے اور اڑتے جانور ادھر میں کس کے بھروسے رہتے ہیں۔

۸۰۔ اور اللہ نے بنا دئیے تم کو تمہارے گھر بسنے (سکون) کی جگہ، اور بنا دئیے تم کو چوپایوں کی کھال سے (بھی) ڈیرے (گھر)، جو ہلکے لگتے

ہیں تم کو جس دن سفر میں ہو اور جس دن گھر میں، اور ان کی اون سے اور ببریوں (پشم) سے اور بالوں سے (بنائے تمہارے لئے) کتنے اسباب، اور برتنے (استعمال) کی چیز ایک (مقررہ) وقت تک۔

ف

ف8 اون بھیڑ کی پشم اور ببریاں اونٹ کی پشم۔

۸۱۔ اور اللہ نے بنا دیں تم کو اپنی بنائی چیزوں کی چھائیں (سائے)، اور بنا دیں تم کو پہاڑوں میں چھپنے کی جائیں (پناہ گاہیں)، اور بنا دیئے تم کو کرتے (لباس) جو بچاؤ ہیں گرمی کا، اور کرتے (لباس) جو بچاؤ ہیں

لڑائی کا۔ اسی طرح پورا کرتا ہے اپنا احسان تم پر، شاید تم حکم میں آوَ

(فرمانبردار بنو)۔ ف

۔۔۔

ف8 جن کرتوں میں گرمی کا بچاوَ ہے سردی کا بھی بچاوَ ہے پر اس

ملک میں گرمی بہت ہے اسی کا ذکر فرمایا اور لڑائی کا بچاوَ زرہیں۔

۸۲۔ پھر اگر پھر جائیں (منہ موڑیں) تو تیرا کام یہی ہے کھول کر سنا

(پیغام) دینا۔

۸۳۔ پہچانتے ہیں اللہ کا احسان، پھر منکر ہو جاتے ہیں، اور بہت ان

میں ناشکر ہیں۔

۸۴۔ اور جس دن کھڑا کریں گے ہم ہر فرقے (قوم) میں ایک بتانے والا (گواہ)، پھر حکم نہ ملے منکروں کو، اور نہ ان سے توبہ مانگئے (لی جائے گی)۔ ف

۔۔۔

ف8 حکم نہ ملے گا بولنے کا۔

۸۵۔ اور جب دیکھیں بے انصاف مار، پھر ہلکی نہ ہو ان سے، اور نہ ان کو ڈھیل ملے۔

۸۶۔ اور جب دیکھیں شریک پکڑنے والے اپنے شریکوں کو،
بولیں، اے رب! یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارتے تھے
تیرے سوا۔ تب وہ ان پر ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو۔ ف

ف8 جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بے گناہ ہیں ایک
شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پجواتا ہے اسی سے ان کو کہیں گے
کہ تم جھوٹے ہو۔

۸۷۔ اور آ پڑیں اللہ کے آگے اس دن عاجز ہو کر، اور بھول جائے
ان کو جو جھوٹ باندھتے تھے۔

۸۸۔ جو منکر ہوئے ہیں، اور روکتے رہے ہیں اللہ کی راہ سے، ان کو ہم نے بڑھائی مار پر مار، بدلہ اس کا جو شرارت کرتے تھے۔

۸۹۔ اور جس دن کھڑا کریں گے ہم ہر فرقے (قوم) میں ایک بتانے والا (گواہ) ان پر، انہی میں کا، اور تجھ کو لائیں بتانے (گواہی) کو ان لوگوں پر۔ اور اتاری ہم نے تجھ پر کتاب بیورا (کھول سنانے والی) ہر چیز کا، اور راہ کی سوجھ (ہدایت)، اور مہر (رحمت) اور خوشخبری حکم برداروں کو۔

۹۰۔ اللہ حکم کرتا ہے انصاف کو اور بھلائی کو، اور دینے کو ناتے والے کے، اور منع کرتا ہے بے حیائی کو اور نا معقول کام کو اور سرکشی کو، تم کو سمجھاتا ہے شاید تم یاد رکھو۔ **ف**

ف8 غیر کے مقدمہ میں انصاف چاہیئے یعنی برابر رکھنا اور اپنی

طرف سے بھلائی۔

۹۱۔ اور پورا کرو اقرار اللہ کا، جب آپس میں اقرار دو، اور نہ توڑو قسمیں

پکی کیئے پیچھے، اور کر کر اللہ کو اپنا ضامن۔ اللہ جانتا ہے جو کرتے ہو۔

۹۲۔ اور نہ ہو جیسے وہ عورت کہ توڑا اپنا سوت کاتا محنت کیئے پیچھے

ٹکڑے ٹکڑے۔ کہ ٹھہراؤ اپنی قسمیں پیٹھنے (مکروفریب) کا بہانہ

ایک دوسرے میں، اس واسطے کہ ایک فرقہ ہو کہ زیادہ چڑھ (فائدہ

حاصل کر) رہا دوسرے سے، تو یہ اللہ پرکھتا ہے تم کو اس سے۔ اور

آگے کھول دے گا اللہ تم کو قیامت کے دن جس بات میں تم پھوٹ

(اختلاف) رہے تھے۔ ف

۔۔۔

ف8 کوئی قول دے کر دغا کرتا ہے اسی واسطے کہ زبردست کو گرا
دے اور کمزور کو چڑھا دے یہ اللہ نے آزمانے کو رکھا ہے کسی کے
بدلے سے بدلا نہیں جاتا ادبار سے اقبال دہی لاوے تو آوے اور بد
قولی کا خیال تبھی آتا ہے جب ادبار آنا ہوتا ہے دوسرا گرایا نہ گرا اول
آپ گرتا ہے اپنے بنے کام کو خراب کرنا جیسے ایک عورت دیوانی
تھی مالدار سارے برس سوت کتواتی کہ جڑاول دوں گی اقربا کو جب جاڑا
شروع ہوتا سوت کتر کر بوٹی بوٹی سب کو بانٹتی۔

۹۳۔ اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی فرقہ کرتا، لیکن بہکاتا ہے جس کو چاہے اور سوجھاتا (ہدایت دیتا) ہے جس کو چاہے۔ اور تم سے پوچھ ہونی ہے، جو کام تم کرتے تھے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ کافر کو بدقولی سے نہ ماریئے کفران باتوں سے مٹتا نہیں اور اپنے اوپر وبال آتا ہے۔

۹۴۔ اور نہ ٹھہراؤ اپنی قسمیں رکھنے کا بہانہ ایک دوسرے سے کہ ڈگ (لڑکھڑا) نہ جائے کسی کا پاؤں جمے پیچھے، اور تم چکھو سزا اس پر کہ تم نے روکا اللہ کی راہ سے۔ اور تم کو بڑی مار ہو۔ **ف**

ف8 یعنی مسلمانی کو بدنام نہ کرو کہ یقین لانے والے شک میں

پڑیں اور تم پر یہ گناہ چڑھے ۔

۹۵۔ اور نہ لو اللہ کے اقرار پر مول تھوڑا۔ بیشک جو اللہ کے ہاں ہے،

وہی بہتر ہے تم کو، اگر تم جانتے ہو۔ ف

ف8 پہلے مذکور تھا آپس کے قول توڑنے کا اب ذکر ہے اللہ سے

قول توڑنے کا یعنی مال کی طمع سے حکم شرع کے خلاف نہ کرو وہ مال

وبال لاوے گا جو موافق شرع ہاتھ لگے وہی بہتر ہے تمہارے حق میں۔

۹۶۔ جو تم پاس ہے نبڑ (ختم ہو) جائے گا اور جو اللہ پاس ہے سو رہتا ہے۔ اور ہم بدلے میں دیں گے ٹھہرنے (صبر کرنے) والوں کا حق، بہتر کاموں پر جو کرتے تھے۔ **ف**

ف8 اچھی زندگی قیامت کو جلادیں گے یا دنیا میں اللہ کی محبت میں اور لذت میں۔

۹۷۔ جس نے کیا نیک کام، مرد ہو یا عورت، اور وہ یقین پر ہے، تو اس کو ہم جلاویں (بسر کروائیں) گے اچھی زندگی۔ اور بدلے میں دیں گے ان کو حق ان کا، بہتر کاموں پر جو کرتے تھے۔

۹۸۔ سو جب تو پڑھنے لگے قرآن تو پناہ لے اللہ کی شیطان مردود سے۔

۹۹۔ اس کا زور نہیں چلتا ان پر جو یقین رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ اس کا زور انہی پر ہے جو اس کو رفیق سمجھتے ہیں، اور جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ **ف**

ف8 دنیا میں کسی آدمی کو کوئی شیطان یعنی جن ستانے لگے تو اس کے رجوع نہ ہووہ اور سر چڑھتا ہے بلکہ اللہ کی پناہ میں دوڑے اس کا کلام ہے اور اسی کے نام ہیں ۔

۱۰۱ ۔ اور جب بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری ، اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے ، تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے ۔ یوں نہیں ، پر ان بہتوں کو خبر نہیں ۔ ف

۔۔۔

ف8 اس کلام میں اللہ تعالیٰ نے اکثر نسخ فرمایا ہے تو کافر شبہ کرتے اس کا جواب سمجھا دیا یعنی ہر وقت پر موافق اس وقت کے حکم بھیجے تو یقین والوں کا دل قوی ہو کہ ہمارا رب ہر حال سے باخبر ہے۔

۱۰۲۔ تو کہہ، اس کو اتارا ہے پاک فرشتے نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق (حق)، تا (کہ) ثابت (قدم) کرے ایمان والوں کو اور راہ کی سوجھ (ہدایت) اور خوشخبری مسلمانوں کو۔ ف

ف8 یعنی ہر حال میں اس کے موافق راہ سوجھا دے اور ہر کام پر ویسی خوشخبری سنا دے۔

۱۰۳۔ اور ہم کو معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں اس کو سکھاتا ہے آدمی۔
جس پر تعریض کرتے ہیں اس کی زبان ہے اوپری (عجمی)، اور یہ
زبان عربی صاف۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک شخص کا غلام رومی نصرانی مکہ میں تھا حضرت کے پاس آ
بیٹھتا محبت سے اللہ کا کلام اور پیغمبروں کا احوال سننے کو کافر کہتے وہی
سکھا جاتا ہے۔

۱۰۴۔ جن کو اللہ کی باتیں یقین نہیں آتیں، ان کو اللہ راہ نہیں دیتا،

اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف

ف8 یعنی جتنا سمجھائیے وہ نہیں سمجھتے بے یقین آدمی محروم ہیں۔

۱۰۵۔ جھوٹ بناتے (بولتے) وہ ہیں جن کو یقین نہیں اللہ کی باتوں

پر۔ اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔

۱۰۶۔ جو کوئی منکر ہوا اللہ سے یقین لائے پیچھے، مگر وہ نہیں جس پر

زبردستی کی اور اس کا دل برقرار رہے ایمان پر، لیکن جو کوئی دل کھول

کر منکر ہوا، سو ان پر غضب ہے اللہ کا، اور ان کو بری مار ہے۔ ف

ف8 پہلے مذکور ہوئے کافروں کے شب ہے سن کر ایمان سے پھر جاوے اس کا یہ حال ہے مگر ظالم زبردستی سے اگر منہ سے کفر کا لفظ کہوادے اور دل میں ایمان برقرار ہے اس کو گناہ نہیں لیکن اگر مرنا قبول کرے اور لفظ بھی منہ سے نہ کہے تو شہید اکبر ہے۔

۱۰۷۔ یہ اس واسطے، کہ انہوں نے عزیز رکھی دنیا کی زندگی آخرت سے، اور اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا منکر لوگوں کو۔ ف

ف8 اگر جو کوئی ایمان سے پھرا ہے تو دنیا کی غرض کو جان کے ڈر سے یا برادری کی خاطر سے یا زر کے لالچ سے. جس نے دنیا عزیز رکھی اس کو آخرت کہاں، اگر جان کے ڈر سے لفظ کہے تو چاہیئے جب ڈر کا وقت جا چکے پھر توبہ واستغفار کر کر ثابت ہو جاوے۔

۱۰۸۔ وہی ہیں، کہ مہر کر دی اللہ نے ان کے دل پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر۔ اور وہی ہیں بیہوش (غفلت میں)۔

۱۰۹۔ آپ ہی ثابت ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں۔

۱۱۰۔ پھر یوں ہے کہ تیرا رب ان لوگوں پر کہ وطن چھوڑا ہے بعد اس کے کہ بچلائے (آزمائے) گئے، پھر لڑتے رہے اور ٹھہرے

(ثابت قدم) رہے، (بیشک) تیرا رب ان باتوں کے بعد بخشنے والا

مہربان ہے۔ ف

- - -

ف8 مکہ میں بعضے لوگ کافروں کے ظلم سے بچل گئے تھے یا زبانی لفظ کہہ لیا تھا اس پیچھے جب اتنے کام کیے ایمان کے وہ تقصیر بخشی گئی ایک بزرگ تھے عماران کے باپ یاسر اور ماں سمیہ ظلم اٹھاتے مر گئے پر لفظ کفر نہ کہا بیٹے نے خوف جان سے لفظ کہہ دیا پھر روتے ہوئے حضرت کے پاس آئے تب یہ آیتیں اتریں۔

۱۱۱۔ جس دن آئے گا ہر جی (متنفس) جواب سوال کرتا اپنی طرف سے، اور پورا ملے گا ہر کسی کو جو اس نے کمایا، اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

ف

ف8 یعنی کسی طرف کوئی نہ بولے گا اس دن ظلم نہ چل سکے گا۔

۱۱۲۔ اور بتائی اللہ نے کہاوت، ایک بستی تھی، چین امن سے چلی آتی تھی اس کو روزی فراغت کی ہر جگہ سے، پھر ناشکری کی اللہ کے احسانوں کی، پھر چکھایا اس کو اللہ نے مزہ کہ ان کے تن کے کپڑے ہوئے بھوک اور ڈر، بدلہ اس کا جو کرتے تھے۔ ف

ف8 ایسے بہت شہر ہوتے ہیں پر یہ احوال فرمایا مکہ کا تن کے کپڑے بھوک اور ڈر یعنی ایک دم بھوک اور ڈر سے خالی نہ رہنے لگے۔

۱۱۳۔ اور ان کو پہنچ چکا رسول انہی میں کا، پھر اس کو جھٹلایا، پھر پکڑا ان کو عذاب نے، اور وہ گنہگار (ظالم) تھے۔

۱۱۴۔ سو کھاؤ، جو روزی دی تم کو اللہ نے، حلال اور پاک۔ اور شکر کرو اللہ کے احسان کا، اگر تم اس کو پوجتے ہو۔ ف

ف8 یعنی ایمان لاؤ اور حلال کو حرام مت کرو اپنی عقل سے ۔

۱۱۵ ۔ یہی حرام کیا ہے تم پر مردہ اور لہو اور سؤر کا گوشت ، اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوائے کسی کا ۔ پھر جو کوئی ناچار (مجبور) ہو جائے نہ زور (سرکشی) کرتا ہو نہ زیادتی ، تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

۱۱۶ ۔ اور مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بتانے سے ، کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ، کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ۔ بیشک جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر ، بھلا (فلاح) نہیں پاتے ۔

۱۱۷ ۔ تھوڑا سا برت (فائدہ اٹھا) لیں اور ان کو دکھ کی مار ہے ۔

۱۱۸۔ اور جو لوگ یہودی ہیں ان پر ہم نے حرام کیا تھا جو تجھ کو سنا چکے پہلے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، پر اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے۔ **ف**

ف8 سورۃ انعام میں ذکر ہو چکا۔

۱۱۹۔ پھر یوں ہے کہ تیرا رب ان لوگوں پر جنھوں نے برائی کی نادانی سے، پھر توبہ کی اس کے پیچھے (بعد)، اور سنوار پکڑی، تیرا رب ان باتوں (توبہ) کے پیچھے (بعد) بخشنے والا مہربان ہے۔ **ف**

ف8 یعنی حلال حرام میں جھوٹ بنایا تھا جب مسلمان ہوئے تو بخشے گئے۔

۱۲۰۔ اصل ابراہیم تھا راہ ڈالنے والا، حکم بردار اللہ کا، ایک طرف کا ہو کر۔ اور نہ تھا شریک والوں میں۔ ف

ف8 یعنی حلال اور حرام میں اور دین کی باتوں میں ملت ابراہیم ہے اور عرب کے لوگ کہتے ہیں آپ کو حنیف اور شرک کرتے ہیں اس کی راہ پر نہیں۔

۱۲۱۔ حق ماننے والا اس کے احسانوں کا، اس کو اللہ نے چن لیا، اور چلایا سیدھی راہ پر۔

۱۲۲۔ اور دی دنیا میں ہم نے اس کو خوبی (بھلائی)۔ اور وہ آخرت میں اچھے لوگوں (صالحین) میں ہے۔ **ف**

- - -

ف8 دنیا کی خوبی آسودگی اور قبولیت سارے جہاں میں۔

۱۲۳۔ پھر حکم بھیجا ہم نے تجھ کو کہ چل دین ابراہیم پر، جو ایک طرف کا تھا۔ اور نہ تھا شریک والوں میں۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی درمیان میں یہود و نصاریٰ کو موافق ان کے حال کے اور حکم بھی ہوئے آخری پیغمبر پھر اسی ملت پر آئے۔

۱۲۴۔ ہفتہ کا دن جو ٹھہرایا، سوانہیں پر جو اس میں پھوٹ (اختلاف میں پڑ) گئے۔ اور تیرا رب حکم کرے گا ان میں قیامت کے دن، جس بات میں پھوٹ (اختلاف کر رہے) رہے تھے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اصل ملت ابراہیم میں ہفتے کا کچھ حکم نہ تھا اس امت پر بھی نہیں۔

۱۲۵۔ بلا اپنے رب کی راہ پر، پکی باتیں سمجھا کر، اور نصیحت کر کر بھلی طرح، اور الزام دے ان کو (مباحثہ کر ان سے) جس طرح بہتر ہو۔ تیرا رب بہتر جانتا ہے، جو بھولا اس کی راہ سے، اور وہی بہتر جانے جو راہ (ہدایت) پر ہیں۔ ف

ف8 الزام دے جس طرح بہتر ہو یعنی قضیہ نہ بڑھے۔

۱۲۶۔ اور اگر بدلہ دو (لو)، تو بدلہ دو (لو) اس قدر جتنی تم کو تکلیف پہنچی، اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر والوں کو۔ ف

ف8 پہلے جو فرمایا کہ سمجھاؤ بھلی طرح اس میں رخصت دی کہ بدی کے بدل بدی بری نہیں پر صبر اور بہتر ہے۔

۱۲۷۔ اور تو صبر کر اور تجھ سے صبر ہو سکے اللہ ہی کی مدد سے، اور ان پر غم نہ کھا، اور مت خفا رہ ان کے فریب سے۔

۱۲۸۔ اللہ ساتھ ہے ان کے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔

* * *

۱۷۔ اسریٰ / بنی اسرائیل

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ پاک ذات ہے، جو لے گیا اپنے بندے کو راتی (راتوں) رات ادب والی مسجد (مسجد حرام) سے پرلی مسجد (مسجد اقصیٰ) تک، جس میں ہم نے خوبیاں رکھی ہیں کہ دکھائیں اس کو کچھ اپنی قدرت کے نمونے، (بیشک) وہی ہے سنتا دیکھتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حق تعالیٰ اپنے رسول کو معراج کی رات لے گیا مکہ سے بیت المقدس براق پر اور آگے لے گیا آسمانوں پر یہاں اتنا ذکر ہے باقی سورۃ نجم میں۔

۲۔ اور دی ہم نے موسیٰ کو کتاب، اور وہ سوجھ (راہ ہدایت) دی بنی اسرائیل کو کہ نہ حوالہ کرو میرے سوا کسی پر کام۔

۳۔ تم جو اولاد ہو ان کی جن کو لادلیا ہم نے نوح کے ساتھ، (بیشک) وہ تھا بندہ حق ماننے والا۔

۴۔ اور صاف کہہ سنایا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں کہ تم خرابی کرو گے ملک میں دو بار، اور چڑھ جاؤ (سرکشی کرو) گے بری طرح چڑھنا (بڑی سرکشی)۔

۵۔ پھر جب آیا پہلا وعدہ، اٹھائے ہم نے تم پر ایک بندے اپنے سخت لڑائی والے، پھر پھیل پڑے (گھس گئے) شہر کے بیچ۔ اور وہ وعدہ (پورا) ہونا ہی تھا۔

٦۔ پھر ہم نے پھیری تمہاری باری ان پر اور زور دیا تم کو مال سے اور بیٹوں سے، اور اس سے زیادہ کر دی تمہاری بھیڑ (تعداد)۔

۷۔ اگر بھلائی کی تم نے تو بھلا کیا اپنا، اور اگر برائی کی تو آپ کو۔ پھر جب پہنچا وعدہ پچھلی (دوسری) بار کا کہ وہ لوگ اداس کریں (بگاڑیں) تمہارے منہ اور پیٹھیں (گھسیں) مسجد (بیت المقدس) میں جیسے پیٹھے

(گھسے) پہلی باراور خراب (برباد) کریں جس جگہ غالب ہوں پوری خرابی (بربادی)۔

۸۔ آیا ہے رب تمہارا اس پر کہ تم کو رحم کرے۔ اگر پھر وہی کرو گے تو ہم پھر وہی کریں گے، اور کیا ہے ہم نے دوزخ منکروں کا بندی (قید) خانہ۔ ف

ف8 توریت میں کہہ دیا تھا کہ دو بار بنی اسرائیل شرارت کریں گے اس کی جزا میں دشمن ان کے ملک پر غالب ہوں گے اسی طرح ہوا ہے ایک بار جالوت غالب ہوا پھر حق تعالیٰ نے اس کو حضرت داؤد کے ہاتھ سے ہلاک کیا پیچھے بنی اسرائیل کو اور قوت زیادہ دی حضرت سلیمان کی سلطنت میں دوسری بار فارسی لوگوں میں بخت نصر

غالب ہوا تب سے ان کی سلطنت نے قوت نہ پکڑی اب فرمایا کہ اللہ
مہربانی پر آیا ہے اگر اس نبی کے تابع ہو تو وہی سلطنت اور غلبہ پھر کر
دے اور اگر پھر وہی شرارت کرو گے تو ہم وہی کریں گے یعنی
مسلمان کو ان پر غالب کیا اور آخرت میں دوزخ تیار ہے ۔

۹۔ یہ قرآن بتاتا ہے وہ راہ جو سب سے سیدھی ہے، اور خوشی سناتا
ہے ان کو جو یقین لائے اور کیں نیکیاں کہ ان کو ہے ثواب بڑا۔
۱۰۔ اور یہ کہ جو نہیں مانتے پچھلا (آخرت کا) دن، ان کے لئے رکھی
ہم نے دکھ کی مار (دردناک عذاب) ۔
۱۱۔ اور مانگتا ہے آدمی برائی، جیسے مانگتا ہے بھلائی۔ اور ہے انسان
تاوَلا (جلدباز) ۔ **ف**

ف8 یعنی گھبراتا ہے کہ میری دعا شتاب کیوں نہیں قبول ہوتی اور اس کی دعا بعضی اس کے حق میں بری ہے اگر قبول ہو تو انسان خراب ہو سو ہر طرح اللہ بہتر دانا ہے اسی کی رضا پر شاکر رہیے۔

۱۲۔ اور ہم نے بنائے رات اور دن دو نمونے، پھر مٹا دیا رات کا نمونہ اور بنا دیا دن کا نمونہ دیکھنے کو، کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا، اور معلوم کرو گنتی برسوں کی اور حساب۔ اور سب چیز سنائی ہم نے کھول کر (تفصیل سے)۔ ف

ف8 یعنی گھبرانے سے فائدہ نہیں ہر چیز کا وقت و اندازہ مقرر ہے جیسے رات اور دن کسی کے گھبرانے سے اور دعا سے رات کم نہیں ہو جاتی اپنے وقت پر آپ صبح ہوتی ہے اور دونوں نمونے اس کی قدرت کے ہیں۔

۱۳۔ اور جو آدمی ہے، لگا (لٹکا) دی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے۔ اور نکال دکھائیں گے اس کو قیامت کے دن لکھا کہ پائے گا اس کو کھلا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بری قسمت کے ساتھ برے عمل ہیں کہ چھوٹ نہیں سکتے وہی نظر آویں گے قیامت میں۔

۱۴۔ پڑھ لے لکھا اپنا۔ تو ہی بس ہے آج کے دن اپنا حساب لینے والا۔

۱۵۔ جو کوئی راہ پر آیا تو آیا اپنے ہی واسطے۔ اور جو کوئی بہکا رہا، بہکا رہا اپنے ہی برے کو۔ اور کسی پر نہیں پڑتا بوجھ دوسرے کا۔ اور ہم بلا (عذاب) نہیں ڈالتے جب تک نہ بھیجیں کوئی رسول۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی برے عمل آفت لاتے ہیں پر حق تعالیٰ بن سوجھائے نہیں پکڑتے رسول بھیجتا ہے اسی واسطے۔

۱۶۔ اور جب ہم نے چاہا کہ کھپا (ہلاک کر) دیں کوئی بستی، حکم بھیجا اس کے عیش کرنے والوں کو، پھر انہوں نے بے حکمی کی اس میں، تب ثابت (چسپاں) ہوئی ان پر بات (فیصلہ)، تب اکھاڑ (برباد کر) مارا ان کو اٹھا کر۔

۱۷۔ اور کتنی کھپائیں (ہلاک کیں) ہم نے سنگتیں (قومیں) نوح سے پیچھے (بعد)، اور بس (کافی) ہے تیرا رب اپنے بندوں کے گناہ جانتا دیکھتا۔

۱۸۔ جو کوئی چاہتا ہو پہلا گھر (دنیا کا فائدہ)، شتاب (جلدی) دے چکیں ہم اس کو اسی میں جتنا چاہیں، جس کو چاہیں، پھر ٹھہرایا ہے ہم نے اس کے واسطے دوزخ، پیٹھے (پہنچے) گا اس میں برا سن کر، دھکیلا جا کر۔

۱۹۔ اور جس نے چاہا پچھلا (آخرت کا) گھر، اور دوڑ کی اس کے واسطے، جو کوئی اس کی دوڑ ہے اور وہ یقین پر ہے، سو ایسوں کی دوڑ نیگ لگی (مقبول) ہے۔

۲۰۔ ہر ایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں، ان کو اور ان کو (بھی)، تیرے رب کی بخشش (عطا) میں سے۔ اور تیرے رب کی بخشش (عطا) کسی نے نہیں گھیری (پر نہیں بند)۔

۲۱۔ دیکھ! کیوں کر بڑھایا ہم نے ایک کو ایک سے، اور پچھلے (آخرت کے) گھر میں تو اور بڑے درجے ہیں اور بڑی بڑائی۔

۲۲۔ نہ ٹھہرا اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم، پھر بیٹھ رہے گا تو اولاہنا پا (ملامت زدہ ہو) کر، بیکس ہو کر۔

۲۳۔ اور چکا (فیصلہ کر) دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اس کے سوا، اور ماں باپ سے بھلائی۔ کبھی پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک یا دونوں، تو نہ کہہ ان کو، 'ہوں' اور نہ جھڑک ان کو، اور کہہ ان کو بات ادب کی۔

۲۴۔ اور جھکا ان کے آگے کندھے عاجزی کر کر پیار سے، اور کہہ، اے رب! ان پر رحم کر، جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا (بچپن میں)۔

۲۵۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے۔ جو تم نیک ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخشتا ہے۔ **ف**

ف8 یعنی دل میں آوے کہ بوڑھے ماں باپ سے یہ معاملت نباہنی مشکل ہے تو فرما دیا کہ جس کی نیت نیکی پر ہے اگر خفا کرے اور پھر رجوع لاوے تو اللہ بخشنے والا ہے۔

۲۶۔ اور دے ناتے والے (رشتہ دار) کو اس کا حق، اور محتاج کو اور مسافر کو، اور مت اڑا (خرچ) بکھیر کر (بے جا)۔ ف

ف8 یعنی بے جگہ خرچ کر کر خراب نہ کر۔

۲۷۔ بیشک اڑانے (بے جا خرچ کرنے) والے، بھائی ہیں شیطانوں کے۔ اور شیطان ہے اپنے رب کا ناشکر۔ **ف**

ف8 یعنی مال بڑی نعمت ہے اللہ کی جس سے خاطر جمع ہو عبادت میں اور درجے بڑھیں بہت میں اس کو بے جا اڑانا ناشکری ہے۔

۲۸۔ اور اگر کبھی تغافل کرے تو ان کی طرف سے، تلاش میں مہربانی کی، اپنے رب کی طرف سے، جس کی توقع رکھتا ہے، تو کہہ ان کو بات نرمی کی۔ **ف**

ف8 یعنی جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے اور ایک وقت اس پاس نہیں تو اللہ کے ہاں امید والے کا محروم جانا خوش نہیں آتا اس محتاج کی قسمت سے اللہ سخیوں کو بھیج رہتا ہے سو اس واسطے اگر ایک وقت تو نہ دے تو میٹھے جواب کہہ کہ اگلی سب خراتیں برباد نہ ہوں۔

۲۹۔ اور نہ رکھ اپنا ہاتھ بندھا اپنی گردن کے ساتھ، اور نہ کھول دے اس کو نرا کھولنا، پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا (ملامت زدہ) ہارا۔ ف

ف8 یعنی سب الزام دیں کہ اتنا کیوں دیا کہ آپ محتاج رہ گیا۔

۳۰۔ تیرا رب کشادہ کرتا ہے روزی جس کو چاہے اور کستا ہے (تنگ کرتا ہے جس کو چاہے)۔ وہی ہے اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی محتاج کو دیکھ کر بیتاب نہ ہو جا اس کی حاجت تیرے ذمہ پر نہیں اللہ کے ذمہ پر ہے لیکن یہ باتیں پیغمبر کو فرمائی ہیں جو بے حد سخی تھے جس کے جی سے مال نہ نکل سکے اس کو تقید ہے دینے کا حکیم بھی گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہے سردی والے کو گرم۔

۳۱۔ اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو ڈر سے مفلسی کے۔ ہم روزی دیتے ہیں ان کو اور تم کو، بیشک ان کا مارنا بڑی چوک ہے۔ ف

- - -

ف8 کافر بیٹیاں مارتے تھے کہ ان کا خرچ کہاں سے لاویں گے ۔

۳۲۔ اور پاس نہ جاؤ بدکاری (زنا) کے، وہ ہے بے حیائی۔ اور بری

راہ ہے ۔ ف

- - -

ف8 یعنی اگر یہ راہ نکلے تو ایک دوسرے کی عورت پر نظر کرے

کوئی اس کی عورت پر کرے ۔

۳۳۔ اور نہ مارو (قتل کرو) جان جو منع کی اللہ نے، مگر حق پر۔ اور جو مارا گیا ظلم سے۔ تو ہم نے دیا اس کے وارث کو زور (اختیار)، سو اب ہاتھ نہ چھوڑ دے (حد سے نہ بڑھے) خون پر۔ (اس لئے کہ) اس کو مدد ہونی (اس کی مدد کی گئی) ہے۔ ف

ف8 یعنی ہر کسی کو لازم ہے کہ خون کا بدلہ دلانے میں مدد کرے نہ الٹا قاتل کی حمایت کرے اور وارث کو بھی چاہیۓ ایک کے بدلے دو نہ مارے یا قاتل ہاتھ نہ لگا اس کے بیٹے بھائی کو نہ مارے۔

۳۴۔ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے، مگر جس طرح بہتر ہو، جب
تک وہ پہنچے اپنی جوانی کو، اور پورا کرو اقرار کو۔ بیشک اقرار کی پوچھ

ہے۔ **ف**

- - -

ف8 مگر جس طرح بہتر ہو یعنی اس کے مال کو سنوار دے تو مضائقہ نہیں اور اقرار کی پوچھ ہے یعنی کسی سے قول قرار صلح کا دے کر بدی کرنی اس کا وبال ضرور پڑتا ہے۔

۳۵۔ اور پورا بھر و ماپ جب ماپ دینے لگو اور تولو سیدھی ترازو سے۔

یہ بہتر ہے اور اچھا اس کا انجام۔ **ف**

- - -

ف8 سیدھی ترازو سے یعنی جھوک نہ مارو اور اچھا انجام یعنی دغا بازی اول چلتی ہے پھر لوگ خبردار ہو کر اس سے معاملت نہیں کرتے اور پورا حق دینے والا سب کو خوش لگتا ہے اللہ اس کی تجارت خوب چلاتا ہے۔

۳۶۔ اور نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھ کو۔ بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی اس سے پوچھ ہے۔ ف

- - -

ف8 یعنی جو بات تحقیق معلوم نہ ہو اسکو دعوی کر کر نہ کہیے کہ یوں ہے اور ایسی ہی گواہی دینی۔

۳۷۔ اور نہ چل زمین پر اتراتا (اکڑکر)، تو پھاڑ نہ ڈالے گا زمین کو، اور نہ پہنچے گا پہاڑوں تک لمبا ہو کر۔

۳۸۔ یہ جتنی باتیں ہیں، ان میں سے بری چیز (برا پہلو) ہے تیرے رب کی بیزاری۔ ف

ف8 جن باتوں کو منع کیا وہ رب کی بیزاری ہے اور جن کو حکم کیا ان کا نہ کرنا بیزاری ہے۔

۳۹۔ یہ ہے کچھ ایک جو وحی کیا تیرے رب نے تیری طرف، عقل
کے کاموں (حکمت میں) سے۔ اور نہ ٹھہرا اللہ کے سوا اور کی بندگی،
پھر پڑے تو دوزخ میں، اولاہنا کھایا (ملامت زدہ) دکھیلا (ہر بھلائی
سے محروم)۔

۴۰۔ کیا تم کو چن کر دیئے تمہارے رب نے بیٹے اور آپ لئے
فرشتے بیٹیاں۔ تم کہتے ہو بڑی (غلط) بات؟

۴۱۔ اور پھیر پھیر (طرح طرح سے) سمجھایا ہم نے اس قرآن میں تا
(کہ) وہ سوچیں (سمجھیں)۔ اور ان کو زیادہ ہوتا ہے وہی بدکنا۔

۴۲۔ کہہ، اگر ہوتے اس کے ساتھ اور حاکم، جیسا یہ بتاتے ہیں، تو
نکالتے تخت کے صاحب کی طرف راہ۔ **ف**

ف8 یعنی پرایا محکوم رہنا کیوں قبول کرتے تخت کے مالک کو الٹ ڈالتے۔

۴۳۔ وہ پاک ہے، اوپر (بلند و برتر) ہے ان کی باتوں سے بہت دور (بلند ہے اس کی شان)۔

۴۴۔ اس کو ستھرائی بولتے (تسبیح کرتے) ہیں آسمان ساتوں اور زمین، اور جو کوئی ان میں ہے۔ اور کوئی چیز نہیں جو نہیں پڑھتی خوبیاں اس کی، لیکن تم نہیں سمجھتے ان کا پڑھنا۔ بیشک وہ ہے تحمل والا بخشتا۔ ف

ف8 یعنی ایسی بری باتوں پر تم کو شتاب نہیں پکڑتا اور توبہ کرو تو بخشتا ہے۔

۴۵۔ اور جب تو پڑھتا ہے قرآن، کر دیتے ہیں بیچ میں تیرے اور ان لوگوں کے جو نہیں مانتے پچھلا گھر، ایک پردہ ڈھانکا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس قرآن میں ایسی تاثیر ہے اور کافروں پر اثر نہیں ہوتا یہی واسطہ کہ اوٹ میں ہیں آفتاب سے جہاں روشن ہے اور جس کی اس طرح پیٹھ ہے اس کے حساب میں کہیں نہیں۔

۴۶۔ اور رکھے ہیں ان کے دلوں پر اوٹ کہ اس کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ (بہرہ پن)۔ اور جب مذکور کرتا ہے تو قرآن میں اپنے رب کا، اکیلا کر کر، بھاگتے ہیں اپنی پیٹھ پر بدک کر۔

۴۷۔ ہم خوب جانتے ہیں جیسا وہ سنتے ہیں، جس وقت کان رکھتے ہیں تیری طرف، اور جب وہ مشورہ کرتے ہیں، جب کہتے ہیں بے انصاف،، جس کے کہے پر چلتے ہو نہیں وہ مگر ایک مرد جادو مارا (سحر زدہ)۔

۴۸۔ دیکھ! کیسی بٹھاتے ہیں تجھ پر کہاوتیں اور بہکتے ہیں، سو راہ نہیں پا سکتے۔

۴۹۔ اور کہتے ہیں، کیا جب ہم ہو گئے ہڈیاں اور چورا کیا ہم پھر اٹھیں (پیدا ہوں) گے نئے بن کر (از سرِ نَو)۔

۵۰۔ تو کہہ، تم ہو جاؤ پتھر یا لوہا۔

۵۱۔ یا کوئی خلقت جو مشکل لگے تمہارے جی میں، پھر اب کہیں گے، کون الٹے (زندہ کرے) گا ہم کو؟ (کہو) جس نے بنایا (پیدا کیا) تم کو پہلی بار۔ پھر اب مٹکائیں گے تیری طرف اپنے سر اور کہیں گے کب ہے وہ؟ تو کہہ، شاید نزدیک ہی ہو گا۔

۵۲۔ جس دن تم کو پکارے گا، پھر چلے آؤ گے سراہتے (حمد و ثنا کرتے) اس کو، اور اٹکلو (گمان کرو) گے کہ دیر نہیں لگی تم کو مگر تھوڑی (دنیا میں تھوڑا سا وقت ہی رہے)۔ **ف**

ف8 یعنی اب شتابی کرتے ہو تب جانو گے کہ دنیا میں کچھ دیر نہ رہے تھے پچاس سو برس ان ہزاروں برسوں کے سامنے کیا معلوم ہوں۔

۵۳۔ اور کہہ دے میرے بندوں کو، بات وہی کہیں جو بہتر ہو۔

شیطان جھڑپواتا (نزاع کرواتا) ہے آپس میں۔ شیطان ہے انسان کا بیشک دشمن صریح (کھلا)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مذاکرہ میں سخت بات نہ کہیں شیطان لڑائی ڈالتا ہے جب لڑائی ڈالتا ہے جب لڑائی پڑے تو اگلا سمجھتا ہو تو بھی نہ سمجھے۔

۵۴۔ تمہارا رب بہتر جانتا ہے تم کو۔ اگر چاہے تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تم کو مار (سزا) دے ۔ اور تجھ کو نہیں بھیجا ہم نے ان پر ذمہ لینے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 مذاکرہ میں حق والا جھنجھلاتا ہے کہ دوسرا صریح حق کو نہیں مانتا سو فرما دیا کہ تم پر ان کا ذمہ نہیں اللہ بہتر جانے جس کو چاہے راہ سوجھا دے۔

۵۵۔ اور تیرا رب بہتر جانتا ہے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور ہم نے زیادہ کیا (فضیلت دی) ہے بعضے نبیوں کو بعضوں سے، اور دی ہم نے داؤد کو زبور۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بعضے نبی تھے کہ جھنجلا گئے تیرا حوصلہ ان سے زیادہ رکھا ہے اور داؤد کا ذکر کیا کہ دونوں بات رکھتے تھے جہاد بھی اور زبور بھی سمجھانے کو وہی دونوں باتیں یہاں بھی ہیں۔

۵٦۔ کہہ، پکارو جن کو سمجھتے ہو سوا اس کے، سو نہیں اختیار رکھتے کہ تکلیف کھول دیں تم سے، نہ بدل دیں۔ ف

- - -

ف8 یعنی تم سے کسی اور پر ڈال دیں۔

۵۷۔ وہ لوگ جن کو پکارتے ہیں، ڈھونڈتے ہیں اپنے رب تک وسیلہ، کہ کون بندہ بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں اس کی مہر کی، اور ڈرتے ہیں اس کی مار سے۔ بیشک تیرے رب کی مار ڈرنے کی چیز ہے۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے آخرت میں انہی کی شفاعت ہوگی۔

۵۸۔ اور کوئی بستی نہیں جس کو ہم نہ کھپائیں (ہلاک کریں) گے قیامت سے پہلے یا آفت ڈالیں اس پر سخت آفت۔ یہ ہے کتاب میں لکھا گیا۔ ف

ف8 یعنی تقدیر میں لکھ چکے ہر شہر کے لوگ بزرگ کو پوجتے ہیں کہ ہم اس کی رعیت ہیں اور اس کی پناہ میں ہیں سو وقت آنے پر کوئی نہیں پناہ دے سکتا۔

۵۹۔ اور ہم نے اس سے موقوف کیں (روکیں) نشانیاں بھیجنی، کہ اگلوں نے ان کو جھٹلایا۔ اور ہم نے دی ثمود کو اونٹنی سوجھانے (آنکھیں کھولنے) کو، پھر اس کا حق نا مانا۔ اور نشانیاں جو ہم بھیجتے ہیں سو ڈرانے کو۔ ف

ف8 یعنی ہدایت موقوف نہیں نشانی پر۔

۶۰۔ اور جب کہہ دیا ہم نے تجھ سے کہ تیرے رب نے گھیر لیا لوگوں کو۔ اور وہ دکھاوا (منظر) جو تجھ کو دکھایا ہم نے، سو جانچنے کے لوگوں کو، اور وہ درخت جس پر پھٹکار (لعنت بھیجی گئی) ہے قرآن میں۔ اور ہم ان کو ڈراتے ہیں، تو ان کو زیادہ ہوتی ہے بڑی شرارت (سرکشی)۔ ف

ف8 یعنی جب کہہ دیا کہ رب نے گھیر لیے لوگ تو آخر سب مسلمان ہوں گے پھر تو نشانی کیوں مانگے اور وہ دکھاوا معراج ہے کہ لوگ جانچے گئے سچوں نے مانا اور کچوں نے جھوٹ جانا اور درخت پھٹکارا یعنی درخت زقوم قرآن میں فرمایا کہ دوزخ والے کھاویں گے ایمان

والے یقین لائے اور منکروں نے کہا کہ دوزخ کی آگ میں سبز درخت کیونکر ہوگا یہ بھی جانچنا تھا۔

۶۱۔ اور جب ہم نے کہا فرشتوں کو سجدہ کر آدم کو، تو سجدہ میں گر پڑے، مگر ابلیس (نے سجدہ نہ کیا)۔ بولا کیا میں سجدہ کروں ایک شخص کو جو تو نے بنایا مٹی کا؟ **ف**

ف8 یعنی اللہ کے حکم میں شبہ نکالنے کافروں کی چال ہے وہی چال ہے ابلیس کی۔

۶۲ ۔ کہنے لگا، بھلا دیکھ تو! یہ جس کو تو نے مجھ سے چڑھایا (پر فضیلت دی)، اگر تو مجھ کو ڈھیل دے قیامت کے دن تک، تو اس کی اولاد کو ڈھانٹی دے لوں (ورغلا اپنی طرف)، مگر تھوڑے سے (بچ رہیں گے)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اپنا مسخر کر لوں جیسے گھوڑے کو لگام دی۔

۶۳ ۔ فرمایا جا، پھر جو کوئی تیرے ساتھ ہوا ان میں سے، سو دوزخ ہے تم سب کی سزا، پورا بدلا۔
۶۴ ۔ اور گھبرا (بہکا) لے ان میں جس کو گھبرا (بہکا) سکے اپنی آواز (دعوت) سے، اور پکار (چڑھا) لا ان پر اپنے سوار اور پیادے، اور

ساجھا کر ان سے (شریک بن جا ان کا) مال اور اولاد میں، اور وعدے دے (دیتا رہ) ان کو۔ اور کچھ نہیں وعدہ دیتا ان کو شیطان، مگر دغا بازی۔ ف

ف8 مال میں ساجھا یہ کہ بتوں کی نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے ہیں فلانے کا بخشا ہے دوسرا فلانے کا بخشا۔

٦٥۔ وہ جو میرے بندے ہیں، ان پر نہیں تیری حکومت۔ اور تیرا رب ہے بس (کافی) کام بنانے والا۔

٦٦۔ تمہارا رب وہ ہے، جو ہانکتا ہے تمہارے واسطے کشتی دریا میں،

کہ تلاش کرو اس کا فضل۔ وہ ہے تم پر مہربان۔ ف

۔۔۔

ف8 اس کا فضل یعنی روزی روزی کو قرآن میں اکثر فضل فرمایا

ہے فضل فرمایا ہے فضل کے معنی زیادتی سو مسلمان کی بندگی ہے

واسطے آخرت کے اور دنیا ملتی ہے بڑھتی میں کشتی ہانکتا ہے یعنی دریا

میں اپنا زور نہیں چلتا بلی یا چپو کر مگر باؤ سو اسی کے اختیار میں ہے۔

٦٧۔ اور جب تم پر تکلیف پڑے دریا میں، بھولتے ہو جن کو پکارتے

تھے اس کے سوا۔ پھر جب بچا لیا تم کو جنگل (خشکی) کی طرف، ٹلا (منہ

موڑ) گئے۔ اور ہے انسان بڑا ناشکر۔

٦٨۔ سو کیا نڈر ہوئے ہو؟ کیا دھنسائے تم کو جنگل کے کنارے یا بھیج دے تم پر آندھی، پھر نہ پاؤ اپنا کوئی کام بنانے والا۔

٦٩۔ یا نڈر ہوئے ہو کہ پھر لے جائے تم کو اس میں دوسری بار، پھر بھیجے تم پر ایک جھونکا باؤ (ہوا) کا، پھر ڈبو دے تم کو بدلہ اس ناشکری کا، پھر نہ پاؤ تمہاری طرف سے ہم پر اس کا دعویٰ کرنے والا۔

٧٠۔ اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو، اور سواری دی ان کو جنگل اور دریا میں، اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری (پاکیزہ) چیزوں سے، اور زیادہ کیا (فضیلت دی) ان کو اپنے بنائے ہوئے بہت شخصوں (مخلوقات) پر، بڑھتی (فضیلت) دے کر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 جانوروں کو سواری نہیں زمین پر نہ دریا پر آدمی کو دی ہے اور ستھری روزی یہ کہ میوے کا چھلکا دور کرنا اور اناج کی بھوسی پینا اور پکا کر کھانا اسی کو سکھایا۔

۷۱۔ جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقے کو، ساتھ ان کے سردار کے۔ وہ جس کو ملا اس کا لکھا اس کے داہنے (ہاتھ) میں، سو پڑھتے ہیں اپنا لکھا، اور ظلم نہ ہوگا ان پر ایک تاگے کا (ذرہ برابر)۔ ف

- - -

ف8 اس دن عمل کا کاغذ اڑا دیں گے نیکوں کے ہاتھ میں آوے گا داہنے ڈھب سے اور بدوں کو بائیں سے اور پیچھے سے یہ نشانی دیکھ کر نیک خوشی سے پڑھنے لگیں گے۔

۷۲۔ اور جو کوئی رہا اس جہان میں اندھا، سو پچھلے جہاں (آخرت) میں اندھا ہے، اور زیادہ دور پڑا راہ سے (گمراہ ہوا اندھے سے بھی)۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی ہدایت سے اندھا رہا ویسا ہی آخرت میں بہشت کی راہ سے اندھا ہے اور دور پڑا ہے۔

۷۳۔ اور وہ تو لگے تھے کہ تجھ کو بچلا (پھیر) دیں اس چیز سے، جو وحی بھیجی ہم نے تیری طرف، تا (کہ) باندھ (گھڑ) لائے تو اس کے سوا۔ اور تب پکڑتے (وہ بنا لیتے) تجھ کو دوست۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کافر کہتے تھے کہ اس کلام میں نصیحت کی باتیں اچھی ہیں مگر ہر جا شرک پر عیب دیا ہے یہ بدل ڈال تو ہم سب اس کو مانیں۔

۷۴۔ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ ہم نے تجھ کو ٹھہرا (ثابت قدم) رکھا، تو تو لگ ہی جاتا جھکنے ان کی طرف تھوڑا سا۔

۷۵۔ تب مقرر (ضرور) چکھاتے ہم تجھ کو دونا مزہ زندگی میں اور دونا مرنے میں، پھر نہ پاتا تو اپنے واسطے ہم پر مدد کرنے والا۔

۷۶۔ اور وہ تھے لگے گھبرانے تجھ کو (کہ تیرے قدم اکھاڑ دیں) اس زمین سے، کہ نکال دیں تجھ کو یہاں سے، اور تب (اس صورت میں) نہ ٹھہریں (رہیں) گے (خود بھی) تیرے پیچھے (بعد) مگر تھوڑا (تھوڑی دیر۔

۷۷۔ دستور پڑا (یہی طریقہ) ہوا ہے ان رسولوں کا، جو تجھ سے پہلے بھیجے ہم نے، اور نہ پائے گا تو ہمارے دستور (طریق کار) میں تفاوت (تبدیلی)۔

۷۸۔ کھڑی رکھو نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک، اور قرآن پڑھنا فجر کا۔ بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو۔

۷۹۔ اور کچھ رات جاگتا رہ اس میں یہ بڑھتی (فائدہ) ہے تجھ کو، شاید کھڑا کرے تجھ کو تیرا رب، تعریف کے مقام میں۔ ف

ف8 یعنی نیند سے جاگ کر قرآن پڑھا کر یہ حکم سب سے زیادہ تجھ پر کیا ہے کہ تجھ کو مرتبہ بڑا دینا ہے وہ تعریف کا مقام ہے شفاعت کا جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب حضرت اللہ سے عرض کر کر خلق کو چھڑا دین گے تکلیف سے۔

۸۰۔ اور کہہ ، اے رب! پیٹھا (داخل کر) مجھ کو سچا پیٹھانا (داخل کرنا)

اور نکال مجھ کو سچا نکالنا، اور بنا دے مجھ کو اپنے پاس سے ایک

حکومت کی مدد۔ ف

ف8 یعنی اس شہر سے نکال آبرو سے اور کسی جگہ بٹھا آبرو سے وہ

اللہ تعالیٰ نے مدینے میں بٹھایا اور وہاں کے لوگ حکم میں دئیے جن

سے دین کو امداد ہوئی۔

۸۱۔ اور کہہ ، آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹ ۔ بیشک جھوٹ ہے نکل

بھاگنے والا۔ ف

- - -

ف8 یعنی غلبہ دین آیا اور کفر بھاگا مکہ میں سے اور تمام عرب میں

سے۔

۸۲۔ اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ چنگے ہوں

(شفا ہو) اور مہر (رحمت) ایمان والوں کو۔ اور گنہگاروں کو یہی بڑھتا

ہے نقصان۔ ف

- - -

ف8 روگ چنگے ہوں دل کے شک اور شبہ بے مٹیں اور اس کی

برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔

۸۳۔ اور جب ہم آرام بھیجیں انسان پر، ٹلا (پیٹھ موڑے) جائے اور ہٹا دے اپنا بازو (اکڑتا ہے)۔ اور جب لگے اس کو برائی، رہ جائے آس ٹوٹا (مایوس)۔ ف

ف8 بازو ہٹاوے یعنی بندگی سے سر کتا جاوے۔

۸۴۔ تو کہہ، ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈول (طریقے) پر۔ سو تیرا رب بہتر جانتا ہے، کون خوب سوجھا ہے راہ۔

۸۵۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کو (کے بارے میں)، تو کہہ، روح ہے میرے رب کے حکم سے، اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی۔

ف

۔۔۔

ف8 حضرت کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ ان کو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہیں کہیں اتنا جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی وہ مر گیا۔

۸۶۔ اور اگر ہم چاہیں لے جائیں جو چیز تم کو وحی بھیجی، پھر تو نہ پائے اس کے لا دینے کو ہم پر کوئی ذمہ لینے والا۔

۸۷۔ مگر مہربانی سے تیرے رب کی۔ اس کی بخشش تجھ پر بڑی ہے۔

۸۸۔ کہہ، اگر جمع ہوں آدمی اور جِنّ اس پر کہ لائیں ایسا قرآن، نہ لائیں گے ایسا، اور پڑے مدد کریں ایک کی ایک۔

۸۹۔ اور ہم نے پھیر پھیر (طرح طرح سے) سمجھائی لوگوں کو اس قرآن میں ہر کہاوت، سو نہیں رہتے بہت لوگ بن ناشکری کئے۔

۹۰۔ اور بولے، ہم نہ مانیں گے تیرا کہا، جب تک تو نہ بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ۔

۹۱۔ یا ہو جائے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا، پھر بہا لے اس کے بیچ نہریں چلا کر۔

۹۲۔ یا گرا دے آسمان ہم پر، جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے، یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن۔

۹۳۔ یا ہو جائے تجھ کو ایک گھر سنہری، یا چڑھ جائے تو آسمان میں۔ اور ہم یقین نہ کریں گے تیرا چڑھنا، جب تک نہ اتار لائے ہم پر ایک لکھا، جو ہم پڑھ لیں۔ تو کہہ، سبحان اللہ! میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا۔

۹۴۔ اور لوگوں کو اٹکاؤ (منع) نہیں ہوا اس سے کہ یقین لائیں جب پہنچی ان کو راہ کی سوجھ (ہدایت)، مگر یہی کہ کہنے لگے، کیا اللہ نے بھیجا آدمی پیغام لے کر؟

۹۵۔ کہہ، اگر ہوتے زمین میں فرشتے، پھرتے بستے، تو ہم اتارتے ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ پیغام لے کر۔

۹۶۔ کہہ، اللہ بس (کافی) ہے حق ثابت کرنے والا میرے تمہارے بیچ۔ وہ ہے اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا۔

۹۷۔ اور جس کو سوجھاوے (ہدایت دے) اللہ، وہی ہے سوجھا (ہدایت یافتہ)۔ اور جس کو بھٹکاوے (گمراہ کرے)، پھر تو نہ پائے ان کے کوئی رفیق اس کے سوا۔ اور اٹھائیں گے ہم ان کو دن قیامت کے، اوندھے منہ پر اندھے اور گونگے اور بہرے۔ ٹھکانا ان کا دوزخ ہے، جب لگے گی بجھنے (ماند پڑنے) اور دیں گے ان پر بھڑکا۔

۹۸۔ یہ ان کی سزا ہے! اس واسطے کہ منکر ہوئے ہماری آیتوں سے، اور بولے، کیا جب ہو گئے ہڈیاں اور چورا؟ کیا ہم کو اٹھانا ہے نئے بنا کر؟

۹۹۔ کیا نہیں دیکھ چکے؟ جس اللہ نے بنائے آسمان و زمین، سکتا (قادر) ہے ایسوں کو بنانا، اور ٹھہرایا (مقرر کر رکھا) ہے ان کا ایک وعدہ (مدت) بے شبہ (جس میں شبہ نہیں)۔ سو نہیں رہتے بے انصاف بن ناشکری کئے۔

۱۰۰۔ کہہ اگر تمہارے ہاتھ میں ہوتے میرے رب کی مہر (رحمت) کے خزانے، تو مقرر (ضرور) موندھ (روک) رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں۔ اور ہے انسان دل کا تنگ۔

۱۰۱۔ اور ہم نے دیں موسیٰ کو نَو (۹) نشانیاں صاف (معجزات)، پھر پوچھ بنی اسرائیل سے، جب وہ آیا ان کے پاس، تو کہا اس کو فرعون نے، میری اٹکل (سمجھ) میں موسیٰ تجھ پر جادو ہوا۔ ف

ف8 شاید نو نشانیاں نو معجزے ہوں وہ جو فرعون کے مقابلے میں اللہ نے بھیجے اور شاید نو حکم ہوں کہ توریت کے سرے پر لکھے جاتے تھے وہ یہی کبیرہ گناہوں سے منع تھا۔

۱۰۲۔ بولا تو جان چکا ہے کہ یہ چیزیں کسی نے نہیں اتاریں، مگر آسمان وزمین کے صاحب نے سوجھانے کو۔ اور میری اٹکل (سمجھ) میں فرعون! تو کھپا (ہلاک ہوا) چاہتا ہے۔

۱۰۳۔ پھر چاہا ان کو چین نہ دے زمین میں، پھر ڈبو دیا ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو سارے۔

۱۰۴۔ اور کہا ہم نے اس کے پیچھے بنی اسرائیل کو، بسو تم زمین میں، پھر جب آئے گا وعدہ آخرت کا لے آئیں گے ہم تم کو سمیٹ کر۔

۱۰۵۔ اور سچ کے ساتھ اتارا ہم نے یہ قرآن، اور سچ کے ساتھ اترا۔

اور تجھ کو بھیجا ہم نے، سو خوشی اور ڈر سناتا۔ **ف**

ف8 سچ کے ساتھ اترا یعنی بیچ میں بدلا نہیں گیا۔

۱۰٦۔ اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہم نے اس کو بانٹ کر، کہ پڑھے تو اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر، اور اس کو ہم نے اتارتے (بتدریج) اتارا۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی کتاب سے مطلب فقط معنی سمجھنے ہیں اور اس کے لفظ بھی پڑھنے سے غرض ہے کہ نور و برکت اترتا ہے اسی واسطے سورتیں اور آیتیں جدا جدا رکھیں اور تھوڑا تھوڑا اتارا ہر وقت اس کے موافق حکم۔

۱۰۷۔ کہہ، تم اس کو مانو یا نہ مانو۔ (لیکن) جس کو علم ملا ہے اس کے
آگے (پہلے) سے، جب ان کے پاس اس کو پڑھئے، گرتے ہیں
ٹھوڑیوں پر سجدے میں۔

۱۰۸۔ اور کہتے ہیں، پاک ہے ہمارا رب بیشک، ہمارے رب کا وعدہ
البتہ ہونا ہے۔ ف

ف8 یعنی اگلے کلام پہچاننے والے اس کو پہچانتے ہیں اور وعدہ جو
تھا کہ آخر زمانے میں ایک کلام اترے گا ٹھیک پاتے ہیں۔

۱۰۹۔ اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے، اور زیادہ ہوتی ہے

ان کو عاجزی۔ (سجدہ) ف

ف8 نماز میں سجدہ دو بار ہوتا ہے اس واسطے دو بار فرمایا پہلی بار اس

کلام کی تاثیر سے تعجب آتا ہے اور دوسری بار عاجزی۔

۱۱۰۔ کہہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو۔ جو کہہ کر پکارو گے، سو اسی کے ہیں

سب نام خاصے (اچھے)۔ اور تو نہ پکار اپنی نماز میں، نہ چپکے پڑھ، اور

ڈھونڈھ لے اس کے بیچ میں راہ۔ ف

ف8 رحمان نام اللہ کا عرب لوگ نہ جانتے تھے اس پر یہ فرمایا کہ نام بہتیرے ہیں اللہ وہی ایک ہے اور پکارنے کی نماز میں بہت چلانا بھی نہیں اور بہت دبی آواز بھی نہیں بیچ کی چال پسند ہے۔

۱۱۱۔ اور کہہ، سراہیئے اللہ کو جس نے نہیں رکھی اولاد، نہ کوئی اس کا ساجھی سلطنت میں، نہ کوئی اس کا مددگار ذلّت کے وقت پر، اور اس کی بڑائی کر بڑا جان کر۔ ف

--

ف8 کوئی مددگار نہیں ذلت کے وقت یعنی اس پر کبھی ذلت ہی نہیں کہ مددگار چاہیئے بادشاہوں کے ہاں امیر زیر پڑ جاتے ہیں اس

سے کہ برے وقت ان کی رفاقت کیے ہوتے ہیں وہاں یہ مذکور ہی

نہیں۔

* * *

۱۸۔ الکھف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ سراہیئے (سب تعریف) اللہ کو جس نے اتاری اپنے بندے پر
کتاب اور نہ رکھی اس میں کچھ کجی (ٹیڑھا پن)۔
۲۔ ٹھیک اتاری تا (کہ) ڈر سنائے ایک سخت آفت کا اس کی طرف
سے، اور خوشخبری دے، یقین لانے والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں،
کہ (یقیناً) ان کو اچھا نیگ (اجر) ہے۔
۳۔ جس میں رہا کریں ہمیشہ۔
۴۔ اور ڈر سنائے ان کو جو کہتے ہیں اللہ اولاد رکھتا ہے۔

۵۔ کچھ خبر نہیں ان کو اس بات کی، نہ ان کے باپ دادوں کو۔ کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے ان کے منہ سے ۔ سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں ۔

٦۔ سو کہیں تو گھونٹ (مار) ڈالے گا اپنی جان ان کے پیچھے، اگر وہ نہ مانیں گے اس بات (قرآن) کو پچتا پچتا کر (غم کر کے) ۔

٧۔ ہم نے بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے اس کی رونق، تا (کہ) جانچیں لوگوں کو، کون ان میں اچھا کرتا ہے کام ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس کی رونق پر دوڑتا ہے یا اس کو چھوڑ کر آخرت کو پکڑتا ہے ۔

۸۔ اور ہم کو کرنا ہے جو کچھ اس پر ہے میدان چھانٹ (چٹیل بنا) کر۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی گھاس اور درخت چھانٹ کر۔

۹۔ کیا تو خیال رکھتا ہے کہ غار اور کھوہ والے ہماری قدرتوں میں

اچنبھا (عجیب) تھے۔

۱۰۔ جب جا بیٹھے وہ جوان اس کھوہ میں، پھر بولے، اے رب! دے

ہم کو اپنے پاس سے مہر (رحمت) اور بنا ہمارے کام کا بناؤ

(درستی)۔

۱۱۔ پھر تھپک دئیے ہم نے ان کے کان (سلا دیا) اس کھوہ میں، کئی برس گنتی کے۔

۱۲۔ پھر ہم نے ان کو اٹھایا کہ معلوم کریں دو فرقوں میں، کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت وہ رہے۔ ف

ف8 دو فرقے یا تاریخ لکھنے والوں میں ہیں کہ کوئی کہتے برس لکھتے ہیں کوئی کہتے یا وہی اصحاب کہف جاگ کر بعضے تجویز کرنے لگے کہ ہم ایک دن سوئے بعضے کہنے لگے اس سے کم۔

۱۳۔ ہم سنا دیں تجھ کو ان کا احوال تحقیق (ٹھیک ٹھیک)۔ وہ کئی جوان ہیں، کہ یقین لائے اپنے رب پر اور زیادہ دی ہم نے ان کو سوجھ (ہدایت)۔ **ف**

ف8 یعنی ایمان سے زیادہ درجہ دیا اولیاء کا۔

۱۴۔ اور گرہ دی (مضبوط کر دیئے) ان کے دل پر جب کھڑے ہوئے، پھر بولے، ہمارا رب ہے رب آسمان و زمین کا، نہ پکاریں گے ہم اس کے سوا کسی کو ٹھاکر (معبود)، (اگر ایسا کہیں) تو کہی ہم نے بات عقل سے دور۔ **ف**

ف8 ایک شہر کا بادشاہ تھا ظالم جو اس کے بتوں کو نہ پوجتا اس کو عذاب سے مارتا یا بت پجاتا یہ کئی جوان ان کے نوکروں کے بیٹے تھے کوئی نان بائی کا کوئی باورچی کا اسی طرح کسی نے ان کی چغلی کی اس نے روبرو بلا کر پوچھا اس وقت حق تعالیٰ نے ان کے دل پر گرہ دی یعنی ثابت رکھا کہ اپنی بات صاف کہہ دی اس وقت بادشاہ نے موقوف رکھا کہ اور شہر سے پھر کر آؤں تو ان سے بت پوجنا قبول کرواؤں یا عذاب کروں وہ گیا اور شہر کو یہ چھپ کر نکل گئے۔

۱۵۔ یہ ہماری قوم ہے! پکڑے (بنا لئے) ہیں انہوں نے اس کے

سوا اور پوجنے (معبود)۔ کیوں نہیں لاتے ان کے واسطے کوئی سند

کھلی۔ پھر اس سے گنہگار کون جس نے باندھا اللہ پر جھوٹ۔

۱۶۔ اور جب تم نے کنارہ پکڑا ان سے اور جن کو وہ پوجتے ہیں اللہ

کے سوا، اب جا بیٹھو اس کھوہ میں، پھیلا دے تم پر رب تمہارا کچھ

اپنی مہر (رحمت) اور بنا (آسان کر) دے تم کو تمہارے کام کا

آرام۔ **ف**

ف8 اس شہر سے نکل کر پاس ایک پہاڑ میں کھوہ تھی آپس میں

مشورہ کر کر وہاں جا بیٹھے نیند غالب ہوئی سو گئے کسی کو معلوم نہ ہوا تب

سے اب تک سوتے ہیں، بیچ میں ایک بار اللہ نے جگا دیا تھا جس سے لوگوں پر خبر کھلی پھر سو رہے۔

۱۸۔ اور تو دیکھے دھوپ، جب نکلتی ہے بچ جاتی ہے ان کی کھوہ سے داہنے کو، اور جب ڈوبتی ہے کترا جاتی ہے ان سے بائیں کو، اور وہ میدان میں ہیں اس کے۔ ہے یہ قدرتوں سے اللہ کی۔ جس کو راہ (ہدایت) دے اللہ وہی آئے راہ (ہدایت) پر۔ اور جس کو وہ بچلا دے (بھٹکا دے) پھر تو نہ پائے اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا۔

ف

ف8 حق تعالیٰ کی قدرت سے نہ اس مکان میں ان پر دھوپ آوے نہ مینہ نہ برف اور کھلی جگہ ہے تنگ خفہ نہیں۔

۱۸۔ اور تو جانے وہ جاگتے ہیں اور وہ سوتے ہیں۔ اور کروٹ دلاتے ہیں ہم ان کو داہنے اور بائیں۔ اور کتّا ان کا پسار رہا اپنی باہیں چوکھٹ پر۔ اگر تو جھانک دیکھے ان کو تو پیٹھ دے کر بھاگے ان سے اور بھر جائے تجھ (تمہارے دل) میں ان کی دہشت۔ ف

ف8 کہتے ہیں سوتے میں ان کی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی جانے جاگتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اس مکان میں دہشت رکھی ہے تا

لوگ تماشا نہ پکڑیں کہ وہ بے آرام ہوں ان کے ساتھ ایک کتا بھی لگ لیا تھا وہ بھی زندہ رہ گیا گرچہ کتا رکھنا برا ہے لیکن لاکھ بروں میں ایک بھلا بھی ہے۔

۱۹۔ اور اسی طرح ان کو جگا دیا ہم نے کہ آپس میں لگے پوچھنے۔ ایک بولا ان میں کتنی دیر ٹھہرے تم۔ بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن سے کم۔ بولے، تمہارا رب بہتر جانے جتنی دیر رہے ہو۔ اب بھیجو اپنے میں سے ایک، یہ روپیہ لے کر اپنا اس شہر کو، پھر دیکھے کونسا ستھرا کھانا، سو لا دے تم کو اس میں سے کھانا، اور نرمی (ہوشیاری) سے جائے اور جتا (بتا) نہ دے تمہاری خبر کسی کو۔ **ف**

ف8 سینکڑوں برس رہنا ان کو ایک دن معلوم ہوا مردہ اور سوتا

برابر ہے۔

۲۰۔ وہ لوگ اگر خبر پائیں تمہاری، پتھراؤ سے ماریں تم کو یا الٹا پھیریں

تم کو اپنے دین میں، تب بھلا نہ ہو تمہارا کبھی۔

۲۱۔ اور اسی طرح خبر کھول دی ہم نے ان کی تا (کہ) لوگ جانیں کہ

وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے، وہ گھڑی آنی، اس میں دھوکا (شک) نہیں۔

جب جھگڑ رہے تھے اپنی بات پر، پھر کہنے لگے، بناؤ ان پر ایک

عمارت۔ (ف ا) ان کا رب بہتر جانے ان کو۔ بولے جن کا کام

زبر تھا (جو غالب تھے)، ہم بنا دیں گے ان کے مکان پر عبادت

خانہ۔ (ف ۲)

ف ا8 ایک ان میں روپیہ لے کر گیا شہر کو وہاں سب چیز اوپری دیکھی اس مدت میں کئی قرن بدل گئے شہر کے دیکھ کر حیران ہوئے کہ کس بادشاہ کا نام ہے اور کس عہد کا ہے جانا کہ اس شخص نے گڑا مال پایا قدیم کا آخر بادشاہ تک پہنچا اس نے پوچھ کر سب احوال معلوم کیا اور اس وقت شہر میں دو مذہب کے لوگ تھے ایک آخرت میں جینے کے قائل اور دوسرے منکر جھگڑا پڑ رہا تھا بادشاہ منصف تھا، چاہتا تھا ایک طرف کی کوئی سند ہاتھ لگے تو دوسروں کو سمجھا دیوے، اللہ نے یہ سند بھیج دی بادشاہ آپ جا کر غار میں سب کو دیکھ آیا ہر

ایک سے احوال سن آیا اس شہر کے سب لوگ یقین لائے آخرت پر کہ یہ قصہ بھی دوسری بار جینے سے کم نہیں۔

ف ۲ 8 یعنی اصحاب کہف کا دین و مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جو لوگ ان کی خبر پا کر معتقد ہوئے اور پاس مکان زیارت بنایا وہ نصاریٰ تھے اصحاب کہف سب لوگوں کو رخصت کر کر پھر سو گئے۔

۲۲۔ اب یہ بھی کہیں گے وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتّا، اور یہ بھی کہیں گے وہ پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتّا، بن دیکھے نشانہ پتھر چلانا (بے تکی باتیں)، اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتّا۔ تو

کہہ ، میرا رب بہتر جانے ان کی گنتی ، ان کی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ ۔ سو تو مت جھگڑا ان کی بات میں مگر سرسری جھگڑا ۔ اور مت تحقیق کر ان کا احوال ان میں کسی سے ۔ ف

ف8 یعنی ان باتوں میں جھگڑنا کچھ حاصل نہیں رکھتا ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ سات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی دو باتوں کو بن دیکھا نشانہ کہا اور اس کو نہیں کہا ۔

۲۳ ۔ اور نہ کہیو کسی کام کو کہ میں کروں گا کل ۔

۲۴۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے، اور یاد کرلے اپنے رب کو جب بھول جائے، اور کہہ، امید ہے کہ میرا رب مجھ کو سجھائے، اس سے نزدیک راہ نیکی کی۔ ف

ف8 اصحاب کہف کا قصہ تاریخ کی کتابوں میں تورات میں لکھا تھا ہر کسی کو خبر کہاں ہو سکتی کافروں نے یہود کے سکھانے سے حضرت کو پوچھا آزمانے کو حضرت نے وعدہ کیا کہ کل بتا دوں گا اس بھروسے پر کہ جبرئیلؑ آویں گے تو پوچھ دوں گا جبرئیلؑ نہ آئے اٹھارہ دن تک حضرت نہایت غمگین ہوئے آخر یہ قصہ لے کر آئے اور پیچھے یہ نصیحت کہ اگلی بات پر وعدہ نہ کرلے بغیر انشاء اللہ اگر ایک وقت

بھول جاوے تو پھر یاد کر کر کہہ لیوے اور فرمایا کہ امید رکھ کر تیرا درجہ اللہ اس سے زیادہ کرے یعنی کبھی نہ بھولے۔

۲۵۔ اور مدت گذری ان پر اپنی کھوہ میں تین سو برس اور اوپر سے نو (۹)۔

۲۶۔ تو کہہ، اللہ خوب جانتا ہے جتنی مدت وہ رہے۔ اسی پاس ہیں چھپے بھید آسمان اور زمین کے۔ عجب (خوب) دیکھتا سنتا ہے۔ کوئی نہیں بندوں پر اس کے سوا مختار۔ اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو۔ **ف**

ف8 جتنی مدت وہ سو کر جاگے تھے تاریخ والے کئی طرح بتاتے تھے سب سے ٹھیک وہی جو اللہ تعالیٰ بتاوے یہاں تک قصہ ہوچکا۔

۲۷۔ اور پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو، تیرے رب سے اس کی کتاب کو۔ کوئی بدلنے والا نہیں اس کی باتیں اور کہیں نہ پائے گا تو اس کے سوا چھپنے کی جگہ۔

۲۸۔ اور تھام رکھ آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام، طالب ہیں اس کے منہ (رضا) کے، اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی۔ اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے، اور پیچھے لگا ہے اپنی چاؤ (خواہش) کے، اور اس کا کام ہے حد پر نہ رہنا۔ **ف**

ف8 ایک کافر حضرت کو سمجھانے لگا کہ اپنے پاس رذالوں کو نہ بیٹھنے دو کہ سردار تم پاس بیٹھیں رذالہ کہا غریب مسلمانوں کو اور سردار دولتمند کافروں کو اسی پر یہ آیت آئی۔

۲۹۔ اور کہہ، سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے، پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے۔ ہم نے رکھی ہے گنہگاروں کے واسطے آگ، جو گھیر رہی ہے ان کو اس کی قناتیں (لپٹیں)۔ اور اگر فریاد کریں گے تو ملے گا پانی جیسا پیپ، بھون ڈالے منہ کو، کیا برا پینا ہے اور کیا برا آرام۔

۳۰۔ جو لوگ یقین لائے اور کیں نیکیاں، ہم نہیں کھوتے (ضائع کرتے) نیگ (اجر) اس کا، جس نے بھلا کیا کام۔

۳۱۔ ایسوں کو باغ ہیں بسنے کے، بہتی ان کے نیچے نہریں، پہناتے ہیں ان کو وہاں کچھ کنگن سونے کے اور پہنتے ہیں کپڑے سبز پتلے اور گاڑھے ریشم کے، لگے بیٹھے ہیں ان میں تختوں پر۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کیا خوب آرام۔ ف

ف8 حضرت نے فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا مردوں کو ملنا ہے بہشت میں جو کوئی یہاں پہنے یہ چیزیں وہاں نہ پہنے۔

۳۲۔ اور بتا ان کو کہاوت دو مردوں کی، بنا دیئے ہم نے ایک کو دو باغ انگور کے اور گرد ان کے کھجوریں، اور رکھی دونوں کے بیچ میں کھیتی۔ ف

ف8 پہلے وقت میں ایک شخص مالدار مر گیا دو بیٹے رہے برابر مال بانٹ لیا ایک نے زمین خرید کی دو طرف میووں کے باغ لگائے بیچ میں کھیتی اور ندی کاٹ لا کر ان میں ڈالی کہ مینہ نہ ہو تو بھی نقصان نہ آوے اور عمدہ جگہ بیاہ کیا اولاد ہوئی اور نوکر رکھے تدبیر دنیا درست کر کر آسودہ گزران کرنے لگا دوسرے نے سب مال اللہ کی راہ خرچ کیا آپ قناعت سے بیٹھ رہا۔

۳۳۔ دونوں باغ لاتے اپنا میوہ اور نہ گھٹاتے اس میں سے کچھ، اور بہائی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہر۔

۳۴۔ اور اس کو پھل ملا پھر بولا اپنے دوسرے سے، جب باتیں کرنے لگا اس سے، مجھ پاس زیادہ ہے تجھ سے مال اور آبرو کے (قدر و منزلت والے، طاقتور) لوگ۔ ف

ف8 مال تو اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی پر اترانے سے اور کفر بکنے سے آفت آئی۔

۳۵۔ اور گیا اپنے باغ میں، اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر۔ بولا، مجھ کو نہیں آتا خیال میں کہ خراب ہو یہ باغ کبھی۔

۳۶۔ اور مجھ کو خیال میں نہیں آتا کہ قیامت ہونی ہے۔ اور اگر کبھی پہنچایا مجھ کو میرے رب کے پاس، پاؤں گا بہتر اس سے اس طرف پہنچ کر۔ ف

ف8 منکر لوگ جانتے ہیں کہ جیسے دنیا میں عیش کرتے ہیں ساتھ گناہوں کے وہی بات ہوگی آخرت میں سو ہر گز ہونا نہیں۔

۳۷۔ کہا اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا، کیا تو منکر ہو گیا اس شخص (ذات) سے جس نے بنایا تجھ کو مٹی سے، پھر بوند سے پھر پورا کر دیا تجھ کو مرد۔

۳۸۔ پر میں تو کہوں، وہی اللہ ہے میرا رب اور نہ مانوں ساجھی
(شریک) اپنے رب کا کسی کو۔
۳۹۔ اور کیوں نہ جب تو آیا تھا اپنے باغ میں کہا ہوتا؟ جو چاہا اللہ کا، کچھ
زور نہیں مگر دیا اللہ کا۔ اگر تو دیکھتا ہے مجھ کو کہ میں کم ہوں تجھ سے
مال اور اولاد میں۔
۴۰۔ تو امید ہے کہ میرا رب دے مجھ کو تیرے باغ سے بہتر، اور بھیج
دے اس پر ایک بھبوکا (آفت) آسمان سے، پھر صبح کو رہ جائے
میدان پٹپڑ (چٹیل)۔
۴۱۔ یا صبح کو ہو رہے اس کا پانی خشک، پھر نہ سکے تو کہ اس کو ڈھونڈ
لائے۔ **ف**

ف8 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے گھر بار میں آسودگی نظر آوے تو یہی لفظ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہ ٹوک نہ لگے۔

۴۲۔ اور سمیٹ لیا اس کا سارا پھل، پھر صبح کو رہ گیا ہاتھ نچاتا اس مال پر جو اس میں لگایا تھا، اور وہ ڈھیا (گرا) پڑا تھا اپنی چھتریوں (چھپروں) پر، اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر میں ساجھی (شریک) نہ بناتا اپنے رب کا کسی کو۔ ف

- - -

ف8 آخر اس کے باغ پر وہی ہوا جو اس نیک کی زبان سے نکلا رات کو آگ لگ گئی آسمان سے سب جل کر ڈھیر ہو گیا مال خرچ کیا پونجی بڑھانے کو وہ اصل بھی کھو بیٹھا۔

۴۳۔ اور نہ ہوئی اس کی جماعت کہ مدد کریں اس کو اللہ کے سوا، اور نہ ہوا وہ کہ بدلہ لے سکے۔

۴۴۔ وہاں سب اختیار ہے اللہ سچے کا۔ اسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا بدلہ۔

۴۵۔ اور بتا ان کو کہاوت دنیا کی زندگی کی، جیسے پانی اتارا ہم نے آسمان سے، پھر بھڑ کر نکلا اس سے زمین کا سبزہ، پھر کل کو ہو رہا چورا (بھس) باؤ (ہوا) میں اڑتا۔ اور اللہ کو ہے ہر چیز پر قدرت۔ ف

- - -

ف8 یعنی جب چاہے پھر جل جاوے۔

۴۶۔ مال اور بیٹے رونق ہیں دنیا کے جیتے۔ اور رہنے والی نیکیوں پر بہتر ہے تیرے رب کے ہاں بدلہ اور بہتر ہے توقع۔ **ف**

- - -

ف8 رہنے والی نیکیاں یہ کہ علم سکھا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم چلا جاوے یا مسجد کنواں، سرائے، باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کر صالح چھوڑ جاوے۔

۴۷۔ اور جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کھل گئی، اور گھیر بلائیں (اکھٹا کریں) ان کو، پھر نہ چھوڑیں ان میں (کسی) ایک کو۔

۴۸۔ اور سامنے لائے (پیش کیئے گیئے پاس) تیرے رب کے قطار کر کر (صف در صف)۔ اور (بلاشبہ) آپہنچے تم ہمارے پاس، جیسا ہم نے بنایا (پیدا کیا) تھا تم کو پہلی بار۔ نہیں (جبکہ) تم بتاتے (سمجھتے) تھے کہ نہ ٹھہرائیں گے ہم تمہارا کوئی وعدہ (پیشی کا وقت)۔ ف

ف8 یہ اللہ تعالیٰ ان کی تنبیہ کو فرمادے گا اور جیسا بنایا تھا پہلی بار یہ بھی ہے کہ بدن میں کچھ زخم و نشان نہ رہے گا ختنہ بھی نہ رہے گا۔

۴۹۔ اور رکھا جائے گا کاغذ (اعمالنامہ)، پھر تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہیں اس کے بیچ لکھے سے، اور کہتے ہیں اے خرابی! کیسا ہے یہ لکھا؟ نہ چھوڑے چھوٹی بات نہ بڑی بات، جو اس میں نیں گھیری۔ اور پائیں گے جو کیا ہے سامنے۔ اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا کسی پر۔ ف

ف8 رب جو کرے سو ظلم نہیں سب اسی کا مال ہے پر ظاہر میں جو ظلم نظر آوے وہ بھی نہیں کرتا بے گناہ دوزخ میں نہیں ڈالتا اور نیکی ضائع نہیں کرتا جو کوئی کہے گناہ میں ہمارا کیا اختیار سو بات نہیں اپنے دل سے پوچھ لے جب گناہ پر دوڑتا ہے اپنے قصد سے دوڑتا ہے اور جو کوئی کہے قصد بھی اسی نے دیا سو قصد دونوں طرف لگ سکتا ہے اور جو کہے اسی نے ایک طرف لگا دیا سو بندے کے دریافت سے باہر

ہے بندے سے معاملت ہے اس کی سمجھ پر بندہ بھی پکڑے گا اسی کو جو اس سے بدی کرے نہ کہے گا کہ اس کا کیا قصور اللہ نے کروایا۔

۵۰۔ اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو،، تو سجدہ کر پڑے مگر ابلیس۔ تھا جِنّ کی قسم سے سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے۔ سو اب تم ٹھہراتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو رفیق میرے سوا، اور وہ تمہارے دشمن ہیں۔ برا ہاتھ لگا بے انصافوں کو بدلہ۔ ف

ف8 یعنی اللہ کے بدلے شیطان پکڑا اس کی اولاد ہی ہیں جتنے بت پوجے جاتے ہیں۔

۵۱۔ دکھا نہیں لیا میں نے ان کو بنانا آسمان و زمین کا اور نہ بنانا ان

کا۔ اور میں وہ نہیں کہ پکڑوں (بناؤں) بہکانے والوں کو بازو

(مددگار)۔

۵۲۔ اور جس دن فرمائے گا، پکارو میرے شریکوں کو جو تم بتاتے

تھے، پھر پکاریں گے، پھر وہ جواب نہ دیں گے، اور کر دیں گے ہم

ان کے بیچ مرنے کے اسباب۔ ف

ف8 یعنی خندق آگ سے بھری۔

۵۳۔ اور دیکھیں گے گنہگار آگ کو، پھر اٹکلیں (سمجھیں) گے کہ ان کو

پڑنا ہے اس میں، اور نہ پائیں گے اس سے راہ بدلنی (بچنے کا راستہ)۔

۵۴۔ اور پھیر پھیر (طرح طرح سے) سمجھائی ہم نے، اس قرآن سے لوگوں کو ہر ایک کہاوت۔ اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ جھگڑنے کو (لو)۔

۵۵۔ اور لوگوں کو اٹکاؤ (روک) جو رہا اس سے کہ یقین لائیں جب پہنچی ان کو راہ کی سوجھ (ہدایت) اور گناہ بخشوائیں اپنے رب سے، سو یہی کہ پہنچے ان پر رسم پہلوں کی، یا آ کھڑا ہو ان پر عذاب سامنے۔ **ف**

ف8 یعنی کچھ اور انتظار نہیں رہا مگر یہی کہ پہلوں کی طرح ہلاک ہوں یا قیامت کا عذاب آنکھوں سے دیکھیں۔

۵۶۔ اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں، سو خوشی اور ڈر سنانے کو۔ اور جھگڑے لاتے ہیں منکر جھوٹے جھگڑے، کہ ڈگا (گرا) دیں اس سے سچی بات، اور ٹھہرایا ہے میرے کلام کو، اور جو ڈر سنائے، ٹھٹھا (مذاق)۔

۵۷۔ اور کون ظالم اس سے؟ جس کو سمجھایا اس کے رب کے کلام سے، پھر منہ پھیرا اس کی طرف سے، اور بھول گیا جو آگے بھیج چکے ہیں اس کے ہاتھ۔ ہم نے رکھی ہے ان کے دلوں پر اوٹ کہ اس کو نہ سمجھیں، اور ان کے کانوں میں بوجھ (بہرہ پن)۔ اور جو تو ان کو بلائے راہ پر، تو ہرگز نہ آئیں راہ پر اس وقت کبھی۔

۵۸۔ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے مہر رکھتا (رحم فرمانے والا)۔ اگر ان کو پکڑے ان کے کئے پر، تو جلد ڈالے ان پر عذاب۔ پر ان کا

ایک وعدہ (وقت مقرر) ہے، کہیں نہ پائیں گے اس سے ورے سر کنے (بچ نکلنے) کو جگہ (راستہ)۔

۵۹۔ اور یہ سب بستیاں جن کو ہم نے کھپا (ہلاک کر) دیا، جب ظالم ہو گئے، اور رکھا تھا ان کے کھپنے (ہلاکت) کا ایک وعدہ (وقت مقرر)۔

ف

ف8 اوپر ذکر ہوا تھا کہ کافر اپنی دنیا پر مغرور مفلس مسلمانوں کو ذلیل سمجھ کر حضرت سے چاہتے تھے کہ ان کو پاس نہ بٹھاؤ تو ہم بیٹھیں اسی پر دو بھائیوں کی کہاوت بیان کی اور ابلیس کا خراب ہونا اپنے غرور سے اب قصہ فرمایا موسیٰ اور خضر کا کہ اللہ کے لوگ اگر بہتر بھی ہوں تو آپ کو کسی سے بہتر نہیں کہتے رسول نے فرمایا کہ موسیٰؑ

اپنی قوم میں نصیحت فرماتے تھے ایک شخص نے پوچھا کہ یا موسیٰ تم سے زیادہ بھی کسی کو علم ہے کہا مجھ کو معلوم نہیں یہ بات تحقیق تھی پر اللہ تعالیٰ کی خوشی تھی کہ یوں کہتے مجھ سے بندے اللہ کے بہت ہیں سب کی خبر اسی کو ہے تب وحی آئی کہ ایک بندہ ہمارا ہے دو دریا کے ملاپ پاس اس کو علم زیادہ ہے تجھ سے موسیٰؑ نے دعا کی مجھ کو اس کی ملاقات میسر ہو حکم ہوا کہ ایک مچھلی تل کر ساتھ لو تو جہاں مچھلی گم ہو وہاں وہ لے۔

٦٠۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان (خادم) کو، میں نہ ہٹوں گا جب تک نہ پہنچیں دو دریا کے ملاپ (سنگم) تک، یا چلتا جاؤں قرنوں (برسوں)۔ **ف**

- - -

ف8 یہ جوان فرمایا یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کے خادم خاص تھے پیچھے ان کے روبرو پیغمبر ہوئے اور ان کے بعد خلیفہ ہوئے۔

۶۱۔ پھر جب پہنچے دونوں دریا کے ملاپ (سنگم) تک، بھول گئے اپنی مچھلی، پھر اس نے راہ لی دریا میں سرنگ بنا کر۔ ف

- - -

ف8 وہاں پہنچ کر حضرت موسیٰؑ سو رہے اور یوشع دریا سے وضو کرنے لگے وہ تلی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں نکل پڑی اور پانی میں بیٹھ گئی وہاں طاق سا کھلا رہ گیا ان کو دیکھ کر تعجب آیا چاہا کہ جب موسیٰؑ جاگیں

تب ان سے کہوں وہ جا گے تو دو نوں آ گے چل کھڑے ہوئے کہنا بھول گئے۔

٦٢ ۔ پھر جب آ گے چلے، کہا موسیٰ نے اپنے جوان (خادم) کو، لا ہمارے پاس ہمارا کھانا، ہم نے پائی ہے اپنے اس سفر میں تکلیف۔ ف

- - -

ف8 حضرت موسیٰؑ پہلے نہیں تھکے جب مطلب چھوٹ رہا اس چلنے سے تھکے۔

۶۳ ۔ بولا وہ دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ پکڑی (ٹھہرے تھے) اس
پتھر پاس، سو میں بھول گیا مچھلی ۔ اور مجھ کو بھلایا شیطان ہی نے، کہ
اس کا مذکور کروں ۔ اور وہ کر (بنا) گئی اپنی راہ دریا میں عجب طرح ۔
۶۴ ۔ کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے ۔ پھر الٹے (واپس) پھرے اپنے
پیر پہچانتے (نقوش قدم پر) ۔
۶۵ ۔ پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کا جس کو دی تھی (نوازا تھا)
ہم نے اپنی مہر اپنے پاس (رحمت خاص) سے، اور سکھایا تھا اپنے
پاس سے ایک علم ۔ ف

ف8 وہ بندہ خضر تھا مل کر سبب پوچھا آنے کا موسیٰ نے سبب بتایا
خضر نے کہا تم کو اللہ نے تربیت فرمائی پر بات یوں ہے کہ اللہ کا ایک

علم مجھ کو ہے تجھ کو نہیں ایک تم کو ہے مجھ کو نہیں ایک چڑیا دکھا دی دریا میں سے پانی پیتی کہا سارا علم سب خلق کا اللہ کے علم میں سے اتنا ہے جتنا دریا میں سے چڑیا کے منہ میں۔

٦٦۔ کہا اس کو موسیٰ نے، کہے تو تیرے ساتھ رہوں، اس پر کہ مجھ کو سکھا دے کچھ، جو تجھ کو سکھائی ہے بھلی راہ۔

٦٧۔ بولا تو نہ (کر) سکے گا میرے ساتھ ٹھہرنا (صبر)۔

٦٨۔ اور کیوں کر ٹھہرے (کرو صبر) دیکھ کر ایک چیز کو، جو تیرے قابو میں نہیں اس کی سمجھ؟

٦٩۔ کہا تو پائے گا اگر اللہ نے چاہا مجھ کو ٹھہرنے (صبر کرنے) والا، اور نہ ٹالوں گا تیرا کوئی حکم۔

۷۰۔ بولا، پھر اگر میرے ساتھ رہتا ہے، تو مت پوچھیو مجھ سے کوئی چیز، جب تک میں شروع نہ کروں تیرے آگے اس کا مذکور۔

۷۱۔ پھر دونوں چلے۔ یہاں تک جب چڑھے ناؤ میں، اس کو پھاڑ (اس میں سوراخ کر) ڈالا۔ موسیٰ بولا، تو نے اس کو پھاڑ (اس میں سوراخ کر) ڈالا کہ ڈبو دے اس کے لوگوں کو؟ تو نے کی ایک چیز (حرکت) انوکھی۔ ف

ف8 جب ناؤ پر چڑھنے لگے ناؤ والوں نے خضر کو پہچان کر مفت چڑھا لیا اس احسان کے بدلے یہ نقصان اور تعجب لگا لیکن کنارے کے قریب توڑی لوگ نہ ڈوبے توڑی یہ کہ ایک تختہ نکال ڈالا۔

۷۲۔ بولا، میں نے نہ کہا تھا تو نہ سکے گا میرے ساتھ ٹھہرنا (صبر)؟

۷۳۔ کہا، مجھ کو نہ پکڑ میری بھول پر، اور نہ ڈال مجھ پر میرا کام مشکل۔

ف

۔۔۔

ف8 یہ پہلا پوچھنا حضرت موسیٰؑ سے بھول کر ہوا اور دوسرا اقرار کرنے کو اور تیسرا رخصت کو۔

۷۴۔ پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ ملے ایک لڑکے سے، اس کو مار ڈالا، موسیٰ بولا، تو نے مار ڈالی ایک جان ستھری (معصوم) بن بدلے کسی جان کے۔ تو نے کی ایک چیز نامعقول۔ ف

...

ف8 ستھری یعنی بے گناہ جب تک لڑکا بالغ نہ ہو اس پر کچھ گناہ نہیں ایک گاؤں پاس لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکے کو مار ڈالا اور چل کھڑے ہوئے۔

۷۵۔ بولا، میں نے تجھ کو نہ کہا تھا؟ تو نہ سکے گا میرے ساتھ ٹھہرنا (صبر)۔

۷۶۔ کہا، اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے پیچھے (بعد)، پھر مجھ کو ساتھ نہ رکھیو۔ تو اتار چکا میری طرف سے الزام۔

۷۷۔ پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں تک، کھانا چاہا وہاں کے لوگوں سے، وہ نہ مانے کہ ان کو مہمان رکھیں، پھر

پائی اس میں ایک دیوار گرا چاہتی تھی، اس کو سیدھا کیا۔ بولا موسیٰ اگر تو

چاہتا، لیتا اس پر مزدوری۔ ف

ف8 یعنی گاؤں کے لوگوں نے مسافر کا حق نہ سمجھا کہ مہمانی

کریں۔

۷۸۔ کہا، اب جدائی ہے میرے تیرے بیچ۔ اب جتاتا (بتاتا) ہوں

تجھ کو پھیر (حقیقت) ان باتوں کا، جس پر تو نہ ٹھہر (صبر کر) سکا۔ ف

ف8 اب کے موسیٰ نے جان کر پوچھا رخصت ہونے کو سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں حضرت موسیٰ کا علم وہ تھا جس میں پیروی کرے خلق تو ان کا بھلا ہو حضرت خضرؑ کا علم وہ کہ دوسرے کو اس کی پیروی بن نہ آوے۔

۷۹۔ وہ جو کشتی تھی، سو تھی کتنے محتاجوں کی، محنت کرتے تھے دریا میں، سو میں نے چاہا کہ اس میں نقصان (عیب) ڈالوں، اور (کیونکہ) ان کے پرے تھا ایک بادشاہ، (جو) لے لیتا ہو کشتی چھین کر۔

۸۰۔ اور جو لڑکا تھا، سو اس کے ماں باپ تھے ایمان پر، پھر ہم ڈرے کہ ان کو عاجز (تنگ) کرے، زبردستی (سرکشی) اور کفر کر کر (سے)۔

ف

ف8 یعنی اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا اس کے ماں باپ اس کے ساتھ خراب ہوتے بعضے آدمی کی بنیاد بری پڑتی ہے اور بعضے کی بھلی جیسے ککڑی کھیرا کوئی بیج میٹھا پڑا کوئی کڑوا اگرچہ اصل میں ککڑی کھیرا میٹھا ہے آدمی کی بنیاد بھی اصل میں بہتر ہے بگڑا کر کوئی پھل کڑوا نکلتا ہے اس کا علم اللہ کو ہے پیغمبر نے فرمایا ہر آدمی کی بنیاد مسلمانی پر ہے یہی معنے سمجھنے چاہئیں۔

۸۱۔ پھر ہم نے چاہا، کہ بدلا دے ان کو ان کا رب، اس سے بہتر ستھرائی میں، اور لگاؤ رکھتا محبت میں۔ **ف**

ف8 اس ماں باپ کو پیچھے ایک بیٹی ہوئی ایک نبی سے بیاہی گئی اور ایک نبی جنا جس سے ایک امت چلی۔

۸۲۔ اور وہ جو دیوار تھی، سو دو یتیم لڑکوں کی تھی، رہتے اس شہر میں، اور اس کے نیچے مال گڑا (دبا) تھا ان کا، اور ان کا باپ تھا نیک۔ پھر چاہا تیرے رب نے کہ وہ پہنچیں اپنے زور کو (جوان ہوں)، اور نکالیں اپنا مال گڑا (دبا ہوا)، مہربانی سے تیرے رب کی۔ اور میں نے یہ نہیں کیا اپنے حکم سے۔ یہ پھیر (حقیقت) ہے ان چیزوں کا، جن پر تو نہ ٹھہر (صبر کر) سکا۔ ف

- - -

ف8 یعنی جو کام خدا کے حکم سے کرنا ضرور ہوا اس پر مزدوری
نہیں لینی۔

فائدہ8 آگے قصہ فرمایا8 ذوالقرنین بادشاہ کا، یہ بھی یہود کے
سکھائے سے مکہ کے لوگ پوچھتے تھے پیغمبر کے آزمانے کو جیسے
اصحاب کہف کا احوال۔

۸۳۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کو۔ کہہ، اب پڑھتا ہوں
تمہارے آگے اس کا کچھ مذکور۔ ف

ف8 اس بادشاہ کو ذوالقرنین کہتے ہیں اس واسطے کہ دنیا کے دونوں سرے پر پھر گیا تھا مشرق اور مغرب پر بعضے کہتے ہیں یہ لقب سکندر کا بعضے کہتے ہیں کوئی بادشاہ پہلے گذرا ہے۔

۸۴۔ ہم نے اس کو جمایا تھا ملک میں، اور دیا تھا ہر چیز کا اسباب۔

۸۵۔ پھر پیچھے پڑا ایک اسباب کے۔ ف

ف8 یعنی سرانجام کرنے لگا ایک سفر کا۔

۸۶۔ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ، پایا کہ وہ ڈوبتا ہے
ایک دلدل کی ندی میں، اور پائے اس کے پاس ایک لوگ (ف
۱)۔ ہم نے کہا، اے ذوالقرنین! یا لوگوں کو تکلیف دے، اور یا رکھ
ان میں خوبی (کے ساتھ اچھا رویہ)۔ ف ۳

۔۔۔

ف ۱8 ذوالقرنین کو شوق ہوا کہ دیکھے دنیا کی بستی کہاں تک بسی
ہے سو مغرب کی طرف اس جگہ پہنچا کہ دلدل تھی نہ گذر آدمی کا نہ کشتی
کا اللہ کے ملک کی حد نہ پا سکا۔

ف 82 اس کو یہ کہا یعنی دونوں بات کی قدرت دی ہر بادشاہ کو ہر حاکم کو قدرت ملتی ہے چاہے خلق کو ستاوے چاہے اپنی خوبی کا ذکر جاری رکھے۔

۸۷۔ بولا، جو کوئی ہوگا بے انصاف سو ہم اس کو ماردیں گے، پھر الٹا (لوٹ) جائے گا اپنے رب کے پاس، وہ ماردے گا اس کو بری مار۔
۸۸۔ اور جو کوئی یقین لایا اور کیا بھلا کام، سو اس کو بدلے میں بھلائی ہے، اور ہم کہیں گے اس کو اپنے کام میں آسانی۔ ف

- - -

ف8 حاکم جو عادل ہو اس کی یہی راہ ہے بروں کو سزا دے برائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے اس نے یہ بات کہی یعنی یہ چال اختیار کی۔

۸۹۔ پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے۔ ف

ف8 یعنی اور سفر کا سرانجام کیا۔

۹۰۔ یہاں تک جب پہنچا سورج نکلنے کی جگہ، پایا کہ وہ نکلتا ہے ایک لوگوں پر، کہ نہیں بنا دی ہم نے ان کو اس سے ورے کچھ اوٹ۔

ف

ف8 شاید وہ لوگ جنگلی سے ہوں گے کہ گھر بنانا اور چھت ڈالنا ان میں دستور نہ ہو گا۔

۹۱۔ یوں ہی ہے! اور ہمارے قابو میں آ چکی ہے اس کے پاس کی خبر۔ ف

ف8 تاریخ والے شاید اس جگہ کچھ اور کہتے ہوں گے اور فی الحقیقت اتنا ہے جو فرما دیا۔

۹۲۔ پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے۔

۹۳۔ یہاں تک کہ جب پہنچا دو آڑ (پہاڑوں) کے بیچ، پائے ان سے ورے (قریب) ایک لوگ، لگتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی کسی کی بولی ان سے نہ ملتی تھی اور دو آڑ دو پہاڑ تھے اس ملک میں اور یاجوج ماجوج کے ملک میں وہی اٹکاؤ تھے ان پر چڑھائی نہ تھی مگر بیچ میں کھلا تھا ایک گھاٹا اس راستے یاجوج ماجوج آتے اور لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے۔

۹۴۔ بولے اے ذوالقرنین! یہ یاجوج و ماجوج! دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں، سو کہے تو ہم ٹھہرا دیں تجھ کو کچھ محصول اس پر کہ بنا دے تو ہم میں ان میں ایک آڑ۔ ف

ف8 یعنی آپس میں باچھ ڈال کر کچھ مال جمع کر دیں اس کو دیکھا بادشاہ صاحب فوج و اسباب صاحب حکم جانا کہ اس سے یہ کام ہو سکے گا، یاجوج ماجوج عرب کی زبان میں نام ہے ایک قوم کا دو دادوں کی اولاد ہیں ایک یاجوج ایک ماجوج نہیں معلوم کہ اس ملک میں ان کا کیا نام تھا ترکوں کے ملک سے لگتے تھے اور قوم میں ترکوں کے بھائی تھے۔

۹۵۔ بولا جو مقدور دی (عطا کر رکھا ہے) مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے، سو مدد کرو میری محنت میں، بنا دوں تمہارے اور ان کے بیچ ایک دھابا (اوٹ)۔ ف

ف8 یعنی مال میرے پاس بہت ہے مگر ہاتھ پاؤں سے ہمارے ساتھ تم بھی محنت کرو۔

۹۶۔ پکڑاؤ مجھ کو تختے لوہے کے۔ یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دو پھانکوں (پاٹوں) تک پہاڑ کے، کہا، دھَونکو۔ یہاں تک جب کر دیا اس کو آگ، کہا، لاؤ میرے پاس کہ ڈالوں اس پر پگھلا تانبا۔ ف

- - -

ف8 اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے ایک پر ایک ایک دھرتا گیا کہ دو پہاڑوں کے برابر ملادیا پھر تانبا پگھلا کر اس کے اوپر سے ڈالا وہ درزوں میں بیٹھ کر جم گیا سب مل کر ایک پہاڑ سا ہو گیا ہمارے پیغمبر پاس ایک شخص نے کہا میں سد تک گیا ہوں اور اس کو دیکھا ہے فرمایا اس کی طرح بیان کر اس نے کہا جیسے چارخانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درزوں میں لکیر تانبے کی سرخ۔

۹۷۔ پھر نہ سکے کہ اس پر چڑھ آئیں اور نہ سکے اس میں (نقب) سوراخ کرنا۔ ف

- - -

ف8 ان میں ایسا بادشاہ صاحب عزم و صاحب حکم اس کام پر لگا نہیں اور تھوڑے لوگوں سے ہو نہیں سکتا۔

۹۸۔ بولا یہ ایک مہر (مہربانی) ہے میرے رب کی، پھر جب آئے وعدہ میرے رب کا، گرادے اس کو (ریزہ ریزہ) ڈھا کر۔ اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا۔ **ف**

- - -

ف8 حضرت کے وقت میں روپے برابر سوراخ اس میں پڑ گیا اور حضرت عیسیٰؑ کے وقت ان کا نکلنا وعدہ ہے سب دنیا کو لڑائی سے

عاجز کریں گے آسمان پر تیر چلاویں گے وہ لہو بھرے آویں گے آخر حضرت عیسیٰؑ کی بد دعا سے یکبار سارے مر رہیں گے ذوالقرنین ایسی محکم دیوار پر بھی منتظر تھا کہ آخر یہ بھی فنا ہوگی نہ جیسے وہ باغ والا اپنے باغ پر مغرور۔

۹۹۔ اور چھوڑ دیں گے ہم خلق کو اس دن ایک دوسرے میں دھنستے، اور پھونک مارے صور میں، پھر جمع کر لائیں ہم ان کو

سارے۔ **ف**

ف8 یہ قیامت کے دن ہوگا جو رب کا وعدہ ہے۔

۱۰۰۔ اور دکھا دیں ہم دوزخ اس دن کافروں کو سامنے۔

۱۰۱۔ جن کی آنکھوں پر پردہ پڑا تھا میری یاد سے، اور نہ سکتے تھے سننا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اپنی عقل کی آنکھ نہ تھی کہ قدرتیں دیکھ کر یقین لاویں اور کسی کی بات نہ سنتے ضد سے کہ سمجھائے سمجھیں۔

۱۰۲۔ اب کیا سمجھے ہیں منکر؟ کہ ٹھہرا دیں میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی۔ ہم نے رکھی ہے دوزخ منکروں کی مہمانی۔

۱۰۳۔ کہہ ہم بتا دیں تم کو، کن کے کئے (اعمال) بہت اکارت (برباد)؟

۱۰۴۔ جن کی دوڑ بھٹک رہی ہے دنیا کی زندگی میں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ

خوب بناتے (کرتے) ہیں کام۔ ف

ف8 یعنی جو دوڑ کی سو واسطے دنیا کے اور آخرت ویران رکھی۔

۱۰۵۔ وہی ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کے

ملنے سے، سو مٹ گئے ان کے کئے (اعمال)، پھر نہ کھڑی کریں گے

ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول۔ ف

ف8 وہ آخرت کو مانتے تھے تو اس کے واسطے کچھ کام نہ کیا پھر ایک پلہ کیا تولے۔

۱۰۶۔ یہ بدلہ ہے ان کا دوزخ، اس پر کہ منکر ہوئے، اور ٹھہرائیں میری باتیں اور میرے رسول ٹھٹھا (مذاق)۔

۱۰۷۔ جو لوگ یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام، ان کو ہیں ٹھنڈی چھاؤں کے باغ، مہمانی۔

۱۰۸۔ رہا کریں ان میں، نہ چاہیں وہاں سے جگہ بدلنی۔

۱۰۹۔ تو کہہ، اگر دریا سیاہی ہو کہ لکھے میرے رب کی باتیں، بیشک دریا نبڑ چکے (ختم ہو جائے) ابھی نہ نبڑیں (ختم ہوں) میرے رب کی باتیں، اور اگر دوسرا بھی لا دیں ہم ویسا اس کی مدد کو۔

۱۱۰۔ تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم، حکم آتا ہے مجھ کو کہ تمہارا صاحب ایک صاحب ہے۔ پھر جس کو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے، سو کرے کچھ کام نیک، اور ساجھا نہ رکھے اپنے رب کی بندگی میں کسی کا۔

* * *

۱۹۔ مریم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ کاف۔ ھا۔ یا۔ عین۔ صاد۔

۲۔ یہ مذکور (ذکر) ہے تیرے رب کی مہر (رحمت) کا اپنے بندے
زکریا پر۔

۳۔ جب پکارا اپنے رب کو چھپی پکار (چپکے چپکے)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی دل میں دعا کی یا پکارا ہوا کیلیے مکان میں چھپے پکارا اس واسطے کہ بوڑھی عمر میں بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسیں۔

۴۔ بولا، اے رب میرے! بوڑھی ہو گئیں ہڈیاں اور ڈیگ (بھڑک) نکلی سر سے بڑھاپے کی (سفیدی)، اور تجھ سے مانگ کر اے رب! میں محروم نہیں رہا۔ ف

- - -

ف8 ڈیگ بڑھاپے کی یعنی بال سفید۔

۵۔ اور میں ڈرتا ہوں بھائی بندوں سے اپنے پیچھے، اور عورت میری
بانجھ ہے، سو بخش مجھ کو اپنے پاس سے ایک کام اٹھانے والا
(وارث)۔ ف

- - -

ف8 بھائی بند راہ نیک نہ بگاڑیں یہ ڈر ہو گا۔

٦۔ جو میری جگہ بیٹھے، اور یعقوب کی اولاد کے، اور کر اس کو، اے
رب! من مانتا (پسندیدہ)۔ ف

- - -

ف8 اللہ تعالیٰ نے ان کو قائم مقام ان کا اور اگلے پیغمبروں کا دیا

لیکن رو برو وہی قائم مقام ان کے پیچھے نہیں رہا۔

۷۔ اے زکریا! ہم تجھ کو خوشی سنائیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ۔

نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی۔

۸۔ بولا، اے رب! کہاں سے ہو گا مجھ کو لڑکا اور میری عورت بانجھ

ہے، اور میں بوڑھا ہو گیا یہاں تک کہ اکڑ گیا۔ ف

ف8 انوکھی چیز مانگتے تعجب نہیں آیا جب سنا کہ ہو گا تب تعجب کیا۔

۹۔ کہا یوں ہی! فرمایا تیرے رب نے، وہ مجھ پر آسان ہے، اور تجھ کو بنایا میں نے پہلے سے، اور تو نہ تھا کچھ چیز۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ فرشتے نے کہا۔

۱۰۔ بولا اے رب! ٹھہرا (مقرر کر) دے مجھ کو کچھ نشانی، فرمایا تیری نشانی یہ کہ بات نہ کرے تو لوگوں سے تین رات تک (حالانکہ تو ہے) چنگا بھلا۔

۱۱۔ پھر نکلا اپنے لوگوں پاس حجرے سے تو اشارے سے کہا ان کو، کہ یاد کرو (اللہ کو) صبح و شام۔ **ف**

ف8 منہ سے نہ بول سکے نشان ہوا کہ وہ وقت آیا۔

۱۲۔ اے یحییٰ اٹھا (تھام) لے کتاب زور (مضبوطی) سے۔ اور دیا

(نوازا) ہم نے اس کو حکم کرنا لڑکپن میں۔ ف

ف8 یعنی علم کتاب لوگوں کو سکھانے لگا اپنے باپ کی جگہ زور سے

یعنی باپ ضعیف تھے اور یہ جوان۔

۱۳۔ اور شوق دیا اپنی طرف سے اور ستھرائی، اور تھا پرہیزگار۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک لڑکے نے ان کو بلایا کھیلنے کو کہا ہم اس واسطے نہیں

بنے۔

۱۴۔ اور نیکی کرتا اپنے ماں باپ سے، اور نہ تھا زبردست بے حکم۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی آرزو کے لڑکے ایسے ہوتے ہیں وہ نہ تھا۔

۱۵ ۔ اور سلام ہے اس پر، جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے، اور جس دن اٹھ کھڑا ہو جی کر۔ ف

- - -

ف8 اللہ جو بندے پر سلام کہے اس کے معنی یہ کہ اس پر کچھ پکڑ نہیں۔

۱۶ ۔ اور مذکور (ذکر) کر کتاب میں مریم کا۔ جب کنارے (کنارہ کش) ہوئی اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں۔ ف

- - -

ف8 یعنی غسل حیض کرنے کو یہی پہلا حیض تھا تیرہ برس کی عمر تھی یا پندرہ برس کی کنارے ہوئیں شرم سے وہ مکان مشرق کو تھا، اب نصاریٰ قبلہ کرتے ہیں شرق کو۔

۱۷۔ پھر پکڑ لیا ان سے ورے (کی طرف) ایک پردہ۔ پھر بھیجا ہم نے اس پاس اپنا فرشتہ، پھر بن آیا اس کے آگے آدمی پورا۔ ف

ف8 یعنی جوان خوش صورت۔

۱۸۔ بولی مجھ کو رحمٰن کی پناہ تجھ سے، اگر تو ڈر رکھتا ہے۔

۱۹۔ بولا، میں تو بھیجا ہوں تیرے رب کا۔ کہ دے جاؤں تجھ کو ایک
لڑکا ستھرا۔
۲۰۔ بولی کہاں سے ہو گا لڑکا، اور چھوا نہیں مجھ کو آدمی نے اور میں
بدکار کبھی نہ تھی۔
۲۱۔ بولا یونہی! فرمایا تیرے رب نے، وہ مجھ پر آسان ہے۔ اور اس
کو ہم کیا چاہیں لوگوں کی نشانی اور مہر (رحمت) ہماری طرف سے۔
اور ہے یہ کام ٹھہر چکا (مقرر شدہ)۔ ف

ف8 نشانی لوگوں کو یعنی بن باپ کا لڑکا پیدا ہو گا اللہ کی قدرت
ہے۔

۲۲۔ پھر پیٹ میں لیا اس کو (حاملہ ہوئی)، پھر کنارے ہوئی اس کو لے
کرایک پرے مکان میں (دور دراز جگہ)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جننے کے وقت۔

۲۳۔ پھر لے آیا اس کو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں (کے نیچے)۔
بولی، کس طرح میں مر چکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسری۔
۲۴۔ پھر آواز دی اس کو اس کے نیچے سے کہ غم نہ کھا، (رواں) کر
دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ۔ ف

۔۔۔

ف8 آواز دی فرشتے نے اور زمین میں ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔

۲۵۔ اور ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ، اس سے گریں گی تجھ پر پکی کھجوریں۔

۲۶۔ اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی، تو کہیو، میں نے مانا ہے رحمٰن کا ایک روزہ، سو بات نہ کروں گی آج کسی آدمی سے۔ ف

- - -

ف8 ان کے دین میں یہ منت درست تھی کہ نہ بولنے کا بھی روزہ رکھتے ہمارے دین میں یہ منت درست نہیں۔

۲۷۔ پھر لائی اس کو اپنے لوگوں پاس گود میں۔ بولے، اے مریم! تو
نے کی یہ چیز طوفان (بڑا پاپ)۔
۲۸۔ اے بہن ہارون کی! نہ تھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ تھی تیری ماں
بدکار۔ ف

ف8 بہن ہارون کی یعنی نبی ہارون کی بہن دادے کا نام بولتے ہیں
قوم کو جیسی عاد و ثمود یہ تھیں اولاد حضرت ہارون میں۔

۲۹۔ پھر ہاتھ سے بتایا (اشارہ کیا) اس لڑکے کو۔ بولے، ہم کیوں کر
بات کریں اس شخص سے کہ وہ ہے گود میں لڑکا۔

۳۰۔ وہ بولا، میں بندہ ہوں اللہ کا۔ مجھ کو اس نے کتاب دی، اور مجھ کو نبی کیا۔

۳۱۔ اور بنایا مجھ کو برکت والا، جس جگہ میں ہوں۔ اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں جیتا۔

۳۲۔ اور سلوک والا اپنی ماں سے، اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت۔

۳۳۔ اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، اور جس دن مروں اور جس دن کھڑا ہوں جی کر۔

۳۴۔ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا! سچی بات جس میں جھگڑتے ہیں۔

۳۵۔ اللہ ایسا نہیں کہ رکھے اولاد، وہ پاک ذات ہے۔ جب ٹھہراتا (فیصلہ کرلیتا) ہے کچھ کام، یہی کہتا ہے اس کو کہ 'ہو' وہ ہوتا ہے۔

۳۶۔ اور کہا، بیشک اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا، سو اس کی بندگی کرو، یہ ہے راہ سیدھی۔

۳۷۔ پھر کئی راہ ہو گئے فرقے ان میں سے۔ سو خرابی ہے منکروں کو، جس وقت دیکھیں گے ایک دن بڑا۔

۳۸۔ کیا سنتے دیکھتے ہوں گے جس دن آئیں گے ہمارے پاس، بے انصاف آج کے دن صریح بھٹکتے (کھلی گمراہی میں) ہیں۔

۳۹۔ اور ڈر سنائے ان کو اس پچھتاوے کے دن کا، جب فیصلہ ہو چکے گا کام (سارے معاملے کا)، اور وہ بھول رہے (غفلت میں) ہیں اور یقین نہیں لاتے۔ ف

ف8 جب تک حشر کا دن ہے دوزخ سے مسلمان نکل نکل بہشت میں جاویں گے تب تک کافر بھی توقع میں ہوں گے پھر موت کی مینڈھے کی صورت میں لاکر دوزخ بہشت کے بیچ سب کو دکھا کر ذبح کریں گے اور پکاریں گے کہ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں رہ پڑے ہمیشہ کو وہ دن ہے کہ کافر ناامید ہوں گے۔

۴۰۔ ہم وارث ہوں گے زمین کے اور جو کوئی ہے زمین پر، اور ہماری طرف پھر آئیں گے۔

۴۱۔ اور مذکور کر کتاب میں ابراہیم کا۔ بیشک تھا وہ سچا نبی۔

۴۲۔ جب کہا اپنے باپ کو، اے باپ میرے! کیوں پوجتا ہے جو چیز نہ سنے نہ دیکھے، اور نہ کام آئے تیرے کچھ؟

۴۳۔ اے باپ میرے! مجھ کو آئی ہے خبر ایک چیز کی جو تجھ کو نہیں آئی، سو میری راہ چل، سجھا دوں تجھ کو راہ سیدھی۔

۴۴۔ اے باپ میرے! مت پوج شیطان کو۔ بیشک شیطان ہے رحمٰن کا بے حکم۔

۴۵۔ اے باپ میرے! میں ڈرتا ہوں کہیں آ لگے تجھ کو ایک آفت رحمٰن سے، پھر تو ہو جائے شیطان کا ساتھی۔ ف

ف8 یعنی کفر کے وبال سے کچھ آفت آوے اور تو مدد مانگنے لگے شیطان سے یعنی بتوں سے اکثر لوگ ایسے ہی وقت شرک کرتے ہیں۔

۴۶۔ وہ بولا، کیا تو پھرا ہوا ہے میرے ٹھاکروں (معبودوں) سے، اے ابراہیم! اگر تو نہ چھوڑے گا، تو تجھ کو پتھراؤ سے ماروں گا، اور مجھ سے دور جا ایک مدت۔

۴۷۔ کہا تیری سلامتی رہے۔ میں گناہ بخشواؤں گا تیرا اپنے رب سے۔ بیشک وہ ہے مجھ پر مہربان۔ ف

ف8 تیری سلامتی رہے یہ رخصت کا سلام ہے معلوم ہوا اگر دین کی بات سے ماں باپ ناخوش ہوں اور گھر سے نکالنے لگیں اور بیٹا بات میٹھی کہہ کر نکل جاوے وہ بیٹا عاق نہیں اور گناہ بخشوانے کو انہوں نے وعدہ کیا تھا جب اللہ کی مرضی نہ دیکھی تب موقوف کیا۔

۴۸۔ اور کنارہ پکڑتا ہوں تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا، اور پکاروں گا اپنے رب کو، امید ہے کہ نہ رہوں گا اپنے رب کو پکار کر محروم۔

۴۹۔ پھر جب کنارے ہوا ان سے اور جن کو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا، بخشا ہم نے اس کو اسحٰق اور یعقوب۔ اور دونوں کو نبی کیا۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کی اپنوں سے دور پڑے اللہ نے ان سے بہتر اپنے دیئے انسیت کو یہاں اسمعیلؑ کا نام نہ فرمایا کہ وہ ان کے پاس نہیں رہے۔

۵۰۔ اور دیا ہم نے ان کو اپنی مہر (رحمت) سے، اور رکھا ان کے

واسطے سچا بول اونچا۔ ف

ف8 یعنی ہمیشہ لوگ ان کی تعریف کرتے رہیں اور ان پر رحمت

بھیجتے۔

۵۱۔ اور مذکور (ذکر) کر کتاب میں موسیٰ کا۔ وہ تھا چنا ہوا اور تھا رسول

نبی۔ ف

ف8 جس کو اللہ سے وحی آئی وہ نبی ان میں جو خالص ہیں امت رکھتے ہیں یا کتاب وہ رسول ہیں۔

۵۲۔ اور پکارا ہم نے اس کو داہنی طرف سے طور پہاڑ کے، اور نزدیک بلایا اس کو بھید کہنے کو۔ ف

- - -

ف8 ان سے کلام ہوا بیچ میں فرشتہ نہ تھا۔

۵۳۔ اور بخشا ہم نے اس کو اپنی مہر (رحمت) سے بھائی اس کا ہارون نبی۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ان کے ساتھ مددگار ہوئے۔

۵۴۔ اور مذکور (ذکر) کر کتاب میں اسماعیل کا۔ وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تو آوے میں اسی جگہ رہوں گا وہ ایک برس نہ آیا وہاں ہی رہے۔

۵۵۔ اور حکم کرتا تھا اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا۔ اور تھا اپنے رب کے ہاں پسند۔

۵۶۔ اور مذکور (ذکر) کر کتاب میں ادریس کا۔ وہ تھا سچا نبی۔

۵۷۔ اور اٹھا لیا ہم نے اس کو ایک اونچے مکان (مقام) پر۔ ف

۔۔۔

ف8 لکھا ہے کہ حضرت ادریسؑ پہلے تھے حضرت نوحؑ سے حساب ستاروں کی چال کا اور سینا کہتے ہیں ان سے سیکھا خلق نے ملک الموت ان سے آشنا تھا ایک بار آزمانے کو اپنی جان بدن سے نکلوائی اور پھر ڈال دی اور بہشت کی سیر مانگی پھر وہاں رہ گئے اللہ کے حکم سے حضرت سے ملے تھے معراج کی رات آسمان پر اور بعضے کہتے ہیں

حضرت الیاسؑ کا لقب ہے ادریس یہ بنی اسرائیل میں پیغمبر ہوئے تھے خضر کی طرح یہ بھی زندہ رہ گئے ہیں۔

۵۸۔ وہ لوگ ہیں جن پر نعمت دی اللہ نے پیغمبروں میں، آدم کی اولاد میں، اور ان میں جن کو لادلیا ہم نے نوح کے ساتھ، اور ابراہیم کی اولاد میں، اور اسرائیل کی، اور ان میں جن کو ہم نے سوجھ دی اور پسند کیا۔ جب ان کو سنائے آیتیں رحمٰن کی، گرتے ہیں سجدے میں، اور روتے۔ (سجدہ)

۵۹۔ پھر ان کی جگہ آئے ناخلف (نااہل)، گنوائی نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے، سو آگے ملے گی گمراہی۔

۶۰۔ مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کی نیکی، سو وہ لوگ جائیں گے بہشت میں، اور ان کا حق نہ رہے گا کچھ۔

۶۱ ۔ باغوں میں بسنے کے، جن کا وعدہ دیا ہے رحمٰن نے اپنے بندوں کو، بن دیکھے ۔ بیشک ہے اس کے وعدہ پر پہنچنا ۔

۶۲ ۔ نہ سنیں گے وہاں بک بک (بے ہودہ بات)، سوا سلام ۔ اور ان کو ہے ان کی روزی وہاں صبح اور شام ۔ **ف**

ف8 بک بک نہ سنیں گے اور سلام علیک کی آواز بلند سنیں گے ۔

۶۳ ۔ وہ بہشت ہے! جو میراث دیں گے ہم اپنے بندوں میں، جو کوئی ہو گا پرہیزگار ۔ **ف**

ف8 میراث آدم کی کہ اول ان کو بہشت ملی ہے۔

٦۴۔ اور ہم نہیں اترتے مگر حکم سے تیرے رب کے۔ اسی کا ہے، جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے، اور جو اس کے بیچ۔ اور تیرا رب نہیں بھولنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک بار جبرئیلؑ کئی روز نہ آئے جب آئے حضرت نے کہا تم ہر روز کیوں نہیں آتے اللہ تعالیٰ نے یہ کلام سکھایا جبرئیل کو کہ جواب یوں کہو کلام ہے اللہ کا جبرئیل کی طرف سے جیسا (آیت) ''ایاک نعبد وایاک نستعین''۔ ہم کو سکھایا ہمارے آگے پیچھے کہا

آسمان اور زمین کو اترتے ہوئے زمین آگے آسمان پیچھے چڑھتے ہوئے وہ پیچھے یہ آگے۔

٦٥۔ رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو ان کے بیچ ہے، سو اسی کی بندگی کر اور ٹھہرا (ثابت قدم) رہ اس کی بندگی پر۔ کوئی پہچانتا ہے تو اس کے نام (برابر) کا۔ ف

ف8 اللہ کے نام سب اس کی صفت ہیں یعنی کوئی ہے اس صفت کا۔

٦٦۔ اور کہتا ہے آدمی، کیا جب میں مر گیا پھر نکلوں گا جی کر؟

۶۷۔ کیا یاد نہیں رکھتا آدمی کہ ہم نے اس کو بنایا پہلے سے، اور وہ کچھ چیز نہ تھا؟

۶۸۔ سو قسم ہے تیرے رب کی! ہم گھیر بلائیں گے ان کو اور شیطانوں کو، پھر سامنے لادیں گے گرد دوزخ کے گھٹنوں پر گرے۔

ف

ف8 مارے دہشت کے کھڑے سے گر پڑیں گے اور چین سے بیٹھ نہ سکیں گے یہی ہوا گھٹنوں پر گرنا۔

۶۹۔ پھر جدا کریں گے ہم ہر فرقہ میں سے، جونسا ان میں سخت رکھتا تھا رحمٰن سے اکڑ۔

۷۰۔ پھر ہم کو خوب معلوم ہیں جو قابل ہیں اس میں پیٹھنے (پہنچنے) کے۔

۷۱۔ اور کوئی نہیں تم میں، جو نہ پہنچے گا اس پر۔ ہو چکا تیرے رب پر ضرور مقرر (طے شدہ)۔

۷۲۔ پھر بچا دیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اسی میں اوندھے گرے۔ **ف**

ف8 بہشت کو راہ نہیں مگر دوزخ کے منہ میں تنور کی شکل دوزخ ہے منہ اس کا دنیا سے بڑا کنارے سے کنارے تک راہ پڑی ہے بال برابر تیز جیسے تلوار اور کانپتے ایمان والے اس پر سے سلامت گذر جاویں گے اور گنہگار گر پڑیں گے پھر موافق عمل کئی روز کے نکلیں

گے اور شفاعت سے اور ارحم الراحمین کی مہر سے آخر جس نے کلمہ کہا ہے سچے دل سے سب نکلیں گے اور کافر رہ جاویں گے پھر اس کا منہ بند ہو گا۔

۷۳۔ اور جب سنائے ان کو ہماری آیتیں کھلی، کہتے ہیں جو لوگ منکر ہیں ایمان والوں کو، دونوں فرقوں میں کس کا مکان (مقام) بہتر ہے اور اچھی لگتی ہے مجلس۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی دنیا کی رونق میں مقابلہ دیتے ہیں۔

۷۴۔ اور کتنی کھپا (ہلاک کر) چکے ہم پہلے ان سے سنگتیں (قومیں)، اور ان سے بہتر تھے اسباب میں اور نمود میں۔

۷۵۔ تو کہہ، جو کوئی رہا بھٹکتا، سو چاہئیے اس کو کھینچ لے جائے رحمٰن لمبا (ف ۱) (ڈھیل دے زیادہ)، یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو وعدہ پاتے ہیں یا آفت اور یا قیامت۔ سو تب معلوم کریں گے کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ہے۔ ف ۲

ف ا8 یعنی بہکاوے میں جانے دے کیونکہ دنیا جانچنے کی جگہ ہے بھلا برا پاویں گے آخرت میں یہاں نیک و بد بھلائی برائی میں شامل ہیں۔

ف 8۲ فوج یعنی مددگار کافر اپنا مددگار سمجھتے ہیں بتوں کو اور ایمان والے اللہ کو۔

٧٦۔ اور بڑھاتا جائے اللہ سوجھے ہوؤں (ہدایت یافتہ) کو سوجھ (ہدایت)۔ اور رہنے والی نیکیاں بہتر رکھتی ہیں تیرے رب کے ہاں بدلہ، اور بہتر پھر جانے کو جگہ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی دنیا کی رونق رب کے ہاں کام کی نہیں نیکیاں رہیں گی اور دنیا نہ رہے گی۔

،،۔ بھلا تو نے دیکھا، جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے، اور کہا مجھ کو ملنا ہے مال اور اولاد۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ایک کافر مالدار ایک لوہار مسلمان کو کہنے لگا تو مسلمانی سے منکر ہو تو تیری مزدوری دوں اس نے کہا اگر تو مرے اور پھر جیوے تو بھی میں منکر نہ ہوں اس نے کہا اگر پھر جیوں گا تو بھی مال اور اولاد وہاں بھی ہو گا تجھ کو مزدور وہاں دے دوں گا ایس پر یہ فرمایا یعنی وہاں دولت ملتی ہے ایمان سے کافر چاہے کہ یہاں کی دولت وہاں ملے سو نہیں۔

۷۸۔ کیا جھانک آیا غیب کو یا لے رکھا ہے رحمٰن کے ہاں اقرار؟

۷۹۔ یوں (ہرگز) نہیں! ہم لکھ رکھیں گے جو کہتا ہے اور بڑھاتے جائیں گے اس کو عذاب میں لمبا (اور زیادہ)۔

۸۰۔ اور ہم لے لیں گے اس کے مرے پر جو بتاتا ہے، اور آئے گا ہم پاس اکیلا۔ **ف**

ف8 جو بتاتا ہے یعنی مال اور اولاد اس کافر کے دونوں بیٹے مسلمان ہوئے۔

۸۱۔ اور پکڑا ہے لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو پوجنا، کہ وہ ہوں ان کی مدد۔

۸۲۔ یوں (ہرگز) نہیں! وہ منکر ہوں گے ان کی بندگی سے اور ہو
جائیں گے ان کے مخالف۔

۸۳۔ تو نے نہیں دیکھا، کہ ہم نے چھوڑ رکھے ہیں شیطان منکروں پر؟
اچھلتے ہیں ان کو ابھار کر۔

۸۴۔ سو تو جلدی نہ کر ان پر۔ ہم تو پوری کرتے ہیں ان کی گنتی۔

۸۵۔ جس دن ہم اکٹھا کر لائیں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس
مہمان بلائے۔

۸۶۔ اور ہانک لے جائیں گے گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے۔

۸۷۔ نہیں اختیار رکھتے لوگ سفارش کا، مگر جس نے لے لیا رحمٰن
سے اقرار۔ **ف**

ف8 یعنی جس کو اللہ نے وعدہ دیا وہی سفارش کرے گا۔

۸۸۔ اور لوگ کہتے ہیں، رحمٰن رکھتا ہے اولاد۔

۸۹۔ تم آ گئے ہو بھاری چیز میں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی بھاری گناہ۔

۹۰۔ ابھی آسمان پھٹ پڑیں اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑیں پہاڑ ڈھے (پارہ پارہ ہو) کر،

۹۱۔ اس پر کہ پکارتے ہیں رحمٰن کے نام پر اولاد۔

۹۲۔ اور نہیں بن آتا رحمٰن کو کہ رکھے اولاد۔

۹۳۔ کوئی نہیں آسمان وزمین میں جو نہ آئے رحمٰن کا بندہ ہو کر۔

۹۴۔ اس پاس ان کا شمار ہے اور گن رکھی ہے ان کی گنتی۔

۹۵۔ اور ہر کوئی ان میں آئے گا اس پاس قیامت کے دن اکیلا۔

۹۶۔ جو یقین لائے ہیں اور کی ہیں نیکیاں، ان کو دے گا رحمٰن محبت۔

ف

ف8 یعنی ان سے محبت کرے گا یا ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کرے گا یا خلق کے دل میں ان کی محبت۔

۹۷۔ سو ہم نے آسان کیا یہ قرآن تیری زبان میں، اس واسطے کہ
خوشی سنائے تو ڈر والوں کو اور ڈرائے جھگڑالو لوگوں کو۔
۹۸۔ اور کتنی کھپا (ہلاک کر) چکے ہم ان سے پہلے سنگتیں (قومیں)،
آہٹ پاتا ہے تو ان میں کسی کا یا سنتا ہے ان کی بھنک۔
* * *

۲۰۔ طٰہٰ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ طاہا۔

۲۔ اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کہ تو محنت (مشقت) میں پڑے۔

۳۔ مگر نصیحت کے واسطے جس کو ڈر ہے۔

۴۔ اتارا ہے اس شخص (ذات) کا جس نے بنائی زمین اور آسمان

اونچے۔

۵۔ وہ بڑی مہر (رحمت) والا تخت کے اوپر قائم (جلوہ فرما) ہوا۔

٦۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان وزمین میں اور ان دونوں کے بیچ اور نیچے

سیلی زمین کے۔

۷۔ اور اگر تو بات کہے پکار کر، تو اس کو خبر ہے چھپے کی اور اس سے

چھپے کی۔ ف

ف8 چھپا جو آہستہ بولے اور اس سے چھپا جو دل میں ہو۔

۸۔ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی۔ اس کے ہیں سب نام خاصے۔ ف

ف8 کافر جب رحمن سنتے تو کہتے تم ایک کو ٹھہراؤ کبھی کسی کو پکارتے ہو کبھی کسی کو۔

۹۔ اور پہنچی ہے تجھ کو بات موسیٰ کی؟ ف

ف8 یہ قصہ سورۃ قصص اور طٰہٰ اور اعراف میں سے پورا معلوم ہو گا جب حضرت موسیٰؑ مدین سے مصر کو آنے لگے عورت اور بکریاں

ساتھ لے کر جنگ میں رات کی سردی میں راہ بھولے اور عورت کو
جننے کا درد ہوا دور سے آگے نظر آئی وہ آگ نہ تھی اللہ کا نور تھا ان
سے کلام کیا اور نبی کر کر فرعون کی طرف بھیجا پیچھے عورت اپنے باپ
کے گھر پہنچ رہی۔

۱۰۔ جب اس نے دیکھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو، ٹھہرو!
میں نے دیکھی ہے ایک آگ، شاید لے آؤں تم پاس اس میں سے
سلگا کر، یا پاؤں اس آگ پر راہ کا پتا۔
۱۱۔ پھر جب پہنچا آگ پاس، آواز آئی اے موسیٰ!
۱۲۔ میں ہوں تیرا رب، سو اتار اپنی پاپوشیں (جوتیاں)، تو ہے پاک
میدان طویٰ میں۔ ف

...

ف8 وہ میدان آگے سے شاید بزرگ تھا یا اب ہوگیا ان کی پاپوشیں ناپاک تھیں یہود یہ نہیں سمجھے پاک موزہ پاپوش بھی نماز میں اتارتے ہیں ہمارے پیغمبر نے فرمایا تم نماز پڑھو موزے سے پاپوش سے اگر پاک ہوں۔

۱۳۔ اور میں نے تجھ کو پسند کیا، سو تو سنتا رہ جو حکم ہو۔
۱۴۔ میں جو ہوں، میں اللہ ہوں، کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو میری بندگی کر اور نماز کھڑی رکھ میری یاد کو (کے لئے)۔
۱۵۔ قیامت مقرر (یقیناً) آنی ہے، میں چھپا رکھتا ہوں اس کو، کہ بدلہ ملے ہر جی کو جو وہ کماتا ہے۔ **ف**

- - -

ف8 موسیٰ کو بھی پہلے وحی میں نماز کا حکم ہے اور ہمارے پیغمبر کو بھی (آیت) 'ربک فکبر'۔ اور قیامت کو چھپا تا ہوں یعنی وقت قیامت سی کو نہیں بتا تا۔

١٦۔ سو کہیں تجھ کو نہ روک دے اس سے، وہ جو یقین نہیں رکھتا اس کا اور پیچھے پڑا ہے اپنے مزوں کے، (اگر ایسا کیا) پھر تو پڑ کا (ہلاکت میں پڑ) جائے۔ ف

- - -

ف8 نہ روک دے اس سے یعنی قیامت کے یقین لانے سے یا نماز سے جب اللہ نے موسیٰؑ کو برے کی صحبت سے منع کیا تو اور کوئی کیا ہے۔

۱۷۔ اور یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ؟

۱۸۔ بولا یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر ٹیکتا ہوں، اور پتے جھاڑتا ہوں اس سے، اپنی بکریوں پر، اور میرے اس میں کتنے کام ہیں اور۔

۱۹۔ فرمایا، ڈال دے اس کو اے موسیٰ!

۲۰۔ تو اس کو ڈال دیا، پھر تب ہی وہ سانپ ہے دوڑتا۔

۲۱۔ فرمایا پکڑ لے اس کو اور نہ ڈر۔ ہم پھیر (لوٹا) دیں گے اس کو پہلے حال پر۔ **ف**

ف8 یعنی پھر لاٹھی ہو جائے گی۔

۲۲۔ اور لگا اپنے ہاتھ بازو سے کہ نکلے چٹا (سفید) ہو کر، نہ کچھ بری طرح (بغیر کسی تکلیف کے)، ایک نشانی اور۔ ف

ف8 بری طرح یعنی آزار سے سفید نہیں۔

۲۳۔ کہ دکھاتے جائیں ہم تجھ کو اپنی نشانیاں بڑی۔

۲۴۔ جا طرف فرعون کے، کہ اس نے سر اٹھایا (سرکش ہو گیا)۔

۲۵۔ بولا، اے رب کشادہ کر میرا سینہ ۔

۲۶۔ اور آسان کر میرا کام ۔

۲۷۔ اور کھول گرہ میری زبان سے ۔

۲۸۔ کہ بوجھیں میری بات ۔ ف

۔ ۔ ۔

ف8 سینہ کشادہ کر یعنی جلد خفا نہ ہوں اور زبان لڑکا پن میں جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے ۔

۲۹۔ اور دے مجھ کو ایک کام بٹانے والا، میرے گھر (خاندان) کا۔

۳۰۔ ہارون میرا بھائی۔

۳۱۔ اس سے بندھا میری کمر (مضبوط کر میرے ہاتھ)۔

۳۲۔ اور شریک کر اس کو میرے کام کا۔ ف

۔۔۔

ف8 ایسے بڑے پیغمبروں کو خلق کی طرف بہت خیال نہیں ہوتا ایک پیشکار چاہیئے کہ خلق کو سمجھاوے ہمارے پیغمبر کے آگے ابو بکرؓ تھے اول پیغمبری کے وقت بہت لوگ ان کے سمجھائے سے ایمان میں آئے۔

۳۳۔ کہ تیری پاک ذات کا بیان کریں ہم بہت سا۔

۳۴۔ اور یاد کریں تجھ کو بہت سا۔

۳۵۔ تو تو ہے ہم کو خوب دیکھتا۔

۳۶۔ فرمایا، ملا تجھ کو تیرا سوال اے موسیٰ۔

۳۷۔ اور احسان کیا ہم نے تجھ پر ایک بار اور،

۳۸۔ جب حکم بھیجا ہم نے تیری ماں کو، جو آگے بتاتے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ان کی ماں کو یہ بات خواب میں کہی اس سے پیغمبر نہ ہو گئیں۔

۳۹۔ کہ ڈال اس کو صندوق میں، پھر اس کو ڈال دے پانی میں، پھر پانی اس کو لے ڈالے کنارے پر، اٹھا لے اس کو ایک دشمن میرا اور اس کا۔ اور ڈال دی میں نے تجھ پر محبت اپنی طرف۔ اور تا (کہ) تیار ہو تو میری آنکھ کے سامنے۔ **ف**

ف8 فرعون اس برس بنی اسرائیل کے بیٹے مارتا تھا جب موسیٰ پیدا ہوئے ماں ڈری کہ فرعون کے پیادے خبر پاویں تو مار ہی ڈالیں اور ماں باپ کو ستاویں کہ ظاہر کیوں نہ کیا تب خواب میں یہ دیکھا صندوق نہر میں ڈال دیا وہ فرعون کے باغ میں پہنچا اس کی بی بی نے اٹھایا ان کا نام آسیہ وہ تھیں بنی اسرائیل میں کی پھر فرعون کو بھی دیکھ کر محبت آئی اپنا بیٹا کر کر پالا۔

۴۰۔ جب چلنے لگی تمہاری بہن، اور کہنے لگی میں بتاؤں تم کو ایک شخص کہ اس کو پالے (پرورش کرے)؟ پھر پہنچایا ہم نے تجھ کو تیری ماں پاس کہ ٹھنڈی رہے اس کی آنکھ اور غم نہ کھائے۔ اور تو نے مار ڈالی

ایک جان، پھر نکالا ہم نے تجھ کو اس غم سے اور جانچا (آزمایا) تجھ کو ایک ذرہ جانچنا (طرح طرح سے آزمانا)۔ پھر ٹھہرا تو کئی برس مدین والوں میں، پھر آیا تو تقدیر سے یا موسیٰ۔

۴۱۔ اور بنایا میں نے تجھ کو خاص اپنے واسطے۔

۴۲۔ جا تو اور تیرا بھائی لے کر میری نشانیاں، اور سستی نہ کرو میری یاد میں۔

۴۳۔ جاؤ طرف فرعون کے اس نے سر اٹھایا۔

۴۴۔ سو کہو اس سے بات نرم، شاید وہ سوچ کرے (نصیحت پکڑے) یا ڈرے۔

۴۵۔ بولے، اے رب ہمارے! ہم ڈرتے ہیں کہ بھبک کے (غصے ہو) ہم پر یا جوش میں آئے۔

۴۶۔ فرمایا، نہ ڈرو، میں ساتھ ہوں تمہارے، سنتا ہوں اور دیکھتا۔

۴۷۔ سو جاؤ اس پاس، اور کہو، ہم دونوں بھیجے ہیں تیرے رب کے،
سو چلا (بھیج) دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل۔ اور نہ ستا ان کو، ہم
آئے ہیں تیرے پاس نشانی لے کر تیرے رب کی۔ اور سلامتی ہو
اس کی جو مانے راہ (ہدایت) کی بات۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ سارا قصہ سورۃ قصص میں ہے۔

۴۸۔ ہم کو حکم ہوا ہے کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے اور منہ
پھیرے۔

۴۹۔ بولا، پھر کون ہے صاحب تم دونوں کا اے موسیٰ!

۵۰۔ کہا صاحب ہمارا وہ ہے جس نے دی ہر چیز کو اس کی صورت،

پھر راہ سوجھائی۔ **ف**

ف8 یعنی کھانے پینے کا ہوش دیا بچے کو دودھ پینا وہ نہ سکھاوے تو

کوئی نہ سکھا سکے۔

۵۱۔ بولا پھر کیا حقیقت ہے ان پہلی سنگتوں (قوموں) کی؟

۵۲۔ کہا، ان کی خبر میرے رب کے پاس لکھی ہے۔ نہ بہکتا ہے

میرا رب نہ بھولتا ہے۔ **ف**

ف8 فرعون شاید دہری مزاج تھا آدمیوں کی پیدائش سمجھتا تھا جیسے برسات کا سبزہ نہ اول کسی نے پیدا کیا آپ ہی پیدا ہو گیا نہ آخر باقی رہا گل کر مٹی ہو گیا جب سنا کہ سب کے سر پر ایک رب ہے تب یہ پوچھا کہ اگلی خلق کہاں گئی بتایا کہ ان کا حساب لکھا ہوا موجود ہے ایک ایک آدمی پھر حاضر ہو گا۔

۵۳۔ وہ ہے، جس نے بنا دی تم کو زمین بچھونا اور چلا دیں تم کو اس میں راہیں، اور اتارا آسمان سے پانی، پھر نکالا ہم نے اس سے بھانت بھانت (طرح طرح کا) سبزہ۔

۵۴۔ کھاؤ اور چراؤ اپنے چوپایوں کو، البتہ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں عقل رکھنے والوں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ اللہ کلام فرماتا ہے دہریوں کی آنکھ کھولنے کو اس کی تدبیریں اور قدرتیں دیکھو اگر عقل ہے سمجھ لوگے ۔

۵۵۔ اس زمین سے ہم نے تم کو بنایا، اور اسی میں تم کو پھر ڈالتے ہیں، اور اس سے نکالیں گے تم کو دوسری بار۔

۵۶۔ اور ہم نے دکھادیں اپنی سب نشانیاں، پھر جھٹلایا اور نہ مانا۔

۵۷۔ بولا، کیا تو آیا ہے ہم کو نکالنے ہمارے ملک سے، جادو کے زور سے، اے موسیٰ!

۵۸۔ سو ہم بھی لائیں گے تجھ پر ایک ایسا جادو، سو ٹھہرا ہمارے اپنے بیچ ایک وعدہ، نہ تفاوت (خلاف ورزی) کریں اس سے ہم نہ تو ایک میدان صاف میں۔

۵۹۔ کہا وعدہ تمہارا ہے جشن کا دن، اور یہ کہ جمع کرے لوگوں کو دن چڑھے۔ ف

ف8 دنگل میں مقابلہ کرنے سے دونوں کو غرض تھی وہ چاہے کہ ان کو ہرا دے سب کے روبرو یہ چاہیں کہ وہ ہارے جشن کا دن سارے مصر کے شہر میں مقرر تھا فرعون کی سالگرہ کا۔

۶۰۔ پھر الٹا پھرا فرعون، پھر اکھٹے کیئے اپنے سارے داؤ، پھر آیا۔

۶۱۔ کہا ان کو موسیٰ نے، کمبختی تمہاری! جھوٹ نہ بولو اللہ پر، پھر کھپائے (ہلاک کرے) تم کو کسی آفت سے۔ اور مراد کو نہیں پہنچا جس نے جھوٹ باندھا۔ ف

ف8 جب فرعون نے ساحر جمع کئے اور سب امیروں کو اسی بات پر اٹھایا تب حضرت موسیٰؑ نے ہر شخص کو نصیحت کر دی جدا جدا۔

۶۲۔ پھر جھگڑے اپنے کام پر آپس میں اور چھپ کر کی مشاورت۔

۶۳۔ بولے، مقرر (ضرور) یہ دونوں جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ نکال دیں تم کو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے، اور اٹھائیں (مٹائیں) تمہاری راہ خاصی (زندگی کی جو مثالی ہے)۔

۶۴ ۔ سو مقرر کرو اپنی تدبیر، پھر آؤ قطار باندھ کر۔ اور جیت (فلاح پا)
گیا آج جو اوپر رہا۔

۶۵ ۔ بولے، اے موسیٰ! یا تو ڈال اور یا ہم ہوں پہلے ڈالنے والے۔

۶۶ ۔ کہا، نہیں! تم ڈالو! پھر تبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں، اس کے
خیال میں آتی ہیں جادو سے، کہ دوڑتی ہیں۔

۶۷ ۔ پھر پانے لگا اپنے جی میں ڈر، موسیٰ۔

۶۸ ۔ ہم نے کہا، تو نہ ڈر، مقرر (ضرور) تو ہی رہے گا اوپر۔

۶۹ ۔ اور ڈال جو تیرے داہنے میں ہے، کہ نگل جائے انہوں نے
بنایا۔ ان کا بنایا تو فریب ہے جادوگر کا، اور جادوگر نہیں کام لے
نکلتا (کامیاب ہوتا) جہاں (جس شان سے) آئے۔

۷۰ ۔ اور گر پڑے جادوگر سجدے میں، بولے، ہم یقین لائے رب پر
ہارون اور موسیٰ کے۔

۷۱۔ بولا فرعون، تم نے اس کو مان لیا، ابھی میں نے حکم نہ دیا تھا،
وہی تمہارا بڑا ہے جس نے سکھایا تم کو جادو۔ سو اب میں کٹواؤں گا
تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں اور سولی دوں گا تم کو کھجور کے ڈھنڈ
(تنے) پر۔ اور جان لوگے ہم میں کس کی مار سخت ہے اور دیر تک
رہتی۔ ف

- - -

ف8 تمہارا بڑا جس نے جادو سکھایا یہ شاید رب کو کہنے لگا۔

۷۲۔ وہ بولے ہم تجھ کو زیادہ نہ سمجھیں گے اس چیز سے جو پہنچی ہم کو
صاف دلیل اور اس سے جن نے ہم کو بنایا (پیدا کیا)، سو تو کر چک جو
کرتا (کرنا چاہتا) ہے۔ تو یہی کرے گا اس دنیا کی زندگی میں۔

۷۳۔ ہم یقین لائے ہیں اپنے رب پر، تا بخشے ہم کو ہماری تقصیریں (خطائیں)، اور جو تو نے کروایا ہم سے زور آوری یہ جادو۔ اور اللہ بہتر ہے اور دیر (ہمیشہ) رہنے والا۔ **ف**

ف8 زور آوری کروایا کہتے ہیں جادوگر حضرت موسیٰؑ کے نشان دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ یہ جادو نہیں مقابلہ نہ کرئیے پھر فرعون کی خاطر سے کیا شاید فرعون جو ڈراتا تھا سوان پر نہ کر سکا دل میں ڈر گیا موسیٰؑ کی نشانی سے۔

۷۴۔ مقرر ہے، جو کوئی آیا اپنے رب پاس گنہگار ہو کر، سو اس کے واسطے دوزخ ہے، نہ مرے اس میں نہ جیوے۔

۷۵۔ اور جو آیا اس پاس ایمان سے کر کر نیکیاں، سو ان لوگوں کو ہیں درجے بلند۔

۷۶۔ باغ ہیں بسنے کے، بہتی ان کے نیچے سے نہریں، رہا کریں گے ان میں۔ اور یہ بدلہ ہے اس کا جو پاک ہوا۔

۷۷۔ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو۔ کہ لے نکل میرے بندوں کو رات سے، پھر ڈال دے ان کو راہ سمندر میں سوکھی، نہ خطرہ تجھ کو آ پکڑنے کا نہ ڈر۔

۷۸۔ پھر پیچھے لگا ان کے فرعون اپنا لشکر لے کر، کہ پھر گھیر لیا ان کو پانی نے، جیسا گھیر لیا۔

۷۹۔ اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو اور نہ سمجھایا۔

۸۰۔ اے اولاد اسرائیل بچھڑایا ہم نے تجھ کو تمہارے دشمن سے ، اور وعدہ رکھا تم سے داہنی طرف پہاڑ کے ، اور اتارا تم پر من اور سلویٰ ۔

۸۱۔ کھاؤ ستھری چیزیں جو روزی دی ہم نے تم کو، اور نہ کرو اس میں زیادتی، پھر اترے تم پر میرا غصہ ۔ اور جن پر اترا میرا غصہ وہ پڑکا (ہلاک ہو) گیا ۔ ف

- - -

ف8 زیادتی نہ کرو یعنی دکھ نہ چھوڑو۔

۸۲۔ اور میری بڑی بخشش ہے اس پر جو توبہ کرے اور یقین لائے اور کرے بھلا کام پھر راہ پر رہے ۔

۸۳۔ اور کیوں جلدی کی تو نے اپنی قوم سے اے موسیٰ!

۸۴۔ بولا وہ، یہ ہیں میرے پیچھے، اور میں جلدی آیا تیری طرف، اے رب! کہ تو راضی ہو۔

۸۵۔ فرمایا، ہم نے تو بچلا دیا (آزمائش میں ڈالا) تیری قوم کو تیرے پیچھے اور بہکایا ان کو سامری نے۔

۸۶۔ پھر الٹا پھرا موسیٰ اپنی قوم پاس، غصے بھرا پچتاتا (افسوس کرتا)۔ کہا، اے قوم! تم کو وعدہ نہ دیا تھا تمہارے رب نے اچھا وعدہ۔ کیا لمبی ہو گئی تم پر مدت؟ یا چاہا تم نے کہ اترے تم پر غضب تمہارے رب کا، اس سے خلاف کیا تم نے میرا وعدہ۔ **ف**

ف8 وعدہ توریت دینے کا حضرت موسیٰ قوم سے تیس دن کا وعدہ کر گئے تھے پہاڑ پر وہاں چالیس دن لگے پیچھے بچھڑا بنا کر پوجنے لگے۔

۸۷۔ بولے، ہم نے خلاف نہیں کیا تیرا وعدہ اپنے اختیار سے، اور لیکن ہم کو کہا تھا کہ اٹھالیں کتنے بوجھ اس قوم کا گہنا، پھر ہم نے وہ پھینک دیئے، پھر یہ نقشہ ڈالا سامری نے۔ ف

ف8 فرعون والوں سے عاریت مانگ کر لیا تھا گہنا کہ وہ یقین جانیں کہ ان کو شادی منظور ہے اس واسطے نکلتے ہیں شہر سے اس بغیر فرعون نکلنے نہ دیتا۔

۸۸۔ پھر بنا نکالا ان کے واسطے ایک بچھڑا، ایک دھڑ، جس میں چلانا گائے کا، پھر کہنے لگے یہ صاحب ہے تمہارا اور صاحب موسیٰ کا، سو وہ بھول گیا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی موسیٰ بھول گیا کہ اور جگہ گیا۔

۸۹۔ بھلا یہ نہیں دیکھتے کہ وہ جواب نہیں دیتا ان کو کسی بات کا۔ اور اختیار نہیں رکھتا ان کے برے کا نہ بھلے کا۔

۹۰۔ اور کہا ان کو ہارون نے پہلے سے، اے قوم! اور کچھ نہیں، تم کو بہکا دیا گیا ہے اس پر، اور تمہارا رب رحمٰن ہے، سو میری راہ چلو اور مانو بات میری۔

۹۱۔ بولے ہم رہیں گے اسی پر لگے بیٹھے، جب تک پھر آئے ہم پر موسیٰ۔

۹۲۔ کہا موسیٰ نے، اے ہارون! تجھ کو کیا اٹکاؤ تھا (رکاوٹ تھی) جب دیکھا تو نے کہ وہ بہکے۔

۹۳۔ تو میرے پیچھے نہ آیا۔ کیا تو نے رد کیا میرا حکم؟

۹۴۔ وہ بولا، اے میری ماں کے جنے! نہ پکڑ میری داڑھی اور نہ سر۔ میں ڈرا کہ تو کہے گا پھوٹ ڈال دی تو نے بنی اسرائیل میں، اور یاد نہ رکھی میری بات۔ **ف**

ف8 چلتے وقت موسیٰ ہارون کو نصیحت کر گئے تھے کہ سب کو متفق رکھیو اس واسطے انہوں نے بچھڑا پوجنے والوں کا مقابلہ نہ کیا زبان سے سمجھایا وہ نہ سمجھے۔

۹۵۔ کہا موسیٰ نے، اب تیری کیا حقیقت ہے، اے سامری!

۹۶۔ بولا، میں نے دیکھ لیا، جو سب نے نہ دیکھا، پھر بھر لی میں نے ایک مٹھی پاؤں کے نیچے سے اس بھیجے ہوئے کے، پھر میں نے وہی ڈال دی اور یہی مصلحت دی مجھ کو میرے جی نے۔ **ف**

ف8 جس وقت بنی اسرائیل پھٹے دریا میں پیٹھے پیچھے فرعون ساتھ فوج کے پیٹھا جبرائیل بیچ میں ہو گئے کہ ان کو ان تک نہ ملنے دیں سامری نے پہچانا کہ یہ جبرائیل ہیں ان کے پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی اٹھالی، وہی اب سونے کے بچھڑے میں ڈال دی سونا تھا کافروں کا مال لیا ہوا فریب سے اس میں مٹی پڑی برکت کی حق اور باطل مل کر ایک کرشمہ پیدا ہوا کہ رونق جاندار کی اور آواز اس میں ہو گئی ایسی چیزوں سے بہت بچنا چاہیئے اسی سے بت پرستی بڑھتی ہے۔

۹۷۔ کہا موسیٰ نے چل! تجھ کو زندگی میں، اتنا ہے کہ کہا کر، نہ چھیڑو (چھونا مجھے)۔ اور تجھ کو ایک وعدہ ہے وہ تجھ سے خلاف نہ ہو گا۔

اور دیکھ اپنے ٹھاکر (معبود) کو جس پر سارے دن لگا بیٹھا تھا۔ ہم اس کو جلا دیں گے، پھر بکھیریں گے دریا میں اڑا کر۔ ف

۔۔۔

ف8 دنیا میں اس کو یہی سزا ملی کہ وہ لشکر بنی اسرائیل سے باہر الگ رہتا اگر وہ کسی سے ملتا یا کوئی اس سے دونوں کو تپ چڑھتی اس مارے لوگوں کو دور دور کرتا اور ایک وعدہ ہے کہ خلاف نہ ہوگا شاید عذاب آخرت ہے اور شاید دجال کا نکلنا وہ بھی یہود میں اسی کا فساد پورا کرے گا جیسے ہمارے پیغمبر مال بانٹتے تھے ایک شخص نے کہا انصاف سے بانٹو فرمایا اس کی جنس کے لوگ نکلیں گے وہ خارجی نکلے کہ اپنے پیشواؤں پر طعن کرے ایسا ہی ہوا۔

۹۸۔ تمہارا صاحب وہی اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی۔
سب چیز سما گئی ہے اس کی خبر (کے علم) میں۔
۹۹۔ یوں سناتے ہیں ہم تجھ کو احوال ان کے جو پہلے گذرے۔ اور ہم
نے دیا تجھ کو اپنے پاس سے ایک پڑھنا (نصیحت کا ذکر)۔
۱۰۰۔ جو کوئی منہ پھیرے اس سے، سو اٹھائے گا دن قیامت کے
ایک بوجھ۔
۱۰۱۔ (ہمیشہ کے لئے) پڑے رہیں گے اس میں۔ اور برا ہے ان پر
قیامت میں بوجھ اٹھانے کا۔
۱۰۲۔ جس دن پھونکیں گے صور میں، اور گھیر لائیں گے ہم گنہگاروں
کو اس دن (اس حالت میں کہ ان کی) نیلی (پتھرائی ہوئی) آنکھیں۔

ف

ف8 یعنی اندھے اور شاید آنکھیں نیلی ہوں بد نمائی کے واسطے۔

۱۰۳۔ چپکے چپکے کہیں آپس میں دیر نہیں ہوئی تم کو مگر دس دن۔ ف

ف8 یعنی دنیا میں رہنا اتنا نظر آوے گا یا قبر میں رہنا۔

۱۰۴۔ ہم کو خوب معلوم ہے جو کہتے ہیں، جب بولے گا ان میں اچھی راہ والا، تم کو دیر نہیں لگی (دنیا میں) مگر ایک دن۔ ف

ف8 ہم کو خوب معلوم ہے یعنی چپکے کہنا ہم سے نہیں چھپتا۔

۱۰۵۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں پہاڑوں کا حال، سو تو کہہ، ان کو بکھیر دے گا میرا رب اڑا کر۔

۱۰۶۔ پھر کر چھوڑے گا زمین کو پٹرا (چٹیل) میدان۔

۱۰۷۔ نہ دیکھے گا اس میں موڑ نہ ٹیلا۔

۱۰۸۔ اس دن پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے، ٹیڑھی نہیں جس کی بات۔ اور دب گئیں آوازیں رحمٰن کے ڈر سے، پھر نہ تو سنے کھس کھسی آواز (کھسر پھسر)۔

۱۰۹۔ اس دن کام نہ آئے گی سفارش، مگر جس کا حکم دیا رحمٰن نے، اور پسند کی اس کی بات۔ ف

ف8 یعنی اس کی سفارش چلے گی۔

۱۱۰۔ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے اور پیچھے، اور یہ قابو میں نہیں لاتے (احاطہ نہیں کرسکتے) اس کو دریافت کر کر (اپنے علم سے)۔

۱۱۱۔ اور کرتے ہیں منہ آگے (جھک جائیں گے) اس جیتے ہمیشہ رہتے (حی وقیوم) کے۔ اور خراب (نامراد) ہوا جس نے بوجھ اٹھایا ظلم کا۔

۱۱۲۔ اور جو کوئی کرے کچھ بھلائیاں اور وہ یقین رکھتا ہو، سو اس کو ڈر نہیں بے انصافی کا اور نہ دبانے (حق تلفی) کا۔ ف

ف8 یعنی اس پر زور نہ ہوگا اللہ کے ہاں انصاف ہے۔

۱۱۳۔ اور اسی طرح اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان کا اور پھیر پھیر (طرح طرح) سنایا اس میں ڈر کا (تنبیہات)، شاید وہ بچ چلیں (پرہیزگار بن جائیں)، یا ڈالے ان کے دل میں سوچ (سمجھ)۔

۱۱۴۔ سو بلند درجہ اللہ کا، اس سچے بادشاہ کا، اور تو جلدی نہ کر قرآن لینے میں، جب تک پورا ہو چکے اس کا اترنا، اور کہہ، اے رب! مجھ کو بڑھتی (زیادہ) دے بوجھ (علم)۔ ف

ف8 جبرئیلؑ جب قرآن لاتے ان کے پڑھنے کے ساتھ آپ بھی پڑھنے لگتے کہ بھول نہ جاویں اس کو پہلے منع فرمایا تھا سورۃ قیامت میں اور تسلی کر دی تھی کہ اس کا یاد رکھوانا اور لوگوں تک پہنچوانا ذمہ ہمارا ہے لیکن بندہ بشر ہے شاید بھول گئے ہوں پھر تقید کیا اور بھولنے پر مثل فرمایا آدمؑ کی۔

۱۱۵۔ اور ہم نے تقید (تاکید) کر دیا تھا آدم کو اس سے پہلے، پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت (عزم)۔ ف

ف8 وہی جو دانہ کھالیا بھول گئے یعنی قائم نہ رہے۔

۱۱۶۔ اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کر آدم کو، تو سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے نہ مانا۔

۱۱۷۔ پھر کہہ دیا ہم نے اے آدم! یہ دشمن ہے تیرا اور تیرے جوڑے (بیوی) کا، سو نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے، پھر تو تکلیف میں پڑے گا۔

۱۱۸۔ تجھ کو یہ ملا (آسائش ہے)، کہ نہ بھوکا ہو تو اس میں اور نہ ننگا۔

۱۱۹۔ اور یہ کہ نہ پیاس کھینچے تو اس میں نہ دھوپ۔

۱۲۰۔ پھر جی میں ڈالا اس کے شیطان نے، کہا اے آدم! میں بتاؤں تجھ کو درخت سدا جینے کا، اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔

۱۲۱۔ پھر دونوں کھا گئے اس میں سے، پھر کھل گئیں ان پر ان کی بری چیزیں (ستر)، اور لگے گانٹھنے (ڈھانکنے) اپنے اوپر پتے بہشت کے، اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا، پھر راہ سے بہکا۔

۱۲۲۔ پھر نوازا اس کو اس کے رب نے، پھر متوجہ ہوا (توبہ قبول فرمائی) اور راہ (ہدایت) پر لایا۔

۱۲۳۔ فرمایا، اترو یہاں سے دونوں، اکھٹے رہو ایک دوسرے کے دشمن۔ پھر کبھی پہنچے تم کو میری طرف سے راہ (ہدایت) کی خبر۔ پھر جو چلا میری بتائی راہ پر، نہ وہ بہکے گا نہ وہ تکلیف میں پڑے گا۔ **ف**

ف8 ایک دوسرے کے دشمن رہے ان کی اولاد جیسا آپس میں رفاقت کر کر گناہ کیا اس رفاقت کا بدلا یہ ملا کہ اولاد آپس میں دشمن ہوئی۔

۱۲۴۔ اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملنی ہے گزران (زندگی) تنگی کی، اور لائیں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا۔

۱۲۵۔ وہ کہے گا اے رب! کیوں اٹھا لایا تو مجھ کو اندھا اور میں تو تھا دیکھتا۔

۱۲۶۔ فرمایا، یوں ہی پہنچیں تھیں تجھ کو ہماری آیتیں، پھر تو نے ان کو بھلا دیا، اور اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیں گے۔ ف

ف8 آیتوں کو بھلا دیا یعنی عمل نہ کیا اور یقین نہ لایا اور پیغمبر نے فرمایا میری امت کے سارے گناہ مجھ کو دکھائے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی آیت کسی شخص کو یاد ہوئی پھر اس نے بھلا دی۔

۱۲۷۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے اس کو جن نے ہاتھ چھوڑا اور یقین نہ لایا اپنے رب کی باتیں۔ اور پچھلے گھر کا عذاب سخت ہے اور بہت دیر رہتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی یہ عذاب اندھا ہونے کا حشر میں ہے اور دوزخ میں اور زیادہ۔

۱۲۸۔ سو کیا سوجھ (رہنمائی) ان کو نہ آئی اس سے، کہ کتنی کھپا (ہلاک) دیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں (قومیں)؟ یہ پھرتے ہیں ان کے گھروں میں۔ اس میں خوب پتے (نشانیاں) ہیں عقل رکھنے والوں کو۔

۱۲۹۔ اور کبھی نہ ہوئی ایک بات، نکل گئی تیرے رب سے، تو مقرر ہوتی بھینٹ اور جو نہ ہوتا وعدہ ٹھہرا۔ ف

۔۔۔

ف8 آخر وعدہ پر بھینٹ ہوئی مسلمانوں میں اور کافروں میں ۔

۱۳۰۔ سو تو سہتا رہ جو کہیں، اور پڑھتا رہ خوبیاں (تسبیح کر) اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے۔ اور کچھ گھڑیوں میں رات کی پڑھا کر، اور دن کی حدّوں پر، شاید تو راضی ہو گا۔ ف

ف8 دن کی حدوں پر یعنی پہر پہر پر وقت ہیں نمازوں کے سوائے پہلے پہر کے اور تو راضی ہو گا یعنی امت کو مدد ہو گی دنیا میں اور بخشش گناہوں کی آخرت میں تیری سفارش سے۔

۱۳۱۔ اور نہ پسار اپنی آنکھیں اس چیز پر جو برتنے کو دی ہم نے ان
بھانت بھانت لوگوں کو، رونق دنیا کے جیتے۔ ان کے جانچنے
(آزمائش) کو۔ اور تیرے رب کی دی روزی بہتر ہے اور دیر رہنے
والی۔

۱۳۲۔ اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا، اور آپ قائم رہ اس پر۔ ہم
نہیں مانگتے تجھ سے روزی۔ ہم روزی دیتے ہیں تجھ کو۔ اور آخر بھلا
ہے پرہیزگاری کا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اور خاوند غلام سے روزی کمواتے ہیں وہ خاوند بندگی چاہتا
ہے روزی آپ دیتا ہے۔

۱۳۳۔ اور لوگ کہتے ہیں، یہ کیوں نہیں لے آتا ہم پاس کوئی نشانی اپنے رب سے؟ کیا پہنچ نہیں چکی ان کو نشانی اگلی کتابوں میں کی۔ ف

ف8 یعنی اگلی کتابوں میں خبر ہے رسول آخرالزماں ﷺ کی یا یہ معنی کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی کفایت ہے یہ پیغمبر بھی انہیں باتوں کا تقید کرتا ہے کوئی بات نئی نہیں کہتا یا یہ نشانی کہ اگلی کتابوں کے موافق قصے بیان کرتا ہے۔

۱۳۴۔ اور اگر ہم کھپا دیتے ان کو کسی آفت میں اس سے پہلے تو کہتے، اے رب کیوں نہ بھیجا ہم تک کسی کو پیغام لے کر، کہ ہم چلتے تیرے کلام پر، ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے۔

۱۳۵۔ تو کہہ، ہر کوئی راہ دیکھتا ہے، سو تم راہ دیکھو۔ آگے جان لو گے کون ہیں سیدھی راہ والے، اور کون سوجھے ہیں راہ (ہدایت یافتہ)۔

* * *

۲۱۔ الأنبياء

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ نزدیک آ لگا لوگوں کو ان کے حساب کا وقت اور وہ بے خبر ٹلاتے (منہ موڑتے) ہیں۔

۲۔ کوئی نصیحت نہیں پہنچتی ان کو ان کے رب سے نئی، مگر اس کو سنتے ہیں کھیل میں لگے۔

۳۔ کھیل میں پڑے ہیں دل ان کے، اور چپکے مصلحت کی بے انصافوں نے، یہ شخص کون ہے؟ ایک آدمی ہے تم ہی سا، پھر کیوں پڑے ہو جادو میں آنکھوں دیکھتے؟

۴۔ اس نے کہا، میرے رب کو خبر ہے بات کی، یا آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور وہ ہے سنتا جانتا۔

۵۔ یہ چھوڑ کہ کہتے ہیں، اڑتے خواب ہیں، نہیں، جھوٹ باندھ لیا ہے، نہیں، شعر کہتا ہے۔ پھر چاہیئے، لے آئے ہم پاس کوئی نشانی، جیسے پیغام لائے ہیں پہلے۔

٦۔ نہیں مانا ان سے پہلے کسی بستی نے جو کھپائی (ہلاک کی) ہم نے۔ اب کوئی یہ مانیں گے؟

۷۔ اور پیغام نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے، مگر یہی مردوں کے ہاتھ، کہ حکم (وحی) بھیجتے تھے ہم ان کو، سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے، اگر تم نہیں جانتے۔

۸۔ اور ایسے بدن نہ بنائے تھے وہ کہ کھانا نہ کھائیں، اور نہ تھے وہ (ہمیشہ کے لئے زندہ) رہ جانے والے۔ ف

ف8 یعنی موت بھی آئی ان کو۔

۹۔ پھر سچ کیا ہم نے ان سے وعدہ، پھر بچا دیا ان کو اور جس کو ہم نے چاہا، اور کھپا (ہلاک کر) دیئے ہاتھ چھوڑنے (حد سے گزرنے) والے۔

۱۰۔ ہم نے اتاری تم کو کتاب، کہ اس میں تمہارا نام (ذکر) ہے۔ کیا تم کو بوجھ (سمجھ) نہیں۔

۱۱۔ اور کتنی توڑ ماریں (پیس ڈالیں) ہم نے بستیاں جو تھیں گنہگار، اور اٹھا کھڑے کیئے ان کے پیچھے اور لوگ (قومیں)۔

۱۲۔ پھر جب آہٹ پائی ہماری آفت کی، تبھی لگے وہاں سے ایڑ کرنے (بھاگنے لگے)۔

۱۳۔ ایڑ (بھاگو) مت کرو، اور پھر (لوٹ) جاؤ جہاں تم کو عیش ملا تھا، اور اپنے گھروں میں، شاید کوئی تم کو پوچھے۔ ف

ف8 یعنی یہ بات ہونی نہ تھی۔

۱۴۔ کہنے لگے، اے خرابی ہماری! ہم تھے بیشک گنہگار۔

۱۵۔ پھر یہی رہی ان کی پکار، جب تک ڈھیر کر دئیے کاٹ کر بجھے پڑے۔

۱۶۔ اور ہم نے نہیں بنایا آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ ہے، کھیلتے (کھیل کے طور پر)۔

۱۷۔ اگر ہم چاہتے کہ بنالیں کچھ کھلونا (کھیل تماشا)، تو بنا لیتے ہم اپنے پاس سے، اگر ہم کو (ایسا) کرنا ہوتا۔ **ف**

ف8 کھلونا یعنی بیٹا۔

۱۸۔ پھر یوں نہیں، پر ہم پھینک مارتے ہیں سچ کو جھوٹ (پر)، پھر وہ اس کا سر پھوڑتا ہے، پھر تب وہ سٹک (بھاگ) جاتا ہے۔ اور تم کو خرابی (تباہی) ہے ان باتوں سے جو بتاتے ہو۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ تعالیٰ غیب سے ایک قدرت کا نمونہ بھیجتا ہے جھوٹ کے مٹانے کو ان کاملوں کو تم کہتے خدا کا بیٹا۔

۱۹۔ اور اسی کا ہے جو کوئی ہے آسمان و زمین میں۔ اور جو اس کے نزدیک رہتے ہیں، بڑائی (تکبر) نہیں کرتے اس کی عبادت سے اور نہیں کرتے کاہلی۔

۲۰۔ یاد (تسبیح) کرتے ہیں رات اور دن، (اور) نہیں تھکتے۔

۲۱۔ کیا ٹھہرائے انہوں نے اور صاحب (معبود) زمین میں کے وہ (مردوں کو زندہ کر کے) اٹھا کھڑا کریں گے۔

۲۲۔ اگر ہوتے ان دونوں میں اور حاکم، سوا اللہ کے، دونوں خراب ہوتے، سو پاک ہے اللہ، تخت کا صاحب، ان باتوں سے جو بتاتے ہیں۔

۲۳۔ اس سے پوچھا نہ جائے جو وہ کرے، اور ان سے پوچھا جائے۔

۲۴۔ کیا پکڑے ہیں انہوں نے اس سے ورے (کے علاوہ) اور صاحب (معبود)؟ تو کہہ، لاؤ اپنی سند، یہی بات ہے میرے ساتھ والوں کی اور مجھ سے پہلوں کی۔ کوئی نہیں، پر وہ بہت لوگ نہیں سمجھتے سچی بات، پھر ٹلاتے (منہ موڑتے ہیں) ہیں۔ **ف**

ف8 پہلے ان معبودوں کا فرمایا جو برابر خدا کے کوئی سمجھے اگر دو حاکم ہوتے تو جہاں خراب ہوتا اب ان کا فرمایا جو خدا کے نائب ٹھہراتے ہیں اس کو مالک کی سند چاہیئے اس بغیر کیونکر نائب ہووے۔

۲۵۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول، مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ بات یوں ہے، کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو میری بندگی کرو۔

۲۶۔ اور کہتے ہیں رحمٰن نے کر لیا کوئی بیٹا۔ وہ اس لائق نہیں (پاک ہے وہ اس سے)، لیکن وہ بندے ہیں جن کو عزت دی۔

۲۷۔ اس سے بڑھ کر (پہل کر کے) نہیں بول سکتے، اور اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔

۲۸۔ اس کو معلوم ہے جو ان کے آگے اور پیچھے، اور وہ سفارش نہیں کرتے، مگر اس کی جس سے وہ راضی ہو، اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔

۲۹۔ اور جو کوئی ان میں کہے، کہ میری بندگی ہے (میں بھی معبود ہوں) اس سے ورے (کے علاوہ)، سو اس کو ہم بدلہ دیں دوزخ۔ یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں بے انصافوں کو۔

۳۰۔ اور کیا نہیں دیکھا ان منکروں نے کہ آسمان اور زمین منہ بند (ملے ہوئے) تھے پھر ہم نے ان کو کھولا (جدا کیا)۔ اور بنائی ہم نے پانی سے، جس چیز میں جی (جاندار) ہے۔ پھر کیا یقین نہیں کرتے؟

ف

ف8 منہ بند تھے یعنی ایک چیز تھی زمین میں سے نہریں اور کانیں اور سبزی بھانت بھانت نکالی آسمان سے کتنے ستارے ہر ایک کا گھر جدا اور چال جدا اور جاندار بنائے یعنی جانور پانی سے یعنی نطفہ سے۔

۳۱۔ اور رکھے ہم نے زمین میں بوجھ (پہاڑوں کے لنگر)، کبھی (کہیں) ان کو لے کر جھک (ڈھلک نہ) پڑے، اور رکھیں اس میں کشادہ راہیں، شاید وہ راہ پائیں۔ ف

ف8 یعنی ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک والوں سے مل سکیں
اگر پہاڑ ایسے ڈھب پر پڑتے کہ راہیں بند ہوتیں تو یہ بات کہاں تھی ۔

۳۲۔ اور بنایا ہم نے آسمان کو چھت بچاؤ کی، اور وہ اس کے نمونے
دھیان میں نہیں لاتے ۔ ف

ف8 بچاؤ کی چھت یعنی کوئی اس کو توڑ نہیں سکتا اور اس کے
نمونے تارے اور چال اور رات اور دن ۔

۳۳۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند،

سب ایک ایک گھر (مدار) میں پھرتے (تیرتے) ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اپنی اپنی راہ پڑے ہیں اس سے نہیں ہٹتے۔

۳۴۔ اور نہیں دیا ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا۔ پھر کیا

اگر تو مر گیا تو (کیا) وہ (ہمیشہ جیتے) رہ جائیں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کافر کہتے تھے اس شخص تک ہے یہ دھوم جہاں یہ مرا پھر کچھ

نہیں۔

۳۵۔ ہر جی (جاندار) کو چکھنی ہے موت ۔ اور ہم تجھ کو جانچتے ہیں برائی سے اور بھلائی سے ، آزمانے کو۔ اور ہماری طرف پھر (لوٹ) آؤ گے ۔

۳۶۔ اور جہاں تم کو دیکھا منکروں نے اور کام نہیں تجھ سے مگر ٹھٹھے (مذاق) میں پکڑنا ۔ (کہتے ہیں) کیا یہی شخص ہے کہ نام لیتا ہے تمہارے ٹھاکروں (معبودوں) کا (برائی سے)، اور وہ رحمن کے نام سے منکر ہیں ۔ ف

- - -

ف8 نام لیتا ہے ٹھاکروں کا یعنی برا کہتا ہے ۔

۳۷۔ بنا ہے آدمی شتابی کا (جلدبازی سے)۔ اب دکھاتا ہوں تم کو اپنے نمونے (نشانیاں)، سو مجھ سے جلدی مت کرو۔

۳۸۔ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ، اگر تم سچے ہو؟۔

۳۹۔ کبھی جانیں یہ منکر اس وقت کو، کہ نہ روک سکیں گے اپنے منہ سے آگ، اور نہ اپنی پیٹھ سے، اور نہ ان کو مدد پہنچے گی۔

۴۰۔ کوئی نہیں وہ آئے گی ان پر بے خبر، پھر ان کے ہوش کھو دے گی، پھر نہ (کر) سکیں گے کہ اس کو پھیر (لوٹا) دیں اور نہ ان کو فرصت (مہلت) ملے گی۔

۴۱۔ اور ٹھٹھے (مذاق) ہو چکے ہیں کتنے رسولوں سے تجھ سے پہلے، پھر الٹ پڑی ٹھٹھا (مذاق) کرنے والوں پر ان میں سے، جس چیز کا ٹھٹھا (مذاق) کرتے تھے۔

۴۲۔ تو کہہ، کون چوکی (پہرہ) دیتا ہے تمہاری رات میں اور دن میں رحمٰن (کی پکڑ) سے (سوائے اس کی رحمت کے)؟ کوئی نہیں، وہ اپنے رب کے ذکر سے ٹال کرتے (منہ موڑتے) ہیں۔

۴۳۔ یا ان کے کوئی ٹھاکر (معبود) ہیں، کہ ان کو بچاتے ہیں ہمارے سوا؟ وہ اپنی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ان کو ہماری طرف سے رفاقت (تائید ہے)۔

۴۴۔ کوئی نہیں، پر ہم نے برتوایا (خوب سامان زندگی دیا) ان کو اور ان کے باپ دادوں کو، یہاں تک کہ بڑھ پڑا ان پر جینا۔ پھر کیا نہیں دیکھتے کہ ہم چلے آتے ہیں زمین کو گھٹاتے اس کے کناروں (اطراف) سے؟ اب کیا یہ جیتنے (غالب آنے) والے ہیں۔ **ف**

ف8 ہم چلے آتے ہیں گھٹاتے یعنی عرب کے ملک میں مسلمانی پھیلنے لگی ہے کفر گھٹنے لگا۔

۴۵۔ تو کہہ، میں جو تم کو ڈر سناتا ہوں سو حکم کے موافق، اور سنتے نہیں بہرے پکار کو، جب کوئی ان کو ڈر سنائے۔

۴۶۔ اور کبھی پہنچے ان کو ایک بھاپ تیرے رب کی آفت کی، تو مقرر (ضرور) کہنے لگیں، اے خرابی ہماری! بیشک ہم تھے گنہگار۔

۴۷۔ اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کی قیامت کے دن، پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرّہ۔ اور اگر ہوگا برابر رائی کے دانے کے، وہ ہم لے آئیں گے۔ اور ہم بس (کافی) ہیں حساب کرنے کو۔

۴۸۔ اور ہم نے دی تھی موسیٰ اور ہارون کو چکوتی (نصیحت، فرقان)
اور روشنی اور نصیحت ڈر والوں کو۔
۴۹۔ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے، اور وہ قیامت کا خطرہ
رکھتے ہیں۔
۵۰۔ اور یہ ایک نصیحت ہے برکت کی، جو ہم نے اتاری۔ سو کیا تم
اس کو نہیں مانتے؟
۵۱۔ اور آگے (پہلے) دی تھی ہم نے ابراہیم کو اس کی نیک راہ، اور
ہم رکھتے ہیں اس کی خبر۔
۵۲۔ جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو، یہ کیا مورتیں ہیں
جن پر تم لگے بیٹھے ہو؟
۵۳۔ بولے، ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو انہیں کو پوجتے۔

۵۴۔ بولا، مقرر (ضرور) رہے ہو تم اور تمہارے باپ دادے صریح غلطی میں۔

۵۵۔ بولے، تو ہم پاس لایا ہے سچی بات، یا تو کھلاڑیاں (مذاق) کرتا ہے۔

۵۶۔ بولا، نہیں پر رب تمہارا وہی ہے، رب آسمان اور زمین کا، جس نے ان کو بنایا، اور میں اس بات کا قائل ہوں۔

۵۷۔ اور قسم اللہ کی! میں علاج کروں گا تمہارے بتوں کا، جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر۔

۵۸۔ پھر کر ڈالا ان کو ٹکڑے، مگر ایک بڑا ان کا، کہ شاید اس پاس پھر آویں (رجوع کریں)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ علاج کرنا انہوں نے چپکے کہا پھر جب وہ شہر سے باہر گئے ایک میلے میں تب بت خانہ میں جا کر سب کو توڑا۔

۵۹۔ کہنے لگے، کس نے کیا یہ کام ہمارے ٹھاکروں (خداؤں) سے ؟ وہ کوئی بے انصاف ہے۔

٦۰۔ وہ بولے، ہم نے سنا ہے ایک جوان ان کو کچھ کہتا، اس کو پکارتے ہیں ابراہیم۔

٦۱۔ وہ بولے، اس کو لے آؤ لوگوں کے سامنے، شاید وہ دیکھیں۔

٦۲۔ بولے، کیا تو نے کیا ہے یہ ہمارے ٹھاکروں پر اے ابراہیم!

٦۳۔ بولا نہیں، پر یہ کیا ان کے اس بڑے نے سو اس سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہیں۔

٦۴ ۔ پھر سوچے اپنے جی میں، پھر بولے، لوگو! تم ہی بے انصاف

ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 سمجھے کہ پتھر پوجنا کیا حاصل۔

٦۵ ۔ پھر اوندھے ہو رہے سر ڈال کر تو تو جانتا ہے جیسا یہ بولتے

ہیں۔

٦٦ ۔ بولا، کیا پھر تم پوجتے ہو اللہ سے ورے (علاوہ) ایسے کو، کہ تمہارا

کچھ بھلا کرے نہ برا؟

٦٧ ۔ بیزار ہوں میں تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا۔ کیا تم

کو بوجھ (سمجھ) نہیں؟

۶۸۔ بولے، اس کو جلاؤ اور مدد کرو اپنے ٹھاکروں (خداؤں) کی، اگر کچھ کرتے ہو۔

۶۹۔ ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈک ہو جا اور آرام، ابراہیم پر۔

۷۰۔ اور چاہنے لگے (تھے) اس کا برا، پھر انہی کو ہم نے ڈالا نقصان میں۔

۷۱۔ اور بچا نکالا ہم نے اس کو اور لوط کو، اس زمین کی طرف جس میں برکت رکھی ہم نے جہان کے واسطے۔ ف

ف8 یعنی زمین شام جس میں آسودگی خوب ہے۔

۷۲۔ اور بخشا ہم نے اس کو اسحٰق، اور یعقوب دیا انعام میں، اور سب
کو نیک بخت کیا۔ ف

ف8 انعام میں دیا پوتا دعا تھی بیٹے ہی کی۔

۷۳۔ اور ان کو کیا ہم نے پیشوا، راہ بتاتے ہمارے حکم سے، اور کہہ
بھیجا ان کو کرنا نیکیوں کا، اور کھڑی رکھنی نماز اور دینی زکوٰۃ۔ اور وہ
تھے ہماری بندگی میں لگے۔
۷۴۔ اور لوط کو دیا ہم نے حکم اور سمجھ، اور بچا نکالا اس کو اس شہر
سے، جو کرتے تھے گندے کام۔ وہ لوگ تھے برے بے حکم۔

۷۵۔ اور اس کو لے لیا ہم نے اپنی مہر (رحمت) میں۔ وہ ہے نیک بختوں میں۔

۷۶۔ اور نوح کو، جب اس نے پکارا اس سے پہلے، پھر سن لی ہم نے اس کی پکار اور بچا دیا اس کو اور اس کے گھر کو، بڑی گھبراہٹ (کرب) سے۔

۷۷۔ اور مدد کی اس کی ان لوگوں پر جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں۔ وہ تھے برے لوگ، پھر ڈبویا ہم نے ان سب کو۔

۷۸۔ اور داؤد اور سلیمان کو، جب لگے فیصلہ کرنے کھیتی کا جھگڑا، جب روند گئیں اس کو رات میں بکریاں ایک لوگوں کی، اور روبرو تھا ہمارے ان کا فیصلہ۔

۷۹۔ پھر سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو۔ اور دونوں کو دیا تھا ہم نے حکم اور سمجھ، اور تابع کیئے ہم نے داوًد کے ساتھ پہاڑ، پڑھا کرتے تھے اور اڑتے جانور۔ اور ہم نے یہ کیا تھا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت داوًدؑ نے بکریاں دلوائیں کھیتی والوں کو بدلا ان کے دین میں چور کو غلام کر لیتے تھے اسی موافق یہ حکم کیا اور حضرت سلیمان لڑکے تھے انہوں نے بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کہ بکریاں رکھوان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کریں بکری والے جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب بکریاں پھیر دیں اور کھیتی لے لیں اس میں دونوں کا نقصان نہ ہو۔

۸۰۔ اور اس کو سکھایا ہم نے بنانا ایک تمہارا پہناوا (زرہ سازی)، کہ بچاؤ ہو تم کو تمہاری لڑائی سے۔ سو کچھ تم شکر کرتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت داؤدؑ کے ساتھ زبور پڑھنے کے وقت پہاڑ اور جانور بھی انہی کی سی آواز سے پڑھتے اور لوہے کی زرہ بناتے فقط ہاتھ سے موڑ کر اور بناتے ہیں آگ سے۔

۸۱۔ اور سلیمان کے تابع کی باؤ جھکپے کی (تیز ہوا)، چلتی اس کے حکم سے زمین کی طرف جہاں برکت دی ہم نے۔ اور ہم کو سب چیز کی خبر ہے۔ ف

ف8 ایک تخت بنایا تھا بہت بڑا اپنے سارے کارخانوں سے اور لوگوں سے اس پر بیٹھتے پھر باؤ آتی زور سے اس کو زمین سے اٹھاتی اوپر نرم باؤ چلتی یمن کو مہینے کی راہ دو پہر میں پہنچاتی۔

۸۲۔ اور تابع کیئے کتنے شیطان، جو غوطہ لگاتے اس کے واسطے، اور کچھ کام بناتے اس کے سوا۔ اور ہم تھے ان کو تھام رہے (ان کے نگران)۔ ف

ف8 شیطانوں سے غوطہ لگواتے جواہر دریا سے نکلواتے جہاں آدمی کا مقدور نہیں اور عمارت میں بھاری کام ان سے کرواتے اور سفر میں حوض برابر لگن تانبے کی اور کنویں برابر دیگیں اٹھالے چلتے اور ان میں کھانا پکاتے اور سخت کام ان سے لیتے۔

۸۳۔ اور ایوب کو، جس وقت پکارا اپنے رب کو، کہ مجھ کو پڑی ہے تکلیف اور تو ہے سب رحم والوں سے رحم والا۔

۸۴۔ پھر ہم نے سن لی اس کی پکار اور اٹھا دی جو اس پر تھی تکلیف، اور دیئے اس کو اس کے گھر والے، اور ان کے ساتھ اپنے پاس کی مہر (مہربانی) سے اور نصیحت بندگی والوں کو۔ ف

ف8 حضرت ایوب کو حق تعالیٰ نے دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی غلام کماتے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرض اور بڑے شکرگذار تھے پھر آزمانے کو ان پر شیطان کا ہاتھ دیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب مری دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلہ پڑ کر کیڑے پڑ گئے ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے ایک قرن کے بعد یہ دعا کی اللہ تعالیٰ نے اولاد مری ہوئی جلائی اور نئی

اولاد دی زمین سے چشمہ نکالا اسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا۔

۸۵۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو۔ یہ سب ہیں سہارنے (صبر کرنے) والے۔ ف

ف8 کہتے ہیں کہ ذوالکفل تھے ایوب کے بیٹے ایک شخص کے ضامن ہو کر کئی برس قید رہے اور اللہ پہ محنت سہی۔

۸۶۔ اور لے لیا ہم نے ان کو اپنی مہر (رحمت) میں۔ وہ ہیں نیک بختوں میں۔

۸۷۔ اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصّہ سے لڑ کر، پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے، پھر پکارا ان اندھیروں میں، کہ کوئی حاکم نہیں سوا تیرے، تو بے عیب ہے، میں تھا گنہگاروں سے۔

۸۸۔ پھر سن لی ہم نے اس کی پکار اور بچا دیا اس گھٹنے (غم) سے۔ اور یوں ہی ہم بچا دیتے ہیں ایمان والوں کو۔ ف

- - -

ف8 حز قیل کے یاروں میں تھے یونسؑ بڑے شوق میں عبادت کی اور دنیا سے الگ حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوا میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے یہ خفا ہو کر گئے راہ میں ندی آئی ایک بیٹا کنارے چھوڑا ایک کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں جب پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے سے کندھے

سے لڑکا پھسل پڑا گھبراہٹ میں دونوں بہہ گئے کنارے آئے
دوسرے لڑکے پاس اس کو بھیڑیا لے گیا جب اس شہر میں پہنچے
سرداروں سے ملے پیغام اللہ کا دیا وہ ٹھٹھے کرنے لگے ایک مدت
رہے آخر خفا ہو کر بد دعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے تین دن
عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی
روئے بت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا شیطان نے یونسؑ کو خبر
دی کہ وہ قوم اچھے بھلے ہیں ان پر عذاب نہ آیا یہ دل میں خفا ہوئے کہ
اللہ نے مجھ کو جھوٹا کیا حکم کی راہ نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے
ہوئے ایک کشتی پر سوار ہوئے بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا
کشتی میں کسی کا غلام ہے بھاگا خاوند سے قرعہ ڈالا تو ان کے نام پر آیا
دریا میں ڈال دیا ایک مچھلی نگل گئی اس اندھیرے میں رب کو
پکارے تب توبہ قبول ہوئی مچھلی نے کنارے پر اگل دیا وہاں ایک

بیل نے چھا کر ان پر چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت پائی حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانے کا وہ آرزو مند تھے راہ دیکھتے ان کی عورت اور لڑکے پیدا ہوئے بھیڑ ئیے سے لوگوں نے چھڑایا تھا اور بہتوں کو نکال لیا تھا اسی شہر میں اب ان کی قبر ہے اور جو فرمایا سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے یعنی مہربانی کے معاملہ میں اس کو راضی نہ کر سکیں گے وہ ایسا خفا ہوا ہے اور حکومت کے معاملہ میں ہر چیز آسان ہے۔

۸۹۔ اور زکریا نے جب پکارا اپنے رب کو، اے رب! نہ چھوڑ مجھ کو اکیلا، اور تو ہے سب سے بہتر وارث۔ ف

ف8 یعنی اولاد دے۔

۹۰۔ پھر ہم نے سن لی اس کی پکار اور بخشا اس کو یحییٰ اور چنگی کر دی اس کی عورت۔ وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیوں پر اور پکارتے تھے ہم کو توقع سے اور ڈر سے۔ اور تھے ہمارے آگے دبے۔ **ف**

ف8 لوگ کہتے ہیں جو کوئی اللہ کو پکارے توقع سے یا ڈر سے وہ محب تحقیق نہیں یہاں سے اس کی غلطی نکلی۔

۹۱۔ اور وہ عورت جس نے قید میں رکھی اپنی شہوت، پھر پھونک دی ہم نے اس عورت میں اپنی روح، اور کیا اس کو اور اس کے بیٹے کو نمونہ جہان والوں کو۔

۹۲۔ یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے، سب ایک دین پر۔ اور میں ہوں
رب تمہارا، سو میری بندگی کرو۔

۹۳۔ اور ٹکڑے ٹکڑے بانٹ لیا لوگوں نے آپس میں اپنا کام۔
سب ہمارے پاس پھر آئیں گے۔

۹۴۔ سو جو کوئی کرے نیک کام اور وہ یقین رکھتا ہو، سو اکارت نہ
کریں گے اس کی دوڑ، ہم اس کو لکھتے ہیں۔

۹۵۔ اور مقرر (طے) ہو رہا ہے ہر بستی پر جس کو ہم نے کھپا (ہلاک کر)
دیا، کہ وہ نہیں پھرتے (پلٹ سکیں گے)۔ ف

ف8 یعنی کفر نہیں چھوڑتے تبھی کھپتے ہیں۔

۹۶۔ یہاں تک کہ جب کھول دیں یاجوج وماجوج کو، اور وہ ہر اچان
(اونچی جگہ) سے پھسلتے آئیں۔

۹۷۔ اور نزدیک پہنچے سچا وعدہ، پھر تبھی اوپر لگ رہیں منکروں کی
آنکھیں۔ اے خرابی ہماری! ہم بے خبر رہے اس سے، نہیں پر ہم
تھے گنہگار۔ ف

ف8 یعنی خبر پہنچی تھی جان کر ٹلا دی۔

۹۸۔ تم، اور جو کچھ پوجتے ہو اللہ کے سوا، جھونکنا ہے دوزخ میں۔ تم
کو اس پر پہنچنا ہے۔

۹۹۔ اگر ہوتے یہ لوگ ٹھاکر (خدا)، نہ پہنچتے اس پر۔ اور سارے اس میں پڑے رہیں گے۔

۱۰۰۔ ان کو وہاں چلّانا ہے، اور وہ اس میں بات نہیں سنتے۔ ف

ف8 یعنی اپنے چلانے کے شور سے۔

۱۰۱۔ جن کو آگے ٹھہر چکی ہمارے طرف سے نیکی۔ وہ اس سے دور رہیں گے۔ ف

ف8 یعنی ایک بار گزر کر پھر ہمیشہ دور رہیں گے۔

۱۰۲۔ نہیں سنتے اس کی آہٹ۔ اور وہ اپنے جی کے مزوں میں سدا رہیں۔

۱۰۳۔ نہ غم ہوگا ان کو اس بڑی گھبراہٹ میں، اور لینے آئیں گے ان کو فرشتے۔ آج دن تمہارا ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔

۱۰۴۔ جس دن ہم لپیٹ لیں آسمان کو جیسے لپیٹتے ہیں طومار (دفتر) میں کاغذ۔ جیسا سرے (ابتدا) سے بنایا پہلی بار، پھر اس کو دہرا دیں گے۔ وعدہ ضرور ہو چکا ہے ہم پر، ہم کو کرنا۔

۱۰۵۔ ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت کے پیچھے (بعد)، کہ آخر زمین پر مالک ہوں گے میرے نیک بندے۔

۱۰۶۔ اس میں مطلب کو پہنچتے ہیں ایک لوگ بندگی والے۔

۱۰۷۔ اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا، سو مہر کر کر (رحمت بنا کر) جہان کے

لوگوں پر۔

۱۰۸۔ تو کہہ، مجھ کو حکم یہی آتا ہے کہ صاحب تمہارا ایک صاحب

ہے۔ پھر (کیا) ہو تم حکم برداری کرتے؟

۱۰۹۔ پھر اگر منہ موڑیں تو تو کہہ، میں نے خبر کر دی تم کو دونوں

طرف برابر۔ اور میں نہیں جانتا، نزدیک ہے یا دور ہے جو تم کو وعدہ

ملتا ہے۔ ف

ف8 دونوں طرف برابر یعنی ابھی تم دونوں بات کر سکتے ہو ایک

طرف کا زور نہیں آیا۔

۱۱۰۔ وہ رب جانتا ہے پکار کی بات اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

۱۱۱۔ اور میں نہیں جانتا، شاید اس میں تم کو جانچنا ہے، اور بر توانا (فائدہ پہچانا) ایک وقت تک۔

۱۱۲۔ رسول نے کہا اے رب! فیصلہ کر انصاف کا۔ اور رب ہمارا رحمٰن ہے، اسی سے مدد مانگتے ہیں، ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔

* * *

۲۲۔ الحج

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ لوگو! ڈرو اپنے رب سے۔ بیشک بھونچال (زلزلہ) قیامت کا ایک بڑی (ہولناک) چیز ہے۔

۲۔ جس دن اس کو دیکھو گے، بھول (غافل ہو) جائے گی ہر دودھ پلانے والی اپنے پلائے کو (دودھ پیتے بچے کو)، اور ڈال (گرا) دے

گی ہر پیٹ (حمل) والی اپنا پیٹ (حمل)، اور تو دیکھے لوگوں پر نشہ (مد ہوشی)، اور ان پر نشہ (مدہوشی) نہیں پر آفت اللہ کی سخت ہے ۔

۳۔ اور بعضا شخص ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات میں بن خبر، اور ساتھ پکڑتا (پیروی کرتا) ہے ہر شیطان بے حکم کا۔

۴۔ جس (شیطان) کی قسمت میں لکھا ہے جو کوئی رفیق ہو، سو وہ اس کو بہکائے اور لے جائے عذاب میں دوزخ کے ۔

۵۔ لوگو! اگر تم کو دھوکا (شک) ہے جی اٹھنے میں (مرنے کے بعد)، تو ہم نے تم کو بنایا مٹی سے، پھر بوند (نطفہ) سے، پھر پھٹکی (خون کے لوتھڑے) سے، پھر بوٹی سے، نقشہ بنی (شکل والی) اور بن نقشہ بنی (شکل والی)، اس واسطے کہ تم کو کھول سنائیں (پر ظاہر کریں اپنی حکمت)۔ اور ٹھہرا رکھتے ہیں ہم پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک ٹھہرے وعدہ تک، پھر تم کو نکالتے ہیں لڑکا (بچہ)، پھر (پرورش کرتے ہیں

تمہاری) جب تک پہنچو اپنی جوانی کے زور کو، اور کوئی تم میں پورا بھر لیا (مرجاتے ہیں)، اور کوئی تم میں چلایا نکمی (لوٹا دیا جاتا ہے بدترین) عمر تک، تا (کہ) سمجھ (جاننے) کے پیچھے (بعد) کچھ نہ سمجھنے لگے۔ اور تو دیکھتا ہے زمین میں دبی (خشکی) پڑی، پھر جہاں ہم نے اتارا اس پر پانی، تازہ ہوئی اور ابھری، اور اگائیں ہر بھانت بھانت (قسم) رونق کی چیزیں۔

٦۔ یہ اس واسطے کہ اللہ وہی ہے تحقیق (برحق)، اور وہ جلاتا (زندہ کرتا) ہے مردے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

٧۔ اور یہ کہ قیامت آنی ہے، اس میں دھوکا نہیں۔ اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا قبر میں پڑوں کو۔

٨۔ اور بعضا شخص ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات میں بن خبر اور بن سوجھ اور بن کتاب چمکتی (روشن)۔

۹۔ اپنی کروٹ موڑ کر کہ (اکڑائے ہوئے گردن) بہکائے (گمراہ کرے لوگوں کو) اللہ کی راہ سے۔ اس کو دنیا میں رسوائی ہے، اور چکھائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن جلن کی مار (جلتی آگ کا عذاب)۔

۱۰۔ (کہا جائے گا) یہ اس پر ہے جو (اعمال) آگے بھیج چکے تیرے دو ہاتھ، اور یہ کہ اللہ ظلم نہیں کرتا بندوں پر۔

۱۱۔ اور بعضا شخص ہے کہ بندگی کرتا ہے اللہ کی کنارے پر (رہ کر)۔ پھر اگر مل گئی اس کو بھلائی، چین پکڑا اس پر۔ اور اگر مل گئی ان کو جانچ (آزمائش) پھر گیا الٹا اپنے منہ پر۔ گنوائی دنیا اور آخرت۔ یہی ہے ٹوٹا صریح (کھلا گھاٹا)۔ ف

ف8 یعنی دنیا کی نیکی پاوے تو بندگی پر قائم رہے اور تکلیف پاوے تو چھوڑ دے ادھر دنیا گئی ادھر دین گیا کنارے کھڑا ہے یعنی دل ابھی نہ اس طرف ہے جیسے کوئی مکان کے کنارے کھڑا ہے جب چاہے نکل جاوے۔

۱۲۔ پکارتا ہے اللہ کے سوا ایسی چیز کہ اس کا برا نہیں کرتی اور ایسی کہ اس کا بھلا نہیں کرتی۔ یہی ہے دور پڑنا (گمراہ ہونا) بھول کر۔

۱۳۔ پکارے جاتا ہے البتہ (اسے) جس کا ضرر (نقصان) پہلے پہنچے نفع سے۔ بیشک برا دوست ہے اور برا رفیق۔

۱۴۔ اللہ داخل کرے گا ان کو جو یقین لائے اور کیں بھلائیاں، باغوں میں بہتی نیچے ان کے نہریں۔ (بیشک) اللہ کرتا ہے جو چاہے۔

۱۵۔ جس کو یہ خیال ہو کہ ہر گز مدد نہ کرے گا اس کو اللہ دنیا میں اور آخرت میں، تو تانے ایک رسی آسمان کو، پھر کاٹ دے، اب دیکھے، کیا گیا اس تدبیر سے اس کے جی کا غصہ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 دنیا کی تکلیف میں جو خدا سے نا امید ہو کر اس کی بندگی چھوڑ دے اور جھوٹی چیزیں پوجے جن کے ہاتھ نہیں برا بھلا وہ اپنے دل کے ٹھہرانے کو یہ صورت قیاس کر لے جیسے ایک شخص اونچی لٹکتی رسی سے لٹک رہا ہے اگر چڑھ نہیں سکتا توقع تو ہے کہ رسی اوپر کھینچے تو چڑھ جاوے جب رسی توڑ دی پھر کیا توقع رسی کہا اللہ کی امید کو اور آسمان کو تانے یعنی اونچان کو۔

۱٦ ۔ اور یوں اتارا ہم نے یہ قرآن، کھلی باتیں (نشانیاں)، اور یہ
ہے کہ اللہ سوجھ (ہدایت) دیتا ہے جس کو چاہے ۔

۱۷ ۔ جو لوگ مسلمان ہیں، اور جو یہود ہیں، اور صابئین اور نصاریٰ، اور
مجوس اور جو شرک کرتے ہیں ۔ اللہ فیصلہ کرے گا ان میں قیامت کے
دن ۔ اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ۔ ف

ف8 مجوس آگ پوجتے ہیں اور ایک نبی کا بھی نام لیتے ہیں معلوم
نہیں پیچھے بگڑے ہیں یا سرے سے غلط ہیں ۔

۱۸ ۔ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو کوئی آسمان میں ہے اور
جو کوئی زمین میں ہے، اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور

درخت، اور جانور اور بہت آدمی۔ اور بہت ہیں کہ ان پر ٹھہر چکا عذاب۔ جس کو اللہ ذلیل کرے، اسے کوئی نہیں عزت دینے والا۔

(بیشک) اللہ کرتا ہے جو چاہے۔ (سجدہ) ف

۔۔۔

ف8 ایک سجدہ ہے کہ سب اس میں شامل ہیں آسمان زمین میں جو کوئی ہے وہ یہ کہ اللہ کی قدرت میں بے بس ہیں اور ایک سجدہ ہے ہر ایک کا جدا وہ یہ کہ اس کو جس کام کا بنایا اس کام میں لگے یہ بہت آدمی کرتے ہیں بہت نہیں کرتے اور خلق سارے کرتے ہیں۔

۱۹۔ یہ دو مدعی ہیں جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔ سو جو منکر ہوئے ان
کے واسطے بیونتے (کاٹے) ہیں کپڑے آگ کے۔ ڈالتے ہیں ان
کے سر پر جلتا پانی۔

۲۰۔ (جل کر) نچڑتا ہے اس سے جو ان کے پیٹ میں ہے اور کھال
بھی۔

۲۱۔ اور ان کے واسطے موگریاں (گرز) ہیں لوہے کی۔

۲۲۔ جس بار چاہا کہ نکل پڑیں اس سے گھٹنے کے مارے (گھبرا کر)،
پھر ڈال دیئے اندر۔ اور (کہا جائے گا) چکھتے رہو جلن کی مار۔

۲۳۔ اللہ داخل کرے گا ان کو جو یقین لائے اور کیں بھلائیاں، باغوں
میں، بہتی ان کے نیچے نہریں، گہنا پہنائیں گے ان کو وہاں کنگن
سونے کے، اور موتی، اور ان کی پوشاک ہے وہاں ریشم کی۔ **ف**

- - -

ف8 یہ جو فرمایا کہ وہاں گہنا اور وہاں پوشاک معلوم ہوا کہ یہ دونوں یہاں نہیں اور گہنوں میں سے کنگن اس واسطے کہ غلام کی خدمت پسند آتی ہے تو کڑے ڈالتے ہیں ہاتھ میں۔

۲۴۔ اور راہ پائی انہوں نے ستھری بات کی۔ اور راہ پائی اس خوبیوں سراہے کی۔ ف

- - -

ف8 ستھری بات یعنی بہشت میں جھگڑنا اور بکنا نہیں سوائے خوشی کی بات کے اور شکر اللہ کا یا دنیا میں توحید کی راہ پائی اور مسلمانی راہ۔

۲۵۔ جو لوگ منکر ہوئے اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ادب والی مسجد سے، جو ہم نے بنائی سب لوگوں کے واسطے برابر ہے اس میں لگا رہنے والا (مقامی) اور باہر کا۔ اور جو اس میں چاہے ٹیڑھی راہ شرارت سے اسے ہم چکھائیں گے ایک دکھ کی مار۔ ف

ف8 یعنی جنھوں نے لوگوں کو وہاں جانا بند کیا وہ سزا پاویں گے۔

۲۶۔ اور جب ٹھیک کر دیا ہم نے، ابراہیم کا ٹھکانا اس گھر کا، (اس ہدایت کے ساتھ) کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ

میرا گھر طواف کرنے والوں کے لیئے، اور کھڑے رہنے والوں کے

اور رکوع اور سجدہ والوں کے لیئے۔ **ف**

ف8 کہتے ہیں کعبہ شریف کی جگہ آگے سے بزرگ تھی پھر بعد مدتوں

کے نشان نہ رہا تھا حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا پھر عمارت بنائی اور تازہ

کیا ایک بادل غیب سے آکر کھڑا ہوا اس کی چھاؤں پر لکیر ڈالی اور بنیاد

رکھی اور امتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی امت میں ہے تو خبر دی

کہ لوگ ہوں گے اس کو آباد کرنے والے۔

۲۷۔ اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آئیں تیری طرف پاؤں چلتے اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹوں پر، چلے آتے راہوں دور سے۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے پکارا کہ لوگو تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ باپ کی پشت میں لبیک کہا جن کی قسمت میں حج ہے ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزاروں خلق پیادہ آتے ہیں لیکن فرض تب ہے کہ سواری پیدا ہو اگر مکہ نزدیک ہے یا شخص کو چلنے کی عادت ہے تو امام مالک (رح) کے ہاں فرض ہے۔

۲۸۔ کہ پہنچیں اپنے بھلے کی جگھوں پر، اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں، ذبح پر چوپایوں مویشی کے، جو اس نے دئیے ہیں ان کو، سو کھاؤ اس میں سے، اور کھلاؤ برے حال محتاج کو۔ ف

ف8 جو شکرانہ کا ذبح ہو یا نفل کا وہ آپ کھاوے اور جو بدلہ قصور کا ہو اس میں آپ نہ کھاوے اور کئی دن فرمایا تین کو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اور گیارہویں اور بارہویں ان دنوں میں بڑا قبولیت کا کام یہی ہے اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔

۲۹۔ پھر چاہئیے نبیڑیں (دور کریں) اپنا میل کچیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 جہاں سے لبیک شروع کرتے ہیں حجامت اور ناخن نہیں لیتے بالوں میں تیل نہیں ڈالتے بدن سے ننگے رہتے ہیں اب دسویں تاریخ سب تمام کرتے ہیں حجامت کر کر غسل کر کر کپڑے پہن کر طواف کو جاتے ہیں جس کو ذبح کرنا ہے پہلے ذبح کر لیتا ہے اور منتیں اپنی مرادوں کے واسطے جو مانا ہو وہ ادا کریں اصل منت اللہ کی ہے اور کسی کی نہیں۔

۳۰۔ یہ سن چکے (تعمیر کعبہ کا مقصد)، اور جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی، سو وہ بہتر ہے اس کو اپنے رب کے پاس۔ اور حلال ہیں تم کو چوپائے، مگر جو تم کو سناتے (بتائے جا چکے) ہیں، سو بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے۔

۳۱۔ ایک اللہ کی طرف کے ہو کر، نہ اس کے ساتھ ساجھی بنا کر۔ اور جس نے شریک بنایا اللہ کا، سو جیسے گر پڑا آسمان سے، پھر اچکتے ہیں اس کو اڑتے جانور، یا لے ڈالا (جا پھینکا) اس کو باؤ (ہوا) نے کسی دور مکان میں (مقام پر)۔ **ف**

ف8 بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی یعنی قربانی کے جانور آتے ہوئے نہ لوٹے اور قیمتی جانور لاوے اور اس پر جھول اچھی ڈال کر

پھر وہ بھی خیرات کرے اور چوپائے تم کو حلال ہیں یعنی جو کھانے میں رواج ہے اور بہتیرے چوپائے حرام بھی ہیں اور بچو بتوں کی پراگندگی سے جو کسی تھان پر ذبح کیا وہ مردار ہوا اور جھوٹی بات سے یعنی جو کسی کے نام کا کر کر ذبح کیا وہ بھی حرام ہے اور جو کوئی شریک کرے اس کی مثال فرمائی اس واسطے کہ جس کی نیت ایک اللہ پر ہے وہ قائم ہے اور جہاں نیت بہت طرف گئی وہ سب اس کو راہ میں سے اچک لے گئے یا سب سے منکر ہو کر دہری ہو گیا۔

۳۲۔ یہ سن چکے (یہ ہے اصل معاملہ)!اور جو کوئی ادب رکھے اللہ کے نام لگی چیزوں کا، سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے۔

۳۳۔ تم کو چوپایوں میں فائدے ہیں ایک ٹھہرے وعدہ (مقرر وقت) تک، پھر (ذبح کے لئے) ان کو پہنچنا اس قدیم گھر تک۔ ف

ف8 جتنے مواشی میں اس کو حق یہی ہے کہ کام لے لیجئے پھر کعبہ پاس لے جا کر چڑھا دیجئے مگر یہ بات دشوار ہے تو جہاں بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور ذبح کیا یہ نشان ہے کہ اللہ کی نیاز کعبہ کو چڑھایا دور ہو یا نزدیک ہو۔

۳۴۔ اور ہر فرقے کو ہم نے ٹھہرا دی ہے قربانی، کہ یاد کریں نام اللہ کا ذبح پر چوپایوں کے جوان کو دیئے۔ سو اللہ تمہارا ایک اللہ ہے سو

اس کے حکم میں رہو۔ اور خوشی سنا (بشارت دو) عاجزی کرنے والوں کو۔

۳۵۔ وہ کہ جب نام لیجئے اللہ کا، ڈر جائیں ان کے دل، اور سہنے (صبر کرنے) والے جوان پر پڑے، اور کھڑی رکھنے والے نماز کے، اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی مواشی ذبح کرنا نیاز اللہ کی ہر دین میں عبادت رکھی ہے اس کے سوا اور کی نیاز ذبح کرنا اس کی عبادت رکھی ہے اس کے سوا اور کی نیاز ذبح کرنا اس کی عبادت ہو گئی تو شرک ہوا۔

۳۶۔ اور کعبے کے چڑھانے کے اونٹ، ٹھہرائے ہیں ہم نے تمہارے واسطے نشانی اللہ کے نام کی، تمہارا اس میں بھلا ہے۔ سو پڑھو ان پر نام اللہ کا قطار باندھ کر (میں کھڑا کر کے)۔ پھر جب گر پڑے ان کی کروٹ تو کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھے کو، اور بیقراری کرتے کو۔ اسی طرح تمہارے بس میں دئیے ہم نے وہ جانور، شاید تم احسان مانو۔ ف

ف8 اونٹ کو ذبح کے بدلے نحر ہے کھڑا کر کے قبلے کے سامنے پھر چھاتی میں زخم دیجئے جب سارا لہو نکل چکا وہ گر پڑا کاٹنے لگے محتاج دو بتائے پہلا وہ ہے جو مانگتا نہیں اور دوسرا وہ جو مانگتا ہے۔

۳۷۔ اللہ کو نہیں پہنچتے ان کے گوشت اور نہ لہو، لیکن اس کو پہنچتا ہے تمہارے دل کا ادب ۔ اسی طرح ان کو بس میں دیا تمہارے کہ اللہ کی بڑائی پڑھو اس پر کہ تم کو راہ سمجھائی (ہدایت بخشی) ۔ اور خوش سنا (بشارت دو) احسان کرنے والوں کو۔

۳۸۔ (یقیناً) اللہ دشمنوں کو ہٹا دے گا ایمان والوں سے ۔ اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی دغا باز ناشکر۔ ف

- - -

ف8 جب تک حضرت مکہ میں رہے حکم تھا کہ مسلمان صبر کریں کافروں کی بدی پر صبر کیا جب مدینے میں آئے حکم ہوا کہ جو تم سے بدی کرتے ہیں تم بھی بدلا لو تب جہاد شروع ہوا اگلی آیت میں حکم ہے۔

۳۹۔ حکم ہوا (اجازت دی گئی) ان کو (جنگ کی) جن سے لوگ لڑتے ہیں (جنگ کی جا رہی ہے) اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

۴۰۔ وہ جن کو نکالا ان کے گھروں سے، اور کچھ دعویٰ نہیں سوا اس کے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ لوگوں کو، ایک کو ایک سے، تو ڈھائے جاتے تکئے (خانقاہیں) اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں، جن میں نام پڑھا جاتا ہے اللہ کا بہت، اور اللہ مقرر مدد کرے گا اس کو جو مدد کرے گا اس کی۔ بیشک اللہ زبردست ہے زور والا۔ ف

ف8 جو اس کی مدد کرے گا یعنی اس کے دین کی اور اس کے رسول کی اللہ قادر ہے جو چاہے ایک دم میں کرے لیکن انسان سے یہی معاملہ ہے بھلے برے کا آپس میں سزا پاویں۔

۴۱۔ وہ کہ اگر ہم ان کو مقدور (اقتدار) دیں ملک میں، کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ، اور حکم کریں پہلے (نیک) کام کا اور منع کریں برے سے۔ اور اللہ کے اختیار ہے آخر (انجام) ہر کام کا۔ ف

ف8 یعنی یہ امت دین قائم کرے گی ایک مدت آخر اللہ ہی جانے۔

۴۲۔ اور اگر تجھ کو جھٹلائیں، تو ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم
اور عاد اور ثمود۔

۴۳۔ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم۔

۴۴۔ اور مدین کے لوگ۔ اور موسیٰ کو جھٹلایا، پھر میں نے ڈھیل دی
منکروں کو، پھر ان کو پکڑا۔ اور کیسے ہوا میرا انکار؟

۴۵۔ سو کئی بستیاں ہم نے کھپا (ہلاک کر) دیں، اور وہ گنہگار تھیں،
اب وہ ڈھے (الٹی) پڑی ہیں اپنی چھتوں پر، اور کتنے کنوئیں نکمے
پڑے (ناکارہ ہیں) اور کتنے محل گچ گیری (مضبوط بناوٹ) کے
(ویران پڑے ہیں)۔

۴۶۔ کیا پھرے نہیں ملک (زمین) میں، جو ان کو دل ہوتے جن سے بوجھتے، یا کان ہوتے جن سے سنتے؟ سو کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، پر اندھے ہوتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں۔

۴۷۔ اور تجھ سے جلدی مانگتے ہیں عذاب، اور اللہ ہرگز نہ ٹالے گا اپنا وعدہ۔ اور ایک دن تیرے رب کے ہاں ہزار برس کے برابر ہے جو تم گنتے ہو۔ ف

ف8 یعنی ہزار برس کا کام ایک دن میں کر سکتا ہے۔

۴۸۔ اور کئی بستیاں ہیں کہ میں نے ان کو ڈھیل دی، اور وہ گنہگار تھیں، پھر ان کو پکڑا، اور میری (ہی) طرف پھر (لوٹ) آنا ہے۔

۴۹۔ تو کہہ، لوگو! میں تو ڈر سنانے والا ہوں تم کو کھول کر (واضح طور پر)۔

۵۰۔ سو جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں، ان کے گناہ بخشنے ہیں، اور روزی عزّت کی۔

۵۱۔ اور جو دوڑے ہماری آیتوں کو ہراتے (نیچا دکھانے کو)، وہ ہیں لوگ دوزخ کے۔

۵۲۔ اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے، یا نبی، سو جب لگا خیال باندھنے، شیطان نے ملا دیا اس کے خیال میں۔ پھر اللہ مٹاتا ہے شیطان کا ملایا، پھر پکی کرتا ہے اپنی باتیں۔ اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمتوں والا۔ ف

ف8 نبی کو ایک حکم اللہ سے آتا ہے اس میں ہرگز تفاوت نہیں اور ایک اپنے دل کا خیال اس میں جیسے اور آدمی کبھی خیال ٹھیک پڑا کبھی نہ پڑا کبھی نہ پڑا جیسے حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مدینے سے مکہ میں گئے عمرہ کیا خیال میں آیا شاید اب کے برس وہ ٹھیک پڑا اگلے برس یا وعدہ ہوا کافروں پر غلبہ ہوگا خیال آیا کہ اب کی لڑائی میں اس میں نہ ہوا پھر اللہ جتا دیتا ہے لڑائی کا حکم تھا اس میں تفاوت نہیں۔

۵۳۔ اس واسطے کہ اس شیطان کے ملائے سے جانچے ان کو جن کے دل میں روگ ہے، اور جن کے دل سخت ہیں۔ اور گنہگار تو ہیں مخالفت میں دور پڑے۔

۵۴۔ اور اس واسطے کہ معلوم کریں جن کو سمجھ ملی ہے، کہ یہ تحقیق (حق) ہے تیرے رب کی طرف سے، پھر اس پر یقین لائیں اور وہیں (جھک جائیں) اس کے آگے ان کے دل۔ اور اللہ سوجھانے (ہدایت دینے) والا ہے، یقین لانے والوں کو، راہ سیدھی۔ ف

ف8 یعنی اس میں گمراہ اور بہکتے ہیں سو ان کا کام ہے بہکنا اور ایمان والے اور مضبوط ہوتے ہیں کہ اس کلام میں بندے کا دخل نہیں اگر ہوتا تو یہ بھی بندے کے خیال کی طرح کبھی صحیح کبھی غلط ہوتا اور جس کی نیت اعتقاد پر ہو اس کو اللہ یہ بات سوجھاتا ہے۔

۵۵۔ اور منکروں کو ہمیشہ رہے گا اس میں دھوکا، جب تک آ پہنچے ان
پر قیامت بے خبر (اچانک)، یا آ پہنچے ان کو آفت ایک (نامبارک)
دن کی جس میں راہ نہیں خلاصی کی۔

۵۶۔ راج اس دن اللہ کا ہے۔ ان میں چکوتی (فیصلہ) کریگا۔ سو جو
یقین لائے اور کیں بھلائیاں نعمت کے باغوں میں ہیں۔

۵۷۔ اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری باتیں، سو ان کو ذلت کی
مار۔

۵۸۔ اور جو لوگ گھر چھوڑ آئے اللہ کی راہ میں، پھر مارے گئے یا مر
گئے پھر البتہ ان کو دے گا اللہ روزی خاصی۔ اور اللہ ہے سب سے
بہتر روزی دیتا۔

۵۹۔ البتہ پہنچائے گا ان کو ایک جگہ جس کو پسند کریں گے۔ اور (یقیناً)
اللہ سب جانتا ہے تحمل والا۔

٦٠۔ یہ سن چکے (ان کا انجام)!اور جس نے بدلہ دیا (لیا) جیسا اس سے کیا تھا، پھر اس پر کوئی زیادتی کرے، تو البتہ اس کی مدد کرے گا اللہ۔ بیشک اللہ درگذر کرتا ہے بخشتا۔ **ف**

ف8 یعنی بدلہ واجبی لینے والے کو عذاب نہیں کرتا اگرچہ بدلا نہ لینا بہتر تھا بدر کی لڑائی میں مسلمانوں نے بدلہ لیا کافروں کی ایذا کا پھر کافر آئے زیادتی کرنے کو احد میں اور احزاب میں پھر اللہ نے پوری مدد کی۔

٦١ ۔ یہ اس واسطے کہ اللہ پیٹھاتا (داخل کرتا) ہے رات کو دن میں اور
دن کو رات میں، اور (یقیناً) اللہ سنتا ہے دیکھتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اسی طرح کفر میں اسلام غالب کرے گا۔

٦٢ ۔ یہ اس واسطے، کہ اللہ وہی ہے صحیح (حق)، اور جس کو پکارتے
ہیں اس کے سوا وہی ہے غلط (باطل)، اور اللہ وہی ہے اوپر (بالا
دست اور سب سے) بڑا۔
٦٣ ۔ تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی، پھر صبح کو
زمین ہو جاتی ہے سبز۔ بیشک اللہ چھپی تدبیریں جانتا ہے خبر دار۔

۶۴ ۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان وزمین میں ہے ۔ اور (بیشک) اللہ
وہی ہے بے پرواہ (بے نیاز)، سب خوبیوں سراہا۔
۶۵ ۔ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے بس میں دیا تمہارے جو کچھ ہے زمین
میں، اور کشتی چلتی دریا میں اس کے حکم سے ۔ اور تھام رکھتا ہے
آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر، مگر اس کے حکم سے مقرر۔
(بیشک) اللہ لوگوں پر نرمی کرتا ہے مہربان ۔
۶۶ ۔ اور اسی نے تم کو جلایا (زندگی بخشی)، پھر مارتا ہے، پھر جلائے
(زندہ کرے) گا۔ بیشک انسان (بڑا ہی) ناشکرا ہے ۔ ف

ف8 یعنی اس کا حق نہیں مانتا۔

٦٧ ۔ ہر فرقے (امّت) کو ہم نے ٹھہرا (مقرر کر) دی ہے ایک راہ بندگی کی، کہ وہ اس طرح کرتے ہیں بندگی، سو چاہئیے تجھ سے جھگڑا نہ کریں اس کام میں اور تو بلائے جا اپنے رب کی طرف، بیشک تو ہے سیدھی راہ سوجھا (پر) ۔ ف

ف8 یعنی اصل دین ہمیشہ سے ایک ہے اور احکام ہر دین میں جدا آتے ہیں ہر حکم ناواسطہ کیوں پوچھتے ہیں ۔

٦٨ ۔ اور اگر جھگڑنے لگیں تو تو کہہ ، اللہ بہتر جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۔

٦٩ ۔ اللہ چکوتی (فیصلہ) کرے گا تم میں قیامت کے دن ، جس چیز میں تم کئی راہ (اختلاف پر) تھے ۔

۷۰۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں۔ یہ ہے لکھا کتاب میں۔ (بیشک) یہ (کام) اللہ پر آسان ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی بندوں کے عمل بھی ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔

۷۱۔ اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا، جس کی سند نہیں اتاری اس نے اور جس کی خبر نہیں ان کو۔ اور بے انصافوں کا کوئی نہیں مددگار۔

۷۲۔ اور جب سنائیے ان کو ہماری آیتیں صاف، تو پہچانے منکروں کے منہ بری شکل۔ نزدیک ہوتے ہیں کہ دوڑ (ٹوٹ) پڑیں ان پر جو پڑھتے ہیں ان کے پاس ہماری آیتیں۔ تو کہہ، میں تم کو بتاؤں ایک

چیز اس سے بری! وہ آگ ہے۔ اس کا وعدہ دیا ہے اللہ نے منکروں کو۔ اور بہت بری ہے پھر (لوٹ) جانے کی جگہ۔

۷۳۔ لوگو! ایک کہاوت کہی ہے اس کو کان (دھیان میں) رکھو۔ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے، ہرگز نہ بنا سکیں ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں۔ اور اگر کچھ چھین لے ان سے مکھی، چھڑا نہ سکیں وہ اس سے۔ بودا (کمزور) ہے (مدد) چاہنے والا اور (وہ بھی) جن کو (سے مدد) چاہتا ہے۔

۷۴۔ اللہ کی قدر نہیں سمجھی جیسی اس کی قدر ہے۔ بیشک اللہ زور آور ہے زبردست۔ **ف**

۔۔۔

ف8 چاہنے والا کافر اور جس کو چاہتا ہے ان کے بت مکھی چاٹتی ہے بت کو نہ وہ مورت اڑاتی ہے نہ اس مورت کا شیطان۔

۷۵۔ اللہ چھانٹ (منتخب کر) لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہچانے والے اور آدمیوں میں۔ (بیشک) اللہ سنتا ہے دیکھتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ساری خلق میں بہتر وہ لوگ ہیں پیغام پہچانے والے فرشتوں میں بھی وہ فرشتے اعلی ہیں ان کو چھوڑ کر بتوں کو ماننے ہو نکمے۔

۷٦۔ جانتا ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے۔ اور اللہ تک پہنچ ہے ہر کام کی۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی وہ بھی اختیار نہیں رکھتے اختیار ہر چیز میں اللہ کا ہے۔

۷۷۔ اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی، اور بھلائی کرو شاید تم بھلا پاؤ۔ (سجدہ)

۷۸۔ اور محنت (جہاد) کرو اللہ کے واسطے، جو چاہیئے اس کی محنت۔ اس نے تم کو پسند کیا اور نہیں رکھی تم پر دین میں کچھ مشکل۔ دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔ اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار۔ پہلے سے اور اس قرآن میں، تا (کہ) رسول ہو بتانے والا تم پر، اور تم

ہو بتانے والے لوگوں پر۔ سو کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور گھٹ (مضبوط) پکڑو اللہ کو۔ وہ تمہارا صاحب ہے۔ سو خوب صاحب ہے اور خوب مددگار۔ ف

- - -

ف8 اس نے تمہارا نام رکھا مسلمان یعنی اللہ نے یا ابراہیم نے پہلی دعا میں کہا کہ امت مسلمان پیدا کر اور اس قرآن میں شاید انہیں کے مانگنے سے یہ نام پڑا ہو اور تا رسول بتانے والا ہو یعنی پسند کیا تم کو اس واسطے کہ تم اور امتوں کو سکھاؤ اور رسول تم کو سکھا دے اور یہ امت جو سب سے پیچھے آئی سب کی غلطی اس پر معلوم ہوئی سب کو راہ صحیح بتاتی ہے۔

* * *

۲۳۔ المؤمنون

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ کام نکال (یقیناً فلاح پا) گئے ایمان والے،

۲۔ جو اپنی نماز میں نوے (خشوع اختیار کرتے) ہیں،

۳۔ اور جو نکمی (بے ہودہ) بات پر دھیان نہیں کرتے۔

۴۔ اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔

۵۔ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں۔

٦۔ مگر اپنی عورتوں پر، یا اپنے ہاتھ کے مال پر، سو ان پر نہیں الاہنا (ملامت)۔

۷۔ پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا، وہی ہیں حد سے بڑھنے والے۔

۸۔ اور جو اپنی امانتوں سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہیں۔

۹۔ اور جو اپنی نماز سے خبردار ہیں۔

۱۰۔ وہی ہیں میراث لینے والے،

۱۱۔ جو میراث پائیں گے باغ ٹھنڈی چھاؤں کے، وہ اسی میں رہ پڑے (ہمیشہ کے لئے)۔

۱۲۔ اور ہم نے بنایا ہے (پیدا کیا) آدمی، چن لی مٹی سے۔

۱۳۔ پھر رکھا اس کو بوند کر کر (نطفہ)، ایک جمے ٹھہراؤ (محفوظ جگہ، رحم مادر) میں۔

۱۴۔ پھر بنائی اس بوند (نطفہ) سے (خون کی) پھٹکی، پھر بنائی اس (خون کی) پھٹکی سے بوٹی، پھر اس بوٹی سے ہڈیاں، پھر پہنایا ان ہڈیوں پر گوشت، پھر اٹھا کھڑا کیا اس کو ایک نئی صورت میں، سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا۔

۱۵۔ پھر تم اس کے پیچھے (بعد) مرو گے۔

۱۶۔ پھر تم قیامت کے دن کھڑے کیے جاؤ گے۔

۱۷۔ اور ہم نے بنائی ہیں تمہارے اوپر سات راہیں، اور ہم نہیں ہیں خلق (تخلیق) سے بے خبر۔

۱۸۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی ماپ کر (مخصوص مقدار میں)، پھر اس کو ٹھہرا دیا زمین میں، اور ہم اس کو لے جاویں تو سکتے ہیں (قادر ہیں واپس لے جانے پر)۔

۱۹۔ پھر اگا دیئے تم کو اس سے باغ کھجور اور انگور کے، تم کو ان سے میوے ہیں اور انہی میں سے کھاتے ہو۔

۲۰۔ اور وہ درخت جو نکلتا ہے سینا پہاڑ سے، لے اُگتا ہے تیل، اور روٹی ڈبونا کھانے والوں کو۔

۲۱۔ اور تم کو چوپایوں میں دھیان کرنا ہے۔ پلاتے ہیں تم کو ان کے پیٹ کی چیز سے، اور تم کو ان میں بہت فائدے ہیں، اور بعضوں کو کھاتے ہو،

۲۲۔ اور ان پر اور کشتی پر لدے (سوار ہو کر) پھرتے ہو۔

۲۳۔ اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم پاس، تو اس نے کہا8 اے قوم بندگی کرو اللہ کی، تمہارا کوئی حاکم نہیں اس کے سوا، کیا تم کو ڈر نہیں؟

۲۴۔ تب بولے سردار جو منکر تھے، اس کی قوم کے، یہ کیا ہے، ایک آدمی ہے جیسے تم، چاہتا ہے کہ بڑائی کرے تم پر، اور اگر اللہ چاہتا تو اتارتا فرشتے۔ ہم نے یہ نہیں سنا اپنے اگلے باپ دادوں میں۔

۲۵۔ اور کچھ نہیں یہ ایک مرد ہے کہ اس کو سودا (جنون) ہے، سو راہ دیکھو اس کی ایک وقت تک۔

۲۶۔ بولا اے رب! تو مدد کر میری کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔

۲۷۔ پھر ہم نے حکم بھیجا اس کو کہ بنا کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے، پھر جب پہنچے ہمارا حکم اور ابلے تنور تو توڈال لے اس میں ہر چیز کا جوڑا دوہرا، اور اپنے گھر کے لوگ مگر جس کی قسمت میں آگے پڑ چکی بات (پہلے فیصلہ ہو چکا)۔ اور نہ کہہ مجھ سے ان ظالموں کے واسطے، ان کو ڈوبنا ہے۔

۲۸۔ اور پھر جب چڑھ چکے تو اور جو تیرے ساتھ ہے کشتی پر۔ تو کہہ، شکر اللہ کا جس نے چھڑایا ہم کو گنہگار لوگوں سے۔

۲۹۔ اور کہہ اے رب! اتار مجھ کو برکت کا اتارنا، اور تو ہے بہتر اتارنے والا۔

۳۰۔ اس میں نشانیاں ہیں اور ہم ہیں جانچنے والے۔

۳۱۔ پھر اٹھائی ہم نے ان سے پیچھے، ایک سنگت اور (دوسرے دور کے لوگ)۔

۳۲۔ پھر بھیجا ہم نے ان میں ایک رسول ان میں کا، کہ بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا حاکم اس کے سوا، پھر کیا تم کو ڈر نہیں۔

۳۳۔ اور بولے سردار اس کی قوم کے، جو منکر تھے اور جھٹلاتے تھے آخرت کی ملاقات کو۔ اور آرام دیا تھا ان کو ہم نے دنیا کے جیتے۔

اور کچھ نہیں یہ ایک آدمی ہے جیسے تم، کھاتا ہے جس قسم سے تم

کھاتے ہو، اور پیتا ہے جس قسم سے تم پیتے ہو۔

۳۴۔ اور کبھی تم چلے کہے پر ایک آدمی کے اپنے برابر کے تو تم

بیشک خراب ہوئے۔

۳۵۔ کیا تم کو وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور

ہڈیاں، کہ تم کو نکالنا ہے (قبروں سے)۔

۳۶۔ کہاں ہو سکتا (ناممکن) ہے، کہاں ہو سکتا (ناممکن) ہے! جو تم کو

وعدہ ملتا ہے؟

۳۷۔ اور کچھ نہیں، یہی جینا ہے ہمارا دنیا کا، مرتے ہیں اور جیتے ہیں،

اور ہم کو پھر اٹھنا نہیں۔

۳۸۔ اور کچھ نہیں یہ ایک مرد ہے۔ باندھ لایا اللہ پر جھوٹ، اور ہم

اس کو نہیں ماننے والے۔

۳۹۔ بولا اے رب! میری مدد کر، انہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔

۴۰۔ فرمایا۔ اب تھوڑے دنوں میں صبح کو (قریب ہے کہ) رہ جائیں پچھتاتے (نادم)۔

۴۱۔ پھر پکڑا ان کو چنگھاڑ نے، تحقیق (وعدہ کے مطابق) پھر کر دیا ہم نے ان کو کوڑا (خس و خاشاک)۔ سو (رحمت سے) دور ہو جائیں گے گنہگار لوگ۔ **ف**

ف8 اس سے معلوم ہوتا ہے یہ قصہ ہے ثمود کا چنگھاڑ سے وہی مرے ہیں۔

۴۲۔ پھر اٹھائیں ہم نے ان سے پیچھے سنگتیں (دوسری قومیں)۔

۴۳۔ اور نہ پہلے جائے کوئی قوم اپنے وعدہ سے، نہ پیچھے رہیں۔

۴۴۔ پھر بھیجتے رہے ہم اپنے رسول لگاتار، جہاں پہنچا کسی امت پاس ان کا رسول، اس کو جھٹلا دیا۔ پھر چلاتے (بھیجتے) گئے (ہلاک کر کے) ہم ایک کے پیچھے دوسری۔ اور کر ڈالا ان کو کہانیاں، سو دور ہو جائیں جو لوگ نہیں مانتے۔

۴۵۔ پھر بھیجا ہم نے موسیٰ اور اس کا بھائی ہارون، اپنی نشانیاں دے کر اور کھلی سند۔

۴۶۔ فرعون اور اس کے سرداروں پاس، پھر بڑائی (تکبر) کرنے لگے اور تھے وہ لوگ چڑھ رہے (سرکش)۔

۴۷۔ سو وہ بولے کیا ہم مانیں گے ایک دو آدمیوں کو ہمارے برابر کے، اور ان کی قوم کرتی ہیں ہماری بندگی (غلامی)؟

۴۸۔ پھر جھٹلایا ان دونوں کو، پھر ہوئے کھپنے (ہلاک ہونے) والوں میں۔

۴۹۔ اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب شاید وہ راہ (ہدایت) پائیں۔

۵۰۔ اور بنایا ہم نے مریم کا بیٹا۔ اور اس کی ماں ایک نشانی، اور ان کو ٹھکانا دیا ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہراؤ تھا اور پانی نتھرا۔ **ف**

۔۔۔۔

ف8 حضرت عیسیٰؑ جب ماں سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا وہ دشمن ہوا ان کی تلاش میں پڑا ان کو بشارت ہوئی کہ اس کے ملک سے نکل جاؤ نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسیٰؑ جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر

چکا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔

۵۱۔ اے رسولو! کھاؤ ستھری چیزیں اور کام کرو بھلا، جو کرتے ہو میں جانتا ہوں۔ ف

- - -

ف8 یعنی سب رسولوں کے دین میں یہی ایک حکم ہے کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر اور نیک کام کرنا نیک کام سب خلق جانتے ہیں۔

۵۲۔ اور یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے، سب ایک دین پر، اور میں
ہوں تمہارا رب، سو مجھ سے ڈرتے رہو۔

۵۳۔ پھر پھوٹ کر کر لیا اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے۔ ہر فرقہ جو
ان کے پاس ہے اس پر ریجھ رہے ہیں۔ **ف**

ف8 ہر پیغمبر کے ہاتھ اللہ نے جو اس وقت کے لوگوں میں بگاڑ تھا اس کا سنوار فرمایا ہے پیچھے لوگوں نے جانا ان کا حکم جدا جدا ہے آخر ہمارے پیغمبر کے ہاتھ سب بگاڑ کا سنوار اکٹھا بتا دیا اب سب دین مل کر ایک دین ہو گیا۔

۵۴۔ سو چھوڑ دے ان کو اپنی بیہوشی میں ڈوبے ایک وقت تک۔

۵۵۔ کیا خیال رکھتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو دئیے جاتے ہیں مال اور اولاد،

۵٦۔ (گویا) دوڑ دوڑ ملاتے (ہم دیتے) ہیں ان کو بھلائیاں؟ کوئی (ہرگز) نہیں ان کو بوجھ (سمجھ) نہیں۔

۵۷۔ البتہ جو لوگ اپنے رب کے خوف سے اندیشہ رکھتے (لرزتے رہتے) ہیں۔

۵۸۔ اور جو لوگ اپنے رب کی باتیں یقین کرتے ہیں۔

۵۹۔ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔

٦٠۔ اور جو لوگ دیتے ہیں (اللہ کی راہ میں)، جو (کچھ) دیتے ہیں اور ان کے دلوں میں ڈر ہے کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھر جانا (لوٹ کر جانا ہے)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی کیا جانے وہاں قبول ہوا یا نہ ہوا آگے کام آوے یا نہ آوے دیتے ہیں یعنی اللہ کی رہا میں خرچ کرتے ہیں ۔

۶۱ ۔ وہ دوڑ دوڑ لیتے ہیں بھلائیاں، اور وہ ان پر پہنچے سب سے آگے ۔

۶۲ ۔ اور ہم کسی پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر جو اس کی سمائی (طاقت) ہے ۔ اور ہمارے پاس لکھا ہے جو بولتا ہے سچ ۔ اور ان پر ظلم نہ ہو گا ۔

۶۳ ۔ کوئی نہیں، ان کے دل بیہوش ہیں اس طرف سے ۔ اور ان کو اور کام لگے ہیں اس کے سوا کہ وہ ان کو کر رہے ہیں ۔

۶۴ ۔ یہاں تک کہ جب پکڑیں گے ہم ان کے آسودہ لوگوں کو آفت میں، تبھی وہ لگیں گے چلانے ۔

۶۵ ۔ مت چلاؤ! آج کے دن تم ہم سے چھڑائے نہ جاؤ گے ۔

۶۶ ۔ تم کو سنائی جاتیں میری آیتیں، تو تم ایڑیوں پر الٹے بھاگتے تھے ۔

۶۷ ۔ اس سے بڑائی (گھمنڈ) کر کر ایک کہانی والے کو چھوڑ کر چلے گئے ۔

۶۸ ۔ سو کیا دھیان نہیں کی یہ بات، یا آیا ہے ان پاس جو نہ آیا تھا ان کے پہلے باپ دادوں پاس ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی نصیحت کرنے والے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں پیغمبر ہوئے یا پیغمبر کے تابع ہوئے۔

۶۹۔ یا پہچانا نہیں انہوں نے اپنا پیغام لانے والا۔ سو اس کو اوپری سمجھتے ہیں؟ ف

ف8 یعنی ہمیشہ اس رسول کی خو اور خصلت سے واقف ہیں اور اس کا سانچ اور نیکی جان رہے ہیں۔

۷۰۔ یا کہتے ہیں اس کو سودا (دیوانہ) ہے۔ کوئی نہیں وہ لایا ہے ان کے پاس سچی بات، اور بہتوں کو سچی بات بری لگتی ہے۔

۷۱۔ اور اگر سچا رب چلے ان کی خوشی پر تو خراب ہوں آسمان و زمین اور جو کوئی ان کے بیچ ہے۔ کوئی نہیں، ہم نے پہنچائی ہے ان کو ان کی نصیحت، سو وہ اپنی نصیحت کو دھیان نہیں کرتے۔

۷۲۔ یا تو ان سے مانگتا ہے کچھ حاصل (معاوضہ)؟ سو حاصل (صلہ) تیرے رب کا بہتر ہے، اور وہ ہے بہتر روزی دینے والا۔

۷۳۔ اور تو تو بلاتا ہے ان کو سیدھی راہ پر۔

۷۴۔ اور جو لوگ نہیں مانتے پچھلا (آخرت کا) گھر، راہ سے ٹیڑھے ہوئے ہیں۔

۷۵۔ اور اگر ہم ان کو رحم کریں، اور کھول دیں جو تکلیف ہے ان پر،

مقرر (دوبارہ) لگے جائیں اپنی شرارت میں بہکے۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت کی دعا سے ایک بار مکہ کے لوگوں پر قحط پڑا تھا پھر

حضرت ہی کی دعا سے کھلا شاید اسی کو فرمایا۔

۷۶۔ اور ہم نے پکڑا تھا ان کو آفت میں۔ پھر نہ دبے اپنے رب کے

آگے، اور نہیں گڑگڑاتے۔

۷۷۔ یہاں تک کہ جب کھولیں گے ہم ان پر دروازہ ایک سخت آفت

کا، تب اس میں اس کی آس ٹوٹے گی۔ ف

ف8 شاید وہ دروازہ لڑائیوں کا کھلا جس میں تھک کر عاجز ہوئے۔

۷۸۔ اور اس نے بنا دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل۔ تم بہت تھوڑا حق مانتے (شکر گزار ہوتے) ہو۔

۷۹۔ اور اسی نے تم کو بکھیر رکھا ہے زمین میں، اور اسی کی طرف جمع ہو کر جاؤ گے۔

۸۰۔ اور وہی ہے جلاتا اور مارتا۔ اور اسی کا کام ہے بدلنا رات اور دن کا۔ سو کیا تم کو بوجھ (سمجھ) نہیں؟

۸۱۔ کوئی نہیں، یہ وہی کہتے ہیں جیسے کہہ چکے ہیں پہلے۔

۸۲۔ کہتے ہیں، کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں، کیا ہم کو جلا (زندہ) اٹھانا ہے؟

۸۳۔ وعدہ مل چکا ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو یہی پہلے سے، اور کچھ نہیں یہ نقلیں (کہانیاں) ہیں پہلوں کی۔

۸۴۔ تو کہہ کس کی ہے زمین اور جو کچھ اس کے بیچ ہے، بتاؤ اگر تم جانتے ہو؟

۸۵۔ اب کہیں گے اللہ کو۔ تو کہہ، پھر تم سوچ نہیں کرتے؟

۸۶۔ تو کہہ کون ہے مالک سات آسمانوں کا۔ اور مالک اس بڑے تخت کا؟

۸۷۔ بتائیں گے اللہ کو۔ تو کہہ پھر تم ڈر نہیں رکھتے؟

۸۸۔ تو کہہ، کس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی؟ اور وہ بچا لیتا ہے اور اس سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ بتاؤ اگر تم جانتے ہو۔

۸۹۔ اب بتائیں گے اللہ کو۔ تو کہہ، پھر کہاں سے تم پر جادو (دھوکا)
پڑ جاتا ہے۔

۹۰۔ کوئی نہیں، ہم نے ان کو پہنچایا سچ۔ اور وہ البتہ جھوٹے ہیں۔

۹۱۔ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں کیا اور نہ اس کے ساتھ کسی کا حکم چلے۔
یوں ہوتا تو لے جاتا ہر حکم والا اپنے بنائے کو اور چڑھ جاتا ایک پر
ایک۔ اللہ نرالا ہے (پاک ہے ان باتوں سے) ان کے بتانے سے۔

۹۲۔ جاننے والا چھپے اور کھلے کا، وہ بہت اوپر ہے اس سے جو یہ
شریک بناتے ہیں۔

۹۳۔ تو کہہ، اے رب! کبھی تو دکھائے مجھ کو جو ان کو وعدہ (عذاب)
ملنا ہے۔

۹۴۔ تو اے رب مجھ کو نہ کریو ان گنہگار لوگوں میں۔ **ف**

۔۔۔۔

ف8 یعنی دنیا کی آفت میں شامل نہ کریو۔

۹۵۔ اور ہم کو قدرت ہے کہ تجھ کو دکھائیں (وہ عذاب) جو ان کو وعدہ دیتے ہیں۔

۹۶۔ بری بات کے جواب میں وہ کہہ جو بہتر ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو یہ بتاتے ہیں۔

۹۷۔ اور کہہ، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے۔

۹۸۔ اور پناہ تیری چاہتا ہوں، اے رب! اس سے کہ میرے پاس آئیں۔ ف

- - -

ف8 چھیڑ شیطان کی یہی کہ دین کے سوال وجواب میں غصہ چڑھے اور لڑائی ہو پڑے اسی پر فرمایا کہ برے کا جواب دے اس سے بہتر۔

۹۹۔ یہاں تک کہ جب پہنچے ان میں کسی کو موت، کہے گا اے رب مجھ کو پھر بھیجو،

۱۰۰۔ شاید کچھ میں بھلا کام کروں، اس میں جو پیچھے چھوڑ آیا۔ کوئی (ہرگز) نہیں، یہ (تو بس ایک) بات ہے کہ وہ کہتا ہے۔ اور ان کے پیچھے اٹکاؤ (برزخ) ہے جس دن تک اٹھائے جائیں۔ ف

- - -

ف8 معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہیں آدمی مر کر پھر آتا ہے سب غلط ہے قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہر گز نہیں۔

۱۰۱۔ پھر جس وقت پھونک مارے صور میں تو نہ ذاتیں (رشتے ناتے) ہیں ان میں اس دن، نہ آپس میں پوچھنا، ف

۔۔۔

ف8 یعنی باپ بیٹا ایک دوسرے کے شامل نہیں ہر ایک سے اس کے عمل کا حساب ہے۔

۱۰۲۔ سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں (وزن)، وہی لوگ کام لے نکلے (فلاح پائیں گے)۔

۱۰۳۔ اور جس کی ہلکی ہوئیں تولیں (وزن)، سو وہی ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان، (اور ہمیشہ) دوزخ میں رہا کریں گے۔

۱۰۴۔ مارتی (جھلساتی) ہے ان کے منہ پر آگ اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے ہیں۔ **ف**

ف8 جلتے جلتے بدن سوج جاوے گا نیچے کا ہونٹ ناف تک اور اوپر کا کھوپڑی تک اور زبان گھسٹتی زمین میں لوگ اس کو روندتے۔

۱۰۵۔ (ان سے کہا جائے گا) تم کو سناتے نہ تھے ہماری آیتیں؟ پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے۔

۱۰۶۔ بولے اے رب! زور کیا ہم پر ہماری کم بختی نے اور رہے ہم لوگ بہکے۔

۱۰۷۔ اے رب! نکال لے ہم کو اس میں سے، اگر ہم پھر کریں تو ہم گنہگار۔

۱۰۸۔ فرمایا، پڑے رہو پھٹکارے اس میں اور مجھ سے نہ بولو۔

۱۰۹۔ ایک فرقہ تھا میرے بندوں میں، جو کہتے تھے، اے رب ہمارے! ہم یقین لائے، سو معاف کر ہم کو اور مہر (رحم) کر ہم پر، اور تو سب مہر (رحم) والوں سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ پھر تم نے ان کو ٹھٹھوں (مذاق) میں پکڑا، یہاں تک کہ بھولے ان کے پیچھے میری یاد، اور تم ان سے ہنستے رہے۔

۱۱۱۔ میں نے آج دیا ان کو بدلہ ان کے سہنے (صبر) کا، کہ وہی ہیں مراد کو پہنچے۔

۱۱۲۔ فرمایا، تم کتنی دیر رہے زمین میں، برسوں کی گنتی سے؟

۱۱۳۔ بولے، ہم رہے ایک دن یا کچھ دن سے کم، تو پوچھ لے گنتی والوں سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی فرشتوں سے جنہوں نے نیکی اور بدی لکھ رکھی یہ بھی گنا ہو گا زمین میں رہنا یعنی قبر میں رہنا یا دنیا کی عمر یہ بھی وہاں تھوڑی نظر آوے گی یہ پوچھنا اس واسطے کہ دنیا میں عذاب کی شتابی کرتے تھے اب جانا کہ شتاب ہی آیا۔

۱۱۴۔ فرمایا تم اس میں بہت نہیں تھوڑا ہی رہے اگر تم جانتے ہو۔
۱۱۵۔ سو کیا خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا کھیلنے کو، اور تم

ہمارے پاس پھر (لوٹ کر) نہ آؤ گے؟ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی دنیا میں تو نیکی اور بدی کا اثر نہیں ملتا اگر دوسرا دن نہ ہو بدلے کا تو یہ سب کھیل تھا۔

۱۱۶۔ سو بہت اوپر ہے اللہ وہ بادشاہ سچا، کوئی حاکم نہیں اس کے سوا۔ مالک اس خاصے تخت کا۔

۱۱۷۔ اور جو کوئی پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم، جس کی سند نہیں
اس کے پاس، سو اس کا حساب ہے اس کے رب کے نزدیک۔
بیشک بھلا (فلاح) نہ پائیں گے منکر۔
۱۱۸۔ اور تو کہہ، اے رب! معاف کر اور مہر (رحم) کر، اور تو ہے
بہتر سب مہر (رحم کرنے) والوں سے۔
* * *

۲۴۔ النور

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ایک سورت ہے ہم نے اتاری، اور ذمہ پر لازم کی (احکام کو فرض کیا)، اور اتاری اس میں باتیں صاف (واضح) شاید تم یاد رکھو۔
۲۔ بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ایک ایک کو دونوں میں سے، سو چوٹ قمچی (کوڑے)۔ اور نہ آئے تم کو ان پر ترس، اللہ کے

حکم چلانے میں۔ اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ اور دیکھیں ان کا مارنا کوئی لوگ مسلمان۔

۳۔ بدکار مرد نہیں بیاہتا مگر عورت بدکار یا شریک والی (مشرکہ)۔ اور بدکار عورت کو بیاہ نہیں لیتا مگر بدکار مرد یا شریک والا (مشرک)۔ اور یہ حرام ہوا ہے ایمان والوں پر۔ ف

ف8 مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو واسطے ایک یہ کہ اس کا کفو نہیں اس کو عار ہے دوسرے یہ کہ ایک سے دوسرے کو علت نہ لگ جاوے لیکن اگر کرے تو درست ہے مگر مرد کو عورت بدکار نہیں درست جب تک بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو درست ہے۔

۴۔ اور جو لوگ عیب لگاتے ہیں قید والیوں کو (پاکدامن عورتوں پر)۔
پھر نہ لائے چار مرد شاہد (گواہ)، تو مارو ان کو اسّی چوٹ قمچی (کوڑے)
کی، اور نہ مانو ان کی کوئی گواہی کبھی۔ اور وہی لوگ ہیں بے حکم۔ ف

ف8 قید والیاں یعنی کبھی ان کو بری بات میں نہیں دیکھا اور یہی حکم
ہے جو مرد کو عیب لگاوے عیب کہا ہے بدکاری کو۔

۵۔ مگر جنھوں نے توبہ کی اس پیچھے (کے بعد) اور سنوار پکڑی
(اصلاح کرلی)۔ تو اللہ بخشتا ہے مہربان۔

٦۔ اور جو عیب لگائیں اپنی جوروؤں (بیویوں) کو اور شاہد (گواہ) نہ ہوں ان پاس سوا اپنی جان، تو ایسے کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے نام کی، مقرر (کہ ضرور) یہ شخص سچا ہے۔

۷۔ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ ہو جھوٹا۔

۸۔ اور عورت سے ٹلتی ہے ماریوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی، مقرر (کہ ضرور) وہ شخص جھوٹا ہے۔

۹۔ اور پانچویں یہ کہ اللہ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہے۔

۱۰۔ اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی مہر (رحمت)، اور یہ کہ اللہ معاف کرنے والا ہے، حکمتیں جانتا، تو کیا کچھ ہوتا۔ **ف**

...

ف8 اس کے بعد ذکر ہے طوفان کا جو حضرت کے وقت میں اٹھا حضرت عائشہؓ پر پیغمبر ایک جہاد سے پھر آتے تھے رات سے کوچ ہوا نفیری و نقارہ نہ تھا ام المومنین جنگل گئی تھیں حاجت کو پیچھے رہ گئیں ایک مسلمان لشکر سے پیچھے چلتا تھا حضرت کے حکم سے گرا پڑا اٹھانے کو ان کو دیکھا تنہا رہ گئیں اونٹ پر سوار کیا آپ مہار پکڑ کر لشکر میں لا پہنچایا کم بخت منافق لگے اپنا روسیاہ کرنے ایک مہینے تک یہ چرچا رہا پیغمبر بھی سنتے اور بغیر تحقیق کچھ نہ کہتے لیکن دل میں خفا رہتے مہینے کے بعد جب ام المؤمنین نے سنا ان کو نہایت غم اٹھا تین دن روتے روتے دم نہ لیا تب اللہ تعالیٰ نے اگلی آیتیں بھیجیں دو رکوع تک۔

۱۱۔ جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان تمہیں میں ایک جماعت ہیں۔ تم اس کو نہ سمجھو برا اپنے حق میں۔ بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں۔ ہر آدمی کو ان میں سے پہنچنا ہے، جتنا کمایا گناہ، اور جن نے اٹھایا ہے اس کا بڑا بوجھ، اس کو بڑی مار ہے۔ **ف**

ف8 تم کو بہتر ہے اس واسطے کہ اللہ کے فرمانے سے اور تم کو بزرگی ملی اور جتنا کمایا گناہ بعضے خوشیاں کر کر کہتے بعضے افسوس کر کر بعضے چھیڑ کر مجلس میں چرچا اٹھا دیتے آپ چپکے سنا کرتے بعضے سن کر تامل میں چپ رہ جاتے اور بعضے صاف جھوٹلا دیتے ان پچھلوں کو پسند کیا

اور سب کو تھوڑا بہت الزام دیا اور بڑا بوجھ اٹھانے والا عبداللہ بن ابی تھا منافقوں کا سردار۔

۱۲۔ کیوں نہ، تم نے جب اس کو سنا تھا، خیال کیا ہوتا ایمان والے مردوں نے اور عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلا خیال۔ اور کہا ہوتا یہ صریح طوفان (واضح بہتان) ہے؟

۱۳۔ کیوں نہ لائے وہ اس بات پر چار شاہد (گواہ)؟ پھر جب نہ لائے شاہد (گواہ)، تو وہ لوگ اللہ کے ہاں وہی ہیں جھوٹے۔ **ف**

ف8 چاہیئے مسلمان جب سے کہ لوگ ایک نیک شخص کو بری تہمتیں لگاتے ہیں ان کو جھٹلا دے پیغمبر نے فرمایا جو کوئی پیٹھ پیچھے

بھائی مسلمان کی مدد کرے اور بے تحقیق تہمتیں کرنی ایمان سے بعید ہیں۔

۱۴۔ اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی مہر (رحمت) دنیا اور آخرت میں، البتہ تم پر پڑتی اس چرچا کرنے پر کوئی آفت بڑی۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ نے اس امت کو پیغمبر کے طفیل دنیا کے عذابوں سے بچایا ہے نہیں تو یہ بات قابل تھی عذاب کے۔

۱۵۔ جب لینے لگے تم اس کو اپنی زبانوں پر اور بولنے لگے اپنے منہ سے جس چیز کی تم کو خبر نہیں، اور تم سمجھتے ہو اس کو ہلکی بات۔ اور یہ اللہ کے ہاں بہت بڑی ہے۔

۱۶۔ اور کیوں نہ ہو جب تم نے اس کو سنا تھا، کہا ہوتا ہم کو نہیں لائق کہ منہ پر لائیں یہ بات؟ اللہ تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے۔

۱۷۔ اللہ تم کو سمجھاتا ہے کہ پھر نہ کرو ایسا کام کبھی، اگر تم یقین رکھتے ہو۔

۱۸۔ اور کھولتا ہے اللہ تمہارے واسطے پتے (نشانیاں)، اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی پتا اس کا یہ کہ طوفان اٹھایا کس نے معلوم ہوا کہ منافقوں نے جو ہمیشہ چھپے دشمن تھے اگلی آیت میں بتا دیا۔

۱۹۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں، ان کو دکھ کی مار ہے دنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۰۔ اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی مہر (رحمت)، اور یہ کہ اللہ نرمی کرنے والا ہے مہربان، تو کیا کچھ ہوتا۔

۲۱۔ اے ایمان والو! نہ چلو قدموں پر شیطان کے، اور جو کوئی چلے گا قدموں پر شیطان کے، سو وہ یہی بتائے گا بے حیائی اور بری بات۔ اور کبھی نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہر (رحمت)، نہ سنورتا تم

میں ایک شخص کبھی ۔ لیکن اللہ سنوارتا ہے جس کو چاہے ، اور اللہ

سب سنتا ہے جانتا ۔

۲۲۔ اور قسم نہ کھائیں بڑائی والے (صاحب فضل) تم میں ، اور

کشائش والے (صاحب حیثیت) ، اس سے کہ (نہ) دیں ناتے والوں

(رشتے داروں) کو اور محتاجوں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو اللہ کی راہ

میں ، اور چاہئیے معاف کریں اور درگذر کریں ۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ

اللہ تم کو معاف کرے ؟ اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۔ **ف**

ف8 جب طوفان بولنے والے چھوٹے بڑے اور ان کو حد ماری

گئی اسی (۸۰) کوڑے جو ان میں دو تین مسلمان ایک شخص تھا مسطح ابو

بکر صدیق کا بھانجا مفسلس یہ اس کی خبر لیتے تھے اب سے قسم کھائی کہ

اس میں کچھ نہ دوں گا اللہ نے اس کی سفارش کر دی وہ تھا مہاجرین
اہل بدر سے لڑائی والے کہ صدیق اکبر کو جو بڑائی نہ مانے وہ اللہ کے
جھگڑے پھر انہوں نے قسم کھائی کہ جو دیتا تھا وہ کبھی بند نہ کروں گا۔

۲۳۔ جو لوگ عیب لگاتے ہیں قید والی (پاک دامن) بے خبر ایمان
والیوں کو، ان کو پھٹکار ہے دنیا میں اور آخرت میں، اور ان کو بڑی
مار۔

۲۴۔ جس دن بتائیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں، جو کچھ کرتے
تھے۔

۲۵۔ اس دن پوری دے گا ان کو اللہ ان کی سزا جو چاہئیے، اور جانیں
گے کہ اللہ وہی ہے سچا کھولنے (حق کو سچ کرنے) والا۔

۲۶۔ گندیاں (خبیث عورتیں) ہیں گندوں (خبیث مردوں) کے واسطے اور گندے (خبیث مرد) واسطے گندیوں (خبیث عورتوں) کے۔ اور ستھریاں (پاکیزہ عورتیں) ہیں واسطے ستھروں (پاکیزہ مردوں) کے اور ستھرے (پاکیزہ مرد) واسطے ستھریوں (پاکیزہ عورتوں) کے۔ وہ لوگ بے لگاؤ (مبرا) ہیں ان باتوں سے، جو کہتے ہیں، ان کو بخشنا (بخشش) ہے اور روزی ہے عزت کی۔ **ف**

- - -

ف8 ابن عباسؓ نے کہا کسی پیغمبر کی عورت بدکار نہیں ہوئی یعنی اللہ ان کی ناموس تھامتا ہے۔

۲۷۔ اے ایمان والو! مت جایا کرو کسی گھروں میں اپنے گھروں کے سوا جب تک نہ بول چال کر و اور سلام دے لو اس گھر والوں پر۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں، شاید تم یاد رکھو۔ ف

ف8 یعنی بے خبر کسی کے گھر میں نہ گھس جاوے کیا جانے وہ کس حال میں ہے اول آواز دیوے سب سے بہتر آواز سلام کی۔

۲۸۔ پھر اگر (موجود) نہ پاؤ اس میں کوئی، تو اس میں نہ جاؤ، جب تک پروانگی (اجازت) نہ ہو تم کو۔ اور اگر تم کو کہے کہ پھر (لوٹ) جاؤ، تو

پھر (لوٹ) جاؤ، اسی میں خوب ستھرائی (پاکیزگی) ہے تمہاری، اور

اللہ جو کرتے ہو جانتا ہے۔ **ف**

ف8 کوئی گھر میں نہ ہو تو پروانگی دے رکھی ہو تو خالی گھر میں چلے جاؤ اور نہ دی ہو تو نہ جاؤ اور پھر جاؤ کہے سے برا نہ مانو اس میں آپس میں کی ملاقات صاف رہتی ہے ایک کا دوسرے پر بوجھ نہیں پڑتا۔

۲۹۔ نہیں گناہ تم پر اس میں کہ جاؤ ان گھروں میں جہاں کوئی نہیں بستا اس میں کچھ چیز ہو تمہاری۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو کھولتے (ظاہر کرتے) ہو اور جو چھپاتے ہو۔ **ف**

ف8 شاید سننے والوں کے دل میں آیا ہو گا کہ جس گھر میں کوئی نہیں رہتا تو کس سے پروانگی لیوے یہ ہر وقت پوچھ کر جانا جدے گھر والوں کو ہے اور جو ایک گھر کے لوگ ہیں جیسے لونڈی غلام یا اولاد ان کو ہر وقت پوچھنا ضرور نہیں مگر تین وقت خلوت کے وہ اس سورت کے آخر میں ہے۔

۳۰۔ کہہ دے ایمان والوں کو، نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں، اور تھامتے رہیں اپنے ستر (شرم گاہیں)۔ اس میں خوب ستھرائی (پاکیزگی) ہے ان کی۔ اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 تھامتے رہیں ستر یعنی نہ کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا دکھاویں اور خبر ہے جو کرتے ہیں کفر کی رسم میں اس بات کی قید نہ تھی۔

۳۱۔ اور کہہ دے ایمان والیوں کو، نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنے ستر (شرم گاہیں)، اور نہ دکھائیں اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اس میں سے، اور ڈال لیں اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر۔ اور نہ کھولیں اپنا سنگار، مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا خاوند کے باپ کے، یا اپنے بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے کے، یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنی عورتوں کے، یا اپنے ہاتھ کے مال کے، یا کمیروں (ملازم) کے جو مرد کچھ غرض نہیں رکھتے، یا لڑکوں کے جنھوں نے نہیں پہچانے عورتوں

کے بھید۔ اور نہ دھمکائیں اپنے پاؤں سے کہ جانا پڑے (ظاہر ہو) جو چھپاتی ہیں اپنا سنگار۔ اور توبہ کرو اللہ کے آگے سب مل کر، اے ایمان والو؟ شاید تم بھلائی پاؤ۔ ف

ف8 سنگار میں سے کھلی چیز یا ایسی چیز کو کہا جیسے چٹے کپڑے اور نئی پاپوش یا یہ کہا عورت کو منہ تھوڑا سا اور ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کا پنجہ کھولنا درست ہے ناچاری کو پھر ہاتھ کا کاجل یا انگلی کا چھلا اور باقی بدن اور گہنا ڈھانکنا ضرور ہے غیر سے مگر اپنے محرموں سے چھاتی سے زانوؤں تک اور اپنی عورتیں جو نیک چال کی ہوں ان سے بھی اتنا ضرور ہے اور بدراہ عورتوں سے کنارہ پکڑنا اور کمیرے جن کو غرض نہیں وہ کہ کھانے اور سونے میں غرق ہیں شوخی نہیں رکھتے اور لڑکا

دس برس تک اور اپنا غلام بھی محرم ہے بہت علماء کے نزدیک اور پاؤں کی دھمکی سے معلوم ہوتے ہیں گھونگرو یا گوجری اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے ننگے برابر ہے اور اتنا بھی نہ کھلے تو بہتر ہے۔

۳۲۔ اور بیاہ دو رانڈوں (مجردوں) کو اپنے اندر، اور جو نیک ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں۔ اگر وہ ہوں گے مفلس اللہ ان کو غنی کرے گا اپنے فضل سے۔ اور اللہ سمائی (گنجائش) والا ہے سب جانتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ تین کام میں دیر نہ کر، نماز فرض کا جب وقت آوے، جنازہ جب موجود ہو، رانڈ عورت جب مرد ملے اس کی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اس کا ایمان سلامت نہیں اور جو نیک ہوں لونڈی غلام بیاہ دینے سے مغرور نہ ہوجاویں کہ تمہارا کام چھوڑ دیں۔

۳۳۔ اور آپ کو تھامتے (پاک دامن) رہیں جن کو نہیں ملتا (قدرت نہیں رکھتے) بیاہ (کی)، جب تک مقدور دے ان کو اللہ اپنے فضل سے۔ اور جو لوگ چاہیں لکھا (معاہدہ آزادی) تمہارے ہاتھ کے مال میں، تو ان کو لکھا (معاہدہ آزادی) دے دو اگر سمجھو ان میں کچھ نیکی۔ اور دو ان کو اللہ کے مال سے، جو تم کو دیا ہے۔ اور نہ زور کرو اپنی

چھوکریوں پر بدکاری کے واسطے، اگر وہ چاہیں قید میں (پاک دامن) رہنا، کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا۔ اور جو کوئی ان پر زور کرے تو اللہ ان کی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

ف8 لکھا چاہیں یعنی کسی کا غلام لونڈی کہے کہ میں اتنی مدت میں اتنا تجھ کو کما دوں تو مجھ کو آزاد کر یہ اقرار لکھوالیں اس کو کتابت کہتے ہیں جو اس میں نیکی دیکھے تو لکھ دے نیکی یہ کہ آزاد ہو کر قید سے چھوٹ کر چوری بدکاری نہ کرے گا اور دولتمندوں کو فرمایا کہ ایسے غلام لونڈی کو مال سے مدد کرو تا آزاد ہوویں خواہ مال زکوٰۃ سے اور خواہ خیرات سے اور لونڈیوں سے بدکاری کروانی مال کمانے کو بڑا وبال ہے خواہ وہ

خوش ہوں خواہ وہ ناخوش ہوں ناخوشی پر اور زیادہ وہ مال سب ناپاک ہے اور ناخوشی میں لونڈی بے گناہ ہے ۔

۳۴۔ اور ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں کھلی، اور ایک دستور ان کا (مثالیں ان کی) جو ہو چکے ہیں تم سے آگے (پہلے) اور نصیحت ڈر والوں کو۔ **ف**

ف8 یعنی پہلی امتوں پر بھی ایسے ہی حکم تھے۔

۳۵۔ اللہ روشنی (نور) ہے آسمانوں کی اور زمین کی، کہاوت اس کی روشنی (نور) کی جیسے ایک طاق اس میں ایک چراغ۔ چراغ دھرا

(رکھا) ایک شیشہ میں ۔ شیشہ جیسے ایک تارا ہے جھمکتا، تیل جلتا ہے اس میں ایک درخت برکت کے سے، وہ زیتون ہے، نہ سورج نکلنے کی طرف نہ ڈوبنے کی طرف، لگتا ہے اس کا تیل کہ سلگ اٹھے، ابھی نہ لگی ہو اس کو آگ ۔ روشنی پر روشنی، اللہ راہ دیتا ہے اپنی روشنی (نور) کی جس کو چاہے ۔ اور بتاتا ہے اللہ کہاوتیں لوگوں کو۔ اور اللہ سب چیز جانتا ہے ۔ ف

ف8 یعنی اللہ سے رونق اور بستی ہے زمین اور آسمان کی اس کی مدد نہ ہو تو سب ویران ہو جاویں اور اللہ کی روشنی کی کہاوت ابن عباسؓ نے کہا یہ مومن کے دل میں روشنی ہے کتنے پردوں میں ایک سے ایک تیز روشنی رکھتا ہے سب سے اندر تارا سا ہے اور زیتون نہ

شرق کا نہ غرب کا یعنی باغ کے بیچ کا نہ صبح کی دھوپ کھاوے نہ
شام کی خوب ہرا اور چکنا رہے یا پیغمبر کو فرمایا کہ دل کا نور ملتا ہے ان
سے وہ ملک عرب میں پیدا ہوئے نہ مشرق میں نہ مغرب میں اس کا
تیل بن آگ سلگنے کو تیار رہے یعنی مومن کے دل میں بے ریاضت ان
کی صحبت سے روشنی پیدا ہوتی ہے آگے فرمایا کہ وہ روشنی ملتی ہے
اس سے کہ جن مسجدوں میں کامل لوگ بندگی کرتے ہیں صبح و شام وہاں
لگا رہے۔

۳۶۔ (یہ) ان گھروں میں (ہیں) کہ (جن کے بارے میں) اللہ نے حکم
دیا ان کو بلند (تعظیم) کرنے کا اور وہاں اس کا نام پڑھنے کا، یاد (تسبیح)
کرتے ہیں اس کی وہاں صبح اور شام۔

۳۷۔ وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے، اور نماز کھڑی رکھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈر رکھتے ہیں اس دن کا، جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

۳۸۔ کہ بدلہ دے ان کو اللہ ان کے بہتر سے بہتر کاموں کا اور بڑھتی دے ان کو اپنے فضل سے۔ اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار۔ **ف**

ف8 ایمان کی برکت سے مومن کو نیک عمل کا بدلا ہے اور بد عمل معاف اور کفر کی شامت سے کافر کو بد عمل کی سزا ہے اور نیک عمل خراب یہی فرمایا کہ بہتر سے بہتر کام کا۔

۳۹۔ اور جو لوگ منکر ہیں، ان کے کام جیسے ریت جنگل میں
(سراب)، پیاسا جانے اس کو پانی، یہاں تک کہ جب پہنچا اس پر ان
کو کچھ نہ پایا، اور اللہ کو پایا اپنے پاس، پھر اس کو پورا پہنچا دیا اس کا لکھا۔
اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب۔ ف

ف8 کافر دو طرح کے ہیں ایک عیب کی طرف تاکتے پھر بہک کر
اللہ کا دین چھوڑتے ہیں غلط راہیں پکڑتے ہیں یہ ان کی کہاوت ہے
ریت کو پانی سمجھ کر دوڑے وہاں پانی نہ ملا آخرت میں اپنے گناہوں
کی سزا ملی دوسرے وہ ہیں جو دنیا میں غرق ہیں یا پتھر پوجتے ہیں ان کی
کہاوت آگے بیان فرمائی ان پاس ریت بھی نہیں اندھیرے میں بند
ہو رہے ہیں۔

۴۰۔ یا جیسے اندھیرے گہرے دریا میں، چڑھی آتی ہے اس پر ایک لہر، اس پر ایک لہر، اس کے اوپر ایک بدلی۔ اندھیرے ہیں ایک پر ایک۔ جب نکالے اپنا ہاتھ لگتا نہیں کہ اس کو سوجھے (دکھائی دے)۔ اور جس کو اللہ نے نہ دی روشنی اس کو کہیں نہیں روشنی۔

۴۱۔ تو نے نہ دیکھا، کہ اللہ کی یاد کرتے ہیں جو کوئی ہیں آسمان و زمین میں، اور اڑتے جانور پر کھولے؟ ہر ایک نے جان رکھی اپنی طرح کی بندگی اور یاد۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو کرتے ہیں۔

۴۲۔ اور اللہ کی حکومت ہے آسمان و زمین میں، اور اللہ ہی تک پھر جانا (پلٹنا) ہے۔

۴۳۔ تو نے نہ دیکھ کہ اللہ ہانک لاتا (چلاتا) ہے بادل، پھر ان کو ملاتا ہے، پھر ان کو رکھتا ہے تہ بہ تہ، پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے اس کے بیچ

سے، اور اتارتا ہے آسمان سے اس میں جو پہاڑ ہیں اولوں کے، پھر وہ ڈالتا ہے جس پر چاہے اور بچا دیتا ہے جس سے چاہے۔ ابھی اس کی بجلی کی کوند لے جائے آنکھیں۔

۴۴۔ اللہ بدلتا ہے رات اور دن۔ اس میں دھیان کی جگہ (سبق) ہے آنکھ والوں کو۔

۴۵۔ اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والا ایک پانی سے۔ پھر کوئی ہے کہ چلتا ہے اپنے پیٹ پر، اور کوئی ہے کہ چلتا ہے دو پاؤں پر، اور کوئی ہے کہ چلتا ہے چار پر۔ بناتا ہے اللہ جو چاہتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

۴۶۔ ہم نے اتار دیں آیتیں کھول بتانے والی (واضح)۔ اور اللہ لائے جس کو چاہے سیدھی راہ پر۔

۴۷۔ اور لوگ کہتے ہیں ہم نے مانا اللہ کو، اور رسول کو اور حکم میں
آئے، پھر پھرا جاتا ہے ایک فرقہ ان میں اس پیچھے۔ اور وہ لوگ نہیں
ماننے والے۔

۴۸۔ اور جب ان کو بلائیے اللہ اور رسول کی طرف کہ ان میں قضیہ چکا
دے، تب ہی ایک فرقہ ان میں منہ موڑتے ہیں۔

۴۹۔ اور اگر ان کو کچھ پہنچتا ہو (مل رہا ہو کچھ حق) تو چلے آئیں اس کی
طرف قبول کر کر۔

۵۰۔ کیا ان کے دل میں روگ ہے یا دھوکے میں پڑے ہیں یا ڈرتے
ہیں کہ بے انصافی کرے گا ان پر اللہ اور رسول اس کا؟ کوئی نہیں،
وہی لوگ بے انصاف ہیں۔ **ف**

ف8 دل میں روگ یہ کہ خدا اور رسول کو سچ مانا لیکن حرص نہیں
چھوڑتی کہ کہے پر چلیں جیسے بیمار چاہتا ہے چلے اور پاؤں نہیں اٹھتا۔

۵۱۔ ایمان والوں کی بات یہ تھی، جب بلائے ان کو اللہ اور رسول کی
طرف، فیصلہ کرنے کو ان میں کہ کہیں ہم نے سنا اور مانا۔ اور وہ لوگ
انہی کا بھلا ہے۔

۵۲۔ اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور ڈرتا
ہے اللہ سے اور بچ کر چلے اس (کی نافرمانی) سے، سو وہی لوگ ہیں
مراد کو پہنچے۔

۵۳۔ اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی اپنی تاکید کی قسمیں کہ اگر تو حکم کرے تو سب کچھ چھوڑ نکلیں، تو کہہ قسمیں نہ کھاؤ۔ حکم برداری چاہئیے جو دستور ہے۔ البتہ اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو۔

۵۴۔ تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ پھر اگر تم منہ پھیرو گے، تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا۔ اور اگر اس کا کہا مانو تو راہ (ہدایت) پاؤ۔ اور پیغام والے کا ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

۵۵۔ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں نیک کام، البتہ پیچھے حاکم کرے گا ان کو ملک میں، جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو۔ اور جما دے گا ان کو دین ان کا، جو پسند کر دیا ان کو اور دے گا ان کو ان کے ڈر کے بدلے امن۔ میری بندگی کریں گے۔ شریک

نہ کریں گے میرا کوئی ۔ اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس پیچھے، سو وہی

لوگ ہیں بے حکم ۔ **ف**

ف8 خطاب فرمایا حضرت کے وقت کے لوگوں کو جوان میں نیک

ہیں پیچھے ان کو حکومت دے گا اور جو دین پسند ہے ان کے ہاتھ سے

قائم کرے گا اور وہ بندگی کریں گے بغیر شرک یہ چاروں خلیفوں سے

اور زیادہ پھر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے ان کو بے حکم فرمایا

جو کوئی ان کی خلافت سے منکر ہوا اس کا حال سمجھا گیا ۔

۵۶۔ اور کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور حکم میں چلو رسول

کے، شاید تم پر رحم ہو۔

۵۷۔ نہ خیال کرکہ یہ جو منکر ہیں تھکا دیں گے بھاگ کر ملک میں۔ اور ان کو ٹھکانا آگ ہے، اور بری جگہ ہے پھر جانے کی۔

۵۸۔ اے ایمان والو! پروانگی (اجازت) مانگ کر آئیں تم میں سے جو تمہارے ہاتھ کا مال ہیں، اور جو نہیں پہنچے تم میں عقل کی حد کو تین بار۔ فجر کی نماز سے پہلے، اور جب اتار رکھتے ہو اپنے کپڑے دوپہر میں اور عشاء کی نماز سے پیچھے، یہ تین وقت کھلنے کے ہیں تمہارے۔ کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر ان کے پیچھے، پھرا ہی کرتے ہو ایک دوسرے پاس۔ یوں کھولتا ہے اللہ تمہارے آگے باتیں، اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ **ف**

- - -

ف8 ان تین وقت میں لڑکوں کو اور غلام لونڈی کو بھی پروانگی لینی چاہیئے اور سارے وقتوں میں حاجت نہیں۔

۵۹۔ اور جب پہنچیں لڑکے تم میں عقل کی حد کو تو ویسی پروانگی (اجازت) لیں جیسے لیتے رہے ہیں ان سے اگلے۔ یوں کھول سناتا ہے اللہ تم کو اپنی باتیں۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ ف

۔۔۔

ف8 ویسی پروانگی یعنی ہر وقت خبر کر کر آویں۔

٦٠۔ اور جو بیٹھ رہی ہیں تمہاری عورتوں میں، جن کو توقع نہیں بیاہ کی، ان پر گناہ نہیں کہ اتار رکھیں اپنے کپڑے، یہ نہیں کہ دکھاتی پھریں اپنا سنگار۔ اور اس سے بھی بچیں تو بہتر ہے ان کو۔ اور اللہ سب سنتا ہے جانتا۔ ف

ف8 یعنی بوڑھی عورتیں گھر میں تھوڑے کپڑوں میں رہیں تو درست ہے اور پورا پردہ رکھیں تو اور بہتر۔

٦١۔ نہیں اندھے پر کچھ تکلیف، اور نہ لنگڑے پر تکلیف، اور نہ بیمار (ف ا) پر تکلیف، اور نہیں تکلیف تم لوگوں پر کہ کھالو اپنے گھروں

سے ، یا اپنے باپ کے گھروں سے ، یا اپنی ماں کے گھر سے ، یا اپنے بھائی کے گھر سے ، یا اپنی بہن کے گھر سے ، یا اپنے چچا کے گھر سے ، یا اپنی پھوپھی کے گھر سے ، یا اپنے ماموں کے گھر سے ، یا اپنی خالہ کے گھر سے ، یا جس کی کنجیوں کے مالک ہوئے ہو ، یا اپنے دوست کے گھر سے ، نہیں گناہ تم پر کہ کھاؤ مل کر یا جدا ۔ پھر جب جانے لگو کبھی گھروں میں تو سلام کہو اپنے لوگوں پر نیک دعا ہے اللہ کے ہاں سے برکت کی ستھری ۔ یوں کھولتا ہے اللہ تمہارے آگے باتیں ، شاید تم (سمجھ) بوجھ رکھو۔ **ف ٢**

- - -

ف 18 یعنی جو کام تکلیف کے ہیں وہ ان کو معاف ہیں جہاد اور حج اور جمعہ اور جماعت اور ایسی چیزیں ۔

ف ۲8 یعنی اپنا ئیت کے علاقوں میں کھانے کی چیز کو ہر وقت
پوچھنا ضرور نہیں نہ کھانے والا حجاب کرے نہ گھر والا دریغ کرے
مگر عورت کا گھر اگر اس کے خاوند کا ہو اس کی مرضی چاہیئے اور مل کر
کھاؤ یا جدا یعنی اس کا تکرار دل میں نہ رکھیے کہ کس نے کم کھایا یا کس
نے زیادہ سب نے مل کر پکایا سب نے مل کر کھایا اور اگر ایک شخص
کی مرضی نہ ہو تو پھر ہر گز درست نہیں کسی کی چیز کھانی اور تقید فرمایا
سلام کا آپس کی ملاقات میں اس سے بہتر دعا نہیں جو لوگ اس کو چھوڑ
کر اور لفظ ٹھہراتے ہیں اللہ کی تجویز سے ان کی تجویز بہتر نہیں۔

٦٢ ۔ ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول
پر، اور جب ہوتے ہیں اس کے ساتھ کسی جمع ہونے کے کام میں، تو
چلے نہیں جاتے جب تک اس سے پروانگی (اجازت) نہ لیں ۔ جو
لوگ تجھ سے پروانگی (اجازت) لیتے ہیں، وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو
اور اس کے رسول کو۔ پھر جب پروانگی مانگیں تجھ سے اپنے کسی کام
کو تو دے پروانگی جس کو ان میں تو چاہے، اور معافی مانگ ان کے
واسطے اللہ سے، اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۔

٦٣ ۔ مت ٹھہراؤ بلانا رسول کا اپنے اندر برابر اس کے جو بلاتا ہے تم
میں ایک کو ایک ۔ اللہ جانتا ہے ان لوگوں کو تم میں جو سٹک (کھسک)
جاتے ہیں آنکھ بچا کر۔ سو ڈرتے رہیں جو لوگ خلاف کرتے ہیں اس
کے حکم کا، کہ پڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے ان کو دکھ کی مار۔ **ف**

ف8 حضرت کے بلانے سے فرض ہوتا تھا حاضر ہونا.جس کام کو بلاویں پھر یہ بھی کہ وہاں سے بے حکم چلے نہ جاویں اب بھی یہی چاہیۓ اپنے سرداروں سے کرنا۔

٦٤۔ سنتے ہو اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں۔ اس کو معلوم ہے.جس حال میں تم ہو۔ اور جس دن پھیرے جائیں گے اس کی طرف تو بتائے گا ان کو جو انھوں نے کیا۔ اور اللہ سب چیز جانتا ہے۔

* * *

۲۵۔ الفرقان

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ بڑی برکت ہے اس کی جس نے اتارا فیصلہ (الفرقان) اپنے
بندے پر کہ رہے جہان والوں کو ڈر۔
۲۔ اور وہ جس کی سلطنت آسمان اور زمین کی، اور نہیں پکڑا (بنایا)
اس نے (کسی کو اپنا بیٹا) بیٹا، اور نہیں کوئی اس کا ساجھی (شریک)

راج (بادشاہی) میں، اور بنائی ہر چیز، پھر ٹھیک کیا اس کو ماپ کر (مقرر کی تقدیر)۔

۳۔ اور لوگوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے (علاوہ) کتنے حاکم جو نہیں بناتے کچھ چیز اور آپ بنتے ہیں، اور نہیں مالک اپنے حق میں برے کے نہ بھلے کے، اور نہیں مالک مرنے کے نہ جینے کے اور نہ جی اٹھنے کے۔

۴۔ اور کہنے لگے جو منکر ہیں اور کچھ نہیں یہ مگر جھوٹ باندھ لایا ہے اور ساتھ دیا ہے اس کا اس میں اور لوگوں نے۔ سو آئے بے انصافی اور جھوٹ پر۔

۵۔ اور کہنے لگے، یہ نقلیں ہیں اگلوں کی، جو لکھ لایا ہے، سو وہی لکھوائی جاتی ہیں اس پاس صبح و شام۔ **ف**

- - -

ف8 اول نماز کا وقت مقرر تھا صبح و شام مسلمان حضرت پاس جمع ہوتے جو نیا قرآن اترا ہوتا لکھ لیتے یاد کرنے کو اس کافریوں کہنے لگے۔

٦۔ تو کہہ، اس کو اتارا ہے اس شخص (ذات) نے جو جانتا ہے چھپے بھید آسمانوں میں اور زمین میں، مقرر (بیشک) وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

- - -

ف8 یعنی اپنی بخشش اور مہر ہی سے یہ اتارا۔

۷۔ اور کہنے لگے یہ کیسا رسول ہے کھاتا ہے کھانا اور پھرتا ہے
بازاروں میں۔ کیوں نہ اترا اس کی طرف کوئی فرشتہ کہ رہتا اس کے
ساتھ ڈرانے کو؟
۸۔ یا اترتا اس کے پاس خزانہ، یا ہو جاتا اس کو ایک باغ، کہ کھایا کرتا
اس میں سے۔ اور کہنے لگے بے انصاف، تم ساتھ پکڑتے ہو یہ ایک
مرد جادو مارے (سحر زدہ) کا۔
۹۔ دیکھ کیسی بٹھائیں تجھ پر کہاوتیں اور بہکے، اب پا نہیں سکتے راہ۔
۱۰۔ بڑی برکت ہے اس کی جو اگر چاہے (تو عطا) کر دے تجھ کو اس
سے بہتر (جو یہ کہتے ہیں)، (ایسے) باغ، (کہ جن کے) نیچے بہتی
نہریں، اور کر (بنا) دے تجھ کو (تیرے لئے) محل۔

۱۱۔ کوئی نہیں، وہ جھٹلاتے ہیں قیامت کو، اور ہم نے تیار کی ہے جو
کوئی جھٹلائے قیامت کو اس کے واسطے آگ۔

۱۲۔ جب وہ دیکھے گی ان کو، دور جگہ سے سنیں گے اس کا جھنجھلانا
(غیض و غضب) اور چلانا۔

۱۳۔ اور جب ڈالے جائیں گے اس میں ایک جگہ تنگ، ایک زنجیر میں
کئی بندھے پکاریں گے اس جگہ موت کو۔

۱۴۔ مت پکارو آج ایک مرنے کو اور پکارو بہت سے مرنے کو۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایک بار مریں تو چھوٹ جائیں دن میں ہزار بار مرنے
سے بدتر حال ہوتا ہے۔

۱۵۔ تو کہہ بھلا یہ چیز بہتر ہے یا باغ ہمیشہ رہنے کا (ابدی جنت) جس کا
وعدہ ملا پرہیزگاروں کو۔ وہ ہوگا ان کا بدلہ (جزا) اور پھر جانے کی جگہ
(آخری ٹھکانا)۔
۱۶۔ ان کو وہاں ہے جو چاہیں، رہا کریں ہمیشہ۔ ہو چکا تیرے رب
کے ذمے وعدہ مانگا پہنچتا (واجب الادا)۔
۱۷۔ اور جس دن جمع کر بلائے گا ان کو اور جن کو پوجتے ہیں اللہ کے
سوا، پھر ان سے کہے گا یہ تم نے بہکایا میرے ان بندوں کو یا وہ آپ
بہکے راہ سے۔
۱۸۔ بولیں گے پاک ہے ہم کو بن نہ آتا (یہ مناسب نہ) تھا کہ پکڑیں
تیرے بغیر (علاوہ) کوئی رفیق (مولیٰ)، لیکن تو نے ان کو برتنے
(خوب فائدہ) دیا، اور ان کے باپ دادوں کو، یہاں تک کہ بھول

(غافل ہو) گئے (تیری) یاد (سے)۔ اور یہ تھے لوگ کھپنے (ہلاکت) والے۔

۱۹۔ سو وہ تو جھٹلا چکے تم کو تمہاری بات میں اب تم نہ پھیر (گھماؤ) دے سکتے ہو، نہ مدد کر سکتے ہو۔ اور جو کوئی تم میں گنہگار ہے اس کو ہم چکھائیں گے بڑی مار۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی عذاب پھیر دینا یا بات پلٹ ڈالنا۔

۲۰۔ اور جتنے بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے رسول، سب کھاتے تھے کھانا، اور پھرتے تھے بازاروں میں۔ اور ہم نے رکھا ہے تم میں

ایک دوسرے کے جانچنے کو (تاکہ) دیکھیں (تم) ثابت (قدم)

رہتے ہو؟ اور تیرا رب سب دیکھتا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پیغمبر ہیں کافروں کا ایمان جانچنے کو اور کافر ہیں پیغمبروں کا

صبر جانچنے کو۔

۲۱۔ اور بولے جو لوگ امید نہیں رکھتے کہ ہم سے ملیں گے، کیوں نہ

اترے ہم پر فرشتے؟ یا ہم دیکھتے اپنے رب کو۔ بہت بڑائی رکھتے ہیں

اپنے جی میں، اور سر چڑھ (سرکشی کر) رہے ہیں بڑی شرارت

(سرکشی) میں۔

۲۲۔ جس دن دیکھیں گے فرشتے، کچھ خوشخبری نہیں اس دن
گنہگاروں کو، اور کہیں گے، کہیں روکی جائے کوئی اوٹ۔

۲۳۔ اور ہم پہنچے ان کے کاموں پر، جو کئے تھے، پھر کر ڈالا اس کو خاک
اڑتی۔

۲۴۔ بہشت کے لوگ اس دن خوب رکھتے ہیں ٹھکانا، اور خوب جگہ
دوپہر کے آرام کی۔

۲۵۔ اور جس دن پھٹ جائے آسمان بدلی سے، اور اتارے فرشتے
اتار الگا کر (کثرت سے)۔

۲۶۔ راج اس دن سچا ہے رحمٰن کا۔ اور رہے وہ دن منکروں پر
مشکل۔

۲۷۔ اور جس دن کاٹ کاٹ کر کھائے گا گنہگار اپنے ہاتھ، کہے گا8
کسی طرح میں نے پکڑی ہوتی رسول کے ساتھ راہ۔

۲۸۔ اے خرابی میری کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے فلانے کی دوستی۔

۲۹۔ اس نے بہکا دیا مجھ کو نصیحت سے، مجھ تک پہنچے پیچھے۔ اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا۔

۳۰۔ اور کہا رسول نے، اے رب میرے! میری قوم نے ٹھہرایا اس قرآن کو جھک جھک (بک بک)۔

۳۱۔ اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن، گنہگاروں میں سے۔ اور بس (کافی) ہے تیرا رب راہ دکھانے کو، اور مدد کرنے کو۔

ف

ف8 کافر بہکایا کریں جس کو اللہ چاہے گا راہ پر لاوے گا۔

۳۲۔ اور کہنے لگے وہ لوگ جو منکر ہیں، کیوں نہ اترا اس پر قرآن سارا ایک جگہ ۔ اسی طرح اتارنا تھا تا (کہ) ثابت (قدم) رکھیں ہم اس سے تیرا دل، اور پڑھ سنایا (اتارا) ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ہر بات کے وقت اس کا جواب آتا رہے تو پیغمبر کا دل ثابت رہے۔

۳۳۔ اور نہیں لاتے تجھ پاس کوئی کہاوت کہ ہم نہیں پہنچاتے تجھ کو ٹھیک بات، اور اس سے بہتر کھول کر (وضاحت سے)۔

۳۴۔ جو لوگ گھیرے آئیں گے اوندھے پڑے منہ پر دوزخ کی طرف، انہی کا برا درجہ ہے اور بہت بہکے ہیں راہ سے۔

۳۵۔ اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب اور ٹھہرایا اس کے ساتھ اس کا بھائی ہارون کام بٹانے والا (مددگار)۔

۳۶۔ پھر کہا ہم نے، تم دونوں جاؤ ان لوگوں پاس جنہوں نے جھٹلائیں ہماری باتیں۔ پھر دے مارا (ہلاک کر دیا) ہم نے ان کو اکھاڑ کر (پوری طرح)۔

۳۷۔ اور نوح کی قوم کو، جب انہوں نے جھٹلایا پیغام لانے والوں کو، ہم نے ان کو ڈبو دیا اور کیا ان کو لوگوں کے حق میں نشانی۔ اور رکھی ہے ہم نے گنہگاروں کے واسطے دکھ کی مار۔

۳۸۔ اور عاد کو اور ثمود کو اور کنوئیں والوں کو، اور کتنی سنگتیں (قومیں) اس بیچ میں بہت۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کنویں والے کہتے ہیں ایک امت نے اپنے رسول کو کنویں

میں موندا پھر ان پر عذاب آیا تب وہ رسول خلاص ہوا۔

۳۹۔ اور سب کو کہہ سنائیں ہم نے (دوسروں کی) کہاوتیں، اور سب

کو کھو (ہلاک کر) دیا ہم نے کھپا کر (پوری طرح)۔

۴۰۔ اور یہ لوگ ہو آئے ہیں اس بستی پاس جن پر برسایا برا برساؤ۔ کیا

دیکھتے نہ تھے اس کو؟ نہیں، پر امید نہیں رکھتے جی اٹھنے کی۔

۴۱۔ اور جہاں تجھ کو دیکھا کچھ کام نہیں تجھ سے مگر ٹھٹھے (مذاق)

کرنے۔ کیا یہی ہے جس کو بھیجا اللہ نے پیغام دے کر؟

۴۲۔ یہ تو لگا ہی تھا کہ بچلائے (برگشتہ کر دیتا) ہم کو ہمارے ٹھاکروں

(معبودوں) سے، کبھی ہم نہ ثابت (قدم) رہتے ان پر۔ اور آگے

جانیں گے جس وقت دیکھیں گے عذاب کو کون بہت بچلا (بھٹکا)

ہے راہ سے۔

۴۳۔ بھلا دیکھ تو، جس نے پوجنا پکڑا اپنی چاؤ کا۔ کہیں تو لے سکتا ہے

اس کا ذمہ؟

۴۴۔ یا تو خیال رکھتا ہے کہ بہت ان میں سنتے یا سمجھتے ہیں؟ اور کچھ

نہیں، وہ برابر ہیں چوپایوں کے، بلکہ وہ بہکے ہیں بہت راہ سے۔

۴۵۔ تو نے نہ دیکھا اپنے رب کی طرف کیسی لمبی کیں پرچھائیں؟ اور

اگر چاہتا اس کو ٹھہرا رکھتا، پھر ہم نے ٹھہرایا سورج اس کا راہ بتانے

والا۔

۴۶۔ پھر کھینچ لیا اس کو اپنی طرف سہج سہج سمیٹ کر۔ **ف**

ف8 اول ہر چیز کا سایہ لنبا پڑتا ہے پھر جس طرف سورج چلتا ہے اس کے مقابل سایہ ہٹتا ہے جب تک کہ جڑ میں آ لگے اپنی طرف کھینچ لیا یہ کہ اپنی اصل کو جا لگتا ہے سب کی اصل اللہ ہے۔

۴۷۔ اور وہی ہے جس نے بنا دی تم کو رات اوڑھنا اور نیند آرام، اور دن بنا دیا اٹھ نکلنا۔

۴۸۔ اور وہی ہے جس نے چلائیں بادیں (ہوائیں)، خوشخبریاں لاتیں اس کی مہر (رحمت) سے آگے۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی ستھرائی (پاک) کرنے کا۔

۴۹۔ کہ جلاویں (زندہ کریں) اس سے مر گئے دیس کو، اور پلائیں اس کو اپنے بنائے (پیدا کئے) بہت چوپایوں اور آدمیوں کو۔

۵۰۔ اور طرح طرح بانٹا اس کو ان کے بیچ میں تا (کہ) دھیان رکھیں (نصیحت پکڑیں)۔ پھر نہیں رہتے بہت لوگ بن ناشکری کیئے۔

۵۱۔ اور اگر ہم چاہتے اٹھاتے ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا۔

۵۲۔ سو تو کہا نہ مان منکروں کا، اور مقابلہ کر ان کا اس سے بڑے زور سے۔ ف

ف8 یعنی نبی کا آنا تعجب نہیں اللہ چاہے نبیوں کی بہتات کر دے ہر بستی میں ایک نبی سو تو شبہ نہ کھا کافروں کے انکار سے۔

۵۳۔ اور وہی ہے جس نے ملے چلائے دو دریا، یہ (ایک) میٹھا ہے پیاس بجھاتا، اور یہ (ایک) کھاری ہے کڑوا۔ اور رکھا ان دونوں کے بیچ پردا اور اوٹ (رکاوٹ) روکی (جو دونوں کو ملنے سے روکتی ہے)۔

۵۴۔ اور وہی ہے جس نے بنایا ہے پانی سے آدمی، پھر ٹھہرایا اس کا جد (نسب) اور سسرال۔ اور ہے تر کا رب سب کر سکتا۔ ف

ف8 اپنی اولاد کا جد ہے اور جہاں ان کا بیاہ ہو ان کی سسرال ہے اور رب سب کر سکتا ہے یعنی مارے پھر جلائے۔

۵۵۔ اور پوجتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر وہ چیز، کہ نہ بھلا کرے ان کا نہ برا۔ اور ہیں منکر اپنے رب کی طرف سے پیٹھ دے رہا۔

۵٦۔ اور تجھ کو ہم نے بھیجا، یہی خوشی اور ڈر سنانے کو۔

۵۷۔ تو کہہ، میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ مزدوری، مگر جو کوئی
چاہے کہ لے رکھے اپنے رب کی طرف راہ۔

۵۸۔ اور بھروسہ کر اس جیتے پر جو نہیں مرتا، اور یاد کر اس کی خوبیاں۔
اور وہ بس (کافی) ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبر دار۔

۵۹۔ جس نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ ہے چھ
دن میں، پھر قائم (جلوہ فرما) ہوا تخت پر۔ وہ بڑی مہر والا (رحمن
ہے)، سو پوچھ اس سے جو اس کی خبر رکھتا ہو۔

٦۰۔ اور جب کہئیے ان کو، سجدہ کرو رحمٰن کو۔ کہیں، رحمٰن کیا ہے؟ کیا
سجدہ کرنے لگیں گے ہم جس کو تو فرمائے گا؟ اور بڑھتا رہے ان کا
انکار بدکنا۔ (سجدہ)

۶۱۔ بڑی برکت ہے اس کی جن نے بنائے آسمان میں برج، اور رکھا اس میں چراغ اور چاند اجالا کرنے والا۔ ف

ف8 آسمان کے بارہ حصے ان کا نام برج ہر ایک ستاروں کا پتہ یہ حدیں رکھی ہیں حساب کو۔

۶۲۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن، بدلتے، اس کے واسطے جو چاہے دھیان رکھنا یا شکر کرنا۔ ف

ف8 بدلتے یا تو بڑھنا گھٹنا یا آنا جانا یا یہ کہ ایک دوسرے کا بدلا دن
کا کام رہ گیا رات کو کیا رات کا دن کو۔

٦٣۔ اور بندے رحمٰن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر دبے پاؤں، اور
جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایسوں سے لگتے نہیں نہ ان میں شامل ہوں نہ ان سے
لڑیں۔

٦۴ ۔ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے آگے سجدے میں اور
کھڑے ۔ ف

۔۔۔

ف8 رکوع کو نہیں کہا رکوع بہت لنبا نہیں ہوتا ۔

٦۵ ۔ اور وہ جو کہتے ہیں، اے رب! ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب،
بیشک اس کا عذاب بڑی چٹی (خسارہ) ہے ۔
٦٦ ۔ وہ بری جگہ ہے ٹھہراؤ کی، اور بری جگہ رہنے کی ۔
٦٧ ۔ اور وہ کہ جب خرچ کرنے لگیں، نہ اڑائیں (اصراف کریں) اور
نہ تنگی (بخل) کریں، اور ہے اس کے بیچ ایک سیدھی گزران (معتدل
خرچ) ۔

٦٨ ۔ اور وہ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ اور حاکم کو اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کی اللہ نے، مگر جہاں چاہئیے، اور بدکاری (زنا) نہیں کرتے، اور جو کوئی کرے یہ کام وہ بھڑے گناہ سے ۔ ف

ف8 مگر جہاں چاہیئے رسول ﷺ نے فرمایا مسلمان کی جان نہیں مارنی سوا تین گناہ پر خون کے بدلے میں یا بدکاری میں سنگسار کرنا یا راہ لوٹنے پر مارنا۔

٦٩ ۔ دونا ہوا اس کو عذاب دِن قیامت کے، اور پڑا رہے اس میں خوار ہو کر۔ ف

- - -

ف8 یعنی اور گناہوں سے یہ گناہ بڑے ہیں۔

۷۰۔ مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک، سو ان کو بدل دے گا اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ **ف**

- - -

ف8 بدل دے گا یعنی گناہوں کی جگہ نیکیوں کی توفیق دے گا اور کفر کے گناہ معاف کرے گا۔

۷۱۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور کرے کام نیک، سو وہ پھر (پلٹ) آتا ہے اللہ کی طرف پھر (پلٹ) آنے کی جگہ۔ ف

ف8 پہلا ذکر تھا کفر کے گناہوں کا جو پیچھے ایمان لایا یہ ذکر ہے اسلام میں گناہ کرنے کا وہ بھی جب توبہ کرے یعنی پھرے اپنے کام سے تو اللہ کے ہاں جگہ پاوے۔

۷۲۔ اور وہ جو شامل نہیں ہوتے جھوٹے کام میں، اور جب ہو نکلیں کھیل کی باتوں پر نکل جائیں بزرگی رکھ کر۔ ف

ف8 یعنی گناہ میں شامل نہیں اور کھیل کی باتوں کی طرف دھیان
نہیں کرتے نہ اس میں شامل نہ ان سے لڑیں۔

۷۳۔ اور وہ کہ جب ان کو سمجھا ئیے ان کے رب کی باتیں، نہ ہو پڑیں
ان پر بہرے اندھے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی دھیان سے سنیں۔

۷۴۔ اور وہ جو کہتے ہیں، اے رب! دے ہم کو ہماری عورتوں کی
طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہم کو

پرہیزگاروں کے آگے۔ ف

۔۔۔

ف8 آنکھ کی ٹھنڈک یہ کہ وہ اپنی راہ پر ہوں ہم پرہیزگاروں کے

آگے ہوں وہ ہمارے پیچھے۔

۷۵۔ ان کو بدلہ ملے گا کوٹھوں کے جھروکے (محل)، اس پر کہ
ٹھہرے (صبر کرتے) رہے، اور لینے (استقبال کو) آئیں گے ان کو

وہاں دعا اور سلام کہتے۔ ف

ف8 یعنی فرشتے آگے آگے لے جاویں گے۔

۷۶۔ رہا کریں ان میں۔ خوب جگہ ہے ٹھہراؤ کی، اور خوب جگہ رہنے کی۔ **ف**

ف8 یعنی ایسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرنا ملے تو بھی غنیمت ہے ان کا تو وہ گھر ہے۔

‹‹۔ تو کہہ، پرواہ نہیں رکھتا میرا رب تمہاری، اگر تم اس کو نہ پکارا کرو۔ سو تم جھٹلا چکے، اب آگے ہوتا ہے بھینٹا (سزا جس سے جان چھڑانی محال ہو)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی بندہ مغرور نہ ہو خاوند کو اس کی التجا پر رحم کرتا ہے اب ہوتا ہے بھینٹا یعنی لڑائی جہاد۔

* * *

۲۶۔ الشعراء

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ طاسین میم۔
۲۔ یہ آیتیں ہیں کھول سنائی کتاب کی (جو اپنا مدعا صاف صاف بیان کرتی ہیں)۔
۳۔ شاید تو گھونٹ مارے اپنی جان اس پر کہ وہ یقین نہیں کرتے۔

۴۔ اگر ہم چاہیں اتار دیں ان پر آسمان سے ایک نشانی، پھر رہ جائیں ان کی گردنیں اس کے آگے نیچی (جھکی ہوئی)۔

۵۔ اور نہیں پہنچتی ان پاس کوئی نصیحت رحمٰن سے نئی، جس سے منہ نہیں موڑتے۔

۶۔ سو یہ جھٹلا چکے، اب پہنچے گی ان پر حقیقت اس بات کی جس پر ٹھٹھے (مذاق) کرتے تھے۔

۷۔ کیا نہیں دیکھتے زمین کو، کتنی اگائی ہم نے اس میں ہر بھانت بھانت (طرح طرح کی) چیزیں خاصی؟

۸۔ اس میں البتہ نشان ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے۔

۹۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔ **ف**

ف8 یعنی نہ ماننے پر جلد عذاب نہیں بھیجتا۔

۱۰۔ اور جب پکارا تیرے رب نے موسیٰ کو، کہ جا اس قوم گنہگار پاس۔

۱۱۔ قوم فرعون پاس۔ کیا اس کو ڈر نہیں۔

۱۲۔ بولا اے رب! میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو جھٹلائیں۔

۱۳۔ اور رک جاتا ہے میرا جی، اور نہیں چلتی میری زبان، سو پیغام دے ہارون کو۔

۱۴۔ اور ان کو ہے مجھ پر ایک گناہ کا دعویٰ سو ڈرتا ہوں کہ مجھ کو مار ڈالیں۔

۱۵۔ فرمایا کوئی (ہرگز ایسا) نہیں! تم دونوں جاؤ لے کر ہماری نشانیاں، ہم ساتھ تمہارے سنتے ہیں۔

۱۶۔ سو جاؤ فرعون پاس اور کہو، ہم پیغام لائے ہیں جہان کے صاحب کا۔

۱۷۔ کہ چلائے (روانہ کرے) ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو۔ **ف**

ف8 بنی اسرائیل کا وطن تھا ملک شام حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے حضرت یوسفؑ کے سبب مصر میں آ رہے کئی مدت گذری اب حق تعالیٰ نے ان کو ملک شام دینا چاہا فرعون ان کو نہ چھوڑتا تھا کہ ان سے کام لیتا بیگار میں۔

۱۸ ۔ بولا، ہم نے پالا نہیں تجھ کو اپنے اندر لڑکا سا؟ اور رہا تو ہم میں
اپنی عمر میں سے کئی برس۔

۱۹ ۔ اور کر گیا تو اپنا وہ کام جو کر گیا، اور تو ہے ناشکر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ایک قبطی کا خون ہوا تھا ان سے سورۃ قصص میں آوے گا۔

۲۰ ۔ کہا، کیا تو ہے میں نے وہ اور میں تھا چوکنے والا۔

۲۱ ۔ پھر بھاگا میں تم سے، جب تمہارا ڈر دیکھا، پھر بخشا مجھ کو میرے
رب نے حکم، اور ٹھہرایا مجھ کو پیغام پہچانے والا۔

۲۲ ۔ اور وہ احسان ہے جو تو مجھ پر رکھے (اس لئے کہ) غلام کر لئے تو
نے بنی اسرائیل۔

۲۳۔ بولا فرعون، کیا معنی جہان کا صاحب؟

۲۴۔ کہا، صاحب آسمان وزمین کا، اور جو ان کے بیچ ہے۔ اگر تم
یقین کرو۔

۲۵۔ بولا اپنے (ارد) گرد والوں سے، (کیا) تم نہیں سنتے ہو (جو یہ کہہ رہا
ہے)؟

۲۶۔ کہا، صاحب تمہارا، اور صاحب تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔

۲۷۔ (فرعون) بولا (حاضرین سے) تمہارا پیغام والا، جو تمہاری
طرف بھیجا ہے، سو باؤلا (دیوانہ) ہے۔

۲۸۔ کہا (موسیٰ نے)، رب مشرق اور مغرب کا، اور جو ان کے بیچ
ہے۔ اگر تم بوجھ (سمجھ) رکھتے ہو۔ **ف**

ف8 حضرت موسیٰؑ ایک بات کہے جاتے تھے اللہ کی قدرتیں پتے بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو ابھارتا تھا کہ ان کو یقین نہ آجائے۔

۲۹۔ (فرعون) بولا، اگر تو نے ٹھہرایا کوئی اور حاکم میرے سوا، تو مقرر (ضرور) ڈالوں گا تجھ کو قید میں۔

۳۰۔ کہا (موسیٰ نے)، اور جو لایا ہوں تیرے پاس ایک چیز کھول دینے والی (واضح)؟

۳۱۔ (فرعون) بولا، تو وہ چیز لا اگر تو سچ کہتا ہے۔

۳۲۔ پھر ڈال دی (موسیٰ نے) اپنی لاٹھی، تو اسی وقت وہ ناگ ہو گئی صریح (سچ مچ)۔

۳۳۔ اور اندر سے نکالا اپنا ہاتھ، تو اسی وقت چٹا (سفید) ہے دیکھنے والوں کے سامنے۔

۳۴۔ (فرعون) بولا، اپنے (ارد) گرد کے سرداروں سے، یہ کوئی جادوگر ہے پڑھا (ماہر)۔

۳۵۔ چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو تمہارے دیس سے اپنے جادو کے زور سے۔ سو اب کیا حکم (مشورہ) دیتے ہو؟

۳۶۔ بولے ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو، اور بھیج شہروں میں نقیب۔

۳۷۔ لے آئیں تیرے پاس جو بڑا جادوگر ہو پڑھا (ماہر)۔

۳۸۔ پھر اکٹھے کیے جادوگر، وعدہ پر ایک مقرر دن کے۔

۳۹۔ اور کہہ دیا لوگوں کو، تم بھی اکٹھے ہوتے ہو۔

۴۰۔ شاید ہم راہ پکڑیں جادوگروں کی اگر ہو جائیں وہی زبر (غالب)۔

۴۱۔ پھر جب آئے جادو گر، کہنے لگے فرعون سے بھلا کچھ ہمارا نیگ (اجر) بھی ہے؟ اگر ہو جائیں ہم زبر (غالب)۔

۴۲۔ (فرعون) بولا البتہ! تم اس وقت نزدیک والوں (مقربین) میں ہو گے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی میرے مصاحب رہو گے۔

۴۳۔ کہا ان کو موسیٰ نے ڈالو جو تم ڈالتے ہو۔

۴۴۔ پھر ڈالیں انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں، اور بولے، فرعون کے اقبال سے ہم ہی زبر (غالب) رہے۔

۴۵۔ پھر ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا، پھر تبھی وہ نگلنے لگا جو سانگ

(سوانگ) انہوں نے بنایا تھا۔

۴۶۔ پھر اوندھے گرے جادوگر سجدہ میں۔

۴۷۔ بولے، ہم نے مانا جہان کے رب کو۔

۴۸۔ جو رب موسیٰ اور ہارون کا۔

۴۹۔ بولا تم نے اس کو مان لیا، ابھی میں نے حکم نہیں دیا تم کو۔ مقرر

(ضرور) وہ تمہارا بڑا ہے، جس نے تم کو سکھایا جادو۔ سو اب معلوم

کرو گے۔ **ف** البتہ کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں، اور

سولی چڑھاؤں تم سب کو۔

ف8 تمہارا بڑا کہا رب کو یعنی موسیٰ اور تم ایک استاد کے شاگرد ہو۔

۵۰۔ بولے کچھ ڈر نہیں، ہم کو اپنے رب کی طرف پھر (پلٹ) جانا
ہے۔
۵۱۔ ہم غرض رکھتے ہیں کہ بخشے ہم کو رب ہمارا تقصیریں (خطائیں)
ہماری، اس واسطے کہ ہم ہوئے پہلے قبول کرنے والے۔
۵۲۔ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، کہ رات کو لے نکل میرے
بندوں کو، البتہ تمہارے پیچھے لگیں گے۔
۵۳۔ پھر بھیجے فرعون نے شہروں میں نقیب۔
۵۴۔ (اور کہلا بھیجا) یہ لوگ جو ہیں سو ایک جماعت ہیں تھوڑی سی۔
۵۵۔ اور (واقع یہ ہے کہ) وہ مقرر ہم سے جی جلے ہیں۔
۵۶۔ اور ہم سارے خطرہ رکھتے ہیں۔
۵۷۔ پھر نکالا ہم نے ان کو باغ چھوڑ کر اور چشمے۔

۵۸۔ اور خزانے اور گھر خاصے۔

۵۹۔ اسی طرح! اور ہاتھ لگائیں یہ چیزیں بنی اسرائیل کو۔

٦٠۔ پھر پیچھے پڑے ان کے سورج نکلتے۔

٦١۔ پھر جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں، کہنے لگے موسیٰ کے لوگ

ہم تو پکڑے گئے۔

٦٢۔ کہا کوئی (ہرگز) نہیں! میرے ساتھ ہے میرا رب، مجھ کو راہ بتا

دے گا۔

٦٣۔ پھر حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو، کہ مارا اپنے عصا سے دریا کو۔ پھر

پھٹ گیا، تو ہو گئی ہر پھانک (ٹکڑا) جیسے بڑا پہاڑ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ایک رات اللہ کے حکم سے شہر مصر میں وبا پڑی ہر گھر بڑا بیٹا مر گیا اور بنی اسرائیل کو آگے سے حکم تھا کہ تیار رہیں اس رات میں نکل کھڑے ہوئے پھر کئی دن لگے ان کو ماتم میں آکر فرعون کی تاکید سے سب نکل کر پیچھے لگے دریائے قلزم پر جا ملے ۔

۶۴ ۔ اور پاس پہنچایا ہم نے اس جگہ دوسروں کو۔

۶۵ ۔ اور بچا دیا ہم نے موسیٰ کو، اور جو لوگ تھے اس کے ساتھ سارے ۔ ف

- - -

ف8 پانی پھٹ کر اٹھا بارہ جگہ سے پھٹ کر گلیاں پڑ گئیں بارہ قبیلہ بنی اسرائیل اس میں پیٹھے بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہ گئے۔

٦٦۔ پھر ڈبو دیا ان دوسروں کو۔

٦٧۔ اس چیز میں ایک نشانی ہے۔ اور نہیں وہ بہت لوگ ماننے والے۔

٦٨۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔ ف

ف8 یہ سنا دیا کہ ہمارے حضرت کو کہ مکہ کے فرعون بھی مسلمانوں کے پیچھے نکلیں گے لڑائی کو پھر وطن سے باہر تباہ ہوں گے بدر کے دن جیسے فرعون تباہ ہوا۔

۶۹۔ اور سنا ان کو خبر ابراہیم کی۔

۷۰۔ جب کہا اپنے باپ کو اور اس کی قوم کو، تم کیا پوجتے ہو؟

۷۱۔ وہ بولے، ہم پوجتے ہیں مورتوں کو، پھر سارے دن اس پاس لگے بیٹھے رہیں۔

۷۲۔ کہا، کچھ سنتے ہیں تمہارا؟ جب پکارتے ہو۔

۷۳۔ یا بھلا کرتے ہیں تمہارا یا برا؟

۷۴۔ بولے نہیں! پر ہم نے پائے اپنے باپ دادے یہی کرتے۔

۷۵۔ کہا، بھلا دیکھتے ہو؟ جن کو پوجتے رہے ہو۔

۷۶۔ تم اور تمہارے باپ دادے اگلے۔

۷۷۔ سو وہ میرے غنیم (دشمن) ہیں، مگر جہان کا صاحب۔

۷۸۔ جس نے مجھ کو بنایا (پیدا کیا)، سو وہی مجھ کو سوجھ (رہنمائی) دیتا ہے۔

۷۹۔ اور وہ جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

۸۰۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی چنگا (صحت یاب) کرتا ہے۔

۸۱۔ اور وہ جو مجھ کو مارے گا، پھر جلاوے (زندہ کرے) گا۔

۸۲۔ اور وہ جو مجھ کو توقع ہے کہ بخشے میری تقصیر (خطائیں) دن انصاف کے۔

۸۳۔ اے رب! دے مجھ کو حکم، اور ملا مجھ کو نیکوں میں۔

۸۴۔ اور رکھ میرا بول سچا پچھلوں (بعد والوں) میں۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آخرزمان میں میرے گھرانے سے نبی ہو اور امت ہو اور میرا دین تازہ کریں۔

۸۵۔ اور کر مجھ کو وارثوں میں نعمت کے باغ کے۔

۸٦۔ اور معاف کر میرے باپ کو، وہ تھا راہ بھولوں میں۔

۸۷۔ اور رسوا نہ کر مجھ کو جس دن جی کر اٹھیں۔

۸۸۔ جس دن نہ کام آئے کوئی مال نہ بیٹے۔

۸۹۔ مگر جو کوئی آیا اللہ پاس لے کر دل چنگا (قلب سلیم)۔

۹۰۔ اور پاس لائے بہشت واسطے ڈر والوں کے۔

۹۱۔ اور نکالی دوزخ سامنے بے راہوں کے۔

۹۲۔ اور کہیۓ ان کو کہاں ہیں؟ جن کو پوجتے تھے۔

۹۳۔ اللہ کے سوا۔ کچھ مدد کرتے ہیں تمہاری یا بدلہ لے سکتے؟

۹۴۔ پھر اوندھے ڈالے اس میں وہ اور سب بے راہ۔

۹۵۔ اور لشکر ابلیس کے سارے۔

۹۶۔ کہیں گے جب وہ وہاں جھگڑنے لگیں۔

۹۷۔ قسم اللہ کی! ہم تھے صریح غلطی میں۔

۹۸۔ جب تم کو برابر کرتے تھے جہان کے صاحب کے۔

۹۹۔ اور ہم کو راہ سے بھلایا سو ان گنہگاروں نے۔

۱۰۰۔ پھر کوئی نہیں ہماری سفارش کرنے والا۔

۱۰۱۔ اور نہ کوئی دوست محبت کرنے والا۔

۱۰۲۔ سو کسی طرح ہم کو پھر (دوبارہ) جانا ہو، تو ہم ہوں ایمان والوں

میں۔

۱۰۳۔ اس بات میں نشانی ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے

والے۔

۱۰۴۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔

۱۰۵۔ جھٹلایا نوح کی قوم نے پیغام لانے والوں کو۔

۱۰۶۔ جب کہا ان کو ان کے بھائی نوح نے، کیا تم کو ڈر نہیں؟

۱۰۷۔ میں تمہارے واسطے پیغام لانے والا ہوں معتبر۔

۱۰۸۔ سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔

۱۰۹۔ اور مانگتا نہیں میں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر)۔ میرا نیگ

(اجر) ہے اسی جہان کے صاحب پر۔

۱۱۰۔ سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔

۱۱۱۔ بولے کیا ہم تجھ کو مانیں؟ اور تیرے ساتھ ہو رہے ہیں کمینے۔

۱۱۲۔ کہا مجھ کو کیا جاننا ہے جو کام وہ کر رہے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 کمینے کہا محنتی لوگوں کو ہر پیغمبر کے ساتھ اول غریب ہوئے ہیں سو فرمایا کہ مجھ کو ان کا صدق قبول ہے ان کے کام سے کیا غرض کہ ان کا پیشہ کیا ہے۔

۱۱۳۔ ان کا حساب پوچھنا میرے رب ہی کا کام ہے، اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

۱۱۴۔ اور میں ہانکنے (دھکارنے) والا نہیں ایمان لانے والوں کو۔

۱۱۵۔ میں تو یہی ڈر سنا دینے والا ہوں کھول کر (واضح طور پر)۔

۱۱۶۔ بولے، اگر تو نہ چھوڑے گا، اے نوح! تو سنگسار ہوگا۔

۱۱۷۔ کہا، اے رب! میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا۔

۱۱۸۔ سو فیصلہ کر میرے ان کے بیچ، کسی طرح کا فیصلہ۔ اور بچا لے مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ایمان والے۔

۱۱۹۔ پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے اس لدی کشتی میں۔

۱۲۰۔ پھر ڈبو دیا پیچھے ان رہے ہوؤں کو۔

۱۲۱۔ البتہ اس بات میں نشانی ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے۔

۱۲۲۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔

۱۲۳۔ جھٹلایا عاد نے پیغام لانے والوں کو۔

۱۲۴۔ جب کہا ان کو ان کے بھائی ہود نے کیا تم کو ڈر نہیں؟

۱۲۵۔ میں تمہارے پاس پیغام لانے والا ہوں معتبر۔

۱۲۶۔ سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔

۱۲۷۔ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر)۔ میرا نیگ (اجر) ہے اسی جہان کے صاحب پر۔

۱۲۸۔ کیا بناتے ہو ہر ٹیلے پر ایک نشان کھیلنے کو؟

۱۲۹۔ اور بناتے ہو کاریگریاں (بڑی بڑی عمارتیں)، شاید تم ہمیشہ رہو گے۔ ف

۔۔۔

ف8 ان لوگوں کو بڑا شوق تھا اونچے مضبوط منارے بنانے کا جس سے کچھ کام نہ نکلے مگر نام اور رہنے کی عمارتیں بھی بڑی تکلیف سے مال خراب کرنے کو باغ ارم بھی انہیں کا مشہور ہے۔

۱۳۰۔ اور جب ہاتھ ڈالتے ہو تو پنجہ مارتے ہو ظلم سے ۔

۱۳۱۔ سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو۔

۱۳۲۔ اور ڈرو اس سے جس نے تم کو پہنچایا (عطا کیا) ہے جو کچھ
جانتے ہو۔

۱۳۳۔ پہنچائے (عطا فرمائے) تم کو چوپائے اور بیٹے۔

۱۳۴۔ اور باغ اور چشمے۔

۱۳۵۔ میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کی آفت سے ۔

۱۳۶۔ بولے، ہم کو برابر ہے تو نصیحت کرے یا نہ بنے نصیحت کرنے
والا۔

۱۳۷۔ اور کچھ نہیں یہ، عادت ہے اگلے لوگوں کی ۔

۱۳۸۔ اور ہم کو آفت نہیں آنے والی ۔

۱۳۹۔ پھر اس کو جھٹلانے لگے تو ہم نے ان کو کھپا (ہلاک کر) دیا۔
اس بات میں البتہ نشان ہے، اور وہ لوگ بہت نہیں ماننے والے۔

۱۴۰۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔

۱۴۱۔ جھٹلایا ثمود نے پیغام لانے والوں کو۔

۱۴۲۔ جب کہا ان کو ان کے بھائی صالح نے، کیا تم کو ڈر نہیں؟

۱۴۳۔ میں تم پاس پیغام لانے والا ہوں معتبر۔

۱۴۴۔ سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔

۱۴۵۔ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر)۔ میرا نیگ
(اجر) ہے اسی جہان کے صاحب پر۔

۱۴۶۔ کیا چھوڑ دیں گے تم کو یہاں کی چیزوں میں نڈر؟

۱۴۷۔ باغوں اور چشموں میں۔

۱۴۸۔ اور کھیتوں میں اور کھجوروں میں جن کا گابھا (گودا) ملائم۔

۱۴۹۔ اور تراشتے ہو پہاڑوں کے گھر تکلف سے ۔

۱۵۰۔ سوڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔

۱۵۱۔ اور نہ مانو حکم بے باک لوگوں کا۔

۱۵۲۔ جو بگاڑ کرتے ہیں ملک میں اور سنوار نہیں کرتے ۔

۱۵۳۔ بولے ، تجھ پر کسی نے جادو کیا ہے ۔

۱۵۴۔ تو یہی ایک آدمی ہے جیسے ہم ۔ سو لے آ کچھ نشانی، اگر تو سچا ہے ۔

۱۵۵۔ کہا، یہ اونٹنی ہے !اس کو پانی پینے کی ایک باری، اور تم کو باری ایک دن کی مقرر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اونٹنی پیدا ہوئی پتھر میں سے اللہ کی قدرت سے حضرت صالح کی دعا سے وہ چھوٹی پھرتی جس جنگل میں چرنے جاتی سب مواشی بھاگ کر کنارے ہوجاتے جس تالاب پر پانی کو جاتی سب مواشی وہاں سے بھاگتے تب یوں ٹھہرا دیا کہ ایک دن پانی پر وہ جاوے ایک دن اوروں کے مواشی جاویں۔

۱۵۶۔ اور نہ چھیڑیو اس کو بری طرح، پھر پکڑے تم کو آفت ایک بڑے دن کی۔

۱۵۷۔ پھر کاٹ (مار) ڈالی وہ اونٹنی، پھر کل کو رہ گئے پچھتاتے۔

ف

۔۔۔

ف8 ایک عورت بد کار کے گھر مواشی بہت تھے چارے اور پانی
کی تکلیف سے اپنے ایک یار کو سکھایا اس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ
کرڈال دئیے اس کے دو تین دن بعد عذاب آیا۔

۱۵۸۔ پھر پکڑا ان کو عذاب نے، البتہ اس بات میں نشانی ہے، اور وہ
بہت لوگ نہیں ماننے والے۔

۱۵۹۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم کرنے والا۔

۱۶۰۔ جھٹلایا لوط کی قوم نے پیغام لانے والوں کو۔

۱۶۱۔ اور جب کہا ان کو ان کے بھائی لوط نے، کیا تم کو ڈر نہیں ؟

۱۶۲۔ میں تم کو پیغام لانے والا ہوں معتبر۔

۱۶۳۔ سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو۔

۱٦۴ا ۔ اور مانگتا نہیں میں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر)، میرا نیگ (اجر) ہے اس جہان کے صاحب پر۔

۱٦۵ا ۔ کیا دوڑتے ہو جہان کے مردوں پر؟

۱٦٦ا ۔ اور چھوڑتے ہو جو تم کو بنا دیں تمہارے رب نے تمہاری جورویں (بیویاں)؟ بلکہ تم لوگ ہو حد سے بڑھنے والے۔

۱٦۷ا ۔ بولے، اگر نہ چھوڑے گا تو، اے لوط! تو تو نکالا جائے گا۔

۱٦۸ا ۔ کہا، میں تمہارے کام سے البتہ بیزار ہوں۔

۱٦۹ا ۔ اے رب! خلاص کر (نجات دے) مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کاموں سے جو یہ کرتے ہیں۔

۱۷۰ا ۔ پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو سارے۔

۱۷۱ا ۔ مگر ایک بڑھیا رہی (پیچھے) رہنے والوں میں۔

۱۷۲ا ۔ پھر اکھاڑ مارا ہم نے ان دوسروں کو۔

۱۷۳۔ اور برسایا ان پر ایک برساؤ، سو کیا برا برساؤ تھا ان ڈرائے ہوؤں کا۔

۱۷۴۔ البتہ اس بات میں نشانی ہے۔ اور بہت لوگ نہیں ماننے والے۔

۱۷۵۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔

۱۷۶۔ جھٹلایا بَن کے رہنے والوں نے پیغام لانے والوں کو۔

۱۷۷۔ جب کہا ان کو شعیب نے، کیا تم کو ڈر نہیں؟

۱۷۸۔ میں تم کو پیغام لانے والا ہوں معتبر۔

۱۷۹۔ سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو۔

۱۸۰۔ اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر)۔ میرا نیگ (اجر) ہے اسی جہان کے صاحب پر۔

۱۸۱۔ پورا بھر دو ماپ اور نہ ہو نقصان دینے والے۔

۱۸۲۔ اور تولو سیدھی ترازو۔

۱۸۳۔ اور مت گھٹا دو لوگوں کو ان کی چیزیں، اور مت دوڑو ملک میں خرابی ڈالتے۔

۱۸۴۔ اور ڈرو اس سے، جس نے بنایا (پیدا کیا) تم کو اور اگلی خلقت (پہلی مخلوق) کو۔

۱۸۵۔ بولے، تجھ کو کسی نے جادو کیا ہے۔

۱۸۶۔ اور تو یہی ایک آدمی ہے جیسے ہم، اور ہمارے خیال میں تو تو جھوٹا ہے۔

۱۸۷۔ سو دے مار ہم پر کوئی پتڑا (ٹکڑا) آسمان کا، اگر تو سچا ہے۔

۱۸۸۔ کہا، میرا رب خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۱۸۹۔ پھر اس کو جھٹلایا، پھر پکڑا ان کو آفت نے سائبان والے دن کی، بیشک وہ تھا عذاب بڑے دن کا۔ ف

۔۔۔

ف8 سائبان کی طرح ابر آیا اس میں سے آگ برسی سب قوم جل گئی۔

۱۹۰۔ البتہ اس بات میں نشانی ہے۔ اور وہ بہت لوگ نہیں ماننے والے۔

۱۹۱۔ اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا۔

۱۹۲۔ اور یہ قرآن ہے اتارا جہان کے صاحب کا۔

۱۹۳۔ لے اترا ہے اس کو فرشتہ معتبر۔

۱۹۴۔ تیرے دل پر، کہ تو ہو ڈر سنانے والا۔

۱۹۵۔ کھلی عربی زبان سے۔

۱۹۶۔ اور یہ لکھا ہے پہلوں کی کتابوں میں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس قرآن کی خبر لکھی ہے اگلی کتابوں میں اور اس کا مدعا یہی ہے اکثر۔

۱۹۷۔ کیا ان کو نشانی نہیں ہو چکی؟ اس کی خبر رکھتے ہیں پڑھے لوگ بنی اسرائیل کے۔

۱۹۸۔ اور اگر اتارتے ہم یہ کتاب کسی اوپری زبان والے (عجمی) پر۔

۱۹۹۔ اور وہ اس کو پڑھتا، تو بھی اس کو یقین نہ لاتے۔ ف

۔۔۔

ف8 کافر کہتے تھے کہ قرن آیا ہے عربی زبان اس نبی کی زبان بھی عربی ہے شاید آپ ہی کہتا ہو، اگر غیر زبان والے پر عربی آتا تو یقین کرتے فرمایا کہ دھوکے والے کا جی کبھی نہیں ٹھہرتا، تب اور شبہ نکالتے کہ کوئی سکھا جاتا ہے۔

۲۰۰۔ اسی طرح پیٹھا (ڈالا) ہم نے اس کو گنہگاروں کے دل میں۔

۲۰۱۔ وہ نہ مانیں گے اس کو، جب تک نہ دیکھیں گے دکھ کی مار۔

۲۰۲۔ پھر آئے ان پر اچانک اور ان کو خبر نہ ہو۔

۲۰۳۔ پھر کہنے لگیں کچھ بھی ہم کو فرصت ملے۔

۲۰۴۔ کیا ہماری مار جلد مانگتے ہیں؟

۲۰۵۔ بھلا دیکھ تو! اگر برتنے دیا ہم نے ان کو کئی برس۔

۲۰۶۔ پھر پہنچا ان پر جس کا ان سے وعدہ تھا۔

۲۰۷۔ کیا کام آئے گا ان کے جتنا برتتے رہے۔

۲۰۸۔ اور کوئی بستی نہیں کھپائی (ہلاک کی) ہم نے، جس کو نہ تھے ڈر سنانے والے۔

۲۰۹۔ یاد دلانے کو اور ہمارا کام نہیں ہے ظلم کرنا۔

۲۱۰۔ اور اس کو نہیں لے اترے شیطان۔

۲۱۱۔ اور ان سے بن نہ آئے، اور وہ کر نہ سکیں۔

۲۱۲۔ ان کو تو سننے کی جگہ سے کنارہ کر دیا ہے۔

۲۱۳۔ سو تو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم، پھر تو تم پڑے عذاب

میں۔ ف

ف8 یہ فرمایا رسول ﷺ کو اور سنایا اوروں کو۔

۲۱۴۔ اور ڈر سنا دے اپنے نزدیک ناتے والوں کو۔ ف

ف8 جب یہ آیت اتری حضرت نے سارے قریش کو پکار کر سنا

دیا اور اپنی پھوپھی تک اور اپنی بیٹی تک اور چچا تک کہہ سنایا کہ اللہ

کے ہاں اپنا فخر کرو خدا کے ہاں اپنا فخر کرو خدا کے ہاں میں تمہارا کچھ کر نہیں سکتا۔

۲۱۵۔ اور اپنے بازو نیچے رکھ، ان کے واسطے جو تیرے ساتھ ہوں ایمان والے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی شفقت میں رکھ ایمان والوں کو اپنے ہوں یا پرائے۔

۲۱۶۔ پھر اگر تیری بے حکمی کریں، تو کہہ دے میں الگ ہو تمہارے کام سے۔ **ف**

ف8 یعنی خلاف حکم خدا جو کوئی کرے اس سے تو بیزار ہو جا اپنا ہو یا پرایا۔

۲۱۷۔ اور بھروسہ کر اس زبردست رحم والے پر۔

۲۱۸۔ جو دیکھتا ہے تجھ کو، جب تو اٹھتا ہے۔

۲۱۹۔ اور تیرا پھرنا نمازیوں میں۔

۲۲۰۔ وہ جو ہے وہی ہے سنتا جانتا۔ ف

ف8 یعنی جب تو تہجد کو اٹھتا ہے اور یاروں کی خبر لیتا ہے کہ یاد میں ہیں یا غافل۔

۲۲۱۔ میں بتاؤں تم کو کس پر اترتے ہیں شیطان۔

۲۲۲۔ اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر۔

۲۲۳۔ لا ڈالتے ہیں سنی بات اور بہت ان میں جھوٹے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک لوگ تھے کاہن کہلاتے کسی شیطان سے دوستی کر رکھتے نذر و نیاز دے کر وہ سب شیطانوں میں مل کر جاتا فرشتوں کی باتیں سننے وہاں انگارے مارتے ہیں جو تارے چھوٹتے نظر آتے ہیں جو

ایک دو بات کان میں پڑ آ گئی آ کر اس اپنے دوست پر لاڈالی اس نے
لوگوں کو بتا دی لوگ اس کے قائل ہوئے جو سچا کاہن ہے سو یہ ہے
کہ اور بہت لوگ مکر بناتے ہیں بعضی چیز انسان سے چھپی ہے
شیطان پر معلوم ہے جیسے سوپچاس کوس کے احوال یا کسی کے جیب
میں کیا ہے یا اس کے دل میں خیال کیا ہے یا اس کے دل میں خیال
کیا ہے اور اگلی خبر شیطان کو بھی معلوم نہیں مگر ایک دو بات جو
فرشتوں سے سنی اور دس بیس ملالیں اٹکل سے اٹکل جھوٹ پڑے یا
سچ سو شیطان نیک بختوں سے بیزار ہے کہ یہ اس کو برا جانتے ہیں
جھوٹے دغا بازوں سے خوش ہے جو اس کی مرضی موافق ہیں۔

۲۲۴۔ اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی جو بے راہ ہیں۔ **ف**

ف8 کافر پیغمبر کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر سو فرمایا کہ شاعر کی بات سے کسی کو ہدایت نہیں ہوتی اس کی صحبت میں ہزاروں خلق نیکی پر آتے ہیں۔

۲۲۵۔ تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں۔

ف

ف8 یعنی جو مضمون پکڑ لیا اسی کو بڑھاتے چلے گئے۔

۲۲۶۔ اور یہ کہ وہ وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ۔ ف

ف8 یعنی جیسے مردانگی کہتے ہیں اور نہیں رکھتے عشق کہتے ہیں جھوٹ بیماری کہتے ہیں جھوٹ ۔

۲۲۷۔ مگر جو یقین لائے ، اور کیں نیکیاں ، اور یاد کی اللہ کی بہت ، اور بدلہ لیا اس پیچھے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور اب معلوم کریں گے ظلم کرنے والے ، کس کروٹ الٹتے ہیں ۔ ف

ف8 مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی یاد کہے یا کفر کی مذمت گناہ کی برائی یا کافر اسلام کی ہجو کریں یہ اس کا جواب دے ویسا شعر عیب نہیں۔

* * *

۲۷۔ النمل

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ طا۔ سین۔ یہ آیتیں ہیں قرآن اور کھلی (واضح) کتاب کی۔

۲۔ سوجھ (ہدایت) اور خوشخبری ایمان والوں کو۔

۳۔ جو کھڑی رکھتے (قائم کرتے) ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ، اور وہ
پچھلا گھر (آخرت) یقین جانتے ہیں۔

۴۔ جو لوگ نہیں مانتے آخرت کو، ان کو بھلے دکھائے ہیں ہم نے ان کے کام، سو وہ بہکے۔

۵۔ وہی ہیں جن کو بری طرح کی مار ہے، اور آخرت میں وہی ہیں خراب۔

۶۔ اور تجھ کو تو قرآن ملتا ہے ایک حکمت والے خبردار سے۔

۷۔ جب کہا موسیٰ نے اپنے گھر والوں کو، میں نے دیکھی ہے ایک آگ، اب لاتا ہوں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر، یا لاتا ہوں انگارا سلگا کر، شاید تم تاپو۔

۸۔ پھر جب پہنچا اس پاس، آواز ہوئی، کہ برکت رکھتا ہے جو کوئی آگ میں ہے اور جو کوئی اس کے آس پاس ہے، اور پاک ہے ذات اللہ کی جو صاحب سارے جہان کا۔ **ف**

ف8 آگ کے اندر اور آس پاس فرشتے مقرب تھے آگ نہ تھی
ان کا نور تھا اور آواز دی غیب سے اللہ تعالیٰ نے۔

۹۔ اے موسیٰ! وہ میں اللہ ہوں زبردست حکمتوں والا۔

۱۰۔ اور ڈال دے لاٹھی اپنی۔ پھر جب دیکھا اس کو پھن پھناتے
جیسے سانپ کی سٹک، پھرا پیٹھ دے کر اور پیچھے نہ دیکھا۔ اے موسیٰ!
ڈر نہ کھا، میں جو ہوں میرے پاس نہیں ڈرتے رسول۔ ف

ف8 اول سٹک سی بن گئی تھی پتلی جب فرعون کے آگے ڈالی تو ناگ ہو گئی بڑھ کر۔

١١ ۔ مگر جس نے زیادتی کی، پھر بدل کر نیکی کی برائی کے پیچھے، تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔ ف

ف8 موسیٰ سے چوک کر ایک کافر کا خون ہو گیا تھا اس کا ڈر تھا ان کے دل میں ان کو وہ معاف کر دیا۔

۱۲۔ اور ڈال ہاتھ اپنا اپنے گریبان میں، کہ نکلے چٹا (سفید)، نہ کچھ برائی سے۔ یہ مل کر نو نشانیاں فرعون اور اس کی قوم کی طرف۔ بیشک وہ تھے لوگ بے حکم۔ **ف**

ف8 سورۃ اعراف میں وہ سات نشانیاں ہو چکیں۔

۱۳۔ پھر جب پہنچیں ان پاس ہماری نشانیاں سمجھانے کو بولے، یہ جادو ہے صریح (کھلا)۔

۱۴۔ اور ان سے منکر ہو گئے، اور ان کو یقین جان چکے تھے اپنے جی میں بے انصافی اور غرور سے۔ سو دیکھ، کیسا ہوا آخر بگاڑنے والوں کا؟

۱۵۔ اور ہم نے دیا داؤد اور سلیمان کو ایک علم ۔ اور بولے شکر اللہ کا جس نے ہم کو بڑھایا اپنے بہت بندوں ایمان والوں پر۔

۱۶۔ اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا، اور بولا، لوگو! ہم کو سکھائی ہے بولی اڑتے جانوروں کی، اور دیا ہم کو ہر چیز میں سے ۔ بیشک یہی ہے بڑائی صریح (نمایاں فضل)۔ ف

ف8 وارث ہوا یعنی نبی ہوا اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ اور بیٹے تھے وہ اس مقام پر نہ ہوئے اور ہر چیز میں سے دیا یعنی جو چیزیں دنیا میں درکار ہیں۔

۱۷ ۔ اور جمع کیئے سلیمان کے پاس اس کے لشکر، جن اور انسان اور اڑتے جانور، پھر ان کی مثلیں بٹیں (صف بندی کی گئی) ۔

۱۸ ۔ یہاں تک کہ جب پہنچے چیونٹیوں کے میدان پر، کہا، ایک چیونٹی نے، اے چیونٹیو! گھس جاؤ اپنے گھروں میں ۔ نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اس کے لشکر، اور ان کو خبر نہ ہو ۔ ف

ف8 چیونٹی کی آواز کوئی نہیں سنتا ان کو معلوم ہو گئی ۔

۱۹ ۔ پھر مسکرا کر ہنس پڑا اس کی بات سے ۔ اور بولا، اے رب! میری قسمت میں دے کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھ

پر اور میرے ماں باپ پر، اور یہ کہ کروں کام نیک جو تو پسند کرے

اور ملا لے مجھ کو اپنی مہر (رحمت) سے اپنے نیک بندوں میں۔ ف

ف8 ان کے باپ پر تو ہزاروں احسان تھے اور ماں پر بھی کچھ ہوں

گے ایک تو مشہور ہے کہ بڑی پارسا تھی کہتے ہیں وہی تھی جس کا ذکر

ہے سورۃ صاد میں اس چیونٹی کی بات سمجھ کر ان کو شکر آیا اللہ کا۔

۲۰۔ اور خبر لی اڑتے جانوروں کی، تو کہا، کیا ہے جو میں نہیں دیکھتا ہدہد

کو؟ یا ہو رہا وہ غائب۔

۲۱۔ اس کو ماردوں گا زور کی یا ذبح کر ڈالوں گا، یا لائے میرے پاس

کوئی سند صریح (معقول وجہ)۔

۲۲۔ پھر بہت دیر نہ کی کہ آ کر کہا، میں لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تجھ کو اس کی خبر نہ تھی، اور آیا ہوں تیرے پاس سبا سے ایک خبر لے کر۔

ف

ف8 حضرت سلیمانؑ کو اس ملک کا حال مفصل نہ پہنچا تھا اب پہنچا سبا ایک قوم کا نام ہے ان کا وطن عرب میں تھا یمن کی طرف۔

۲۳۔ تحقیق میں نے پائی ایک عورت ان کے راج پر، اور اس کو سب چیز ملی ہے، اور اس کا ایک تخت ہے بڑا۔ ف

ف8 سب چیز میں مال واسباب اور حسن وجمال بھی آگیا اور اس
کے بیٹھنے کا تخت ایسا تکلف کا تھا کہ اس وقت کسی بادشاہ پاس نہ
تھا۔

۲۴۔ میں نے پایا کہ وہ اور اس کی قوم سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے
سوا، اور بھلے دکھائے ہیں ان کو شیطان نے ان کے کام، پھر روکا
ہے ان کو راہ سے، سو وہ راہ نہیں پاتے۔
۲۵۔ کیوں نہ سجدہ کریں اللہ کو جو نکالتا ہے چھپی چیز آسمانوں میں اور
زمین میں، اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو۔ ف

ف8 ہدہد کی روزی ہے ریت میں سے کیڑے نکال نکال کھاتا ہے نہ دانا کھاوے نہ میوہ اس کو اللہ کی اسی قدرت سے کام ہے۔

۲۶۔ اللہ ہے! کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا صاحب تخت بڑے کا۔

(سجدہ)

۲۷۔ کہا ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے۔

۲۸۔ لے جا میرا یہ خط اور ڈال دے ان کی طرف، پھر ان پاس سے ہٹ آ، پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی آپ کو معلوم نہ کرو لیکن وہاں کا ماجرا دیکھ آ ہدہد لے گیا بلقیس جہاں اکیلی سوتی تھی روزن میں سے جا کر اس کی چھاتی پر رکھ دیا۔

۲۹۔ کہنے لگی، اے دربار والو! میرے پاس ڈال دیا ہے ایک خط عزّت کا۔ ف

- - -

ف8 کہتے ہیں سنہرے کاغذ پر لکھا تھا۔

۳۰۔ وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے اور وہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

۳۱۔ کہ زور نہ کرو میرے مقابل، اور چلے آؤ حکم بردار ہو کر۔ ف

۔۔۔

ف8 ان کو دین حق سکھانا منظور تھا۔

۳۲۔ کہنے لگی، اے دربار والو! مشورہ دو مجھ کو میرے کام کا۔ میں مقرر نہیں کرتی کوئی کام، جب تک تم حاضر نہ ہو۔

۳۳۔ وہ بولے ہم لوگ زور آور ہیں اور سخت لڑائی والے۔ اور کام تیرے اختیار ہے، سو تو دیکھ لے جو حکم کرے۔

۳۴۔ کہنے لگی، بادشاہ جب پیٹھیں (گھسیں) کسی بستی میں، اس کو خراب کریں اور کر ڈالیں وہاں کے سرداروں کو بے عزت۔ اور یہی کچھ کریں گے۔ ف

ف8 یعنی یہ بادشاہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

۳۵۔ اور میں بھیجتی ہوں ان کی طرف کچھ تحفہ، پھر دیکھتی ہوں کیا جواب لے کر پھرتے (واپس آتے) ہیں بھیجے ہوئے۔ ف

ف8 چاہا کہ ان بادشاہ کا شوق دریافت کرے کس چیز پر ہے مال یا خوبصورت آدمی یا نادر اسباب سب قسم کی چیزیں بھیجی تھیں۔

۳۶۔ پھر جب پہنچا سلیمان پاس، بولا کیا تم میری رفاقت کرتے ہو مال سے؟ سو جو اللہ نے مجھ کو دیا ہے بہتر ہے اس سے جو تم کو دیا۔ نہیں، تم اپنے تحفہ سے خوش رہو۔

۳۷۔ پھر (واپس) جا ان کے پاس، اب ہم پہنچتے ہیں ان پر ساتھ لشکروں کے، جن کا سامنا نہ ہو سکے ان سے، اور نکال دیں گے ان کو وہاں سے بے عزت کر کر، اور وہ خوار ہوں گے۔ ف

ف8 اور کسی پیغمبر نے اس طرح کی بات نہیں فرمائی ان کو حق تعالیٰ کی سلطنت کا زور تھا جو یہ فرمایا۔

۳۸۔ بولا، اے دربار والو! تم میں کوئی ہے کہ لے آئے میرے پاس اس کا تخت، پہلے اس سے کہ آئیں میرے پاس حکم بردار ہو کر۔

ف

۔۔۔

ف8 کافر جو اپنے ایمان میں نہیں اس کا مال زبردستی سے حلال ہے جب وہ مسلمان ہوا پھر حلال نہیں۔

۳۹۔ بولا، ایک راکس (قوی ہیکل) جنوں میں سے، میں لا دیتا ہوں وہ تجھ کو، پہلے اس سے کہ تو اٹھے اپنی جگہ سے۔ اور میں اس کے زور کا ہوں معتبر۔ ف

ف8 اپنی جگہ سے اس کو پھر ایک عرصہ لگتا اور معتبر اس واسطے کہا کہ اس میں جواہر لگے تھے بیش قیمت۔

۴۰۔ بولا وہ شخص جس کے پاس تھا ایک علم کتاب کا، میں لا دیتا ہوں تجھ کو وہ پہلے اس سے کہ پھر آئے تیری طرف تیری آنکھ (کہ تو پلک جھپکے)۔ پھر جب دیکھا وہ دھرا (رکھا ہوا) اپنے پاس کہا، یہ میرے رب کے فضل سے، میرے جانچنے کو، کہ میں شکر کرتا ہوں یا

ناشکری ۔ اور جو کوئی شکر کرے اپنے واسطے ۔ اور جو کوئی ناشکری کرے، سو میرا رب بے پرواہ ہے نیک ذات ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ظاہر کے اسباب سے نہیں آیا اللہ کا فضل ہے کہ میرے رفیق اس درجے کو پہنچے جن سے کرامت ہونے لگی پھر آوے آنکھ یعنی کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اور اس کے پاس ایک علم تھا کتاب کا یعنی اللہ کے اسما اور کلام کی تاثیر کا وہ شخص آصف تھا ان کا وزیر۔

۴۱۔ کہا، روپ بدل دکھاؤ اس عورت کو اس کے تخت کا، ہم دیکھیں سوجھ پاتی ہے، یا ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کو سوجھ نہیں۔ ف

ف8 روپ کا بدلنا یہ کہ وہ جڑاؤ کا تھا اس کا جڑاؤ اکھاڑ کر اور قرینے سے جڑا اور بلقیس کی عقل آزمانی تھی اور اپنا معجزہ دکھانا۔

۴۲۔ پھر جب آ پہنچی، کسی نے کہا، کیا ایسا ہی ہے تیرا تخت؟ بولی، یہ وہی ہے، اور ہم کو معلوم ہو چکا آگے سے، اور ہم ہو چکے حکم بردار۔

ف

ف8 یعنی اس معجزہ کی حاجت نہ تھی۔

۴۳۔ اور بند کیا اس کو ان چیزوں سے جو پوجتی تھی اللہ کے سوا، البتہ وہ تھی منکر لوگوں میں۔

۴۴۔ کسی نے کہا اس عورت کو، اندر چل محل میں۔ پھر جب دیکھا اس کو، خیال کیا وہ پانی ہے کھڑا، اور کھولیں اپنی پنڈلیاں۔ کہا یہ تو ایک محل ہے، جڑے ہوئے اس میں شیشے۔ بولی، اے رب! میں نے برا کیا ہے اپنی جان کا، اور حکم بردار ہوئی ساتھ سلیمان کے، اللہ کے آگے جو رب سارے جہان کا۔ ف

۔۔۔

ف8 دیوان خانے میں بیٹھے تھے حضرت سلیمان اس میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا دور سے لگتا پانی لہراتا اس نے پنڈلیاں کھولیں پانی میں پیٹھنے کو حضرت سلیمانؑ نے پکارا کہ یہ شیشوں کا فرش ہے پانی نہیں اس کا اپنی عقل کا قصور اور ان کی عقل کا کمال معلوم ہوا سمجھی کہ دین میں بھی جو یہ سمجھے ہیں سو ہی صحیح ہے حضرت سلیمانؑ نے سنا تھا کہ اس کی پنڈلیوں پر بال ہیں بکری کی طرح اس طرح معلوم کر لیا کہ سچ تھے اس کی دوا تجویز کی نورہ کہتے ہیں وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہ اثر اس کا تھا۔

۴۵۔ اور ہم نے بھیجا تھا ثمود کی طرف ان کا بھائی صالح کہ بندگی کرو اللہ کی، پھر وہ تو دو جتھے ہو کر لگے جھگڑنے۔ ف

- - -

ف8 یعنی ایک ایمان والے اور ایک منکر جیسے مکہ کے لوگ پیغمبر کے آنے سے جھگڑنے لگے۔

۴۶۔ کہا اے قوم! کیوں شتاب (جلدی) مانگتے ہو برائی پہلے بھلائی سے؟ کیوں نہیں گناہ بخشواتے اللہ سے؟ شاید تم پر رحم ہو۔

۴۷۔ بولے، ہم نے بد (منحوس) قدم دیکھا تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو۔ کہا، تمہاری بری قسمت اللہ کے پاس ہے، کوئی نہیں، تم لوگ جانچے جاتے ہو۔ ف

- - -

ف8 یعنی کفر کی شامت سے تم پر سختی پڑی ہے کہ دیکھیں سمجھتے ہو یا نہیں۔

۴۸۔ اور تھے اس شہر میں نو شخص، خرابی کرتے ملک میں، اور سنوار نہ کرتے۔

۴۹۔ بولے آپس میں قسم کھاؤ اللہ کی، مقرر (ضرور) رات کو پڑیں ہم اس پر اور اس کے گھر پر، پھر کہہ دیں گے اس کا دعویٰ کرنے والے کو، ہم نے نہیں دیکھا جب تباہ ہوا اس کا گھر، اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں۔

۵۰۔ اور انھوں نے بنایا ایک فریب اور ہم نے بنایا ایک فریب، اور ان کو خبر نہیں۔

۵۱۔ پھر دیکھ! کیسا ہوا آخر ان کے فریب کا؟ کہ اکھاڑ مارا ہم نے ان
کو اور ان کی قوم کو ساری۔ ف

ف8 یعنی ان کے ہلاک ہونے کے اسباب پورے ہوتے تھے
جب تک شرارت حد کو نہ پہنچے تب تک عذاب نہیں آتا۔

۵۲۔ سو یہ پڑے ہیں ان کے گھر ڈھے (ویران) ہوئے ان کے انکار
سے۔ البتہ اس میں نشانی ہے ایک لوگوں کو جو جانتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی یہی حال ہے ان کافروں کا۔

۵۳۔ اور بچا دیا ہم نے ان کو جو یقین لائے تھے، اور بچتے رہے

(متقی) تھے۔

۵۴۔ اور لوط کو جب کہا اپنی قوم کو، کیا تم کرتے ہو بے حیائی؟ اور تم

دیکھتے ہو۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی دیکھتے ہو کہ کیسا برا کام ہے۔

۵۵۔ کیا تم دوڑتے ہو مردوں پر للچا کر، عورتیں چھوڑ کر۔ کوئی نہیں!

تم لوگ بے سمجھ ہو۔

۵۶۔ پھر اور جواب نہ تھا اس کی قوم کا، مگر یہی کہ بولے، نکالو لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے، یہ لوگ ہیں ستھرے رہا (پاکیزہ رہنا) چاہتے۔

۵۷۔ پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو، مگر اس کی عورت، ٹھہرا دیا تھا ہم نے اس کو رہ جانے والوں میں۔

۵۸۔ اور برسایا ہم نے ان پر برساؤ۔ پھر کیا برا برساؤ تھا ان ڈرائے ہوؤں کا۔ **ف**

ف8 حضرت سلیمانؑ کے قصے میں فرمایا ہم لاویں گے لشکر جن کا سامنا نہ کر سکیں گے وہی بات ہوئی رسول میں اور مکہ والوں میں اور حضرت صالح پر نو شخص متفق ہوئے کہ رات کو پڑیں اللہ نے ان کو

بچایا اور ان کو کھپایا اور مکہ کے لوگ بھی یہی چاہ چکے لیکن نہ بنا جس رات حضرت نے ہجرت کی کتے کافر حضرت کا گھر گھیر بیٹھے تھے کہ صبح کو اندھیرے میں نکلیں تو سب مل کر مار ڈالیں حضرت نکل گئے ان کو نہ سوجھا اور قوم لوط نے چاہا کہ شہر سے نکال دیں یہ بھی چاہ چکے اللہ نے آپ سے نکلنا بتا دیا اور اسی میں کام بنا۔

۵۹۔ تو کہہ، تعریف ہے اللہ کو، اور سلام ہے اس کے بندوں پر جن کو اس نے پسند کیا۔ بھلا اللہ بہتر یا جن کو وہ شریک کرتے ہیں۔ **ف**

ف8 اللہ کی تعریف اور پیغمبر پر سلام بھیج کر اگلی بات شروع کرنی لوگوں کو سکھا دی۔

٦٠ ۔ بھلا کس نے بنائے آسمان اور زمین؟ اور اتار دیا تم کو آسمان سے پانی؟ پھر اگائے ہم نے اس سے باغ رونق کے، تمہارا کام نہ تھا کہ اگائے ان کے درخت۔ اب کوئی اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ کوئی نہیں! وہ لوگ راہ سے مڑتے ہیں۔

٦١ ۔ بھلا کس نے بنایا زمین کو ٹھہراؤ، اور بنائیں اس کے بیچ ندیاں اور رکھے اس میں بوجھ (پہاڑ)، اور رکھا دو دریا میں اوٹ۔ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ کوئی نہیں! ان بہتوں کو سمجھ نہیں۔

٦٢ ۔ بھلا کون پہنچتا ہے پھنسے کی پکار کو؟ جب اس کو پکارتا ہے اور اٹھا دیتا ہے برائی، اور کرتا ہے تم کو نائب زمین پر۔ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ تم سوچ کم کرتے ہو۔

۶۳ ۔ بھلا کون راہ بتاتا ہے تم کو اندھیروں میں جنگل کے اور دریا کے؟ اور کون چلاتا ہے بادیں (ہوائیں) خوشخبری لاتیں اس کی مہر (رحمت) سے آگے؟ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ اللہ بہت اوپر ہے اس سے جو شریک بناتے ہیں۔

۶۴ ۔ بھلا کون سرے سے بناتا ہے؟ پھر اس کو دہراتا ہے؟ اور کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے؟ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ تو کہہ، لاؤ اپنی سند اگر تم سچے ہو۔

۶۵ ۔ تو کہہ، خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں چھپی چیز کی، مگر اللہ۔ اور ان کو خبر نہیں کب جلائے (زندہ کئے) جائیں گے؟

۶۶ ۔ بلکہ ہار گری ان کی دریافت آخرت میں۔ بلکہ ان کو دھوکہ ہے اس میں۔ بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔ ف

ف8 یعنی عقل دوڑا کر تھک گئے آخرت کی حقیقت نہ پائی کبھی شک کرتے ہیں کبھی منکر ہوتے ہیں۔

٦٧۔ اور بولے وہ جو منکر ہیں، کیا جب ہم ہو گئے مٹی اور ہمارے باپ دادے، کیا ہم کو زمین سے نکالنا ہے۔

٦٨۔ وعدہ مل چکا ہے اس کا ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو آگے سے، اور کچھ نہیں، یہ نقلیں ہیں اگلوں کی۔

٦٩۔ تو کہہ پھر و ملک میں تو دیکھو کیسا ہوا آخر گنہگاروں کا۔

٧٠۔ اور غم نہ کھا ان پر اور نہ رہ خفگی میں ان کے داؤ بنانے سے۔

٧١۔ اور کہتے ہیں، کب ہے یہ وعدہ؟ اگر تم سچے ہو۔

۷۲۔ تو کہہ، شاید تمہاری پیٹھ پر پہنچی ہو بعضی چیزیں، جس کی شتابی (جلدی) کرتے ہو۔

۷۳۔ اور تیرا رب تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر، پر ان میں بہت شکر نہیں کرتے۔

۷۴۔ اور تیرا رب جانتا ہے جو چھپ رہا ہے ان کے سینوں میں، اور جو کھولتے (ظاہر کرتے) ہیں۔

۷۵۔ اور کوئی چیز نہیں جو غائب ہو آسمان و زمین میں، مگر ہے کھلی کتاب میں۔

۷۶۔ یہ قرآن سناتا ہے بنی اسرائیل کو اکثر، جس میں وہ پھوٹ (اختلاف کر) رہے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بعضے قصے ان کے ہاں کئی طرح روایت تھے اس میں اسی طرح فرمایا جو صحیح تھا اکثر عقیدے اکثر مسئلے اس میں اس طرف اشارے کردئیے ان پر معلوم ہوا کہ صحیح وہی تھا۔

۷۷۔ اور یہ سوجھ (ہدایت) ہے، اور مہر (رحمت) ہے ایمان والوں کو۔

۷۸۔ تیرا رب ان میں فیصلہ کرے اپنی حکومت سے، اور وہی ہے زبردست سب جانتا۔

۷۹۔ سو تو بھروسہ کر اللہ پر۔ بیشک تو ہے صحیح کھلی راہ پر۔

۸۰۔ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو، اور نہیں سنا سکتا بہروں کو پکار جب پھریں (بھاگیں) پیٹھ دے (پھیر) کر۔

۸۱۔ اور نہ تو دکھا سکے اندھوں کو، جب راہ سے بچلیں (پھسلیں)۔ تو تو سناتا ہے اس کو جو یقین رکھتا ہو ہماری باتوں پر، سو وہ حکم بردار ہیں۔

۸۲۔ اور جب پڑ چکے گی ان پر بات، نکالیں گے ہم ان کے آگے ایک جانور زمین سے، ان سے باتیں کریگا، اس واسطے کہ لوگ ہماری نشانیاں یقین نہ کرتے تھے۔ ف

ف8 قیامت سے پہلے صفا پہاڑ مکہ کا پھٹے کا اس میں سے ایک جانور نکلے گا لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں کو جدا جد کر دے گا نشان دے کر۔

۸۳۔ اور جس دن گھیر بلائیں گے ہم ہر فرقے سے ایک دَل (گروہ)، جو جھٹلاتے تھے ہماری باتیں پھر ان کی مثل بٹے (درجہ بندی ہو گی)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ہر گناہ والے ایک جتھا ہوں گے۔

۸۴۔ یہاں تک کہ جب آپہنچے، فرمایا، کیوں تم نے جھٹلائیں میری باتیں؟ اور آنا چ کی تھیں تمہاری سمجھ میں، یا کہو کیا کرتے تھے۔

۸۵۔ اور پڑھ چکی ان پر بات، اس واسطے کہ انہوں نے شرارت کی، سو وہ کچھ نہیں بولتے۔

۸۶۔ کیا نہیں دیکھتے، کہ ہم نے بنائی رات کہ اس میں چین پکڑیں اور دن بنایا دیکھنے کو۔ البتہ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کو جو یقین کرتے ہیں۔

۸۷۔ جس دن پھونکا جائے نرسنگا، تو گھبرا جائے جو کوئی ہیں آسمان اور زمین میں، مگر جس کو اللہ چاہے۔ اور سب چلے آئیں اس کے آگے عاجزی سے۔ **ف**

ف8 ایک بار صور پھونکے گا جس سے سب خلق مر جاویں گے دوسرا پھونکے گا تو جی اٹھیں گے اس کے بعد جو پھونکے گا تو گھبرا جاویں گے اور پھونکے گا تو بیہوش ہو جاویں گے اور پھونکے گا تو ہوشیار ہو جاویں گے صور پھونکنا بہت بار ہے۔

۸۸۔ اور تو دیکھتا ہے پہاڑ، جانتا ہے وہ جم رہے ہیں، اور وہ چلیں گے جیسے چلے بدلی۔ کاریگری اللہ کی، جس نے سادھی ہے ہر چیز۔ اس کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ **ف**

ف8 یہ ہوگا قیامت میں جیسے سورۃ طہ میں فرمایا ہے ینسفھا ربی نسفا۔

۸۹۔ جو کوئی لایا بھلائی تو اس کو ملنا ہے اس سے بہتر۔ اور ان کو گھبراہٹ سے اس دن چین ہے۔

۹۰۔ اور جو کوئی لایا برائی، سو اوندھے ڈالے ہیں ان کے منہ آگ میں۔ وہی بدلہ پاؤ گے جو کچھ کرتے تھے۔

۹۱۔ مجھ کو یہی حکم ہے، کہ بندگی کروں اس شہر کے مالک کی، جس نے رکھا اس کو ادب کا، اور اسی کی ہے ہر چیز۔ اور حکم ہے کہ رہوں حکم برداروں میں۔

۹۲۔ اور یہ کہ سنا دوں قرآن۔ پھر جو کوئی راہ پر آیا، سو راہ پر آئے گا اپنے بھلے کو۔ اور جو کوئی بہکا رہا تو کہہ دے میں یہی ہوں ڈر سنانے والا۔

۹۳۔ اور کہہ، تعریف ہے سب اللہ کو، آگے دکھاوے گا تم کو اپنے نمونے، تو ان کو پہچان لوگے۔ اور تیرا رب بے خبر نہیں ان کاموں سے، جو کرتے ہو۔

* * *

۲۸۔ القصص

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ طاسین میم۔
۲۔ یہ آیتیں ہیں کھلی (واضح) کتاب کی۔
۳۔ ہم سناتے ہیں تجھ کو کچھ احوال موسیٰ اور فرعون کا تحقیق ایک لوگوں کے واسطے جو یقین کرتے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی مسلمان لوگ اپنا حال قیاس کرلیں ظالموں کے مقابلہ میں۔

۴۔ فرعون چڑھ رہا تھا ملک میں، اور کر رکھے تھے وہاں کے لوگ کئی حصے (گروہ)، کمزور کر رکھا ایک فرقے کو ان میں، ذبح کرتا ان کے بیٹے، اور جیتی رکھتا ان کی عورتیں۔ وہ تھا خرابی ڈالنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 بیٹے ذبح کرتا کہ یہ قوم بڑھ نہ جاویں کہ زور پکڑیں یعنی بنی اسرائیل۔

۵۔ اور ہم چاہتے ہیں احسان کریں ان پر جو کمزور پڑے تھے ملک میں، اور کر دیں ان کو سردار اور کر دیں ان کو قائم مقام۔

٦۔ اور جما دیں ان کو ملک میں، اور دکھا دیں فرعون اور ہامان کو اور ان کے لشکروں کو ان کے ہاتھ سے جس چیز کا خطرہ رکھتے تھے۔ **ف**

ف8 ہامان وزیر تھا فرعون کا ظلم میں اس کا شریک۔

٧۔ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی ماں کو، کہ اس کو دودھ پلا۔ پھر جب تجھ کو ڈر ہو اس کا، تو ڈال دے اس کو پانی میں اور نہ خطرہ کر اور نہ غم

کھا۔ ہم پھر پہنچا دیں گے اس کو تیری طرف اور کریں گے اس کو رسولوں سے۔ ف

ف8 یہ ان کی ماں کے دل میں پڑ گیا یا خواب میں دیکھا ہر گذر کے پیادے ڈھونڈ ڈھونڈ لاتے اور مارتے جس کے ہاں بیٹا ہوتا۔

۸۔ پھر اٹھا لیا اس کو فرعون کے گھر والوں نے، کہ ہو ان کا دشمن اور کڑھانے والا (باعث رنج)۔ بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوکنے والے تھے۔ ف

ف8 ایک لکڑی کے صندوق میں ڈال کران کو بہا دیا نہر میں وہ بہتا چلا گیا فرعون کے محل میں اس کی عورت نے ان کو اٹھا لیا پالنے کو۔

۹۔ اور بولی فرعون کی عورت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے مجھ کو اور تجھ کو۔ اس کو نہ مارو۔ شاید ہمارے کام آئے یا ہم اس کو کرلیں بیٹا اور ان کو (یہ کہتے وقت انجام کی) خبر نہیں۔ ف

ف8 خبر نہیں کہ بڑا ہو کر کیا کرے گا لیکن جانا کہ بنی اسرائیل میں کسی نے خوف سے ڈالا ہے پر ایک لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا۔

۱۰۔ صبح کو موسیٰ کی ماں کے دل میں قرار نہ رہا۔ نزدیک ہوئی کہ ظاہر کر دے بیقراری کو، اگر نہ ہم نے گرہ کر دی ہوتی اس کے دل پر، اس واسطے کہ رہے ایمان والوں میں۔

۱۱۔ اور کہہ دیا اس کی بہن کو، اس کے پیچھے چلی جا۔ پھر دیکھتی رہی اس کو اجنبی ہو کر، اور ان کو خبر نہ ہوئی۔

۱۲۔ اور روک رکھی تھی ہم نے اس سے دائیاں پہلے سے، پھر بولی، میں بتاؤں تم کو ایک گھر والے، وہ اس کو پال دیں تم کو، اور وہ اس کے بھلا چاہنے والے ہیں۔ **ف**

ف8 فرعون کی عورت تھی بنی اسرائیل میں کی حضرت موسیٰ کی چچا کی بیٹی اس لفظ سے پہچان گئی کہ لڑکا ان کا ہے اور جب ان کو لے پالا تو

دائیاں ڈھونڈھیں کسی کا دودھ انہوں نے نہ پیا ناچار ہو گئی تھی تب ان کی ماں کو بلایا اس کا دودھ پینے لگے اس کو حوالہ کیا پالنے کو ایک دینار روز کر دیا۔

۱۳۔ پھر پہنچایا اس کو اس کی ماں کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اس کی آنکھ، اور غم نہ کھائے، اور جانے کہ وعدے اللہ کا ٹھیک ہے، پر بہت لوگ نہیں جانتے۔ **ف**

ف8 یعنی وعدہ اللہ کا پہنچ رہتا ہے بیچ میں بڑے بڑے پھیر پڑ جاتے ہیں اس میں بہت لوگ بے یقین ہوتے ہیں۔

۱۴۔ اور جب پہنچا اپنے زور (جوانی) پر، اور سنبھلا، دیا ہم نے اس کو حکم (حکمت) اور سمجھ (علم)۔ اور اس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو۔

۱۵۔ اور آیا شہر کے اندر، جس وقت بے خبر ہوتے تھے وہاں کے لوگ، پھر پائے اس میں دو مرد لڑتے۔ یہ اس کے رفیقوں میں اور یہ اس کے دشمنوں میں۔ پھر فریاد کی اس پاس اس نے جو تھا اس کے رفیقوں میں، اس کی جو تھا اس کے دشمنوں میں، پھر مکّا مارا اس کو موسیٰ نے، پھر اس کو تمام کیا۔ بولا یہ ہوا شیطان کے کام سے۔ بیشک وہ دشمن ہے بہکانے والا صریح۔ **ف**

ف8 جب حضرت موسیٰؑ جوان ہوئے فرعون کی قوم سے بیزار رہتے ان کے کفر سے اوران کے ساتھ لگے رہتے بنی اسرائیل وہی دو شخص لڑتے دیکھے ظالم تھا فرعونی اس کو مارا تھا ادب دینے کو اس کی اجل آ گئی یہ پچھتائے کہ بے قصد خون ہو گیا اوران کی ماں کا گھر تھا شہر سے باہر جہاں سب بنی اسرائیل رہتے تھے حضرت موسیٰؑ کبھی وہاں جاتے کبھی فرعون کے گھر آتے اور فرعون کی قوم ان کی دشمن تھی کہ غیر قوم کا شخص ہے ایسا نہ ہو کہ زور پکڑ لے۔

١٦۔ بولا، اے رب! میں نے برا کیا اپنی جان کا، سو بخش مجھ کو، پھر اس کو بخش دیا۔ بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

۱۷۔ بولا، اے رب! جیسا تو نے فضل کیا مجھ پر، پھر میں کبھی نہ ہوں گا

مددگار گنہگاروں کا۔ **ف**

ف8 شاید اس فریادی کی بھی کچھ تقصیر تھی اور بخشنا انہوں نے جانا

الہام سے پیغمبر لوگ نبوت سے پہلے ولی تو ہوتے ہیں۔

۱۸۔ پھر صبح کو اٹھا اس شہر میں ڈرتا راہ دیکھتا، تبھی جس نے کل مدد

مانگی تھی اس سے، فریاد کرتا ہے اس کو۔ کہا موسیٰ نے مقرر تو بے

راہ ہے صریح۔ **ف**

ف8 یعنی روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھ کو لڑواتا ہے راہ دیکھتے یہ کہ خون والے فرعون پاس فریاد لے گئے ہیں دیکھے کس پر ثابت ہو اور مجھ سے کیا سلوک کریں۔

۱۹۔ پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اس پر جو دشمن تھا ان دونوں کا بول اٹھا، اے موسیٰ! کیا چاہتا ہے، کہ خون کرے میرا؟ جیسے خون کر چکا ہے ایک جی کا کل کو۔ تو یہی چاہتا ہے کہ زبردستی کرتا پھرے ملک میں، اور نہیں چاہتا ہے کہ ہوئے ملاپ کر دینے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 ہاتھ ڈالنا چاہا اس ظالم پر بول اٹھا مظلوم جانا کہ زبان سے مجھ کو غصہ کیا ہاتھ بھی مجھ پر چلا دیں گے وہ کل کا خون چھپا رہا تھا کہ کس نے کیا آج اس کی زبان سے مشہور ہوا۔

۲۰۔ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا، کہا، اے موسیٰ دربار والے مشورہ کرتے ہیں تجھ پر، کہ تجھ کو مار ڈالیں، سو نکل جا، میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں۔ ف

ف8 یہ سنایا ہمارے رسول کو کہ یہ بھی وطن سے نکلیں جان کے خوف سے کافر سب اکٹھے ہوئے تھے کہ ان پر مل کر چوٹ کریں اسی رات نکلے ہجرت کر کر۔

۲۱۔ پھر نکلا وہاں سے ڈرتا راہ دیکھتا، بولا، اے رب! خلاص کر (نجات دے) مجھ کو اس قوم بے انصاف سے۔

۲۲۔ اور جب منہ دھرا مدین کی سیدھ پر، بولا، امید ہے کہ میرا رب لے جائے مجھ کو سیدھی راہ پر۔ ف

ف8 یہ واقف نہ تھے راہ سے اللہ نے اسی راہ پر ڈال دیا۔

۲۳۔ اور جب پہنچا مدین کے پانی پر، پائے وہاں جمع ہو رہے لوگ پانی پلاتے، اور پائیں ان کے سوا دو عورتیں روکے کھڑیں۔ بولا، تم کو کیا کام ہے؟ بولیں، ہم نہیں پلاتے پانی، ف ۱ جب تک پھیر لے (واپس چلے) جائیں چرواہے۔ اور ہمارا باپ بوڑھا ہے بڑی عمر کا۔

ف ۲

ف ۱ مصر سے دس دن کی راہ سے وہاں پہنچے بھوکے پیاسے لوگ پانی پلاتے تھے بکریوں کو۔

ف ۲8 وہ حیا سے کنارے کھڑی تھیں بکریاں ایک طرف لے کر اوران کو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول نکالیں اوروں سے بچا پانی پلاتیاں۔

۲۴۔ پھر اس نے پلا دیئے ان کے جانور، پھر ہٹ کر آیا چھاؤں کی طرف، بولا، اے رب! تو جو اتارے میری طرف اچھی چیز، میں اس کا محتاج ہوں۔ ف

ف8 عورتوں نے پہچانا کہ چھاؤں پکڑتا ہے مسافر ہے دور سے آیا تھکا بھوکا جا کر اپنے باپ سے کہا ان کو درکار تھا کوئی مرد ہو نیک بخت کہ بکریاں تھا لے اور بیٹی بھی بیاہ دیں۔

۲۵۔ پھر آئی اس پاس ان دونوں میں سے ایک، چلتی شرم سے۔ بولی، میرا باپ تجھ کو بلاتا ہے کہ بدلے میں دے حق اس کا، کہ تو نے پلا دیئے ہمارے جانور، پھر جب پہنچا اس پاس اور بیان کیا اس سے احوال، کہا مت ڈر۔ بچ آیا تو اس قوم بے انصاف سے۔

۲۶۔ بولی ان دونوں میں سے ایک، اے باپ! اس کو نوکر رکھ لے، البتہ بہتر نوکر جو تو رکھا چاہتا ہے وہ جو زور آور ہو امانتدار۔ ف

ف8 زور دیکھا ڈول نکالنے سے اور امانتدار دیکھا بے طمع ہونے سے۔

۲۷۔ کہا، میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھ کو ایک بیٹی اپنی، ان دونوں میں سے اس (شرط) پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھ برس۔ پھر اگر تو پوری کرے دس، تو تیری طرف سے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر تکلیف ڈالوں۔ تو آگے پائے گا مجھ کو اگر اللہ نے چاہا، نیک بختوں سے۔

۲۸۔ بولا یہ ہو چکا میرے تیرے بیچ۔ جونسی مدت ان دونوں میں پوری کر دوں، سو زیادتی نہ ہو مجھ پر۔ اور اللہ پر بھروسا اس کا جو ہم کہتے ہیں۔ ف

- - -

ف8 ہمارے حضرت بھی وطن سے نکلے سو آٹھ برس پیچھے آ کر مکہ فتح کیا اگر چاہتے اسی وقت شہر خالی کرواتے کافروں سے لیکن اپنی خوشی سے دس برس پیچھے کافروں سے پاک کیا ان بزرگ کا نام نہیں فرمایا قرآن میں اور توریت میں نام کچھ اور ہے اور مشہور ہے کہ حضرت شعیب پیغمبر تھے۔

۲۹۔ پھر جب پوری کر چکا موسیٰ وہ مدت، اور لے کر چلا اپنے گھر والوں کو، دیکھی پہاڑ کی طرف سے ایک آگ۔ کہا، اپنے گھر والوں کو، ٹھہرو! میں نے دیکھی ہے ایک آگ، شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں کی کچھ خبر، یا انگارہ آگ کا، شاید تم تاپو۔

۳۰۔ پھر جب پہنچا اس پاس آواز ہوئی میدان کے داہنے کنارے
سے، برکت والے تختہ سے، اس درخت سے، کہ اے موسیٰ! میں
ہوں میں اللہ جہان کا رب۔

۳۱۔ اور یہ کہ ڈال دے اپنی لاٹھی، پھر جب دیکھا اس کو پھنپھناتے،
جیسے سانپ کی سٹک ہے، الٹا پھرا منہ موڑ کر، اور نہ پیچھے دیکھا۔ اے
موسیٰ آگے آ۔ اور نہ ڈر، تجھ کو خطرہ نہیں۔

۳۲۔ پیٹھا (ڈال) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں، نکل آئے چٹا (سفید)، نہ
کچھ برائی (عیب) سے، اور ملا (بھینچ) اپنی طرف اپنا بازو ڈر سے، سو یہ
دو سندیں (نشانیاں) ہیں تیرے رب کی طرف سے، فرعون اور اس
کے سرداروں پر، بیشک وہ تھے لوگ بے حکم۔ ف

ف8 بازو ملا ڈر سے یعنی سانپ کا ڈر جاتا رہے۔

۳۳۔ بولا، اے رب! میں نے، خون کیا ہے ان میں ایک جی کا، سو ڈرتا ہوں کہ مجھ کو مار ڈالیں گے۔

۳۴۔ اور میرا بھائی ہارون، اس کی زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ، سو اس کو بھیج ساتھ میرے مدد کو، کہ مجھ کو سچا کرے، میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو جھوٹا کریں۔

۳۵۔ فرمایا، ہم زور دیں گے تیرے بازو کو تیرے بھائی سے اور دیں گے تجھ کو غلبہ، پھر وہ نہ پہنچ سکیں گے تم تک۔ ہماری نشانیوں سے، تم اور جو تمہارے ساتھ ہو اوپر (غالب) رہو گے۔

۳٦۔ پھر جب پہنچا ان پاس موسیٰ لے کر ہماری نشانیاں کھلی، بولے، کچھ نہیں یہ جادو ہے جوڑلیا، اور ہم نے سنا نہیں یہ اپنے اگلے باپ دادوں میں۔

۳۷۔ اور کہا موسیٰ نے، میرا رب بہتر جانتا ہے، جو کوئی لایا ہے سوجھ کی بات اس کے پاس سے، اور جس کو ملے گا پچھلا گھر (آخرت)۔ بیشک بھلا نہ ہوگا بے انصافوں کا۔

۳۸۔ اور بولا فرعون، اے دربار والو! مجھ کو معلوم نہیں تمہارا کوئی حاکم میرے سوا۔ سو آگ دے اے ہامان! میرے واسطے گارے کو، پھر بنا میرے واسطے ایک محل، شاید میں جھانک دیکھوں موسیٰ کا رب، اور میری اٹکل (خیال) میں تو وہ جھوٹا ہے۔ **ف**

ف8 گارے کو آگ دے یعنی پکی اینٹ بنا کہتے ہیں پکی اینٹ اول اسی نے نکالی کہ عمارت اونچی بناوے تو پتھر کے بوجھ سے گر نہ پڑے۔

۳۹۔ اور بڑائی (تکبر) کرنے لگے وہ اور اس کے لشکر، ملک میں ناحق، اور اٹکلے (سمجھے) کہ وہ ہماری طرف پھر (لوٹ کر) نہ آئیں گے۔

۴۰۔ پھر پکڑا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو، پھر پھینک دیا ہم نے ان کو پانی میں۔ سو دیکھ! آخر کیسا ہوا گناہگاروں کا۔

۴۱۔ اور کیا ہم نے ان کو سردار بلاتے دوزخ کی طرف۔ اور قیامت کے دن ان کو مدد نہیں۔

۴۲۔ اور پیچھے رکھی ان پر اس دنیا میں پھٹکار۔ اور قیامت کے دن ان پر برائی ہے۔

۴۳۔ اور دی ہم نے موسیٰ کو کتاب، اس پیچھے (کے بعد) کہ کھپا (ہلاک کر) چکے اگلی سنگتیں (پہلی قومیں)، (ایسی کتاب جو) سوجھاتے لوگوں کو اور راہ بتاتے، اور مہر (رحمت)، شاید یاد رکھیں۔ **ف**

ف8 توریت کے بعد ایسے غارت کے عذاب بہت کم آئے کہ عالم میں ایک لوگ شریعت کے حکم پر قائم رہے۔

۴۴۔ اور تو نہ تھا غرب (وادی طور کے مغرب) کی طرف، جب ہم
نے بھیجا موسیٰ کو حکم، اور نہ تھا تو دیکھتا۔ ف

ف8 غرب کی طرف طور کے جہاں سے موسیٰ کو توریت ملی۔

۴۵۔ لیکن ہم نے اٹھائیں (پیدا کیں) کتنی سنگتیں (قومیں)، پھر لمبی
(کی) ان پر مدت۔ اور تو نہ رہتا تھا مدین والوں میں، ان کو سناتا ہماری
آیتیں۔ پر ہم رہے ہیں رسول بھیجتے۔
۴۶۔ اور تو نہ تھا طور کے کنارے، جب ہم نے آواز دی، لیکن یہ مہر
(رحمت) سے تیرے رب کے، کہ تو ڈر سنائے ایک لوگوں کو جن
پاس نہیں آیا کوئی ڈر سنانے والا تجھ سے پہلے، شاید وہ یاد رکھیں۔

۴۷۔ اور اتنے واسطے، کہ کبھی پڑے ان پر آفت اپنے ہاتھوں کے بھیجے سے، تو کہنے لگیں، اے رب ہمارے! کیوں نہ بھیج دیا ہمارے پاس کسی کو پیغام دے کر؟ تو ہم چلتے تیری باتوں پر، اور ہوتے یقین رکھنے والے۔

۴۸۔ پھر جب پہنچی ان کو ٹھیک بات ہمارے پاس سے، کہنے لگے، کیوں نہ ملا اس کو، جیسا ملا تھا موسیٰ کو؟ کیا ابھی منکر نہیں ہو چکے موسیٰ سے اس سے پہلے، کہنے لگے، دو نوں جادو ہیں آپس میں موافق۔ اور کہنے لگے ہم دونوں کو نہیں مانتے۔ ف

ف8 مکہ کے کافر حضرت موسیٰ کے معجزے سن کر کہنے لگے کہ ویسا معجزہ اس پاس ہوتا تو ہم مانتے جب یہود سے پوچھا اور توریت

کے حکم سنے اس کے موافق اپنی مرضی کے خلاف کہ بت پرستی کفر ہے اور آخرت کا جینا برحق ہے اور اللہ کے نام پر ذبح نہ ہو سو مردار ہے اور بہتیری باتیں تب دونوں کو لگے جواب دینے۔

۴۹۔ تو کہہ، اب لاؤ کوئی کتاب اللہ کے پاس کی، جو ان دونوں سے بہتر سوجھاتی ہو، میں اس پر چلوں، اگر تم سچے ہو۔

۵۰۔ پھر اگر نہ لائیں تیرا کہا، تو جان لے کہ وہ چلتے ہیں نری اپنی چاؤ (خواہش) پر۔ اور اس سے بہکا کون؟ جو چلے اپنی چاؤ (خواہش) پر، بن راہ بتائے اللہ کے۔ بیشک اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

۵۱۔ اور ہم لگائے گئے ہیں ان سے بات شاید وہ دھیان میں لائیں۔

۵۲۔ جن کو ہم نے دی ہے کتاب اس سے پہلے، وہ اس کو یقین کرتے (ایمان لاتے) ہیں۔

۵۳۔ اور جب ان کو سنائیے، کہیں ہم یقین لائے اس پر، یہی ہے ٹھیک ہمارے رب کا بھیجا، ہم ہیں اس سے پہلے حکم بردار۔

۵۴۔ وہ لوگ پائیں گے اپنا حق دوہرا، اس پر کہ ٹھہرے (صبر کرتے) رہے اور بھلائی دیتے ہیں برائی کے جواب میں، اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

۵۵۔ اور جب سنیں نکمی باتیں، اس سے کنارہ پکڑیں، اور کہیں ہم کو ہمارے کام اور تم کو تمہارے کام، سلامت رہو۔ ہم کو نہیں چاہئیں بے سمجھ۔ **ف**

ف8 یہ حبشہ کے نصاریٰ تھے نجاشی کے رفیق اس قرآن کو سن کر یقین لائے اور جس جاہل سے توقع نہ ہو کہ سمجھائے پر لگے گا اس سے کنارہ ہی بہتر ہے۔

۵٦۔ تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے، پر اللہ راہ پر لائے جس کو چاہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے جو راہ پر آئیں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت ﷺ نے اپنے چچا کے واسطے سعی کی کہ مرتے وقت کلمہ ہی کہے اس نے قبول نہ کیا اس پر یہ آیت اتری۔

۵۷۔ اور کہنے لگے، اگر ہم راہ پکڑیں تیرے ساتھ، اچکے جائیں اپنے ملک سے، کیا ہم نے جگہ نہیں دی ان کو ادب کے مکان میں پناہ کی، کھنچے آتے ہیں اس طرف میوے ہر چیز کی روزی ہماری طرف سے، پر بہت ان میں سمجھ نہیں رکھتے۔ ف

ف8 یہ مکہ کے لوگ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوں تو سارے عرب ہم سے دشمنی کریں اللہ نے فرمایا اب ان کی دشمنی سے کس کی پناہ میں بیٹھے ہو یہی حرم کا ادب وہی اللہ تب بھی پناہ دینے والا ہے۔

۵۸۔ اور کتنی کھپا (ہلاک کر) دیں ہم نے بستیاں، جو اترا چکی تھیں اپنی گزران میں (معیشت پر)، اب یہ ہیں ان کے گھر، بسے نہیں ان کے پیچھے مگر تھوڑے دنوں۔ اور ہم ہیں آخر سب لینے والے۔

۵۹۔ اور تیرا رب نہیں کھپانے والا بستیوں کو جب تک نہ بھیج لے ان کی بڑی بستی میں کسی کو پیغام دے کر جو سنائے ان کو ہماری باتیں، اور ہم نہیں کھپانے (ہلاک کرنے) والے بستیوں کو، مگر جبکہ وہاں کے لوگ گنہگار ہوں۔

۶۰۔ اور جو تم کو ملی ہے کوئی چیز، سو برتنا ہے دنیا کے جیتے، اور یہاں کی رونق۔ اور جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے اور رہنے والا۔ کیا تم کو بوجھ (سمجھ) نہیں؟

٦١ - بھلا ایک شخص، جو ہم نے وعدہ دیا ہے اس کو اچھا وعدہ، سو وہ اس کو پانے والا ہے، برابر ہے اس کے، جس کو ہم نے برتوایا برتنا دنیا کے جیتے؟ پھر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا۔

٦٢ - اور جس دن ان کو پکارے گا، تو کہے گا، کہاں ہیں میرے شریک؟ جن کا تم دعویٰ کرتے تھے۔

٦٣ - بولے، جن پر ثابت ہوئی بات، اے رب! یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا۔ ان کو بہکایا، جیسے بہکے ہم آپ بہکے۔ ہم منکر ہوئے تیرے آگے، وہ ہم کو نہ پوجتے تھے۔ ف

ف8 یہ شیطان بولیں گے بہکایا تو ہے انہوں نے پر نام لے نیکوں کا اسی سے کہا کہ ہم کو نہ پوجتے تھے۔

٦٤ ۔ اور کہیں گے پکارو اپنے شریکوں کو، پھر پکاریں گے تو وہ جواب نہ دیں گے ان کو، اور دیکھیں گے عذاب ۔ کسی طرح وہ راہ پائے ہوتے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی اس وقت یہ آرزو کریں گے جن نیکوں کو پوجتے تھے وہ جواب نہ دیں گے کہ وہ راضی نہ تھے یا خبر نہ رکھتے تھے ۔

٦٥ ۔ اور جس دن ان کو پکارے گا، تو کہے گا، کیا جواب کہا تم نے ؟ پیغام پہچانے والوں کو۔

٦٦ ۔ پھر بند ہو گئیں ان پر باتیں اس دن سو آپس میں بھی نہیں پوچھتے ۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی جواب نہ آوے گا کسی کو۔

٦٧ ۔ سو جس نے توبہ کی ہے اور یقین لایا اور کی بھلائی، سو امید ہے کہ ہو چھوٹنے والوں میں ۔

٦٨ ۔ اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند کرے ۔ ان کے ہاتھ نہیں پسند (کوئی اختیار) ۔ اور نرالا (پاک) ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتاتے ہیں ۔

٦٩۔ اور تیرا رب جانتا ہے جو چھپ رہا ہے سینوں میں اور جو جتاتے ہیں۔

۷۰۔ اور وہی اللہ ہے! کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا۔ اسی کی تعریف ہے پہلے میں اور پچھلے میں۔ اور اسی کے ہاتھ حکم ہے، اور اسی پاس پھیرے (لوٹائے) جاؤ گے۔

۷۱۔ تو کہہ، دیکھو تو اگر اللہ رکھ دے تم پر رات ہمیشہ کو قیامت کے دن تک، کون حاکم ہے اللہ کے سوا کہ لادے تم کو کہیں روشنی؟ پھر کیا تم سنتے نہیں؟

۷۲۔ تو کہہ، دیکھو تو! اگر رکھ دے اللہ تم پر دن ہمیشہ کو قیامت کے دن تک، کون حاکم ہے اللہ کے سوا؟ کہ لادے تم کو رات جس میں چین پکڑو، کیا تم نہیں دیکھتے؟

۷۳۔ اور اپنی مہر سے بنا دیا تم کو رات اور دن، کہ اس میں چین بھی

پکڑو، اور تلاش بھی کرو کچھ اس کا فضل، اور شاید تم شکر کرو۔

۷۴۔ اور جس دن ان کو پکارے گا تو کہے گا، کہاں ہیں میرے

شریک؟ جن کا تم دعویٰ کرتے تھے۔

۷۵۔ اور جدا کریں گے ہم ہر فرقہ میں سے ایک احوال بتانے والا، پھر

کہیں گے، لاؤ اپنی سند (دلیل)، تب جانیں گے سچ بات ہے اللہ کی

اور کھوئی گئیں ان سے جو باتیں جوڑتے تھے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 احوال بتانے والا پیغمبر یا ان کے نائب یا جو نیک بخت

تھے۔

۷٦۔ قارون جو تھا، سو تھا موسیٰ کی قوم سے، پھر شرارت کرنے لگا ان پر۔ اور ہم نے دیئے تھے اس کو خزانے اتنے کہ اس کی کنجیوں سے تھکتے کئی مرد زور آور۔ جب کہا اس کو اس کی قوم نے اترا مت، اللہ کو نہیں بھاتے اترانے والے۔ ف

ف8 قارون حضرت موسیٰؑ کے جد کی اولاد میں تھا فرعون کے سرکار میں پیش ہو گیا تھا بنی اسرائیل پر کار بیگاریہی پہنچا تا اور مزدوری اسی کے ہاتھ سے ملتی اس کام میں مال بہت کمایا جب بنی اسرائیل حکم میں آئے حضرت موسیٰؑ کے اور فرعون غرق ہوا اس کی روزی موقوف ہوئی اور سرداری نہ رہی دل میں ضد رکھتا موسیٰؑ سے منافق ہو رہا پیچھے عیب دیتا اور تہمتیں لگاتا، ایک روز روبرو ایک

عورت کو سکھا کر لایا تہمت کی بات اس عورت نے خدا سے ڈر کر سچ کہہ دیا کہ اس نے مجھ کو سکھایا تھا تب حضرت موسیٰ کی بددعا سے زمین میں غرق ہوا اور اس کا گھر اور خزانہ بھی غرق ہوا۔

۷۷۔ اور جو تجھ کو اللہ نے دیا، اس سے پیدا کر پچھلا گھر، اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے، اور بھلائی کر جیسے اللہ نے بھلائی کی تجھ سے، اور نہ چاہ (کوشش کر) خرابی ڈالنی ملک میں۔ اللہ کو بھاتے نہیں خرابی ڈالنے والے۔ ف

ف8 خرابی نہ ڈال یعنی حضرت موسیٰ کی ضد نہ کر اور اپنا حصہ نہ بھول دنیا سے یعنی حصے موافق کھا پہن اور زیادہ مال سے آخرت کما۔

۷۸۔ بولا، یہ تو مجھ کو ملا ہے ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے۔ کیا نہ جانا؟ کہ اللہ کھپا (ہلاک کر) چکا ہے اس سے پہلے کتنی سنگتیں (قومیں)، جو اس سے زیادہ رکھتے تھے زور، اور زیادہ مال کی جمع۔ اور پوچھے نہ جائیں (ہلاکت کے وقت) گنہگاروں سے ان کے گناہ۔ ف

ف8 یعنی گناہگار کی سمجھ درست ہو تو گناہ کیوں کرے جب سمجھ الٹی پڑے تو الزام دینے کا کیا فائدہ کہ یہ برا کام کیوں کرتا ہے اس کی برائی نہیں سمجھتا۔

۷۹۔ پھر نکلا اپنی قوم کے سامنے اپنی تیاری سے۔ کہنے لگے، جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے، اے کسی طرح ہم کو ملے، جیسا کچھ ملا ہے قارون کو، بیشک اس کی بڑی قسمت ہے۔

۸۰۔ اور بولے جن کو ملی تھی بوجھ (علم)، اے خرابی تمہاری! اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے ان کو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام۔ اور یہ بات انہی کے دل میں پڑتی ہے جو سہنے (صبر کرنے) والے ہیں۔ ف

ف8 یعنی دنیا سے آخرت کو بہتر وہی جانتے ہیں جن سے محنت سہی جاتی ہے اور بے صبر لوگ حرص کے مارے دنیا کی آرزو پر گرتے ہیں نادان آدمی دنیا دار کی آسودگی کو جانتا ہے اس کی بڑی قسمت ہے اس کی فکر کو اور آخر کی ذلت کو اور سوجائے خوشامد کرنے

کو نہیں دیکھتا اور یہ نہیں دیکھتا کہ دنیا میں آرام ہے تو دس بیس برس اور مرنے کے بعد کاٹنے میں ہزاروں برس۔

۸۱۔ پھر دھنسایا ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں۔ پھر نہ ہوئی اس کی کوئی جماعت جو مدد کرتی اس کی اللہ کے سوا۔ اور نہ وہ مدد لا سکا۔

۸۲۔ اور فجر کو لگے کہنے، جو کل شام مناتے تھے اس کا سا درجہ، ارے یہ تو خرابی! اللہ کھولتا ہے روزی جس کو چاہے اپنے بندوں میں، اور روکتا ہے، اگر نہ احسان کرتا ہم پر اللہ تو ہم کو دھنسا دیتا۔ ارے خرابی یہ تو بھلا نہیں پاتے منکر۔

۸۳۔ وہ گھر پچھلا (آخرت کا) ہے، ہم دیں گے وہ ان کو جو نہیں چاہتے چڑھنا ملک میں، اور نہ بگاڑ ڈالنا۔ اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی قارون کی دولت کو نادانوں نے کہا اس کی بڑی قسمت ہے یہ نہیں آخرت کا ملنا بڑی قسمت ہے سو وہ ان کو ہے جو دنیا کا عروج نہیں چاہتے۔

۸۴۔ پھر کوئی لایا بھلائی، اس کو ملنا ہے اس سے بہتر۔ اور جو کوئی لایا برائی، سو برائیاں کرنے والے وہی سزا پائیں گے جو کرتے تھے۔

ف

ف8 نیکی پر وعدہ دیا نیکی کا وہ ملنا ہے مقرر اور برائی کا وعدہ نہیں فرمایا کہ شاید معاف ہو مگر یہ فرمایا کہ شاید معاف ہو مگر یہ فرمایا کہ اپنے کیے سے زیادہ سزا نہیں ملتی۔

۸۵۔ جس شخص (ذات) نے حکم بھیجا تجھ پر قرآن کا، وہ پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ۔ تو کہہ، میرا رب خوب جانتا ہے کون لایا راہ کی سوجھ اور کون پڑا ہے صریح بہکاوے میں۔ ف

ف8 پھر لاوے گا پہلی جگہ یہ آیت اتری ہجرت کے وقت یہ تسلی فرمائی کہ پھر مکہ میں آؤ گے سو خوب طرح آئے پورے غالب ہو کر۔

۸٦۔ اور تو توقع نہ رکھتا تھا کہ اتاری جائے تجھ پر کتاب، مگر مہر (رحمت) ہو کر تیرے رب کی طرف سے، سو تو نہ ہو مددگار کافروں کا۔ ف

ف8 یعنی اپنی قوم کو اپنا نہ سمجھ جنہوں نے تجھ سے یہ بدی کی اب جو تیرا ساتھ دے وہی اپنا۔

۸۷۔ اور نہ ہو کہ تجھ کو روک دیں اللہ کے حکموں سے، جب اتر چکے تیری طرف، اور بلا اپنے رب کی طرف، اور نہ ہو شریک والوں میں۔ **ف**

ف8 یعنی اپنی قوم کی خاطر نہ کر دین کے کام میں اور آپ کو ان میں نہ گن گو کہ اپنے قرابتی ہوں۔

۸۸۔ اور مت پکار اللہ کے سوا اور حاکم، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا۔ ہر چیز فنا ہے، مگر اس کا منہ۔ اسی کا حکم ہے، اور اسی کی طرف پھر (لوٹ) جاؤ گے۔ ف

۔۔۔

ف8 اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز فنا ہونی ہے کبھی ہو مگر اس کا منہ یعنی وہ آپ۔

* * *

۲۹۔ العنکبوت

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف لام میم۔

۲۔ کیا یہ سمجھتے ہیں لوگ کہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر، کہ ہم یقین
لائے، اور ان کو جانچ (آزما) نہ لیں گے۔

۳۔ اور ہم نے جانچا (آزمایا) ہے ان کو جو ان سے پہلے تھے، سو البتہ معلوم کرے گا اللہ جو لوگ سچے ہیں، اور البتہ معلوم کرے گا جھوٹے۔

۴۔ کیا یہ سمجھے ہیں جو لوگ کرتے ہیں برائیاں؟ کہ ہم سے چپر (بازی لے) جائیں۔ بری بات چکاتے (طے کرتے) ہیں۔ ف

ف8 پہلے دو آیتیں کہیں مسلمانوں کو جو گرفتار تھے کافروں کی ایذا میں اور یہ آیت کافروں کو جو ستاتے تھے مسلمانوں کو۔

۵۔ جو کوئی توقع رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کی، سو اللہ کا وعدہ آتا ہے۔ اور وہ ہے سنتا جانتا۔

٦۔ اور جو کوئی محنت اٹھائے، سو اٹھاتا ہے اپنے ہی واسطے۔ اللہ کو پرواہ نہیں جہان والوں کی۔

۷۔ اور جو لوگ یقین لائے اور کیئے بھلے کام، ہم اتار دیں گے ان سے برائیاں ان کی، اور بدلہ دیں گے بہتر سے بہتر کاموں کا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور برائیاں معاف ہوں گی۔

۸۔ اور ہم نے تقید (پابند) کر دیا انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلے رہنا۔ اور اگر وہ تجھ سے زور کریں کہ تو شریک پکڑ میرا جس کی تجھ کو

خبر نہیں، تو ان کا کہا نہ مان ۔ مجھی تک پھر (لوٹ) آنا ہے تم کو، سو
میں جتا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے ۔
۹ ۔ اور جو لوگ یقین لائے اور بھلے کام کئے، ہم ان کو داخل کریں
گے نیک لوگوں (صالحین) میں ۔ ف

- - -

ف8 دنیا میں ماں باپ سے زیادہ حق کسی کا نہیں پر حق کسی کا نہیں
پر اللہ کا حق ان سے زیادہ ان کی خاطر دین نہ چھوڑ یئے ۔

۱۰ ۔ اور ایک لوگ ہیں کہ کہتے ہیں یقین لائے ہم اللہ پر، پھر جب اس
کو ایذا پہنچے اللہ کے واسطے، ٹھہرا دے لوگوں کا ستانا برابر اللہ کی مار
کے ۔ اور اگر آ پہنچے مدد تیرے رب کی طرف سے، کہنے لگیں، ہم تو

تمہارے ساتھ تھے ۔ کیا یوں نہیں کہ اللہ خوب خبر دار ہے جو کچھ جیوں (دلوں) میں ہے جہان والوں کے ۔

۱۱ ۔ اور البتہ معلوم کرے گا اللہ جو یقین لائے ہیں، اور البتہ معلوم کرے گا جو لوگ دغا باز ہیں ۔

۱۲ ۔ اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کو، تم چلو ہماری راہ، اور ہم اٹھا لیں گے تمہارے گناہ ۔ اور وہ کچھ نہ اٹھائیں گے ان کے گناہ ۔ وہ جھوٹے ہیں ۔

۱۳ ۔ اور البتہ اٹھائیں گے اپنے بوجھ اور کتنے بوجھ ساتھ اپنے بوجھ کے ۔ اور البتہ ان سے پوچھ ہو گی قیامت کے دن، جو باتیں جھوٹ بناتے تھے ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 کوئی چاہے کہ رفاقت کر کر کسی کے گناہ اپنے اوپر لے لیوے یہ ہونا نہیں مگر جس کو گمراہ کیا اور اس کے بہکائے سے اس نے گناہ کیا وہ گناہ اس پر بھی اور اس پر بھی۔

۱۴۔ اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم پاس، پھر رہا ان میں ہزار برس پچاس برس کم۔ پھر پکڑا ان کو طوفان نے، اور وہ گنہگار تھے۔ ف

ف8 کہتے ہیں طوفان سے پہلے اتنا رہے اور پیچھے بھی ایک مدت رہے ساری عمر ہوئی چودہ سو برس۔

۱۵۔ پھر بچا دیا ہم نے اس کو اور جہاز والوں کو، اور رکھا ہم نے جہاز

نشانی جہان والوں کو۔ ف

ف8 جس وقت یہ سورت اتری ہے حضرت کے یار بہت سے

کافروں کی ایذا سے جہاز پر بیٹھ کر حبشہ کے ملک گئے تھے جب حضرت

مدینے کو ہجرت کر آئے تب وہ بھی سلامتی سے آ ملے،

فائدہ8 اور جہاز نشان رکھا لوگوں کو یعنی دنیا میں ناؤ سے بڑے کام

چلتے ہیں اور قدرتیں اللہ کی نظر میں آتی ہیں۔

۱۶ ۔ اورابراہیم کو جب کہا اپنی قوم کو، بندگی کرو اللہ کی اور اس کا ڈر رکھو۔ یہ بہتر ہے تم کو، اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

۱۷ ۔ تم تو پوجتے ہو اللہ کے سوا یہی بتوں کے تھان اور بناتے ہو جھوٹی باتیں۔ بیشک جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا، مالک نہیں تمہاری روزی کے، سو تم ڈھونڈو اللہ کے ہاں روزی اور اس کی بندگی کرو، اور اس کا حق مانو۔ اسی کی طرف پھر (لوٹ) جاؤ گے۔

۱۸ ۔ اور اگر تم جھٹلاؤ گے، تو جھٹلا چکے ہیں بہت فرقے تم سے پہلے۔ اور رسول کا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا کھول کر۔ ف

ف8 رزق جو فرمایا اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتے ہیں سو جان رکھو کہ اللہ کے سوا روزی کوئی نہیں دیتا ہے اپنی خوشی کے موافق۔

۱۹۔ کیا دیکھتے نہیں کیونکر شروع کرتا ہے اللہ پیدائش کو؟ پھر اس کو دہرائے گا، یہ اللہ پر آسان ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی شروع تو دیکھتے ہو دہرانا اسی سے سمجھ لو۔

۲۰۔ تو کہہ، ملک میں پھرو، پھر دیکھو، کیونکر شروع کی ہے پیدائش؟ پھر اللہ اٹھائے گا پچھلا اٹھان (عطا کرے گا زندگی آخرت کی)۔ بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

۲۱۔ مار (سزا) دے گا جس کو چاہے، اور رحم کرے جس پر چاہے۔ اور اسی کی طرف پھر (لوٹائے) جاؤ گے۔

۲۲۔ تم (اللہ کو) پرچانے (عاجز کرنے) والے نہیں زمین میں، اور نہ آسمان میں۔ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ سے ورے (سوا) حمایتی، اور نہ مددگار۔

۲۳۔ اور جو لوگ منکر ہوئے اللہ کی باتوں سے، اور اس کے ملنے سے وہ ناامید ہوئے میری مہر (رحمت) سے، اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

۲۴۔ پھر کچھ جواب نہ تھا اس کی قوم کا، مگر یہی کہ بولے اس کو مار ڈالو یا جلا دو، پھر اس کو بچا دیا اللہ نے آگ سے۔ اس میں بڑے پتے (نشانیاں) ہیں ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں۔ ف

ف8 اوپر سے حضرت ابراہیمؑ کا کلام چلا تھا اسی کے موافق اللہ تعالیٰ نے بیچ میں کئی باتیں فرمائیں پھر اس قوم کا جواب ذکر کیا نہ جلنے میں

پتے یہ کہ معلوم ہوا ہر چیز کی تاثیر اس کے حکم سے ہے جب حکم نہ ہو تو آگ سی چیز نہ جلا سکے۔

۲۵۔ اور بولا، جو ٹھہرائے ہیں تم نے اللہ کے سوا بتوں کے تھان، سو دوستی کر کر آپس میں دنیا کی زندگی میں۔ پھر دن قیامت کے منکر ہو جاؤ گے ایک سے ایک اور پھٹکارو گے ایک کو ایک۔ اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے، کوئی نہیں تمہارے مددگار۔ **ف**

--

ف8 یعنی وہ شیطان جن کے نام کے تھان ہیں اللہ کے روبرو منکر ہوں گے کہ ہم نے نہیں کہا کہ ہم کو پوجو بت پوجنے والے ان کو پھٹکار دیں گے کہ ہماری نذر و نیاز لے کر وقت پر پھر گئے۔

۲۶۔ پھر مانا اس کو لوط نے۔ اور وہ بولا میں وطن چھوڑتا ہوں اپنے

رب کی طرف۔ بیشک وہی ہے زبردست حکمت والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت لوطؑ بھتیجے تھے حضرت ابراہیمؑ کے اس قوم میں کسی

نے نہ مانا ان کے سوا ان کا وطن شہر بابل پھر نکلے خدا کے توکل پر اللہ

نے ملک شام میں پہنچا کر بسایا۔

۲۷۔ اور دیا ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب، اور رکھی اس کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب، اور دیا ہم نے اس کو اس کا نیگ (اجر) دنیا میں۔ اور وہ آخرت میں نیکوں (صالحین) سے ہے۔ **ف**

ف8 دنیا میں حق تعالیٰ نے مال اور اولاد اور عزت اور ہمیشہ کا نام نیک دیا اور ملک شام ہمیشہ کو ان کی اولاد کو دیا۔

۲۸۔ اور بھیجا لوط کو جب کہا اپنی قوم کو، تم آتے ہو بے حیائی کے کام پر تم سے پہلے نہیں کیا وہ کسی نے جہان میں۔

۲۹۔ تم کیا دوڑتے ہو مردوں پر، اور راہ مارتے ہو؟ اور کرتے ہو اپنی مجلس میں برا کام۔ پھر کچھ جواب نہ تھا اس کی قوم کا مگر یہی کہ بولے، لے آ ہم پر آفت اللہ کی اگر ہے تو سچا۔

۳۰۔ بولا، اے رب! میری مدد کر ان شریر لوگوں پر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 راہ مارنا بھی ان میں دستور تھا یا اسی بدکاری سے مسافروں کی راہ مارتے تھے کہ اس طرف ہو کر نہ نکلیں اور مجلس میں برے کام شاید یہی بدکاری لوگوں میں کرتے ہوں گے اس بات کی شرم بھی نہ رہی تھی یا کچھ اور ٹھٹھے اور چھیڑ کرتے ہوں گے۔

۳۱۔ اور جب پہنچے ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لے کر،
بولے، ہم کو کھپا (ہلاک کر) دینی ہے یہ بستی۔ بیشک اس کے لوگ ہو
رہے ہیں گنہگار۔

۳۲۔ بولا اس میں لوط ہے۔ وہ بولے ہم کو خوب معلوم ہے جو کوئی
اس میں ہے۔ ہم بچا لیں گے اس کو اور اس کے گھر والوں کو، مگر
اس کی عورت۔ رہی رہ جانے والوں میں۔

۳۳۔ اور جب کہ پہنچے ہمارے بھیجے لوط پاس، ناخوش ہوا ان کو دیکھ کر،
اور خفا ہوا دل سے، اور وہ بولے نہ ڈر نہ غم کھا۔ ہم بچا دیں گے تجھ
کو اور تیرے گھر کو، مگر عورت تیری رہ گئی رہنے والوں میں۔ **ف**

ف8 یہ خفا ہوئے اس سے کہ ان مہمانوں کو کس طرح بچاؤں گا اپنی قوم کی بدی سے۔

۳۴۔ ہم کو اتارنی ہے اس بستی والوں پر ایک آفت آسمان سے، اس پر کہ یہ بے حکم ہو رہے تھے۔
۳۵۔ اور چھوڑ رکھا ہم نے اس کا نشان نظر آتا بوجھتے (عقلمند) لوگوں کو۔ ف

ف8 یعنی وہ شہر الٹے راہ پر نظر آتے ہیں۔

۳٦۔ اور بھیجا مدین پاس ان کا بھائی شعیب، پھر بولا اے قوم! بندگی کرو اللہ کی، اور توقع رکھو پچھلے دن (آخرت) کی، اور مت پھرو زمین میں خرابی مچاتے۔ ف

۔۔۔

ف8 ان میں عادت تھی دغا بازی کی دین لین میں مگر شاید راہ بھی لوٹتے تھے۔

۳۷۔ پھر اس کو جھٹلایا، تو پکڑا ان کو بھونچال نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھر میں اوندھے پڑے۔

۳۸۔ اور (ہلاک کیا) عاد اور ثمود کو، اور تم پر کھل چکا ہے ان کے گھروں سے۔ اور رجھایا ان کو شیطان نے ان کے کاموں پر، روک دیا ان کو راہ سے، اور تھے ہوشیار۔ ف

ف8 یعنی دنیا کے کام میں ہوشیار تھے اور اپنے نزدیک عقلمند تھے پر شیطان کے بہکائے سے نہ بچ سکے۔

۳۹۔ اور (ہلاک کیا) قارون اور فرعون اور ہامان کو۔ اور ان پاس پہنچا موسیٰ کھلے نشان لے کر، پھر بڑائی کرنے لگے ملک میں، اور نہ تھے (وہ ہم سے) چھپر (سبقت لے) جانے والے۔

۴۰۔ پھر سب کو پکڑا ہم نے اپنے اپنے گناہ پر، پھر کوئی تھا اس پر بھیجا پتھراؤ باؤ (ہوا) سے۔ اور کوئی تھا اس کو پکڑا چنگھاڑ نے۔ اور کوئی تھا کہ اس کو دھنسایا ہم نے زمین میں۔ اور کوئی تھا کہ اس کو ڈبو دیا۔ اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے، پر تھے وہ اپنا آپ برا کرتے۔

۴۱۔ کہاوت ان کی جنھوں نے پکڑے اللہ کو چھوڑ کر اور حمایتی کہاوت مکڑی کی۔ بنا لیا اس نے ایک گھر۔ اور سب گھروں میں بودا سو مکڑی کا گھر۔ اگر ان کو سمجھ ہوتی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی گھر اس واسطے کہ جان مال کا بچاؤ ہو نہ مکڑی کا جالا کہ دامن کے جھٹکے سے ٹوٹ پڑے ویسا ہی ہے جو اللہ کے سوا کسی کو اپنا بچاؤ سمجھے۔

۴۲۔ اللہ جانتا ہے جس کو پکارتے ہیں اس کے سوا کوئی چیز ہو۔ اور وہ زبردست ہے حکمتوں والا۔ **ف**

ف8 یعنی کبھی سننے والا تعجب کرے کہ سب کو ایک لکڑی ہانک دیا، بعضی خلق بت پوجتے ہیں بعضے آگ پانی کو بعضے اولیاء انبیاء کو یا فرشتوں کو سوا اللہ نے فرمایا دیا کہ اللہ کو سب معلوم ہیں اگر کوئی کچھ کر سکتا تو اللہ سب کو یک قلم موقوف نہ کرتا اور اللہ کو کسی کی رفاقت نہیں چاہیئے زبردست ہے اور مشورہ نہیں چاہیئے حکمتیں اسی کو ہیں۔

۴۳۔ اور یہ کہاوتیں بٹھاتے ہیں ہم لوگوں کے واسطے ۔ اور ان کو بوجھتے وہی ہیں جن کو سمجھ ہے ۔

۴۴۔ اللہ نے بنائے آسمان وزمین جیسے چاہئیں ۔ اس میں پتہ (نشانی) ہے یقین لانے والوں کو۔ ف

- - -

ف8 یعنی اس کام میں کوئی شامل نہ تھا تو تھوڑے کاموں میں شریک ہونے کی کیا احتیاج ۔

۴۵۔ تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب، اور کھڑی (قائم) رکھ نماز۔ بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی سے، اور بری بات سے۔ اور اللہ کی یاد ہے سب سے بڑی۔ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو۔ **ف**

ف8 جتنی دیر نماز میں لگے اتنے تو ہر گناہ سے بچے امید ہے کہ آگے بھی بچتا رہے اور اللہ کی یاد کو اس سے زیادہ اثر ہے یعنی گناہ سے بچے اور اعلی درجوں چڑھے۔

۴۶۔ اور جھگڑا نہ کرو کتاب والوں سے، مگر اس طرح پر جو بہتر ہو، مگر جو ان میں بے انصاف ہیں۔ اور یوں کہو کہ ہم مانتے ہیں جو اترا ہم کو،

اور اترا تم کو، اور بندگی ہماری تمہاری ایک کو ہے، اور ہم اسی کے حکم پر ہیں۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی مشرکوں کا دین جڑ سے غلط ہے اور کتاب والوں کا دین اصل میں سچ تھا تو ان سے ان کی طرح نہ جھگڑو کہ جڑ سے ان کی بات کا ٹو نرمی سے بات واجبی سمجھاؤ مگر ان میں جو بے انصافی پر آوے اس کو سزا وہی ہے۔

۴۷۔ اور ویسے ہی ہم نے اتاری تجھ پر کتاب۔ سو جن کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس کو مانتے ہیں۔ اور ان لوگوں (اہل مکہ) میں

بھی بعضے ہیں کہ اس کو مانتے ہیں۔ اور منکر وہی ہیں ہماری باتوں سے، جو بے حکم ہیں۔ ف

- - -

ف8 ان لوگوں میں یعنی مشرکوں میں اور جن کتاب والوں نے اپنی کتاب ٹھیک سمجھی وہ اس کو بھی مانیں گے۔

۴۸۔ اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب، اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے، (اگر ایسا ہوتا) توالبتہ شبہ کھاتے یہ جھوٹے۔ ف

- - -

ف8 یعنی جگہ تھی شب ہے کی کہ اگلی کتاب پڑھ کر یہ باتیں معلوم کیں حضرت تو کبھی استاد پاس نہ بیٹھے نہ ہاتھ میں قلم پکڑا۔

۴۹۔ بلکہ یہ قرآن آیتیں ہیں صاف، سینے میں ان کے جن کو ملی ہے سمجھ۔ اور منکر نہیں ہماری باتوں سے مگر وہی جو بے انصاف ہیں۔

ف

ف8 یعنی پیغمبر نے کسی سے نہیں لکھا نہیں پڑھا بلکہ یہ وحی جو اس پر آئی ہمیشہ کو بن لکھ جاری رہے گی سینہ بسینہ اور کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں یہ کتاب حفظ ہی سے باقی ہے لکھنا افزود ہے۔

۵۰۔ اور کہتے ہیں کیوں نہ اتریں اس پر کچھ نشانیاں، اس کے رب
سے، تو کہہ، نشانیاں تو ہیں اختیار میں اللہ کے۔ اور میں تو یہی سنا
دینے والا ہوں کھول کر۔
۵۱۔ کیا ان کو بس (کافی) نہیں کہ ہم نے تجھ پر اتاری کتاب کہ ان پر
پڑھی جاتی ہے؟ بیشک اس میں مہر (رحمت) ہے، اور سمجھانا
(نصیحت) ان لوگوں کو جو مانتے (ایمان لاتے) ہیں۔
۵۲۔ تو کہہ، بس (کافی) ہے اللہ میرے تمہارے بیچ گواہ۔ جانتا ہے
جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں۔ اور جو لوگ یقین لائے ہیں جھوٹ پر
اور منکر ہوئے ہیں اللہ سے، انہی کا برا ہونا ہے۔ **ف**

ف8 اللہ کی گواہی یہی کہ سچوں کو دن پر دن بڑھایا اور جھوٹوں کو مٹایا۔

۵۳۔ اور شتاب (جلد) مانگتے ہیں تجھ سے آفت۔ اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہر رہا، تو آ پہنچتی ان پر آفت۔ اور آئے گی ان پر (آفت) اچانک، (کہ) ان کو خبر نہ ہوگی۔ ف

۔۔۔

ف8 اس امت کا عذاب یہی تھا مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہونا پکڑے جانا سو فتح مکہ میں مکہ کے لوگ بے خبر رہے کہ حضرت کا لشکر سر پر آ کھڑا ہوا۔

۵۴۔ شتاب (جلد) مانگتے ہیں تجھ سے عذاب۔ اور دوزخ گھیر رہی ہے منکروں کو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی آخرت کا عذاب تو عبث مانگتے ہیں اس عذاب میں تو پڑے ہی ہیں یہ کفر اور یہ برے کام مرے پر نظر آوے گا کہ دوزخ کی آگ سے جلاتی۔

۵۵۔ جس دن گھیرے گا ان کو عذاب اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے، اور کہے گا چکھو جیسا کچھ کرتے تھے۔ **ف**

ف8 یہ اللہ کہے گا یا وہ عذاب ہی بولے گا جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال سانپ ہو کر گلے میں پڑے گا گلے چیرے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۵٦۔ اے بندو میرے جو یقین لائے ہو! میری زمین کشادہ ہے، سو مجھی کو بندگی کرو۔

۵۷۔ جو جی ہے سو چکھے گا موت۔ پھر ہماری طرف پھر (لوٹ) آؤ گے۔ ف

ف8 جب کافروں نے مکہ میں بہت زور کیا تو حکم ہوا ہجرت کا اسی (۸۰) تراسی (۸۳) گھر اُٹھ گئے حبشہ کے ملک کو فرمایا کوئی دن کی زندگی جہاں بنے تہاں کاٹ دو پھر ہم پاس اکٹھے آؤ گے تا وطن چھوڑنا دل پر مشکل نہ لگے اور حضرت سے جدا ہونا۔

۵۸۔ اور جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام، ان کو ہم جگہ دیں گے بہشت میں جھروکے (محل)، نیچے بہتی نہریں، سدا رہیں ان میں، خوب نیگ (اجر) ملا کام والوں کو۔

۵۹۔ جو ٹھہرے (صبر کرتے) رہے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھا۔

ف

ف8 یعنی اس وطن کے بدلے وہ وطن ملے گا۔

٦٠۔ اور کتنے جانور ہیں جو اٹھا نہیں رکھتے اپنی روزی، اللہ روزی دیتا ہے ان کو اور تم کو، اور وہی ہے سنتا جانتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ روزی کی طرف سے خاطر جمع کر دی کہ اکثر جانوروں کے گھر میں کل کا قوت نہیں ہوتا نیا دن اور نئی روزی۔

۶۱۔ اور جو تو لوگوں سے پوچھے، کس نے بنائے آسمان و زمین، اور کام لگائے سورج اور چاند؟ تو کہیں اللہ نے۔ پھر کہاں سے الٹ جاتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اسباب رزق کے اسی نے اسباب بنائے سب جانتے ہیں پھر اس پر بھروسہ نہیں کرتے کہ وہی پہنچا بھی دے گا مگر جتنا وہ چاہے نہ جتنا تم چاہو یہ آگے سمجھا دیا۔

٦٢ ۔ اللہ پھیلاتا ہے روزی جس کے واسطے چاہے اپنے بندوں میں، اور ماپ کر دیتا ہے جس کو چاہے ۔ بیشک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے ۔ ف

- - -

ف8 ماپ کر دیتا ہے یہ نہیں کہ نہ دے ۔

٦٣ ۔ اور جو تو پوچھے ان سے ، کس نے اتارا آسمان سے پانی؟ پھر جلا دیا (زندگی بخشی) اس سے زمین کو، اس کے مرے پیچھے ، تو کہیں اللہ نے ۔ تو کہہ ، سب خوبی اللہ کو ہے ۔ پر بہت لوگ نہیں بوجھتے ۔ ف

- - -

ف8 یعنی مینہ بھی ہر کسی پر برابر نہیں برستا اور اسی طرح حال بدلتے دیر نہیں لگتی مفلس سے دولتمند کردے۔

۶۴۔ اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا۔ اور پچھلا (آخرت کا) گھر جو ہے سو یہی ہے جینا۔ اگر یہ سمجھ رکھتے۔

۶۵۔ پھر جب سوار ہوئے کشتی میں پکارنے لگے اللہ کو، نرے، اسی پر رکھ کر نیت۔ پھر جب بچا لایا ان کو زمین کی طرف، اسی وقت لگے شریک پکڑنے۔

۶۶۔ مکرتے رہیں ہمارے دئیے سے اور برتتے رہیں۔ سب آگے جان لیں گے۔

٦٧ ۔ کیا نہیں دیکھتے؟ کہ ہم نے رکھ دی ہے پناہ کی جگہ امن کی، اور لوگ اچکے جاتے ہیں ان کے پاس سے ۔ کیا جھوٹ پر یقین رکھتے ہیں، اور اللہ کا احسان نہیں مانتے؟ ف

ف8 مکہ کے لوگ اللہ کے گھر کے طفیل دشمنوں سے پناہ میں تھے اور سارے ملک عرب میں فساد تھا بتوں کے جھوٹے احسان مانتے ہیں یہ سچا احسان اللہ کا نہیں مانتے ۔

٦٨ ۔ اور اس سے بے انصاف کون؟ جو باندھے اللہ پر جھوٹ، یا جھٹلائے سچی بات کو، جب اس تک پہنچے؟ کیا دوزخ میں بسنے کی جگہ نہیں منکروں کی؟

٦٩ ۔ اور جنھوں نے محنت کی ہمارے واسطے ، ہم سجھائیں گے ان کو

اپنی راہیں ۔ اور بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے ۔ ف

۔ ۔ ۔

ف8 اپنی راہیں یعنی راہ قرب کی اور رضا کی جو بہشت ہے ۔

* * *

۳۰۔ الروم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف لام میم۔

۲۔ دب (مغلوب ہو) گئے ہیں روم (رومی)۔

۳۔ لگتے (عرب کے نزدیک) ملک میں، اور وہ اس ڈ بنے پیچھے

(مغلوب ہونے کے بعد) اب غالب ہوں گے۔

۴۔ کئی برس میں۔ اللہ کے ہاتھ ہیں کام (اختیار) پہلے اور پچھلے۔ اور اس دن خوش ہوں گے مسلمان۔ ف

۔۔۔

ف8 روم اور فارس کے بادشاہ ملک کی سرحد پر لڑتے تھے عرب سے لگتی زمین پر یعنی عراق پر کافر مکہ میں چاہتے کہ فارس جیتیں مسلمان چاہتے کہ روم واسطے اہل کتاب کے خبریں جھوٹ اڑتی تھیں حق تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ اب تو روم دب گئے پر کئی برس میں وہ غالب ہوں گے دس برس سے کم میں اسی طرح واقع ہوا۔

۵۔ اللہ کی مدد سے ۔ مدد کرے جس کی چاہے ۔ اور وہی ہے زبردست

رحم والا۔ ف

۔۔۔

ف8 کئی برس پیچھے دونوں میں مقابلہ ہوا تو روم غالب ہوئے اور یہ

خبر عرب میں پہنچی جس دن مسلمانوں کو جنگ بدر فتح ہوئی اس کی خوشی

تھی۔

٦۔ اللہ کا وعدہ ہوا۔ خلاف نہ کرے گا اللہ اپنا وعدہ لیکن بہت لوگ

نہیں جانتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بغیر ظاہر اسباب خدا پر بھروسہ نہیں رکھتے۔

۷۔ جانتے ہیں اوپر اوپر دنیا کا جینا۔ اور وہ لوگ آخرت سے خبر نہیں

رکھتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ظاہر دنیا میں جس کا غلبہ دیکھیں کہیں اللہ اسی پر خوش

ہے۔

۸۔ کیا دھیان نہیں کرتے اپنے جی میں؟ اللہ نے جو بنائے آسمان و زمین اور جو ان کے بیچ ہے، سو ٹھیک سادہ کر اور ٹھہرے وعدہ پر۔

اور بہت لوگ اپنے رب کا ملنا نہیں مانتے۔ ف

ف8 یعنی ہر ایک چیز کو ایک ابتدا ایک انتہا ہے انسان حیوان درخت کو تو نظر آتا ہے آسمان میں ہر گردش کی ایک مدت ہے مہینے یا برس یا بارہ برس پر ختم ہے جو ہر چیز میں صفت ہے سو سارے جہان میں ہے اپنے وقت پر اس کو فنا ہے پھر یہ ابتدا انتہا کھیل نہیں کچھ اس سے منظور ہے وہی آخرت میں نظر آوے گا۔

۹۔ کیا پھرے نہیں ملک میں؟ جو دیکھیں آخر کیسا ہوا ان سے اگلوں کا؟ ان سے زیادہ تھے زور میں، اور زمین اٹھائی اور بسائی (کھیتی باڑی کی)، ان کے بسانے سے زیادہ، اور پہنچے ان کے پاس رسول ان کے لے کر کھلے (واضح) حکم۔ اور اللہ نہ تھا ان پر ظلم کرنے والا، لیکن وہ اپنا آپ برا کرتے تھے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی بن رسول بھیجے اللہ نہیں پکڑتا۔

۱۰۔ پھر ہوا آخر برا کرنے والوں کا برا، اس پر کہ جھٹلائیں باتیں اللہ کی، اور ان پر ٹھٹھے (مذاق) کرتے تھے۔ **ف**

ف8 یعنی ایک قوم کو جن باتوں پر سزا ملی سب کو وہی ملنی ہے سب کی فنا بھی ایک کی فنا سے سمجھو اور سب کی سزا بھی ایک کی سزا سے بوجھو۔

۱۱۔ اللہ بناتا (پیدا کرتا) ہے پہلی بار، پھر اس کو دہرائے گا، پھر اسی کی طرف پھر (لوٹائے) جاؤ گے۔

۱۲۔ اور جس دن اٹھے (برپا ہو) گی قیامت آس ٹوٹے رہ جائیں گے گنہگار۔

۱۳۔ اور نہ ہوں گے ان کے شریکوں میں کوئی ان کی سفارش والے، اور یہ ہو جائیں گے اپنے شریکوں سے منکر۔ **ف**

...

ف8 یعنی جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک بتاتے تھے۔

۱۴۔ اور جس دن اٹھے (برپا ہو) گی قیامت، اس دن بھانت بھانت (فرقوں میں بٹے) ہوں گے۔

۱۵۔ سو جو یقین لائے، اور کیئے بھلے کام، سو باغ میں ہیں، ان کی آوَ بھگت ہوتی ہے۔

۱۶۔ اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری باتیں اور ملنا پچھلے گھر (آخرت) کا، سو شتاب میں پکڑے آئے ہیں (ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے)۔

۱۷۔ سو پاک اللہ کی ذات ہے، جب شام کرو اور صبح کرو۔

۱۸ ۔ اور اسی کی خوبی ہے آسمان و زمین میں، اور پچھلے وقت اور جب دوپہر ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی پاک اللہ کو یاد کرو اور اس کی خوبی آسمان و زمین میں ہو رہی ہے ان چار وقتوں پر یاد کرو صبح کی نماز اور شام کی اسی میں مغرب اور عشاء آ چکیں پچھلے وقت عصر اور دوپہر ظہر۔

۱۹ ۔ نکالتا ہے جیتا مردے سے، اور نکالتا ہے مردہ جیتے سے، اور جلاتا (زندہ کرتا) ہے زمین کو اس کے مرے پیچھے۔ اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ ف

ف8 یعنی مٹی مردہ سے جیتے جاندار۔

۲۰۔ اوراس کی نشانیوں سے یہ کہ تم کو بنایا مٹی سے، پھر اب تم انسان ہو پھیل پڑے۔

۲۱۔ اوراس کی نشانیوں سے یہ کہ بنا دیئے تم کو تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑو اس کے پاس، اور رکھا تمہارے بیچ پیار اور مہر (رحمت)، اس میں بہت پتے (نشانیاں) ہیں ان کو جو دھیان کرتے ہیں۔ ف

ف8 حق تعالیٰ نے درخت کی نسل ایک سے چلائی اور جانور کی نسل دو سے پھر بعضے جانور کا جوڑا مقرر نہیں اور بعضوں کا مقرر ٹھہرایا اس میں نسل کے سوا انسیت اور چین ہے اور پیار اور محبت تا جہاں کی بستی ہو جو کوئی جوڑا مقرر نہ کرے یعنی زنا کرے نکاح نہ کرے وہ انسان سے حیوان ہوا۔

۲۲۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمان زمین کا بنانا اور بھانت بھانت بولیاں (مختلف زبانیں) تمہاری، اور رنگ۔ اس میں بہت پتے (نشانیاں) ہیں بوجھنے والوں (عالموں) کو۔ ف

۔۔۔

ف8 سب انسان ایک ماں باپ سے بنائے ملا کر بسائے پھر جدا بولیاں کر دیں ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جیسے جانور۔

۲۳۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے تمہارا سونا رات میں اور دن میں تلاش کرنی اس کے فضل سے۔ اس میں بہت پتے (نشانیاں) ہیں ان کو، جو سنتے ہیں۔ ف

ف8 دو حالتیں بدلتی ہیں سویا تو پتھر کی طرح اور تلاش میں لگا تو ایسا ہوشیار کوئی نہیں اصل تورات ہے سونے کو اور دن تلاش کو پھر

دونوں وقت دونوں کام ہوتے ہیں نشانیاں ہیں سننے والوں کو کہ اپنے سونے کا احوال نظر نہیں آتا لوگوں کی زبانی سنتے ہیں۔

۲۴۔ اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ دکھاتا ہے تم کو بجلی، ڈر اور امید، اور اتارتا ہے آسمان سے پانی، پھر جلاتا (زندہ کرتا) ہے اس سے زمین کو مر گئے پیچھے۔ اس میں بہت پتے (نشانیاں) ہیں ان کو، جو بوجھتے (عقل سے کام لیتے) ہیں۔

۲۵۔ اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ کھڑا (قائم) ہے آسمان و زمین اس کے حکم سے۔ پھر جب پکارے گا تم کو ایک بار، زمین میں سے، تبھی تم نکل پڑو گے۔ **ف**

ف8 معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کھڑا ہے اس میں تارے چلتے ہیں جس کو اور جگہ فرمایا تیرتے ہیں۔

۲۶۔ اور اسی کے ہیں جو کوئی ہیں آسمان و زمین میں۔ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔

۲۷۔ اور وہی ہے جو پہلی بار بناتا (تخلیق کرتا) ہے اور پھر اس کو دہرائے گا، اور وہ آسان ہے اس پر۔ اور اس کی کہاوت (مثال) سب سے اوپر (بلند)، آسمان و زمین میں۔ اور وہ ہے زبردست حکمتوں والا۔ ف

ف8 یعنی آسمان کے لوگ نہ کھاویں نہ پیویں نہ حاجت بشری رکھیں سوائے بندگی کچھ کام نہیں اور زمین کے لوگ سب چیز میں آلودہ پر اللہ کے صفت نہ ان سے ملے نہ ان سے اور وہ پاک ذات ہے۔

۲۸۔ بتائی تم کو ایک کہاوت، تمہارے اندر سے۔ تمہارے جو ہاتھ کے مال (غلام) ہیں، ان میں ہیں کوئی ساجھی (شریک) تمہارے؟ ہماری دی روزی میں، کہ تم سب اس میں برابر رہو، خطرہ (ڈر) رکھو ان کا جیسے خطرہ (ڈر) رکھوا پنوں کا۔ یوں کھولتے (واضح کرتے) ہیں ہم پتے (آیات) ان لوگوں کو جو بوجھتے (عقل رکھتے) ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی تم جھوٹے مالک ہو لونڈی غلام کے سب روزی کھاتے ہو اللہ کی پھر بھی برابر ساجھی نہیں ہو سکتے تمہارے جیسے اپنے بھائی بند اور تم کو کچھ پروا نہیں ان کی کہ مرضی لے کر کام کرو تو وہ سچا مالک کیا پروا رکھے اپنے غلام کی جس کو اس کا ساجھی گنو۔

۲۹۔ بلکہ چلے ہیں یہ بے انصاف اپنے چاؤ (خواہش) پر، بن سمجھے۔ سو کون سجھائے جس کو اللہ نے بہکایا؟ اور کوئی نہیں ان کے مددگار۔

۳۰۔ سو تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر، ایک طرف (یکسو) ہو کر۔ وہی تراش اللہ کی، جس پر تراشا لوگوں کو۔ بدلنا نہیں اللہ کے بنائے کو۔ یہی ہے دین سیدھا، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ سب کا حاکم مالک سب سے نرالا کوئی اس کے برابر نہیں کسی کا زور اس پر نہیں یہ باتیں سب جانتے ہیں اس پر چلنا چاہیئے ایسے ہی کسی کے جان مال کو ستانا ناموس میں عیب لگانا ہر کوئی براجانتا ہے ایسے ہی اللہ کو یاد کرنا غریب پر ترس کھانا حق پورا دنیا دغا نہ کرنی ہر کوئی اچھا جانتا ہے اس پر چلنا وہی دین سچا ہے ان چیزوں کا بندوبست پیغمبروں کی زبان سے اللہ نے سکھلا دیا۔

۳۱۔ سب رجوع ہو کر اس کی طرف اور اس سے ڈرتے رہو، اور کھڑی رکھو نماز، اور مت ہو شریک والوں میں۔ ف

ف8 یعنی اصل دین پکڑو اس کی طرف رجوع ہو کر اگر صلاح دنیا کے واسطے یہ کام کیے تو دین درست نہ ہوا۔

۳۲۔ جنہوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہوئے ان میں بہت جتھے۔ ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اس پر ریجھ رہے ہیں۔

۳۳۔ اور جب لگے لوگوں کو کچھ سختی، پکاریں اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر، پھر جہاں چکھائی ان کو اپنی طرف سے کچھ مہر (رحمت)، تبھی ایک لوگ ان میں اپنے رب کا شریک لگے بتانے۔

ف

ف8 یعنی جیسے بھلے کام ہر انسان کی جبلت پہچانتی ہے اللہ کی طرف رجوع ہونا بھی ہر ایک کی جبلت جانتی ہے ڈر کے وقت کھل جاتا ہے۔

۳۴۔ کہ منکر ہوجائیں ہمارے دئیے سے۔ سو کام چلالو اب۔ آگے جان لوگے۔

۳۵۔ کیا ہم نے ان پر اتاری ہے کوئی سند؟ سو وہ بولتی ہے جو یہ شریک بتاتے ہیں۔

۳۶۔ اور جب چکھائیں ہم لوگوں کو کچھ مہر (رحمت)، اس پر ریجھنے لگیں۔ اور اگر آپڑے ان پر کوئی برائی اپنے ہاتھوں کے بھیجے پر، تبھی آس توڑدیں۔

۳۷۔ کیا نہیں دیکھ چکے کہ اللہ پھیلاتا ہے روزی جس پر چاہے اور ماپ کر دیتا ہے (جس کے لئے چاہے)۔ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ان لوگوں کو جو یقین (ایمان) رکھتے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی جس کو چاہے ماپ دے روزی جس کو چاہے پھیلا دے۔

۳۸۔ سو تو دے ناتے والے (رشتے دار) کو اس کا حق، اور محتاج کو، اور مسافر کو، یہ بہتر ہے ان کو جو چاہتے ہیں اللہ کا منہ۔ اور وہی جن کا بھلا ہے (فلاح پانے والے)۔

۳۹۔ اور جو دیتے ہیں بیاج (سود) پر، کہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں، وہ نہیں بڑھتا اللہ کے ہاں ۔ اور جو دیتے ہو پاک دل سے چاہ کر منہ اللہ کا، سو وہی ہیں جن کے دونے ہوئے ۔

۴۰۔ اللہ وہی ہے جس نے تم کو بنایا، پھر تم کو روزی دی، پھر تم کو مارتا ہے، پھر تم کو جلاوے (زندہ کرے) گا ۔ کوئی ہے تمہارے شریکوں میں؟ جو کر سکے ان کاموں میں ایک ۔ وہ نرالا ہے اور بہت اوپر ہے اس سے جو شریک بتاتے ہیں ۔

۴۱۔ کھل پڑی ہے خرابی (فساد) جنگل میں اور دریا میں، لوگوں کے ہاتھ کی کمائی سے، چکھایا چاہے ان کو کچھ مزہ ان کے کام کا کہ شاید یہ پھر (باز) آئیں ۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی کفر اور ظلم پھیل پڑا ہے زمین میں اور جہازوں میں لوٹ مار ہر طرف اس کا وبال پڑا چاہے سارا تو آخرت میں ہے پر کچھ یہاں بھی شاید ڈر کر راہ پر آویں۔

۴۲۔ تو کہہ، پھرو ملک میں، تو دیکھو آخر کیسا ہوا پہلوں کا؟ بہت ان میں تھے شریک والے۔

۴۳۔ سو تو سیدھا کر اپنا منہ سیدھی راہ پر اس سے پہلے کہ آ پہنچے ایک دن، جس کو پھرنا (ٹلنا) نہیں اللہ کی طرف سے، اس دن لوگ جدا جدا ہوں گے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی دین کا غلبہ ہو اور سزا پانے والے الگ ہوں اور مقبول اللہ کے الگ۔

۴۴۔ جو منکر ہوا سو اس پر پڑے اس کا منکر ہونا۔ اور جو کرے بھلے کام، سو اپنی راہ سنوارتے ہیں۔

۴۵۔ کہ وہ بدلہ دے ان کو، جو یقین لائے اور بھلے کام کیئے، اپنے فضل سے، بیشک اس کو نہیں بھاتے انکار والے۔

۴۶۔ اور اس کی نشانیوں میں ایک یہ کہ چلاتا ہے بادیں (ہوائیں) خوشخبری لانے والی، اور تا (کہ) چکھائے تم کو کچھ مزہ اپنی مہر (رحمت) کا، اور تا (کہ) چلیں جہاز اس کے حکم سے۔ اور تلاش کرو اس کے فضل سے، اور شاید تم حق مانو۔ ف

- - -

ف8 یعنی باؤ چلنے سے اتنے فائدے ہیں یمنہ کی خبر اور جہاز چلتے
ہیں۔

۴۷۔ اور ہم بھیج چکے ہیں تجھ سے پہلے کتنے رسول اپنی اپنی قوم پاس،
پھر آئے ان پاس سپتے (نشانیاں) لے کر، پھر بدلہ لیا ہم نے ان
سے جو گنہگار تھے۔ اور حق ہے ہم پر مدد ایمان والوں کی۔ ف

- - -

ف8 بیچ میں باؤ کا مذکور اس واسطے کہ جیسے یمنہ کی خبر لاتی ہیں بادیں
ایسے دین کے غلبہ کی نشانیاں روشن ہوتی جاتیاں ہیں۔

۴۸۔ اللہ ہے جو چلاتا ہے بادیں (ہوائیں)، پھر ابھارتیاں ہیں بدلی، پھر پھیلاتا ہے اس کو آسمان میں، جس طرح چاہے، اور رکھتا ہے اس کو تہ بر تہ، پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے اس کے بیچ سے۔ پھر جب اس کو پہنچایا جس کو چاہے اپنے بندوں میں، تبھی وہ لگے خوشیاں کرنے۔ **ف**

ف8 پھیلاتا ہے جس طرح چاہے یعنی پہلے کسی طرف پیچھے کسی طرف اسی طرح دین بھی پھیلا۔

۴۹۔ اور پہلے ہو رہے تھے اس کے اترنے (برسنے) سے پہلے ہی نا امید۔

۵۰۔ سو دیکھ، اللہ کی مہر (رحمت) کے نشان، کیونکر جلاتا (زندہ کرتا) ہے زمین کو، اس کے مرے پیچھے۔ بیشک وہ ہے مردے جلانے (زندہ کرنے) والا۔ اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

۵۱۔ اور اگر ہم بھیجیں ایک باؤ (ہوا)، پھر دیکھیں وہ کھیتی زرد پڑ گئی، تو لگیں اس پیچھے ناشکری کرنے۔ **ف**

ف8 یعنی غرض کے ساتھ ہے ان کا شکر اور ناشکری اور یہاں اس پر فرمایا کہ مراد پا کر بندہ نڈر نہ ہووے اللہ کی قدرت رنگا رنگ ہے۔

۵۲۔ سو تو سنا نہیں سکتا مردوں کو، اور نہیں سنا سکتا بہروں کو، پکارنا، جب پھریں پیٹھ دے کر۔

۵۳۔ اور نہ تو راہ سجھائے اندھوں کو، ان کے بھٹکنے سے۔ تو تو سنائے اس کو جو یقین مانے ہماری باتیں، سو وہ مسلمان ہوتے ہیں۔

۵۴۔ اللہ ہے جس نے بنایا (پیدا کیا) تم کو کمزوری سے (ناتواں)، پھر دیا کمزوری پیچھے زور (قوت)، پھر دے گا زور پیچھے (قوت کے بعد) کمزوری، اور سفید بال۔ بناتا (پیدا کرتا) ہے جو چاہے، اور وہ ہے سب جانتا کر سکتا۔

۵۵۔ اور جس دن اٹھے (برپا ہو) گی قیامت، قسمیں کھائیں گے گنہگار، کہ ہم نہیں رہے ایک گھڑی سے زیادہ، اسی طرح تھے الٹے جاتے (دنیا میں دھوکا کھاتے)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی قبر کا رہنا تھوڑا معلوم ہوگا اور ایسی ہی غلط باتیں جانتے تھے۔

۵۶۔ اور کہیں گے جن کو ملی سمجھ اور یقین (ایمان)، تمہارا ٹھہراؤ تھا اللہ کے لکھے میں، جی اٹھنے کے دن (روز حشر) تک، سو یہ ہے جی اٹھنے کا دن، پر تم نہ تھے جانتے۔

۵۷۔ سو اس دن کام نہ آئے گی ان گنہگاروں کو تقصیر بخشوانی، اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے۔

۵۸۔ اور ہم نے بٹھائی (بیان کی) ہے آدمیوں کو، اس قرآن میں ہر طرح کی کہاوت۔ اور جو تو لائے ان پاس کوئی آیت تو مقرر کہیں وہ منکر، تم جھوٹ بناتے ہو۔

۵۹۔ یوں مہر کرتا ہے اللہ ان کے دلوں پر، جو سمجھ نہیں رکھتے۔

۶۰۔ سو تو ٹھیرا رہ (صبر کر)، بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک (حق) ہے، اور اچھال نہ دیں (نہ ہلکا پائیں) تجھ کو جو یقین نہیں لاتے۔

* * *

۳۱۔ لقمان

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف لام میم۔

۲۔ یہ باتیں ہیں پکی (پر حکمت) کتاب کی۔

۳۔ سوجھ (ہدایت) ہے اور مہر (رحمت) نیکی والوں کو۔

۴۔ جو کھڑی رکھتے ہیں نماز، اور دیتے ہیں زکوٰۃ، اور وہ ہیں جو آخرت کو وہ یقین کرتے ہیں۔

۵۔ یہ ہیں سوجھ (ہدایت) پر اپنے رب کی طرف سے، اور وہ ہیں جن کا بھلا (فلاح) ہے۔

٦۔ اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی (غافل کرنے والی) باتوں کے، تا (کہ) بچلا (گمراہ کر) دیں اللہ کی راہ سے بن سمجھے، اور ٹھہرائیں اس کو ہنسی، وہ جو ہیں ان کو ذلّت کی مار ہے۔ ف

ف8 ایک کافر تھا جس کو دیکھتا کہ دل نرم ہوا مسلمانی کی طرف جھکا اپنے گھر لے جاتا شراب پلاتا اور راگ ناچ دکھاتا اس رنڈی کی مجلس سے ایمان کا اثر مٹ جاتا، اس کو یہ فرمایا۔

٧۔ اور جب سنائیے اس کو ہماری باتیں پیٹھ دے جائے (منہ موڑ لے) غرور سے، گویا ان کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے دو کان بہرے ہیں۔ سو خوشخبری دے اس کو دکھ والی مار کی۔

۸۔ جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام ان کو ہیں نعمت کے باغ (جنت)۔

۹۔ رہا کریں ان میں۔ وعدہ ہو چکا اللہ کا سچا (حق)، اور وہ زبردست ہے حکمتوں والا۔

۱۰۔ بنائے آسمان بن ٹیکے (بغیر ستونوں کے)، اسے دیکھتے ہو، اور ڈالے زمین پر بوجھ (پہاڑ)، کہ تم کو لے کر جھک (ڈھلک) نہ پڑے، اور بکھیرے اس میں سب طرح کے جانور۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی، پھر اگائے زمین میں ہر قسم کے جوڑے خاصے (عمدہ)۔

۱۱۔ یہ کچھ بنایا ہے اللہ کا، اب دکھاؤ مجھ کو کیا بنایا ہے اوروں نے جو اس کے سوا ہیں؟ کوئی نہیں پر بے انصاف صریح بھٹکتے ہیں۔

۱۲۔ اور ہم نے دی ہے لقمان کو عقلمندی، کہ حق مان (شکر بجا لا) اللہ کا۔ اور جو کوئی حق مانے (شکر بجا لائے) اللہ کا تو مانے (شکر بجا لائے) گا اپنے بھلے کو۔ اور جو کوئی منکر ہو گا تو اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔ ف

ف8 حضرت لقمان غلام تھے حبشی حضرت داوٗدؑ کے وقت میں اللہ نے ان کو حکمت دی یعنی عقل کی راہ سے وہ باتیں کھولیں جو موافق ہوں پیغمبروں کے حکم کے۔

۱۳۔ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو، جب اس کو سمجھانے لگا، اے بیٹے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا۔ بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے۔

۱۴۔ اور ہم نے تقید (تاکید) کیا انسان کو اس کے ماں باپ کے واسطے، پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر، اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں، کہ حق مان میرا، اور اپنے ماں باپ کا، آخر مجھی تک (لوٹ کر) آنا ہے۔ ف

ف8 یہ کلام بیچ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقمان نے بیٹے کو ماں باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوتی اللہ صاحب نے شرک سے پیچھے اور نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق فرما دیا کہ بعد اللہ کے حق

کے ماں باپ کا حق ہے باپ نے اللہ کا حق بتایا اللہ تعالیٰ نے باپ کا اور رسول کا اور مرشد کا حق اللہ ہی کی طرف میں ہے کہ اسی کے نائب ہیں۔

۱۵۔ اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں (دباؤ ڈالیں) اس پر کہ شریک مان میرا جو تجھ کو معلوم نہیں، تو ان کا کہا نہ مان، اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور (معروف طریقے) سے۔ اور راہ چل اس کی، جو رجوع ہوا میری طرف۔ پھر میری طرف ہے تم کو پھر (لوٹ کر) آنا، پھر میں جتاؤں گا تم کو، جو کچھ تم کرتے تھے۔ **ف**

ف8 شریک نہ مان جو معلوم نہیں یعنی شہ بے میں بھی نہ مان اور یقین سمجھ کر تو کیوں مانے۔

۱۶۔ اے بیٹے! اگر کوئی چیز ہو برابر رائی کے دانے کے، پھر رہی ہو کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں، لا حاضر کرے اس کو اللہ۔ بیشک اللہ چھپے جانتا ہے، خبردار۔

۱۷۔ اے بیٹے کھڑی رکھ (قائم کر) نماز، اور سکھلا بھلی بات، اور منع کر برائی سے، اور سہار (صبر کر) جو تجھ پر پڑے۔ بیشک یہ ہیں ہمت کے کام۔ ف

ف8 نماز کے ساتھ زکوٰۃ نہیں کہی ایسے لوگوں کے پاس مال کہاں
رہتا ہے۔

۱۸۔ اور اپنے گال نہ پھیلا لوگوں کی طرف، اور مت چل زمین پر
اتراتا، بیشک اللہ کو نہیں بھاتا (پسند آتا) کوئی اتراتا بڑائیاں کرتا۔

ف

۔۔۔

ف8 گال نہ پھلا یعنی غرور سے نہ دیکھ۔

۱۹۔ اور چل بیچ (اعتدال) کی چال، اور نیچی کر (رکھ) اپنی آواز، بیشک
بری سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

۲۰۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کام لگائے تمہارے جو کچھ ہیں
آسمان اور زمین میں، اور بھر (پوری کر) دیں تم کو اپنی نعمتیں کھلی اور
چھپی، اور ایک آدمی وہ ہیں، جو جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں۔ نہ سمجھ
رکھیں، نہ سوجھ، نہ کتاب چمکتی (روشنی دکھانے والی)۔

۲۱۔ اور جب ان کو کہیے، چلو اس حکم پر، جو اتارا اللہ نے کہیں، نہیں!
ہم تو چلیں گے اس پر جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو۔ بھلا اور
جو شیطان بلاتا ہو ان کو دوزخ کی مار کو، تو بھی؟

۲۲۔ اور جو کوئی تابع کرے اپنا منہ اللہ کی طرف، اور وہ ہو نیکی پر، سو
اس نے پکڑا محکم کڑا (مضبوط سہارا)۔ اور اللہ کی طرف ہے آخر
(فیصلہ) ہر کام کا۔

۲۳۔ اور جو کوئی منکر ہوا تو تو غم نہ کھا اس کے انکار سے۔ ہماری
طرف پھر (لوٹ کر) آنا ہے ان کو پھر ہم جتائیں گے ان کو، جو انہوں
نے کیا ہے۔ مقرر اللہ جانتا ہے جو بات ہے جیوں (دلوں) میں۔

۲۴۔ کام چلائیں گے ہم ان کا تھوڑے دنوں، پھر پکڑ بلائیں گے ان
کو گاڑھی مار (سخت عذاب) میں۔

۲۵۔ اور جو تو پوچھے ان سے، کس نے بنائے آسمان و زمین؟ تو کہیں
اللہ نے۔ تو کہہ، سب خوبی اللہ کو ہے، پر وہ بہت لوگ سمجھ نہیں
رکھتے۔

۲۶۔ اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں۔ بیشک اللہ ہی ہے بے
پرواہ سب خوبیوں سراہا۔

۲۷۔ اور اگر جتنے درخت ہیں زمین میں، قلم ہوں، اور سمندر ہو اس کی سیاہی، اس کے پیچھے (ساتھ ہوں مزید) سات سمندر، نہ نبڑیں (ختم ہوں) باتیں اللہ کی۔ بیشک اللہ زبردست ہے حکمتوں والا۔

۲۸۔ تم سب کو بنانا (پیدا کرنا) اور مرے پر جلانا (پیدا کرنا) وہی جیسا ایک جی (شخص) کا۔ بیشک اللہ سنتا ہے دیکھتا۔

۲۹۔ تو نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ پیٹھاتا (داخل کرتا) ہے رات کو دن میں، اور پیٹھاتا (داخل کرتا) ہے دن کو رات میں، اور کام لگائے ہیں سورج اور چاند، ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہرے ہوئے وعدہ تک، اور یہ کہ اللہ خبر رکھتا ہے جو کرتے ہو۔ **ف**

ف8 ٹھہرا وعدہ یا قیامت ہے یا ہر ایک کا دورہ۔

۳۰۔ یہ اس پر کہے کہ اللہ وہی ٹھیک (حق) ہے، اور جو پکارتے ہیں اس کے سوا، سو وہی جھوٹ ہے۔ اور اللہ وہی ہے سب سے اوپر بڑا۔

۳۱۔ تو نے نہ دیکھا کہ جہاز چلتے ہیں سمندر میں، اللہ کی نعمت لے کر، کہ دکھائے تم کو کچھ اپنی قدرتیں۔ البتہ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ہر ٹھہرنے (صبر کرنے) والے حق بوجھنے والے کو۔

۳۲۔ اور جب سر پر آئے ان کے لہر، جیسے بدلیاں، پکاریں اللہ کو نری کر کر اسی کو بندگی۔ پھر جب بچا دیا ان کو جنگل کی طرف، تو کوئی ہوتا ہے ان میں بیچ کی چال پر (میانہ رو)۔ اور منکر وہی ہوتے ہیں

ہماری قدرتوں سے، جو قول کے جھوٹے (غدار) ہیں، حق نہ بوجھنے

والے (ناشکرا)۔ ف

- - -

ف8 کوئی ہے بیچ کی چال پر یعنی وہ حال جو خوف کے وقت تھا سو تو
کسی کو نہیں رہتا مگر نرا بھول بھی نہ جاوے ایسے بھی کم ہیں نہیں تو
اکثر منکر ہوتے ہیں قدرت سے اپنی تدبیر پر رکھتے ہیں یا کسی ارواح کی
مدد پر۔

۳۳۔ لوگو! بچتے رہو اپنے رب (کی نافرمانی) سے، اور ڈرو اس دن
سے، کہ کام نہ آئے کوئی باپ اپنے بیٹے کے بدلے، اور نہ کوئی بیٹا
ہو جو کام آئے اپنے باپ کی جگہ کچھ، بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک (حق)

ہے، سو تم کو نہ بہکائے دنیا کا جینا۔ اور نہ دھوکہ دے تم کو اللہ کے

نام سے وہ دغا باز۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی شیطان دھوکا دے کہ اللہ غفور الرحیم ہے اور دنیا کا جینا

بہکاوے کہ جس کو یہاں بھلا ہے اس کو وہاں بھی بھلا ہے۔

۳۴۔ اللہ جو ہے اس پاس ہے قیامت کی خبر۔ اور (وہی) اتارتا ہے

مینہ (بارش)۔ اور جانتا ہے جو ہے ماں کے پیٹ میں۔ اور کوئی جی

(شخص) نہیں جانتا، کیا کرے گا کل۔ اور کوئی جی (شخص) نہیں جانتا،

کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ ہی ہے سب جانتا ہے خبر دار۔

* * *

۳۲۔ السجدۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ الف لام میم۔

۲۔ اتارا (نازل ہونا) کتاب کا ہے، اس میں کچھ دھوکا نہیں جہان کے صاحب سے۔

۳۔ کیا کہتے ہیں یہ باندھ (گھڑ) لایا؟ کوئی نہیں! وہ ٹھیک (حق) ہے تیرے رب کی طرف سے، کہ تو ڈر سنائے ایک لوگوں کو جن کو نہیں آیا کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے، شاید وہ راہ (ہدایت) پر آئیں۔

۴۔ اللہ ہے جس نے بنائے آسمان و زمین، اور جو ان کے بیچ ہے، چھ دن میں، پھر قائم ہوا عرش پر۔ کوئی نہیں تمہارا اس کے سوا حمایتی نہ سفارشی، پھر تم کیا سوچ نہیں کرتے؟

۵۔ تدبیر سے اتارتا ہے کام آسمان سے زمین تک، پھر چڑھتا ہے اس کی طرف ایک دن جس کا میانا (مقدار) ہزار برس ہیں تمہاری گنتی میں۔ **ف**

ف8 بڑے بڑے کام عرش سے مقرر ہو کو نیچے حکم اترتا ہے
سب اسباب اس کے آسمان و زمین سے جمع ہو کر بن جاتا ہے پھر
ایک مدت جاری رہتا ہے پھر اٹھ جاتا ہے اللہ کی طرف دوسرا رنگ
اترتا ہے جیسے بڑے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں رہا یا بڑی قوم میں
سرداری جو عمروں چلی وہ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک دن ہے ۔

٦۔ یہ ہے جاننے والا چھپے اور کھلے کا، زبردست رحم والا۔
٧۔ جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی، اور شروع کی انسان کی پیدائش
ایک گارے سے ۔
٨۔ پھر بنائی اس کی اولاد نچڑے پانی بے قدر سے ۔

۹۔ پھر اس کو برابر کیا، اور پھونکی اس میں اپنی جان میں سے، اور بنا دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل۔ تم تھوڑا شکر کرتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 اپنی جان میں سے جو مخلوق ہے اسی کا مال ہے مگر جس کو عزت دی اس کو اپنا کہا جیسے فرمایا (آیت) 'ان عبادی'۔ سو انسان کی جان غیب سے آئی ہے مٹی پانی سے نہیں بنی اس کو اپنی کہا اور یہ نہ سمجھے کہ اللہ کی جان جان ہو تو بدن بھی ہو بدن ہو تو ترکیب ہو ذات پاک کہاں رہی۔

۱۰۔ اور کہتے ہیں کیا جب رل گئے زمین میں؟ کیا ہم کو نیا بننا (از سر نو پیدا ہونا) ہے؟ کوئی نہیں! وہ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی تم آپ کو دھڑ سمجھتے ہو کہ خاک میں رل گئے تم جان ہو وہ فرشتہ لے جاتا ہے فنا نہیں ہو جاتے ہو۔

۱۱۔ تو کہہ، بھر (قبضہ میں) لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا، جو تم پر تعیّن ہے، پھر اپنے رب کی طرف پھر (لوٹائے) جاؤ گے۔

۱۲۔ اور کبھی تو دیکھے جس وقت منکر سر ڈالے (جھکائے) ہوں گے اپنے رب کے پاس۔ اے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا، اب ہم کو پھر بھیج، ہم کریں بھلائی، ہم کو یقین آیا۔

۱۳۔ اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر جی (شخص) کو سوجھ اپنی راہ کی، لیکن ٹھیک پڑی میری کہی بات، کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ، جنّوں سے اور آدمیوں سے اکھٹے۔

۱۴۔ سواب چکھو مزہ، جیسے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کا ملنا۔ ہم نے بھلا دیا تم کو، اور چکھو مار سدا کی، بدلہ اپنے کیئے کا۔

۱۵۔ ہماری باتوں کو مانتے وہ ہیں کہ جب ان کو سمجھائیے ان سے، گر پڑیں سجدہ کر کر، اور پاک ذات کو یاد کریں اپنے رب کی خوبیوں سے، اور وہ بڑائی نہیں کرتے۔ (سجدہ)

۱۶۔ الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے۔ اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔ ف

ف8 اللہ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف و رجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں۔

۱۷۔ سو کسی جی کو معلوم نہیں، جو چھپا دھرا ان کے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی، بدلہ اس کا جو کرتے تھے۔

۱۸۔ بھلا ایک جو ہے ایمان پر، برابر اس کے جو بے حکم ہے؟ نہیں برابر ہوتے۔

۱۹۔ وہ جو یقین لائے اور کیئے بھلے کام، تو ان کو باغ ہیں رہنے کے۔ مہمانی اس پر جو کرتے تھے۔

۲۰۔ اور وہ جو بے حکم ہوئے، سو ان کا گھر ہے آگ۔ جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس میں سے، الٹے جائیں پھر اس میں، اور کہئیے ان کو، چکھو آگ کی مار، جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

۲۱۔ اور البتہ چکھائیں گے ہم ان کو۔ تھوڑا سا عذاب، ورے (پہلے) اس بڑے عذاب سے، شاید وہ پھر (باز) آئیں۔ ف

ف8 یعنی دنیا میں لوٹ مار بندے دیکھ لیں گے۔

۲۲۔ اور کون بے انصاف اس سے جس کو سمجھایا اس کے رب کی باتوں سے، پھر ان سے منہ موڑ گیا؟ مقرر (یقیناً) ہم کو ان گنہگاروں سے بدلہ لینا ہے۔

۲۳۔ اور ہم نے دی ہے موسیٰ کو کتاب، سو تو مت رہ دھوکے میں اس کے ملنے سے، اور وہ کی ہم نے سوجھ (ہدایت) بنی اسرائیل کو۔

ف

۔۔۔

ف8 دھوکا نہ کر اس کے ملنے میں یعنی کتاب کے یا موسیٰ کے معراج کی رات میں ان سے ملے تھے اور بھی کئی بار۔

۲۴۔ اور کئے ہم نے ان پر سردار، جو راہ چلاتے ہمارے حکم سے،
جب وہ ٹھہرے (استقامت دکھاتے) رہے۔ اور رہے ہماری
باتوں پر یقین کرتے۔ **ف**

ف8 یعنی تم بھی ٹھہرے رہو تو تم میں بھی وہی چال ہو آخر ہوئی۔

۲۵۔ تیرا رب جو ہے وہی چکائے (فیصلہ کرے) گا ان میں دن
قیامت کے، جس بات میں کہ وہ پھوٹ (اختلاف کر) رہے تھے۔
۲۶۔ کیا ان کو سوجھ نہ آئی اس سے کہ کتنی کھپا (ہلاک کر) دیں ہم نے
ان سے پہلے سنگتیں (قومیں)، پھرتے ہیں ان کے گھروں میں۔ اس
میں بہت پتے (نشانیاں) ہیں۔ کیا سنتے نہیں؟

۲۷۔ کیا دیکھا نہیں انہوں نے ؟ کہ ہم ہانک دیتے (بہالاتے) ہیں پانی ایک زمین چٹیل کو، پھر نکالتے ہیں اس سے کھیتی، کہ کھاتے ہیں اس میں سے ان کے چوپائے اور آپ۔ پھر کیا دیکھتے نہیں ؟

۲۸۔ اور کہتے ہیں کب ہے یہ فیصلہ ؟ اگر تم سچے ہو۔

۲۹۔ تو کہہ، دن فیصلہ کے کام نہ آئے گا منکروں کو ان کا ایمان لانا، اور نہ ان کو ڈھیل ملے گی۔

۳۰۔ سو تو خیال چھوڑ ان کا اور راہ دیکھ وہ بھی راہ دیکھتے ہیں۔

* * *

۳۳۔ الأحزاب

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اے نبی! ڈر اللہ سے اور کہا نہ مان منکروں کا اور دغا بازوں کا۔

مقرر (بلاشبہ) اللہ ہے سب جانتا حکمتوں والا۔ ف

۔۔۔

ف8 کافر چاہتے تھے اپنی طرف نرم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی

چال سکھانی اور پیغمبر کو اللہ پر بھروسہ ہے اس سے دانا کون۔

۲۔ اور چل اسی پر جو حکم (وحی) آئے تجھ کو تیرے رب سے ۔ مقرر (بیشک) اللہ تمہارے کام کی خبر رکھتا ہے ۔

۳۔ اور بھروسہ رکھ اللہ پر۔ اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا۔

۴۔ اللہ نے رکھے نہیں کسی مرد کے دو دل اس کے اندر۔ اور نہیں کیا تمہاری جوروؤں کو جن کو ماں کہہ بیٹھے ہو، سچ تمہاری مائیں ۔ اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں (منہ بولے) کو تمہارے بیٹے ۔ یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی (اپنا قول) ۔ اور اللہ کہتا ہے ٹھیک (حق) بات اور وہی سوجھاتا ہے راہ ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر وہ اس سے جدا ہوتی اور کسی کو بیٹا کر بولتا تو سچا بیٹا ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں حکم بدل دئیے جورو کو ماں کہنا سورۃ (آیت) 'قد سمع اللہ' میں آوے گا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہے ان دو کے ساتھ تیسری بات یہ بھی سنا دی کہ ایسی باتیں کہنے کی بہتیری ہیں ان پر عمل نہیں ہو سکتا جیسے مستقل مرد کو کہتے اس کے دو دل ہیں چھاتی چیر کر دیکھو تو کسی کے دو دل نہیں۔

۵۔ پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کا کر کر (کی نسبت سے)، یہی پورا انصاف ہے، اللہ کے ہاں۔ پھر اگر نہ جانتے ہو ان کے باپ کو تو تمہارے بھائی ہیں دین میں، اور رفیق ہیں۔ اور گناہ نہیں تم پر جس چیز

میں چوک جاؤ، پر وہ جو دل سے ارادہ کیا۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز میں نہیں اور ارادے کا ہے اس میں بھی اللہ چاہے تو بخشے چوک یہ کہ منہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلاں۔

٦۔ نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے، اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں۔ اور ناتے والے (رشتے دار) ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں، اللہ کے حکم میں، زیادہ سب ایمان

والوں اور وطن چھوڑنے والوں سے ، مگر یہ کہ کیا چاہو اپنے رفیقوں

سے احسان ۔ یہ ہے کتاب میں لکھا ۔ ف

۔ ۔ ۔

ف8 نبی نائب ہے اللہ کا اپنی جان اور مال میں تصرف نہیں چلتا

جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی روا نہیں اور نبی حکم کرے تو

فرض ہے اور اس کی عورتیں سب کی ماں ہیں حرمت میں پردے

میں نہیں اور حضرت کے ساتھ جنہوں نے وطن چھوڑا بھائی بندوں

سے ٹوٹے ان کو حضرت نے آپس میں بھائی کر دیا تھا دو دو کو پیچھے ان

کے ناتے والے مسلمان ہوئے فرمایا کہ اس بھائی چارے سے ناتا

مقدم ہے میراث ہے ناتے ہی پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک

اس کا بھی لیے جاؤ یہ کتاب میں لکھا ہے یعنی قرآن میں ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا یا توریت میں بھی یہی حکم ہوگا۔

۷۔ اور جب لیا ہم نے نبیوں سے ان کا قرار اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ سے جو بیٹا مریم کا۔ اور لیا ہم نے ان سے گاڑھا قرار (پختہ عہد)۔ ف

ف8 اور پیغمبر کو فرمایا کہ سب لوگوں پر تصرف رکھتا ہے ان کی جان سے زیادہ یہاں فرمایا کہ یہ درجہ نبیوں کو ملا ان پر محنت بھی زیادہ ہے ساری خلق سے مقابل ہونا اور کسی سے خوف و رجا نہ رکھنا ان پانچ پیغمبروں کو کہتے ہیں اولوالعزم کہ ان کی ہدایت کا اثر ہزاروں

برس رہااور جب تک دنیا ہے رہے گا ان میں پہلے نام فرمایا ہمارے

نبی ﷺ کا۔

۸۔ تا (کہ) پوچھے اللہ سچوں سے ان کا سچ۔ اور رکھی ہے منکروں کو

دکھ کی مار۔ ف

- - -

ف8 یعنی ان کی زبانی اپنے حکم خلق کو پہنچائے تب ہر ایک سے

پوچھ کرے گا اور منکروں کو سزا دے گا۔

۹۔ اے ایمان والو! یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب آئیں تم پر فوجیں، پھر بھیجی ہم نے ان پر باؤ (آندھی)، اور وہ فوجیں جو تم نے نہیں دیکھیں۔ اور ہے اللہ جو کچھ کرتے ہو دیکھتا۔ ف

ف8 ہجرت سے چوتھے برس یہودی بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورۃ حشر میں آوے گا ہر قوم میں پھرے اور قریش کو اور فزارہ اور غطفان کو اور بنو قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کر حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی مسلمان کم تھے تین ہزار آدمی مدینے سے باہر لشکر پڑا گرد خندق کھود لی جب فوجیں آئیں دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے تک پھر ایک رات اللہ نے پروا باؤ بھیجی تند کافروں کی آگیں بجھ گئیں بھوکے رہے اور خیمے گر

پڑے گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر برباد ہوا ناچار اٹھ کر چلے گے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی جاڑے کے موسیٰ اناج کی تنگی لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور گرد سب مخالف جس میں منافق دل کی باتیں بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ میں حضرت نے فرمایا اب سے ہم جاویں گے کفار پر وہ ہم پر نہ آویں گے وہی ہوا۔

۱۰۔ جب آئے تم پر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے، اور جب ڈگنے لگیں (پتھرا گئیں) آنکھیں اور پہنچے دل گلے تک، اور اٹکلنے (گمان کرنے لگے) لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلیں (طرح طرح کے گمان)۔

ف

ف8 اوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہے اور غربی طرف سے جو نیچی ہے اور آنکھیں ڈگنے لگیں یعنی تیور بدلنے لگے لوگوں کے دوستی جتانے والے لگے آنکھیں چرانے اور دل پہنچے گلوں تک دھڑک دھڑک کرتے ڈر سے اور کئی کئی اٹکلیں مسلمانوں نے سمجھا کہ اب کہ اور سخت آزمائش آئی اور کچے ایمان والوں نے سمجھا کہ اب کے نہ بچیں گے۔

۱۱۔ وہاں جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور کا جھڑجھڑانا۔

۱۲۔ اور جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے، جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے سب فریب تھا۔

ف

۔۔۔

ف8 بعضے منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہے کہ میرا دین پہنچے گا مشرق مغرب یہاں جائے ضرور کو نکل نہیں سکتے مسلمان کو چاہیئے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی باتیں نہ بولے۔

۱۳۔ اور جب کہنے لگے ایک لوگ ان میں، اے یثرب والو! تم کو ٹھکانا نہیں، سو پھر (لوٹ) چلو۔ اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ ان

میں نبی سے، کہنے لگے، ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ اور وہ کھلے نہیں پڑے۔ غرض اور نہیں مگر بھاگنا۔ ف

۔۔۔

ف8 یثرب نام تھا مدینے کا یعنی سارے عرب مارے دشمن ہوئے تو ہم کو رہنے کا ٹھکانا کہاں سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے شہر میں محکم حویلیوں کو نا کے بند کر کر زنانے ان میں رکھ دیئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہیں اور وہ جھوٹ بات تھی۔

۱۴۔ اور اگر شہر میں کوئی پیٹھ (گھس) آئے کناروں (اطراف) سے،
پھر ان سے چاہے دین سے بچلنا (گمراہی)، تو لے لیں، اور ڈھیل نہ
کریں اس میں مگر تھوڑی۔
۱۵۔ اور اقرار کر چکے تھے اللہ سے آگے کہ نہ پھیریں گے پیٹھ۔ اور
اللہ کے اقرار کی پوچھ ہونی ہے۔ ف

ف8 جنگ احد کے بعد اقرار کیا تھا کہ پھر ہم ایسی حرکت نہ کریں
گے۔

۱۶۔ تو کہہ ، کام نہ آئے گا تم کو بھاگنا ، اگر بھاگو گے مرنے (موت) سے یا مارے (قتل ہو) جانے سے اور پھر بھی پھل نہ پاؤ گے ، مگر تھوڑے دنوں ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی جس کی قسمت میں موت ہے اس کو بچاؤ نہ ہو گا بھاگنے سے اور اگر موت نہیں تو بھاگ کر بچا کئی دن ۔

۱۷۔ تو کہہ ، کون ہے تم کو بچائے اللہ سے اگر چاہے تم پر برائی یا چاہے تم پر مہر (مہربان ہونا) ۔ اور نہ پائیں گے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمائی نہ مددگار ۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دے تو مسلمان اب تم کو قتل کر ڈالیں۔

۱۸۔ اللہ کو معلوم ہیں جو اٹکاتے (رکاوٹیں ڈالتے) ہیں تم میں، اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو، چلے آؤ ہمارے پاس۔ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کبھی (کم)۔

۱۹۔ دریغ (حسرت) رکھتے ہیں تمہاری طرف سے، پھر جب آئے ڈر کا وقت، تو تو دیکھے تکتے (دیکھتے) ہیں تیری طرف، ڈگراتی (گھومتی) ہیں آنکھیں ان کی، جیسے کسی پر آئے بیہوشی موت کی، پھر جب جاتا رہے ڈر کا وقت، چڑھ چڑھ کر بولیں تم پر تیز تیز زبانوں سے، ڈھکے

پڑتے (حریص) ہیں مال پر، وہ لوگ یقین نہیں لائے، پھر اکارت (ضائع) کرڈالے اللہ نے ان کے کیۓ (اعمال)۔ اور یہ ہے اللہ پر آسان۔ **ف**

ف8 یعنی برے وقت رفاقت سے جی چراتے ہیں اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہیں سب سے زیادہ اور غنیمت پر ڈھکتے ہیں۔

فائدہ8 جہاں حبط اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے یعنی حکمت میں اللہ کے کسی کی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے اس عمل ہی میں ایسا نقصان پکڑے جس سے وہ

درست ہی نہیں ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر
عمل کی۔

۲۰۔ جانتے ہیں، فوجیں (حملہ آور لشکر) نہیں گئیں۔ اور اگر آ جائیں
فوجیں (حملہ آور لشکر) تو آرزو کریں، کسی طرح باہر گئے ہوں گاؤں
میں، پوچھا کریں تمہاری خبریں۔ اور اگر ہوں تم میں لڑائی نہ کریں مگر
تھوڑے۔ **ف**

ف8 یعنی نامردی کے مارے یقین نہیں آتا کہ فوجیں پھر گئیں اور
باتوں میں تمہاری خیر خواہی جتاویں اور لڑائی میں کام نہ کریں۔

۲۱۔ تم کو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال، جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی رسول کو دیکھو ان سختیوں میں کیا استقلال رکھتا ہے سب سے زیادہ محنت اور اندیشہ اس پر ہے۔

۲۲۔ اور جب دیکھیں مسلمانوں نے فوجیں (دشمن کا لشکر)، بولے، یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے، اور ان کو اور بڑھا یقین اور اطاعت کرنا۔ ف

- - -

ف8 وعدہ اللہ کا یہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤ گے کافروں کے ہاتھ سے آخر تم کو غلبہ ہے اور یہ بھی کہ رسول نے فرمایا تھا آٹھ دس دن میں تم پر فوجیں آتی ہیں۔

۲۳۔ ایمان والوں میں کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جس پر قول کیا تھا اللہ سے۔ پھر کوئی ہے ان میں کہ پورا کر چکا اپنا ذمّہ، اور کوئی ہے ان میں راہ دیکھتا۔ اور بدلہ نہیں ایک ذرہ۔ ف

- - -

ف8 ذمہ پورا کرچکا یعنی جہاد ہی میں جان دے چکا جیسے شہدائے بدر واحد اور راہ دیکھتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ ان میں ہے جو شہید ہو چکے۔

۲۴۔ تا (کہ) بدلہ دے اللہ سچوں کو ان کے سچ کا، اور عذاب کرے منافقوں کو اگر چاہے، یا توبہ ڈالے ان کے دل پر، بیشک اللہ ہے بخشتا مہربان۔

۲۵۔ اور پھیر (واپس بھیج) دیا اللہ نے منکروں کو، اپنے غصہ میں بھرے، ہاتھ نہ لگی کچھ بھلائی۔ اور آپ اٹھا لی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی۔ اور ہے اللہ زور آور زبردست۔

۲۶۔ اور اتار دیا ان کو جو ان کے رفیق ہوئے تھے کتاب والے، ان کی گڑھیوں (قلعوں) سے، اور ڈالی ان کے دل میں دھاک، کتنوں کو تم جان سے مارنے لگے، اور کتنوں کو بندی (قیدی) کیا۔ ف

ف8 یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اس ہنگامہ میں پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرائیل حکم لائے جلد ان کو جا گھیرا چوبیس دن تک گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہیں جو ہمارے حق میں سعد بن معاذؓ کے سو قبول رکھو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانوں کو قتل کرنا اور عورتیں لڑکے بندی لینے خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور ان کی بدعہدی کی سزا۔

۲۷۔ اور تم کو ملائی (وراثت کی) ان کی زمین، اور ان کے گھر، اور ان کے مال، اور ایک زمین جس پر نہیں پھیرے تم نے اپنے قدم، اور ہے اللہ سب چیز کر سکتا۔ ف

۔۔۔۔

ف8 یہ زمین جو مدینے کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت نے مہاجرین کو بانٹی ان کو گزران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے ان کا خرچ ہلکا ہوا اور اس دوسری زمین سے مراد ہے زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہودیوں ہی سے وہ ہاتھ لگی اس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہو گئے۔

۲۸۔ اے نبی! کہہ دے اپنی عورتوں کو، اگر تم ہو چاہتیاں دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق، تو آؤ کچھ فائدہ دوں تم کو اور رخصت کروں بھلی طرح سے۔

۲۹۔ اور اگر تم ہو چاہتیاں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور پچھلے (آخرت کے) گھر کو، تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے ان کو جو تم میں نیکی پر ہیں نیگ (اجر) بڑا۔ **ف**

ف8 حضرت کے ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوں بعضیوں نے بول چال کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینے گھر میں نہ جاویں پھر مہینے کے بعد یہ آیت اتری حضرت گھر میں آئے اول حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے اللہ اور رسول کی

مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے حضرت کے ہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار سے جو آتا تھا شتاب اٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہیں ان کو بڑا نیک ہے حضرت کی ازواج سب نیک ہی رہیں (آیت) 'الطیبات للطیبین'۔ مگر حق تعالیٰ صاف خوشخبری کسی کو نہیں دیتا تا نڈر نہ ہو جاوے خاتمہ کا ڈر لگا رہے۔

۳۰۔ اے نبی کی عورتو! جو کوئی کر لائے تم میں کام بے حیائی کا صریح، دونی ہو اس کو مار دوہری۔ اور ہے یہ اللہ پر آسان۔

۳۱۔ اور جو کوئی تم میں اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی، اور کرے کام نیک، دیں ہم اس کو اس کا نیگ (اجر) دوبار، اور رکھی ہے ہم نے اس کے واسطے روزی عزت کی۔ ف

ف8 یہ بڑے درجہ کا لازمہ ہے نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا 'اذقناک ضعف الحیوۃ'۔

۳۲۔ اے نبی کی عورتو! تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں، اگر تم ڈر رکھو، سو تم دب کر نہ کہو بات پھر لالچ کرے کوئی جس کے دل میں روگ ہے، اور کہو بات معقول۔ ف

- - -

ف8 یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اس طرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو۔

۳۳۔ اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں، اور دکھائی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے ف ١ اور کھڑی رکھو نماز، اور دیتی رہو زکوٰۃ، اور اطاعت میں رہو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔ اللہ یہی چاہتا ہے، کہ دور کرے تم سے گندی باتیں، اس گھر والو، اور ستھرا کرے تم کو ایک ستھرائی سے۔ ف ٢

- - -

ف ۸۱ یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھیں عورتیں۔

ف ۸۲ یہ خطاب ہے ازواج کو اور داخل ہیں حضرت کے سب گھر والے۔

۳۴۔ اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی باتیں اور عقلمندی۔ مقرر (بیشک) اللہ ہے بھید جانتا خبردار۔

۳۵۔ تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتیں اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی

عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ اور تھامنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتیں، رکھی ہے اللہ نے ان کے واسطے معافی اور نیگ (اجر) بڑا۔ ف

- - -

ف8 حضرت کی ایک بی بی نے کہا تھا کہ قرآن میں سب ذکر ہے مردوں کا عورتوں کا کہیں نہیں اس پر یہ اتری نیک عورتوں کی خاطر کو نہیں تو حکم مردوں پر کہا سو عورتوں پر بھی آیا ہر باجدا کہنے کی حاجت نہیں۔

۳٦۔ اور کام نہیں کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا، جب ٹھہرا دے اللہ اور اس کا رسول کچھ کام، کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا۔ اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے، سو راہ بھولا صریح چوک۔ ف

ف8 حضرت زینب رسول خدا کی پھوپھی کی بیٹی اور قوم میں اشراف حضرت نے چاہا کہ ان کو نکاح کر دیں زید بن حارثؓ سے، یہ زید اصل عرب تھے ظالم پکڑ لے گیا لڑکپن میں شہر مکہ میں بکے حضرت نے مول لیا دس برس کی عمر میں ان کے باپ بھائی خبر پا کر آئے مانگنے کو حضرت دینے پر راضی نہ ہوئے حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے ان کو بیٹا کر لیا اسلام سے پہلے اس وقت کے رواج

کے موافق حضرت زینب اوران کا بھائی راضی نہ ہوئے اس پر یہ
آیت اتری پھر راضی ہوئے اور نکاح کر دیا۔

۳۷۔ اور جب توکہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا، اور تو
نے احسان کیا، رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو (بیوی)، اور ڈر اللہ
سے، اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز، جو اللہ اس کو کھولا چاہتا
ہے، اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے۔ اور اللہ سے زیادہ چاہئیے ڈرنا تجھ کو،
پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض، ہم نے وہ
تیرے نکاح میں دی، تا (کہ) نہ رہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر
لینا جوروئیں (بیویاں) اپنے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی، جب
وہ تمام کریں ان سے اپنی غرض۔ اور ہے اللہ کا حکم کرنا۔ **ف**

ف8 حضرت زینب زید کے نکاح میں آئیں تو وہ ان کی آنکھوں میں حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہ ہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر شکایت کرتے اور کہتے میں اسے چھوڑتا ہوں حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اس نے تجھ کو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل میں آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑے گا تو زینب کی دلجوئی بغیر اس کے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن منافقوں کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہیں گے اپنے بیٹے کی جورو گھر میں رکھی حالانکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہیں کسی بات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح میں دے دیا اللہ کے فرمائے ہی سے نکاح بندھ گیا ظاہر میں

نکاح کی حاجت نہ ہوئی جیسے اب کوئی مالک اپنی لونڈی غلام کا نکاح باندھ دے غرض تمام کرلی یعنی چھوڑ دی۔

۳۸۔ نبی پر کچھ مضائقہ نہیں اس بات میں، جو ٹھہرا (فرض کر) دی اللہ نے اس کے واسطے۔ دستور رہا ہے اللہ کا ان لوگوں (انبیاء) میں جو گزرے پہلے۔ اور ہے حکم اللہ کا مقرر ٹھہر چکا (قطعی طے شدہ)۔

۳۹۔ وہ (انبیاء) جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہیں اس سے، اور نہیں ڈرتے کسی سے سوا اللہ کے۔ اور بس (کافی) ہے اللہ کفایت (محاسبہ) کرنے والا۔ **ف**

ف8 یعنی پیغمبر کو ایک کام کرنا جو شرع میں روا ہو گیا مضائقہ رہتا ہے ہمیشہ پیغمبروں کو اس کے سوا کسی کا ڈر نہیں رہا یا یہ کہ بعضے حکم ہمیشہ پیغمبروں کو خاص رہے ہیں جیسے عورتوں کی گنتی حضرت داؤدؑ کو سو عورتیں تھیں اور کوئی اپنی حد سے زیادہ کرے تو گناہ ہے اور جن کو روا ہوا ان کو خاص بعضے حکم اس سے ہیں کہ خدا کے خلاف حکم نہیں کرتے۔

۴۰۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا، اور مہر سب نبیوں پر (خاتم النَّبین)۔ اور ہے اللہ سب چیز جانتا۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیاں رہیں کوئی مرد ہوا نہیں یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو مگر رسول اللہ ﷺ کا ہے اس حساب سے سب اس کے بیٹے ہیں اور پیغمبروں پر مہر ہے اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ بڑائی اس کو سب پر ہے۔

۴۱۔ اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد۔

۴۲۔ اور پاکی بولو (تسبیح کرو) اس کی صبح اور شام۔

۴۳۔ وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر، اور اس کے فرشتے (بھی تم پر دعاء رحمت بھیجتے ہیں) کہ نکالے تم کو اندھیروں سے اجالے میں۔ اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔

۴۴۔ دعاان کی، جس دن اس سے ملیں گے، سلام ہے۔ اور رکھا ہے
ان کے واسطے نیگ (اجر) عزت کا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ ان پر سلام بھیجے گا اور آپس میں بھی یہی دعا ہے اور رہو
گی۔

۴۵۔ اے نبی! ہم نے تجھ کو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا،
اور ڈرانے والا اور بلانے والا۔
۴۶۔ اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چراغ چمکتا۔

۴۷۔ اور خوشی سنا ایمان والوں کو کہ ان کو ہے خدا کی طرف سے بڑی

بزرگی۔ ف

۔۔۔

ف8 سب امتوں سے برتر یہی امت ہے۔

۴۸۔ اور کہا نہ مان منکروں کا اور دغابازوں کا، اور چھوڑ دے ان کو

ستانا، اور بھروسا کر اللہ پر۔ اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا۔

۴۹۔ اے ایمان والو! جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں کو، پھر ان کو

چھوڑو، پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو، سو ان پر حق نہیں تمہارا عدّت

میں بیٹھنا، کہ گنتی پوری کرواؤ۔ سو دوان کو کچھ فائدہ اور رخصت کرو

بھلی طرح۔ **ف**

ف8 بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اس کا مہر بندھا تھا تو آدھا دے اگر نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑہ پوشاک اور اسی وقت چاہے تو اور نکاح کر لے عدت نہیں اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہ ہوئی تو مہر بھی پورا دینا اور عدت بھی بٹھانا یہ مسئلہ یہاں فرمایا حضرت کے ازواج کے ذکر میں شاید اس واسطے کہ حضرت نے ایک عورت نکاح کی تھی جب اس کے نزدیک گئے کہنے لگی اللہ تجھ سے پناہ دے حضرت نے اس کو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اس پر یہ حکم فرمایا ہوا اور خطاب فرمایا ایمان والوں

کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہیں سب مسلمانوں پر یہی حکم ہے۔

۵۰۔ اے نبی! ہم نے حلال رکھیں تجھ کو تمہاری عورتیں جن کے مہر تو دے چکا، اور جو مال ہو تیرے ہاتھ کا (لونڈیاں) اور جو ہاتھ لگا دے تجھ کو اللہ، اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں، اور تیرے ماموں کی بیٹیاں، اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا (ہجرت کی) تیرے ساتھ، اور جو کوئی عورت ہو مسلمان، اگر بخشے (ہبہ کرے) اپنی جان نبی کو، اگر نبی چاہے کہ اس کو نکاح میں لے۔ (یہ رعایت) نری تجھی کو، سوا سب مسلمانوں کے۔ ہم کو معلوم ہے، جو ٹھہرا دیا ہم نے ان پر ان کی عورتوں میں، اور ان کے ہاتھ

کے مال (لونڈیاں) میں، (تجھے اس سے مستثنیٰ کر دیا) تا (کہ) نہ رہے

تجھ پر تنگی۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ ف

- - -

ف8 جو عورتیں تیری ہیں جن کا مہر دیا یعنی اب نکاح میں ہیں خواہ قریش سے ہوں اور مہاجر ہوں یا نہ ہوں یہ حلال ہیں اور ماموں چچا کی بیٹیاں یعنی قریش میں کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نہ کی تو حلال نہیں اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی بن مہر آپ کو نیاز کرے یہ خاص پیغمبر کو ہے اور مسلمانوں پر وہی حکم ہے (آیت) 'ان تبتغوا باموالہم'۔ بن مہر نکاح نہیں خواہ ذکر میں آیا خواہ پیچھے ٹھہرالیا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہے سو لازم آیا حضرت کی بیبیاں دس مشہور ہیں حضرت خدیجہؓ اول تھیں ان کے بعد سب نکاح میں آتیاں

نو بیبیاں رہیں وفات کے بعد حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت سودہ بنت زمعہ، حضرت ام سلمہ، حضرت زینب، حضرت ام حبیبہ، حضرت جویریہ، حضرت میمونہ، حضرت صفیہ، پچھلی تین قریشی نہیں۔

۵۱۔ (تجھ کو اختیار ہے) پیچھے (خود سے الگ) رکھ دے تو جس کو چاہے ان میں، اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے، اور جس کو جی چاہے تیرا (پاس بلالو) ان میں سے جو کنارے (الگ) کر دی تھیں، تو کچھ گناہ نہیں تجھ پر۔ اس میں لگتا ہے کہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں ان کی، اور غم نہ کھائیں، اور راضی رہیں اس پر جو تو نے دیا ساریاں (سب)۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور ہے اللہ سب جانتا تحمل والا۔ ف

- - -

ف8 کسی مرد کو جو کئی عورتیں ہوں اس پر واجب ہے باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نہ رکھا اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں تو جو دیں راضی ہو کر قبول کریں پر حضرت نے فرق نہیں کیا سب کی باری برابر رکھی ہے ایک حضرت سودہؓ نے اپنی باری بخش دی تھی حضرت عائشہؓ کو

۵۲۔ حلال نہیں تجھ کو عورتیں اس پیچھے، اور نہ یہ کہ ان کے بدلے اور کرے عورتیں، اگرچہ خوشی (اچھی) لگے تجھ کو ان کی صورت، مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا۔ اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان۔ ف

- - -

ف8 یعنی جتنی قسمیں کہہ دیں اس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں ان کو بدلنا حلال یہ ضرور ہیں اور ہاتھ کا مال حضرت کی دو حرم مشہور ہیں یا تین ایک ماریہ جن کے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم ایک ریحانہ یا شمعونہ یا دونوں حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہو گئیں۔

۵۳۔ اے ایمان والو! مت جاؤ گھروں میں نبی کے، مگر جو تم کو حکم ہو کھانے کے واسطے، نہ راہ دیکھتے اس کے پکنے کی، لیکن جب بلائے تب جاؤ، پھر جب کھا چکو، تو آپ آپ کو چلے جاؤ، اور نہ آپس میں جی لگاتے باتوں میں۔ اس بات سے تمہاری تکلیف تھی پیغمبر کو، پھر تم سے شرم کرتا، اور اللہ شرم نہیں کرتا ٹھیک بات بتانے میں۔ اور

جب مانگنے جاؤ بیبیوں سے کچھ چیز کام کی، تو مانگ لو پردے کے باہر سے ۔ اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل کو، اوران کے دل کو ۔ اور تم کو نہیں پہنچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو، اور نہ یہ کہ نکاح کرواس کی عورتوں کو اس کے پیچھے کبھی ۔ البتہ یہ بات تمہاری اللہ کے ہاں بڑا گناہ ہے ۔

۵۴۔ اگر کھول کر کہو تم کسی چیز کو، یا اس کو چھپاؤ سو اللہ ہے ہر چیز جانتا ۔ **ف**

- - -

ف8 یہ اللہ تعالیٰ نے ادب سکھائے مسلمانوں کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر میں جمع ہوتے تو پیچھے باتیں کرتے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نہ فرماتے کہ اٹھ جاؤ ان

کے واسطے اللہ نے فرما دیا اور اس آیت میں حکم ہوا پردے کا کہ مرد حضرت کے ازواج کے سامنے نہ جاویں مسلمانوں کی عورتوں پر یہ حکم واجب نہیں اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑوں میں ڈھکا تو گناہ نہیں اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہے ۔

۵۵۔ گناہ نہیں ان عورتوں کو سامنے ہونے کا اپنے باپوں سے اور نہ اپنے بیٹوں سے ، اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھائی کے بیٹوں سے ، اور نہ اپنے بہن کے بیٹوں سے ، اور نہ اپنی عورتوں سے ، اور نہ اپنے ہاتھ کے مال سے ، اور ڈرتی رہو اللہ سے ۔ بیشک اللہ کے سامنے ہے ہر چیز۔ **ف**

ف8 اپنی عورتوں کا اور ہاتھ کے مال کا ذکر ہو چکا سورۃ نور میں ۔

۵۶۔ اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر۔ اے ایمان والو! رحمت بھیجو اس پر، اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔ ف

ف8 یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز میں السلام علیک ایہا النبی اللھم صل علی محمد۔ اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے گھرانے بڑی قبولیت رکھتی ہے ان پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے اور دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر جتا چاہیے اتا حاصل کرے ۔

۵۷۔ جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو، ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں، اور رکھی ہے ان کے واسطے ذلّت کی مار۔

۵۸۔ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں کو، اور مسلمان عورتوں کو، بن کئے کام، تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا۔ ف

ف8 یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے بد گوئی کرتے رسول کی یا ان کی زوجہ پر طوفان لگایا سورۃ نور میں ان کے کلام ذکر ہو چکے۔

۵۹۔ اے نبی! کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمان عورتوں کو، نیچی لٹکالیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔ اس میں لگتا ہے کہ پہچانی پڑیں، تو کوئی نہ ستائے۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پہچانی پڑنی کہ لونڈی نہیں بی بی ہے صاحب ناموس یا بدذات نہیں نیک بخت ہے تو بد نیت لوگ اس سے نہ الجھیں گھونگھٹ اس کا نشان رکھا یہ حکم بہتری کا ہے آگے فرما دیا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۶۰ ۔ کبھی باز نہ آئے منافق، اور جن کے دل میں روگ ہے، اور
جھوٹ اڑانے والے مدینے میں، تو ہم لگا دیں گے ان کے پیچھے، پھر
نہ رہنے پائیں گے تیرے ساتھ اس شہر میں مگر تھوڑے دنوں ۔
۶۱ ۔ پھٹکارے ہوئے ۔ جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور مارے
گئے جان سے ۔
۶۲ ۔ دستور پڑا ہوا اللہ کا، ان لوگوں میں جو آگے ہو چکے ہیں ۔ اور تو نہ
دیکھے گا اللہ کی چال (سنت) بدلتی ۔ ف

۔۔۔

ف8 جو لوگ بد نیت تھے مدینے میں عورتوں کو چھیڑتے ٹوکتے اور
جھوٹی خبر اڑاتے مخالفوں کے زور کی اور مسلمانوں کے نیچے کی ان کو

یہ فرمایا اور توریت میں بھی تقید ہے کہ مفسدوں کو اپنے بیچ سے باہر کر دو۔

۶۳۔ لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کو۔ تو کہہ، اس کی خبر ہے اللہ ہی پاس۔ اور تو کیا جانے، شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو۔ **ف**

- - -

ف8 شاید یہ بھی منافقوں نے ہتھکنڈا پکڑا ہو گا کہ جب چیز کا جواب نہیں وہی سوال کریں بار بار اس پر یہاں ذکر کر دیا۔

۶۴۔ بیشک اللہ نے پھٹکارا ہے منکروں کو، اور رکھی ہے ان کے واسطے دہکتی آگ۔

۶۵ ۔ رہا کریں اس میں ہمیشہ ۔ نہ پائیں کوئی حمایتی نہ مددگار ۔

۶۶ ۔ جس دن اوندھے ڈالے ان کے منہ آگ میں، کہیں گے، کسی
طرح ہم نے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا ۔

۶۷ ۔ اور کہیں گے، اے رب! ہم نے کہا مانا اپنے سرداروں کا،
اپنے بڑوں کا، پھر انہوں نے چوکا (بھلا) دی ہم سے راہ ۔

۶۸ ۔ اے رب! ان کو دے دونی مار اور پھٹکار ان کو بڑی پھٹکار ۔

۶۹ ۔ اے ایمان والو! تم مت ہو ویسے، جنہوں نے ستایا موسیٰ کو، پھر
بے عیب دکھایا ان کو اللہ نے ان کے کہنے سے ۔ اور تھا اللہ کے ہاں
آبرو رکھتا ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بعضے مفسد حضرت موسیٰؑ کو تہمت لگانے لگے کہ حضرت ہارونؑ کو جنگل میں لے جا کر مار آئے تا شریک ریاست نہ ہیں پھر ان کا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور ان کی آواز آئی کہ میں اپنی موت سے مرا ہوں اور کتوں نے کہا کہ یہ جو چھپ کر نہاتے ہیں ان کے بدن میں کچھ عیب ہے بدن کی سفیدی یا خصیہ پھولا ایک روز حضرت موسیٰؑ اکیلے نہانے لگے کپڑے رکھے ایک پتھر پر وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگا حضرت موسیٰؑ عصا لے کر اس کے پیچھے دوڑے جہاں سب لوگ دیکھتے تھے کھڑا ہو گیا سب نے ننگے دیکھ لیا بے عیب پھر اس پتھر کو کئی عصا مارے اس میں نقش پڑ گیا۔

۷۰۔ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے، اور کہو بات سیدھی۔

۷۱۔ کہ سنوار دے تم کو تمہارے کام، اور بخشے تم کو تمہارے گناہ۔
اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے اس نے پائی
بڑی مراد۔
۷۲۔ ہم نے دکھائی امانت آسمان کو، اور زمین کو اور پہاڑوں کو، پھر
سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے، اور اٹھا لیا
اس کو انسان نے۔ یہ ہے بڑا بے ترس نادان۔ ف

ف8 یعنی اپنی جان پر ترس نہ کھایا امانت کیا پرائی چیز رکھنی اپنی
خواہش کو روک کر زمین و آسمان میں اپنی خواہش کچھ نہیں یا ہے تو وہی
ہے جس پر قائم ہیں آسمان کی خواہش پھرنا زمین کی خواہش ٹھہرنا
انسان میں خواہش اور ہے اور حکم خلاف اس کے اس پر پرائی چیز کو

برخلاف اپنے جی کے تھامنا بڑا زور چاہتا ہے اس کا انجام یہ کہ منکروں کو قصور پر پکڑنا اور ماننے والوں کا قصور معاف کرنا اب بھی یہی حکم ہے کسی کی امانت کوئی جان کر ضائع کرے تو بدلا ہے اور بے اختیار ضائع ہو تو بدلا نہیں۔

۷۳۔ تا (کہ) عذاب کرے اللہ منافق مردوں کو، اور عورتوں کو، اور شریک والے مردوں کو اور عورتوں کو، اور معاف کرے اللہ ایماندار مردوں کو اور عورتوں کو۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔

* * *

۳۴۔ سبا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ سب خوبی (حمد) اللہ کی ہے، جس کا ہے جو کچھ ہے آسمان وزمین میں، اور اسی کی تعریف ہے آخرت میں۔ اور وہی ہے حکمتوں والا سب جانتا۔ **ف**

ف8 دنیا میں ظاہر اور کسی کی بھی تعریف ہوتی ہے کہ وہ پردہ ہے اللہ کے فعل کا آخرت میں پردہ نہیں جو ہے سو اسی کی طرف سے۔

۲۔ جانتا ہے جو پیٹھتا (داخل ہوتا) ہے زمین میں، اور جو نکلتا ہے اس
سے، اور جو اترتا ہے آسمان سے، اور جو چڑھتا ہے اس میں، اور وہی
ہے رحم والا بخشتا۔ ف

۔۔۔

ف8 زمین میں پیٹھتے ہیں جانور کیڑے اور مینہ نکلتا ہے سبزہ کھیتی
آسمان سے اترتا ہے مینہ قرآن تقدیر چڑھتا ہے عمل اور دعا اور روح
مردے کی اور سب بستی اس کی رحمت سے ہے۔

۳۔ اور کہنے لگے منکر، نہ آئے گی ہم پر وہ گھڑی۔ تو کہہ، کیوں نہیں؟
قسم ہے میرے رب کی، البتہ آئے گی تم پر، اس چھپے جاننے والے

کی۔ غائب نہیں ہو سکتا اس سے کچھ ذرّہ بھر آسمانوں میں نہ زمین میں، اور اور کوئی چیز نہیں اس سے چھوٹی نہ اس سے بڑی، جو نہیں ہے کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں۔

۴۔ تا (کہ) بدلہ دے ان کو، جو یقین لائے اور کئے بھلے کام۔ وہ جو ہیں، ان کو ہے معافی اور روزی عزت کی۔ ف

ف8 یعنی قیامت اس واسطے آنی ضرور ہے۔

۵۔ اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے (نیچا دکھانے)، ان کو بلا کی مار ہے دکھ والی۔

٦۔ اور دیکھ لیں جن کو ملی ہے سمجھ، کہ تجھ پر اترا تیرے رب سے،
وہی ٹھیک (حق) ہے، اور سوجھاتا ہے راہ اس زبردست خوبیوں
والے کی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اس واسطے قیامت آنی ہے کہ جن کو یقین تھا وہ آنکھوں
سے دیکھ لیں۔

۷۔ اور کہنے لگے منکر، ہم بتائیں تم کو ایک مرد، کہ تم کو خبر دیتا ہے،
جب تم پھٹ کر ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے، تم کو پھر نیا بننا ہے (پیدا ہونا
ہے نئے سرے سے)۔

۸۔ کیا بنا لایا ہے اللہ پر جھوٹ ؟ یا اس کو سودا (دیوانگی) ہے۔ کوئی نہیں! جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا آفت میں ہیں، اور صریح غلطی میں۔

۹۔ کیا دیکھتے نہیں ؟ جو کچھ ان کے آگے ہے اور پیچھے ہے، آسمان و زمین میں۔ اگر ہم چاہیں، دھنسا دیں ان کو زمین میں، یا گرا دیں ان پر ٹکڑا آسمان سے۔ اس میں پتا (نشانی) ہے ہر بندے کو، جو (اللہ کی طرف) رجوع رکھتا ہے۔

۱۰۔ اور ہم نے دی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی۔ اے پہاڑو! رجوع سے پڑھو اس کے ساتھ اور اڑتے جانورو! اور نرم کر دیا ہم نے اس کے آگے لوہا۔

۱۱ ۔ کہ بنا کشادہ زرہیں، اور اندازے سے جوڑ کر کڑیاں، اور کرو تم سب کام بھلا۔ میں جو کرتے ہو دیکھتا ہوں ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت داؤد چوتھے دن جنگل میں نکلتے اپنے گناہ پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز اس کے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آ بیٹھ کر اسی طرح آواز کرتے اس مجلس میں لوگوں کے بہت جنازے نکلتے اور کڑیوں کی زرہ پہلے انہیں سے نکلی کہ کشادہ رہے ۔

۱۲ ۔ اور سلیمان کے آگے باؤ (ہوا)، صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ ۔ اور بہا دیا ہم نے اس کے واسطے چشمہ

پگھلتے تانبے کا۔ اور جِنوں میں سے کتنے لوگ جو محنت کرتے اس کے سامنے، اس کے رب کے حکم سے۔ اور جو کوئی پھرے ان میں ہمارے حکم سے چکھائیں ہم اس کو آگ کی مار۔ ف

ف8 حضرت سلیمانؑ کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باؤ اس کو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام آدھے دن میں لے پہنچتی اور پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کی طرف اس کو سانچوں میں ڈال کر جن باس بناتے بہت بڑے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا۔

۱۳۔ بناتے اس کے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویریں، اور لگن جیسے تالاب اور دیگیں چولھوں پر جمیں۔ کام کرو داؤد کے گھر والو! حق مان

کر۔ اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں حق ماننے (شکر کرنے)

والے۔

۱۴۔ پھر جب تقدیر کی ہم نے اس پر موت، نہ جتایا ان کو اس کا مرنا

مگر کیڑے نے گھن کے، کھاتا رہا اس کا عصا۔ پھر جب وہ گر پڑا،

معلوم کیا جنّوں نے، کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی، نہ رہتے ذلت

کی تکلیف میں۔ **ف**

ف8 حضرت سلیمانؑ جنوں کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے

تھے جب معلوم کیا کہ میری موت پہنچی جنوں کو عمارت کا نقشہ بتا کر

آپ شیشے کے مکان میں در بند کر کر بندگی میں مشغول ہوئے بعد

وفات کے برس دن تک جن بناتے رہے کہ پوری بن چکی جس عصا

پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب پر وفات
معلوم ہوئی اور جن جو آدمیوں پاس دعوی کرتے تھے علم غیب کا
قائل ہوئے ۔

۱۵ ۔ قوم سبا کو تھی ان کی بستی میں نشانی ۔ دو باغ داہنے اور بائیں ۔
کھاؤ روزی اپنے رب کی ، اور اس کا شکر کرو ، دیس ہے پاکیزہ ، اور
رب ہے گناہ بخشتا ۔ ف

۔۔۔

ف8 بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن میں اپنے دیس کو خوب بسا
گئی تھی پانی جھیلوں کا سب سمیٹ کر ایک جگہ روکا اوپر نیچے تین

کھڑکیاں رکھی اونچی اور نیچی زمینوں کے واسطے سارے برس پینہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہیے خرچ کرتے خوب سر سبز و آباد ملک ہوا۔

۱۶۔ پھر دھیان میں نہ لائے، پھر چھوڑ دیا ہم نے ان پر نالہ زور کا، اور دئیے ان کو بدلے ان دو باغوں کے دو اور باغ، جس میں کچھ ایک میوہ کسیلا اور جھاؤ، اور کچھ بیر تھوڑے سے۔ ف

ف8 جب اللہ نے چاہا کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اس پانی کے بند میں اس کی جڑ کرید ڈالی ایک بار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام سے جاتی رہی پیچھے وہ

قوم ویران ہو کر جدا جدا ہو گئی اور کچھ جو رہے ان باغوں کے بدلے یہ چیزیں پانے لگے۔

۱۷۔ یہ بدلہ دیا ہم نے ان کو اس پر کہ ناشکری کی۔ اور ہم (ایسا) بدلہ اس کو دیتے ہیں جو ناشکر ہو۔

۱۸۔ اور رکھی تھی ہم نے ان میں اور ان بستیوں میں جہاں ہم نے برکت رکھی ہے، بستیاں راہ پر نظر آتیں، اور منزلیں ٹھہرا دیں ہم نے ان میں چلنے کی۔ پھرو ان میں راتوں اور دنوں امن سے۔ **ف**

- - -

ف8 برکت والی بستیاں یعنی ملک شام ان کے ملک شام سے شام تک راہ امن کی آباد بستیاں پاس پاس سفر تھا جیسے سیر۔

۱۹ ۔ پھر کہنے لگے اے رب! فرق ڈال ہمارے سفر میں، اور اپنا برا کیا، پھر کر ڈالا ہم نے ان کو کہانیاں اور چیر کر کر ڈالا ٹکڑے ۔ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ہر ٹھہرنے (صبر کرنے) والے کو، جو حق سمجھے ۔ ف

ف8 آرام میں مستی یہ آئی لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکوں کی خبر سنتے ہیں سفروں میں پانی نہیں ملتا آبادی نہیں ملتی ویسا ہم کو بھی ہو یہ بڑی ناشکری ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک میں ۔

۲۰۔ اور سچ کر دکھائی ان پر ابلیس نے اپنی اٹکل (گمان)، پھر اسی کی راہ چلے، مگر تھوڑے سے ایماندار۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پہلے دن ابلیس نے کہا تھا (آیت) ''لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا''۔ ویسے ہی نکلے۔

۲۱۔ اور اس کا ان پر کچھ زور نہ تھا، مگر اتنے واسطے تا (کہ) معلوم کریں ہم، کون یقین لاتا ہے آخرت پر، الگ اس سے جو رہتا ہے اس کی طرف سے دھوکے میں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

۲۲۔ تو کہہ ، پکارو ان کو جن کو دعویٰ کرتے ہو، سوا اللہ کے ۔ وہ نہیں مالک ایک ذرّہ بھر کے آسمانوں میں نہ زمین میں، اور نہ ان کا ان دونوں میں ساجھا، اور نہ ان میں کوئی اس کا مددگار۔

۲۳۔ اور کام نہیں آتی سفارش اس کے پاس مگر اس کو جس کے واسطے حکم دیا۔ یہاں تک کہ جب گھبراہٹ اٹھائی جائے ان کے دل سے ، کہیں، کیا فرمایا تمہارے رب نے ؟ وہ کہیں، جو واجبی ہے ۔

اور وہ ہے سب سے اوپر بڑا۔ **ف**

ف8 یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش عوام چاہتے ہیں اولیاء سے وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر فرشتے ڈر سے

تھر تھراتے ہیں جب تسکین آئی اور کلام اتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہیں نیچے کھڑوں کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہے اور آگے سے قاعدہ معلوم ہے وہی حکم ہوا۔

۲۴۔ تو کہہ، کون روزی دیتا ہے تم کو آسمانوں سے اور زمین سے ؟ بتا کہ اللہ! اور یا ہم یا تم بیشک سوجھ پر ہیں، یا پڑے ہیں بہکاوے میں صریح۔ ف

ف8 یعنی دونوں فرقے تو سچ نہیں کہتے ایک مقرر سچا ہے ایک مقرر جھوٹا ہے تو لازم ہے کہ سوچو اور سچی بات پکڑو اس میں ان کا

جواب ہے جو اس زمانے میں بعضے لوگ کہتے ہیں دونوں فرقے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں کیا ضرور ہے جھگڑنا۔

۲۵۔ تو کہہ، تم سے نہ پوچھیں گے جو ہم نے گناہ کیا، اور ہم سے نہ پوچھیں گے جو تم کرتے ہو۔

۲۶۔ تو کہہ، جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا، پھر فیصلہ کرے گا ہم میں انصاف کا۔ اور وہی ہے نیاؤ چکانے (بہترین فیصلہ کرنے) والا سب جانتا۔

۲۷۔ تو کہہ، مجھ کو دکھاؤ تو، جن کو اس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہرا کر۔ کوئی (ہرگز) نہیں! وہی ہے اللہ زبردست حکمتوں والا۔

۲۸۔ اور تجھ کو جو ہم نے بھیجا، سو سارے لوگوں کے واسطے خوشی اور ڈر سنانے کو، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔

۲۹۔ اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ؟ اگر تم سچے ہو۔

۳۰۔ تو کہہ، تم کو وعدہ ہے ایک دن کا، نہ دیر کرو گے اس سے ایک گھڑی، نہ شتابی (جلدی)۔

۳۱۔ اور کہنے لگے منکر، ہم ہرگز نہ مانیں گے یہ قرآن، اور نہ اس سے اگلا (پہلی کتابیں)۔ اور کبھی تو دیکھے، جب گنہگار کھڑے کیئے گئے ہیں اپنے رب کے پاس، ایک دوسرے پر ڈالتا ہے بات۔ کہتے ہیں جن کو کمزور سمجھا تھا، بڑائی کرنے والوں کو، اگر تم نہ ہوتے تو ہم ایماندار ہوتے۔

۳۲۔ کہنے لگے بڑائی کرنے والے کمزور گنے گاؤں کو، کیا ہم نے روک رکھا تھا تم کو سوجھ کی بات (ہدایت) سے؟ تمہارے پاس پہنچے پیچھے، کوئی نہیں! تم ہی تھے گنہگار۔

۳۳۔ وہ کہنے لگے کمزور گنے گئے، بڑائی کرنے والوں کو، کوئی نہیں! پر فریب سے رات دن کے، جب تم ہم کو حکم کرتے، کہ ہم نہ مانیں اللہ کو اور ٹھہرائیں اس کے ساتھ برابر کے۔ اور چھپے چھپے پچھتانے لگے، جب دیکھا عذاب۔ اور ہم نے ڈالے ہیں طوق گردنوں میں منکروں کے۔ وہی بدلہ پاتے ہیں، جو کرتے تھے۔

۳۴۔ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا، مگر کہنے لگے ہیں وہاں کے آسودہ لوگ، ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہیں مانتے۔

۳۵۔ اور کہنے لگے، ہم کو زیادہ ہے مال اور اولاد، اور ہم پر آفت نہیں آنی۔

۳۶۔ تو کہہ، میرا رب ہے جو پھیلا دیتا ہے روزی جس کو چاہے، اور ماپ کر دیتا ہے (جس کو چاہے)، لیکن بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

۳۷۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد، وہ نہیں کہ نزدیک کر دیں
ہمارے پاس تمہارا درجہ، پر جو کوئی یقین لایا، اور بھلا کام کیا۔ سو ان
کو ہے بدلہ دونا ان کے کئے (اعمال) پر، اور وہ جھروکوں (جنت کے
دریچوں) میں بیٹھے ہیں خاطر جمع (اطمینان) سے۔

۳۸۔ اور جو لوگ دوڑتے ہیں ہماری آیتوں کے ہرانے (نیچا
دکھانے) کو، وہ مار میں پکڑے آتے ہیں۔

۳۹۔ تو کہہ، میرا رب پھیلا (کشادہ کر) دیتا ہے روزی، جس کو چاہے
اپنے بندوں میں، اور ماپ کر دیتا ہے اس کو (جس کو چاہے)۔ اور جو
خرچ کرتے ہو کچھ چیز، وہ اس کا عوض دیتا ہے، اور وہ بہتر ہے
روزی دینے والا۔

۴۰۔ اور جس دن جمع کرے گا ان سب کو، پھر کہے گا فرشتوں کو، کیا یہ
لوگ تھے تم کو پوجتے؟

۴۱۔ وہ بولے، پاک ذات ہے تیری، ہم تیری طرف ہیں، نہ (کہ) ان کی طرف۔ نہیں پر (یہ) پوجتے تھے جنّوں کو۔ یہ اکثر انہی پر یقین رکھتے ہیں۔

۴۲۔ سو آج تم مالک نہیں ایک دوسرے کے بھلے کے، نہ برے کے، اور کہیں گے ہم ان گنہگاروں کو، چکھو تکلیف اس آگ کی، جس کو تم جھوٹ بتاتے تھے۔

۴۳۔ اور جب پڑھی جائیں ان پاس ہماری آیتیں کھلی، کہیں اور نہیں، مگر یہ ایک مرد ہے، کہ چاہتا ہے، روک دے تم کو ان سے جن کو پوجتے رہے تمہارے باپ دادے۔ اور کہیں، اور نہیں، یہ جھوٹ ہے باندھ لیا۔ اور کہتے ہیں منکر ٹھیک بات کو، جب پہنچے ان تک، اور نہیں، یہ جادو ہے صریح۔

۴۴۔ اور ہم نے دی نہیں ان کو کچھ کتابیں، جن کو پڑھتے ہیں، اور بھیجا نہیں ان پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا۔ **ف**

ف8 یعنی چاہیئے غنیمت جانیں۔

۴۵۔ اور جھٹلایا ہے ان سے اگلوں نے، اور یہ نہیں پہنچے دسویں حصّہ کو جو ہم نے ان کو دیا تھا، پھر جھٹلایا میرے بھیجوں کو، تو کیسا ہوا بگاڑ (عذاب) میرا؟

۴۶۔ تو کہہ میں تو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو، کہ اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک، پھر دھیان کرو۔ اس تمہارے رفیق کو

کچھ سودا (دیوانہ پن) نہیں۔ یہ تو ایک ڈرانے والا ہے تم کو، آگے آگے ایک بڑی آفت کے۔

۴۷۔ تو کہہ، جو میں نے تم سے مانگا تھا کچھ نیگ (اجر)۔ سو تمہیں کو پہنچے۔ میرا نیگ (اجر) اسی اللہ پر، اور اس کے سامنے ہے ہر چیز۔

۴۸۔ تو کہہ، میرا رب پھینکتا جاتا ہے سچا دین۔ وہ جاننے والا ہے چھپی چیزیں۔ ف

ف8 یعنی اوپر سے اتارتا ہے۔

۴۹۔ تو کہہ، آیا دین سچّا۔ اور جھوٹ کو نہ پہلا وار نہ دوسرا۔

۵۰۔ تو کہہ، اگر میں بہکا ہوں، تو یہی کہ بہکوں گا اپنے برے کو۔ اور اگر میں سوجھا (ہدایت پر) ہوں تو اس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہے مجھ کو میرا رب۔ وہ سنتا ہے نزدیک۔

۵۱۔ اور کبھی تو دیکھے، جب یہ گھبرائیں گے، پھر بھاگے نہیں بچتے، اور پکڑے آئے نزدیک جگہ سے۔

۵۲۔ اور کہنے لگے، ہم نے اس کو یقین مانا، اب کہاں ان کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے دور جگہ سے۔ ف

ف8 یعنی ایمان لانے کا وقت نہ رہا۔

۵۳۔ اور اس سے منکر ہو رہے آگے (پہلے) سے۔ اور پھینکتے رہے بن دیکھے نشانے پر، دور جگہ سے۔

۵۴۔ اور اٹکاؤ (پردہ) پڑ گیا ان میں اور جو ان کا جی چاہے ان میں جیسا کیا گیا ہے ان کے راہ والوں سے پہلے۔ وہ لوگ تھے دھوکے میں جو چین نہ لینے دیتا۔

* * *

۳۵۔ فاطر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ سب خوبی اللہ کو ہے جس نے بنا نکالے آسمان و زمین، جس نے ٹھہرائے (مقرر کیۓ) فرشتے پیغام لانے والے، جن کے پَر ہیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ (وہ) بڑھاتا (اضافہ کرتا) ہے پیدائش میں جو چاہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بڑھاتا ہے یعنی چار سے زیادہ پر ہیں بعضوں کے جبرئیل کے چھ سو (۶۰۰) ہیں۔

۲۔ جو کھول دے اللہ لوگوں پر کچھ مہر (رحمت)، تو کوئی نہیں اس کو روکنے والا۔ اور جو روک رکھے تو کوئی نہیں اس کو بھیجنے والا اس کے سوا، اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا۔

۳۔ لوگو! یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر، کوئی ہے بنانے والا اللہ کے سوا؟ روزی دیتا تم کو آسمان اور زمین سے۔ کوئی حاکم نہیں مگر وہ۔ پھر کہاں سے الٹے (تم بہکائے) جاتے ہو؟

۴۔ اور اگر تجھ کو جھٹلائیں تو جھٹلائے گئے کتنے رسول تجھ سے پہلے۔ اور اللہ تک پہنچتے ہیں سب کام۔

۵۔ لوگو! بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک (حق) ہے، سو نہ بہکائے تم کو دنیا کا جینا۔ اور نہ دغا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغا باز۔

٦۔ تحقیق (حقیقت میں) شیطان تمہارا دشمن ہے، سو تم سمجھ رکھو اس کو دشمن۔ وہ تو بلاتا ہے اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہوں دوزخ والوں میں۔

۷۔ جو منکر ہوئے ان کو سخت مار ہے، اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام، ان کو ہے معافی اور نیگ (اجر) بڑا۔

۸۔ بھلا ایک شخص، کہ بھلی سمجھائی (خوشنما دکھائی) اس کو اس کے کام کی برائی، پھر دیکھا اس نے اس کو بھلا (اچھا)۔ کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہے جس کو چاہے، اور سمجھاتا ہے جس کو چاہے۔ سو تیرا جی نہ جاتا رہے (گھلے تیری جان) ان پر پچتا پچتا (حسرت و غم کر) کر۔ اللہ کو سب معلوم ہے جو کرتے ہیں۔

۹۔ اور اللہ ہے جس نے چلائیں ہیں بادیں (ہوائیں)، پھر ابھارتیاں ہیں بدلی (بادل)، پھر ہانک لے گئے ہم اس کو ایک مر گئے دیس (مردہ زمین) کو، پھر چلائی (زندہ کی) ہم نے اس سے زمین اس کے مر گئے پیچھے (مرنے کے بعد)۔ اسی طرح ہے جی اٹھنا۔

۱۰۔ جس کو چاہیئے عزت، تو اللہ کی ہے عزت ساری۔ اس کی طرف چڑھتا ہے کلام ستھرا اور کام نیک، اس کو اٹھا لیتا ہے۔ اور جو لوگ داؤ میں ہیں برائیوں کے ان کو سخت مار ہے۔ اور ان کو داؤ ہے ٹوٹے (خسارہ) کا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہے تمہارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہیں جب اپنی حد کو پہنچیں گے تب بدی پر غلبہ کریں گے کفر دفع ہو گا اسلام کو عزت ہو گی۔

۱۱۔ اور اللہ نے تم کو بنایا (پیدا کیا) مٹی سے، پھر بوند پانی سے، پھر بنایا تم کو جوڑے جوڑے۔ اور نہ پیٹ رہتا ہے کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بن خبر اس کے۔ اور نہ عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہے کسی کی عمر مگر لکھا ہے کتاب میں۔ یہ اللہ پر آسان ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی ہر کام سہج سہج ہوتا ہے جیسے آدمی بننا۔

۱۲۔ اور برابر نہیں دو دریا، یہ (ایک) میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے، پینے میں رچتا، اور یہ (دوسرا) کھارا کڑوا۔ اور دونوں میں سے کھاتے ہو گوشت تازہ، اور نکالتے ہو گہنا (سامان زینت) جس کو پہنتے ہو۔ اور تو دیکھے جہاز، اس میں چلتے ہیں پھاڑتے (چیرتے)، تا (کہ) تلاش کرو اس کے فضل سے، اور شاید تم حق مانو۔ ف

ف8 یعنی کفر اور اسلام برابر نہیں خدا کفر کو مغلوب ہی کرے گا اگرچہ تم کو دونوں سے فائدہ ملے گا مسلمانوں سے قوت دین اور

کافروں سے جزیہ خراج گوشت میٹھے کھاری دونوں سے نکلتا ہے یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھارے سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو معلوم ہوا جواہر نرا پہننا مردوں کو حرام نہیں۔

۱۳۔ رات پیٹھاتا (داخل کرتا) ہے دن میں اور دن پیٹھاتا (داخل کرتا) ہے رات میں، اور کام لگایا سورج اور چاند، ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہرائے وعدہ پر (وقت مقرر تک)۔ یہ اللہ ہے تمہارا رب، اسی کی بادشاہی ہے، اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوا مالک نہیں ایک چھلکے کے۔ **ف**

ف8 یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہے کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی دیر سویر نہیں ہوتی پھر اس میں سے اللہ کی وحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہیں چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہے۔

۱۴۔ اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار۔ اور اگر سنیں پہنچیں نہیں تمہارے کام پر۔ اور دن قیامت کے منکر ہوں گے تمہارے شریک ٹھہرانے سے۔ اور کوئی نہ بتائے گا تجھ کو، جیسا بتا دے خبر رکھنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہے کہ یہ شریک غلط ہے۔

۱۵۔ لوگو! تم ہو محتاج اللہ کی طرف۔ اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب خوبیوں سراہا۔

۱۶۔ اگر چاہے تم کو لے جائے اور لے آئے ایک نئی خلقت۔

۱۷۔ اور یہ (کرنا) اللہ پر مشکل نہیں۔

۱۸۔ اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا، بوجھ دوسرے کا، اور اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا (لداہوا شخص) اپنا بوجھ بٹانے کو، کوئی نہ اٹھائے اس میں سے کچھ، اگرچہ ہو ناتے والا۔ تو تو ڈر سنا دیتا ہے ان کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے، اور کھڑی رکھتے ہیں نماز۔

اور جو کوئی سنورے گا، تو یہی سنورے گا اپنے بھلے کو، اور اللہ کی

طرف ہے پھر (لوٹ) جانا۔

۱۹۔ اور برابر نہیں اندھا اور دیکھتا۔

۲۰۔ اور نہ اندھیرا اور اجالا۔

۲۱۔ اور نہ سایہ اور نہ لون (دھوپ کی تپش)۔

۲۲۔ اور برابر نہیں جیتے (زندے اور) نہ مردے۔ اور اللہ سناتا ہے

جس کو چاہے۔ اور تو نہیں سنانے والا قبر میں پڑوں کو۔

۲۳۔ تو تو یہی ہے ڈر کی خبر سنانے والا۔ **ف**

ف8 یعنی سب خلق برابر نہیں جن کو ایمان دینا ہے انہی کو ملے گا تو

بہتیری آرزو کرے تو کیا ہوتا ہے اور یہ جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اجالا یعنی

نہ اندھیرا برابر اجالے کے نہ اجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہیں مناتا قبر میں پڑول کو اور حدیث میں ہے کہ مردوں سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہیں اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہے اس کی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی ہے اور قبر میں پڑا دھڑ وہ نہیں سن سکتا۔

۲۴۔ ہم نے بھیجا ہے تجھ کو سچا (حق) دین دے کر، اور خوشی اور ڈر سناتا۔ اور کوئی فرقہ (امت) نہیں، جس میں نہیں ہو چکا کوئی ڈرانے والا۔ **ف**

- - -

ف8 ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ پر۔

۲۵۔ اور اگر وہ تجھ کو جھٹلائیں، تو آگے جھٹلا چکے ہیں ان سے اگلے (پہلے)۔ پہنچے ان پاس رسول ان کے، لے کر کھلی باتیں اور ورق (صحیفے) اور چمکتی (روشن ہدایات والی) کتاب۔

۲٦۔ پھر پکڑا میں نے منکروں کو، تو کیسا ہوا بگاڑ میرا؟

۲۷۔ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی۔ پھر ہم نے نکالے اس سے میوے طرح طرح ان کے رنگ۔ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سرخ، طرح طرح ان کے رنگ، اور بھجنگ کالے (گہرے سیاہ)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان
ہے قدرت رنگا رنگ کا اسی طرح انسان میں ہر ایک طرح جدا ہے
مومن اور کافر ایک دوسرا اسا کب ہو سکے یہ تسلی ہے حضرت کو۔

۲۸۔ اور آدمیوں میں اور چوپایوں میں کئی رنگ کے ہیں اسی طرح۔
اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں جن کو سمجھ ہے۔ تحقیق
(بلاشبہ) اللہ زبردست ہے بخشنے والا۔ ف

ف8 یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہیں ڈرنا اللہ سے سمجھ والوں کی صفت ہے اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح ہے زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہے کہ گنہگار کو بخشے۔

۲۹۔ جو لوگ پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی، اور سیدھی (قائم) کرتے ہیں نماز، اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا چھپے اور کھلے، امیدوار ہیں ایک بیوپار کے، جو کبھی نہ ٹوٹے (خسارہ پائے)۔

۳۰۔ تا (کہ) پورے دے ان کو نیگ (اجر) ان کے، اور بڑھتی (زیادہ) دے اپنے فضل سے۔ تحقیق (بلاشبہ) وہ ہے بخشنے والا قبول کرتا۔

۳۱۔ اور جو ہم نے تجھ پر اتاری کتاب، وہی ٹھیک (حق) ہے سچا
(تصدیق) کرتی آپ سے اگلی (پہلی) کو۔ مقرر (بیشک) اللہ اپنے
بندوں سے خبر رکھتا ہے دیکھتا۔
۳۲۔ پھر ہم نے وارث کئے کتاب کے وہ، جو چنے ہم نے اپنے
بندوں میں سے۔ پھر کوئی ان میں برا کرتا ہے اپنی جان کا۔ اور کوئی
ان میں ہے بیچ کی چال پر (میانہ رو)، اور کوئی ان میں ہے کہ آگے بڑھ
گیا، لے کر خوبیاں اللہ کے حکم سے۔ یہی ہے بڑی بزرگی۔ **ف**

ف8 یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کیے ایک اور چنے
بندے یعنی یہ امت ہیں تین درجے بتائے ایک گنہگار ایک میانہ
ایک اعلی سب کو گنا چنے بندوں میں امید ہے کہ آخر سب بہشتی ہیں

رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہے اور میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے اس کے ہاں کمی نہیں۔

۳۳۔ باغ ہیں بسنے کے، جن میں جائیں گے وہاں گہنا پہنائے گا ان کو کنگن سونے کے اور موتی۔ اور ان کی پوشاک وہاں ریشمی ہے۔ **ف**

ف8 سونا اور ریشم مسلمانوں کو وہاں ہے رسول نے فرمایا جو ریشم پہنے دنیا میں نہ پہنے آخرت میں۔

۳۴۔ اور کہیں گے شکر اللہ کا، جس نے دور کیا ہم سے غم۔ بیشک

ہمارا رب بخشتا ہے قبول کرتا۔ ف

ف8 غم دنیا کا دفع کیا بخشتا ہے گناہ قبول کرتا ہے طاعت۔

۳۵۔ جس نے اتارا (ٹھہرایا) ہم کو رہنے کے (ابدی) گھر میں، اپنے فضل سے۔ نہ پہنچے اس میں ہم کو کوئی مشقت، اور نہ پہنچے ہم کو اس

میں تھکنا۔ ف

ف8 رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا ہر جگہ چل چلاؤ اور روزی
کا غم اور دشمنوں کا اور رنج اور مشقت وہاں پہنچ کر سب گئے۔

۳۶۔ اور جو منکر ہیں، ان کو ہے آگ دوزخ کی۔ نہ ان پر تقدیر پہنچتی
ہے کہ مر جائیں اور نہ ان میں ہلکی ہوتی ہے وہاں کی کچھ کلفت
(تکلیف)۔ یہی سزا دیتے ہیں ہم ہر ناشکر کو۔

۳۷۔ اور وہ چلاتے ہیں اس میں، اے رب! ہم کو نکال، ہم کچھ بھلا
کام کریں، وہ نہیں جو کرتے تھے۔ کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو
جتنے میں سوچ لے جس کو سوچنا ہو؟ اور پہنچا تم کو ڈر سنانے والا۔ اب
چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار۔ **ف**

ف8 وہ نہیں جو کرتے تھے یعنی اس وقت تو اسی کو سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کریں گے۔

۳۸۔ اللہ بھید جاننے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔ اس کو خوب معلوم ہے، جو بات ہے دلوں میں۔

۳۹۔ وہی ہے جس نے کیا تم کو قائم مقام (خلیفہ) زمین میں، پھر جو کوئی ناشکری کرے تو اس پر پڑے اس کی ناشکری۔ اور منکروں کو نہ بڑھے گا ان کے انکار سے، ان کے رب کے آگے مگر بیزاری۔

اور منکروں کو نہ بڑھے گا ان کے انکار سے، مگر نقصان۔ ف

ف8 قائم مقام کیا زمین میں یعنی رسولوں کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتوں کے پیچھے اب اس کا حق ادا کرو۔

۴۰۔ تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اپنے شریک جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا۔ دکھاؤ تو مجھ کو، کیا بنایا انہوں نے زمین میں؟ یا کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں؟ یا ہم نے دی ہے ان کو کوئی کتاب، سو یہ سند رکھتے ہیں اس کی؟ کوئی نہیں پر جو بتاتے ہیں گنہگار ایک دوسرے کو، سب فریب ہے۔

۴۱۔ تحقیق اللہ تھام رہا ہے آسمانوں کو اور زمین کو، کہ ٹل (سرک) نہ جائیں۔ اور اگر ٹل (سرک) جائیں تو کوئی نہ تھام سکے ان کو اس کے سوا۔ وہ ہے تحمل والا بخشتا۔

۴۲۔ اور قسم کھاتے تھے اللہ کی تاکید کی (سخت) قسمیں اپنی، اگر آئے ان پاس کوئی ڈر سنانے والا، البتہ بہتر راہ چلیں گے اور کسی ایک امت سے۔ پھر جب آیا ان پاس ڈر سنانے والا، اور زیادہ ہوا ان کا بدکنا،

۴۳۔ غرور کرنا ملک میں، اور داؤ کرنا برے کام کا۔ اور برائی کا داؤ الٹے گا اسی داؤ والوں پر۔ پھر وہی راہ دیکھتے ہیں اگلوں کے دستور کی۔ سو تو نہ پائے گا اللہ کا دستور (سنت) بدلتا۔ اور نہ پائے گا اللہ کا دستور (سنت) ٹلتا۔ ف

- - -

ف8 عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیاں اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم میں ایک نبی آوے تو ہم ان سے بہتر رفاقت کریں سو منکروں نے اور عداوت کی۔

۴۴۔ کیا پھرے نہیں ملک میں کہ دیکھیں آخر کیسا ہوا ان کا جو ان سے پہلے تھے؟ اور تھے ان سے سخت زور میں۔ اور اللہ وہ نہیں جس کو تھکائے کوئی چیز آسمانوں میں نہ زمین میں۔ وہی ہے سب جانتا کر سکتا۔

۴۵۔ اور (اگر کہیں) پکڑ کرے اللہ لوگوں کو ان کی کمائی (کرتوتوں) پر، نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک ہلنے چلنے والا، پر (وہ) ان کو ڈھیل (مہلت) دیتا ہے ایک ٹھہرے ہوئے وعدہ (وقت مقرر) تک۔ پھر

جب آیا ان کا وعدہ (وقت مقرر)، تو اللہ کی نگاہ میں ہیں اس کے

سب بندے۔

* * *

٣٦۔ یٰسٓ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١۔ یا۔ سین۔

٢۔ قسم ہے اس پکے قرآن (حکیم) کی۔

٣۔ (یقیناً) تو تحقیق ہے بھیجے ہوؤں (رسولوں) میں سے۔

٤۔ اوپر سیدھی راہ کے۔

٥۔ (یہ قرآن) اتارا زبردست رحم والے کا۔

۶۔ کہ تو ڈرائے (متنبہ کرے) ایک لوگوں کو، کہ ڈر نہیں سنا ان کے باپ دادوں نے، سو وہ خبر نہیں رکھتے۔

۷۔ ثابت (پوری) ہو چکی ہے بات ان بہتوں پر، سو وہ نہ مانیں (ایمان نہ لائیں) گے۔

۸۔ ہم نے ڈالے ہیں ان کی گردنوں میں طوق، سو وہ ہیں (جکڑے) ٹھوڑیوں تک، پھر ان کے سر الل (اکڑ) رہے ہیں۔

۹۔ اور بنائی (کھڑی کر دی) ہم نے ان کے آگے دیوار، اور ان کے پیچھے دیوار، پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو ان کو نہیں سوجھتا۔

۱۰۔ اور برابر ہے تو نے ان کو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہیں کرتے۔

۱۱۔ تو تو ڈر سنائے اس کو جو چلے سمجھانے پر، اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے۔ سو اس کو دے خوشخبری معافی کی، اور عزت کے نیگ (اجر کریم) کی۔

۱۲۔ ہم ہیں جو جلاتے (زندہ کرتے) ہیں مردے، اور لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے، اوران کے پیچھے نشان رہے۔ اور ہر چیز گن لی ہے ہم نے ایک کھلی اصل (کتاب) میں۔ ف

ف8 جو آگے بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارات اور رسم ڈالے نیک یا بد۔

۱۳۔ اور بیان کر وان کے واسطے ایک کہاوت لوگ اس گاؤں کے، جب آئے اس میں بھیجے ہوئے (پیغمبر)۔

۱۴۔ جب بھیجے ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر)، تو ان کو جھٹلایا، پھر
ہم نے زور دیا (تقویت دی) تیسرے سے، تب کہا، ہم تمہاری
طرف آئے ہیں بھیجے۔ ف

ف8 یہ شہر تھا انطاکیہ حضرت عیسیٰؑ کے دو یار وہاں پہنچے شہر والوں
نے ٹال دیا پھر تیسرے بڑے یار تھے۔

۱۵۔ وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم، اور رحمٰن نے کچھ نہیں
اتارا، تم سارا جھوٹ کہتے ہو۔
۱۶۔ (انہوں نے) کہا، ہمارا رب جانتا ہے ہم بیشک تمہاری طرف
بھیجے (رسول بن کر) آئے ہیں۔

۱۷۔ اور ہمارا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا کھول کر (صاف صاف)۔

۱۸۔ بولے ہم نے نامبارک دیکھا تم کو۔ اگر تم نہ چھوڑو (باز آوَ) گے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور تم کو لگے گی ہمارے ہاتھ سے دکھ کی مار۔

۱۹۔ کہنے لگے تمہاری نامبارکی (نحوست) تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس سے کہ تم کو سمجھایا؟ کوئی نہیں! پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہیں رہتے۔

ف

۔۔۔

ف8 شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اس کو نامبارکی سمجھے یا آپس میں اختلاف ہوا کسی نے مانا کسی نے نہ مانا اس کو کہا ہر طرح شامت انہی کی تھی۔

۲۰۔ اور آیا شہر کے پرلے سرے (دور دراز گوشے) سے ایک مرد
دوڑتا۔ بولا، اے قوم! چلو راہ پر (پیروی اختیار کرو) ان بھیجے ہوؤں
کے (رسولوں کی)۔
۲۱۔ چلو راہ پر ایسوں کی جو تم سے نیگ (اجر) نہیں مانگتے، اور راہ سجھے
(ٹھیک راستے پر) ہیں۔
۲۲۔ اور مجھ کو کیا ہے کہ میں بندگی نہ کروں اس کی جس نے مجھ کو بنایا،
اور اسی کی طرف پھر (لوٹائے) جاؤ گے۔
۲۳۔ بھلا میں پکڑوں اس کے سوا اوروں کو پوجنا؟ کہ اگر مجھ پر چاہے
رحمٰن تکلیف، کچھ کام نہ آئے مجھ کو ان کی سفارش، اور نہ وہ مجھ کو
چھڑائیں۔
۲۴۔ تو تو میں بھٹکا رہوں صریح۔

۲۵۔ میں یقین لایا تمہارے رب پر، مجھ سے سن لو۔ ف

۔۔۔

ف8 آگے نقل کرتے ہیں کہ قوم نے اس کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جیتا اٹھا لیا۔

۲۶۔ حکم ہوا کہ چلا جا بہشت میں۔ بولا کسی طرح میری قوم معلوم کریں۔

۲۷۔ کہ بخشا مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو عزت والوں میں۔

ف

۔۔۔

ف8 قوم نے اس سے دشمنی کی کہ مارڈالااس کو بہشت میں بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر معلوم کریں میرا حال تو سب ایمان لاویں۔

۲۸۔ اور اتاری نہیں ہم نے اس کی قوم پر اس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے، اور ہم اتارا نہیں کرتے۔

۲۹۔ یہی تھی ایک چنگھاڑ، پھر تبھی بجھ رہے (ہلاک ہوئے)۔

۳۰۔ کیا افسوس ہے بندوں پر! کوئی رسول نہیں آیا ان پاس، جس سے ٹھٹھا (مذاق) نہیں کرتے۔

۳۱۔ کیا نہیں دیکھتے کتنی کھپا (ہلاک کر) چکے ہم ان سے پہلے سنگتیں (قومیں)؟ کہ وہ ان پاس پھر (لوٹ کر) نہیں آتے۔

۳۲۔ اور ساروں (تمام) میں کوئی نہیں جو اکھٹے نہ آئیں ہمارے پاس پکڑے۔

۳۳۔ اور ایک نشانی ہے ان کو زمین مردہ۔ اس کو ہم نے جلایا (زندہ کیا) اور نکالا اس میں سے اناج، سو اس میں سے کھاتے ہیں۔

۳۴۔ اور بنائے (پیدا کئے) ہم نے اس میں باغ، کھجور کے اور انگور کے، اور بنائے اس میں بعضے چشمے۔

۳۵۔ کہ کھائیں اس کے میووں سے، اور وہ بنایا نہیں ان کے ہاتھوں نے۔ پھر کیوں شکر نہیں کرتے؟

۳۶۔ پاک ذات ہے جس نے بنائے جوڑے سب چیز کے، اس قسم سے جو اگتا ہے زمین میں، اور آپ ان میں اور جن چیزوں میں کہ ان کو خبر نہیں۔

۳۷۔ اور ایک نشانی ہے ان کو رات، ادھیڑ (کھینچ) لیتے ہیں ہم اس سے دن، پھر تبھی رہ جاتے ہیں اندھیرے میں۔

۳۸۔ سورج چلا جاتا ہے اپنی ٹھہری راہ (ٹھکانے) پر۔ یہ سادھا (نظام) ہے اس زبردست باخبر کا۔

۳۹۔ اور چاند کو ہم نے بانٹ (مقرر کر) دی ہیں منزلیں، یہاں تک کہ پھر آ رہے جیسے ٹہنی پرانی۔ **ف**

ف8 چاند اور سورج ملتے ہیں مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا، جب تک پھر اسی طرح آ پہچا ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ میں بڑھ کر پورا ہوا اور گھٹا منزلیں ہیں اٹھائیس۔

۴۰۔ نہ سورج کو پہنچے (بس میں ہے) کہ پکڑلے چاند کو، اور نہ رات
آگے بڑھے دن سے۔ اور ہر کوئی ایک گھیرے (مدار) میں پھرتے
(گردش کرتے) ہیں۔ ف

ف8 سورج چاند ملتے ہیں تو چاند پکڑتا ہے سورج کو سورج نہیں پکڑتا
چاند کو اور رات دن میں کوئی آگے بڑھے یہ کہ دن پر دوسرا دن
آوے بن بیچ رات آئے اور ہر ستارہ ایک ایک گھیرا رکھتا ہے اسی
راہ پر تیرتا ہے معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہیں یہ نہیں کہ آسمان
میں گڑے ہیں اور آسمان چلتا ہے نہیں تو تیرنا نہ فرماتے۔

۴۱۔ اور ایک نشانی ہے ان کو کہ ہم نے اٹھا (سوار کر) لی ان کی نسل

اس بھری کشتی میں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی حضرت نوحؑ کے وقت نہیں تو انسان کا تخم نہ رہتا۔

۴۲۔ اور بنا دیئے ہم نے ان کو اس طرح کے جس پر چڑھتے (سوار

ہوتے) ہیں۔

۴۳۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبا (غرق کر) دیں، پھر کوئی نہ پہنچے ان کی

فریاد کو، اور نہ وہ خلاص کیۓ (بچائے) جائیں۔

۴۴۔ مگر ہم اپنی مہر (رحمت) سے، اور کام چلانے کو ایک وقت

(خاص) تک۔

۴۵۔ اور جب کہئیے ان کو، بچو اپنے سامنے آئے (عذاب) سے، اور اپنے پیچھے چھوڑے سے، شاید تم پر رحم ہو۔

۴۶۔ اور کوئی حکم نہیں پہنچتا ان کو اپنے رب کے حکموں سے جس کو ٹلا نہیں رہتے (منہ پھیر نہیں لیتے)۔ ف

ف8 سامنے آتا ہے جزا کا دن پیچھے چھوڑے اپنے اعمال۔

۴۷۔ اور جب کہئے ان کو خرچ کرو (اس میں سے جو) کچھ اللہ کا دیا، کہتے ہیں منکر ایمان والوں کو، ہم کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اس کو کھلاتا، تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو۔ ف

- - -

ف8 یعنی گمراہی ہے نیک کام میں تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے

میں لالچ پر دوڑنا۔

۴۸۔ اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو؟

۴۹۔ یہی راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی، جو ان کو پکڑے گی، جب آپس

میں جھگڑ رہے ہوں گے۔ ف

- - -

ف8 یعنی قیامت ناگہاں آوے گی اپنے معاملات میں غرق ہوں

گے۔

۵۰۔ پھر نہ سکیں گے کہ کچھ کہہ مریں (وصیت کریں) اور نہ اپنے گھر کو پھر جائیں (لوٹ سکیں) گے۔

۵۱۔ اور پھونکا جائے نرسنگا، پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑیں گے۔

۵۲۔ کہیں گے اے خرابی (بدبختی) ہماری! کس نے اٹھا دیا ہم کو ہماری نیند کی جگہ (خواب گاہوں) سے۔ یہ (تو) وہ ہے جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے، اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤں (رسولوں) نے۔

۵۳۔ یہی ہو گی ایک چنگھاڑ، پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے۔

۵۴۔ پھر آج کے دن ظلم نہ ہو گا کسی جی پر کچھ، اور وہی بدلہ پاؤ گے جو کرتے تھے۔

۵۵۔ تحقیق (بلاشبہ) بہشت کے لوگ آج ایک دھندے (دلچسپی) میں ہیں باتیں کرتے۔

۵۶۔ وہ اوران کی عورتیں (بیویاں) سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں تکیے لگائے۔

۵۷۔ ان کو وہاں ہے میوہ اوران کو ہے (ملے گی ہر وہ چیز) جو مانگ لیں۔

۵۸۔ سلام بولنا ہے رب مہربان سے۔

۵۹۔ اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو!

۶۰۔ میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو؟ اے آدم کی اولاد! کہ نہ پوجو شیطان کو۔ وہ کھلا دشمن ہے تمہارا۔

۶۱۔ اور یہ کہ پوجو مجھ کو، یہ راہ ہے سیدھی۔

۶۲ ۔ اور وہ بہکا لے گیا تم میں سے بہت خلق (مخلوق) کو۔ پھر کیا تم کو بوجھ (عقل) نہ تھی؟

۶۳ ۔ یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا۔

۶۴ ۔ پیٹھو (داخل ہو جاؤ) اس میں آج کے دن بدلہ اپنے کفر کا۔

۶۵ ۔ آج ہم مہر (نقش) کر دیں گے ان کے منہ پر، اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ، اور بتائیں گے ان کے پاؤں، جو کچھ وہ کماتے تھے۔

۶۶ ۔ اور اگر ہم چاہیں مٹا دیں ان کی آنکھیں، پھر دوڑیں راہ لینے کو، پھر کہاں سے سوجھے۔

۶۷ ۔ اور اگر ہم چاہیں صورت بدل دیں ان کی جہاں کی تھان (اسی جگہ)، پھر نہ سکیں گے (آگے) چلنا، نہ وہ الٹے پھریں۔

۶۸۔ اور جس کو ہم الٹا کریں (لمبی عمر دیں)، اوندھا (الٹ) کریں

خلقت (ساخت) میں۔ پھر کیا بوجھ نہیں رکھتے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان

ہے پھر پیدا ہونے کا۔

۶۹۔ اور ہم نے نہیں سکھایا اس کو شعر کہنا، اور یہ اس کے لائق

(شایان شان) نہیں، یہ تو نری سمجھوتی (نصیحت) ہے اور قرآن ہے

صاف (پڑھا جانے والا)۔

۷۰۔ تا (کہ) ڈر سنائے اس کو جس میں جان (زندہ) ہو، اور ثابت ہو بات (حجت ہو) منکروں پر۔ ف

۔۔۔

ف8 جس میں جان ہو یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اس کے فائدے کو اور منکروں پر الزام اتارنے کو۔

۷۱۔ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنا دیئے ان کو (پیدا کیۓ ان کے لئے) اپنے ہاتھوں بنائے سے چوپائے، پھر وہ ان کا مال ہیں۔

۷۲۔ اور عاجز کر دیا ان کو ان کے آگے، پھر ان میں کوئی ہے ان کی سواری اور کسی کو کھاتے ہیں۔

۷۳۔ اور ان کو ان میں فائدے ہیں، اور پینے کے گھاٹ (مشروبات)۔ پھر کیوں شکر نہیں کرتے؟

۷۴۔ اور پکڑے ہیں اللہ کے سوا اور حاکم کہ شاید ان کو مدد پہنچے۔

۷۵۔ نہ سکیں گے ان کی مدد کرنی اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آئیں گے۔

۷۶۔ اب تو غم نہ کھا ان کی بات سے۔ ہم جانتے ہیں جو چھپاتے ہیں اور جو کھولتے ہیں۔

۷۷۔ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہم نے اس کو بنایا ایک بوند سے، پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑتا بولتا۔

۷۸۔ اور بٹھاتا (چسپاں کرتا) ہے ہم پر کہاوت، اور بھول گیا اپنی پیدائش۔ کہنے لگا کون جلاوے (زندہ کرے) گا ہڈیاں جب کھوکھری (بوسیدہ) ہو گئیں۔

۷۹۔ تو کہہ ان کو جلاوے (زندہ کرے) گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار۔ اور وہ سب بنانا جانتا ہے۔

۸۰۔ (وہی) جس نے بنا دی تم کو سبز درخت سے آگ۔ پھر اب تم اسی سے سلگاتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اول پتھر سے نکالتے ہیں یا بعضے درخت سے سر سبز ٹہنیاں اس کی آپس میں رگڑتی ہیں تو آگ نکلتی ہے جیسے بانس یا مرخ یا عفار۔

۸۱۔ کیا جس نے بنائے آسمان اور زمین، نہیں سکتا کہ بناوے ایسے آدمی؟ کیوں نہیں! اور وہ ہے اصل بنانے والا سب جانتا۔

۸۲۔ اس کا حکم یہی ہے، جب چاہے کسی چیز کو، کہ کہے اس کو 'ہو'، وہ ہو جائے۔

۸۳۔ سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی، اور اسی کی طرف پھر (پلٹ) جاؤ گے۔

* * *

۳۷۔ الصافات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر۔

۲۔ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر۔

۳۔ پھر پڑھنے والوں کی یاد کر۔

۴۔ بیشک حاکم تمہارا ایک ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 فرشتے کھڑے ہوتے ہیں قطار ہو کر سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہیں شیطانوں کو جو سننے کو جا لگتے ہیں پھر جب اتر چکا اس کو پڑھتے ہیں ایک دوسرے کے بتانے کو۔

۵۔ رب آسمانوں کا اور زمین کا، اور جو ان کے بیچ ہے، اور رب مشرقوں کا۔ **ف**

ف8 شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین ہیں سورج کو ہر روز جدا اور ہر ستارے کو جدا اور دوسری طرف اتنی ہی مغربین۔

٦۔ ہم نے رونق دی ورلے (نزدیکی) آسمان کو ایک رونق، جو
تارے ہیں۔ ف

ف8 معلوم ہوتا ہے تارے سب ورلے آسمان میں ہیں اگرچہ
پھر ہر ایک کا اوپر ہو یا نیچے ہو۔

٧۔ اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سر کش سے۔ ف

ف8 انہی تاروں کی روشنی سے آگ نکلتی ہے جس سے شیطانوں
کو مار پڑتی ہے جیسے سورج سے اور آتشی شیشے سے۔

۸۔ سن نہیں سکتے اوپر کی مجلس تک، اور پھینکے (مارے ہانکے) جاتے ہیں ہر طرف سے،

۹۔ ہانکے (دھکارے) گئے۔ اور ان کو مار ہے ہمیشہ۔

۱۰۔ مگر جو اچک لایا جھپ سے، پھر پیچھے لگا اس کو انگارہ چمکتا (شہاب ثاقب)۔

۱۱۔ اب پوچھ ان سے، یہ مشکل ہیں بنانے، یا جتنی خلقت ہم نے بنائی۔ ہم ہی نے ان کو بنایا ہے ایک گارے چمکتے (لیس دار) سے۔

۱۲۔ بلکہ تو رہتا ہے (اللہ کے کرشموں سے) اچنبھے میں، اور وہ کرتے ہیں ٹھٹھے (ہنسی مذاق)۔ ف

ف8 یعنی تجھ کو ان سے تعجب آتا ہے کہ ایمان کیوں نہیں لاتے اور ان کو تجھ سے ٹھٹھا۔

۱۳۔ اور جب (انہیں) سمجھائیے نہیں سوچتے (سمجھتے)۔
۱۴۔ اور جب دیکھیں کچھ نشانی، ہنسی میں ڈال دیتے ہیں۔
۱۵۔ اور کہتے ہیں، اور کچھ نہیں، یہ جادو ہے کھلا۔
۱۶۔ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں؟ کیا ہم کو پھر اٹھانا ہے۔
۱۷۔ کیا اور ہمارے باپ دادوں کو اگلے؟
۱۸۔ تو کہہ، ہاں! اور تم ذلیل ہو گے۔

۱۹۔ سو وہ تو یہی ہے ایک جھڑکی (زور کی آواز)، پھر تبھی یہ لگیں گے (قبر سے اٹھ کر) دیکھنے۔

۲۰۔ اور کہیں گے اے خرابی ہماری! یہ آیا دن۔

۲۱۔ یہ ہے دن فیصلے کا جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

۲۲۔ (حکم ہو گا) جمع کرو گنہگاروں کو، اور ان کے جوڑوں (ساتھیوں) کو، اور جو کچھ پوجتے تھے۔

۲۳۔ اللہ کے سوا، پھر چلاؤ ان کو راہ پر دوزخ کی۔ **ف**

ف8 یہ حکم ہو گا فرشتوں کو ان کے جوڑے یا تو جوروؤں کو کہا یا ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہیں ان کو کہا۔

۲۴۔ اور کھڑار کھوان کو، ان سے پوچھنا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حکم کے بعد ٹھہرا کر آپس میں لڑوا دیں گے۔

۲۵۔ کیا ہوا تم کو (کہ) ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

۲۶۔ کوئی نہیں (بلکہ)، وہ آج آپ (خود) کو پکڑواتے ہیں۔

۲۷۔ اور منہ کیا بعضوں نے بعضوں کی طرف، لگے پوچھنے (تکرار کرنے)۔

۲۸۔ بولے، تم ہی تھے کہ آتے تھے ہم پر داہنے سے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ہم پر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رعب

سے دہنا ہاتھ زور کا ہے۔

۲۹۔ وہ بولے! کوئی نہیں! پر تم ہی نہ تھے یقین لانے والے۔

۳۰۔ اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا۔ پر تم ہی تھے لوگ بے حد چلنے

والے (سرکش)۔

۳۱۔ سو ثابت ہوئی ہم پر بات ہمارے رب کی۔ (کہ اب) ہم کو مزہ

چکھنا (عذاب کا)۔ ف

ف8 بات رب کی وہی (آیت) 'لاملئن جہنم منک'۔

۳۲۔ پھر ہم نے تم کو گمراہ کیا، (کیونکہ) ہم تھے آپ گمراہ۔

۳۳۔ سووہ اس دن تکلیف (عذاب) میں (ایک دوسرے کے) شریک ہیں۔

۳۴۔ ہم ایسا کچھ کرتے ہیں گنہگاروں کے حق میں۔

۳۵۔ وہ تھے، کہ ان سے جب کوئی کہتا، کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے، تو غرور کرتے۔

۳۶۔ اور کہتے، کیا ہم چھوڑ دیں گے اپنے ٹھاکروں (معبودوں) کو؟ کہے کے ایک شاعر دیوانے کے۔

۳۷۔ کوئی نہیں! وہ لایا ہے سچا دین، اور سچ مانا ہے سب رسولوں کو۔

۳۸۔ تم کو چکھنی (ہے) دکھ والی مار (دردناک عذاب)۔

۳۹۔ اور وہی بدلہ پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے۔

۴۰۔ مگر جو بندے اللہ کے ہیں چنے ہوئے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ان کے گناہوں کا بدلا نہیں معاف ہوئے۔

۴۱۔ وہ جو ہیں ان کی روزی ہے مقرر۔

۴۲۔ میوے، اور ان کی عزت ہے۔

۴۳۔ باغوں میں نعمت کے۔

۴۴۔ تختوں (بیٹھے مسندوں) پر ایک دوسرے کے سامنے۔

۴۵۔ لوگ لئے پھرتے ہیں ان کے پاس پیالے شراب نتھرے کے۔

۴۶۔ سفید رنگ مزہ دیتے پینے والوں کو۔

۴۷۔ نہ اس میں سر پھرتا (خمار) ہے، اور نہ وہ اس سے بہکتے ہیں۔

۴۸۔ اور ان کے پاس ہیں عورتیں، نیچی نگاہ رکھتیاں بڑی آنکھوں والیاں۔

۴۹۔ گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے (رکھے)۔ ف

۔۔۔

ف8 بعضے کہتے ہیں مراد ہیں شتر مرغ کے انڈے کہ بہت خوش رنگ ہوتے ہیں۔

۵۰۔ پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کی طرف، لگے پوچھنے۔

۵۱۔ بولا، ایک بولنے والا ان میں مجھ کو تھا ایک ساتھی (ہم نشین)۔

۵۲۔ کہتا، کیا تو (ایسی باتوں پر) یقین کرتا ہے؟

۵۳۔ کیا جب (ہم) مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں، کیا ہم کو بدلہ ملنا ہے؟

۵۴۔ کہنے لگا، بھلا تم جھانک کر دیکھو گے (خبر ہے وہ کہاں ہے)۔

۵۵۔ پھر جھانکا تو اس کو دیکھا بیچوں بیچ دوزخ کے۔

۵۶۔ بولا قسم اللہ کی! تو تو لگا تھا کہ مجھ کو گڑھے (ہلاکت) میں ڈالے۔

ف

ف8 یعنی وہ ساتھی پڑا ہے دوزخ میں اس کو جھانک کر دیکھیں کس حال میں ہے۔

۵۷۔ اور اگر نہ ہوتا میرے رب کا فضل تو میں بھی ہوتا ان میں، جو پکڑے آئے۔

۵۸۔ کیا (یہ واقع نہیں کہ) اب ہم کو نہیں مرنا؟

۵۹۔ مگر (سوائے) جو پہلی بار مر (ہم) چکے، اور ہم کو تکلیف نہیں پہنچنی۔ ف

ف8 یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے۔

۶۰۔ بیشک یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۶۱۔ ایسی چیزوں (کامیابی) کے واسطے، چاہئیے محنت (عمل) کریں محنت (عمل کرنے) والے۔

۶۲۔ بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت سیہنڈ (زَقّوم) کا۔

۶۳۔ ہم نے اس کو رکھا ہے خراب (آزمائش) کرنا ظالموں کا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی آخرت میں اس کو پاویں گے اور گلے میں پھنسے گا ایک عذاب یہ بھی ہو گا یا خراب کرنا دنیا میں کہ سن کر گمراہ ہوتے ہیں کہ سبز درخت دوزخ میں کیونکر اگا۔

۶۴۔ وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں (تہ سے)۔

۶۵۔ اس کا شگوفہ جیسے سر شیطانوں کے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بد نما یا شیطان کہا سانپوں کو۔

٦٦۔ سو وہ کھائیں گے اس میں سے، پھر بھریں گے اس سے پیٹ۔

٦٧۔ پھر ان کو اس کے اوپر ملونی (آمیزش) جلتے پانی کی۔

٦٨۔ پھر ان کو لے جانا آگ کے ڈھیر (جہنم) میں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بہت بھوکے ہوں گے تو آگ سے ہٹا کر یہ کھانا پانی کھلا کر پلا کر پھر آگ میں ڈالیں گے۔

٦٩۔ انہوں نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے۔

۷۰۔ سووہ انہی کے قدموں پر دوڑتے ہیں۔

۷۱۔ اور بہک چکے ہیں ان سے آگے، بہت لوگ پہلے۔

۷۲۔ اور ہم نے بھیجے ہیں ان میں ڈر سنانے والے۔

۷۳۔ اب دیکھ! کیسا ہوا آخر ڈرائے ہوؤں کا۔

۷۴۔ مگر جو بندے اللہ کے ہیں چنے۔ ف

ف8 ڈر سبھی کو سناتے ہیں ان میں نیک بچتے ہیں اور بد کھپتے ہیں۔

۷۵۔ اور ہم کو پکارا تھا نوح نے، سو کیا خوب پہنچنے والے ہیں پکار پر۔

۷۶۔ اور بچا دیا اس کو اور اس کے گھر کو، اس بڑی گھبراہٹ سے۔

۷۷۔ اور رکھی اس کی اولاد وہی رہ جانے والی ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کشتی میں اسی یا تراسی آدمی بچے تھے ان کی اولاد نہیں چلی انہی کے تین بیٹوں سے چلی شام بسا بیچ زمین کے عرب اور توران اور ایران پیدا ہوئے یافث بسا شمال کو ترک اور خلج یاجوج ماجوج پیدا ہوئے حام بسا جنوب کو ہند اور حبش پیدا ہوئے ۔

۷۸۔ اور باقی رکھا اس پر (کے لئے) پچھلی خلق (نسلوں) میں ۔

۷۹۔ کہ سلام ہے نوح پر سارے جہان والوں میں ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ہمیشہ خلق ان پر سلام بھیجتے ہیں سارا جہان۔

۸۰۔ ہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو۔

۸۱۔ وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں۔

۸۲۔ پھر ڈبویا ہم نے دوسروں کو۔

۸۳۔ اور اسی کی راہ والوں میں ہے ابراہیم۔

۸۴۔ جب آیا اپنے رب پاس، لے کر دل نروگا (بے روگ)۔ ف

ف8 یعنی گمراہی اور عیب سے پاک۔

۸۵۔ جب کہا اپنے باپ کو، اور اس کی قوم کو تم کیا پوجتے ہو؟

۸۶۔ کیوں جھوٹ (خود) بنائے حاکموں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو؟

۸۷۔ پھر کیا خیال (گمان) کیا ہے تم نے جہان کے صاحب کو؟

۸۸۔ پھر نگاہ کی ایک بار تاروں میں۔

۸۹۔ پھر کہا میں بیمار ہوں۔

۹۰۔ پھر الٹے (واپس) گئے اس سے پیٹھ دے (الٹے پاؤں اس کو چھوڑ) کر۔ ف

ف8 وہ لوگ نجومی تھے ان کے دکھانے کو تاروں کی طرف دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں یعنی ہوا چاہتا ہوں وہ شہر سے باہر نکلتے تھے ایک عید

کو اور بت پوجنے کو ان کو چھوڑ چلے گئے یہ ایک جھوٹ ہے اللہ کی
راہ میں عذاب نہیں ثواب ہے ۔

۹۱۔ پھر جا گھسا ان کے بتوں میں ، پھر بولا ، تم کیوں نہیں کھاتے ۔

ف

۔۔۔

ف8 ان کے آگے کھانے رکھ گئے تھے ۔

۹۲۔ تم کو کیا (ہوا) ہے کہ نہیں بولتے ۔

۹۳۔ پھر گھسا ان پر مارتا داہنے ہاتھ سے ۔ ف

ف8 یعنی زور سے مار مار کر توڑا۔

۹۴۔ پھر لوگ آئے اس پر دوڑ کر گھبراتے۔ ف

ف8 یعنی الزام دینے لگے جب ثابت ہو چکا۔

۹۵۔ بولا، کیوں پوجتے ہو؟ جو آپ تراشتے ہو۔

۹۶۔ اور اللہ نے بنایا تم کو، اور جو تم بناتے ہو۔

۹۷۔ بولے چنو اس کے واسطے ایک چنائی، پھر ڈالو اس کو آگ کے ڈھیر میں۔

۹۸۔ پھر چاہنے لگے اس پر برا داؤ، پھر ہم نے ڈالا انہی کو نیچے۔

۹۹۔ اور بولا میں جاتا ہوں اپنے رب کی طرف، وہ مجھ کو راہ دے گا۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی جب باپ نے گھر سے نکالا بادشاہ کی خاطر سے۔

۱۰۰۔ اے رب! بخش مجھ کو کوئی نیک بیٹا۔

۱۰۱۔ پھر خوشخبری دی ہم نے اس کو ایک لڑکے کی، جو ہو گا تحمل

والا۔ ف

۔۔۔

ف8 اس سے بڑا تحمل کیا کہ آپ کو ذبح کروایا۔

۱۰۲۔ پھر جب پہنچا اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو، کہا اے بیٹے!

میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں، پھر دیکھ (سوچ) تو،

تو کیا دیکھتا (خیال رکھتا) ہے؟ بولا اے باپ! کر ڈال جو تجھ کو حکم

ہوتا ہے۔ تو مجھ کو پائے گا اگر اللہ نے چاہا، سہارنے (صبر کرنے)

والا۔ ف

ف8 کہتے ہیں آٹھویں شب ذوالحجہ کی خواب دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں کل کو فکر میں رہے کہ اس کی تعبیر کیا پھر نویں شب دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہے پھر رہے تدبیر میں پھر دسویں شب دیکھا وہی خواب تب بیٹے پاس کہا انہوں نے شتاب قبول کر لیا ہزار رحمت اس باپ پر اور بیٹے پر۔

۱۰۳۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔

ف

ف8 تا منہ سامنے نظر نہ آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا اس کے دل پر اور فرشتوں پر۔

۱۰۴۔ اور ہم نے اس کو پکارا یوں کے اے ابراہیم!

۱۰۵۔ تو نے سچ کر دکھایا خواب، ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو۔ ف

ف8 یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہیں پھر ان کو قائم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں۔

۱۰٦۔ بیشک یہی ہے صریح جانچنا (کھلی آزمائش)۔

۱۰۷۔ اور اس کا بدلہ دیا، ہم نے ایک جانور ذبح کو بڑا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی بڑا درجے کا بہشت سے آیا ایک دنبہ حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھیں پٹی سے باندھ کر چھری چلائی زور سے اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا جبرئیل نے بیٹے کو سرکا دیا ایک دنبہ رکھ دیا آنکھیں کھولیں تو دنبہ ذبح پڑا تھا۔

۱۰۸۔ اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلی خلق میں۔

۱۰۹۔ کہ سلام ہے ابراہیم پر۔

۱۱۰۔ ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو۔

۱۱۱۔ وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں۔

۱۱۲۔ اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحاق کی، جو نبی ہوگا نیک بختوں میں۔ ف

۔۔۔

ف8 معلوم ہوا وہ پہلے خوشخبری اسمعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا انہیں پر تھا یہود کہتے ہیں ذبح کیا اسحاق کو لیکن خلاف ہے اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ خبر تھی یعقوب کی بھی سورۃ ہود میں ہو چکا اور خبر ہے نبی ہونے کی یہ سن کر حضرت ابراہیمؑ نہ پوچھتے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیونکر ہوگا۔

۱۱۳۔ اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحٰق پر۔ اور دونوں کی اولاد

میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی ہیں اپنے حق میں صریح۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ دونوں کہا دونوں بیٹوں کو دونوں سے بہت اولاد پھیلی

اسحاق کی اولاد میں نبی گذرے بنی اسرائیل کے اور اسماعیل کی اولاد

ہیں عرب جن میں ہمارے پیغمبر ہوئے۔

۱۱۴۔ اور ہم نے احسان کیا موسیٰ اور ہارون پر۔

۱۱۵۔ اور بچا دیا ان کو اور ان کی قوم کو اس بڑی گھبراہٹ سے۔

۱۱۶۔ اور ان کی مدد کی، تو رہے وہی زبر (غالب)۔

۱۱۷۔ اور دی ان کو کتاب واضح۔

۱۱۸۔ اور سجھائی ان کو سیدھی راہ۔

۱۱۹۔ اور باقی رکھا ان پر پچھلی خلق میں۔

۱۲۰۔ کہ سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر۔

۱۲۱۔ ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو۔

۱۲۲۔ وہ دونوں ہیں ہمارے بندوں ایماندار میں۔

۱۲۳۔ اور تحقیق (بلاشبہ) الیاس ہے رسولوں میں۔

۱۲۴۔ جب کہا اپنی قوم کو، کیا تم کو ڈر نہیں؟

۱۲۵۔ کیا تم پکارتے ہو بعل کو؟ چھوڑتے ہو بہتر بنانے والے (احسن الخالقین) کو۔

۱۲۶۔ جو اللہ ہے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔

ف

ف8 حضرت الیاسؑ اولاد میں حضرت ہارونؑ کے ہیں بعلبک کی طرف ان کو اللہ نے بھیجا وہ پوجتے تھے بت اس کا نام بعل تھا۔

۱۲۷۔ پھر اس کو جھٹلایا، سو وہ پکڑے آتے ہیں۔

۱۲۸۔ مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے۔

۱۲۹۔ اور باقی رکھا اس پر پچھلی خلق میں۔

۱۳۰۔ کہ سلام ہے الیاس پر۔ ف

ف8 الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہیں جیسے طور سینا اور طور سینین اور
آل یاسین بھی پڑھا ہے کسی نے تو یاسین ان کے باپ کا نام ہے۔

۱۳۱۔ ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو۔

۱۳۲۔ وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں۔

۱۳۳۔ اور تحقیق (بلاشبہ) لوط ہے رسولوں میں۔

۱۳۴۔ جب بچا دیا ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو سارے۔

۱۳۵۔ مگر ایک بڑھیا رہ گئی (پیچھے) رہنے والوں میں۔

۱۳۶۔ پھر اکھاڑ مارا ہم نے دوسروں کو۔

۱۳۷۔ اور تم گذرتے ہو ان پر صبح کے وقت۔

۱۳۸۔ اور رات کو (بھی)۔ پھر (بھی) کیا (تم) نہیں بوجھتے (سمجھتے)؟

ف

ف8 قوم لوط کی بستیاں الٹی ہوئی نظر آتی تھیں شام کی راہ میں۔

۱۳۹۔ اور تحقیق (بلاشبہ) یونس ہے رسولوں میں۔

۱۴۰۔ جب بھاگ کر پہنچا اس بھری کشتی پر۔

۱۴۱۔ پھر قرعہ ڈلوایا، تو ہو گیا الزام کھایا (ہار گیا)۔ ف

ف8 کشتی دریا میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا اس میں کوئی غلام ہے مالک سے بھاگا ہر ایک کے نام پر قرعہ ڈالا ان نام نکلا۔

۱۴۲۔ پھر لقمہ کیا اس کو مچھلی نے، اور وہ الاہنا کھایا (ملامت زدہ) تھا۔

۱۴۳۔ پھر اگر نہ ہوتا کہ وہ تھا یاد کرتا پاک ذات کو۔

۱۴۴۔ تو رہتا اس کے پیٹ میں، جس دن تک مردے جیویں۔

۱۴۵۔ پھر ڈال دیا ہم نے اس کو چٹپڑ (چٹیل) میدان میں اور وہ بیمار تھا۔

۱۴۶۔ اور اگایا ہم نے اس پر ایک درخت بیل کا (بیلدار)۔ ف

--

ف8 کہتے ہیں وہ کدو کی بیل تھی۔

۱۴۷۔ اور بھیجا اس کو لاکھ آدمیوں پر یا زیادہ۔ ف

ف8 یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سب کو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں۔

۱۴۸۔ پھر وہ یقین لائے، پھر ہم نے ان کو برتنے (فائدہ) دیا ایک وقت تک۔ ف

ف8 وہی قوم جن سے بھاگے تھے ان پر ایمان لا رہے تھے ڈھونڈتے تھے کہ یہ جا پہنچے ان کو بڑی خوشی ہوئی۔

۱۴۹۔ اب ان سے پوچھ، کیا تیرے رب کے ہاں بیٹیاں اور ان کے ہاں بیٹے۔

۱۵۰۔ یا ہم نے بنایا فرشتوں کو عورت، اور یہ دیکھتے تھے۔

۱۵۱۔ سنتا ہے! یہ اپنا جھوٹ بنایا کہتے ہیں۔

۱۵۲۔ کہ اللہ کی اولاد ہوئی، اور یہ بیشک جھوٹے ہیں۔

۱۵۳۔ کیا پسند کیں بیٹیاں بیٹوں سے۔

۱۵۴۔ کیا ہوا تم کو؟ کیا انصاف کرتے ہو؟

۱۵۵۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ہو؟

۱۵۶ ۔ (کیا) تم پاس کوئی سند ہے کھلی ؟

۱۵۷ ۔ تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے ۔

۱۵۸ ۔ اور ٹھہرایا ہے اس میں اور جنوں میں ناتا (نسب) ۔ اور جنوں کو
معلوم ہے کہ وہ پکڑے آتے ہیں ۔

۱۵۹ ۔ اللہ نرالا (پاک) ہے ان باتوں سے ، جو بناتے ہیں ۔

۱۶۰ ۔ مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ۔

۱۶۱ ۔ سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو ۔

۱۶۲ ۔ اس کے ہاتھ سے بہکا نہیں لے (جا) سکتے ۔

۱۶۳ ۔ مگر اسی کو جو پیٹھنے (داخل ہونے) والا ہے آگ میں ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 یعنی تم انسان اور تمہارے تنئیں شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہیں کر سکتے گمراہ وہی ہوگا جس کو اس نے دوزخی لکھا دیا۔

۱٦۴۔ اور ہم میں جو ہے اس کو ایک ٹھکانا ہے مقرر۔ ف

۔۔۔

ف8 یہاں سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبان سے فرمایا جیسے دعائیں فرمائیں ہیں آدمیوں کی زبان سے ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد سے اس سے آگے بڑھنا نہیں یہ اس پر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں جنوں کی عورتوں سے پیدا ہویاں سو جنوں کو اپنا حال معلوم ہے اور فرشتے یوں کہتے ہیں۔

۱٦۵ ۔ اور ہم جو ہیں، ہم ہی ہیں قطار باندھنے والے ۔ ف

ف8 یعنی اپنی اپنی حد پر ہر کوئی کھڑا رہتا ہے ۔

۱٦٦ ۔ اور ہم جو ہیں ہم ہی ہیں پاکی بولنے (تسبیح کرنے) والے ۔

ف

ف8 یہاں تک ہو چکا فرشتوں کا کلام ۔

۱۶۷۔ اور یہ تو کہتے تھے۔

۱۶۸۔ اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگوں کا۔

۱۶۹۔ تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے۔ ف

۔۔۔

ف8 عرب لوگ انبیا کا نام سنتے تھے کے علم سے خبر دار نہ تھے تو یہ کہتے تھے جو اپنے اندر نبی پیدا ہوا تو پھر گئے۔

۱۷۰۔ سو اس سے منکر ہو گئے، اب آگے جان لیں گے۔

۱۷۱۔ اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندوں کے حق میں، جو رسول ہیں۔

۱۷۲۔ بیشک انہی کو مدد ہونی ہے۔

۱۷۳۔ اور ہمارا لشکر جو ہے، بیشک وہی زبر (غالب) ہے۔

۱۷۴۔ سو تو ان سے پھر یا (ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو) ایک وقت تک۔

۱۷۵۔ اور ان کو دیکھتا رہ کہ آگے (یہ بھی) دیکھ لیں گے۔

۱۷۶۔ کیا ہماری آفت شتاب (جلدی) مانگتے ہیں؟

۱۷۷۔ پھر جب آ اترے گی ان کے میدان میں، تو بری صبح ہو گی ڈرائے گیوں (ہوؤں) کی۔ ف

ف8 یہ ہوا فتح مکہ کے دن۔

۱۷۸۔ اور پھر یا ان سے (ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو) ایک وقت تک۔

۱۷۹۔ اور (تو) دیکھتا رہ، اب آگے (وہ بھی) دیکھ لیں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 شاید پہلا وعدہ دنیا عذاب کا اور پچھلا آخرت کا۔

۱۸۰۔ پاک ذات ہے تیرے رب کی، عزت کا صاحب، پاک ہے ان باتوں سے جو کرتے ہیں۔

۱۸۱۔ اور سلام ہے رسولوں پر۔

۱۸۲۔ اور سب خوبی اللہ کو، جو رب ہے سارے جہان کا۔

* * *

۳۸۔ صٓ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ص، قسم ہے اس قرآن سمجھانے والے کی۔

۲۔ بلکہ جو لوگ منکر ہیں غرور میں ہیں اور مقابلہ میں۔

۳۔ بہت کھپا (ہلاک کر) دیں ہم نے ان سے پہلے سنگتیں (قومیں)، پھر لگے پکارنے، اور وقت نہ رہا خلاصی (بچنے) کا۔

۴۔ اور اچنبھا (تعجب) کرنے لگے اس پر، کہ آیا ان کو ایک ڈر سنانے والا انہی میں سے۔ اور لگے کہنے منکر یہ جادو گر ہے جھوٹا۔

۵۔ کیا اس نے کر دی اتنوں کی بندگی کے بدل ایک ہی کی بندگی؟ یہ بھی ہے بڑے تعجب کی بات۔

۶۔ اور چل کھڑے ہوئے کتنے پنچ (سردار) ان میں، کہ چلو اور ٹھہرے (ڈٹے) رہو اپنے ٹھاکروں (معبودوں) پر۔ بیشک اس بات میں (کہ الٰہ ایک ہے) کچھ غرض (مقصد) ہے۔

۷۔ یہ نہیں سنا ہم نے اس پچھلے دین (ملت) میں۔ اور کچھ نہیں! یہ بنائی (من گھڑت) بات ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادوں کو یعنی آگے تو سنے ہیں
کہ اگلے لوگ ایسی باتیں کہتے پر ہمارے بزرگ تو یوں نہیں کہہ گئے۔

۸۔ کیا اسی پر اتری سمجھوتی (ذکر)؟ ہم سب میں سے۔ کوئی نہیں! ان
کو دھوکا ہے میری نصیحت میں۔ کوئی نہیں! ابھی چکھی نہیں میری
مار۔
۹۔ کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کی مہر (رحمت) کے؟ جو
زبردست ہے بخشنے والا۔ ف

ف8 وہ جو کہتے تھے کہ ہم پر کیوں نہ اترا۔

۱۰۔ یاان کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو ان کے بیچ ہے؟ تو چاہئیے چڑھ جائیں رسی تان کر۔

۱۱۔ ایک لشکر یہ ہے وہاں تباہ ہوا ان سب لشکروں میں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اگلی قومیں برباد ہوئیں اگر چڑھ جاویں تو ان میں ایک یہ بھی برباد ہوں۔

۱۲۔ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے، نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور فرعون میخوں والا۔ **ف**

- - -

ف8 وہ ظالم آدمی کو چومیخا کر کر مارتا تھا اس کا یہ نام پڑ گیا ہے بعضے کہتے ہیں لشکر کے گھوڑوں کی میخیں رکھتا تھا سونے اور روپے کی۔

۱۳۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ۔ وہ فوجیں (جنہوں نے شکست کھائی تھی)۔

۱۴۔ یہ جتنے تھے، سب نے یہی جھٹلایا رسولوں کو، پھر ثابت ہوئی میری طرف سے سزا۔

۱۵۔ اور راہ نہیں دیکھتے یہ لوگ بھی، مگر یہی ایک چنگھاڑ کی، جو بیچ میں دم نہ لے گی۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی صور کی آواز۔

۱۶۔ اور کہتے ہیں اے رب شتاب (جلدی) دے ہم کو چھٹی ہماری
(حصہ ہمارا)، پہلے (ہی) حساب کے دن سے۔ ف

۔۔۔

ف8 جب وعدہ قیامت کا سنتے تو کہتے ہمارا حصہ ابھی ہم کو دے تو یہ
ٹھٹھے تھے ان کے۔

۱۷۔ تو سہتا رہ (صبر کر) جو کہتے رہیں اور یاد کر ہمارے بندے داوٗد کو،
ہاتھ کے بل (بہت قوتوں) والا، وہ تھا رجوع رہنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 اس جگہ ان کو یاد دلوایا کہ انہوں نے بھی طالوت کی حکومت میں بہت صبر کیا آخر حکومت ان کو ملی اور مخالفوں کو جہاد سے زیر کیا یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم ہونا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ کا کسب کھاتے۔

۱۸۔ ہم نے تابع کئے پہاڑ، اس کے ساتھ پاکی بولتے (تسبیح کرتے) شام کو اور صبح کو۔

۱۹۔ اور اڑتے جانور جمع ہو کر۔ سب تھے اس کے آگے رجوع رہتے۔

۲۰۔ اور زور دیا (مستحکم کیا) ہم نے اس کی سلطنت کو، اور دی اس کو تدبیر اور فیصلہ بات کا۔

۲۱۔ اور پہنچی ہے تجھ کو خبر دعوے والوں کی، جب دیوار کود کر آئے عبادت خانے میں۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت داوٗدؑ نے باری رکھی تھی تین دن کی ایک دن دربار کا ایک دن اپنی عورتوں پاس ایک دن عبادت کا اس دن خلوت میں رہتے تھے دربار کسی کو آنے نہ دیتے کئی شخص دیوار کود کر ان کے پاس آئے۔

۲۲۔ جب پیٹھ (چلے) آئے داؤد پاس تو ان سے گھبرایا، وہ بولے مت گھبرا۔ ہم دو جھگڑتے ہیں، زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر، سو فیصلہ کر دے ہم میں انصاف کا، اور دور نہ ڈال بات کو، اور بتا دے ہم کو سیدھی راہ۔

۲۳۔ یہ جو ہے بھائی ہے میرا۔ اس کے ہاں ہیں ننانوے دنبیاں اور میرے ہاں ایک دنبی۔ پھر کہتا ہے، حوالے کر دو مجھ کو وہ اور زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں۔

۲۴۔ بولا وہ بے انصافی کرتا ہے تجھ پر، کہ مانگتا ہے تیری دنبی، ملانے کو اپنی دنبیوں میں۔ اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر، مگر جو یقین لائے اور کام کئے اچھے، اور تھوڑے ہیں ویسے۔ اور خیال میں آیا داؤد کے کہ ہم نے اس کو جانچا (آزمایا

ہے)، پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے، اور گرا جھک کر اور رجوع ہوا۔ (سجدہ) ف ا

۲۵۔ پھر ہم نے معاف کر دیا اس کو وہ کام، اور اس کو ہمارے پاس مرتبہ ہے، اور اچھا ٹھکانا۔

۲۶۔ اے داؤد! ہم نے کیا تجھ کو نائب ملک میں، سو تو حکومت کر لوگوں میں انصاف سے، اور نہ چل جی کی راہ (خواہش نفس) پر، پھر تجھ کو بچلاوے (بھٹکائے) اللہ کی راہ سے۔ مقرر (بیشک) جو لوگ بچلتے (بھٹکتے) ہیں اللہ کی راہ سے، ان کو سخت مار ہے، اس پر کہ بھلا دیا دن حساب کا۔

۲۷۔ اور ہم نے نہیں بنایا آسمان اور زمین کو، اور جو ان کے بیچ ہے نکما، یہ خیال ہے ان کا جو منکر ہیں، سو خرابی ہے منکروں کو آگ سے۔

ف

۔۔۔

ف8 یہ جھگڑنے والے فرشتے تھے پردے میں ان کو سنا گئے انہیں کا ماجرا ان کے گھر میں ننانوے عورتیں تھیں ایک ہمسایہ کی عورت نظر پڑگئی چاہا کہ اس کو بھی گھر میں رکھیں اس کا خاوند موجود تھا ان کے لشکر میں اس کو تعین کیا تابوت سکینہ سے آگے جہاں بڑے مردانہ لوگ لڑائی میں بڑھتے تھے وہ شہید ہوا پیچھے اس عورت کو نکاح کیا اس میں کسی کا خون نہیں کیا بے ناموسی نہیں کی مگر کسی کی چیز لے

لی تدبیر سے پیغمبر کی ستھرائی کو اتنا بھی داغ عیب تھا اس پر جانچ ہوئی۔

۲۸۔ کیا ہم کریں گے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں، برابر ان کے جو خرابی ڈالیں ملک میں؟ کیا ہم کریں گے ڈر والوں کو برابر ڈھیٹ لوگوں کے؟

۲۹۔ ایک کتاب ہے، جو اتاری ہم نے تیری طرف برکت کی، تا (کہ) دھیان کریں لوگ اس کی باتیں، اور تا (کہ) سمجھیں عقل والے۔

۳۰۔ اور دیا ہم نے داؤد کو سلیمان۔ بہت خوب بندہ۔ وہ ہے رجوع رہنے والا۔

۳۱۔ جب دکھانے کو آئے اس کے سامنے شام کو گھوڑے خاصے۔

۳۲۔ تو بولا میں نے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی یاد سے ۔ یہاں

تک کہ چھپ گیا اوٹ میں ۔

۳۳۔ پھیر (واپس) لاؤان کو میرے پاس ۔ پھر لگا جھاڑنے پنڈلیاں

اور گردنیں ۔ ف

۔۔۔

ف8 نما یعنی جس کا اثر کچھ نہ نکلے آگے بلکہ اس دنیا کا اثر ہے

آخرت میں ۔

ف8 حضرت سلیمانؑ نے سنا کہ سمندر کے کنارے پر دریائی گھوڑے نکلتے ہیں خاصی گھوڑیاں وہاں باندھ رکھیں وہ ان سے جفت ہوئے بچے ہوئے تحفہ ان کا قدم جیسے پیرنا وہ طیار ہو کر آئے دیکھنے میں بے خبر ہو گئے فطیفے کا وقت جا تا رہا عصر کا سورج اوٹ میں آ گیا پھر غصہ ہوئے ان گھوڑوں کو پھر منگا کر کاٹ ڈالا یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا ان کی تعریف فرمائی۔

۳۴۔ اور ہم نے جانچا (آزمایا) سلیمان کو، اور ڈال دیا اس کے تخت پر ایک دھڑ، پھر وہ رجوع ہوا۔ **ف**

ف8 حضرت سلیمانؑ استنجے کو جاتے تو انگشتری ایک خادمہ کو سپرد کر جاتے اس میں لکھا تھا اسم اعظم ایک جن تھا صخر نام اس خادمہ کو بہکا کر انگشتری لے گیا اپنی صورت بنائی سلیمان کی سی تخت پر بیٹھ کر لگا حکم کرنے حضرت سلیمانؑ یہ معلوم کر کر نکل گئے کہ مجھ کو مروا نہ ڈالے ایک گاؤں میں چھپ کر رہے چھ مہینے کے بعد صخر تھا شراب کی مستی میں انگشتری دریا میں گر پڑی ایک مچھلی نگل گئی وہ شکار ہوئی حضرت سلیمان کے ہاتھ پیٹ میں سے انگشتری لے کر پھر آئے اپنے تخت سلطنت پر یہ جانچ ہوئی اس پر کہ ان کے گھر میں ایک عورت تھی اپنے باپ مر گئے کو یاد کر کر رویا کرتی تھی اس کو بنادی جنوں نے تصویر اس کے باپ کی کہ چین پکڑے وہ لگی پوجنے انہوں نے خبر نہ لی یا خبر پا کر تغافل کیا بعضے کہتے ہیں جانچ یہ کہ اپنے امیروں

سے خفہ ہوئے کہ جہاد میں کمی کرتے تھے چاہا کہ ایک رات جاویں اپنی ستر عورتوں پاس ہر ایک سے ایک ایک بیٹا ہو وہ خاطر خواہ جہاد کریں فرشتہ نے دل میں ڈالا انشاء اللہ تعالیٰ کہنے سے انہوں نے تغافل کیا ستر عورتوں میں ایک کو حمل ہوا وقت پر جنی آدھا آدمی وہ لا کر ان کے تخت پر رکھ دیا یہ نادم ہوئے انشاء اللہ نہ کہنے پر۔

۳۵۔ بولا اے رب میرے! معاف کر مجھ کو، اور بخش مجھ کو وہ بادشاہی، کہ نہ چاہئیے کسی کو میرے پیچھے۔ بیشک تو ہے بخشنے والا۔

ف

ف8 یعنی کسی کا حوصلہ نہ ہو کہ وہ لے سکے۔

۳٦۔ پھر ہم نے تابع کی اس کے باؤ (ہوا)، چلتی اس کے حکم سے

نرم نرم، جہاں پہنچا چاہتا۔

۳۷۔ اور تابع کیئے شیطان سارے، عمارت کرنے (بنانے) والے

اور غوطے لگانے والے۔

۳۸۔ اور کتنے اور بندھے ہوئے بیڑیوں میں۔ ف

--

ف8 ساری دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے

آدمیوں کو اس کو قید کرتے تھے یا دریا میں بند کر کر ڈال دیا یا زمین میں

گاڑ دیا بعضے اب تک بند ہیں۔

۳۹۔ یہ ہے بخشش ہماری، اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہیں

حساب۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ اور مہربانی کہ اتی دنیا دی اور مختار کر دیا حساب معاف کر کر

لیکن وہ کھاتے تھے اپنے ہاتھ کی محنت سے ٹوکرے بنا کر۔

۴۰۔ اور اس کو ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا۔

۴۱۔ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو، جب پکارا اپنے رب کو کہ

مجھ کو لگا دی شیطان نے ایذا اور تکلیف۔

۴۲۔ لات مار اپنے پاؤں سے، یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا (پانی) اور

پینے کو۔

۴۳۔ اور دیئے ہم نے اس کو اس کے گھر والے، اور ان کے برابر ان کے ساتھ اپنی طرف کی مہر (رحمت) سے، اور یادر ہنے کو عقل والوں کے۔ ف

۔۔۔

ف8 جب اللہ نے چاہا کہ ان کو چنگا کرے ایک چشمہ نکالا ان کے لات مارنے سے اسی سے نہایا کرتے اور پیتے وہی ان کی شفا ہوئی اور ان کے بیٹے.بیٹیاں چھت کے نیچے دب مرے تھے ان کو جلایا اور اتنی اولاد اور دی۔

۴۴۔ اور پکڑ اپنے ہاتھ میں سینکوں (تنکوں) کا مٹھا (گھٹا)، پھر ان سے مار لے، اور قسم میں جھوٹا نہ ہو۔ ہم نے اس کو پایا سہارنے (صبر کرنے) والا، بہت خوب بندہ، وہ ہے رجوع رہنے والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 مرض میں خفا ہو کر قسم کھائی تھی کہ اپنی عورت کو سو لکڑیاں ماریں اگر چنگے ہوں وہ بی بی اس حال کی رفیق تھی اور بے تقصیر اللہ تعالیٰ نے قسم اس طرح سچی کروادی۔

۴۵۔ اور یاد کر ہمارے بندے کو، ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب، (جو تھے) ہاتھوں (قوت) والے اور آنکھوں (بصیرت) والے۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی ہاتھوں سے بندگی کرتے اور آنکھوں سے قدرتیں دیکھ کر یقین زیادہ کرتے۔

۴۶۔ ہم نے امتیاز دیا ان کو ایک چنی بات (خاص صفت) کا، وہ یاد اس (آخرت کے) گھر کی۔

۴۷۔ اور وہ سب ہمارے پاس ہیں چنے نیک لوگوں میں۔

۴۸۔ اور یاد کر اسماعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو۔ اور ہر ایک تھا خوبی والا۔ ف

- - -

ف8 الیسع خلیفہ تھے حضرت الیاس کے نبی ہوئے۔

۴۹۔ یہ ایک مذکور ہو چکا، اور تحقیق (بیشک) ڈر والوں (متقیوں) کو

ہے اچھا ٹھکانا۔

۵۰۔ باغ ہیں بسنے کو، کھول رکھے ان کے واسطے دروازے۔ ف

۔۔۔

ف8 جب بہشت میں داخل ہوں گے ہر کوئی بن بتائے اپنے گھر

میں چلا جائے گا۔

۵۱۔ تکیہ لگائے بیٹھے ان میں، منگواتے ہیں ان میں میوے بہت اور
شراب۔
۵۲۔ اوران کے پاس عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی۔
۵۳۔ یہ وہ ہے جو تم کووعدہ ملتا ہے حساب کے دن پر۔
۵۴۔ یہ ہے روزی ہماری دی اس کو (کبھی) نہیں نبڑنا (ختم ہونا)۔
۵۵۔ یہ سن چکے (متقیوں کا انجام)!اور تحقیق (بلاشبہ) شریروں
(سرکشوں) کے واسطے ہے برا ٹھکانا۔
۵۶۔ (یہ) دوزخ ہے جس میں پیٹھیں (جھلسائے جائیں) گے۔ سو کیا
بری تیاری ہے۔
۵۷۔ یہ ہے (عذاب)، اب اس کو چکھیں (بصورت) گرم پانی اور
پیپ۔

۵۸۔ اور کچھ اسی شکل کا (اس کے علاوہ)، طرح طرح کی (عذاب کی) چیزیں۔

۵۹۔ یہ ایک فوج ہنستی آتی ہے تمہارے ساتھ، جگہ نہ ملیو (کوئی خوش آمدید نہ ملے) ان کو، یہ ہیں پیٹھے (جھلسنے والے) آگ میں۔ ف

۔۔۔

ف8 دوزخ کے کنارے پر دوزخیوں کو فرشتے لالا کر جمع کرتے ہیں اس تنگی اور بیقراری میں پہلے بیٹھتے پچھلوں کو کوسنے لگے اور پہلے وہ تھے جو دنیا میں سر دار تھے پچھلے وہ جو ادنی تھے آپس میں یہ پھٹکار بولیں گے۔

٦٠ ۔ وہ بولے ، بلکہ تم ہی ہو، کہ جگہ نہ ملیو (کوئی خوش آمدید نہیں) تم
کو، تم ہی پیش لائے ہمارے یہ بلا (انجام) ۔ سو کیا برا ٹھہراؤ ہے ۔
٦١ ۔ وہ بولے اے رب ہمارے جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ، سو
بڑھتی دے اس کو مار دونی آگ میں ۔
٦٢ ۔ اور کہیں گے کیا ہوا؟ کہ ہم نہیں دیکھتے کتنے مردوں کہ کہ ہم ان کو
گنتے تھے برے لوگوں میں ۔
٦٣ ۔ کیا ہم نے ان کو ٹھٹھے (مذاق) میں پکڑا؟ یا چوک گئیں ان سے
آنکھیں ۔ **ف**

ف8 وہاں دیکھیں گے سب پہچانے لوگ ادنے اور اعلی دوزخ
کے واسطے جمع ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو پہچانتے تھے اور سب

سے برا جانتے تھے وہ نظر نہیں آتے تو حیران ہو کر کہیں گے کہ ہم نے ان کو غلط پکڑا تھا ٹھٹھے میں وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہیں یا اسی جگہ کہیں ہیں پر ہماری آنکھیں چوک گئیں ہمارے دیکھنے میں نہیں آتے۔

٦٤۔ یہ بات ٹھیک ہونی ہے، جھگڑا آپس میں دوزخیوں کا۔

٦٥۔ تو کہہ، میں تو یہی ہوں ڈر سنانے والا، اور حاکم کوئی نہیں مگر اللہ اکیلا دباؤ والا۔

٦٦۔ رب آسمانوں کا اور زمین کا، اور جو ان کے بیچ ہے، زبردست گناہ بخشنے والا۔

٦٧۔ تو کہہ، یہ ایک بڑی خبر ہے۔

٦٨۔ کہ تم اس کو دھیان میں نہیں لاتے۔ ف

ف8 یعنی قیامت کے احوال یا اس دین کا نازل ہونا۔

٦٩۔ مجھ کو کچھ خبر نہ تھی اوپر کی مجلس کی، جب آپس میں تکرار کرتے ہیں۔ ف

--

ف8 یعنی اعلی فرشتے جو تدبیریں کرتے ہیں مجھ کو کیا خبر تھی کہ تم پاس بیان کرتا اللہ کی وحی سے کہتا ہوں اس مجلس میں جھگڑا نہیں مگر ہر کوئی اپنے کام کی تکرار کرتا ہے۔

۷۰۔ مجھ کو تو یہی حکم آتا ہے، کہ اور نہیں میں ڈر سنانے والا ہوں کھول کر۔

۷۱۔ جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو، میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ایک یہ بھی فرشتوں کی تکرار بھی جو بیان فرمائی۔

۷۲۔ پھر جب ٹھیک بنا چکوں، اور پھونکوں اس میں ایک اپنی جان، تو تم گر پڑو اس کے آگے سجدے میں۔ **ف**

- - -

ف8 اپنی ایک جان یعنی آب و خاک کی نہیں بنی غیب سے آئی۔

۷۳۔ پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سارے اکٹھے۔

۷۴۔ مگر ابلیس (اس) نے غرور کیا اور تھا وہ منکروں میں۔ **ف**

- - -

ف8 یہ جن تھا وہ اکثر خدا کے حکم سے منکر تھے لیکن اب رہنے لگا تھا فرشتوں میں۔

۷۵۔ فرمایا اے ابلیس! تجھ کو کیا اٹکاؤ ہوا کہ سجدہ کرے اس چیز کو جو میں نے بنائی اپنے ہاتھوں سے۔ یہ تو نے غرور کیا، یا تو بڑا تھا درجے میں۔ ف

۔۔۔۔

ف8 دو ہاتھوں سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے اللہ غیب کی چیزیں بناتا ہے ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی قدرت سے اس انسان میں دونوں طرح کی قدرت خرچ کی۔

۷۶۔ بولا میں بہتر ہوں اس سے ، مجھ کو بنایا تو نے آگ سے اور اس کو بنایا مٹی سے ۔ **ف**

ف8 آگ گرم ہے پر جوش اور مٹی سرد اور خاموش اس نے اس کو خوب سمجھا اور اللہ نے اس کو پسند رکھا۔

۷۷۔ فرمایا تو نکل یہاں سے ، کہ تو مردود ہوا۔

۷۸۔ اور تجھ پر میری پھٹکار ہے اس جزا کے دن تک ۔ **ف**

ف8 یعنی تب تک پھٹکار بڑھتی جاوے گی تیرے اعمال سے یہاں سے نکل یعنی بہشت سے فرشتوں کی صحبت میں جاتا تھا اب نکالا گیا۔

۷۹۔ بولا، تو اے رب! مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مردے جیئیں۔

۸۰۔ فرمایا تجھ کو ڈھیل ہے۔

۸۱۔ اسی وقت کے دن تک جو معلوم ہے۔

۸۲۔ بولا تو قسم ہے تیری عزت کی! میں گمراہ کروں گا ان سب کو۔

۸۳۔ مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چنے۔

۸۴۔ فرمایا، تو ٹھیک (حق) بات یہ ہے اور میں ٹھیک (حق) ہی کہتا ہوں۔

۸۵۔ مجھ کو بھرنا دوزخ تجھ سے، اور جو ان میں تیری راہ چلے ان سے سارے۔

۸۶۔ تو کہہ، میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر)، اور میں نہیں آپ کو بنانے (بناوٹ کرنے) والا۔

۸۷۔ یہ تو ایک سمجھوتی (نصیحت) ہے سارے جہان والوں کو۔

۸۸۔ اور معلوم کر لو گے اس کا حال تھوڑی دیر کے پیچھے (بعد)۔

* * *

۳۹۔ الزمر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اتارا ہے کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہے حکمتوں والا۔

۲۔ ہم نے اتاری ہے تیری طرف کتاب ٹھیک (برحق)، سو بندگی (عبادت) کر اللہ کی، نری کر کر اس کے واسطے بندگی (مکمل اخلاص کے ساتھ)۔

۳۔ سنتا ہے! اللہ ہی کو ہے بندگی نری (عبادت اور اطاعت)۔

جنہوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے (سوا) حمایتی کہ ہم ان کو

پوجتے ہیں اس واسطے کہ ہم کو پہنچاویں اللہ کی طرف پاس کے

درجے۔ بیشک اللہ چکا (فیصلہ کر) دے گا ان میں جس چیز میں جھگڑ

رہے ہیں۔ البتہ اللہ راہ نہیں دیتا (دکھاتا) اس کو جو ہو جھوٹا نہ ماننے

والا (منکرِ حق)۔

۴۔ اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرے (بنائے) تو چن لیتا اپنی خلق میں جو

چاہتا، وہ پاک ہے، وہی ہے اللہ اکیلا دباؤ والا۔ **ف**

ف8 بیٹیاں کیوں لیتا چنگی چیز لیتا، بیٹے۔

۵۔ بنائے آسمان اور زمین ٹھیک، لپیٹتا ہے رات کو دن پر، اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر، اور کام لگائے سورج اور چاند۔ ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری (مقرر) مدت پر۔ سنتا ہے وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا۔ **ف**

ف8 لپیٹتا ہے یعنی ایک پر دوسرا چلا آتا ہے توڑا نہیں پڑتا۔

٦۔ بنایا (پیدا کیا) تم کو ایک جی (جان) سے، پھر بنایا اس سے اس کا جوڑا، اور اتارے واسطے چوپایوں سے آٹھ نر و مادہ۔ بناتا ہے تم کو ماں کے پیٹ میں، طرح پر طرح (ایک شکل کے بعد دوسری شکل)

بناتا، تین اندھیروں کے بیچ۔ ف، وہ اللہ ہے رب تمہارا، اسی کا راج ہے، کسی کی بندگی نہیں سوااس کے۔ پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو؟

- - -

ف8 ایک پیٹ ایک رحم ایک جھلی وہ جھلی ساتھ نکلتی ہے۔

۷۔ اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہیں رکھتا تمہاری، اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کی منکری۔ اور اگر حق مانو (شکر کرو) گے تو وہ پسند کر لے گا اس کو تمہارے لیئے۔ اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا۔ پھر اپنے رب کی طرف تم کو پھر (لوٹ) جانا ہے، تو

وہ جتائے گا تم کو جو کرتے تھے۔ مقرر (بیشک) اس کو خبر ہے جیوں (دلوں) کی بات کی۔

۸۔ اور جب لگے انسان کو سختی، پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف، پھر جب بخشے اس کو نعمت اپنی طرف سے بھول جائے جو پکارتا تھا اس کام کو پہلے سے۔ اور ٹھہرائے اللہ کے برابر اوروں کو تا (کہ) بہکاوے اس کی راہ سے، تو کہہ، برت (مزے لوٹ) لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنوں۔ (یقیناً پھر) تو ہے آگ (جہنم) والوں میں۔

۹۔ بھلا ایک جو بندگی میں لگا ہے گھڑی رات کی سجدے کرتا، اور کھڑا، خطرہ (ڈر) رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہر (رحمت) کی۔ تو کہہ، کوئی برابر ہوتے ہیں سمجھ والے، اور بے سمجھ؟ وہی سوچتے ہیں جن کو عقل ہے۔

۱۰۔ تو کہہ اے بندو میرے جو یقین لائے ہو! ڈرو اپنے رب سے۔ جنھوں نے نیکی کی اس دنیا میں ان کو ہے بھلائی۔ اور زمین اللہ کی کشادہ ہے۔ ٹھہرنے (صبر کرنے) والوں ہی کو ملنا ہے ان کا نیگ (اجر) ان گنت (بے حساب)۔

۱۱۔ تو کہہ، مجھ کو حکم ہے کہ بندگی (عبادت) کروں اللہ کو نری کر کر اس کی بندگی (مکمل اطاعت)۔

۱۲۔ اور حکم ہے کہ میں ہوں سب سے پہلے حکم بردار (مسلم)۔

۱۳۔ تو کہہ میں ڈرتا ہوں، اگر حکم نہ مانوں اپنے رب کا، ایک بڑے دن کی مار سے۔

۱۴۔ تو کہہ، میں تو اللہ کو پوجتا ہوں، نری کر کر اپنی بندگی (مکمل اطاعت) اسی کے واسطے۔

۱۵ ۔ اب تم پوجو جس کو چاہو اس کے سوا۔ تو کہہ، بڑے ہارے وہ جو
ہار بیٹھے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن ۔ سنتا ہے! یہی ہے
صریح ٹوٹا (کھلا خسارہ) ۔
۱۶ ۔ ان کے اوپر سے بادل ہیں آگ کے، اور نیچے سے بادل ۔ اس
چیز سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندوں کو ۔ اے بندو میرے تو مجھ سے
ڈرو ۔
۱۷ ۔ اور جو لوگ بچے شیطانوں سے، کہ ان کو پوجیں، اور رجوع ہوئے
اللہ کی طرف، ان کو ہے خوشخبری ۔ سو تو خوشی سنا میرے بندوں کو ۔
۱۸ ۔ جو سنتے ہیں بات، پھر چلتے ہیں اس کے نیک (بہترین پہلو) پر ۔
وہی ہیں جن کو راہ دی اللہ نے، اور وہی ہیں عقل والے ۔ **ف**

- - -

ف8 چلتے ہیں اس کے نیک پر یعنی حکم پر چلتا کہ اس کو کرتے ہیں منع پر چلنا کہ اس کو نہیں کرتے اس کا کرنا نیک ہے اس کا نہ کرنا نیک ہے۔

۱۹۔ بھلا جس پر ٹھیک (چسپاں) ہو چکا عذاب کا حکم بھلا تو خلاص کرے (بچا سکے) گا آگ میں پڑے کو؟

۲۰۔ لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے، ان کو ہیں جھروکے (اونچے محل)۔ ان پر اور جھروکے (بالاخانے) چنے ہوئے، ان کے نیچے چلتی ہیں ندیاں۔ وعدہ ہوا اللہ کا۔ اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ۔

۲۱۔ تو نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی، پھر چلایا وہ پانی چشموں میں زمین کے، پھر نکالتا ہے اس سے کھیتی، کئی کئی رنگ

بدلتے اس پر، پھر آئی تیاری پر، تو تو دیکھے اس کا رنگ زرد، پھر کرڈالتا ہے اس کو چورا، بیشک اس میں نصیحت ہے عقلمندوں کو۔

۲۲۔ بھلا جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے مسلمانی پر، سو وہ اجالے میں ہے اپنے رب کی طرف سے۔ سو خرابی ہے ان کو، جن کے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے، وہ پڑے پھرتے ہیں بھٹکے صریح (کھلی گمراہی)۔

۲۳۔ اللہ نے اتاری بہتر بات، کتاب، آپس میں ملتی، دہرائی ہوئی، بال کھڑے ہوتے ہیں اس سے کھال پر ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے۔ پھر نرم ہوتی ہیں ان کی کھالیں اور ان کے دل، اللہ کی یاد پر۔ یہ ہے راہ (ہدایت) دینا اللہ کا، اس طرح راہ (ہدایت) دیتا

ہے جس کو چاہے ۔ اور جس کو راہ بھلا دے اللہ اس کو کوئی نہیں

سجھانے (ہدایت دینے) والا۔ ف

- - -

ف8 کتاب آپس میں ملتی یعنی خوبی میں کوئی آیت کم نہیں دوہرائی

ہوئی یعنی ایک مدعا کئی کئی طرح تقریر کیا۔

۲۴۔ بھلا ایک جو روکتا ہے اپنے منہ پر برا عذاب دن قیامت کے۔
اور کہئیے بے انصافوں کو، چکھو جو تم کماتے تھے۔

۲۵۔ جھٹلا چکے ان سے اگلے (پہلے)، پھر پہنچا ان پر عذاب جہاں سے
خبر نہ رکھتے تھے۔

۲۶۔ پھر چکھائی ان کو اللہ نے رسوائی، دنیا کے جیتے۔ اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہے، اگر یہ سمجھ رکھتے۔

۲۷۔ اور ہم نے بیان کی لوگوں کو اس قرآن میں سب چیز کی کہاوت (مثال) کہ شاید وہ سوچیں۔

۲۸۔ قرآن ہے عربی زبان کا جس میں کجی (ٹیڑھا پن) نہیں، کہ شاید وہ بچ چلیں۔

۲۹۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت، ایک مرد ہے کہ اس میں کئی شریک (اس کے بہت سے آقا) ضدی، اور ایک مرد ہے پورا (غلام) ایک شخص کا۔ کوئی برابر ہوتی ہے ان کی کہاوت (مثال)۔ سب خوبی اللہ کو ہے، پر وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ **ف**

ف8 ایک غلام جو کئی شخص کا ہو کوئی اس کو اپنا نہ سمجھے تو اس کی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اس کو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہے ان کی جو ایک رب کے بندے ہیں اور جو کئی رب کے بندے ہیں۔

۳۰۔ بیشک تو بھی مرتا ہے اور وہ بھی مرتے ہیں۔

۳۱۔ پھر مقرر (یقیناً) تم دن قیامت کے، اپنے رب کے آگے جھگڑو (مقدمہ پیش کرو) گے۔ ف

ف8 کافر منکر ہوں گے کہ ہم کو کسی نے حکم نہیں پہنچایا پھر فرشتوں کی گواہی سے اور آسمان زمین کی اور ہاتھ پاؤں کی گواہی سے ثابت ہو گا۔

۳۲۔ پھر اس سے ظالم کون؟ جس نے جھوٹ بولا اللہ پر، اور جھٹلایا سچی بات کو، جب پہنچی اس پاس۔ کیا نہیں دوزخ میں ٹھہراؤ (ٹھکانا) منکروں کا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے جھٹلایا تو تم سے برا کون۔

۳۳۔ اور جو لایا سچی بات، اور سچ مانا اس کو، وہی لوگ ہیں ڈر والے

(متقی)۔ ف

۔۔۔

ف8 لایا سچ تو نبی اور مانا سچ یہ مومن۔

۳۴۔ ان کو ہے جو چاہیں اپنے رب کے پاس۔ یہ ہے بدلہ نیکی والوں

کا۔

۳۵۔ تا (کہ) اتارے اللہ ان سے برے کام جو کئے تھے، اور بدلے

میں دے ان کا نیگ (اجر) بہتر کاموں کا، جو کرتے تھے۔

۳٦۔ کیا اللہ بس (کافی نہیں اپنے بندوں کو؟ اور تجھ کو ڈراتے ہیں ان سے، جو اس کے سوا ہیں۔ اور جس کو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہیں اس کو راہ دینے والا۔

۳۷۔ اور جس کو راہ سجھائے (ہدایت دے) اللہ، اس کو کوئی نہیں بھلانے (بھٹکانے) والا۔ کیا نہیں ہے اللہ زبردست بدلہ لینے والا۔

ف

ف8 تجھ کو ڈراتے ہیں یعنی تو بتوں کو نہیں مانتا وہ تو تجھ پر غضب ہوں گے کچھ تیرا برا کر دیں گے سو جس کی مدد پر اللہ ہو اس کا برا کون کر سکے۔

۳۸۔ اور جو تو ان سے پوچھے کس نے بنایا آسمان اور زمین کو؟ تو کہیں اللہ نے ۔ تو کہہ ، بھلا دیکھو تو! جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا، اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف ، (تو کیا) وہ ہیں (اس قابل) کہ کھول دیں تکلیف اس کی ڈالی ؟ یا وہ چاہے مجھ پر مہر (مہربانی کرنا) (کیا) وہ ہیں (اس قابل) کہ روک دیں اس کی مہر (رحمت) ؟ تو کہہ ، مجھ کو بس (کافی) ہے اللہ۔ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے ۔

۳۹۔ تو کہہ ، اے قوم! کام کئے جاؤ اپنی جگہ ، میں بھی کام کرتا ہوں ، اب آگے جان لوگے ۔

۴۰۔ کس پر آتی ہے آفت کہ اس کو رسوا کرے ، اور اترتی ہے اس پر سدا کی مار۔ **ف**

- - -

ف8 وہ دنیا میں یہ آخرت میں۔

۴۱۔ ہم نے اتاری ہے تجھ پر کتاب، لوگوں کے واسطے سچے دین کے ساتھ۔ پھر جو کوئی راہ پر آیا، سو اپنے بھلے کو۔ اور جو کوئی بہکا، سو یہی کہ بہکا اپنے برے کو۔ تجھ پر اس کا ذمہ نہیں۔

۴۲۔ اللہ کھینچ (قبض کر) لیتا ہے جانیں، جب وقت ہو ان کے مرنے کا، اور جو نہیں مریں ان کی نیند میں۔ پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرایا، اور بھیجتا ہے دوسروں کو ایک ٹھہرے وعدہ تک۔ البتہ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ان لوگوں کو جو دھیان (غور و فکر) کریں۔

ف

ف8 یعنی نیند میں ہر روز جان کھینچتا ہے پھر بھیجتا ہے یہی نشان ہے آخرت کا معلوم ہوا نیند میں بھی جان کھینچتی ہے جیسے موت میں اگر نیند میں کھینچ کر رہ گئی وہی موت ہے مگر یہ جان وہ ہے جس کو ہوش کہتے ہیں اور ایک جان جس سے دم چلتا ہے اور نبضیں اچھلتی ہیں اور کھانا ہضم ہوتا ہے وہ موت سے پہلے نہیں کھینچتی۔

۴۳۔ کیا انہوں نے پکڑیں ہیں اللہ کے سوا کوئی سفارش والے ؟ تو کہہ، اگر جو ان کو اختیار نہ ہو کسی چیز کا، نہ بوجھ، تو بھی ؟

۴۴۔ تو کہہ، اللہ کے اختیار ہے سفارش ساری۔ اسی کا راج ہے آسمان و زمین میں۔ پھر اسی کی طرف پھیرے (لوٹائے) جاؤ گے۔

ف

ف8 یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے پر اللہ کے حکم سے نہ تمہارے کہے سے جب موت آوے کسی کے کہے سے عزرائیل نہیں چھوڑتا۔

۴۵۔ اور جب نام لیجئے اللہ کا نرا، رک جائیں دل ان کے جو یقین نہیں رکھتے پچھلے (آخرت کے) گھر کا۔ اور جب نام لیجئے اس کے سوا اوروں کا، تبھی وہ لگیں خوشیاں کرنے۔

۴۶۔ تو کہہ، اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے، جاننے والے چھپے اور کھلے کے، تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندوں میں، جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے۔

۴۷۔ اور گنہگاروں کے پاس ہو، جتنا کچھ کہ زمین میں ہے سارا، اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ، سب دے ڈالیں اپنی چھڑوائی (فدیہ) میں، بری طرح کی مار سے، دن قیامت کے۔ اور نظر آیا ان کو اللہ کی طرف سے، جو خیال نہ رکھتے تھے۔

۴۸۔ نظر آئے ان کو برے کام اپنے، جو کمائے تھے، اور الٹ پڑا ان پر، جس چیز پر ٹھٹھا (مذاق اڑایا) کرتے تھے۔

۴۹۔ سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف، ہم کو پکارے۔ پھر جب ہم بخشیں اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت، کہے، یہ تو مجھ کو ملی کہ آگے سے معلوم تھی، کوئی نہیں! یہ جانچ (آزمائش) ہے، پر وہ بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ **ف**

ف8 آگے سے معلوم تھی یعنی قیاس یہی چاہتا تھا کہ یوں ہو اللہ کی قدرت کا قائل نہ ہو یہ جانچ ہے کہ عقل اس کی دوڑنے لگتی ہے تا اپنی عقل پر بہکے وہی عقل رہتی ہے اور آفت آ پہنچتی ہے۔

۵۰۔ کہہ چکے ہیں یہ بات ان سے اگلے، پھر کچھ کام نہ آیا ان کو، جو کماتے تھے۔

۵۱۔ پھر پڑیں ان پر برائیاں، جو کمائی تھیں۔ اور جو گنہگار ہیں ان میں سے، ان پر بھی اب پڑتی ہیں برائیاں جو کمائی ہیں، اور وہ نہیں (خدا کو) تھکانے (عاجز کرنے) والے۔

۵۲۔ اور کیا نہیں جان چکے کہ اللہ پھیلاتا ہے روزی جس کو چاہے، اور ماپ کر دیتا ہے (جس کو چاہے)۔ البتہ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ان لوگوں کو جو جانتے ہیں۔ ف

ف8 یعنی عقل دوڑانے میں کوئی کمی نہیں کرتا پھر ایک کو روزی کشادہ ہے ایک کو تنگ جان لو کہ عقل کا کام نہیں۔

۵۳۔ کہہ دے، اے بندو میرے! جنہوں نے زیادتی کی اپنی جان پر، نہ آس توڑو اللہ کی مہر (رحمت) سے۔ بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ۔ وہ جو ہے وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔

۵۴۔ اور رجو رجوع ہوا پنے رب کی طرف، اور اس کی حکم برداری کرو
پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب، پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا۔

ف

۔۔۔

ف8 جب اللہ تعالیٰ نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی میں لگے یہی سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہے اور پچھتائے لیکن شرمندگی مسلمان نہ ہوتے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی دشمنی کی لڑائی لڑے جانیں ماریں تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ نہ قبول کرے ناامید مت ہو توبہ لاؤ گے مگر جب سر پر عذاب آیا موت نظر آنے لگی تب کے توبہ قبول نہیں۔

۵۵۔ اور چلو بہتر بات پر، جواتری تم کو تمہارے رب سے، پہلے اس سے کہ پہنچے تم پر عذاب اچانک، اور تم کو خبر نہ ہو۔

۵٦۔ کہیں کہنے لگے کوئی جی (متنفس)، اے افسوس! جس سے میں نے کمی کی اللہ کی طرف سے، اور میں تو ہنستا ہی (مذاق ہی کرتا) رہا۔

۵۷۔ یا کہنے لگے، اگر اللہ مجھ کو راہ (ہدایت) دیتا، تو میں ہوتا ڈر والوں (متقیوں) میں۔

۵۸۔ یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح مجھ کو پھر جانا بنے (ایک اور موقع ملے)۔ تو میں ہوں نیکی والوں میں۔

۵۹۔ کیوں نہیں! پہنچ چکے تھے تجھ کو میرے حکم، پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور غرور کیا اور تو تھا منکروں میں۔

٦۰۔ اور قیامت کے دن تو دیکھے ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر، ان کے منہ سیاہ۔ کیا نہیں دوزخ میں ٹھکانا غرور والوں کو؟

۶۱ ۔ اور بچائے گا اللہ ان کو جنہوں نے ڈر رکھا (تقویٰ اختیار کیا)، ان کے بچاؤ کی جگہ، نہ لگے ان کو برائی، اور نہ وہ غم کھائیں ۔

۶۲ ۔ اللہ بنانے والا ہے ہر چیز کا، اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہے ۔

۶۳ ۔ اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی ۔ اور جو منکر ہوئے ہیں اللہ کی باتوں سے، وہ جو ہیں وہی ہیں ٹوٹے (خسارے) میں پڑے ۔

۶۴ ۔ تو کہہ، اب اللہ کے سوا کسی کو بتاتے ہو کہ پوجوں، اے نادانوں (جاہلو)؟

۶۵ ۔ اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو اور تجھ سے اگلوں کو ۔ اگر تو نے شریک مانا، اکارت (ضائع) جائیں گے تیرے کئے اور تو ہو گا ٹوٹے (خسارے) میں آیا ۔

۶۶ ۔ نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والوں (شکر گزاروں) میں ۔

٦٧ ۔ اور نہیں سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ (اس کو سمجھنے کا حق) ہے ۔ اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اس کی، دن قیامت کے، اور آسمان لپیٹے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں ۔ وہ پاک ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ یہ شریک بتاتے ہیں ۔ ف

ف8 اللہ کے فرمائے موافق اللہ کا داہنا ہاتھ کہیے اور بایاں نہ کہیے ۔

٦٨ ۔ اور پھونکا گیا نرسنگا، پھر بیہوش ہو گرا، جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں، مگر جس کو اللہ نے چاہا۔ پھر پھونکا گیا دوسری بار، پھر تب ہی وہ کھڑے ہو گئے دیکھتے ۔ ف

ف8 ایک بار نفخ صور ہے عالم کی فنا کا دوسرا زندہ ہونے کا یہ تیسرا ہے بے ہوشی کا بعد حشر کے چوتھا خبر دار ہونے کا اس کے بعد اللہ کے سامنے ہو جاویں گے۔

٦٩۔ اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے، اور لا دھرا دفتر، اور حاضر آئے پیغمبر اور گواہ، اور فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے، اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ ف

ف8 گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتادیں گے بروں کی برائی
اور بھلوں کی بھلائی جو دیکھتے تھے۔

۷۰۔ اور پورا ملا ہر جی (نفس) کو جو کیا، اور اس کو خوب خبر ہے جو
کرتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی گواہ آنے ہیں ان کے الزام کو نہیں تو اللہ پر کیا چھپا
ہے۔

۷۱۔ اور ہانکے گئے جو منکر تھے، دوزخ کو جتھے جتھے (گروہ)۔ یہاں تک کہ جب پہنچے اس پر، کھولے گئے اس کے دروازے، اور کہنے لگے ان کو داروغہ اس کے کیا نہ پہنچے تھے تم پاس رسول تم میں کے؟ پڑھتے تھے تم پر باتیں تمہارے رب کی، اور ڈراتے تم کو تمہارے دن کی ملاقات سے۔ بولے کیوں نہیں! پر ثابت ہوا حکم عذاب کا منکروں پر۔

۷۲۔ حکم ہوا کہ پیٹھو (داخل ہو) دروازوں میں دوزخ کے، سدا رہنے کو اس میں، سو کیا بری جگہ ہے رہنے کی غرور والوں کو؟

۷۳۔ اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے (گروہ)۔ یہاں تک کہ جب پہنچے اس پر اور کھولے گئے اس کے دروازے، اور کہنے لگے ان کو داروغہ اس کے، سلام پہنچے تم پر، تم لوگ پاکیزہ ہو، سو پیٹھو (داخل ہو) اس میں سدا رہنے کو۔

۷۴۔ اور وہ بولے شکر اللہ کا، جس نے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس زمین کا گھر، پکڑلیں بہشت میں سے جہاں چاہیں، سو کیا خوب نیگ (اجر) ہے محنت کرنے والوں کا۔ ف

۔۔۔

ف8 ان کو حکم ہے کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہے گا جو اس کے واسطے رکھی ہے۔

۷۵۔ اور تو دیکھے فرشتے، گھیر رہے (حلقہ بنائے ہوئے) ہیں عرش کے گرد پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں، اور فیصلہ ہوا ہے ان

میں انصاف کا، اور یہی بات ہوئی کہ سب خوبی ہے اللہ کو جو صاحب

ہے سارے جہان کا۔ ف

- - -

ف8 فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک اپنے قاعدے پر ایک تدبیر

بولتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہی ہوتی حکمت

کے موافق یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی۔

* * *

۴۰۔ غافر / مؤمن

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حامیم۔

۲۔ اتارا (نازل کیا ہوا) کتاب کا اللہ سے ہے، جو زبردست ہے
خبر دار۔

۳۔ گناہ بخشنے والا، اور توبہ قبول کرتا، سخت مار دیتا (دینے والا)، مقدور کا صاحب۔ کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے۔ اسی کی طرف پھر جانا (سب کو پلٹنا) ہے۔

۴۔ وہی جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں جو منکر ہیں، سو تو نہ بہک اس پر کہ چلتے پھرتے ہیں شہروں میں۔ **ف**

ف8 یعنی آشنائیاں رکھتے ہیں سرداروں سے اس کا اندیشہ نہ کر۔

۵۔ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے قوم نوح کی اور کتنے فرقے ان سے پیچھے۔ اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر کہ اس کو پکڑ (گرفتار

کر) لیں، اور لانے لگے جھوٹ، جھگڑے کہ اس سے ڈگائیں (نیچا کریں) سچا دین، پھر میں نے ان کو پکڑا، تو کیسی ہوئی میری سزا دینی؟

٦۔ اور ویسے ہی ٹھیک (سچ) ہو چکی بات تیرے رب کی منکروں پر، کہ یہ ہیں دوزخ والے۔

٧۔ جو لوگ اٹھا رہے ہیں عرش اور جو اس کے (ارد) گرد ہیں، پاکی بولتے (تسبیح کرتے) ہیں اپنے رب کی خوبیاں، اور اس پر یقین رکھتے ہیں، اور گناہ بخشواتے ایمان والوں کے۔ اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر (رحمت) میں اور خبر (علم) میں، سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں، اور چلیں تیری راہ، اور بچا ان کو آگ کی مار سے۔

٨۔ اے رب ہمارے! اور داخل کر ان کو بسنے کے باغوں میں، جن کا وعدہ دیا تو نے ان کو، اور جو کوئی نیک ہو ان کے باپوں میں اور

عورتوں میں (ان کو بھی)۔ بیشک تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی بہشت اگرچہ ہر کسی کو ملنی ہے اپنے عمل سے جورو بیٹا اورماں باپ کام نہیں آتا لیکن تیری حکمتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک کے سبب سے کتنوں کو اعلی درجے میں پہنچا دے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہوا اپنے ہی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہوں کہ ہم بھی اسی کی چال چلیں یہ نیت قبول پڑجاوے۔

۹۔ اور بچا ان کو برائیوں سے۔ اور جس کو تو بچائے برائیوں سے اس دن، اس پر مہر (رحمت) کی تو نے۔ اور یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد پانی (کامیابی)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی تیری مہر ہی ہو کہ برائیوں سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہے۔

۱۰۔ جو لوگ منکر ہیں، ان کو پکار کر کہیں گے، اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے، کہ تم بیزار ہوئے ہو اپنے جی (آپ) سے، جس وقت تم کو بلاتے تھے یقین (ایمان) لانے کو، پھر تم منکر ہوتے تھے۔ ف

- - -

ف8 یعنی آج تم اپنے جی کو پھٹکارتے ہو دنیا میں جب کفر کرتے تھے اللہ اس سے زیادہ تم کو پھٹکارتا تھا اسی کا بدلہ آج پاؤ گے۔

١١۔ بولے، اے رب ہمارے! تو موت دے چکا، ہم کو دو بار اور زندگی دے چکا دو بار، اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہوں کے، پھر اب بھی (کیا) ہے (اس عذاب سے) نکلنے کو کوئی راہ؟ **ف**

- - -

ف8 پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئیں دو موتیں اور دو حیاتیں۔

۱۲۔ یہ تم پر اس واسطے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو اکیلا، تو تم منکر ہوئے، اور جب اس کے ساتھ شریک پکارے تو تم یقین لانے لگے۔ اب حکم (فیصلہ) وہی جو کرے اللہ، سب سے اوپر بڑا۔

۱۳۔ وہی ہے، تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں اور اتارتا تمہارے واسطے آسمان سے روزی۔ اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو۔

۱۴۔ سو پکارو اللہ کو، نری کر کر (خالص) اس کے واسطے بندگی، اور پڑے برا مانیں منکر۔

۱۵۔ صاحب اونچے درجوں کا، مالک تخت کا۔ اتارتا ہے بھید کی بات اپنے حکم سے جس پر چاہے اپنے بندوں میں کہ وہ ڈرائے ملاقات کے دن (سے)۔

۱۶۔ جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہوں گے۔ چھپی نہ رہے گی اللہ پر ان کی کوئی چیز۔ کس کا راج ہے اس دن؟ اللہ کا ہے، جو اکیلا ہے دباؤ والا۔

۱۷۔ آج بدلہ پائے گا ہر جی (متنفس)، جیسا کمایا۔ ظلم نہیں آج بیشک۔ (بلاشبہ) اللہ شتاب (جلد) لینے والا ہے حساب۔

۱۸۔ اور خبر سنا دے ان کو اس نزدیک آنے والے دن کی جس وقت دل پہنچیں گے گلوں کو، دبا رہے ہوں گے۔ کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست، اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔

۱۹۔ وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ، اور جو چھپا ہے سینوں میں۔

۲۰۔ اور اللہ چکاتا (فیصلہ کرتا) ہے انصاف۔ اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوا، نہیں چکاتے (فیصلہ کرتے) ہیں کچھ۔ بیشک اللہ جو ہے وہی ہے سنتا دیکھتا۔

۲۱۔ کیا پھرے نہیں ملک میں کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا ان کا جو تھے ان
سے پہلے، وہ تھے ان سے سخت زور میں، اور جو نشانیاں چھوڑ گئے
زمین میں، پھر ان کو پکڑا اللہ نے ان کے گناہوں پر، اور نہ ہوا ان کو
اللہ سے کوئی بچانے والا۔

۲۲۔ یہ اس پر، کہ ان پاس آتے تھے ان کے رسول، کھلے نشان لے
کر، پھر منکر ہوئے، پھر ان کو پکڑا اللہ نے۔ بیشک وہ زور آور ہے،
سخت مار دینے والا۔

۲۳۔ اور ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر، اور کھلی سند۔

۲۴۔ فرعون اور ہامان اور قارون (کے) پاس، پھر کہنے لگے، یہ
جادو گر ہے جھوٹا۔ **ف**

ف8 قارون تھا قوم بنی اسرائیل میں لیکن مرضی میں موافق تھا فرعون والوں کے اور انہی کی دولت سے کماتا تھا مال ۔

۲۵ ۔ پھر جب پہنچا ان پاس لے کر سچی (حق) بات، ہمارے پاس سے، بولے، مارو (قتل کرو) بیٹے ان کے جو یقین لائے ہیں اس کے ساتھ، اور جیتی رکھوان کی عورتیں ۔ اور جو داؤ ہے منکروں کا سو غلطی میں (بیکار رہے) ۔

۲۶ ۔ اور بولا فرعون، مجھ کو چھوڑو کہ مار ڈالوں موسیٰ کو، اور پڑا پکارے اپنے رب کو ۔ میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑے تمہاری راہ، یا نکالے ملک میں خرابی ۔ ف

- - -

ف8 فرعون نے کہا مجھ کو چھوڑو شاید اس سے ارکان مشورہ نہ دیتے ہوں گے مارنے کا اس کے کہ معجزہ دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں اس کا رب بدلہ نہ لے۔

۲۷۔ اور کہا موسیٰ نے، میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی، ہر غرور والے سے جو یقین نہ کرے حساب کا دن۔ ف

۔۔۔

ف8 جس کو حساب کا یقین ہو وہ ظلم کا ہے کو کرے۔

۲۸۔ اور بولا ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگوں میں، جو چھپاتا تھا اپنا ایمان، کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، اور لایا ہے تم پاس کھلی نشانیاں تمہارے رب کی۔ اور اگر وہ جھوٹا ہو گا تو اس پر پڑے گا اس کا جھوٹ۔ اور اگر وہ سچا ہو گا تو تم پر پڑے گا کوئی وعدہ، جو دیتا ہے، بیشک اللہ راہ نہیں دیتا اس کو جو ہو بے لحاظ جھوٹا۔ ف

ف8 یعنی اگر جھوٹ بولتا ہے وہی سزا دے رہے گا اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو۔

۲۹۔ اے قوم میری! تمہارا راج ہے آج، چڑھ رہے (غالب) ہو ملک میں، پھر کون مدد کرے گا ہماری اللہ کی آفت سے؟ اگر آ گئی ہم پر، بولا فرعون، میں وہی سوجھاتا ہوں تم کو جو سوجھا مجھ کو، اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

۳۰۔ اور کہا اس ایماندار نے، اے قوم میری! میں ڈرتا ہوں، کہ آئے تم پر دن ان فرقوں کا سا۔

۳۱۔ جیسے رسم پڑی قوم نوح کی، اور عاد اور ثمود کی، اور جو ان کے پیچھے ہوئے۔ اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر۔

۳۲۔ اور اے قوم میری! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر آئے دن ہانک پکار (قیامت) کا۔

۳۳۔ جس دن بھاگو گے پیٹھ دے کر، کوئی نہیں تم کو اللہ سے بچانے والا۔ اور جس کو غلطی میں ڈالے اللہ، تو کوئی نہیں اس کو سوجھانے (راستہ دکھانے) والا۔ ف

۔۔۔

ف8 ہانک پکار کا دن ان پر آیا جس دن غرق ہوئے قلزم میں ایک دوسرے کو پکارنے لگے ڈوبتے میں یہ اس کو کشف سے معلوم ہوا ہوگا یا قیاس سے کہ ہر قوم پر عذاب اسی طرح ہوتا ہے۔

۳۴۔ اور تم پاس آچکا ہے یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر، پھر تم رہے دھوکے ہی میں ان چیزوں سے، جو وہ لایا۔ یہاں تک کہ

جب مر گیا، کہنے لگے، ہر گز نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول۔ اسی طرح بہکاتا ہے اللہ اس کو، جو ہو زیادتی والا شک کرتا۔ **ف**

ف8 حضرت یوسفؑ کی زندگی میں قائل نہ ہوئے بعد ان کی موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسف کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہ ہوگا یا وہ انکار یا یہ اقرار یہی زیادہ گوئی ہے۔

۳۵۔ وہ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں بغیر کچھ سند کے، جو پہنچی ہو ان کو۔ بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں، اور ایمانداروں کے ہاں۔ اسی طرح مہر کرتا ہے اللہ ہر دل پر غرور والے سرکش کے۔

۳۶۔ اور بولا فرعون، کہ اے ہامان! بنا میرے واسطے ایک محل، شاید
میں پہنچوں رستوں میں۔
۳۷۔ (یعنی) رستوں میں آسمان کے، پھر جھانک دیکھوں موسیٰ کے
معبود کو، اور میری اٹکل (سمجھ) میں تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اسی طرح
بھلے دکھائے تھے فرعون کو اس کے برے کام، اور روکا گیا راہ
سے، اور جو داؤ تھا فرعون کا، سو کھپنے (ہلاک ہونے) کے واسطے۔
۳۸۔ اور کہا اس ایماندار نے، اے قوم! میری راہ چلو، پہنچا دوں گا تم
کو نیکی کی راہ پر۔
۳۹۔ اے قوم! یہ جو زندگی ہے دنیا کی، سو برت لینا (عارضی) ہے۔
اور وہ گھر جو پچھلا (آخرت کا) ہے، وہی ہے ٹھہراؤ (ہمیشہ رہنے) کا
گھر۔

۴۰۔ جس نے کی ہے برائی تو وہی بدلہ پائے گا اس کے برابر۔ اور جس نے کی ہے بھلائی، مرد ہو یا عورت اور وہ یقین (ایمان) رکھتا ہو، سو وہ لوگ جائیں گے بہشت میں، روزی پائیں گے وہاں بے شمار۔

۴۱۔ اے قوم! مجھ کو کیا ہوا (ماجرا) ہے؟ بلاتا ہوں تم کو بچاؤ کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھ کو آگ کی طرف۔ **ف**

ف8 اپنے اوپر دھر کر کہا ان کو سنایا۔

۴۲۔ تم بلاتے ہو مجھ کو، کہ منکر ہوں اللہ سے، اور شریک ٹھہراؤں اس کا جس کی مجھ کو خبر نہیں۔ اور میں بلاتا ہوں تم کو اس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف۔

۴۳۔ آپ ہی ہوا (حق یہ ہے) کہ جس (معبود) کی طرف مجھ کو بلاتے
ہو، اس کا بلاوا کہیں نہیں دنیا میں اور نہ آخرت میں، اور یہ کہ ہم کو پھر
جانا (پلٹنا) ہے اللہ کے پاس، اور یہ کہ زیادتی والے وہی ہیں دوزخ
کے لوگ۔

۴۴۔ سو آگے یاد کرو گے جو میں کہتا ہوں تم کو۔ اور میں سونپتا ہوں اپنا
کام اللہ کو۔ بیشک اللہ کی نگاہ میں ہیں سب بندے۔

۴۵۔ پھر بچا لیا موسیٰ کو اللہ نے برے داؤں سے جو کرتے تھے، اور
الٹ پڑا فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب۔

۴۶۔ آگ ہے، کہ دکھا دیتے ہیں ان کو صبح اور شام۔ اور جس دن
اٹھے گی قیامت (حکم ہو گا) داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے
سخت عذاب میں۔ **ف**

ف8 یہ عالم قبر کا حال ہے کافر کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور قیامت کو اس میں پیٹھے گا اور مومن کو بہشت۔

۴۷۔ اور جب آپس میں جھگڑیں گے آگ میں پھر کہیں گے کمزور غرور کرنے والوں کو، ہم تھے تمہارے پیچھے (تابع)، پھر کچھ تم ہم پر سے اٹھا لو گے حصہ آگ کا؟

۴۸۔ کہیں گے جو غرور کرتے تھے ہم سبھی پڑے ہیں اس میں، اللہ فیصلہ کر چکا بندوں میں۔ **ف**

ف8 یعنی اب جگہ نہیں رہی کہ کوئی کسی کے کام آوے۔

۴۹۔ اور کہیں گے جو لوگ پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں کو، مانگو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب۔

۵۰۔ وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول، کھلے نشان لے کر؟ کہیں گے کیوں نہیں! بولے! پھر (تم خود ہی) پکارو۔ اور کچھ نہیں پکارنا کافروں کا، مگر بھٹکنا۔ ف

۔۔۔

ف8 دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں سفارش کام ہے رسولوں کا سو سے تو تم برخلاف ہی تھے۔

۵۱۔ ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کے جیتے، اور (اس دن بھی) جب (گواہی کے لئے) کھڑے ہوں گے گواہ۔

۵۲۔ جس دن کام نہ آئیں منکروں کو ان کے بہانے، اور ان کو پھٹکار ہے اور ان کو برا گھر۔

۵۳۔ اور ہم نے دی موسیٰ کو راہ کی سوجھ، اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا۔

۵۴۔ سوجھاتی اور سمجھاتی عقلمندوں کو۔

۵۵۔ سو تو ٹھہرا رہ (صبر کر)، بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک (حق) ہے، اور بخشوا اپنا گناہ، اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں شام کو اور صبح کو۔

ف

۔۔۔

ف8 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن میں سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہے اس کے موافق ہر کسی کو ضرور ہے استغفار۔

۵۶۔ اور جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں، بغیر کچھ سند کے جو پہنچی ہوان کو، کچھ نہیں ان کے جی میں، غرور ہے، کہ کبھی نہ پہنچیں گے اس تک۔ سو تو پناہ مانگ اللہ کی، بیشک وہ ہے سنتا دیکھتا۔ **ف**

ف8 غرور یہ کہ اس پیغمبر سے ہم اوپر رہیں یہ ہونا نہیں۔

۵۷۔ البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا، بڑا ہے لوگوں کے بنانے سے، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ **ف**

ف8 یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہیں۔

۵۸۔ اور برابر نہیں اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے

ہیں، اور نہ بدکار۔ تم تھوڑا سوچ (غور و فکر) کرتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایک دن چاہیئے کہ ان کا فرق کھلے۔

۵۹۔ تحقیق (بلاشبہ) وہ (قیامت کی) گھڑی آنی ہے، اس میں دھوکا

نہیں، لیکن بہت لوگ نہیں مانتے۔

٦٠ ۔ اور کہتا ہے تمہارا رب مجھ کو پکارو، کہ پہنچوں تمہاری پکار کو۔ بیشک جو لوگ بڑائی کرتے (منہ موڑتے) ہیں میری بندگی سے، اب پیٹھیں (داخل ہوں) گے دوزخ میں ذلیل ہو کر۔ ف

ف8 بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہنچتا ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اس کی مرضی موافق مالک ہے اپنی خوشی کرتا ہے۔

۶۱ ۔ اللہ ہے جس نے بنا دی تم کو رات کہ اس میں چین پکڑو، اور دن
دیا دکھاتا (روشن)۔ اللہ تو فضل رکھتا ہے لوگوں پر، لیکن بہت لوگ
حق نہیں مانتے (شکر ادا نہیں کرتے)۔
۶۲ ۔ وہ اللہ ہے رب تمہارا، ہر چیز بنانے والا، کسی کی بندگی نہیں
اس کے سوا، پھر کہاں سے پھرے (بہکائے) جاتے ہو؟
۶۳ ۔ اسی طرح پھیرے (بہکائے) جاتے ہیں، جو لوگ رہتے ہیں اللہ
کی باتوں سے منکر ہوتے۔
۶۴ ۔ اللہ ہے! جس نے بنا دی تم کو زمین ٹھہراؤ (جائے قرار)، اور
آسمان عمارت (چھت)، اور تم کو صورت بنائی، پھر اچھی بنائیں
صورتیں تمہاری، اور روزی دی تم کو ستھری چیزوں سے۔ وہ اللہ

ہے رب تمہارا۔ سو بڑی برکت ہے اللہ کی، جو رب ہے سارے

جہان کا۔ ف

۔۔۔

ف8 سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی ستھری

ہے۔

٦٥۔ وہ ہے زندہ رہنے والا، کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، سو اس کو

پکارو نری کر کر اس کی بندگی۔ سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے

جہان کا۔

٦٦۔ تو کہہ، مجھ کو منع ہوا کہ پوجوں جن کو تم پکارتے ہو سوا اللہ کے،
جب پہنچ چکیں مجھ کو کھلی نشانیاں میرے رب سے، اور حکم ہوا کہ
تابع رہوں جہان کے صاحب کا۔

٦٧۔ وہی ہے جس نے بنایا تم کو خاک سے، پھر پانی کی بوند سے، پھر
لہو کی پھٹکی سے، پھر تم کو نکالتا ہے لڑکے (بچے)، پھر جب تک پہنچو
اپنے زور (جوانی) کو، پھر جب تک ہو جاؤ بوڑھے۔ اور کوئی ہے تم
میں کہ بھر لیا (واپس بلا لیا) پہلے اس سے، اور جب تک پہنچو لکھے
وعدے کو، اور شاید تم بوجھو۔ ف

ف8 یعنی اتنے احوال تم پر گذرے شاید ایک حال اور بھی گذرے
وہ مر کر جینا۔

۶۸۔ وہ ہے جو جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے، پھر جب حکم کرے کسی کام کو، تو یہی کہے اس کو کہ 'ہو'، وہ ہو جاتا ہے۔

۶۹۔ تو نے نہ دیکھے جو جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں، کہاں سے پھرے جاتے ہیں؟

۷۰۔ جنہوں نے جھٹلائی یہ کتاب، اور جو بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ، سو آخر جان لیں گے۔

۷۱۔ جب طوق پڑے ہیں ان کی گردنوں میں اور زنجیریں، گھسیٹے جاتے ہیں۔

۷۲۔ جلتے پانی میں، پھر آگ میں ان کو جھونکتے ہیں۔

۷۳۔ پھر ان کو کہا ہے کہ کہاں گئے جن کو شریک بتاتے تھے؟

۷۴۔ اللہ کے سوا۔ بولے ہم سے چوک (گم ہو) گئے، کوئی نہیں! ہم تو پکارتے نہ تھے پہلے کسی چیز کو۔ اسی طرح بچلاتا (بدحواس کرتا) ہے اللہ منکروں کو۔ ف

ف8 اول منکر ہوچکے تھے کہ ہم نے شریک نہیں پکڑا اب گھبرا کر منہ سے نکل جاوے گا پھر سنبھل کر انکار کریں گے تو وہ انکار ان کا اللہ نے بچلادیا اس حکمت سے۔

۷۵۔ یہ بدلہ اس کا جو تم رتجھتے پھرتے تھے زمین میں ناحق، اور اس کا جو تم اتراتے تھے۔

٧٦۔ پیٹھو (داخل ہو) دروازوں میں دوزخ کے، سدا رہنے کو اس میں۔ سو کیا بد ٹھکانا ہے غرور والوں کا۔

٧٧۔ سو تو ٹھہرا رہ (صبر کر)، بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے۔ پھر کبھی ہم دکھائیں تجھ کو کوئی وعدہ جو ان کو دیتے ہیں، یا بھولیں تجھ کو، پھر ہماری طرف پھرے (لوٹے) آئیں گے۔

٧٨۔ اور ہم نے بھیجے ہیں بہت رسول تجھ سے پہلے، کوئی ان میں ہیں کہ سنایا تجھ کو ان کا احوال، کوئی ہیں کہ نہیں سنایا۔ کسی رسول کا مقدور نہ تھا، کہ لے آتا کوئی نشانی، مگر اللہ کے حکم سے۔ پھر جب آیا حکم اللہ کا، فیصلہ ہو گیا انصاف سے اور ٹوٹے (خسارے) میں آئے اس جگہ جھوٹے۔

٧٩۔ اللہ ہے جس نے بنا دیئے تم کو چوپائے تا کہ سواری کرو کتنوں (بعضوں) پر اور کتنوں کو کھاتے ہو۔

۸۰۔ ان میں تم کو بہت فائدے ہیں، اور تا (کہ) پہنچو ان پر چڑھ کر کسی کام تک جو تمہارے جی میں ہو، اور ان پر، اور کشتی پر لدے پھرتے ہو۔

۸۱۔ اور دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں، پھر کون کون نشانیاں اپنے رب کی نہ مانو گے؟

۸۲۔ کیا پھرے نہیں ملک میں؟ کہ دیکھتے، آخر کیسا ہوا ان سے پہلوں کا؟ وہ تھے ان سے زیادہ اور زور میں سخت، اور نشانیوں میں جو چھوڑ گئے ہیں زمین پر، پھر کام نہ آیا ان کو جو کماتے تھے۔

۸۳۔ پھر جب پہنچے ان پاس رسول ان کے کھلی نشانیاں لے کر، ریجھنے لگے اس پر جو ان کے پاس تھی خبر، اور الٹ پڑی ان پر جس چیز پر ٹھٹھا (ہنسا کرتے) کرتے تھے۔

۸۴۔ پھر جب دیکھی انہوں نے ہماری آفت، بولے یقین لائے اللہ اکیلے پر، اور چھوڑیں جو چیزیں شریک بتاتے تھے۔

۸۵۔ پھر نہ ہوا کہ کام آئے، ان کو یقین لانا ان کا، جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب۔ رسم (سنت) پڑی ہوئی اللہ کی، جو چلی آئی ہے اس کے بندوں میں۔ اور خراب ہوئے اس جگہ منکر۔

***

۴۱۔ فصّلت / حٰمٓ السجدہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حٰمٓ۔

۲۔ کچھ اتارا ہے بڑے مہربان رحم والے (کی طرف) سے۔

۳۔ کتاب ہے کہ جدی جدی کی (کھول کھول کر بیان کی) ہیں اس کی آیتیں۔ قرآن عربی زبان کا، ایک سمجھ والے لوگوں کو۔

۴۔ سناتا ہے خوشی اور ڈر۔ پھر دھیان نہ لائے وہ لوگ، پھر وہ نہیں سنتے۔

۵۔ اور کہتے ہیں ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے، جس طرف تو ہم کو بلاتا ہے، اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے (بہرے ہیں)، اور ہمارے تمہارے بیچ میں اوٹ (پردہ حائل) ہے، سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

٦۔ تو کہہ، میں بھی آدمی ہوں جیسے تم، حکم آتا (وحی آتی) ہے مجھ کو کہ تم پر بندگی ایک حاکم (معبود) کی ہے، سو سیدھے رہو اس کی طرف اور اس سے گناہ بخشواؤ۔ اور خرابی ہے شریک والوں (مشرکوں) کو۔

۷۔ جو نہیں دیتے زکوٰۃ، اور وہ آخرت سے منکر ہیں۔ **ف**

ف8 بعضے کہتے ہیں یہاں زکوٰۃ سے کلمہ کہنا مراد ہے زکوٰۃ کے معنی ستھرائی۔

۸۔ البتہ جو یقین لائے اور کیئے بھلے کام ان کو نیگ (اجر) ملنا ہے جو بس (کبھی ختم) نہ ہو۔

۹۔ تو کہہ، کیا تم منکر ہو اس (ذات) سے جس نے بنائی زمین دو دن میں، اور برابر کرتے ہو اس کے ساتھ اوروں کو، وہ ہے رب جہان کا۔

۱۰۔ اور رکھے اس (زمین) میں بوجھ (پہاڑ) اوپر سے اور برکت رکھی اس کے اندر اور ٹھہرائیں اس میں خوراکیں اس کی چار دن میں۔

پوری پوچھنے والوں (حاجت مندوں) کو۔ ف

ف8 اس کی خوراک یعنی اہل زمین کی پورا ہوا یعنی جواب پورا ہوا۔

۱۱۔ پھر چڑھا آسمان کو اور دھواں ہو رہا تھا، پھر کہا اس کو اور زمین کو، آؤ دونوں خوشی سے یا زور سے۔ وہ بولے ہم آئے خوشی سے۔

۱۲۔ پھر ٹھہرائے سات آسمان دو دن میں، اور اتارا ہر آسمان میں حکم (قانون) اس کا۔ اور رونق دی ہم نے آسمان کو چراغوں سے اور نگہبانی (کی شیطانوں سے)۔ یہ سادھا (منصوبہ) ہے زبردست خبردار کا۔ **ف**

ف8 دو دن میں زمین بنائی اور دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ جو
خلق کی خوراک ہے پھر آسمان سارا ایک تھا دھواں سا اس کو بانٹ کر
سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین کو بلایا
خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملاپ سے دنیا
بساوے اپنی طبیعت سے ملیں تو اور زور سے ملیں تو اور زور سے ملیں
تو وہ دونوں آملے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو
بادیں اٹھیں ان سے گرد اور بھاپ اوپر چڑھے پانی ہو کر برسے چار
عنصر زمین پر جمع ہوں مخلوقات پیدا ہوں اور پہلے زمین میں رکھیں تھیں
خوراکیں یعنی اس میں قابلیت تھی ان چیزوں کے نکلنے کی اور ہر
آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہے کہ وہاں کون خلق بستے ہیں ان کا

کیا اسلوب ہے اتنی زمین میں ہزاروں ہزار کارخانہ ہیں اس قدر
آسمان کب خالی پڑے ہوں گے ۔

۱۳ ۔ پھر اگر وہ ٹلادیں (منہ موڑیں) تو تو کہہ ، میں نے خبر سنا دی تم کو
ایک کڑا کے (عذاب) کی ، جیسے کڑا کا (عذاب) آیا عاد اور ثمود پر ۔
۱۴ ۔ جب آئے ان کے پاس رسول آگے سے اور پیچھے سے (بھی) ،
(اور ان کو سمجھایا) کہ نہ پوجو کسی کو سوا اللہ کے ۔ کہنے لگے ، اگر ہمارا
رب چاہتا تو اتارتا فرشتے ، سو ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہیں مانتے ۔

ف

ف8 رسول آئے آگے سے اور پیچھے سے یعنی یہی طرف سے شاید رسول بہت آئے ہوں گے مشہور سے دو رسول ہیں حضرت ہود اور حضرت صالح۔

۱۵۔ سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے (تھے) ملک میں ناحق کا اور کہنے لگے، کون ہے ہم سے زیادہ زور میں؟ کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ جس نے ان کو بنایا وہ زیادہ ہے ان سے زور میں؟ اور تھے ہماری نشانیوں سے منکر۔ ف

ف8 ان کے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر غرور
آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے ہاں وبال لاتا ہے۔

۱۶۔ پھر بھیجی ہم نے ان پر باؤ (ہوا) ٹھرّی (ٹھنڈی) زور کی
(طوفانی)، کئی دن مصیبت کے (تا) کہ چکھائیں ان کو رسوائی کی مار،
دنیا کے جیتے (دنیاوی زندگی میں)۔ اور آخرت کی مار میں تو پوری
رسوائی ہے، اور (اس روز) ان کو کہیں مدد نہیں (ملے گی)۔ ف

ف8 ان کا غرہ توڑنے کو کمزور مخلوق سے ان کو تباہ کروا دیا کہتے ہیں
دلو کے مہینے میں آخر کے آٹھ دن تھے جن میں وہ باؤ آئی۔

۱۷۔ اور وہ جو ثمود تھے سو ہم نے ان کو راہ بتائی (پیش کی)، پھر ان کو خوش (اچھا) لگا اندھے رہنا سوجھنے (راستہ دیکھنے) سے۔ پھر پکڑا ان کو کڑاکے نے ذلت کی مار کے، بدلہ (بسبب) اس کا جو کماتے (ان کے کرتوت) تھے۔ ف

ف8 زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اس آواز سے جگر پھٹ گئے۔

۱۸۔ اور بچا دیئے ہم نے جو یقین لائے تھے، اور بچ چلتے تھے (برے کاموں سے)۔

۱۹۔ اور جس دن جمع ہوں (ہانکے جائیں) گے دشمن اللہ کے دوزخ پر، پھر ان کی مثلیں بٹیں (درجہ بندی کی جائے) گی۔

۲۰۔ یہاں تک کہ جب (وہ سب) پہنچے اس پر، (تو) بتا (گواہی) دیں گے ان کو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے (جسم کی کھالیں)، جو کچھ (اعمال) وہ کرتے تھے۔

۲۱۔ اور وہ کہیں گے اپنے چمڑوں (اعضا) کو، تم نے کیوں بتایا (گواہی دی ہمارے خلاف) ہم کو۔ وہ بولے ہم کو بلوایا (گویائی دی) اللہ نے جس نے بلوایا (گویائی دی) ہے ہر چیز کو، اور اسی نے بنایا (پیدا کیا) تم کو پہلی بار، اور اسی کی طرف پھر (لوٹ کر) جاتے ہو۔

ف

ف8 کافر کے اعمال جب فرشتے لاویں گے لکھے ہوئے وہ منکر ہوں گے کہ ہمارے دشمن ہیں دشمنی سے ہم پر جھوٹ لکھ دیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلوا دے گا کہیں گے یہ بھی دشمن ہیں یا رب تیرے ہاں ظلم نہیں کوئی ہمارا دوست دے تو سند ہے تب ان کے ہاتھ پاؤں بولیں گے۔

۲۲۔ اور تم پردہ نہ کرتے تھے اس سے کہ تم کو بتا دیں گے تمہارے کان، نہ تمہاری آنکھیں، نہ تمہارے چمڑے (کھالیں)، پر تم کو یہ خیال تھا کہ اللہ نہیں جانتا بہت چیزیں جو (تم) کرتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں بتا دیں گے ان سے بھی پردہ کریں۔

۲۳۔ اور یہ وہی تمہارا خیال (گمان) ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق (بارے) میں، اسی نے تم کو کھپایا (ہلاک کیا)، پھر آج رہ گئے ٹوٹے (خسارہ) میں۔

۲۴۔ پھر اگر وہ صبر کریں (یا نہ کریں) تو آگ ان کا گھر (ٹھکانا) ہے، اور اگر وہ منایا (توبہ کرنا) چاہیں، تو ان کو کوئی نہیں مناتا (توبہ نہ مانی جائے گی)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی دنیا میں بعض بلا صبر سے آسان ہوتی ہے وہاں صبر کریں یا نہ کریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ٹلتی ہے منت کرنے سے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا۔

۲۵۔ اور لگا (مسلط کر) دی ہم نے ان پر تعیناتی (ایسے شیطان ساتھی)، پھر انہوں نے بھلا دکھایا ان کو جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے، اور ٹھیک پڑی ان پر بات، مل کر سب فرقوں (امتوں) میں جو ہو چکے ہیں ان سے آگے (پہلے) جنوں کے اور آدمیوں کے، اور وہ تھے ٹوٹے (خسارہ میں رہنے) والے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ان پر شیطان تعینات تھے کہ ان کو برے کام بھلے دکھائے پہلے کیے اور آگے کرتے اور ٹھیک پڑی بات (آیت) ''لاملئن''۔

۲۶۔ اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو (خلل ڈالو) اس کے پڑھنے میں، شاید تم غالب ہو۔ ف

ف8 یہ جاہلوں کا زور ہے شور مچا کر سننے نہ دینا۔

۲۷۔ سو ہم کو ضرور چکھانی منکروں کو سخت مار (عذاب)، اور ان کو بدلہ دینا برے سے برے کاموں کا، جو کرتے تھے۔

۲۸۔ یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ (جہنم)۔ ان کو اسی میں ہے گھر سدا کا۔ بدلہ اس کا جو ہماری باتوں سے انکار کرتے تھے۔

۲۹۔ اور کہیں گے جو لوگ منکر ہیں، اے رب ہمارے! ہم کو دکھا وہ دونوں جنھوں نے ہم کو بہکایا، جو جن ہے اور جو آدمی، (تا) کہ (روند) ڈالیں ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے، کہ وہ رہیں سب سے نیچے (ذلیل و خوار)۔

۳۰ تحقیق (یقیناً) جنھوں نے کہا (شہادت دی) رب ہمارا اللہ ہے، پھر اسی پر ٹھہرا (ثابت قدم) رہے، ان پر اترتے ہیں فرشتے (یہ کہتے ہوئے) کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ، اور خوشی سنو اس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔

۳۱۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا (دنیاوی زندگی) میں اور آخرت میں، اور تم کو وہاں ہے (ملے گا) جو چاہے جی تمہارا، اور تم کو وہاں ہے (ملے گا) جو منگواؤ (گے)۔

۳۲۔ مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان سے ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 فرشتے اترتے ہیں حشر کے دن جس دن ہر کسی کو اپنا فکر اور غم ہو گا یا مرنے کے وقت اترتے ہیں یہ کہتے ہیں۔

۳۳۔ اور اس سے بہتر کس کی بات جس نے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام، اور کہا میں حکم بردار ہوں۔

۳۴۔ اور برابر نہیں نیکی نہ بدی۔ جواب میں (برائی کے) تو کہہ اس سے بہتر، پھر جو تو دیکھے تو جس میں (اور) تجھ میں دشمنی تھی (ہو جائیں) جیسے دوست دار ہے ناتے والا (جگری) ف

۔۔۔

ف8 برابر نہیں نیکی برائی کے نہ برائی برابر نیکی کے کوئی سخت کلام کہے یا برا معاملہ کرے تو اس کے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہیں جیسے دوست اگرچہ دل میں نہ ہوں۔

۳۵۔ اور یہ بات ملتی ہے انہیں کو، جو سہار (صبر) رکھتے ہیں۔ اور یہ بات ملتی ہے اس کو جس کی بڑی قسمت (نصیب) ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی حوصلہ کشادہ چاہیئے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہیئے یہ اقبال مندوں کو ملتا ہے۔

۳۶۔ اور کبھی چوک لگے تجھ کو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی۔ بیشک وہی ہے سنتا جانتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی کبھی بے اختیار غصہ چڑھ آوے تو یہ شیطان کا دخل ہے۔

۳۷۔ اور اس کی قدرت کے نمونے ہیں رات اور دن، اور سورج اور چاند۔ (لہٰذا) سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو، اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے وہ بنائے، اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

۳۸۔ پھر اگر غرور کریں (تو کوئی پرواہ نہیں) تو جو لوگ تیرے رب کے پاس (مقرب) ہیں، پاکی بولتے (تسبیح کرتے) ہیں اس کی رات اور دن اور وہ نہیں تھکتے۔ (سجدہ) ف

ف8 یعنی یہ کیا چیز ہیں اور ان کا غرور کیا چیز ہے۔

۳۹۔ اور ایک اس کی نشانی یہ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی (سوکھی) پڑی، پھر جب اتارا (برسایا) ہم نے اس پر پانی، تازی ہوئی (لہلہائی)

اور ابھری (پھولی)۔ بیشک جس نے اس کو جلایا (زندہ کیا)، وہ جلاوے (زندہ کرے) گا مردے۔ وہ سب چیز کر سکتا ہے۔

۴۰۔ جو لوگ ٹیڑھے دھنستے (کجروی اختیار کرتے) ہیں ہماری باتوں (آیات کے بارے) میں ہم سے پیچھے (چھپے) نہیں۔ بھلا ایک جو پڑتا ہے (ڈالا جائے) آگ میں بہتر یا ایک جو آئے گا بچ کر اس سے دن قیامت کے۔ کرتے جاؤ جو چاہو، بیشک جو کرتے ہو وہ (اللہ) دیکھتا ہے۔

۴۱۔ جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی (نصیحت) سے، جب ان پاس آئی۔ اور (حالانکہ) یہ کتاب ہے نادر۔

۴۲۔ اس میں جھوٹ کا دخل نہیں، آگے سے نہ پیچھے سے، اتاری ہے حکمتوں والے سب خوبیوں سراہے کی۔

۴۳۔ تجھ سے وہی کہتے ہیں جو کہہ دیا ہے سب رسولوں سے تجھ سے پہلے۔ تیرے رب کے ہاں معافی بھی ہے، اور سزا بھی ہے دکھ والی۔

۴۴۔ اور اگر ہم اس کو کرتے قرآن اوپری (عجمی) زبان کا، تو کہتے اس کی باتیں کیوں نہ کھولی گئیں۔ (یہ عجیب بات ہے) اوپری (عجمی) زبان اور عرب کا آدمی؟ تو کہہ، یہ ایمان والوں کو سوجھ (ہدایت) ہے اور روگ کا دفع (شفا)۔ اور جو یقین نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ ان کو اندھاپا۔ اور (ایسا محسوس کرتے ہیں کہ) ان کو پکاریں ہے دور کی جگہ سے۔

۴۵۔ اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب پھر اس میں پھوٹ پڑی (اختلاف کیا گیا)۔ اور اگر نہ ہوتی ایک بات، جو پہلے نکل چکی تیرے

رب سے، تو ان میں فیصلہ ہو جاتا۔ اور وہ دھوکے میں ہیں اس سے جو چین نہیں دیتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 وہی بات نکل چکی کہ فیصلہ ہے آخرت میں۔

۴۶۔ جس نے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے کی برائی وہ بھی اسی پر۔ تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے بندوں پر۔

۴۷۔ اسی کی طرف حوالہ (علم) ہے خبر قیامت کی۔ اور کوئی میوے نہیں جو نکلتے ہیں اپنے غلاف سے اور گابھ (حمل) نہیں رہتا کسی مادہ کو، اور نہ وہ جنے جس کی اس کو خبر نہیں۔ اور جس دن ان کو پکارے

گا، کہاں ہیں میرے شریک والے؟ بولیں گے، ہم نے تجھ کو کہہ سنایا، ہم میں کوئی نہیں اقرار کرتا۔

۴۸۔ اور چوک گیا ان سے جو پکارتے تھے پہلے، اور اٹکلے (سمجھ لیں گے) ان کو نہیں کہیں خلاصی۔

۴۹۔ نہیں تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جائے اس کو برائی (مصیبت) تو آس توڑے ناامید ہو کر۔

۵۰۔ اور اگر ہم چکھائیں اس کو کچھ اپنی مہر (رحمت)، پیچھے ایک تکلیف کے جو اسی کو لگی تھی، تو کہنے لگے گا یہ ہے میرے لائق اور میں نہیں سمجھتا قیامت اٹھنی ہے (آئے گی)، اور اگر میں پھر (پلٹایا گیا) گیا اپنے رب کی طرف، بیشک مجھ کو ہے اس کے پاس خوبی، سو ہم جتادیں گے منکروں کو، جو انہوں نے کیا ہے اور چکھائیں گے ان کو ایک گاڑھی مار (سخت عذاب)۔

۵۱۔ اور جب ہم نعمت بھیجیں انسان پر، ٹلا جائے (منہ موڑے) اور موڑے اپنی کروٹ (اکڑ جاتا ہے)۔ اور جب لگے اس کو برائی (تکلیف)، تو دعائیں کرے (لمبی) چوڑی۔ ف

ف8 یہ سب بیان ہے انسان کے نقصان کا نہ سختی میں صبر ہے نہ نرمی میں شکر۔

۵۲۔ تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اگر یہ (قرآن) ہو اللہ کے پاس سے، پھر تم نے اس کو نہ مانا، اور اس سے بہکا کون جو دور چلتا جائے مخالف ہو کر۔

۵۳۔ ہم دکھائیں گے ان کو اپنے نمونے دنیا میں اور آپ اس کی جان (نفس) میں، جب تک کھل جائے ان پر کہ یہ ٹھیک ہے۔ کیا تیرا رب تھوڑا (کافی نہیں) ہے ہر چیز پر گواہ، سنتا ہے؟

۵۴۔ (آگاہ رہو) وہ دھوکے (شک) میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے۔ سنتا ہے! وہ گھیر رہا (احاطہ کئے ہوئے) ہے ہر چیز کو۔ اور کبھی چوک لگے تجھ کو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی

* * *

۴۲۔ الشوریٰ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حا میم۔

۲۔ عین سین قاف۔

۳۔ اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف،
اللہ زبردست حکمت والا۔

۴۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور وہی ہے سب سے اوپر بڑا۔

۵۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں (ان کے شرک کی بناء پر) اوپر سے اور (حالانکہ) فرشتے پاکی بولتے (تسبیح کرتے) ہیں خوبیاں اپنے رب کی، اور گناہ بخشواتے ہیں زمین والوں کے۔ سنتا ہے (آگاہ رہو) وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔ ف

ف8 آسمان پھٹ پڑیں رب کی عظمت کے زور سے یا فرشتوں کے ذکر کی کثرت سے تاثیر ہو اور پھٹ پڑیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آسمانوں میں چار انگشت جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ سر نہیں رکھ رہا سجدے میں۔

۶۔ اور جنہوں نے پکڑے (بنا رکھے) ہیں اس کے سوا رفیق، اللہ کو وہ یاد (نگاہ میں) ہیں۔ اور تجھ پر نہیں ان کا ذمہ،

۷۔ اور اسی طرح اتارا ہم نے تجھ پر قرآن عربی زبان کا، کہ تو ڈر سنائے بڑے گاؤں کو، اور آس پاس والوں کو، اور خبر سنائے جمع ہونے کے دن کی۔ اس میں دھوکا (شک) نہیں۔ (اس روز جانا ہے) ایک فرقہ (گروہ) بہشت میں، اور ایک فرقہ (گروہ) آگ (دوزخ) میں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بڑا گاؤں فرمایا مکہ کو کہ سارے عرب کا مجمع وہاں ہوتا ہے اور ساری دنیا میں گھر اللہ کا وہاں ہے آس پاس اس کے اول عرب بعد اس کے ساری دنیا۔

۸۔ اور اگر چاہتا اللہ، تو سب لوگوں کو کرتا ایک ہی فرقہ۔ پر وہ داخل کرتا ہے جس کو چاہے اپنی مہر (رحمت) میں۔ اور گنہگار جو ہیں، ان کا کوئی نہیں رفیق نہ مددگار۔

۹۔ کیا انہوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے (علاوہ) کام بنانے والے؟ سو اللہ جو ہے، سو وہی ہے کام بنانے والا اور وہی جلاتا (زندہ کرتا) ہے مردے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

۱۰۔ اور جس بات میں پھوٹے (اختلاف کرتے) ہو تم لوگ، کوئی چیز
ہو، اس کی چکوتی (اختیار) ہے اللہ پر حوالہ۔ وہ اللہ ہے رب میرا، اسی
پر مجھ کو بھروسہ، اور اسی کی طرف میری رجوع۔
۱۱۔ (وہی ہے) بنا نکالنے (پیدا کرنے) والا آسمان کا اور زمین کا۔
بنا دیئے تم ہی میں سے جوڑے، اور چوپایوں میں سے جوڑے۔
بکھیرتا (پھیلاتا) ہے تم کو اسی طرح۔ نہیں اس کی طرح کا سا کوئی۔
اور وہی ہے سنتا دیکھتا۔
۱۲اس پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی۔ پھیلا
(کھول) دیتا ہے روزی جس کو چاہے، اور ماپ (نپا تلا) دیتا ہے
(جس کو چاہے)۔ وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔
۱۳۔ راہ ڈال دی تم کو دین میں، وہی جو کہہ دیا تھا نوح کو، اور حکم
(وحی) بھیجا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تیری طرف، اور وہ جو کہہ دیا

ہم نے ابراہیم کو، اور موسیٰ کو، عیسیٰ کو، یہ کہ قائم رکھو دین اور
پھوٹ نہ ڈالو اس میں۔ بھاری پڑتا ہے شریک والوں کو، جس طرف
تو بلاتا ہے ان کو۔ اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے۔ اور راہ
دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع لائے، ف

ف8 اصل دین ہمیشہ ایک ہے اس کو قائم کرنے کے طریق ہر
وقت میں جدا ٹھہرا دیئے ہیں اللہ نے۔

۱۴۔ اور پھوٹ جو ڈالی (فرقوں میں بٹے)، سو سمجھ آ چکے پیچھے، آپس
کی ضد سے۔ اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو نکل گئی ہے تیرے رب
سے، ایک ٹھہرے وعدے تک، تو فیصلہ ہو جاتا ان میں۔ اور جن کو

ہاتھ لگی ہے کتاب ان کے پیچھے، وہ دھوکے میں ہیں اس سے، جو چین نہیں دیتا۔ **ف**

ف8 یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتیں دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ معنی اس طرح یا اس کی طرح اختلاف برا ہے جن معنوں میں خلاف نکلتا ہو اور اگر کئی طرح معنے کہیے جن میں خلاف نہیں نکلتا اس کا منع نہیں۔

۱۵۔ سو تو (اے محمد ﷺ) اسی طرف (لوگوں کو) بلا۔ اور قائم رہ جیسا فرما دیا۔ اور نہ چل ان کے چاؤں (خواہشات) پر۔ اور کہہ، میں یقین

لایا ہر کتاب پر جو اتاری اللہ نے۔ اور مجھ کو حکم ہے انصاف کروں تمہارے بیچ۔ اللہ (ہی) رب ہے ہمارا اور تمہارا۔ ہم کو ملنے ہیں ہمارے کام، اور تم کو تمہارے کام۔ کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں۔ اللہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو اور اسی کی طرف پھر (لوٹ کر) جانا ہے۔ ف

- - -

ف8 پہلی کتاب والوں سے اس طرح کلام کرنی چاہیئے۔

۱٦۔ اور جو لوگ ڈالتے (جھگڑتے) ہیں اللہ کی بات میں، جب خلق (مخلوق) اس کو مان چکی، ان کا جھگڑا ڈگ رہا (باطل) ہے ان کے رب کے ہاں، اور ان پر (اللہ کا) غصہ ہے، اور ان کو سخت مار ہے۔ **ف**

ف8 یہ ان کتاب والوں کو کہا جو سمجھے لوگوں کو بہکاتے ہیں شبہے میں ڈال کر۔

۱۷۔ اللہ وہ ہے جس نے اتاری کتاب سچے دین پر، اور (عدل و انصاف کی) ترازو۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید وہ گھڑی پاس ہو۔ **ف**

ف8 ترازو فرمایا دین حق کو جس میں بات پوری ہے نہ کم نہ زیادہ۔

۱۸۔ شتابی (جلدی) کرتے ہیں اس کی جو یقین نہیں رکھتے اس پر۔ اور جو یقین رکھتے ہیں ان کو اس کا ڈر ہے، اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے۔ سنتا ہے جو لوگ جھگڑتے ہیں اس گھڑی کے آنے میں، وہ بہکے ہیں صریح۔

۱۹۔ اللہ نرمی رکھتا ہے اپنے بندوں پر، روزی دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور وہ ہے زورآور زبردست۔ ف

ف8 جس کو چاہے جتنی چاہے۔

۲۰۔ جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی، بڑھا دیں ہم اس کو اس کی کھیتی۔ اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی، اس کو دیں ہم اس میں سے، اور اس کو نہیں آخرت میں کچھ حصہ۔ **ف**

ف8 دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اس محنت کا فائدہ آخرت میں نہیں۔

۲۱۔ کیا ان کے اور شریک ہیں جو راہ ڈالی ہے انہوں نے ان کے واسطے دین کی جس کا حکم نہیں دیا اللہ نے؟ اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ

کی (طے شدہ)، تو فیصلہ ہو جاتا ان میں۔ اور بیشک جو گنہگار ہیں، ان کو

دکھ کی مار (عذاب) ہے۔ ف

ف8 یعنی فیصلہ کا وعدہ ہے اپنے وقت پر۔

۲۲۔ تو دیکھے (گا) گنہگار ڈرتے ہوں گے اپنی کمائی سے، اور وہ پڑنا
ہے ان پر۔ اور جو یقین لائے، اور بھلے کام کئے باغوں میں ہیں
بہشت کے۔ ان کو (کے لئے) ہے جو چاہیں اپنے رب کے پاس۔
یہی ہے بڑی بزرگی (بڑا فضل)۔
۲۳۔ یہ خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندوں کو جو کرتے ہیں بھلے
کام۔ تو کہہ، میں مانگتا نہیں تم سے اس پر کچھ نیگ (اجر) مگر دوستی

چاہئیے (محبت ہو) ناتے (قرابت داروں) میں۔ اور جو کوئی کمائے گا نیکی، ہم اس کو بڑھا دیں گے اس کی خوبی۔ بیشک اللہ معاف کرتا ہے حق ماننا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی قرآن پہچانے پر نیگ نہیں چاہتا مگر قرابت کی دوستی یعنی میں تمہارا بھائی ہوں ذات کا مجھ سے بدی نہ کرو۔

۲۴۔ کیا کہتے ہیں اس نے باندھا اللہ پر جھوٹ (بہتان اللہ پر)؟ سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔ اور مٹا دے اللہ جھوٹ کو، اور

ثابت کرتا ہے سچ کو اپنی باتوں سے ۔ اس کو معلوم ہے جو دلوں میں

ہے ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ اپنے اوپر کیوں جھوٹ بولنے دے دل کو بند کر دے مضمون نہ آوے جس کو باندھے اور چاہے تو کفر کو مٹا دے بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتوں سے دین ثابت کرتا ہے اس واسطے نبی پر کلام بھیجتا ہے ۔

۲۵ ۔ اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے ، اور معاف کرتا ہے برائیاں ، اور جانتا ہے جو (تم) کرتے ہو ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی نبی پیغام پہنچاتا ہے اور بندوں کو سب معاملت اپنے رب سے ہے۔

۲۶۔ اور دعا سنتا ہے ایمان والوں کی، جو بھلے کام کرتے ہیں، اور بڑھتی (زیادہ) دیتا ہے ان کو اپنے فضل سے۔ اور جو منکر ہیں، ان کو سخت مار ہے۔

۲۷۔ اور اگر پھیلا دے (دیتا) اللہ روزی اپنے بندوں کو تو دھوم (سرکشی) اٹھائیں ملک میں، پر (مگر) اتارتا ماپ کر جتنی چاہتا ہے۔ بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے، دیکھتا۔

۲۸۔ اور وہی ہے جو اتارتا ہے مینہ، پیچھے اس سے کہ آس توڑ چکے، اور پھیلاتا ہے اپنی مہر (رحمت)، اور وہی ہے کام بنانے والا خوبیوں سراہا۔

۲۹۔ اور ایک اس کی نشانی ہے بنانا آسمانوں کا اور زمین کا، اور جتنے بکھیرے ہیں ان میں جانور۔ اور وہ جب چاہے ان سب کو اکھٹا کر سکتا ہے۔

۳۰۔ اور جو پڑے تم پر کوئی سختی، سو بدلہ اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے، اور (گناہ تو) معاف کرتا ہے بہت۔ **ف**

- - -

ف8 یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے گنہگار ہوں یا نیک مگر نبی نہیں داخل اور لڑکے ان کے واسطے کچھ اور ہو گا اور سختی دنیا کی بھی آ گئی اور قبر کی اور آخرت کی۔

۳۱۔ تم تھکانے والے نہیں (اللہ کو) بھاگ کر زمین میں۔ اور کوئی نہیں تم کو اللہ کے سوا کام بنانے والا، نہ مددگار۔

۳۲۔ اور ایک اس کی نشانی ہے چلتے جہاز دریا میں، جیسے پہاڑ۔

۳۳۔ اگر چاہے تھام دے باؤ (ہوا)، پھر رہ جائیں سارے دن ٹھہرے اس کی پیٹھ پر۔ مقرر (بلاشبہ) اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ہر ٹھہرنے (صبر اور شکر کرنے) والے کو جو حق مانے۔

۳۴۔ یا تباہ کر دے ان کو ان کی کمائی سے، اور معاف بھی کرے بہتوں کو۔

۳۵۔ اور جان لیں جو جھگڑتے ہیں ہماری قدرتوں میں۔ کہ نہیں ان کو بھاگنے کی جگہ (جائے پناہ)۔ ف

۔۔۔

ف8 جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہیں اس وقت عاجز رہ جاویں گے۔

۳۶۔ سو جو ملا ہے تم کو کچھ چیز ہو، سو برتنا ہے دنیا کے جیتے۔ اور جو اللہ کے ہاں بہتر ہے اور رہنے والا (یعنی) واسطے ایمان والوں کے جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۳۷۔ اور جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے اور جب

غصہ آئے وہ معاف کرتے ہیں۔

۳۸۔ اور جنہوں نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی (قائم) کی نماز۔ اور

ان کا کام ہے مشورہ سے آپس کے۔ اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے

ہیں۔ ف

- - -

ف8 مشورہ سے کام کرنا پسند ہے دین کا ہو یا دنیا کا۔

۳۹۔ اور وہ لوگ کہ جب ہوئے ان پر چڑھائی تو وہ (مناسب) بدلہ لیتے

ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی کافروں سے جہاد کرتے ہیں۔

۴۰۔ اور برائی کا بدلہ برائی ویسی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے، سو اس کا ثواب ہے اللہ کے ذمے، بیشک اس کو خوش (پسند) نہیں آتے گنہگار۔

۴۱۔ جو کوئی بدلہ لے اپنے ظلم پر سو ان پر بھی نہیں الاہنا (پکڑ)۔

۴۲۔ الاہنا (پکڑ) تو ان پر، جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور دھوم اٹھاتے (زیادتی کرتے) ہیں ملک میں ناحق۔ ان لوگوں کو ہے دکھ کی مار۔

۴۳۔ اور البتہ جس نے سہا اور معاف کیا، بیشک یہ کام ہمت کے ہیں۔

۴۴۔ اور جس کو راہ نہ دے اللہ، تو کوئی نہیں اس کا کام بنانے والا اس کے سوا۔ اور تو دیکھے گنہگاروں کو، جس وقت دیکھیں گے عذاب کہیں گے، کسی طرح پھر (پلٹ) جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ؟

۴۵۔ اور تو دیکھے ان کو سامنے لائے گئے ہیں آگ کے، نِوے (جھکی) آنکھیں ذلّت سے، دیکھتے ہیں چھپی نگاہ سے۔ اور کہتے ہیں جو ایماندار تھے، مقرر ٹوٹے (گھاٹے) والے وہی ہیں، جنہوں نے گنوائی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن۔ سنتا ہے! گنہگار پڑے ہیں سدا کی مار میں۔

۴۶۔ اور کوئی نہ ہوئے ان کے حمایتی جو مدد کرتے ان کی اللہ کے سوا۔ اور جس کو بھٹکائے اللہ اس کو کہیں نہیں راہ۔

۴۷۔ مانو اپنے رب کا حکم، اس سے پہلے کہ آئے ایک دن، جو پھرنا نہیں اللہ کے ہاں سے۔ نہ ملے گا تم کو کوئی بچاؤ اس دن، اور نہ ملے گا الوپ (پوشیدہ) ہو جانا۔

۴۸۔ پھر اگر وہ ٹلا دیں (منہ موڑیں) تو تجھ کو نہیں بھیجا ہم نے ان پر نگہبان۔ تیرا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا۔ اور ہم جب چکھاتے ہیں آدمی کو اپنی طرف سے مہر (رحمت)، اس پر ریجھتا (اتراتا) ہے اور اگر پہنچتی ہے ان کو کچھ برائی، بدلہ اپنی کمائی کا (تو سب احسانوں کو بھول جاتا ہے)، تو (بیشک) انسان بڑا ناشکر ہے۔

۴۹۔ اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ (وہ) پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے۔

۵۰۔ یا ان کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں ۔ اور کرتا ہے جس کو چاہے بانجھ ۔ وہ ہے سب جانتا کر سکتا ۔

۵۱۔ اور کسی آدمی کی حد نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ، مگر اشارے سے یا پردہ کے پیچھے سے ، یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ)، پھر پہنچا دے اس کے حکم سے جو چاہے (بلاشبہ) وہ سب سے اوپر ہے حکمتوں والا۔ ف

- - -

ف8 حضرت موسیٰ سے کلام ہوئے ہیں پردہ کے پیچھے سے ۔

۵۲۔ اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے ۔ تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان ، پر ہم نے رکھی ہے

یہ روشنی، اس سے راہ دیتے ہیں جس کو چاہیں اپنے بندوں میں۔ اور

تو البتہ سجھاتا ہے سیدھی راہ۔

۵۳۔ راہ اللہ کی، جس کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔

سنتا ہے! اللہ ہی تک پہنچ ہے کاموں کی۔ اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف

جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع لائے

* * *

۴۳۔ الزخرف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حٰم۔

۲۔ قسم ہے اس کتاب واضح کی۔

۳۔ ہم نے رکھا اس کو قرآن عربی زبان کا، شاید تم بوجھو (سمجھو)۔

۴۔ اور یہ بڑی کتاب میں ہم پاس ہے اونچا محکم (حکمت سے بھرپور)۔

۵۔ کیا پھیر (چھوڑ) دیں گے ہم تمہاری طرف (بھیجنا) سے یہ سمجھوتی موڑ کر، اس سے کہ تم ہو لوگ جو حد پر نہیں رہتے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں مانتے کیا بھیجنا موقوف کریں گے حکم کا۔

٦۔ اور بہت بھیجے ہیں ہم نے نبی پہلوں میں۔

٧۔ اور نہیں آتا لوگوں کو کوئی پیغام لانے والے جس سے ٹھٹھا (مذاق) نہیں کرتے۔

٨۔ پھر کھپا (ہلاک کر) دیئے ہم نے ان سے سخت زور والے، اور چلی آئی ہے حقیقت (مثال) پہلوں کی۔

۹۔ اور اگر تو ان سے پوچھے، کس نے بنائے آسمان و زمین؟ تو کہیں بنائے اس زبردست خبردار نے۔

۱۰۔ وہی ہے جس نے بنا دی تم کو زمین بچھونا، اور رکھ دیں تم کو اس میں راہیں شاید تم راہ پاؤ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جہاں تک انسان بستے ہیں آپس میں مل سکیں ایک دوسرے تک راہ پاویں۔

۱۱۔ اور جس نے اتارا آسمان سے پانی ماپ کر (خاص مقدار میں)، پھر ابھارا (زندہ کیا) ہم نے اس سے ایک دیس مردہ۔ اسی طرح تم کو نکالیں گے۔

۱۲۔ اور جس نے بنائے سب چیز کے جوڑے، اور بنا دیئے تم کو چوپائے اور کشتی، جس پر سوار ہوتے ہو۔

۱۳۔ تا (کہ) چڑھ بیٹھو اس کی پیٹھ پر، پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان، جب بیٹھ چکو اس پر، اور کہو پاک ذات ہے وہ جس نے بس میں دیا ہمارے یہ، اور ہم نہ تھے اس کے مقابل ہونے والے۔

۱۴۔ اور ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے۔ ف

ف8 اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت ﷺ سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے۔

۱۵۔ اور ٹھہرائی ہے انہوں نے اس کو اولاد اس کے بندوں سے۔ تحقیق (حقیقت میں) انسان بڑا ناشکر ہے صریح (کھلا احسان فراموش)۔

۱۶۔ کیا رکھ لیں اپنی پیدائش میں سے.بیٹیاں اور تم کو دیئے چن کر بیٹے؟

۱۷۔ جب ان میں سے کسی کو خوشخبری ملے اس چیز کی جو رحمٰن پر نام دھرا، سارے دن رہے اس کا منہ سیاہ اور وہ دل میں گھٹ رہا۔

۱۸۔ اور (کیا) ایسا شخص کہ پلتا رہے گہنے (زیورات) میں، اور جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے۔

۱۹۔ اور ٹھہرایا فرشتوں کو جو بندے ہیں رحمٰن کے، عورت۔ کیا دیکھتے تھے ان کا بننا (پیدا ہونا)؟ اب لکھ رکھیں گے ان کی گواہی، اور ان سے پوچھ ہو گی۔ ف

ف8 یہ جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ نہ مرد نہ عورت پر بولی مردانی بولئے۔

۲۰۔ اور کہتے ہیں، اگر چاہتا رحمٰن تو ہم نہ پوجتے ان کو۔ کچھ خبر نہیں ان کو اس کی۔ یہ سب اٹکلیں (گمان) دوڑاتے ہیں۔ ف

ف8 خبر نہیں یعنی یہ تو سچ ہے کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہیں پر اس کا بہتر ہونا نہیں نکلتا اسی نے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی زہر کون کھاتا ہے۔

۲۱۔ کیا ہم نے کوئی کتاب دی ہے ان کو اس سے پہلے؟ سو یہ اس پر مضبوط ہیں۔ ف

ف8 یعنی بہتر ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے۔

۲۲۔ بلکہ کہتے ہیں ہم نے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر، اور ہم انہی کے قدموں پر ہیں راہ پائے۔

۲۳۔ اور اسی طرح بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گاؤں میں، سو کہنے لگے وہاں کے آسودہ لوگ، ہم نے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر، اور ہم انہی کے قدموں پر چلتے ہیں۔

۲۴۔ وہ بولا، اور جو میں لا دوں تم کو اس سے زیادہ سوجھ کی راہ، جس پر تم نے پائے اپنے باپ دادے، تو بھی کہنے لگے، ہم کو تمہارے ہاتھ بھیجا (دین) نہ ماننا۔

۲۵۔ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا، سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا؟

۲۶۔ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو، اور اس کی قوم کو، میں الگ ہوں ان چیزوں سے جن کو پوجتے ہو۔

۲۷۔ مگر جس نے مجھ کو بنایا (پیدا کیا)، سو وہ مجھ کو راہ دے گا۔ ف

۔۔۔

ف8 یہاں یہ قصہ اس پر کہا کہ تمہارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھ کر چھوڑ دی تم بھی وہی کرو۔

۲۸۔ اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد میں، شاید وہ رجوع رہیں۔

۲۹۔ کوئی نہیں! پر میں نے برتنے دیا ان کو، اور ان کے باپ دادوں کو، یہاں تک کہ پہنچا ان کو دین سچا، اور رسول کھول سنانے والا۔

۳۰۔ اور جب پہنچا ان کو سچا دین، کہنے لگے، یہ جادو ہے، اور ہم نہ مانیں گے۔

۳۱۔ اور کہتے ہیں، کیوں نہ اترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیوں

کے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مکہ اور طائف کے کسی سردار پر۔

۳۲۔ کیا وہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی مہر (رحمت)؟ ہم نے بانٹی ہے

ان میں روزی ان کی، دنیا کے جیتے، اور اونچے کیئے درجے ایک کے

ایک سے کہ ٹھہراتا ہے ایک دوسرے کو کمیرا (خدمت گار)۔ اور

تیرے رب کی مہر (رحمت) بہتر ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے (جمع

کرتے) ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 اللہ نے روزی دینا کی توان کی تجویز پر نہیں بانٹی پیغمبری کیونکر دے ان کی تجویز پر۔

۳۳۔ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جائیں ایک (ہی) دین پر، تو ہم دیتے ان کو جو منکر ہیں رحمٰن سے، ان کے گھروں کو چھت روپے (چاندی کی) کے، اور سیڑھیاں جن پر چڑھیں۔

۳۴۔ اور ان کے گھروں کو دروازے اور تخت، جن پر لگ (تکیہ لگا کر) بیٹھیں۔

۳۵۔ اور سونے کے۔ اور یہ سب کچھ نہیں، مگر برتنا دنیا کے جیتے۔ اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہاں انہیں کو ہے جو ڈرر کھیں۔ **ف**

ف8 یعنی کافر کو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو آرام دے آخرت میں تو عذاب ہے دنیا ہی میں آرام ملتا مگر ایسا ہو تو سب وہی کفر پکڑلیں۔

۳۶۔ اور جو کوئی آنکھیں چرائے رحمٰن کی یاد سے، ہم اس پر تعین کریں ایک شیطان پھر وہ رہے اس کا ساتھی۔ **ف**

ف8 یعنی دنیا میں شیطان کے مشورے پر چلتا ہے اور وہاں اس کی صحبت سے پچتاوے گا اس طرح کا شیطان کسی کو جن ملتا ہے کسی کو آدمی۔

۳۷۔ اور وہ اس کو روکتے ہیں راہ سے، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔

۳۸۔ یہاں تک جب آئے ہم پاس، کہے، کسی طرے مجھ میں اور تجھ میں فرق ہو مشرق مغرب کا سا، کہ تو برا ساتھی ہے۔

۳۹۔ (کہا جائے گا ان سے) اور کچھ فائدہ نہیں تم کو آج کے دن جب تم ظالم ٹھہرے، اس سے کہ تم مار (عذاب) میں شامل ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی کافر کہیں گے خوب ہوا کہ انہوں نے ہم کو عذاب میں ڈلوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اس کو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا۔

۴۰۔ سو کیا تو سنائے گا، بہروں کو؟ یا سجھائے گا اندھوں کو؟ اور صریح غلطی میں بھٹکتوں کو؟

۴۱۔ پھر اگر کبھی ہم تجھ کو لے گئے، تو ہم کو ان سے بدلہ لینا۔

۴۲۔ یا تجھ کو دکھائیں جو ان کو وعدہ دیا ہے تو یہ ہمارے بس میں ہیں۔

۴۳۔ سو تو مضبوط رہ اسی پر، جو تجھ کو حکم آیا۔ تو ہے بیشک سیدھی راہ پر۔

۴۴۔ اور یہ مذکور رہے گا تیرا، اور تیری قوم کا اور آگے (لوگو!) تم سے پوچھ ہوگی۔

۴۵۔ اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے۔ (کیا) کبھی ہم نے رکھے ہیں رحمٰن کے سوا اور حاکم، کہ پوجے جائیں۔ **ف**

ف8 یعنی کسی دین میں شرک روا نہیں رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جس وقت ان کی ارواح سے ملاقات ہو یا ان کے احوال کتابوں سے تحقیق کر۔

۴۶۔ اور ہم نے بھیجا موسیٰ اپنی نشانیاں دے کر، فرعون اور اس کے سرداروں پاس، تو کہا، میں بھیجا ہوں جہان کے صاحب کا۔

۴۷۔ پھر جب لایا ان پاس ہماری نشانیاں وہ تو لگے ان پر ہنسنے۔

۴۸۔ اور جو دکھاتے گئے ہم ان کو نشانی، سو دوسری سے بڑی۔ اور پکڑا ہم نے ان کو تکلیف میں، شاید وہ باز آئیں۔

۴۹۔ اور (جب بھی عذاب آتا) کہنے لگے اے جادوگر! پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھ کو ہم مقرر راہ پر آئیں گے۔

۵۰۔ پھر جب اٹھالی ہم نے ان پر سے تکلیف، تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے۔

۵۱۔ اور پکارا فرعون اپنی قوم میں، بولا، اے قوم میری! بھلا مجھ کو نہیں حکومت مصر کی؟ اور یہ نہریں چلتی ہیں میرے (محل کے) نیچے؟ کیا تم نہیں دیکھتے؟ ف

ف8 اس گردو پیش کے ملکوں میں مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہریں اسی نے بنائی تھی نیل دریا کا پانی اپنے باغ میں لایا کاٹ کر۔

۵۲۔ بھلا میں ہوں بہتر؟ اس شخص سے جس کو عزت نہیں۔ اور

صاف نہیں بول سکتا۔ **ف**

--

ف8 کہا حضرت موسیٰ کو

۵۳۔ پھر کیوں نہ آ پڑے (اتارے) اس پر کنگن سونے کے، یا آتے

اس کے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر۔ **ف**

ف8 وہ آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے مکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا تھا اور اس کے سامنے فوج کھڑی ہوتی تھی پرا باندھ کر۔

۵۴۔ پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اسی کو کہا مانا۔ مقرر وہ تھے لوگ بے حکم۔

۵۵۔ پھر جب ہم کو بھی جھونجھل (غضب) دلائی، تو ہم نے ان سے بدلہ لیا، پھر ڈبو دیا ان سب کو۔

۵۶۔ پھر کر ڈالا ان کو گئے گذرے اور کہاوت (عبرت، مثال) پچھلوں کے واسطے۔

۵۷۔ اور جب کہاوت (مثال) لائیے مریم کے بیٹے کی، تو تبھی قوم تیری لگتے ہیں اس سے چلانے۔ **ف**

ف8 یعنی قرآن میں ان کا ذکر آوے تو اعتراض کرتے ہیں کہ ان کو بھی خلق پوجتے ہیں انہیں کیوں خوبی سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجوں کو برا کہتے ہو۔

۵۸۔ اور کہتے ہیں، ہمارے ٹھاکر (معبود) بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ)؟ یہ نام جو دھرتے ہیں تجھ پر، سب جھگڑنے کو۔ بلکہ یہ لوگ ہیں جھگڑالو۔

۵۹۔ وہ کیا ہے؟ ایک بندہ ہے، کہ ہم نے اس پر فضل کیا اور کھڑا کیا (قدرت کا نمونہ بنایا) بنی اسرائیل کے واسطے۔

٦٠ ۔ اور اگر ہم چاہیں نکالیں تم میں سے فرشتے، رہیں زمین میں تمہاری جگہ ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی عیسیٰؑ میں آثار فرشتوں کے سے تھے اس سے معبود نہیں ہوتا اگر چاہیں تو تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں ۔

٦١ ۔ اور وہ نشان ہے اس گھڑی (قیامت) کا، سو اس میں دھوکا نہ کرو، اور میرا کہا مانو۔ یہ ایک سیدھی راہ ہے ۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت عیسیٰؑ کا آنا نشان ہے قیامت کا ۔

٦٢ ۔ اور (کہیں) نہ روکے تم کو شیطان ۔ وہ تمہارا دشمن ہے صریح (کھلا) ۔

٦٣ ۔ اور جب آیا عیسیٰ نشانیاں لے کر، بولا، میں لایا ہوں تمہارے پاس پکی (دانائی کی) باتیں اور بتانے کو بعضی چیز جس میں تم جھگڑتے تھے، سو ڈرو اللہ سے، اور میرا کہا مانو ۔

٦٤ ۔ بیشک اللہ جو ہے وہی ہے رب میرا اور رب تمہارا ۔ اس کی بندگی کرو، یہ ایک سیدھی راہ ہے ۔

٦٥ ۔ پھر پھٹ گئے فرقے ان کے بیچ سے ۔ سو خرابی ہے گنہگاروں کو، آفت سے دکھ والے دن کی ۔ **ف**

- - -

ف8 یہود ان کے منکر ہوءے اور نصاریٰ قائل ہوئے پھر نصاریٰ پیچھے کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بتاویں کوئی خدا کو تین جگہ کوئی اور کچھ کہیں۔

٦٦۔ اب یہی راہ دیکھتے ہیں اس گھڑی کی، کہ آ کھڑی ہوان پر اچانک اور ان کو خبر نہ ہو۔

٦٧۔ جتنے دوست ہیں اس دن دشمن ہوں گے، مگر جو ہیں ڈر والے (متقی)۔ ف

ف8 اس دن دوست سے دوست بھاگے گا کہ اس کے سبب سے میں نہ پکڑا جاؤں۔

۶۸۔ (ان سے کہا جائے گا) اے بندو میرے! نہ ڈر ہے تم پر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ۔

۶۹۔ (یہ وہ ہیں) جو یقین لائے ہماری باتوں پر اور رہے حکم بردار،

۷۰۔ چلے جاؤ بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں، کہ تمہاری عزت (تمہیں خوش) کریں۔

۷۱۔ لئے پھرتے ہیں ان پاس رکابیاں سونے کی اور آبخورے (کوزے)، اور وہاں ہے جو دل چاہے، اور جس سے آنکھیں آرام پائیں۔ اور تم کو ان میں ہمیشہ رہنا۔

۷۲۔ اور یہ وہی بہشت ہے جو میراث پائی تم نے بدلے ان کاموں کے جو کرتے تھے۔

۷۳۔ تم کو ان میں میوے ہیں بہت ان میں سے کھاتے ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی چن چن کر۔

۷۴۔ البتہ جو گنہگار ہیں، دوزخ کی مار (عذاب) میں ہیں ہمیشہ رہتے۔

۷۵۔ نہ ہلکی ہوئی ہے ان پر اور وہ اسی میں پڑے ہیں ناامید۔

۷۶۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن تھے وہی بے انصاف۔

۷۷۔ اور پکاریں گے (داروغہ جہنم کو) اے مالک! کہیں ہم کو فیصل کر (کام تمام کر) چکے تیرا رب۔ وہ کہے گا، تم کو رہنا ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب دے گا ناامیدی کا فیصل کر چکے، یعنی مار ڈال چکے عذاب کر کر۔

۷۸۔ ہم لائے ہیں تمہارے پاس سچا دین، پر تم بہت لوگ سچی بات سے برا مانتے ہو۔

۷۹۔ کیا انہوں نے ٹھہرائی ہے ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہرا دیں گے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کافروں نے مل کر مشورہ کیا کہ تمہارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب سے جو اس دین میں آوے اس کو مار مار کر الٹا پھیرو اور جو شہر میں اوپری آوے اس کو پہلے سنا دو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھہرایا ان کا خراب کرنا۔

۸۰۔ کیا خیال رکھتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے ان کا بھید اور مشورہ؟ کیوں نہیں (کیوں نہیں) اور ہمارے بھیجے ان کے پاس ہیں لکھتے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہیں ہر کام اس کا لکھتے ہیں۔

۸۱۔ تو کہہ، اگر ہو رحمٰن کی اولاد؛ تو میں سب سے پہلے پوجوں۔

۸۲۔ پاک ذات ہے وہ رب آسمانوں کا اور زمین کا صاحب تخت کا،

ان باتوں سے جو بناتے ہیں۔

۸۳۔ اب چھوڑ دے ان کو بک بک کریں، اور کھیلیں، جب تک ملیں

اپنے اس دن سے، جس کا ان کو وعدہ ہے۔

۸۴۔ اور وہی ہے جس کی بندگی ہے آسمان میں اور اس کی بندگی ہے

زمین میں۔ اور وہی ہے حکمت والا سب جانتا۔

۸۵۔ اور بڑی برکت ہے اس کی، جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور جو ان کے بیچ ہے۔ اور اسی پاس ہے خبر قیامت کی۔ اور اسی تک پھر (لوٹ کر) جاؤ گے۔

۸۶۔ اور اختیار نہیں رکھتے جن کو یہ پکارتے ہیں، سفارش کا، مگر جس نے گواہی دی سچی، اور ان کو خبر تھی (وہ سفارش کر سکتے ہیں)۔ ف

ف8 یعنی اتنی سفارش کر سکتے ہیں کہ جس نے کلمہ اسلام کہا ان کی خبر میں اس کی گواہی دیتے ہیں بغیر کلمہ اسلام کسی کے حق میں نہیں کہہ سکتے سو اتنی سفارش بھی نیک کریں گے۔

۸۷۔ اور اگر تو ان سے پوچھے، کہ ان کو کس نے بنایا؟ تو کہیں گے اللہ
نے، پھر کہاں سے الٹ جاتے (بہکے پھرتے) ہیں۔
۸۸۔ قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب! یہ لوگ ہیں کہ یقین
نہیں لاتے۔ ف

۔۔۔

ف8 اس کی قسم ہے یعنی اس پر رحم کرتا ہے۔

۸۹۔ سو تو مڑ آ ان کی طرف سے، اور کہہ، سلام ہے اب آخر کو
(انجام) معلوم کر لیں گے۔ اور تیرے رب کی مہر (رحمت) بہتر
ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں۔
* * *

۴۴۔ الدخان

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حٰم

۲۔ قسم ہے اس کتاب واضح کی۔

۳۔ ہم نے اس کو اتارا ایک برکت کی رات میں ہم ہیں کہ (ڈر)

سنانے والے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ہمیشہ دستور رہا ہے رات برکت کی شب قدر ہے جیسے

(آیت) ''انا انزلنا'' میں فرمایا۔

۴۔ اسی (رات) میں جدا (فیصلہ) ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا۔ ف

۔۔۔

ف8 جدا ہوتا ہے یعنی لوح محفوظ میں سے جدا کر کر اس کام والوں

کو لکھ دیتے ہیں۔

۵۔ حکم ہو کر ہمارے پاس سے، ہم (ہی) ہیں (پیغمبر) بھیجنے والے۔

ف

- - -

ف8 یعنی فرشتوں کو ہر کام پر۔

٦۔ مِہر (رحمت) ہے تیرے رب کی۔ وہی ہے سنتا جانتا۔

٧۔ رب آسمانوں کا اور زمین کا، اور جو ان کے بیچ ہے۔ اگر تم کو یقین ہے۔

٨۔ کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے، جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے۔ رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادوں کا۔

٩۔ کوئی (ہرگز) نہیں! وہ دھوکے میں ہیں کھیلتے۔

١٠۔ سو تو راہ دیکھ جس دن کو لائے آسمان دھواں صریح۔

١١۔ جو گھیرے لوگوں کو۔ یہ ہے دکھ کی مار (دردناک عذاب)۔

۱۲۔ اے رب کھول (ٹال) دے ہم سے یہ آفت، ہم یقین لاتے ہیں۔

۱۳۔ کہاں (موقع) ملے ان کو (اب) سمجھنا اور آ چکا ان پاس رسول کھول سنانے والا۔

۱۴۔ پھر اس سے پیٹھ پھیری، اور کہنے لگے سکھایا ہے باولا۔ ف

۔۔۔

ف8 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دھوئیں کا مذکور ہے کہ اس وقت سمجھانا کام نہیں آتا قیامت میں یہ دھواں گھیرے گا نیک آدمی کو زکام سا ہوگا اور بد کو سر میں چڑھے گا بیہوش ہو کر گر پڑے گا۔

۱۵۔ ہم کھولتے (ہٹاتے) ہیں عذاب تھوڑے دنوں، تم پھر وہی

کرتے ہو۔ ف

ف8 یعنی عادت یونہی ہے۔

۱۶۔ جس دن پکڑیں گے ہم بڑی پکڑ۔ ہم بدلہ لینے والے ہیں۔ ف

ف8 یعنی آخرت کا عذاب نہیں ٹلتا۔

۱۷۔ اور جانچ چکے ہیں ہم ان سے پہلے، فرعون کی قوم کو، اور آیا ان پاس رسول عزت والا،

۱۸۔ کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے (یعنی بنی اسرائیل) میں

تم پاس آیا ہوں بھیجا (ہوا) معتبر۔ **ف**

ف8 یعنی بنی اسرائیل کو رخصت کرو۔

۱۹۔ اور یہ کہ چڑھے نہ جاؤ (سرکشی نہ کرو) اللہ کے مقابل۔ میں لاتا ہوں تم پاس ایک سند کھلی۔

۲۰۔ اور میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی اس سے کہ

مجھ کو سنگسار کرو۔ ف

ف8 شاید وہ ڈراتے ہوں گے اس سے۔

۲۱۔ اور اگر تم یقین نہیں کرتے مجھ پر تو مجھ سے پرے ہو جاؤ۔ ف

ف8 یعنی اپنی قوم کو لے جاؤں تم راہ نہ روکو۔

۲۲۔ پھر پکارا اپنے رب کو کہ یہ لوگ گنہگار ہیں۔

۲۳۔ پھر لے نکل رات سے میرے بندوں کو، البتہ تمہارا پیچھا کریں گے۔

۲۴۔ اور چھوڑ جا دریا کو تھم رہا۔ البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہیں۔

۲۵۔ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے،

۲۶۔ اور کھیتیاں اور گھر خاصے؟

۲۷۔ اور آرام جس میں تھے باتیں بناتے؟

۲۸۔ اسی طرح (ہوا)۔ اور وہ سب ہاتھ لگایا، ہم نے ایک اور قوم کو،

ف

ف8 یعنی بنی اسرائیل کو جیسے سورۃ شعرا میں ہے معلوم ہوتا ہے فرعون کے غرق ہوئے پیچھے بنی اسرائیل کا دخل ہوا مصر میں۔

۲۹۔ پھر نہ رویا ان پر آسمان اور زمین اور نہ ملی ان کو ڈھیل۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حدیث میں فرمایا مسلمان کے مرنے پر روتا ہے دروازہ آسمان کا جس سے اس کی روزی اترتی اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا۔

۳۰۔ اور ہم نے نکالا بنی اسرائیل کو، وقت کی مار سے۔

۳۱۔ جو فرعون سے تھی۔ بیشک وہ تھا چڑھ (سرکش ہو) رہا، حد سے بڑھنے والا۔

۳۲۔ اور ان (بنی اسرائیل) کو پسند کیا جان بوجھ کر، جہاں کے لوگوں

سے۔ ف

ف8 یعنی اگرچہ ان میں برائیاں بھی معلوم تھیں۔

۳۳۔ اور دیں ان کو نشانیاں، جن میں مدد تھی صریح (کھلی)۔ ف

ف8 یعنی حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے۔

۳۴۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔

۳۵۔ اور کچھ نہیں، ہمارا یہی مرنا ہے پہلا، اور ہم کو پھر اٹھنا نہیں۔

۳٦۔ بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادے، اگر تم سچے ہو۔

۳۷۔ اب یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے ان کو کھپا (ہلاک کر) دیا (بیشک) وہ تھے گنہگار۔ ف

ف8 تبع بادشاہ تھا یمن کا سب قوم اس کی بت پرست اس کو یقین آیا توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سچا دین کونسا بڑی آگ لگائی دو حبر یہود کے توریت بغل میں لے کر اس میں گھس گئے نہ جلے دو بت پرست بت کو بغل میں لے کر چلے جلنے لگے الٹے بھاگے اس کی قوم اس کی دشمن ہوئی آخر خراب ہوئے۔

۳۸۔ اور ہم نے جو بنایا آسمان اور زمین، اور جو ان کے بیچ ہے کھیل
نہیں بنایا۔

۳۹۔ ان کو بنایا ہم نے ٹھیک کام پر، پر بہت لوگ نہیں سمجھتے۔

۴۰۔ تحقیق (بلاشبہ) فیصلے کا دن، وعدے ہے ان سب کا۔

۴۱۔ جس دن کام نہ آئے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ، اور نہ ان کو مدد
پہنچے۔

۴۲۔ مگر جس پر مہر کرے اللہ۔ بیشک وہی ہے زبردست رحم والا۔

۴۳۔ مقرر (بیشک) درخت سیہنڈ کا۔

۴۴۔ کھانا ہے گناہگار کا،

۴۵۔ جیسے پگھلا تانبا۔ کھولتا ہے پیٹوں میں۔

۴۶۔ جیسے پیٹوں میں کھولتا پانی،

۴۷۔ پکڑو اس کو اور دھکیل لے جاؤ بیچوں بیچ دوزخ کے۔

۴۸۔ پھر ڈالو اس کے سر پر جلتے پانی کا عذاب۔

۴۹۔ یہ چکھ۔ تو ہی ہے بڑا عزت والا سردار۔ **ف**

۔۔۔

ف8 وہ آپ کو دنیا میں ایسا ہی سمجھتا تھا۔

۵۰۔ یہ وہی ہے جس میں تم دھوکا رکھتے تھے۔

۵۱۔ بیشک ڈر والے (متقی)، گھر میں ہیں چین کے۔

۵۲۔ باغوں میں اور چشموں میں۔

۵۳۔ پہنتے ہیں پوشاک ریشمی، پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے۔

۵۴۔ (وہاں) اسی طرح (کا حال ہوگا)۔ اور بیاہ دیں ہم نے ان کو گوریاں بڑی آنکھوں والیاں۔

۵۵۔ منگواتے ہیں وہاں میوہ خاطر جمع سے۔

۵۶۔ نہ چکھیں گے وہاں مرنا، مگر جو پہلے مر چکے، اور بچایا ان کو دوزخ کی مار سے۔

۵۷۔ فضل سے تیرے رب کے۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۵۸۔ سو یہ قرآن آسان کیا ہم نے تیری بولی (زبان) میں، شاید وہ یاد رکھیں۔

۵۹۔ اب تو راہ دیکھ، وہ بھی راہ تکتے ہیں۔ سو یہ قرآن آسان کیا ہم نے تیری بولی (زبان) میں، شاید وہ یاد رکھیں

* * *

۴۵۔ الجاثیۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حٰمٓ

۲۔ اتارا کتاب کا ہے اللہ سے، جو زبردست ہے حکمت والا۔

۳۔ بیشک آسمانوں میں اور زمین میں بہت پتے (نشانیاں) ہیں
ماننے والوں کو۔

۴۔ اور تمہارے بنانے میں (بھی) اور جتنے بکھیرتا ہے جانور پتے
(نشانیاں) ہیں ایک لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں۔
۵۔ اور بدلنے میں رات دن کے، اور جو اتاری اللہ نے آسمان سے
(ذریعہ) روزی (بارش) پھر جلایا (زندہ کیا) اس سے زمین کو مر گئے
پیچھے (مردہ ہونے کے بعد)، اور بدلنے (گردش) میں باؤں (ہواؤں)
کے، پتے (نشانیاں) ہیں ایک لوگوں کو جو بوجھتے (عقل رکھتے)
ہیں۔
٦۔ یہ باتیں ہیں اللہ کی، ہم سناتے ہیں تجھ کو ٹھیک۔ پھر کون سی
بات کو، اللہ اور اس کی باتیں چھوڑ کر مانیں گے؟
۷۔ خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار کی۔
۸۔ کہ (جب) سنے باتیں اللہ کی، اس پاس پڑھی جائیں، پھر ضد کرے
غرور سے، جیسے وہ سنی نہیں۔ سو خوشی سنا اس کو ایک دکھ کی مار کی۔

۹۔ اور جب خبر پائے ہماری باتوں میں کسی چیز کی اس کو ٹھہرا دے ٹھٹھا (مذاق)۔ ایسوں کو ذلت کی مار ہے۔

۱۰۔ پرے (سامنے) ان کے دوزخ ہے۔ اور کام نہ آئے گا ان کو جو کمایا تھا کچھ، اور نہ وہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوا رفیق۔ اور ان کو بڑی مار ہے۔

۱۱۔ یہ سوجھا دیا (ہدایت ہے)۔ اور جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں سے، ان کو مار ہے ایک بلا کی دکھ والی۔

۱۲۔ اللہ وہ ہے جس نے بس میں دیا تمہارے دریا کہ چلیں اس میں جہاز اس کے حکم سے، اور تلاش کرو (معاش) اس کے فضل سے، اور شاید تم حق مانو۔

۱۳۔ اور کام لگائے تمہارے جو کچھ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں
سب، اس کی طرف سے۔ اس میں پتے (نشانیاں) ہیں ایک لوگوں
کو، جو دھیان (غور و فکر) کرتے ہیں۔

۱۴۔ کہہ دے ایمان والوں کو، معاف کریں ان کو جو امید نہیں رکھتے
اللہ کے دنوں کی (جو اعمال کے بدلے میں مقرر ہیں)، کہ وہ سزا
دے ان لوگوں کو، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ ف

ف8 معاف کریں یعنی آپ بدلے کا فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ پر چھوڑ
دیں۔

۱۵۔ جس نے بھلا کیا تو اپنے واسطے۔ اور جس نے برا کیا، تو اپنے حق میں۔ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

۱۶۔ اور ہم نے دی ہے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں، اور بزرگی دی ان کو جہان پر۔

۱۷۔ اور دیں ان کو کھلی (واضح) باتیں دین کی، پھر پھوٹ (اختلاف) جو ڈالی تو سمجھ آ چکے پیچھے آپس کی ضد سے۔ تیرا رب چکوتی (فیصلہ) کرے گا ان میں قیامت کے دن، جس بات میں وہ جھگڑتے تھے۔

۱۸۔ پھر تجھ کو رکھا ہم نے ایک رستے پر اس کام کے، سو تو اسی پر چل، اور نہ چل چاؤں (خواہشات) پر نادانوں کے۔

۱۹۔ وہ کام نہ آئیں گے تیرے اللہ کے سامنے کچھ۔ اور بے
انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اللہ رفیق ہے ڈر والوں
(متقیوں) کا۔

۲۰۔ یہ (قرآن) سوجھ (بصیرت) کی باتیں ہیں لوگوں کے واسطے،
اور راہ (ہدایت) کی اور مہر (رحمت) ہے ان لوگوں کو جو یقین لاتے
ہیں۔

۲۱۔ کیا خیال رکھتے ہیں جنھوں نے کمائی ہیں برائیاں کہ ہم کر دیں گے
ان کو برابر ان کے جو یقین لائے اور کیۓ بھلے کام؟ ایک سا ان کا جینا
اور مرنا۔ برے دعوے ہیں جو کرتے ہیں۔

۲۲۔ اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہئیں، اور تا (کہ)
بدلہ پائے ہر کوئی اپنی کمائی کا، اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۲۳۔ بھلا دیکھ تو! جس نے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاؤ (خواہش) کو اور راہ سے کھویا اس کو اللہ نے جانتا بوجھتا، اور مہر کی اس کے کان پر اور دل پر، اور ڈالی اس کی آنکھ پر اندھیری۔ پھر کون راہ پر لائے اس کو اللہ کے سوا؟ کیا تم سوچ نہیں کرتے؟

۲۴۔ اور کہتے ہیں نہیں یہی ہے ہمارا جینا دنیا کا، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور مرتے ہیں ہم سو زمانے سے اور ان کو کچھ خبر نہیں اس کی۔ نری اٹکلیں (گمان) دوڑاتے ہو۔ **ف**

ف8 یعنی زمانہ نام ہیدہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہیں مگر کسی اور چیز کو کہتے ہیں جو معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں تصرف اس کا چلتا ہے

پھر اللہ ہی کو کیوں نہ کہیں ایسے معنی پر حدیث میں آیا کہ دہر اللہ ہے اس کو برا نہ کہیے ۔

۲۵ ۔ اور جب سنا ئیے ان کو ہماری آیتیں کھلی اور جھگڑا نہیں ان کو مگر یہی کہتے ہیں ، لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو ۔

۲٦ ۔ تو کہہ ، اللہ جلاتا ہے تم کو ، پھر مارے گا تم کو ، پھر اکھٹا کرے گا تم کو قیامت کے دن تک ، اس میں کچھ شک نہیں ، پر بہت لوگ نہیں سمجھتے ۔

۲۷ ۔ اور اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۔ اور جس دن اٹھے گی قیامت اس دن خراب ہوں گے جھوٹے ۔

۲۸۔ اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہیں، ہر فرقہ بلاتا جاتا ہے اپنے اپنے دفتر (اعمال نامہ) پر۔ آج بدلہ پاؤ گے جیسا تم کرتے تھے۔

ف

۔۔۔

ف8 زانو پر بیٹھے عاجزی کرنے کو اور دفتر وہی اعمال جو لکھے گئے ہیں۔

۲۹۔ یہ ہمارا دفتر (تحریر) ہے، بولتا ہے تمہارے کام ٹھیک۔ ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے۔

۳۰۔ سو جو یقین لائے ہیں، اور بھلے کام کئے، سو ان کو داخل کرے گا ان کا رب اپنی مہر (رحمت) میں۔ یہ جو ہے یہی صریح مراد ملنی۔

۳۱۔ اور وہ جو منکر ہوئے، کیا تم کو سنائی نہ جاتی تھیں باتیں میری؟ پھر تم نے غرور کیا، اور رہو رہے تم لوگ گناہگار۔

۳۲۔ اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اس گھڑی میں دھوکا نہیں، (تو) تم کہتے ہو، ہم نہیں سمجھتے کیا ہے وہ گھڑی؟ ہم کو آتا ہے تو ایک خیال سا، اور ہم کو یقین نہیں ہوتا۔

۳۳۔ اور کھلیں ان پر برائیاں ان کاموں کی جو کیئے تھے اور الٹ پڑی ان پر جس چیز سے ٹھٹھا (مذاق) کرتے تھے۔

۳۴۔ اور حکم ہوا، کہ آج ہم تم کو بھلائیں گے، جیسے تم نے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا، اور گھر تمہارا دوزخ ہے، اور کوئی نہیں تمہارے مددگار۔ **ف**

ف8 بھلادیں گے یعنی تم پر مہربانی نہ کریں گے۔

۳۵۔ یہ تم پر اس واسطے کہ تم نے پکڑا اللہ کی باتوں کو ٹھٹھا (مذاق) اور بہکے دنیا کے جینے پر۔ سو آج نہ ان کو نکالنا ہے وہاں سے اور نہ ان سے چاہیں توبہ۔ ف

۔۔۔

ف8 دنیا کے جینے پر بہکے جانا کہ جیسے ہم دنیا میں مسلمان اور کافر مقابل ہیں وہاں بھی ہمارا ایسی زور چلے گا۔

۳۶۔ سو اللہ کو ہے سب خوبی، جو رب ہے آسمانوں کا، اور رب ہے زمین کا، رب سارے جہان کا۔

۳۷۔ اور اسی کو بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔ سو اللہ کو ہے سب خوبی جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا، رب سارے جہان کا

* * *

۴۶۔ الأحقاف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ حٰمٓ

۲۔ اتارا کتاب کا ہے اللہ سے، جو زبردست ہے حکمت والا۔

۳۔ ہم نے جو بنائے آسمان و زمین، اور جو ان کے بیچ ہے، سو ایک کام (حق) پر، اور ایک ٹھہرے وعدے پر (وقت مقرر کیلیئے)۔ اور جو منکر ہیں، ڈر سنایا (انہیں) (پر) نہیں دھیان کرتے۔

۴۔ تو کہہ ، بھلا دیکھو تو! جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا ، دکھاؤ تو مجھ کو انہوں نے کیا بنایا زمین میں یا ان کو کچھ ساجھا (شرکت) ہے آسمانوں (کی تخلیق و تدبیر) میں؟ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی ، یا چلا آتا کوئی علم ، اگر ہو تم سچے۔

۵۔ اور اس سے (زیادہ) بہکا (گمراہ) کون جو پکارے اللہ کے سوا ایسے کو ، کہ نہ پہنچے اس کی پکار کو دن قیامت تک ، اور ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی۔

٦۔ اور جب لوگ جمع ہوں گے وہ (ان کے معبود) ہوں گے ان کے دشمن ، اور ہوں گے ان کے پوجنے سے منکر۔

۷۔ اور جب سنائیے ان کو ہماری باتیں کھلی ، کہتے ہیں منکر سچی بات کو جب ان تک پہنچی ، یہ جادو ہے صریح (کھلا)۔

۸۔ کیا کہتے ہیں یہ بنا لایا (یہ قرآن)؟ تو کہہ، اگر میں یہ بنا لایا ہوں تو تم میرا بھلا نہیں کر سکتے، اللہ کے سامنے کچھ۔ اس کو خوب خبر ہے، جن باتوں میں لگے ہو۔ وہ بس (کافی) ہے حق بتانے والا میرے

تمہارے بیچ۔ اور وہی گناہ بخشتا مہربان۔ **ف**

ف8 یعنی اب بھی باز آؤ تو بخشے جاؤ۔

۹۔ تو کہہ، میں کچھ نیا رسول نہیں آیا، اور مجھ کو معلوم نہیں، کیا ہونا ہے مجھ سے، اور نہ تم سے؟ میں اسی پر چلتا ہوں، جو حکم آتا ہے مجھ کو، اور میرا کام یہی ڈر سنا دینا کھول کر (صاف صاف)۔

۱۰۔ تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اگر یہ ہو اللہ کے ہاں سے اور تم نے اس کو
نہیں مانا، اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی
کتاب کی، پھر وہ یقین لایا، اور تم نے غرور کیا۔ بیشک اللہ راہ نہیں
دیتا گناہگاروں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 مکہ میں کوئی عالم یہود کا آیا تھا کام کو اس سے پوچھا کافروں نے
اس نے بتایا کہ ایک رسول اور کتاب آنی مقرر ہے اس شہر میں اور
یہ وہی لگتا ہے۔

۱۱۔ اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کو، اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اس پر پہلے ہم سے۔ اور جب راہ پر نہیں آئے اس کے بتانے سے، تو یہ اب کہیں گے یہ جھوٹ ہے مدت کا (پرانا)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 مدت کا یعنی ہمیشہ لوگ ایسی باتیں کہا کرتے ہیں۔

۱۲۔ اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہے، راہ ڈالتی اور مہر (رحمت)۔ اور ایک یہ کتاب ہے اس کو سچّا کرتی، عربی زبان میں، کہ ڈر سنائے گناہگاروں کو اور خوشخبری نیکی والوں کو۔

۱۳۔ مقرر (یقیناً) جنھوں نے کہا، رب ہمارا اللہ ہے، پھر ثابت رہے، تو نہ ڈر ہے ان پر، اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

۱۴۔ وہ ہیں بہشت کے لوگ، سدا رہیں گے اس میں۔ بدلہ اس کا جو کرتے تھے۔

۱۵۔ اور ہم نے تقید (تاکید) کیا ہے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کا۔ پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تکلیف سے، اور جنا اس کو تکلیف سے۔ اور حمل میں رہنا اس کا، اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں ہے۔ یہاں تک جب پہنچا اپنی قوت کو، اور پہنچا چالیس برس کو، کہنے (دعا کرنے) لگا اے رب میرے! میری قسمت میں کر، کہ شکر کروں احسان تیرے کا، جو مجھ پر کیا، اور میرے ماں باپ پر، اور یہ کہ کروں نیک کام، جس سے تو راضی ہو، نیک دے مجھ کو اولاد میری۔ میں نے توبہ کی تیری طرف، اور میں ہوں حکم بردار۔ **ف**

ف8 پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے ہیں لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے میں دودھ چھوڑتا ہے اور نو مہینے ہیں حمل کے یہ آیت کسی کے حال کا بیان نہیں حضرت نے ماں باپ کے حق میں دعا نہیں کی، صدیق اکبرؓ چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی کو نہیں یسر ہوئی لیکن باپ اس وقت نہیں مسلمان ہوا تو یہ احوال ہے فرضی یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔

١٦۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جن سے ہم قبول کرتے ہیں بہتر سے بہتر کام جو کئے ہیں، اور معاف کرتے ہیں ہم برائیاں ان کی، (شامل ہوں گے یہ) جنت کے لوگوں میں۔ (یہ) سچا وعدہ (ہے)، جو ان کو ملنا تھا۔

۱۷۔ اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو، میں بیزار ہوں تم سے کیا مجھ کو وعدے دیتے (خوف دلاتے) ہو کہ میں نکالا جاؤں گا قبر سے اور گزر چکی ہیں اتنی سنگتیں (نسلیں) مجھ سے پہلے۔ اور وہ دونوں (ماں باپ) فریاد کرتے ہیں اللہ سے، کہ اے خرابی تیری تو ایمان لا، بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک (سچ) ہے۔ پھر (مگروہ) کہتا ہے یہ سب نقلیں (قصے) ہیں پہلوں کی۔ ف

ف8 یہ اس کا حال ہے جو کافر ہے اور ماں باپ سمجھاتے ہیں ایمان کی بات نہیں سمجھتا،

۱۸ ۔ (یہ) وہ لوگ ہیں، جن پر ثابت ہوئی بات (فیصلہ عذاب کا) شامل (ہو گئے) اور (ان) فرقوں (امتوں) میں جو گذرے ہیں ان سے پہلے جنّوں کے اور آدمیوں کے ۔ بیشک وہ تھے ٹوٹے (خسارے) میں آئے ۔

۱۹ ۔ اور ہر فرقے کے (ایک کے لیے) کئی درجے ہیں، اپنے کئے کاموں (اعمال) سے اور تا (کہ) پورا دے ان کو (بدلہ) کام ان کے (کا)، اور ان پر ظلم نہ ہو گا ۔ ف

ف8 یہ جنت والے بھی کئی درجے ہیں اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے ۔

۲۰۔ اور جس دن لائے جائیں گے منکر آگ کے سرے پر۔ (تو ان سے کہا جائے گا) ضائع کیئے تم نے اپنے مزے (اپنی نعمتیں)، اپنے دنیا کے جیتے، اور ان کو برت (لطف اٹھا) چکے، اب سزا پاؤ گے ذلت کی مار، بدلہ ان کا جو تم غرور کرتے تھے ملک میں ناحق، اور اس کا جو تم بے حکمی کرتے تھے۔ ف

ف8 جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی ان کی نیکیوں کا بدلا اسی دنیا میں مل چکا۔

۲۱۔ اور یاد کر عاد کے بھائی (ہود (علیہ السلام) کو) جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف میں، اور گذر چکے تھے ڈرانے (متنبہ کرنے) والے، آگے

سے (پہلے بھی) اور پیچھے سے (بعد بھی)، کہ بندگی نہ کرو کسی کی اللہ کے سوا۔ میں ڈرتا ہوں تم پر آفت (عذاب) سے، ایک بڑے (ہولناک) دن کی۔ **ف**

ف8 یعنی حضرت ہود نے عاد کو ڈرایا احقاف ایک ضلع ہے یمن میں اس کے معنی ریت تھل۔

۲۲۔ بولے، کیا آیا ہے ہم پاس کہ پھیرے (بہکا دو) ہم کو ہمارے ٹھاکروں (معبودوں) سے؟ سو لے آ ہم پر (وہ عذاب)، جو وعدے (ڈراوا) دیتا ہے، اگر ہے تو سچا۔

۲۳۔ (انہوں نے) کہا، یہ خبر (اس کا علم) تو اللہ ہی کو ہے۔ اور میں پہنچا دیتا (رہا) ہوں جو کچھ دیا میرے ساتھ، لیکن میں دیکھتا ہوں، تم لوگ نادانی کرتے ہو۔

۲۴۔ پھر جب دیکھا اس (عذاب) کو ابر (کی صورت میں) سامنے آیا ان کے نالوں (وادیوں) کے، بولے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا۔ کوئی (ہرگز) نہیں! یہ وہ ہے جس کی تم شتابی (جلدی) کرتے تھے۔ باؤ (ہوا کا طوفان) ہے جس میں دکھ کی مار (عذاب) ہے۔

۲۵۔ اکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے، پھر کل کو رہ گئے، کوئی نظر نہیں آتا سوائے ان کے گھروں کے۔ یوں ہم سزا دیتے ہیں گناہگار لوگوں کو۔

۲۶۔ اور ہم نے مقدور (اختیار) دئیے تھے ان کو، جو تم کو مقدور نہیں دیے، اور ان کو دئیے تھے کان اور آنکھیں، اور دل۔ پھر کام نہ

آئے ان کو کان ان کے، نہ آنکھیں ان کی، نہ دل ان کے، کسی چیز میں، کہ تھے اس پر منکر ہوتے اللہ کی باتوں سے، اور الٹ پڑی ان پر جس بات سے ٹھٹھا (مذاق) کرتے تھے۔ ف

ف8 ان کو دل اور کان اور آنکھ دی تھی یعنی دنیا کے کام میں عقل مند تھے وہ عقل کام نہ آئی۔

۲۷۔ اور ہم کھپا (ہلاک کر) چکے ہیں جتنی تمہارے آپ پاس ہیں بستیاں اور پھر سنائیں ان کو باتیں، شاید وہ پھر آئیں۔

۲۸۔ پھر کیوں نہ مدد (کو) پہنچے ان کی، جن کو پکڑا تھا اللہ سے ورے (قریب) درجہ پانے کو پوجنا؟ کوئی نہیں! گم ہوئے ان سے۔ اور یہی جھوٹ تھا ان کا، اور جو باندھتے تھے۔

۲۹۔ اور جب متوجہ کر دیئے ہم نے تیری طرف کتنے لوگ جِنّوں میں سے، سننے لگے قرآن۔ پھر جب پہنچے بولے، چپ رہو۔ پھر جب تمام ہوا (قرآن کی تلاوت)، الٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے۔ **ف**

ف8 حضرت ﷺ نکلے تھے حج کے دنوں میں شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یاروں کے ساتھ اس وقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اس بار حضرت ﷺ سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکہ سے باہر آئے

حضرت اکیلے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورۃ
جن میں ان کی باتیں مفصل ہیں اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب
سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی ان کو سبب معلوم نہ تھا قرآن جب
سنا تو جانا اس کا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے۔

۳۰۔ بولے اے قوم ہماری! ہم نے سنی ایک کتاب، جو اتری ہے
موسیٰ کے بعد، سچا کرتی سب اگلیوں کو، سوجھاتی سچا دین، اور ایک راہ
سیدھی۔ ف

ف8 حضرت سلیمانؑ کے وقت سے توریت ان میں مشہور تھی۔

۳۱۔ اے قوم ہماری! مانو اللہ کے (کی طرف) بلانے والے کو، اور اس پر یقین لاؤ کہ بخشے تم کو کچھ گناہ تمہارے، اور بچائے تم کو ایک دکھ کی مار (عذاب) سے۔

۳۲۔ اور جو کوئی نہ مانے گا اللہ کے بلانے والے کو، تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین میں، اور کوئی نہیں اس کو اس کے سوا مددگار۔ وہ لوگ بھٹکتے ہیں صریح۔ ف

ف8 بھاگ کر زمین میں اوپر سے فرشتے مارتے ہیں تو زمین ہی کو بھاگتے ہیں۔

۳۳۔ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے بنائے آسمان اور زمین، اور نہ تھکا ان کے بنانے میں وہ (کر) سکتا (قادر) ہے کہ جلاوے (زندہ کرے) مردے۔ کیوں نہیں؟ وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

۳۴۔ اور جس دن سامنے لائیے منکروں کو آگ کے۔ (پوچھا جائے گا کیا) اب یہ ٹھیک (حق) نہیں؟ کہیں گے کیوں نہیں (حق ہے)! قسم ہے ہمارے رب کی۔ کہا تو چکھو مار، بدلہ اس کا جو تم منکر ہوتے تھے۔

۳۵۔ سو تو ٹھہرا رہ (صبر کر)، جیسے ٹھہرے (صبر کرتے) رہے ہمت والے رسول، اور شتابی (جلدی) نہ کر ان کے واسطے، یہ لوگ جس دن دیکھیں گے جس چیز کا ان سے وعدے ہے، جیسے ڈھیل نہ پائی تھی، مگر ایک گھڑی دن۔ (یہ قرآن ہے بات کا) پہنچا دینا۔ اب وہی

کھپیں (ہلاک ہوں) گے جو لوگ بے حکم ہیں۔ اور ہم نے تقید (تاکید)

کیا ہے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کا ف

۔۔۔

ف8 ڈھیل نہ پائی تھی دنیا میں یعنی اب تو دیر سمجھتے ہیں کہ عذاب جلد کیوں نہیں آتا اس دن جائیں گے کہ بہت شتاب آیا دنیا میں ہم ایک ہی گھڑی ہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہو گا یہ دستور ہے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔

* * *

۴۷۔ محمد

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ جو لوگ منکر ہوئے، اور روکا اللہ کی راہ سے، کھو (ضائع کر) دیئے اس نے ان کے کیئے (اعمال)۔

۲۔ اور جو یقین لائے، اور کیئے بھلے کام، اور مانا جو اترا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے، ان سے اتاریں ان کی برائیاں اور سنوارا ان کا حال۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پہلے زمانے میں سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اس وقت سب جہان کو ایک حکم ہے اب سچا دین یہی ہے اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی برباد اور گناہ لازم۔

۳۔ یہ اس پر کہ جو منکر ہیں، وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے انہوں نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے۔ یوں بتاتا ہے اللہ لوگوں کو ان کے احوال۔

۴۔ تو جب تم بھڑو منکروں سے تو گردنیں ہیں مارنی۔ یہاں تک جب کٹا وَڈال چکے ان میں، تو مضبوط باندھو قید (قیدیوں کو)، پھر یا احسان کرو پیچھے (اس کے بعد) اور یا چھڑوائی (فدیہ) لو، جب تک رکھ دے لڑائی اپنا راچھ (ختم ہو جائے)۔ یہ سن چکے! اور اگر چاہے اللہ تو بدلہ لے ان سے، پر جانچنے کو تمہارے ایک سے دوسرے کو۔ اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ میں، تو نہ کھو دے (ضائع کرے) گا ان کے کئے (اعمال)۔

۵۔ ان کو راہ دے گا اور سنوارے گا ان کا حال،

۶۔ اور داخل کرے گا ان کو بہشت میں معلوم کروا دی ہے ان کو۔

ف

ف8 جب تک کافروں کا زور نہیں ٹوٹا تب تک قتل ہی چاہیۓ اور جب زور ٹوٹ چکا تب قید بھی کفایت ہے تا ڈر کر مسلمان ہوں یا احسان کر کر چھوڑ دیجیۓ تو ہمیشہ احسان مانیں اور دین کی محبت آوے یا چھڑوائی لے کر چھوڑ دیے تو دو فائدے اب اختلاف ہے کہ کافر قید میں آوے تو اس کو پھر اپنے گھر جانے دیجیۓ یا نہیں اگر چھوڑ دیے تو اس طرح کہ رعیت ہو کر رہے۔

۷۔ اے ایمان والو! اگر تم مدد کرو گے اللہ کی، تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اور جما دے گا تمہارے پاؤں۔ ف

۔۔۔

ف8 اللہ چاہے تو آپ ہی کافروں کو مسلمان کرڈالے پر یہ بھی منظور نہیں جانچنا منظور ہے سو بندے کی طرف سے کمر باندھنی اور اللہ کی طرف سے کام بنانا۔

۸۔ اور جو لوگ منکر ہوئے ان کو لگی ٹھوکر، اور کھو دیئے (ضائع کئے) ان کے کئیے (اعمال)۔

۹۔ یہ اس پر کہ انہوں نے پسند نہ رکھا جو اتارا اللہ نے، پھر اکارت کر دیئے ان کے کئیے (اعمال)۔

۱۰۔ کیا پھرے نہیں ملک (زمین) میں کہ دیکھیں آخر کیسا ہوا ان کا جو پہلے تھے ان سے؟ اکھاڑ مارا اللہ نے ان کو۔ اور منکروں کو ملتی ہیں ایسی چیزیں (نتائج)۔

۱۱۔ یہ اس پر کہ اللہ رفیق ہے ان کا جو یقین لائے، اور جو منکر ہیں ان کا رفیق نہیں کوئی۔

۱۲۔ مقرر اللہ داخل کرے گا ان کو جو یقین لائے اور کیئے بھلے کام، باغوں میں، نیچے بہتی ان کے ندیاں۔ اور جو منکر ہیں، برتتے ہیں اور کھاتے ہیں، جیسا کھائیں ڈھور (جانور)، اور آگ ہے گھر ان کا۔ ف

ف8 جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاویں رفع حاجت کو۔

۱۳۔ اور کتنی تھیں بستیاں، جو زیادہ تھیں زور میں اس تیری بستی سے، جس نے تجھ کو نکالا۔ ہم نے ان کو کھپا (ہلاک کر) دیا، پھر کوئی نہیں ان کا مددگار۔

۱۴۔ بھلا ایک جو چلتا ہے سوجھی راہ پر اپنے رب کی، برابر اس کے جس کو بھلا دکھایا اس کا برا کام؟ اور چلتے ہیں اپنے چاؤں (خواہشات) پر۔

۱۵۔ احوال اس بہشت کا، جو وعدہ ہے ڈر والوں (متقیوں) کو اس میں نہریں ہیں پانی کی، جو بو نہیں کر گیا۔ اور نہریں ہیں دودھ کی، جس کا مزا نہیں پھرا (بدلا)۔ اور نہریں ہیں شراب کی، جس میں مزہ ہے پینے والوں کو۔ اور نہریں ہیں شہد کی، جھاگ اتارا ہوا۔ اور ان کو وہاں سب طرح کے میوے، اور معافی ہے ان کے رب سے۔ برابر اس کے

جو سدا رہتا ہے آگ (جہنم) میں، اور پلایا ہے ان کو کھولتا پانی، تو کاٹ نکلا ان کی آنتیں۔ ف

- - -

ف8 وہاں کی شراب با مزہ ہے جیسے یہاں کی بے مزہ بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار نہریں مقرر ہیں اور بعضوں کو زیادہ۔

١٦۔ اور بعضے ان میں کہ کان رکھتے ہیں تیری طرف۔ یہاں تک کہ جب نکلیں تیرے پاس سے، کہتے ہیں ان کو جن کو علم ملا، کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی؟ یہ وہی ہیں جن کے دل پر مہر رکھی ہے اللہ نے، اور (وہ) چلتے ہیں اپنی چاؤں (خواہشات) پر۔ ف

- - -

ف8 یعنی کند ذہن جن کو نہ سمجھ نہ یاد۔

۱۷۔ اور جو لوگ راہ پر آئے ہیں، ان کو اور بڑھی اس سے سوجھ (ہدایت)، اور ان کو اس سے ملا بچ کر چلنا۔ ف

- - -

ف8 یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گناہوں سے بچ کر چلنے لگے۔

۱۸۔ اب یہی راہ دیکھتے ہیں اس گھڑی (قیامت) کی، کہ آ کھڑی ہو ان پر اچانک۔ کیونکہ آ چکی ہیں اس کی نشانیاں۔ سو کہاں ملے گی ان کو جب وہ آ پہنچی، سمجھ پکڑنی (نصیحت قبول کرنی)۔ ف

۔۔۔

ف8 بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آ چکے اب قیامت ہی رہی باقی۔

۱۹۔ سو تو جان رکھ کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے، اور معافی مانگ اپنے گناہ کو، اور ایمان دار مردوں کو اور عورتوں کو۔ اور اللہ کو معلوم ہے گشت (سرگرمیاں) تمہاری اور گھر (ٹھکانا) تمہارا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جتنے پردوں میں پھرو گے پھر بہشت میں یا دوزخ میں پہنچو گے اپنے گھر میں۔

۲۰۔ اور کہتے ہیں ایمان والے، کیوں نہ اتری ایک سورت (جس میں جہاد کا حکم ہو)؟ پھر جب اتری ایک سورت جانچی ہوئی (واضح احکام والی)، اور ذکر ہوا اس میں لڑائی کا، تو تو دیکھتا ہے جن کے دل میں

روگ ہے، تکتے ہیں تیری طرف، جیسے تکتا ہے کوئی بے ہوش پڑا

مرنے کے وقت۔ سو خرابی ہے ان کی۔ **ف**

ف8 مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافروں کی ایذا سے عاجز ہو کر آرزو کرتے تھے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو جو ہو سکے کر گزرئیے جب حکم آیا جہاد کا تو کچیئے لوگوں پر بھاری پڑا مردے کی طرح بے رونق آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہم کو کاش اس حکم سے معاف رکھیں بیحد خوف میں بھی آنکھ کی رونق نہیں رہتی جیسے مرتے وقت۔

۲۱۔ (اور خوب کام تو) حکم ماننا ہے اور بھلی بات کہنی، پھر جب تاکید
ہو کام (جہاد) کی، تو اگر سچے رہیں اللہ سے، تو ان کا بھلا ہے۔ **ف**

ف8 یعنی حکم شرع نہ ماننے سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیئے پھر
رسول بھی جانتا ہے کہ نامردوں کو کیوں لڑوائیے اور جو بہت ہی تاکید
آپڑی اسی وقت ضرور ہو گا لڑنا نہیں تو لڑنے والے بہت ہیں۔

۲۲۔ پھر تم (منافقوں) سے یہ بھی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو، کہ
خرابی ڈالو ملک میں، اور توڑو اپنے ناتے (رشتے)۔ **ف**

ف8 یعنی آرزو کرتے ہو جہاد کی جان سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم
ہی کو غالب کرے تو فساد نہ کریو۔

۲۳۔ ایسے لوگ وہی ہیں جن کو پھٹکارا اللہ نے، پھر کر دیا ان کو بہرے،
اور اندھی ان کی آنکھیں۔ ف

- - -

ف8 یعنی حکومت کے غرور میں ظلم کرنے لگے پھر کسی کا سمجھایا نہ
سمجھے۔

۲۴۔ کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر لگ رہے ہیں ان
کے قفل (تالے)؟
۲۵۔ جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر، پیچھے اس سے کہ کھل چکی ان پر
راہ (ہدایت)، شیطان نے بنائی ان کے دل میں (یہ راہ) اور دیر کے
وعدے دئیے۔ **ف**

ف8 یعنی منافق قرآن کو نہیں سمجھتے کہ جہاد میں کتنے فائدے ہیں
اور اقرار ایمان سے پھرے جاتے ہیں کہ لڑائی میں نہ جاویں گے تو دیر
تک جیویں گے۔

۲٦۔ یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہا ان سے، جو بیزار ہیں اللہ کے اتارے سے، ہم تمہاری بات بھی مانیں گے بعضے کام میں، اور اللہ جانتا ہے ان کا مشورہ کرنا۔ ف

ف8 منافقوں نے کافروں سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہیں لیکن تم سے نہ لڑیں گے۔

۲۷۔ پھر کیسا (حال) ہوگا جب کہ فرشتے جان نکالیں گے ان کی مارتے جاتے ہیں ان کے منہ پر اور پیٹھ پر۔ ف

ف8 یعنی موت سے کیونکر بچیں گے اور تب نفاق کا مزہ چکھیں گے۔

۲۸۔ یہ اس پر کہ وہ چلے اس راہ جس سے اللہ بیزار، اور نہ پسند کی اس کی خوشی، پھر اس نے اکارت کر دیئے ان کے کیئے (اعمال)۔

۲۹۔ کیا خیال رکھتے ہیں جن کے دل میں روگ ہے، کہ اللہ نہ کھولے گا ان کے جیوں (دلوں) کے بیر (کھوٹ)۔

۳۰۔ اور اگر ہم چاہیں تجھ کو دکھا دیں ان کو، سو پہچان تو چکا ہے تو ان کے چہرے سے، اور آگے پہچان لے گا بات کے ڈھب سے۔ اور اللہ کو معلوم ہیں تمہارے کام۔

۳۱۔ اور البتہ (ہم) تم کو جانچیں گے تا (کہ) معلوم کریں جو تم میں
لڑائی (جہاد کرنے) والے ہیں اور ٹھہرنے (ثابت قدم رہنے)
والے، اور تحقیق کریں تمہاری خبریں (حالات)۔

۳۲۔ جو لوگ منکر ہوئے، اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوئے
رسول سے، پیچھے (پہلے) اس کے کہ کھل چکی ان پر راہ (ہدایت)، نہ
بگاڑیں گے اللہ کا کچھ، اور وہ اکارت (ضائع) کر دے گا ان کے کئے
(اعمال)۔

۳۳۔ اے ایمان والو! حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے، اور
ضائع مت کرو اپنے کئے (اعمال)۔ ف

ف8 یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ میں جب قبول ہے کہ موافق حکم ہو اپنی چاؤ پر کام نہ کر ئیے۔

۳۴۔ جو لوگ منکر ہوئے، اور روکا اللہ کی راہ سے، پھر مر گئے، اور وہ منکر ہی رہے، تو ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ۔

۳۵۔ سو تم بودے (ڈرپوک) نہ ہو جاؤ اور پکارنے لگو صلح اور تم ہی رہو گے اوپر (غالب)۔ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے، اور نقصان نہ دے گا تم کو تمہارے کاموں میں۔ ف

۔۔۔

ف8 محنت سے بھاگ کر صلح نہ چاہیئے اور اگر صلح نظر آوے تو

درست ہے آگے آوے گا سورۃ فتح ہیں۔

۳۶۔ یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہے اور تماشا۔ اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچ

چلو گے، دے گا تم کو تمہارے نیگ (اجر)، اور نہ مانگے گا تم سے

مال تمہارے۔ ف

۔۔۔

ف8 حق تعالیٰ نے ملک فتح کر دیئے مسلمانوں کو زر خرچ کرنا

تھوڑے ہی دنوں پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اس سے سو سو برابر ہاتھ لگا اسی

واسطے فرمایا ہے کہ اللہ کو قرض دو۔

۳۷۔ اگر مانگے تم سے وہ مال پھر تنگ کرے تو (تم) بخیل ہو جاؤ، اور کھول دے تمہارے دل کی خفگیاں (بد نیتیاں)۔

۳۸۔ سنتے ہو تم لوگ! تم کو بلاتے ہیں کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں۔ پھر تم میں کوئی ہے کہ نہیں دیتا۔ اور جو کوئی نہ دے گا، سو نہ دے گا آپ (خود) کو۔ اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج۔ اور اگر تم پھر جاؤ گے، بدل لے گا کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ نہ ہوں گے تمہاری طرح کے۔ اور البتہ (ہم) تم کو جانچیں گے تا (کہ) معلوم کریں جو تم میں لڑائی (جہاد کرنے) والے ہیں اور ٹھہرنے (ثابت قدم رہنے) والے، ف

ف8 تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی یہ نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہے یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہے پھر ایک ایک کے ہزار ہزار پاؤ گے اور اللہ کو کیا پرواہ اور اس کے رسول کو۔

****

۴۸۔ الفتح

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے، صریح فیصلہ۔ ف

۔۔۔

ف8 ہجرت سے چھ برس پر حضرت نے خواب دیکھا کہ مکہ میں گئے ہیں عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہیں ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن کو بھی حج اور عمرے

سے مانع نہ ہوتے تھے اور حرم میں بیر نہ لیتے پندرہ سو آدمی کے
ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کئے شہر سے باہر جا پڑے لڑنے کو
جب حضرت پہنچے قریب جہاں سے مکہ نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی
ہر گز نہ اٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ میں ادب کعبہ کا رکھوں گا
اگرچہ یہ لوگ چڑھ چڑھ بولیں تب اٹھے حضرت مقابلہ چھوڑ کر حدبیہ
کے میدان میں اترے پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھ سے صلح کرو ایک مدت
دم لو اتنے ہم اوروں کو مسلمان کریں پھر چاہو گے مسلمان ہو جیو اور
چاہو گے لڑیو، آخر صلح ہوئی لیکن اس برس عمرہ نہ کرنے دیا اگلے
سال قضا کیا اس صلح کے بعد یہ سورت اتری۔

۲۔ تا (کہ) معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے، اور پورا کرے تجھ پر اپنا احسان اور چلائے تجھ کو سیدھی راہ۔

۳۔ اور مدد کرے تجھ کو اللہ زبردست مدد۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی تجھ کو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہیں بخشے اس میں نڈر کر دینا ہے۔

۴۔ وہی ہے جس نے اتارا چین دل میں ایمان والوں کے، کہ اور
بڑھے ان کو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ کو ہیں لشکر
آسمانوں کے اور زمین کے۔ اور اللہ ہے خبردار حکمت والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی چین سے رسول کے حکم پر رہے ضدیوں کے ساتھ ضد نہ
کرنے لگے اس میں ان کو ایمان کا درجہ بڑھا۔

۵۔ تا (کہ) پہنچائے ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو باغوں میں،
نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں، سدا رہیں ان میں، اور اتارے (دور

کرے) ان سے ان کی برائیاں۔ اور یہ ہے اللہ کے ہاں بڑی مراد

(کامیابی) ملنی۔ ف

۔۔۔

ف8 جو لوگ کہتے ہیں جنت کی طلب نقصان ہے یہاں سے معلوم

ہوا کہ اللہ کے ہاں یہی بڑا کمال ہے۔

٦۔ اور تا (کہ) عذاب کرے دغا باز مردوں کو اور عورتوں کو، اور
شرک والے مردوں کو اور عورتوں کو، جو اٹکلتے (گمان کرتے) ہیں اللہ
پر بری اٹکلیں (گمان)، انہیں پر پڑے پھیر مصیبت کا۔ اور غصے ہوا

اللہ ان پر، اوران کو پھٹکارا، اور رکھا ان کے واسطے دوزخ۔ اور (وہ)

بری جگہ پہنچے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بڑی اٹکلیں یہ کہ مدینے سے چلتے وقت منافق بہانے کر کر بیٹھ

رہے جانا کہ یہ لڑائی میں تباہ ہوں گے وطن سے دور ہیں اور فوج کم

اور دشمن کا دیس اور کافروں نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے

ہیں چاہتے ہیں دغا سے شہر مکہ لے لیں۔

۷۔ اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے۔ اور ہے اللہ

زبردست حکمت والا۔

۸۔ ہم نے (اے محمد ﷺ) تجھ کو بھیجا احوال بتانے والا، اور خوشی اور ڈر سناتا۔

۹۔ تا (کہ) تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب رکھو۔ اور اس کی پاکی بولو صبح اور شام۔

۱۰۔ اور جو لوگ ہاتھ ملاتے (بیعت کرتے) ہیں تجھ سے، وہ ہاتھ ملاتے (بیعت کرتے) ہیں اللہ سے۔ اللہ کا ہاتھ ہے اوپر ان کے ہاتھ کے۔ پھر جو کوئی قول توڑے، سو توڑتا ہے اپنے برے کو۔ اور جو کوئی پورا کرے جس پر اقرار کیا اللہ سے، دے گا اس کو نیگ (اجر) بڑا۔ **ف**

ف8 ہاتھ ملاتے تھے وقت قول کے اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا لڑائیوں میں قول مرتے دم تک نہ بھاگنے کا۔

۱۱۔ اب کہیں گے تجھ کو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالوں میں اور گھروں میں، سو ہمارا گناہ بخشوا۔ کہتے ہیں اپنی زبان سے، جو نہیں ان کے دل میں۔ تو کہہ، کس کا کچھ چلتا ہے (زور) اللہ سے تمہارے واسطے اگر وہ چاہے تم پر تکلیف یا چاہے تم کو فائدہ؟ بلکہ اللہ ہے تمہارے کام سے خبردار۔

۱۲۔ کوئی (ہرگز) نہیں! تم نے خیال کیا، کہ پھر کر نہ آئے گا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی، اور بھلا نظر آیا تمہارے دل میں یہ، اور اٹکل

(گمان) کی تم نے بری اٹکلیں (گمان) اور تم لوگ تھے کھپنے (ہر حال میں ہلاک ہونے) والے۔

۱۳۔ اور جو کوئی یقین نہ لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر تو ہم نے رکھی ہے منکروں کے واسطے دہکتی آگ۔

۱۴۔ اور اللہ کا ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا۔ بخشے جس کو چاہے، اور مار دے جس کو چاہے۔ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔

۱۵۔ اب کہیں گے پیچھے رہ گئے (رہ جانے والے) جب چلو گے غنیمتیں لینے کو چھوڑو (اجازت دو)، ہم چلیں تمہارے ساتھ۔ چاہتے ہیں کہ بدلیں اللہ کا کہا (قول)۔ تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلو گے، یونہی کہہ (فرما) دیا اللہ نے پہلے سے۔ پھر اب کہیں گے، نہیں تم جلتے

(حسد کرتے) ہو ہمارے بھلے سے۔ کوئی (ہرگز) نہیں! پر وہ سمجھتے

نہیں رہے مگر تھوڑا۔ **ف**

ف8 جب مکہ سے پھرے وہاں سے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور ان لوگوں کے سوا کوئی ساتھ نہ چلے مدینے میں تین دن رہ کر ارادہ کیا جو لوگ پہلے سفر میں ڈر کر رہ گئے تھے اس سفر میں لالچ کو تیار ہوئے ان کو اللہ کا منع سنا دیا خیبر میں یہود تھے جو جنگ احزاب میں قوموں کو چڑھا لائے تھے۔

١٦۔ کہہ دے پیچھے رہ گئے گنواروں کو، آگے (عنقریب) تم کو بلائیں گے ایک لوگوں پر، بڑے سخت لڑوئیے (زور آور)، تم ان سے لڑو

گے، یا وہ مسلمان ہوں گے۔ پھر اگر حکم مانو گے، دے گا تم کو اللہ نیگ (اجر) اچھا۔ اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے پہلی بار، مار دے تم کو ایک دکھ کی مار (عذاب)۔ ف

ف8 بڑے بڑے لڑو ئیے حق تعالیٰ فرماتا ہے فارس کے لوگوں کو ان کی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے وہاں سے بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں۔

۱۷۔ اندھے پر تکلیف (حرج) نہیں اور نہ لنگڑے پر تکلیف (حرج)، اور نہ بیمار پر تکلیف (حرج کہ نہ شریک ہوں جنگ میں)۔ اور جو کوئی

حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا اس کو داخل کرے گا باغوں

میں، جن کے نیچے بہتی ندیاں۔ اور جو کوئی پلٹ جائے، اس کو مار دکھ

کی مار (عذاب)۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی جہاد ان معذور لوگوں پر فرض نہیں۔

۱۸۔ اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے، جب ہاتھ ملانے (بیعت کرنے)

لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے، پھر (اللہ نے) جانا جو ان کے جی

میں تھا، پھر اتارا ان پر چین، اور انعام دی ان کو ایک فتح نزدیک، **ف**

- - -

ف8 جب صلح کا جواب و سوال تھا حضرت ﷺ نے بھیجا مکہ میں

حضرت عثمانؓ کو یہاں خبر جھوٹی اڑی کہ ان کو مار ڈالا حضرت نے کہا

اب مجھ کو لڑنا حلال ہوا کہ پہل انہوں نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور

یہ بھی کہ اسی آدمی مکہ کہ لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دو کیلے کو ماریں وہ

سب جیتے پکڑ لیے اس پر جیتے پکڑ لیے اس پر حضرت نے ارادہ کیا

لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ سے قول کرو

کہ مرنے تک کوتاہی نہ کرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا جد بن

قیس اس کے سوا کوئی نہیں رہا وہ بیعت اللہ کے ہاں قبول پڑی اللہ

نے جانا جو ان کے دل میں یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور

انعام دی یہ فتح خیبر اس سے مسلمان آسودہ ہوئے ۔

۱۹۔ اور بہت غنیمتیں، جو ان کو لیں گے۔ اور ہے اللہ زبردست

حکمت والا۔ ف

ف8 یہ بھی انعام میں داخل ہے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت

والا کوئی نہ جاوے گا دوزخ میں۔

۲۰۔ وعدہ دیا ہے تم کو اللہ نے بہت غنیمتوں کا، تم ان کو لوگے، سو

شتاب ملا (فوری فتح) دی تم کو یہ، اور روکے لوگوں کے ہاتھ تم سے۔

اور تا (کہ) ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانوں کے واسطے، اور چلائے

تم کو سیدھی راہ۔ ف

۔۔۔

ف8 روکے لوگوں کے ہاتھ یعنی لڑائی نہ ہونے دی ۔

۲۱۔ اور ایک فتح اور جو تمہارے بس میں نہ آئی، وہ اللہ کے قابو میں

ہے ۔ اور ہے اللہ ہر چیز کر سکتا ۔ ف

۔۔۔

ف8 اس بیعت کے انعام میں فتح خیبر دی اور فتح مکہ جو اس وقت

ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہے ۔

۲۲۔ اور اگر لڑتے تم سے کافر، تو پھیرتے پیٹھ، پھر نہ پائیں گے کوئی حمایتی نہ مددگار۔

۲۳۔ رسم (سنت) پڑی اللہ کی، جو چلی آتی ہے پہلے سے۔ اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی رسم (سنت) بدلتی۔

۲۴۔ اور وہی ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے، اور تمہارے ہاتھ ان سے، بیچ شہر مکہ کے، پیچھے اس کے کہ تمہارے ہاتھ لگا، دئیے وہ۔ اور ہے اللہ جو کرتے ہو دیکھتا۔ **ف**

ف8 وہ اسی آدمی جو پکڑے گئے بیچ شہر مکہ کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہے۔

۲۵۔ وہی ہیں جنھوں نے انکار کیا، اور روکا تم کو ادب والی مسجد سے، اور نیاز کی قربانی کو، بند پڑی (روکا) نہ پہنچے اپنی جگہ تک۔ اور اگر نہ ہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتیں ایمان والیاں، جو تم کو معلوم نہیں، یہ خطرہ کہ ان کو پیس ڈالتے، پھر تم پر خرابی پڑتی بے خبری سے۔ کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی مہر (رحمت) میں جس کو چاہے۔ اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے، تو آفت ڈالتے ہم منکروں کو دکھ کی مار (عذاب)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اس ماجرا میں ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی انہیں سے ہوئی تم باادب رہے انہوں نے عمرے والوں کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی وہ قابل تھے کہ اسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتی مگر بعضے

مسلمان چھپے تھے مرد اور زن اور بعضے ابھی مسلمان ہونے مقدر تھے اس روز کی فتح میں وہ پیسے جاتے آخر دو برس کی صلح میں جتنے مسلمان ہونے تھے سب ہو چکے اور وہ نکلنے والے نکل آئے تب اللہ نے مکہ فتح کروایا۔

۲۶۔ جب رکھی منکروں نے اپنے دل میں پچ (ضد)، نادانی کی ضد، پھر اتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین، اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر، اور لگے (پابند) رکھا ان کو ادب (تقویٰ) کی بات پر، اور یہی تھے اس کے لائق، اور اس کام کے۔ اور رہے (ہے) اللہ ہر چیز سے خبر دار۔ **ف**

ف8 ایک ضد یہ کہ اب کے برس عمرہ نہ کرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے اس کو پھر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آؤ تو تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتھیار کھلے نہ لاؤ حضرت نے یہ سب قبول کرلیا۔

۲۷۔ اللہ نے سچ دکھایا ہے اپنے رسول کو خواب۔ تحقیق (ضرور) تم داخل ہو رہو گے ادب والی مسجد (مسجد الحرام) میں، اگر اللہ نے چاہا چین سے، بال مونڈتے اپنے سروں کے، اور کترتے، بے خطرہ۔ پھر جانا جو تم نہیں جانتے، پھر ٹھہرا دی اس سے ورے (قریب) ایک فتح نزدیک۔

۲۸۔ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ پر، اور سچے دین پر، کہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے۔ اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا۔

ف

ف8 اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہے ہمیشہ۔

۲۹۔ محمد ﷺ رسول اللہ کا۔ اور جو اس کے ساتھ ہیں، زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں، تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدے میں، ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی۔ بانا ان کا (پہچان ان کی) ان کے منہ پر ہے سجدے کے اثر سے۔ یہ کہاوت (مثال)

ہے ان کی توریت میں، اور کہاوت (مثال) ان کی انجیل میں، (اس
طرح) جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا (کونپل)، پھر اس کی کمر مضبوط کی،
پھر موٹا ہوا، پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر، خوش لگتا کھیتی والوں کو تا (کہ)
جلائے ان سے جی کافروں کا، وعدہ دیا ہے اللہ نے، انہیں سے جو
یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام، معافی کا اور بڑے نیگ (اجر)
کا۔ ہم نے (اے محمد ﷺ تجھ کو بھیجا احوال بتانے والا، اور خوشی
اور ڈر سناتا۔ **ف**

ف8 جو تندی اور نرمی اپنی خو ہو وہ سب جگہ برابر چلے اور جو ایمان
سے سنور کر آوے وہ تندی اپنی جگہ اور نرمی اپنی جگہ ان کا بانا یعنی تہجد
کی نمازوں سے صاف نیت سے چہرے پر ان کے نور سے حضرت

کے اصحاب اور لوگوں میں پہچانے پڑتے چہرے کے نور سے اور
کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اس دین پر پھر دو ہوئے پھر
قوت بڑھتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفوں کے اور یہ وعدہ دیا ان
کو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہیں حضرت کے اصحاب سب
ایسے ہی تھے مگر خاتمہ کا اندیشہ رکھا حق تعالیٰ بندوں کو ایسی خوشخبری
نہیں دیتا کہ نڈر ہو جاویں مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہے۔
* * *

۴۹۔ الحجرات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسول سے،

اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اللہ سنتا ہے جانتا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مجلس میں کوئی کچھ پوچھے تو حضرت ﷺ کی راہ دیکھو کہ

کیا فرماویں تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ دے بیٹھو۔

۲۔ اے ایمان والواونچی نہ کرواپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر، اور اس سے نہ بولوکہک کر(آواز بلند کرکے)، جیسے کہکتے (بلند کرتے ہو آوازیں) ہوایک دوسرے پر، کہیں اکارت ہوجائیں تمہارے کیئے، اور تم کوخبر نہ ہو۔ ف

ف8 اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہے کہ مجلس میں شور نہ کروکہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کروادب سے کہک کر نہ بولو۔

۳۔ جو لوگ دبی آواز بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس، وہی ہیں جن کے دل جانچے ہیں اللہ نے ادب کے واسطے ۔ ان کو معافی ہے اور نیگ (اجر) بڑا۔

۴۔ جو لوگ پکارتے ہیں تجھ کو دیوار کے باہر سے، وہ اکثر عقل نہیں رکھتے، **ف**

ف8 بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر میں تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیئے آدمی کی زبانی خبر کرنا۔

۵۔ اور اگر وہ صبر کرتے، جب تک تو نکلتا ان کی طرف، تو ان کو بہتر تھا۔ اور اللہ بخشتا ہے مہربان۔

٦ ۔ اے ایمان والو! اگر آئے تم پاس ایک گنہگار خبر لے کر تو تحقیق کرو، کہیں جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے، پھر کل کو لگو اپنے کیئے پر پچھتانے ۔ ف

۔ ۔ ۔

ف8 ایک شخص کو حضرت ﷺ نے بھیجا ایک قوم پر زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے اس کے استقبال کو اسلام سے پہلے اس قوم میں اور اس کی قوم میں بیر تھا یہ ڈرا کہ میرے مارنے کو نکلے الٹا بھاگا مدینے میں آ کر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت ﷺ ان پر فوج بھیجتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہیں فاسق جس پر بے شرع کام عیاں ہوں ۔

۷۔ اور جان لو، کہ تم میں رسول ہے اللہ کا۔ اگر تمہاری بات مانا کرے بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے، پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی، اور اچھا دکھایا اس کو تمہارے دلوں میں اور برا لگایا تم کو کفر اور گناہ اور بے حکمی۔ وہ لوگ وہی ہیں نیک چال پر۔

۸۔ (یعنی) اللہ کے فضل سے اور احسان سے۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ ف

- - -

ف8 یعنی تمہارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول عمل کرتا ہے اللہ کے حکم پر اسی میں تمہارا بھلا ہے اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کس کی بات پر چلے۔

۹۔ اور اگر دو فرقے مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرادو۔ پھر اگر چڑھا جائے ایک ان میں دوسرے پر، تو لڑو اس چڑھائی والے سے، جب تک پھر آوے (رجوع لائے) اللہ کے حکم پر، پھر اگر پھر (پلٹ) آیا تو ملاپ کراؤ ان میں برابر، اور انصاف کرو۔ بیشک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے۔ **ف**

ف8 یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں تو انصاف سے صلح کرو اور ایک کی طرفداری نہ کرو یہ حکم ہے خانہ جنگی کا جو مسلمان آپس میں لڑ پڑیں۔

۱۰۔ مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں، ملا دو اپنے دو بھائیوں کو۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، شاید تم پر رحم ہو۔

۱۱۔ اے ایمان والو! ٹھٹھا (مذاق) نہ کریں ایک لوگ دوسروں سے، شاید وہ بہتر ہوں ان سے، اور جو عورتیں دوسری عورتوں سے، شاید وہ بہتر ہوں ان سے، اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو، اور نام نہ ڈالو چڑ (برے القاب) ایک دوسرے کی۔ برا نام ہے گنہگاری پیچھے ایمان کے۔ اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہے بے انصاف۔ **ف**

ف8 جہاں کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑ گیا فاسق آگے تھا مومن اس پر عیب لگا یا نہ لگا۔

۱۲۔ اے ایمان والو! بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے۔ مقرر بعض تہمت گناہ ہے، اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا، اور بد نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو۔ بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو، کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو۔ سو گھن آئے تم کو اس سے۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ **ف**

ف8 تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بد کہنا کسی جگہ نہیں بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے یا جہاں اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہ ہو۔

۱۳ ۔ اے آدمیو! ہم نے تم کو بنایا ایک نر اور مادہ سے اور رکھیں
تمہاری ذاتیں اور گوتیں، تا (کہ) آپس کی پہچان ہو۔ مقرر عزت اللہ
کے ہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا۔ اللہ سب جانتا ہے خبر دار۔

ف

ف8 یعنی بڑائیاں ذات کی اور قوم کی عبث ہیں صفت نیک چاہیئے
نری ذات کس کام کی۔

۱۴ ۔ کہتے ہیں گنوار، ہم ایمان لائے ۔ تو کہہ، تم ایمان نہیں لائے، پر
کہو مسلمان ہوئے، اور ابھی نہیں پیٹھا (داخل ہوا) ایمان تمہارے
دلوں میں اور اگر حکم پر چلو گے اللہ کے اور اس کے رسول کے،

کاٹ نہ لے گا تمہارے کاموں میں سے کچھ۔ اللہ بخشتا ہے مہربان۔

ف

۔۔۔

ف8 ایک کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا اس کا مضائقہ نہیں ایک کہتا کہ ہم کو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اس کے آثار کہاں جس کو سچ یقین ہے اس کو دعوے سے ڈر آتا ہے۔

۱۵۔ ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر، پھر شبہ نہ لائے اور لڑائی کی اللہ کی راہ میں، اپنے مال اور جان سے۔ وہ جو ہیں وہی ہیں سچے۔

۱٦ ۔ تو کہہ ، کیا جتاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری؟ اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۔ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اگر سچا دین تم کو ہے تو کہے سے کیا ہوگا جس سے معاملت ہے وہ آپ خبردار ہے ۔

۱۷ ۔ تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوئے ۔ تو کہہ ، مجھ پر احسان نہ رکھو اپنی مسلمانی کا ۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو راہ دی ایمان کی ، اگر سچ کہو ۔ ف

۔۔۔

ف8 جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اپنی تعریف نہیں رب کی تعریف
ہے جس نے کروائی ۔

۱۸ ۔ اللہ جانتا ہے چھپے بھید آسمانوں کے اور زمین کے ۔ اور اللہ
دیکھتا ہے جو کرتے ہو۔ اے ایمان والو! اونچی نہ کرو اپنی آوازیں
نبی کی آواز سے اوپر
* * *

۵۰۔ قٓ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ق قسم ہے اس قرآن بڑی شان والے کی۔

۲۔ بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ آیا ان کے پاس ایک ڈر سنانے والا، ان ہی میں کا (سے)، تو کہنے لگے منکر، یہ تعجب کی چیز ہے۔

۳۔ کیا جب ہم مر گئےَ اور ہو گئےَ مٹی (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے)۔ یہ پھر آنا بہت دور ہے (بعید ہے عقل سے)۔

۴۔ ہم کو معلوم ہے جتنا گھٹاتی ہے زمین ان (کے جسم) میں سے۔

اور ہمارے پاس لکھا ہے جس میں سب یاد ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی سارے مٹی نہیں ہو جاتے جان سلامت ہے۔

۵۔ کوئی (ہرگز) نہیں! پر جھٹلانے لگے ہیں سچے دین کو جب ان تک پہنچا سو وہ پڑ رہے ہیں الجھی بات میں۔

٦۔ کیا نگاہ نہیں کی آسمان کو اپنے اوپر کیسا ہم نے اس کو بنایا؟ اور رونق دی، اور اس میں نہیں کوئی سوراخ۔

۷۔ اور زمین کو پھیلایا، اور ڈالے اس میں بوجھ (لنگر، پہاڑ)، اور اگائی اس میں ہر قسم قسم کی رونق کی چیز۔

۸۔ سوجھانے (سمجھانے) کواور یاد دلانے کو، اس بندے کو جو رجوع رکھے۔

۹۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت کا، پھر اگائے اس سے باغ، اور اناج کٹتے کھیت کا، ف

۔۔۔

ف8 اناج وہی جس کے ساتھ اس کا کھیت بھی کٹ جاوے اور درخت قائم رہتا ہے پھل ٹوٹ کر۔

۱۰۔ اور کھجوریں لمبی، ان کا گابھا (خوشے) ہے تہہ بر تہہ۔

۱۱۔ (یہ سب کچھ کیا) روزی دینے کو بندوں کے، اور جلایا (زندہ کیا) اس (پانی) سے ایک مردہ دیس۔ یوں ہی ہے (قیامت کے روز) نکل کھڑے ہونا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی قبر سے۔

۱۲۔ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم، اور کنویں والے اور ثمود،

۱۳۔ اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی۔

۱۴۔ اور بَن کے رہنے (ایکہ) والے اور تبعّ کی قوم۔ سب نے جھٹلایا رسولوں کو پھر ٹھیک پڑا میرا ڈرکا (دھمکی)۔

۱۵۔ کیا اب ہم تھک گئے پہلی بار بنا کر؟ کوئی (ہرگز) نہیں! ان کو دھوکا ہے ایک نئے بننے (از سر نو پیدا ہونے) میں۔

۱٦۔ اور ہم نے بنایا انسان کو اور جانتے ہیں جو باتیں آتی ہیں اس کے جی (دل) میں، اور ہم اس سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ۔ **ف**

ف8 گردن کی رگ مراد ہے جس میں جان پھرتی ہے دل سے دماغ کٹنے سے موت ہے اللہ اندر سے نزدیک ہے اور رگ آخر باہر ہے جان سے۔

۱۷۔ جب لینے جاتے ہیں دو لینے والے، داہنے بیٹھا اور بائیں بیٹھا

ف

۔۔۔

ف8 جو اس کے منہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا۔

۱۸۔ نہیں بولتا ایک بات جو نہیں اس پاس، ایک راہ دیکھتا تیار۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی لکھنے کو۔

۱۹۔ اور آئی بیہوشی موت کی تحقیق (حقیقت کھولنے کے لیے)۔ یہ وہ ہے جس سے تو ٹل (بھاگ) رہا تھا۔

۲۰۔ اور پھونکا گیا نرسنگا۔ یہ ہے دن ڈر کے (خوف) کا،

۲۱۔ اور آیا ہر ایک جی، اس کے ساتھ ہے ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا۔ ف

ف8 ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہے اور ایک پاس نامہ اعمال ساتھ ہے۔

۲۲۔ تو بے خبر رہا اس دن سے، اب کھول دی ہم نے تجھ پر تیری

اندھیری (پردہ)، اب تیری نگاہ آج تیز ہے۔

۲۳۔ اور بولا اس کے ساتھ والا (فرشتہ)، یہ ہے جو میرے پاس تھا

حاضر۔ **ف**

۔۔۔

ف8 وہ فرشتہ اعمال حاضر کرے گا۔

۲۴۔ ڈالو تم دوزخ میں ہر ناشکر مخالف کو،

۲۵۔ نیکی سے اٹکانے والا، حد سے بڑھنے والا، شبہے نکالتا۔

۲۶۔ جس نے ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اور کوئی پوجنا (معبود)، تو ڈالو اس کو

سخت مار (عذاب) میں۔

۲۷۔ بولا اس کا ساتھی (شیطان)، اے رب ہمارے! میں نے اس کو

شرارت میں نہیں ڈالا، پر یہ تھا بھولا راہ سے دور۔ ف

ف8 یہ ساتھی شیطان ہے آپ کو بے گناہ کیا چاہتا ہے۔

۲۸۔ فرمایا جھگڑا نہ کرو میرے پاس، اور میں بھیج چکا پہلے ہی تم کو

ڈر کا۔

۲۹۔ بدلتی نہیں بات میرے پاس اور میں ظلم نہیں کرتا بندوں پر۔

ف

ف8 بدلتی نہیں بات یعنی کافر بخشا نہیں جاتا۔

۳۰۔ جس دن ہم کہیں دوزخ کو، تو بھر چکی، اور وہ بولے گی کچھ اور بھی ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 دوزخ کا پھیلاؤ اس قدر لوگوں سے نہ بھرے گا۔

۳۱۔ اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈر والوں کے واسطے، دور نہیں۔

۳۲۔ یہ ہے جس کا وعدہ تم کو (سے)، ہر ایک رجوع رہتے یاد رکھنے والے کو۔

۳۳۔ جوڈرا رحمٰن سے بن دیکھے، اور لایا دل جس میں رجوع ہے ۔

۳۴۔ چلے جاؤ اس میں سلامت ۔ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔ ف

- - -

ف8 اس دن جس کو جو ملا سو ہمیشہ ہے اس سے پہلے ایک بات پر ٹھہراؤ نہ تھا۔

۳۵۔ ان کو ہے وہاں جو چاہیں اور ہمارے پاس ہے کچھ زیادہ بھی ۔

ف

- - -

ف8 جو نعمتیں ان کے خیال میں نہیں ۔

۳٦۔ اور کتنی کھپا (ہلاک) کر چکے ہم ان سے پہلے سنگتیں (قومیں)، ان کی قوت زبردست تھی ان سے، پھر لگے کرید (گشت) کرنے شہروں میں۔ کہیں ہے بھاگنے کو ٹھکانا؟

۳۷۔ اس میں سوچنے کی جگہ ہے اس کو جس کے اندر دل ہے، یا لگا دے کان دل لگا کر۔

۳۸۔ اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ ہے چھ دن میں۔ اور ہم کو نہ آئی کچھ ماندگی (تھکان)۔

۳۹۔ سو تو سہتا رہ (صبر کر) جو کہتے ہیں، اور پاکی (تسبیح کر) بول خوبیاں اپنے رب کی، پہلے سورج نکلنے سے اور پہلے ڈوبنے سے، **ف**

ف8 یہ دو وقت یاد کے ہیں دعا اور عبادت بہت قبول ہوتی ہے۔

۴۰۔ اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی (تسبیح کر)، اور پیچھے سجدے کے۔ **ف**

ف8 یعنی نماز کے بعد۔

۴۱۔ اور کان رکھ (سن) جس دن پکارے گا پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے، **ف**

ف8 کہتے ہیں صور پھونکا جاوے گا بیت المقدس کے پتھر پر یا اس کی آواز ہر جگہ نزدیک لگے گی۔

۴۲۔ جس دن سنیں گے چنگھاڑ تحقیق (بالکل ٹھیک ٹھیک)۔ وہ ہے دن نکل پڑنے کا۔

۴۳۔ ہم ہیں جلاتے (زندہ کرتے) اور مارتے ہیں اور ہم تک (ہی) ہے پہنچنا (لوٹنا)۔

۴۴۔ جس دن زمین پھٹ کر نکل پڑیں وہ دوڑتے۔ یہ اکھٹے کرنا ہم کو آسان ہے۔

۴۵۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں، اور نہیں تو ان پر زور (زبردستی) کرنے والا۔ سو تو سمجھا قرآن سے اس کو جو ڈرے میرے

ڈر کے (دھمکی) سے ۔ اور ہم نے بنایا انسان کو اور جانتے ہیں جو

باتیں آتی ہیں اس کے جی میں

* * *

۵۱۔ الذاریات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے (ان) بکھیرنے والیوں (ہواؤں) کی اڑا کر،

۲۔ پھر (ان) اٹھانے والیاں (ہواؤں کی) بوجھ (پانی سے لدے بادلوں) کو،

۳۔ پھر (ان ہواؤں کی) چلنے والیاں نرمی سے،

۴۔ پھر بانٹنے والیاں (بارش) حکم سے، **ف**

ف8 یہ قسم ہے، باؤں کی اول آندھی چلتی ہے کہ غبار اڑتا ہے اور بادل بنتے ہیں پھر ان میں پانی بنتا ہے اس بوجھ کو لیے پھرتیاں ہیں پھر برسنے کے قریب نرم باؤ چلتی ہے پھر ہانک کر اور جگہ کا حصہ وہاں پہنچاتی ہیں موافق حکم کیجے۔

۵۔ بیشک جو وعدہ دیا تم کو سو سچ ہے۔

٦۔ اور بیشک انصاف ہونا ہے۔

۷۔ قسم ہے آسمان جالی دار (جس میں راستے ہیں) کی،

۸۔ تم پڑے رہے ہو ایک جھگڑے کی بات میں۔

۹۔ اس سے باز رہے وہی جو پھیرا گیا (حق سے روگردانی کرے)۔

ف

۔۔۔

ف8 آسمان جالی دار یعنی تارے ہیں اس میں جاں سا اور جھگڑے کی بات آخرت کا جینا جو اس کو نہ مانے وہ درگاہ سے پھیرا گیا۔

۱۰۔ مارے گئے اٹکل (گمان) دوڑانے والے۔

۱۱۔ وہ جو غفلت میں ہیں بھول رہے، ف

۔۔۔

ف8 دین کی بات میں اٹکل دوڑاتے ہیں۔

۱۲۔ پوچھتے ہیں، کب ہے دن انصاف کا؟

۱۳۔ جس دن وہ آگ پر الٹے سیدھے پڑیں گے۔

۱۴۔ (کہا جائے گا) چکھو مزہ اپنی شرارت کا۔ یہ ہے جس کی تم شتابی (جلدی) کرتے تھے۔

۱۵۔ البتہ ڈروالے (متقی) باغوں میں ہیں (اس دن) اور چشموں میں،

۱۶۔ پاتے ہیں جو دیا ان کو ان کے رب نے۔ (بلاشبہ) وہ تھے اس سے پہلے نیکی والے۔

۱۷۔ وہ تھے رات کو تھوڑا سوتے۔

۱۸۔ اور صبح کے وقت معافی مانگتے،

۱۹۔ اوران کے مال میں حصہ تھا مانگنے (والوں) کا اور ہارے

(حاجتمندوں) کا۔ ف

ف8 ہارا وہ جو محتاج ہے اور مانگتا نہیں پھرتا۔

۲۰۔ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کو۔

۲۱۔ اور خود تمہارے اندر (بھی)۔ کیا تم کو سوجھ (سمجھ) نہیں۔

۲۲۔ اور آسمان میں ہے روزی تمہاری اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا۔

ف

ف8 آنے والی جو بات ہے اس کا حکم آسمان ہی سے اترتا ہے۔

۲۳۔ سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کے کی، یہ بات تحقیق

(حقیقت) ہے جیسے کہ تم بولتے (باتیں کرتے) ہو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اپنی بولی میں شبہ نہیں ویسے اس کلام میں شبہ نہیں۔

۲۴۔ کیا پہنچی ہے تم کو بات ابراہیم کے مہمانوں کی، جو عزت والے

تھے؟

۲۵۔ جب اندر آئے اس کے پاس تو بولے، سلام! وہ بولا سلام

ہے، یہ لوگ ہیں اوپرے (اجنبی)۔

۲٦۔ پھر دوڑا اپنے گھر کو، تو لایا ایک بچھڑا گھی میں تلا۔

۲۷۔ پھر (کھانے کیلیئے) ان کے پاس رکھا، کہا کیوں تم کھاتے نہیں؟

۲۸۔ (جب انہوں نے نہ کھایا) پھر جی میں ہڑبڑایا ان کے ڈر سے۔

(وہ) بولے، تو نہ ڈر۔ اور خوشخبری دی اس کو ایک لڑکے ہوشیار کی۔

۲۹۔ پھر (یہ سن کر) سامنے آئی اس کی عورت بولتی، پھر پیٹا اپنا ماتھا،

اور کہا کہیں بڑھیا بانجھ (بچہ جنے گی)؟ ف

ف8 یعنی کیونکر جنے گی۔

۳۰۔ وہ بولے، یوں ہی کہا تیرے رب نے۔ وہ جو ہے وہی ہے حکمت والا خبردار۔

۳۱۔ بولا پھر کیا مطلب (معاملہ) ہے تمہارا؟ اے بھیجے ہوؤ (اللہ کے فرشتو)!

۳۲۔ وہ بولے ہم کو بھیجا ہے ایک لوگوں گنہگار پر،

۳۳۔ کہ چھوڑیں (برسائیں) ان پر پتھر مٹی کے،

۳۴۔ نشان پڑے تیرے رب کے ہاں، بے حد چلنے (حد سے گزرنے) والوں کو۔

۳۵۔ پھر بچا نکالا ہم نے جو تھا وہاں ایمان والا۔

۳۶۔ پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ، سوا ایک گھر کے مسلمانوں کا،

۳۷۔ اور رکھا اس میں نشان ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں دکھ کی مار (عذاب) سے۔

۳۸۔ اور نشانی ہے موسیٰ کے حال میں جب بھیجا ہم نے اس کو فرعون پاس دے کر سند کھلی۔

۳۹۔ پھر اس نے منہ موڑا اپنے زور پر اور بولا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔

۴۰۔ پھر پکڑا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو اور پھینک دیا ان کو دریا میں اور اس میں بڑا الاہنا (برائی، بدنامی)۔

۴۱۔ اور نشانی ہے عاد میں جب بھیجی ہم نے ان پر باؤ (ہوا) بے خبر (برباد کر دینے والی)،

۴۲۔ نہ چھوڑتی کوئی چیز جس پر گزرتی، کہ نہ کر ڈالتی اس کو جیسے چورا (ریزہ ریزہ)۔

۴۳۔ اور نشانی ہے ثمود میں جب کہا ان کو برتو (مزہ لوٹ لو) ایک وقت تک،

۴۴۔ پھر شرارت کرنے لگے اپنے رب کے حکم سے، پھر پکڑا ان کو کڑاکے نے، اور وہ دیکھتے تھے،

۴۵۔ پھر نہ سکے (تھی طاقت) کہ اٹھیں، اور نہ ہوئے کہ بدلہ (بچاؤ کر) لیں۔

۴۶۔ اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے، مقرر وہ تھے لوگ بے حکم۔

۴۷۔ اور آسمان کو بنایا ہم نے ہاتھ کے بل (اپنی قدرت) سے، اور ہم کو سب مقدور ہے۔

۴۸۔ اور زمین کو بچھایا ہم نے، سو کیا خوب بچھانا جانتے ہیں۔

۴۹۔ اور ہر چیز کے بنائے ہم نے جوڑے شاید تم دھیان کرو۔

۵۰۔ سو بھاگو اللہ کی طرف۔ (یقیناً) میں تم کو اس کی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر۔

۵۱۔ اور نہ ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ اور کوئی (معبود) پوجنے کا۔ میں تم کو
اس کی طرف سے ڈر سناتا ہوں کھول کر۔
۵۲۔ اسی طرح ان سے پہلوں کو جو رسول آیا، یہی کہا (انہوں نے) کہ
جادوگر ہے یا دیوانہ۔
۵۳۔ کیا یہی کہہ مرے (وصیت کر گئے) ہیں ایک دوسرے کو، کوئی
(ہرگز) نہیں! یہ لوگ شریر ہیں۔
۵۴۔ سو تو ہٹ آ ان کی طرف سے، اب تجھ پر نہیں الاہنا (کچھ
ملامت)،
۵۵۔ اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو۔
۵۶۔ اور میں نے جو بنائے ہیں جِنّ اور آدمی اپنی بندگی کو،
۵۷۔ میں نہیں چاہتا ہوں ان سے روزینہ (رزق) اور نہیں چاہتا کہ مجھ
کو کھلائیں،

۵۸۔ اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط،

۵۹۔ سو ان گناہگاروں کا بھی ڈول بھرا ہے، جیسے ڈول بھرا ہے ان کے ساتھیوں کا، اب مجھ سے شتابی (جلدی) نہ کریں۔

۶۰۔ سو خرابی ہے منکروں کو، اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ ہے۔ اور میں نے جو بنائے (پیدا کئے) ہیں جن اور آدمی (سو) اپنی بندگی کو

* * *

۵۲۔ الطور

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے طور کی،

۲۔ اور لکھی کتاب کی

۳۔ کشادہ ورق میں، ف

۔۔۔

ف8 شاید لوح محفوظ کو کہا۔

۴۔ اور (قسم ہے) آباد گھر کی، **ف**

ف8 کعبہ کو کہا یا ساتویں آسمان پر کعبہ ہے فرشتوں کے طواف کا۔

۵۔ اور اونچی چھت کی، **ف**

ف8 یعنی آسمان کی۔

٦۔ اور ابلتے (موجزن) دریا کی، ف

۔۔۔

ف8 اوپر ایک دریا ہے۔

۷۔ بیشک عذاب تیرے رب کا (واقع) ہونا ہے۔

۸۔ اس کو کوئی نہیں ہٹانے والا۔

۹۔ (واقع ہوگا) جس دن لرزے آسمان کپکپا کر،

۱۰۔ اور پھریں پہاڑ چل کر۔

۱۱۔ سو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی،

۱۲۔ جو (آج) باتیں بناتے ہیں کھیلتے۔

۱۳۔ جس دن دھکیلے جائیں دوزخ کو دھکیل (دھکے مار) کر۔

۱۴ ۔ (کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ،

۱۵ ۔ اب بھلا یہ جادو ہے ، یا تم کو نہیں سوجھتا ؟

۱۶ ۔ پیٹھو (جاؤ) اس میں ، پھر صبر کرو یا نہ صبر کرو ، تم کو برابر ہے ۔
وہی بدلہ پاؤ گے جو کرتے تھے ۔

۱۷ ۔ جو ڈر والے (متقی) ہیں ، باغوں میں ہیں اور نعمت میں ،

۱۸ ۔ میوے کھاتے ، جو دیئے ان کے رب نے ، اور بچایا ان کے
رب نے دوزخ کی مار (عذاب) سے ۔

۱۹ ۔ کھاؤ اور پیو رچ (مزے) سے ، بدلہ اس کا جو کرتے تھے ،

۲۰ ۔ (وہ) لگے بیٹھے تختوں (مسندوں) پر ، برابر بچھے قطار (قطار اندر
قطار) ۔ اور بیاہ دیں ہم نے ان کو گوریاں ، بڑی آنکھوں والیاں ۔

۲۱۔ جو یقین لائے، اور ان کی راہ چلی ان کی اولاد ایمان سے، پہنچا دیا ہم نے ان تک ان کی اولاد کو، اور گھٹایا نہیں ان سے ان کا کیا کچھ۔ ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا (رہن) ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں نیکوں کا عمل ان کو نہیں بانٹ دیتے پر ان کی خوشی کو ان پر مہر کی اور ان کی راہ پر چلیں تو جیسے اور۔

۲۲۔ اور ریل لگا دئیے (دیے چلے جائیں گے) ہم نے میوے اور گوشت، جس چیز کا جی چاہے۔

۲۳۔ جھپٹتے ہیں وہاں پیالہ، نہ بکنا (بیہودہ بات) ہے اس شراب میں نہ گناہ میں ڈالنا،

۲۴۔ اور پھرتے ہیں ان کے پاس چھوکرے ان کے، گویا وہ موتی ہیں غلاف میں دھرے۔

۲۵۔ اور منہ کیا ایکوں (ایک جیسوں) نے دوسروں کی طرف، آپس میں پوچھتے،

۲۶۔ بولے ہم بھی تھے اپنے گھر میں ڈرتے رہتے،

۲۷۔ پھر احسان کیا اللہ نے ہم پر، اور بچایا ہم کو لوؤں (جھلسا دینے والی ہوا) کے عذاب سے۔ ف

ف8 یعنی دوزخ کی بھاپ بھی نہ لگی۔

۲۸۔ ہم آگے سے (پچھلی زندگی میں) پکارتے تھے اس کو۔ بیشک وہی ہے نیک سلوک رحم والا۔

۲۹۔ (اے پیغمبر!) اب تو سمجھ (نصیحت کرتے رہو) کہ تو اپنے رب کے فضل سے پریوں والا (کاہن) نہیں نہ دیوانہ۔

۳۰۔ کیا کہتے ہیں یہ شاعر ہے، ہم راہ دیکھتے (انتظار کرتے) ہیں اس پر گردش زمانے کی۔

۳۱۔ تو کہہ، تم راہ دیکھو (انتظار کرو)، کہ میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں۔

۳۲۔ کیا ان کی عقلیں یہی سکھاتی ہیں ان کو، یا وہ لوگ شرارت پر ہیں؟

۳۳۔ یا کہتے ہیں کہ یہ بات بنا (قرآن گھڑ) لایا؟ کوئی نہیں! پر ان کو یقین نہیں؟

۳۴۔ پھر چاہئیے لے آئیں کوئی بات (کلام) اسی طرح کی، اگر وہ سچے ہیں۔

۳۵۔ کیا وہ بن گئے (پیدا ہوئے) ہیں آپ ہی آپ یا وہی (خود ہی) ہیں بنانے (خالق) والے؟

۳۶۔ یا انہوں نے بنائے آسمان اور زمین؟ کوئی (ہرگز) نہیں! پر یقین نہیں کرتے۔

۳۷۔ کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے یا وہی داروغے ہیں (ان پر)؟

۳۸۔ کیا ان پاس کوئی سیڑھی ہے۔جس پر سن آتے ہیں؟ تو لے آئے جو سنتا ہے ان میں ایک سند کھلی۔

۳۹۔ کیا اس (اللہ) کے ہاں۔بیٹیاں اور تمہارے ہاں بیٹے؟

۴۰۔ کیا تو مانگتا ہے ان سے کچھ نیگ (اجر)! سو ان پر چٹی کا بوجھ ہے۔

۴۱۔ کیا ان کو خبر ہے بھید (غیب) کی سو وہ لکھ رکھتے ہیں ؟

۴۲۔ کیا چاہتے ہیں کچھ داؤ کرنا ؟ سو جو منکر ہیں ، وہی آتے ہیں داؤ میں ۔

۴۳۔ کیا ان کا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوا ؟ وہ اللہ نرالا (پاک) ہے ان کے شریک بتانے سے ۔

۴۴۔ اور اگر دیکھیں ایک تختہ آسمان سے گرتا ، کہیں یہ بدلی ہے گاڑھی ۔

۴۵۔ سو (اے نبی ﷺ) تو چھوڑ دے ان کو جب تک ملیں اپنے دن سے ، جس میں ان پر کڑاکا (سختی) پڑے گا ۔ ف

ف8 چھوڑ دے ان کو یعنی باتیں بناویں اور کھیلیں ۔

۴۶۔ جس دن کام نہ آئے گا ان کو ان کا داؤ کچھ، اور نہ ان کو مدد پہنچے گی۔

۴۷۔ اور ان گناہگاروں کو ایک مار ہے اس سے ورے (پہلے)، پر وہ بہت لوگ نہیں جانتے۔

۴۸۔ اور تو ٹھہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکھ کے سامنے ہے، اور پاکی بول (تسبیح کر) اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے۔

۴۹۔ اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی، اور پیٹھ دیتے (پلٹتے) وقت تاروں کے۔ اور پاکی بول (تسبیح کر) اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے

* * *

۵۳۔ النجم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ قسم ہے تارے کی جب گرے (غروب ہو)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ڈوبے۔

۲۔ بہکا نہیں تمہارا رفیق، اور بے راہ نہیں چلا،

۳۔ اور نہیں بولتا اپنی چاؤ (خواہش نفس) سے۔

۴۔ یہ تو حکم (وحی) ہے جو پہنچتا ہے۔

۵۔ اس کو سکھایا سخت قوتوں والے نے،

۶۔ زور آور نے۔ پھر سیدھا بیٹھا۔

۷۔ اور وہ تھا اونچے کنارے آسمان کے،

۸۔ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا۔

۹۔ پھر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ، یا اس سے بھی نزدیک۔

۱۰۔ پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر، جو بھیجا۔

۱۱۔ جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا۔

۱۲۔ اب تم کیا اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو اس نے دیکھا؟ **ف**

ف8 حضرت کو اول نبوت میں جبرئیلؑ نظر آئے اپنی اصل صورت پر ایک کرسی پر بیٹھے آسمان ان سے بھر رہا کنارے سے کنارے تک یہ دیکھ کر گھبرائے تو سورۃ مدثر اتری یہ صفتیں شدید القوی ذو مرہ کورت میں جبریل کی کہی ہیں۔

۱۳۔ اور اس کو اس نے دیکھا ہے ایک دوسرے اتارے میں،

۱۴۔ پرلی حد کی بیری (سدرۃ المنتہیٰ) پاس،

۱۵۔ اس پاس ہے بہشت (جنت الماویٰ) رہنے کی۔

۱۶۔ جب چھا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا،

۱۷۔ بہکی نہیں نگاہ، اور حد سے نہیں بڑھی۔

۱۸۔ بیشک دیکھے اپنے رب کے بڑے نمونے۔ ف

- - -

ف8 دوسری بار جبرئیلؑ کو اپنی صورت پر دیکھا معراج کی رات میں آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیری کا وہ حد ہے نیچے اور اوپر میں نیچے کے لوگ اوپر والے نیچے نہیں اترتے اسی کے پاس بہشت کو دیکھا اور اس بیری پر جھاز ہے پروانے سنہرے ایسے خوشرنگ جس کے دیکھے سے دل کھنچا جاوے اور نمونے جو دیکھے وہ اللہ ہی کو خبر ہے۔

۱۹۔ بھلا تم دیکھو تو لات اور عزیٰ،

۲۰۔ اور مناۃ وہ تیسری پچھلی۔

۲۱۔ کیا تم کو بیٹے اور اس کو بیٹیاں؟

۲۲۔ تو تو یہ بانٹا بھونڈا (دھاندلی کی تقسیم)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ نام ہیں بتوں کے کافر کہتے تھے یہ بیٹیاں ہیں اللہ کی ان کی ماں جنوں کی بیٹیاں۔

۲۳۔ یہ سب نام ہیں، جو رکھ لئے تم نے، اور تمہارے باپ دادوں نے اللہ نے نہیں اتاری ان کی کوئی سند۔ نری اٹکل (خواہش) پر چلتے ہیں، اور جو جیوں کے چاؤ (خواہشات نفس) ہیں اور (حالانکہ) پہنچی ان کو ان کے رب سے راہ کی سوجھ۔

۲۴۔ کہیں آدمی کو ملتا ہے جو چاہے۔

۲۵۔ سو اللہ کے ہاتھ ہے پچھلی (آخرت) اور پہلی (دنیا)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بت پوجے سے کیا ملتا ہے ملے وہی جو اللہ دے۔

۲۶۔ اور بہت فرشتے ہیں آسمانوں میں، کام نہیں آتی ان کی سفارش کچھ، مگر جب حکم دے اللہ جس کے واسطے چاہے اور پسند کرے۔

۲۷۔ جو لوگ یقین نہیں رکھتے پچھلے گھر (آخرت) کا، وہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کو نام زنانہ۔

۲۸۔ اور ان کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ نری اٹکل (گمان) پر چلتے ہیں، اور اٹکل (گمان) کام نہ آئے ٹھیک بات میں کچھ۔

۲۹۔ سو تو دھیان نہ کر اس پر جو منہ موڑے ہماری یاد سے، اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا (دنیاوی زندگی)۔

۳۰۔ یہاں ہی تک پہنچی ان کی سمجھ۔ تیرا رب ہی بہتر جانے جو بہکا اس کی راہ سے، اور وہی بہتر جانے، جو آیا راہ پر۔

۳۱۔ اور اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، تا (کہ) وہ بدلہ دیوے برائی والوں کو ان کے کئے کا، اور بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی۔

۳۲۔ جو لوگ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے، مگر کچھ آلودگی۔ بیشک تیرے رب کی بخشش میں سمائی (وسیع مغفرت کرنے والا) ہے۔ وہ تم کو خوب جانتا ہے، جب نکالا تم کو زمین سے، اور جب تم بچے تھے ماں کے پیٹ میں، سو مت بولو اپنی

ستھرائیاں (دعویٰ کرو پاکیزگی کا)۔ وہ بہتر جانے اسے جو (متقی ہے) بچ چلا۔

۳۳۔ بھلا تونے دیکھا وہ جس نے منہ پھیرا (پھر گیا راہ حق سے)

۳۴۔ اور لایا تھوڑا سا اور سخت نکلا۔ ف

ف8 یعنی تھوڑا سا ایمان لانے لگا پھر سخت ہو گیا اس کا دل۔

۳۵۔ کیا اس کے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ دیکھتا ہے۔

۳۶۔ کیا اس کو خبر نہیں پہنچی؟ جو ہے ورقوں (صحیفوں) میں موسیٰ کے

۳۷۔ اور ابراہیم کے، جن نے پورا اتارا، ف

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ کا حق۔

۳۸۔ کہ اٹھاتا نہیں اٹھانے والا بوجھ کسی دوسرے کا،

۳۹۔ اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا (جس کی کوشش کی)،

۴۰۔ اور یہ کہ اس کی کمائی اس کو دکھانی ہے،

۴۱۔ پھر اس کو بدلہ دینا ہے اس کا پورا بدلہ۔

۴۲۔ اور یہ کہ تیرے رب (ہی) تک پہنچنا (ہے آخر کار)،

۴۳۔ اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رلاتا،

۴۴۔ اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا (زندہ کرتا)،

۴۵۔ اور یہ کہ اس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ،

۴۶۔ ایک بوند سے جب ٹپکائے،

۴۷۔ اور یہ کہ اس پر لازم ہے دوسرا (دوبارہ) اٹھانا،

۴۸۔ اور یہ کہ اس نے دولت دی اور پونجی،

۴۹۔ اور یہ کہ وہی ہے رب شعریٰ (ستارہ) کا، ف

ف8 شعریٰ ایک تارا ہے بہت بڑا اس کو بعضے عرب پوجتے تھے۔

۵۰۔ اور یہ کے اس نے کھپا (ہلاک کر) دئیے عاد اگلے،

۵۱۔ اور ثمود، پھر (کچھ) باقی نہ چھوڑا۔

۵۲۔ اور (ہلاک کر دیا) نوح کی قوم اس سے پہلے ۔ وہ تو تھے اور بھی

ظالم اور شریر۔

۵۳۔ اور الٹی بستی کو پٹکا،

۵۴۔ پھر اس پر چھایا جو چھایا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پتھروں کا مینہ ۔

۵۵۔ اب تو کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلائے گا؟

۵۶۔ یہ (محمد ﷺ) ایک ڈر سنانے والا ہے، پہلے سنانے والوں میں کا

(کی طرح)۔

۵۷۔ آ پہنچی آنے والی (گھڑی قیامت کی)،

۵۸۔ کوئی نہیں اس کو اللہ کے سوا کھول دکھانے (ٹالنے والا) والا۔

۵۹۔ کیا تم اس بات سے اچنبھا کرتے ہو؟

۶۰۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں،

۶۱۔ اور تم کھلاڑیاں کرتے (ٹالتے) ہو۔

۶۲۔ سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی۔ (سجدہ) اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا (جس کی کوشش کی)

* * *

۵۴۔ القمر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ پاس آ لگی وہ گھڑی (قیامت کی) اور پھٹ گیا چاند۔

۲۔ اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی (تو) ٹال دیں، اور کہیں کہ یہ جادو ہے (پہلے سے) چلا آتا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع تھے حضرت ﷺ ان کو سمجھاتے تھے انہوں نے مانگی کچھ نشانی حضرت نے کہا دیکھو آسمان کی طرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ان سے مشرق کو آیا ایک مغرب کو جب تک خوب طرح دیکھ لیا پھر آپس میں مل گیا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ آگے سب کچھ یونہی پھٹے گا۔

۳۔ اور جھٹلایا اور چلے اپنی چاؤں (خواہشات) پر، اور ہر کام ٹھہر رہا (پہنچنا) ہے وقت (انجام) پر۔ ف

ف8 یعنی ان کا عذاب بھی ایک وقت آوے گا۔

۴۔ اور پہنچ چکے ہیں ان کو احوال (پچھلی قوموں کے) جتنے میں ڈانٹ
(عبرت) ہو سکتی ہے۔

۵۔ پوری عقل کی بات ہے، پھر کام نہیں کرتے (فائدہ نہیں
اٹھاتے) ڈر سناتے (تنبیہات سے)۔

٦۔ سو تو ہٹ آ ان کی طرف سے، جس دن پکارے پکارنے والا ایک
ان دیکھی چیز کو، ف

ف8 یعنی حساب کو۔

۷۔ نِویں (جھکی، سہمی) آنکھیں، نکل پڑیں قبروں سے جیسے ٹڈی بکھر پڑی (منتشر)۔

۸۔ دوڑتے جائیں پکار پر۔ کہتے منکر یہ دن مشکل آیا۔

۹۔ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم پھر جھوٹا کہا ہمارے بندے کو اور بولے دیوانہ ہے، اور جھڑک لیا۔

۱۰۔ پھر (نوح نے) پکارا اپنے رب کو کہ میں دب (مغلوب ہو) گیا ہوں تو بدلہ لے۔

۱۱۔ پھر ہم نے کھول دیئے دہانے آسمان کے، ریلیے پانی (موسلا دھار بارش) کے۔

۱۲۔ اور بہا دیئے زمین سے چشمے، پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹھہرا رہا تھا،

۱۳۔ اور سوار کیا اس کو ایک تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر،

۱۴۔ بہتی ہماری آنکھوں (نگرانی) کے سامنے، (یہ) بدلہ (تھا) اس کی طرف سے (خاطر) جس کی قدر نہ جانی تھی، ف

ف8 یعنی حضرت نوحؑ۔

۱۵۔ اور اس کو ہم نے رہنے دیا نشان کر، پھر کوئی ہے سوچنے (نصیحت قبول کرنے) والا۔ ف

ف8 یعنی دنیا میں تب سے کشتی رہی یا وہ کشتی رہ گئی جودی پہاڑ پر نظر آتی قرنوں تک اس امت کے لوگوں نے بھی دیکھی۔

۱۶۔ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرکا (تنبیہ) ؟

۱۷۔ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا (نصیحت قبول کرنے) ؟

۱۸۔ جھٹلایا عاد نے، پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرکا (تنبیہ) ؟

۱۹۔ ہم نے بھیجی ان پر باؤ (ہوا) ٹھری (ٹھنڈی) سناٹے کی ایک نحوست کے دن، جو چلی گئی، ف

ف8 یعنی نحوست نہ اٹھی جب تک تمام ہو چکے نحوست کا دن انہیں پر تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو۔

۲۰۔ اکھاڑ مارتی لوگوں کو، جیسے وہ جڑیں کھجور کی ہیں اکھڑی پڑی۔

۲۱۔ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا (تنبیہ)؟

۲۲۔ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا (نصیحت قبول کرنے)؟

۲۳۔ جھٹلائے ثمود نے ڈر سناتے (تنبیہات کو)،

۲۴۔ پھر کہنے لگے، کیا ایک آدمی ہم ہی میں کا اکیلا (جو ہم ہی میں سے ایک ہے) ہم اس کے کہے پر چلیں گے تو ہم غلطی میں پڑے (بہک گئے) اور سودا میں (ہماری مت ماری گئی)۔

۲۵۔ کیا اتری اسی پر سمجھوتی (وحی) ہم سب میں سے؟ کوئی نہیں یہ جھوٹا ہے بڑائی مارتا (شیخی باز)۔

۲۶۔ اب جان لیں گے کل کو، کون ہے جھوٹا بڑائی مارتا (شیخی باز)۔

۲۷۔ ہم بھیجتے ہیں اونٹنی ان کے جانچنے (آزمائش) کو، سو دیکھتا رہ ان کو اور ٹھہرا رہ (صبر کر)،

۲۸۔ اور سنا دے ان کو، کہ پانی بانٹا ہے ان میں ہر (باری والے کو اپنی) باری پر پہنچنا ہے۔ ف

- - -

ف8 اونٹنی جس پانی پر جاتی سب جانور بھاگتے تو اللہ نے باری ٹھہرا دی ایک دن وہ جائے اور ایک دن سب جانور۔

۲۹۔ پھر پکارے اپنے رفیق کو پھر ہاتھ چلایا اور (اونٹنی کو) کاٹا۔ ف

- - -

ف8 ایک بدکار عورت تھی اس کے مواشی بہت تھے اپنے ایک آشنا کو سکھایا اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں۔

۳۰۔ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ادڑکا (تنبیہ)؟

۳۱۔ ہم نے بھیجی ان پر ایک چنگھاڑ، پھر رہ گئے جیسے روندی (کچلی) باڑ کانٹوں کی۔

۳۲۔ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا (نصیحت قبول کرنے)؟

۳۳۔ جھٹلائے لوط کی قوم نے ڈر سناتے (تنبیہات)۔

۳۴۔ ہم نے بھیجی ان پر باؤ (ہوا) پتھراؤ کی، سوا لوط کے گھر کے ان کو بچا دیا ہم نے پچھلی رات سے (رات کے پچھلے پہر)،

۳۵۔ فضل سے اپنی طرف کے۔ ہم یوں بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حق مانے۔

۳۶۔ اور وہ ڈرا چکا ان کو ہماری پکڑ سے، پھر لگے مسکرانے (شک کرنے) ڈر کا (تنبیہات کا)،

۳۷۔ اور اس (نوح) سے لینے لگے اس کے مہمان، پھر ہم نے مٹا دیں ان کی آنکھیں (اندھا کر دیا)، اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈر کا (تنبیہ)۔

۳۸۔ اور پڑا ان پر صبح کو سویرے عذاب جو ٹھہر رہا (نہ ٹلنے والا) تھا۔

۳۹۔ اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈر کا (تنبیہ)۔

۴۰۔ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے (نصیحت قبول کرنے) والا؟

۴۱۔ اور پہنچے فرعون والوں پاس ڈر کے (تنبیہات)۔

۴۲۔ جھٹلائیں ہماری نشانیاں ساری، پھر پکڑی ہم نے ان کو پکڑ
زبردست کی، قابو میں لے کر،

۴۳۔ اب تم میں جو منکر ہیں (کیا) کچھ بہتر ہیں ان سب سے؟ یا تم کو
فارغ خطی (معافی) لکھی گئی ورقوں (صحیفوں) میں؟

۴۴۔ کیا کہتے ہیں ہم سب کا میل (جتھا، اکھٹ) ہے بدلہ لینے والے؟

۴۵۔ اب شکست کھالے گا میل (جتھا، اکھٹ)، اور بھاگیں گے پیٹھ
دے (پھیر) کر،

۴۶۔ بلکہ وہ گھڑی (قیامت کا دن) ہے ان کے وعدہ کا وقت، اور وہ
گھڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی۔

۴۷۔ جو لوگ گنہگار ہیں، غلطی میں ہیں، اور سودا میں (مت ماری گئی)۔

۴۸۔ جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اوندھے منہ۔ (اور ان سے
کہا جائے گا) چکھو مزہ آگ کا۔

۴۹۔ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے ٹھہرا کر (تقدیر کے مطابق)،
۵۰۔ اور ہمارا کام یہی ایک دم کی بات ہے، جیسے لپک نگاہ کی۔
۵۱۔ اور ہم کھپا (ہلاک کر) چکے ہیں تمہارے ساتھ والوں کو، پھر ہے
کوئی سوڈرنے (نصیحت قبول کرنے) والا؟
۵۲۔ اور جو چیز انہوں نے کی ہے لکھی گئی ورقوں (اعمال ناموں)
میں۔
۵۳۔ اور ہر چھوٹی اور بڑی لکھنے میں آ چکی۔
۵۴۔ جو لوگ ڈر والے (متقی) ہیں، باغوں میں ہیں اور نہروں میں
۵۵۔ بیٹھے سچی بیٹھک میں، نزدیک بادشاہ کے جس کا سب پر قبضہ
ہے۔ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے
(نصیحت قبول کرنے) والا؟

* * *

۵۵۔ الرحمٰن

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ رحمٰن نے

۲۔ سکھایا قرآن،

۳۔ بنایا (پیدا کیا) آدمی،

۴۔ پھر سکھائی اس کو بات (بولنا)،

۵۔ سورج اور چاند (پابند ہیں) کو ایک حساب ہے۔

٦۔ اور جھاڑ (جھاڑیاں) اور درخت لگے ہیں سجدے میں۔

۷۔ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو (توازن قائم کیا)،

۸۔ کہ مت زیادتی کرو ترازو (عدل وانصاف) میں۔

۹۔ اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول۔

۱۰۔ اور زمین کو رکھا واسطے خلق (مخلوق) کے،

۱۱۔ اس میں میوہ (لذیذ پھل) ہے اور کھجوریں، جن کے میوہ پر

غلاف،

۱۲۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہے اور پھول خوشبو۔

۱۳۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں (جن اور

انسان)؟ **ف**

- - - -

ف8 یعنی جن اور انس۔

۱۴۔ بنایا آدمی کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا،

۱۵۔ اور بنایا جان (جن کو) آگ کی ڈیگ (شعلے) سے۔

۱۶۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۱۷۔ مالک دو مشرقوں کا اور مالک دو مغرب کا۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی جاڑے گرمی کی دو مشرقیں ہیں اسی طرح دو مغربیں۔

۱۸۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۱۹۔ چلائے دو دریا بھڑ چلتے (آپس میں ٹکراتے)۔

۲۰۔ (حائل) ان میں ہے ایک پردہ، زیادتی نہیں کرتے۔

۲۱۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۲۲۔ نکلتا ہے ان سے موتی اور موں گا۔

۲۳۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۲۴۔ اور اسی کے ہیں جہاز اونچے کھڑے دریا میں جیسے پہاڑ۔

۲۵۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۲۶۔ جو کوئی ہے زمین پر نبڑنے (فنا ہونے) والا ہے،

۲۷۔ اور رہے گا (باقی) منہ (ذات) تیرے رب کا، بزرگی اور تعظیم

والا۔

۲۸۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۲۹۔ اس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ۔ ہر دن اس کو ایک دھندا ہے ۔

۳۰۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

۳۱۔ ہم فارغ ہوتے ہیں تمہاری طرف (احتساب کے لئے)، اے بوجھل قافلو (زمین کے بوجھو) ۔

۳۲۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

۳۳۔ اے فرقے (گروہ) جِنّوں اور انسانوں کے! اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کناروں سے ، تو نکل بھاگو۔ نہیں نکل سکنے کے بن سند (بغیر زور) ۔

۳۴۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

۳۵۔ چھوٹتے ہیں تم پر شعلے آگ کے صاف اور دھواں ملے ، پھر تم بدلہ نہیں لے سکتے ۔

۳۶۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۳۷۔ پھر جب پھٹ جائے آسمان، تو ہو جائے گلابی، جیسے تیل کی تلچھٹ۔

۳۸۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۳۹۔ پھر اس دن پوچھ نہیں اس کے گناہ کی کسی آدمی سے نہ جِنّ سے۔

۴۰۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۴۱۔ پہچانے پڑیں گے گناہگار اپنے چہرے سے، پھر پکڑا جائے گا ماتھے (پیشانی کے) بال سے اور پاؤں سے۔

۴۲۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۴۳۔ (کہا جائے گا) یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے (تھے) گناہگار،

۴۴۔ پھرتے (چکر لگاتے رہیں گے) ہیں بیچ اس کے، اور کھولتے
پانی کے۔

۴۵۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۴۶۔ اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے، اس کو
ہیں دو باغ (جنتیں)۔

۴۷۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۴۸۔ جن میں بہت سی ٹہنیاں (ڈالیاں)۔

۴۹۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۵۰۔ ان میں دو چشمے بہتے۔

۵۱۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۵۲۔ ان میں ہر میوے کی قسم قسم۔

۵۳۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۵۴۔ لگے بیٹھے بچھونوں پر، جن کے استر تافتہ (ریشم) کے۔ اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا۔

۵۵۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاوٴ گے؟

۵۶۔ ان میں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں، نہیں بیاہا ان کو کسی آدمی نے ان سے پہلے، اور نہ کسی جِنّ نے۔

۵۷۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاوٴ گے؟

۵۸۔ وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا۔

۵۹۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاوٴ گے؟

۶۰۔ اور کیا بدلہ ہے نیکی کا؟ مگر نیکی (اعلیٰ درجے کی جزا)۔ **ف**

۔۔۔۔

ف8 نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب۔

٦١ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

٦٢ ۔ اور ان دو باغ کے سوا اور دو باغ ۔

٦٣ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

٦٤ ۔ گہرے سبز جیسے سیاہ ۔

٦٥ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

٦٦ ۔ ان میں دو چشمے ہیں ابلتے ۔

٦٧ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

٦٨ ۔ ان میں میوہ اور کھجوریں اور انار ۔

٦٩ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

٧٠ ۔ سب باغوں میں نیک عورتیں ہیں خوبصورت ۔

٧١ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ؟

۷۲۔ گوریاں رکی رہتیاں (ٹھہرائی ہوئی) خیموں میں۔

۷۳۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۷۴۔ نہیں بیاہا ان کو کسی آدمی نے ان سے پہلے، نہ کسی جِنّ نے۔

۷۵۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۷۶۔ لگے بیٹھے سبز چاندنیوں (قالینوں) پر اور چھاپے کی خوش طرح (نادر)۔

۷۷۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

۷۸۔ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے تعظیم والا۔ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے تعظیم والا **ف**

ف8 ہر آیت میں نعمت جتائی کوئی آپ نعمت ہے اور کسی کی خبر
دینی نعمت ہے کہ اس سے بچیں۔
* * *

۵۶۔ الواقعہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ جب ہو پڑے (پیش آئے) ہو پڑنے والی (پیش آنے والا واقعہ)،

۲۔ نہیں اس کے ہو پڑنے میں جھوٹ،

۳۔ اتارتی ہے چڑھاتی (تہ وبالا کرنے والا)،

۴۔ جب لرزے زمین کپکپا کر،

۵۔ اور ٹکڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ کر،

٦۔ پھر ہو جائیں گرد اڑتی (مانند غبار)،

۷۔ اور تم ہو جاؤ (گروہ) تین قسم۔

۸۔ پھر داہنے والے، کیسے (خوش نصیب) داہنے والے؟

۹۔ اور بائیں والے؟ کیسے (بد نصیب) بائیں والے؟

۱۰۔ اور اگاڑی (سبقت لے جانے) والے سو اگاڑی (سبقت لے جانے) والے،

۱۱۔ وہ لوگ ہیں پاس والے (مقرب)،

۱۲۔ (رہیں گے) باغوں میں نعمت کے،

۱۳۔ انبوہ (بہت) ہے پہلوں میں،

۱۴۔ اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں، **ف**

ف8 پہلے کہا پہلی امتوں کو اور پچھلے یہ امت یا پہلے پچھلے اسی امت کے یعنی اعلی درجے کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہیں پیچھے کم ہوئے ہیں۔

۱۵۔ بیٹھے ہیں پلنگوں پر، سونے سے بنے،

۱۶۔ تکیے دئیے ان پر، (بیٹھے) ایک دوسرے کے سامنے،

۱۷۔ لئے پھرتے ہیں ان پاس لڑکے سدا رہنے والے۔

۱۸۔ آبخورے (ساغر) اور بتّیاں (صراحی)۔ اور پیالہ (جام) نتھری شراب کا،

۱۹۔ سر نہ دکھے جس سے، اور نہ بکنا (عقل بد کے) لگے،

۲۰۔ اور میوہ جونسا چن (جسے پسند کریں) لیں،

۲۱۔ اور گوشت اڑتے جانوروں کا، جس قسم کو جی چاہے۔

۲۲۔ اور گوریاں (حوریں) بڑی آنکھوں والیاں۔

۲۳۔ کئی برابر (ایسی جیسے) لپٹے موتی کے۔

۲۴۔ بدلہ اس کا جو (اعمال) کرتے تھے۔

۲۵۔ نہیں سنتے وہاں بکنا (بے ہودہ بات) اور نہ جھوٹ لگانا،

۲۶۔ مگر ایک بولنا سلام سلام۔

۲۷۔ اور داہنے والے، کیسے (خوش نصیب) داہنے والے؟

۲۸۔ رہتے (رہیں گے) بیری کے درختوں کانٹے جھاڑے ہوؤں

(بے خار) میں،

۲۹۔ اور کیلے تہہ بر تہہ،

۳۰۔ اور چھاؤں لمبی (دور تک پھیلی ہوئی)،

۳۱۔ اور پانی بہایا (رواں، جاری)،

۳۲۔ اور میوہ بہت،

۳۳۔ نہ ٹوٹا (ختم ہوا) اور نہ روکا (بلا روک ٹوک)، ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس میں سے کچھ ٹوٹ نہیں چکا۔

۳۴۔ پھر بچھونے (نشست گاہیں) اونچے۔

۳۵۔ ہم نے وہ عورتیں اٹھائیں (پیدا کیں) ایک اٹھان پر (نئے سرے سے)،

۳۶۔ پھر کیا (بنایا) ان کو کنواریاں،

۳۷۔ پیار دلاتیاں (عاشق زار) ایک عمر کی (ہم سن)،

۳۸۔ (یہ ہوگا) واسطے داہنے والوں کے۔

۳۹۔ انبوہ ہے (بہت ہوں گے) پہلوں میں

۴۰۔ اورا نبوہ ہے (بہت ہوں گے) پچھلوں میں، ف

۔۔۔

ف8 داہنا اور بایاں یہ کہ کاغذ اعمال کا جس کے داہنے میں آیا وہ بہشتی اور بائیں میں آیا تو دوزخی۔

۴۱۔ اور بائیں والے۔ کیسے (بد نصیب) بائیں والے؟

۴۲۔ آنچ (لو) کی بھاپ (لپٹ) میں، جلتے (کھولتے) پانی میں،

۴۳۔ اور چھاؤں میں دھوئیں کی،

۴۴۔ (جو) نہ ٹھنڈی اور نہ عزت کی (آرام دہ)۔

۴۵۔ وہ لوگ تھے اس سے پہلے آسودہ (خوشحال)،

۴۶۔ اور ضد (اصرار) کرتے اس بڑے گناہ پر،

۴۷۔ اور تھے کہتے کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں، کیا ہم کو پھر اٹھانا ہے؟

۴۸۔ کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی (جو) اگلے (پہلے گزر چکے)؟

۴۹۔ تو کہہ، (بلاشبہ) اگلے اور پچھلے (بھی)،

۵۰۔ سب اکھٹے ہونے ہیں ایک دن مقرر کے وقت پر

۵۱۔ پھر تم جو چاہو، اے بہکو (گمراہ) جھٹلانے والو!

۵۲۔ البتہ کھاؤ گے ایک درخت سیہنڈ (زقّوم) کے سے،

۵۳۔ پھر بھرو گے اس سے پیٹ،

۵۴۔ پھر پیو گے اس پر ایک جلتا (کھولتا) پانی،

۵۵۔ پھر پیو گے جیسے پیئیں اونٹ تون سے (پیاسے)۔

۵۶۔ یہ مہمانی ہے ان کی انصاف کے دن (روز جزا)۔

۵۷۔ ہم (ہی) نے تم کو بنایا (پیدا کیا)، پھر کیوں نہیں سچ مانتے۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی دوسرا بنانا۔

۵۸۔ بھلا دیکھو جو پانی ٹپکاتے (نطفہ ڈالتے) ہو،

۵۹۔ اب تم اس (بچہ) کو بناتے (پیدا کرتے) ہو یا ہم بنانے (پیدا کرنے والے) والے؟

۶۰۔ ہم نے ٹھہرادیا تم میں مرنا، اور ہم ہار (عاجز) نہیں رہے،

۶۱ ۔ اس سے کہ بدل لائیں تمہاری طرح کے اور اٹھا کھڑا (پیدا) کریں تم کو، جہاں (ایسی شکل و صورت) تم نہیں جانتے ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی تم کو اور جہان میں لے جاویں تمہاری جگہ یہاں اور خلقت بساویں ۔

۶۲ ۔ اور جان چکے ہو پہلا اٹھان (پیدائش)، پھر کیوں نہیں یاد (سبق حاصل) کرتے ؟

۶۳ ۔ بھلا دیکھو تو! جو بوتے ہو؟

۶۴ ۔ کیا تم اس کو کرتے (اگاتے) ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کرنے والے ۔

٦۵ ۔ اگر ہم چاہیں کہ کرڈالیں اس کو روندن (بھس)، پھر تم سارے دن رہو باتیں بناتے،

٦٦ ۔ ہم قرضدار رہ گئے (چٹی پڑ گئی)،

٦٧ ۔ بلکہ ہم بد نصیب ہو ئیے،

٦٨ ۔ بھلا دیکھو تو! پانی جو تم پیتے ہو،

٦٩ ۔ کیا تم نے اتارا اس کو بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے ؟

٧٠۔ اگر ہم چاہیں اس کو کردیں کھارا، پھر کیوں نہیں حق مانتے ؟

٧١۔ بھلا دیکھو تو! آگ جو سلگاتے ہو؟

٧٢۔ کیا تم نے اٹھایا (پیدا کیا) اس کا درخت، یا ہم ہیں اٹھانے (پیدا کرنے) والے، **ف**

ف8 کئی درخت ہیں سبز ان کو رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔

۷۳۔ ہم نے وہ بنائے یاد دلانے کو، اور برتنے کو جنگل (حاجت)

والوں کے۔ ف

۔۔۔

ف8 یاد کہ اس آگ سے دوزخ کی آگ یاد آوے اور جنگل والوں کو

آگ سے بہت کام ہیں جاڑے میں اور کام سبھی کا چلتا ہے اس

سے۔

۷۴۔ سو بول پاکی (تسبیح کر) اپنے رب کے نام کی، جو سب سے بڑا۔

۷۵۔ سو میں قسم کھاتا ہوں تارے ڈوبنے کی، ف

- - -

ف8 ایک معنی یہ ہیں کہ آیتیں اترنے کی پیغمبروں کے دل میں۔

۷۶۔ اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم،

۷۷۔ بیشک یہ قرآن ہے عزت والا،

۷۸۔ لکھا چھپی (محفوظ) کتاب میں،

۷۹۔ اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنے ہیں، ف

- - -

ف8 یعنی فرشتے اس کتاب کو ہاتھ لگاتے ہیں وہ کتاب میں قرآن لکھا ہوا ہے فرشتوں کے ہاتھ میں یا لوح محفوظ میں۔

۸۰۔ اتارا ہے جہان کے صاحب سے۔

۸۱۔ اب کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو؟

۸۲۔ اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو،

۸۳۔ پھر کیوں نہ جس وقت جان پہنچے حلق کو،

۸۴۔ اور تم اس وقت دیکھتے ہو،

۸۵۔ اور ہم اس کے پاس ہیں تم سے زیادہ، پر تم نہیں دیکھتے۔

۸۶۔ پھر کیوں اگر تم نہیں کسی کے حکم میں،

۸۷۔ کیوں نہیں پھیر لیتے اس کو؟ اگر ہو تم سچے۔

۸۸۔ سو جو اگر وہ ہوا پاس والوں (مقربین) میں،

۸۹۔ تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا۔

۹۰۔ اور جو اگر وہ ہوا داہنے والوں (اصحاب الیمین) میں

۹۱۔ تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے والوں سے۔ ف

ف8 یعنی خاطر جمع رکھ ان کی طرف سے۔

۹۲۔ اور جو اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں بہکوں (گمراہ) میں،

۹۳۔ تو مہمانی ہے جلتا (کھولتا) پانی،

۹۴۔ اور پیٹھانا (پہچانا) آگ میں۔

۹۵۔ بیشک یہ باتیں یہی ہے لائق یقین کے۔

۹۶۔ سو بول پاکی (تسبیح کر) اپنے رب کے نام سے، جو سب سے
بڑا۔ بیشک یہ قرآن ہے عزت والا، لکھا چھپی (محفوظ) کتاب میں،
اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنے ہیں۔
* * *

۵۷۔ الحدید

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اللہ کی پاکی (تسبیح) بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔
اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔

۲۔ اسی کو راج ہے آسمانوں کا اور زمین کا، جِلاتا (زندہ کرتا) ہے اور
مارتا ہے، اور وہ سب چیز کر سکتا ہے۔

۳۔ وہ ہے پہلا (اول) اور پچھلا (آخر)، اور باہر (ظاہر) اور اندر
(باطن)، اور وہ سب چیز جانتا ہے۔

۴۔ وہی ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں، پھر بیٹھا
تخت پر، جانتا ہے جو پیٹھتا (داخل ہوتا) ہے زمین میں، اور جو اس
سے نکلتا ہے، اور جو اترتا ہے آسمان سے اور جو اس میں چڑھتا
ہے۔ اور تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔ اور اللہ! جو کرتے ہو
دیکھتا ہے۔

۵۔ اسی کو ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا۔ اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں
سب کام۔

٦۔ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات
میں۔ اور اس کو خبر ہے جیوں (دلوں) کی بات کی۔

۷۔ یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو جو کچھ تمہارے ہاتھ میں دیا اپنا نائب کر کر۔ سو جو لوگ تم میں یقین لائے، اور خرچ کرتے ہیں ان کو نیگ (اجر) بڑا ہے۔

۸۔ اور تم کو کیا ہوا؟ کہ یقین نہ لاؤ گے اللہ پر، اور رسول بلاتا ہے تم کو یقین لاؤ اپنے رب پر اور لے چکا ہے تم سے تمہارا اقرار، اگر ہو تم ماننے۔ ف

- - -

ف8 اقرار اللہ لے چکا ہے دنیا میں آنے سے پہلے اور اس کا اثر رکھ دیا ہے دل میں۔

۹۔ وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں صاف کہ نکال لائے تم کو اندھیروں سے اجالے میں۔ اور اللہ تم پر نرمی رکھتا ہے مہربان۔

۱۰۔ اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خرچ نہ کرو گے اللہ کی راہ میں، اور اللہ کو بچ رہتا ہے ہر کچھ آسمانوں میں اور زمین میں۔ برابر نہیں تم میں، جس نے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا۔ ان لوگوں کا درجہ بڑا ہے، ان سے جو خرچ کریں اس سے پیچھے، اور لڑیں۔ اور سب کو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا۔ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ہر کچھ بچ رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کو بچ رہتی ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا فتح سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ بڑے درجے لے گئے۔

۱۱۔ کون ہے ایسا جو قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض، پھر وہ اس کو دونا کر دے اس کے واسطے، اور اس کو ملے نیگ (اجر) عزت کا۔

ف

ف8 قرض کے معنی یہ کہ اس وقت خرچ کرو جہاد میں پھر تم ہی دولتیں برتو گے اور یہی معنی دونے کے مالک میں اور غلام میں. بیاج نہیں جو دیا سو اس کا اور جو نہ دیا سو اس کا۔

۱۲۔ جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو، دوڑتی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے، خوشخبری ہے تم کو آج کے دن باغ ہیں نیچے بہتیں جن کے نہریں، سدا رہیں ان میں یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنی۔ **ف**

ف8 جس وقت پل صراط پر چلنا ہے سخت اندھیرا ہوگا اپنے ایمان کی روشنی ساتھ ہے آگے اور داہنے کہ نیک عمل داہنی طرف جمع ہوتے ہیں۔

۱۳۔ جس دن کہیں گے دغاباز مرد اور عورتیں، ایمان والوں کو ہماری راہ دیکھو (خیال رکھو) ہم بھی سلگا لیں تمہاری روشنی سے، کسی نے کہا الٹے جاؤ پیچھے، پھر ڈھونڈھ لو روشنی۔ پھر کھڑی کر دی ان کے بیچ میں ایک دیوار جس کو (میں) ایک دروازہ۔ اس کے اندر میں مہر (رحمت) ہے اور باہر کی طرف عذاب۔

۱۴۔ یہ ان کو پکارتے ہیں، کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ، وہ بولے کیوں نہ تھے؟ لیکن تم نے بچلا (فتنے میں ڈال) دیا آپ کو اور راہ

دیکھتے رہے، اور دھوکے میں پڑے اور بہکے خیالوں پر، جب تک آ
پہنچا حکم اللہ کا، اور تم کو بہکایا اللہ کے نام سے اس دغا باز (شیطان)
نے۔ **ف**

ف8 پل صراط پر کافر نہ چلیں گے وہ پہلے ہی دوزخ میں پڑیں گے
مگر جو امت ہے کسی نبی کی سچی یا کچی جب اندھیرا گھرے گا ایمان
والوں کے ساتھ روشنی ہوگی منافق ان کی روشنی میں چلیں گے وہ
شتاب نکل گئے یہ پیچھے رہے پکارتے کہ ہم کو بھی روشنی دو کسی نے
کہا پیچھے سے روشنی لاؤ وہ پیچھے ہٹے ان کے ان کے بیچ دیوار کھڑی ہو
گئی یعنی روشنی دنیا میں کمائی جاتی ہے وہ جگہ پیچھے چھوڑ آئے۔

۱۵۔ سو آج تم سے نہیں قبول چھڑوائی (فدیہ) دینی، اور نہ منکروں سے۔ تم سب کا گھر دوزخ ہے۔ وہی ہے رفیق تمہاری اور بری جگہ جا پہنچے۔

۱۶۔ کیا وقت نہیں (آ) پہنچا ایمان والوں کو؟ کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ کی یاد سے، اور جو اترا سچا دین، اور نہ ہوں جیسے جن کو کتاب ملی اس سے پہلے، پھر لمبی گزری ان پر مدت، پھر سخت ہو گئے ان کے دل۔ اور بہت ان میں بے حکم ہیں۔ ف

ف8 یعنی ایمان وہی ہے کہ نرم دل ہو پیغمبروں کی صحبت میں یہ پاتے تھے مدت کے بعد سخت ہو گئے اب یہ صفت مسلمانوں کو چاہیئے۔

۱۷۔ جان رکھو! کہ اللہ جلاتا (زندہ کرتا) ہے زمین کو اس کے مرے پیچھے۔ ہم نے کھول سنائے تم کو پتے (آیات)، اگر تم کو بوجھ (سمجھ) ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی عرب لوگ جاہل تھے جیسے مردہ زمین اب ان کو جلایا ان میں سب کمال پیدا کر دیئے۔

۱۸۔ تحقیق (یقیناً) جو لوگ خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں، اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح قرض، ان کو ملتی ہے دونی، اور ان کو نیگ (اجر) ہے عزت کا۔

۱۹ ۔ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور سب اس کے رسولوں پر، وہی
ہیں سچے ایمان والے ۔ اور احوال بتانے والے اپنے رب کے
پاس ۔ ان کو ہے ان کا نیگ (اجر) اور ان کی روشنی ۔ اور جو منکر
ہوئے اور جھٹلائیں ہماری باتیں وہ ہیں دوزخ کے لوگ ۔

۲۰ ۔ جان رکھو! کہ دنیا کا یہی ہے کھیل اور تماشا، اور بناؤ اور برائیاں
کرنی آپس میں، اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی ۔ جیسے کہاوت
ایک مینہ کی جو خوش (اچھا) لگا کسانوں کو، ان کا سبزہ اگتا، پھر زور پر آتا
ہے، پھر تو دیکھے زرد ہو گیا، پھر ہو جاتا ہے روندن (بھس) ۔ اور پچھلے
گھر (آخرت) میں سخت مار ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضا
مندی ۔ اور دنیا کا جینا تو یہی ہے جنس دغا کی ۔ **ف**

ف8 آدمی کو اول عمر میں کھیل چاہیئے پھر تماشا پھر بناؤ درست کرنا پھر ساکھے کرنے اور نام حاصل کرنا اور مرنا قریب آوے تب فکر مال اور اولاد کا کہ پیچھے میرا گھر بنا رہے آسودہ یہ سب دغا کی جنس ہے آگے کام آوے گا کچھ اور یہ کچھ کام نہ آوے گا۔

۲۱۔ دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور بہشت کو جس کا پھیلاؤ ہے جیسے پھیلاؤ آسمان اور زمین کا، رکھی ہے واسطے ان کے جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ یہ بڑائی اللہ کی ہے، دے جس کو چاہے، اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

۲۲۔ کوئی آفت نہیں پڑی ملک میں، اور نہ آپ تم میں جو نہیں لکھی
ایک کتاب میں، پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو دنیا میں بیشک
یہ اللہ پر آسان ہے۔
۲۳۔ تا (کہ) تم غم نہ کھایا کرو اس پر جو ہاتھ نہ آیا اور نہ ریجھا (اترایا) کرو
اس پر جو تم کو اس نے دیا۔ اور اللہ نہیں چاہتا ہے کسی اتراتے بڑائی
مارتے کو۔
۲۴۔ وہ جو آپ نہ دیں، اور سکھائیں لوگوں کو نہ دینا۔ اور جو کوئی منہ
موڑے تو اللہ آپ ہے بے پرواسب خوبیوں سراہا۔
۲۵۔ ہم نے بھیجے ہیں اپنے رسول نشانیاں دے کر اور اتاری ان
کے ساتھ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر، اور ہم نے
اتارا لوہا، اس میں سخت لڑائی (زور) ہے، اور لوگوں کے کام چلتے
(فائدے) ہیں، اور تا (کہ) معلوم کرے اللہ کون مدد کرتا ہے اس کی

اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے! بیشک اللہ زور آور ہے زبردست۔

ف

۔۔۔

ف8 کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تولنے کی یہ اسباب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھل جاوے۔

۲۶۔ اور ہم نے بھیجے نوح اور ابراہیم، اور رکھی دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب، پھر کوئی ان میں راہ پر ہے، اور بہت ان میں بے حکم (فاسق) ہیں۔

۲۷۔ پھر پیچھے بھیجے ان کی پچھاڑی پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کا بیٹا اور اس کو دی انجیل، اور رکھی اس کے ساتھ چلنے والوں کے

دل میں نرمی اور مہر (رحم دلی)۔ اور ایک دنیا چھوڑنا (رہبانیت) انہوں نے نیا نکالا (ایجاد کیا) ہم نے ان پر نہ لکھا (فرض کیا) تھا مگر چاہنے کو رضا مندی اللہ کی، پھر نہ نباہا اس کو جیسا چاہئیے نباہنا، پھر دیا ہم نے ان کو جو ان میں ایماندار تھے، ان کا نیگ (اجر) اور بہت ان میں بے حکم ہیں۔ ف

- - -

ف8 یہ فقیری اور تارک دنیا بننا نصاریٰ نے رسم نکالی جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھتے نہ جورو رکھتے نہ بیٹا نہ کماتے نہ جوڑتے محض عبادت میں رہتے خلق سے نہ ملتے اللہ نے بندوں پر یہ حکم نہیں رکھا مگر جب اپنے اوپر نام رکھا ترک دنیا کا پھر اس پردے میں دنیا چاہئے بڑا وبال ہے۔

۲۸۔ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول
پر، دیوے تم کو دو بوجھے (حصے) اپنی مہر (رحمت) سے، اور رکھ
دے تم میں روشنی، جس کو لیئے پھرو اور تم کو معاف کرے۔ اور اللہ
معاف کرنے والا ہے مہربان۔ ف

- - -

ف8 یعنی اس رسول ﷺ کے تابع ہو کر یہ نعمتیں پاؤ اوروں سے
دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لیے پھرو یعنی تمہارا وجود نورانی ہو
جاوے۔

۲۹۔ تا (کہ) نہ جانیں کتاب والے کہ پا نہیں سکتے کچھ اللہ کا فضل، اور یہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اہل کتاب پیغمبروں کا احوال سن کر پچتاتے کہ ہم ان سے دور پڑے ہم کو وہ درجے ملنے محال ہیں سو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑا کیا اس کی صحبت میں وہ مل سکتا ہے آگے سے دونا کمال اور اللہ کا فضل بند نہیں ہو گیا۔

* * *

۵۸۔ المجادلۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر اور جھینکتی (فریادی) ہے اللہ کے آگے، اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونوں کا۔ بیشک اللہ سنتا ہے دیکھتا۔ ف

۔۔۔۔

ف8 اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر وہ اس پر حرام گنتے حضرت کے وقت میں ایک مسلمان کہہ

بیٹھا اپنی عورت کو پھر دونوں پچھتائے عورت آئی حضرت کے پاس حضرت ﷺ نے فرمایا اب کیونکر تم مل سکتے ہو وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اولاد پریشان ہوتی ہے اس میں یہ حکم اترا فرمایا کہ جس نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو مگر اپنی گستاخی کا بدلہ کفارہ دے تو اس عورت پاس جاوے نہیں تو نہ جاوے پر عورت اسی کی رہی اس ماں بہن کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔

۲۔ جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں تم میں اپنی عورتوں کو وہ نہیں ان کی مائیں۔ مائیں وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔ اور وہ بولتے ہیں ایک ناپسند بات اور جھوٹ۔ اور اللہ معاف کرتا ہے بخشنے والا۔ **ف**

ف8 پھر وہی کام جس کو کہا ہے یعنی یہ لفظ کہا ہے صحبت موقوف کرنے کو پھر چاہیں صحبت کریں تو پہلے بردہ آزاد کریں۔

۳۔ اور جو ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتوں کو، پھر وہی کام چاہیں (رجوع کریں) جس کو کہا ہے، تو آزاد کرنا ایک بردہ (غلام)، پہلے اس سے کہ آپس میں ہاتھ لگائیں۔ اس سے تم کو نصیحت ہوگی۔ اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۴۔ پھر جو کوئی نہ پائے (غلام) تو روزہ (رکھے) دو مہینے کا لگاتار، پہلے اس سے کہ آپس میں چھوئیں۔ پھر جو کوئی نہ کر سکے (رکھ سکے روزے) تو کھانا دینا ہے ساٹھ محتاج کا۔ یہ اس واسطے کہ حکم مانو اللہ کا

اوراس کے رسول کا۔ اوریہ ساری حدیں باندھی ہیں اللہ کی۔ اور منکروں کو دکھ کی مار ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 بردے کا مقدور ہو توروزہ نہیں روزہ ہو سکے تو کھانا نہیں آخر کو کھانا ہے اگر پکا کر کھلاوے تو سالن روٹی دووقت کھلاوے پیٹ بھر کراوراگراناج دے تو ہر ہر کو دو سیر گیہوں۔

۵۔ جو لوگ مخالف ہوتے ہیں اللہ سے اوراس کے رسول سے، وہ رد (ذلیل وخوار) ہوئے، جیسے کہ رد ہوئے ہیں ان سے پہلے، اور ہم نے اتاریں ہیں آیتیں (احکام) صاف۔ اور منکروں کو ذلت کی مار ہے۔

٦۔ جس دن اٹھائے گا اللہ ان سب کو، پھر جتائے گا ان کو ان کے
کئے۔ اللہ نے وہ گن رکھے ہیں اور وہ بھول گئے۔ اور اللہ کے
سامنے ہے ہر چیز۔
۷۔ تو نے نہ دیکھا! کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور
زمین میں۔ کہیں نہیں ہوتا مشورہ تین کا جہاں وہ نہیں ان میں چوتھا،
اور نہ پانچ جہاں وہ نہیں ان میں چھٹا، اور نہ اس سے کم نہ زیادہ جہاں
وہ نہیں ان کے ساتھ، جہاں کہیں ہوں۔ پھر جتائے گا ان کو، جو انہوں
نے کیا قیامت کے دن۔ بیشک اللہ کو معلوم ہے ہر چیز۔
۸۔ تو نے نہ دیکھے؟ جن کو منع ہوئی کانا پھوسی، پھر وہی کرتے ہیں جو
منع ہو چکا ہے، اور کان میں باتیں کرتے ہیں گناہ کی اور زیادتی کی، اور
رسول کی بے حکمی کی۔ اور جب آئیں تیرے پاس، تجھ کو دعا دیں جو
دعا نہیں دی تجھ کو اللہ نے، اور کہتے ہیں اپنے دل میں، کیوں نہیں

عذاب کرتا ہم کو اللہ؟ اس پر جو ہم کہتے ہیں۔ بس ہے ان کو دوزخ پیٹھیں (جھلسیں) گے اس میں، سو بری جگہ پہنچے۔ **ف**

ف8 حضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر منافق کان میں باتیں کرتے مجلس کے لوگوں پر ٹھٹھے کرتے اور عیب پکڑتے اور حضرت کی بات سن کر کہتے یہ مشکل کام ہم سے کب ہو سکے پہلے سورۃ نساء میں اس کا منع آچکا تھا پھر وہی کرتے تھے اور دعا یہ کہ یہود آتے تو سلام علیک کے بدلے اسام علیک کہتے یہ بد دعا ہے کہ تجھ پر پڑے مرگ پھر آپس میں کہتے کہ اگر یہ رسول ہے تو اس کہنے سے ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا اور کوئی منافق بھی کہتا ہوگا۔

۹۔ اے ایمان والو! جب کان میں بات کرو، تو مت کرو بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی بے حکمی کی، اور (بلکہ) بات کرو احسان کی اور ادب کی۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس جمع (پیش) ہو گے۔ ف

۔۔۔

ف8 سورۃ نساء میں بیان ہو چکا کہ کان میں بات کہنی کونسی چاہیئے۔

۱۰۔ یہ جو ہے کانا پھوسی، سو شیطان کا کام ہے، کہ دلگیر کرے ایمان والوں کو، اور وہ ان کا کچھ نہ بگاڑے گا بن حکم اللہ کے۔ اور اللہ پر چاہئیے بھروسا کریں ایمان والے۔ ف

ف8 مجلس میں دو شخص کان میں بات کریں تو دیکھنے والے کو غم ہو کہ مجھ سے کیا حرکت ہوئی جو یہ چھپ کر کہتے ہیں۔

۱۱۔ اے ایمان والو! جب تم کو کہئیے کھل بیٹھو (کشادگی پیدا کرو) مجلسوں میں، تو کھل جاؤ، اللہ کشادگی دے تم کو۔ اور جب کہئیے اٹھ کھڑے ہو، تو اٹھ کھڑے ہو، اللہ اونچے کرے ان کے جو ایمان رکھتے ہیں تم میں اور علم، بڑے درجے۔ اللہ خبر رکھتا ہے جو کرتے ہو۔

ف

ف8 یہ آداب ہیں مجلس کے کوئی آوے اور جگہ نہ پاوے تو

چاہیئے سب تھوڑا تھوڑا ہٹیں تا مکان حلقے کا کشادہ ہو جائے یا اٹھ کر

پرے حلقہ کر لیں اتنی حرکت کرنے میں غرور نہ کریں خواہیئے نیک پر

اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور بدخو سے اللہ بیزار۔

۱۲۔ اے ایمان والو! جب تم کان میں بات کہو رسول سے تو آگے

دھر لو اپنی بات کہنے سے پہلے خیرات۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق

میں، اور بہت ستھرا۔ پھر اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ف

ف8 منافق بے فائدہ باتیں حضرت سے کان میں کرتے کہ لوگوں پر اپنی بڑائی جتاویں حضرت خلق کے سبب منع نہ کرتے یہ حکم اتراجب بخل کے مارے منافقوں نے وہ عادت چھوڑی پیچھے یہ حکم موقوف ہوا۔

۱۳۔ کیا تم ڈر گئے؟ کہ آگے رکھا کرو کان کی بات (سرگوشی) سے پہلے خیراتیں۔ سوجب تم نے نہ کیا (ایسا نہ کرسکو)، اوراللہ نے معاف (بھی) کیا تم کو، تواب کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے۔ اوراللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ ف

ف8 یعنی وہ حکم جو ہر گز موقوف نہیں انہیں پر لگے رہو معلوم ہوتا ہے کسی نے یہ حکم نہیں کیا کہ موقوف ہوا۔

۱۴۔ تو نے نہ دیکھے؟ وہ جو رفیق (دوست) ہوئے ہیں ایک (ایسے) لوگوں کے، جن پر غصے (ناراض) ہوا ہے اللہ۔ نہ وہ تم میں ہیں نہ ان میں ہیں، اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ بات پر، اور خبر رکھتے ہیں (جانتے بوجھتے)۔ ف

ف8 اللہ غصے ہوا کافروں پر خصوصاً یہود پر اور ان کے رفیق منافق۔

۱۵۔ رکھی ہے اللہ نے ان کو سخت مار (عذاب)۔ بیشک وہ برے کام ہیں جو کرتے رہے ہیں۔

۱٦۔ بنایا ہے اپنی قسموں کو ڈھال، پھر روکے ہیں اللہ کی راہ سے، تو ان کو ذلّت کی مار ہے۔

۱۷۔ کام نہ آئیں گے ان کو ان کے مال اور نہ ان کی اولاد، اللہ کے ہاتھ سے کچھ۔ وہ لوگ ہیں دوزخ کے۔ اسی میں رہ پڑے۔

۱۸۔ جس دن جمع کرے گا اللہ ان کو سارے، پھر قسمیں کھائیں گے اس کے آگے جیسے کھاتے ہیں تمہارے آگے، اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ کچھ بھلی راہ پر رہیں۔ سنتا ہے وہی ہیں اصل جھوٹے۔

۱۹۔ قابو میں کر لیا ہے ان کو شیطان نے، پھر بھلائی ان کو اللہ کی یاد، وہ لوگ ہیں جتھا شیطان کا۔ سنتا ہے جو جتھا ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہیں۔

۲۰۔ جو لوگ مخالف ہوتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے، وہ لوگ ہیں سب سے بے قدر (ذلیل) لوگوں میں۔

۲۱۔ اللہ لکھ چکا کہ میں زبر (غالب) رہوں گا اور میرے رسول۔ بیشک اللہ زور آور ہے زبردست۔

۲۲۔ تو نہ دیکھے گا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر، پھر دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے، پڑے وہ اپنے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے۔ ان کے دلوں میں لکھ دیا ہے ایمان، اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے۔ اور داخل کرے گا ان کو باغوں میں، جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، سدا رہیں ان میں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ وہ ہیں جتھا اللہ کا۔ سنتا ہے! جو جتھا

ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے ۔ سنتا ہے ! جو جتھا ہے اللہ کا وہی مراد کو

پہنچے ف

- - -

ف8 یعنی جو دوستی نہیں رکھتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ یا بیٹا

ہو وہی سچے ایمان والے ہیں ان کو یہ درجے ہیں ۔

* * *

۵۹۔ الحشر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اللہ کی پاکی بولتا (تسبیح کرتا) ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمت والا، **ف**

ف8 مدینے کے چار پانچ کوس ایک قوم یہود کی کثرت تھی بنی نصیر ان کا نام اول حضرت سے صلح رکھتے تھے پھر مکہ کے کافروں سے

پیغام کرنے لگے اور حضرت جہاں بیٹھتے تھے اوپر سے بھاری چکی
ڈال دی اگر لگے تو آدمی مر جاوے اللہ نے بچایا حضرت نے
مسلمانوں کو جمع کیا ارادہ یہ کہ ان سے لڑئیے جب ان کے گڑھ گھیر
لیے وہ ڈر گئے التجا کی حضرت نے ان کی جان بخشی اور جو مال اٹھا سکے
اور گھر اور باغ اور کھیت قبضے میں آئے حق تعالیٰ نے وہ زمین غنیمت
کی طرح نہ تقسیم کروائی حضرت کے اختیار پر رکھی حضرت نے
مہاجرین کو جن کا خرچ انصار کے ذمے تھا اکثر تقسیم کی مہاجر وانصار
دونوں کو فائدہ ہوا اور اپنے گھر کا خرچ اور دارو کا خرچ اسی پر مقرر رکھا
وہی ذکر ہے اسی سورۃ میں۔

۲۔ وہی ہے جس نے نکال دئیے، جو منکر ہیں کتاب والوں سے، ان
کے گھروں سے پہلے ہی بھیڑ ہوتے (ہلے میں)۔ تم نہ اٹکلتے (گمان

کرتے) تھے کہ وہ نکلیں گے، اور وہ خیال رکھتے تھے کہ ان کا بچاؤ ہے ان کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے، پھر پہنچا ان پر اللہ جہاں سے ان کو خیال نہ تھا، اور ڈالی ان کے دل میں دھاک (رعب)، (نتیجہ یہ ہوا کہ) اجاڑنے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور (برباد کروائے) مسلمانوں کے ہاتھوں، سو دہشت مانو (عبرت پکڑو) اے آنکھ والو! ف

ف8 اپنے گھر اجاڑنے لگے کڑی تختہ کو اڑ لگے اکھاڑنے لے جانے کو اور مسلمانوں نے بھی مدد کی اللہ پہنچا جہاں سے خیال نہ تھا یعنی دل کے اندر سے رعب ڈال دیا۔

۳۔ اور اگر نہ ہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے ان پر اجڑنا تو ان کو مار دیتا دنیا (ہی) میں۔ اور آخرت میں ہے ان کو آگ کی مار (دوزخ کا عذاب)۔

ف

۔۔۔

ف8 جب یہ قوم شام کے ملک سے بھاگی تھی نصاریٰ کے غلبہ میں تو ان کے بڑوں نے کہا تھا کہ تم کو یہاں سے ویران ہو کر پھر جانا ہوگا شام میں اس وقت اجڑ کر خیبر میں رہے پھر وہاں سے اجڑ کر شام کو گئے۔

۴۔ اس پر کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور جو کوئی مخالف ہو اللہ سے، تو اللہ کی مار (عذاب) سخت ہے۔

۵۔ جو کاٹ ڈالا تم نے کھجور کا پیڑ، (یا) رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر، سو (یہ سب ہوا) اللہ کے حکم سے، اور (اس لئے ہوا) تا (کہ) رسوا کرے بے حکموں (نافرمانوں) کو۔ ف

ف8 جب وہ قلعہ میں بند ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ ان کے باغ کاٹو اور کھیت اجاڑو تا اس کے درد سے باہر نکل کر لڑیں پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے کہ ہم کو تو کافر کہتے ہو اس سے مارتے ہو کیا درخت بھی کافر ہے جو کاٹتے ہو بعضے مسلمانوں کو شبہ آنے لگا یہ آیت اتری۔

٦۔ اور جو ہاتھ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو ان سے، سو تم نے نہیں دوڑائے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ، لیکن اللہ جتا (تسلط) دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے۔ اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہی فرق رکھا غنیمت میں اور فے میں جو مال لڑائی سے ہاتھ لگا وہ غنیمت، پانچواں حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصے لشکر کو بانٹے اور جو بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سارا خزانے میں مسلمانوں کے جو کام ضرور ہو اس پر خرچ ہو۔

۷۔ جو ہاتھ لگائے اللہ اپنے رسول کو بستیوں والوں سے سو (وہ ہے) اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے (رشتے) والے کے اور بن

باپ کے لڑکوں کے اور محتاجوں کے اور مسافر کے، تا (کہ) نہ آئے لینے دینے میں (رہے گردش میں) دولت مندوں کے تم میں سے۔ اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے، بیشک اللہ کی مار سخت ہے۔ ف

ف8 یعنی فے پر قبضہ رسول کا اور رسول کے پیچھے سردار کا کہ سردار پر یہ خرچ پڑتے ہیں اللہ سب ہی کا مالک ہے مگر کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی اس میں آگیا اور ناتے والے حضرت کے روبرو ان کے ناتے والے اور پیچھے بھی وہی لوگ ان پر چاہیئے خرچ کرنا دولتمند کو اگر سردار دے تو لے لے منع نہیں۔

۸۔ (نیز یہ مال) واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے (لئے) جو نکالے آئے (گئے) ہیں اپنے گھروں سے اور مالوں سے، ڈھونڈتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی، اور مدد کرنے کو اللہ اور اس کے رسول کی۔ وہ لوگ وہی ہیں سچے۔

۹۔ اور (یہ مال ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو گھر پکڑ رہے (مقیم) ہیں اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں، ان سے پہلے، محبت کرتے ہیں اس سے جو وطن چھوڑ آئے ان کے پاس، اور نہیں پاتے اپنے دل میں غرض (حاجت) اس چیز سے جو ان کو ملا، اور اول رکھتے (ترجیح دیتے) ہیں ان کو اپنی جان سے، اور اگرچہ ہوا پنے اوپر بھوک۔ اور جو بچایا گیا اپنے جی (دل) کے لالچ سے، تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہیں اور اس آیت سے انصار جو اس گھر میں رہتے ہیں پہلے سے یعنی مدینے میں اور مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھ کر اور ان کو ملے تو حسد نہیں کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اور واسطے ان کے جو آئے ان سے پیچھے کہتے (دعا کرتے) ہوئے، اے رب بخش ہم کو، اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہنچے (سبقت لے گئے) ایمان میں، اور نہ رکھ ہمارے دل میں بیر (بغض) ایمان والوں کا، اے رب! تو ہی ہے نرمی والا مہربان۔

ف

- - -

ف8 یہ آیت سب مسلمانوں کو ہے جو اگلوں کا حق مانیں اور انہیں کے پیچھے چلیں اور ان سے بیر نہ رکھیں۔

۱۱۔ تو نہ دیکھے وہ جو دغا باز ہیں، کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو، جو منکر ہیں کتاب والوں میں سے، اگر تم کو کوئی نکال دے گا، تو ہم بھی نکلیں گے تمہارے ساتھ، اور کہا نہ مانیں گے کسی کا تمہارے حق میں کبھی، اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جھوٹے ہیں۔ **ف**

- - -

ف8 یہ منافق ان کافروں کو چھپے چھپے پیغام دیتے تھے آخر وہ

نکالے گئے ان سے کچھ نہ ہوا۔

۱۲۔ اگر وہ نکالیں جائیں گے، یہ نہ نکلیں گے ان کے ساتھ، اور اگر

ان سے لڑائی ہوگی یہ نہ مدد کریں گے ان کی۔ اور اگر مدد کریں گے تو

بھاگیں گے پیٹھ دے کر، پھر کہیں مدد نہ پائیں گے۔

۱۳۔ البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے ان کے دل میں اللہ سے۔ یہ اس سے

(لئے) کہ وہ لوگ (سمجھ) بوجھ نہیں رکھتے۔

۱۴۔ لڑ نہ سکیں گے تم سے سب مل کر، مگر بستیوں کے کوٹ

(قلعوں) میں، یا دیواروں کی اوٹ میں۔ ان کی لڑائی آپس میں سخت

ہے۔ تو جانے وہ اکھٹے ہیں اور (مگر) ان کے دل پھوٹ رہے ہیں۔ یہ اس سے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔

۱۵۔ جیسے کہاوت ان کی، جو ہو چکے ہیں ان سے پہلے پاس ہی چکھی سزا اپنے کام کی۔ اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی نزدیک ہی مکہ والے بدر کے دن سزا پا چکے ہیں وہی دول ان کا بھی ہو گا۔

١٦ ۔ جیسے کہاوت شیطان کی، جب کہے انسان کو، تو منکر ہو۔ پھر جب وہ منکر ہوا، کہے میں الگ ہوں تجھ سے، میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب سارے جہان کا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 شیطان آخرت میں یہ کہے گا اور بدر کے دن بھی ایک کافر کی صورت میں لوگوں کو لڑواتا تھا جب فرشتے نظر آئے تو بھاگا سورۃ انفال میں ہو چکا یہ کہاوت ہے منافقوں کی۔

١٧ ۔ پھر آخر (انجام) ان دونوں کا یہی کہ وہ دونوں ہیں آگ (جہنم) میں، سدا رہیں اس میں۔ اور یہی ہے سزا گنہگاروں کی۔

۱۸۔ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہئیے دیکھ لے کوئی جی (ہر شخص) کیسا بھیجا ہے کل کے واسطے؟ اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو۔

۱۹۔ اور مت ہو ویسے جنھوں نے بھلا دیا اللہ کو، پھر اس نے بھلا دئیے ان کو ان کے جی (اپنے آپ سے)۔ وہ لوگ وہی ہیں بے حکم۔ ف

ف8 ان کی جی بہلاوے یعنی اپنے جی کے بچاؤ کی فکر نہ کی۔

۲۰۔ برابر نہیں لوگ دوزخ کے اور بہشت کے۔ بہشت کے لوگ وہی ہیں مراد کو پہنچے۔

۲۱۔ اگر ہم اتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر، تو تو دیکھتا دب جاتا (اور) پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے ۔ اور یہ کہاوتیں ہم سناتے ہیں لوگوں کو، شاید وہ دھیان (غور و فکر) کریں ۔ ف

ف8 یعنی کافروں کے دل بڑے سخت ہیں کہ یہ کلام سن کر ایمان نہیں لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جائے ۔

۲۲۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی، جانتا ہے چھپا اور کھلا، وہ ہے بڑا مہربان رحم والا۔

۲۳۔ وہ اللہ ہے !جس کے سوا بندگی نہیں کسی کی، وہ بادشاہ پاک ذات
چنگا امان دیتا پناہ میں لیتا زبردست دباؤ والا صاحب بڑائی کا۔ پاک ہے
اللہ اس سے جو شریک بتاتے ہیں۔

۲۴۔ وہ اللہ (ہی) ہے بنانے (تخلیق کرنے) والا نکال کھڑا کرتا
صورت کھینچتا، اسی کے ہیں سب نام خاصے۔ اس کی پاکی بولتا (تسبیح
کرتا) ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے
زبردست حکمت والا۔ اللہ کی پاکی بولتا (تسبیح کرتا) ہے جو کچھ ہے
آسمانوں میں اور زمین میں

* * *

٦٠۔ الممتحنة

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اے ایمان والو! نہ پکڑو (بناؤ) میرے اور اپنے دشمنوں کو
دوست، ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے (کا)، اور وہ منکر ہوئے ہیں
اس سے جو تم کو آیا سچّا دین۔ نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو اس (بنا)
پر، کہ تم مانو اللہ اپنے رب کو۔ اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ میں،
اور چاہ کر میری رضامندی، (تم کو یہ زیب نہیں دیتا) تم ان کو چھپے

پیغام بھیجتے ہو دوستی کے۔ اور مجھ کو خوب معلوم ہے جو چھپایا تم نے اور جو کھولا (اعلانیہ کیا) تم نے۔ اور جو کوئی تم میں یہ کام کرے، وہ بھولا سیدھی راہ۔

- - -

ف8 حضرت کو مکہ والوں سے صلح ہوئی (آیت) ''انا فتحنا''۔ میں ہو چکا دو برس رہی پھر کافروں کی طرف سے ٹوٹی تب حضرت نے فوج جمع کر کر ارادہ کیا مکہ کا اور خبر بند کی کہ کبھی کہیں کافر پھر نہ لڑنے لگیں کہ حرم میں لڑنا ضرور ہو ایک مسلمان تھے خاطب مکہ والوں کو خط لکھ بھیجا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اس کو راہ سے پکڑ منگایا خاطب نے عذر میں کہا کہ میرے اہل و عیال ہیں مکہ میں ان کافروں سے سلوک رکھتا

ہوں تا عیال کی خبر لیتے رہیں یہ خطا بڑی ہوئی لیکن حاطب بہشتی ہیں
بدر کے لوگوں میں اس پر یہ سورت اتری ۔

۲ ۔ اگر تم کو وہ پائیں دشمن ہوں تمہارے ، اور چلائیں تم پر اپنے ہاتھ ،
اور اپنی زبانیں برائی کو اور چاہیں کس طرح تم منکر ہو جاؤ ۔
۳ ۔ ہر گز کام نہ آئیں گے تم کو تمہارے ناتے (رشتے داریاں) اور نہ
تمہاری اولاد، قیامت کے دن ۔ (قیامت کے دن) وہ (اللہ) فیصلہ
کرے گا تم میں ۔ اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ۔
۴ ۔ تم کو چال چلنی ہے اچھی ، ابراہیم کی اور جو اس کے ساتھ تھے ،
جب کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہیں تم سے اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے
سوا، ان سے ۔ ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی (ہو گئی) ہم میں
اور تم میں دشمنی اور بیر (عداوت) ہمیشہ کو، جب تک تم یقین نہ لاؤ

اللہ اکیلے پر، مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو، میں مانگوں گا معافی تیری، اور مالک نہیں میں تیرے بھلے کو اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا۔

اے رب ہمارے! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا،

۵۔ اے رب ہمارے! نہ جانچ ہم پر کافروں کو، اور ہم کو معاف کر،

اے رب ہمارے! تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔ ف

ف8 یعنی ابراہیمؑ نے ہجرت کی پھر اپنی قوم کی طرف منہ نہ کیا تم بھی وہی کرو ایک ابراہیمؑ نے دعا چاہی تھی باپ کے واسطے جب تک معلوم نہ تھا تم کو معلوم ہو چکا تم کافر کی بخشش نہ مانگو۔

۶۔ البتہ تم کو بھلی چال چلنی ہے ان کی، جو کوئی امید رکھتا ہو اللہ کی، اور پچھلے دن (روز آخر) کی۔ اور جو کوئی منہ پھیرے، تو اللہ وہی ہے بے پرواخوبیوں سراہا (لائق حمد وثنا)۔

۷۔ امید ہے کہ کر دے اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں دوستی۔ اور اللہ سب کر سکتا ہے۔ اور اللہ (ہے) بخشنے والا ہے مہربان۔ ف

ف8 یعنی ان کو مسلمان کر دے پھر تمہاری دوستی بجا رہے ایسا ہی ہوا اس سفر میں مکہ کے لوگ سارے مسلمان ہوئے۔

۸۔ اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے، کہ ان سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک۔ اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو۔ ف

ف8 مکہ کے لوگوں میں بعضے ایسے بھی تھے کہ آپ مسلمان نہ ہوئے اور ہونے والوں سے ضد بھی نہ کی۔

۹۔ اللہ تو منع کرتا ہے تم کو ان سے جو لڑے تم سے دین پر، اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے، اور میل باندھا (مدد کی ایک دوسرے کی)

تمہارے نکالنے پر، کہ ان سے کرو دوستی اور جو کوئی ان سے دوستی

کرے سو وہ لوگ وہی ہیں گنہگار۔ ف

- - -

ف8 اس صلح کے وقت قرار ہوا تھا کہ جو کوئی ہمارا تمہارے پاس

جاوے اس کو پھیر بھیجو حضرت نے قبول کیا تھا کئی مرد آئے ان کو

پھیر دیا پھر کئی عورتیں آئیں ان کو پھیریں تو کافر مرد کے گھر میں

مسلمان عورت کو حرام کروانا پڑے تب یہ آیت اتری۔

۱۰۔ اے ایمان والو! جب آئیں تم پاس ایمان والی عورتیں وطن

چھوڑ کر تو ان کو جانچ لو۔ اللہ بہتر جانے ان کے ایمان۔ پھر اگر جانو کہ

وہ ایمان پر ہیں، تو نہ پھیرو ان کو کافروں کی طرف۔ نہ یہ عورتیں

حلال ہیں ان مردوں (کافروں) کو اور نہ وہ مرد (کافر) حلال ہیں ان عورتوں کو۔ اور دے دو ان مردوں (کافروں) کو جو ان کا خرچ (مہر ادا کیا) ہوا۔ اور گناہ نہیں تم کو کہ نکاح کر لو ان عورتوں سے جب ان کو دو ان کے مہر اور نہ رکھو قبضہ میں ناموس کافر عورتوں کے، اور مانگ لو جو تم نے خرچ کیا، اور وہ کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ (جو) تم میں فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔ ف

ف8 حکم ہوا کہ کسی کافر کی عورت مسلمان ہو کر آوے اس مرد نے جو اس پر خرچ کیا تھا وہ پھیر دینا چاہیئے جو مسلمان اس کو نکاح کرے وہ پھیر دے اور اس عورت کو جدا مہر دے تب نکاح کرے

اوراس کے مقابل یہ حکم ہواکہ جس مسلمان کی عورت کوجدا مہر دے
تب نکاح کرے اوراس کے مقابل یہ حکم ہواکہ جس مسلمان کی
عورت کافرہ گئی ہے وہ اس کوچھوڑدے پھر جو کافر اس کو نکاح
کرے اس مسلمان کا خرچ کیا ہوا پھیر دے یہ حکم اترا تو مسلمان موجود
ہوئے دینے کو بھی اور لینے کو بھی لیکن کافروں نے دینا قبول نہ کیا
تب اگلی آیت اتری۔

١١۔ اوراگر جاتی رہیں تمہارے ہاتھ سے تمہاری عورتیں کافروں کی
طرف، پھر تم گھامارو (موقع ہاتھ آجائے)، تودوان کو جن کی عورتیں
جاتی رہیں جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔ اورڈرتے رہو اللہ سے، جس پر
تم کو یقین ہے۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی جس مسلمان کی عورت گئی اور کافر اس کا خرچ کیا نہیں پھیرتے تو جس کافر کی عورت آئی اس کا خرچ دینا تھا اس کو نہ دیں اسی مسلمان کو دیں یہ مال گھے میں رکھا اس مال کے یہ حکم جب تھا کہ کافروں سے صلح ٹھیر گئی تھی پھیر دینے پر اب یہ حکم نہیں مگر کہیں ایسی صلح کا اتفاق ہو جاوے اور عورتوں کا جانچنا فرما دیا کہ دل کی خبر اللہ کو ہے مگر ظاہر میں جانچنا یہ کہ اگلی آیت میں جو حکم ہیں یہ قبول کریں تو ان کا ایمان ثابت رکھو یہ آیت ہے بیعت کی حضرت کے پاس بیعت کرتیاں تھیں عورتیں تو یہی اقرار لیتے تھے ۔

۱۲۔ اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں اقرار کرنے کو اس پر، کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو، اور چوری نہ کریں، اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں، اور طوفان (بہتان) نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں پاؤں میں، تیری بے حکمی نہ کریں کسی بھلے کام میں، تو ان سے اقرار کر (بیعت لے لو)، اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ **ف**

--

ف8 طوفان باندھنا ہاتھ پاؤں میں یہ کہ کسی پر جھوٹا دعوی کریں یا جھوٹی گواہی دیں یا کسی معاملہ میں جھوٹی قسم کھا جاویں اپنی بغل سے بنا کر اور ایک معنی یہ کہ بیٹا جنا کسی اور سے اور لگا دیں کسی اور کو یا بن

جناڈال لیویں اور باپ پر لگادیں، حدیث میں فرمایا جو عورت بیٹا
لگاوے کسی کا کسی کو اس پر بہشت کی بو حرام ہے۔

۱۳۔ اے ایمان والو! مت دوستی کرو ان لوگوں سے کہ غصے ہوا اللہ
ان پر، وہ آس توڑ چکے ہیں پچھلے گھر (آخرت) سے، جیسے آس توڑی
منکروں نے قبر والوں سے۔ اے رب ہمارے! ہم نے تجھ پر
بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا، ف

ف8 یعنی منکروں کو توقع نہیں کہ قبر سے کوئی اٹھے گا یہ کافر بھی
ویسے ہی ناامید ہیں۔
* * *

٦١۔ الصف

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١۔ اللہ کی پاکی بولتا (تسبیح کرتا) ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔

٢۔ اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے؟

٣۔ بڑی بیزاری (ناپسندیدہ) ہے اللہ کے ہاں، کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔

ف

- - -

ف8 بندے کو دعوی کی بات سے ڈرنا چاہئے کہ اس کا پیچھا مشکل پڑتا ہے ایک جگہ مسلمان جمع تھے کہنے لگے ہم اگر جانیں کہ اللہ کو بہت کیا کام بھاتا ہے تو وہی اختیار کریں تب یہ آیت اتری اگلی۔

۴۔ اللہ چاہتا ہے ان کو، جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر، جیسے وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی۔

۵۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو، اے قوم میری! کیوں ستاتے ہو مجھ کو؟ اور جانتے ہو کہ میں اللہ کا بھیجا آیا ہوں۔ اور جب وہ پھر گئے، پھیر دیئے اللہ نے ان کے دل۔ اور اللہ راہ (ہدایت) نہیں دیتا بے حکم لوگوں کو۔ ف

ف8 یعنی بنی اسرائیل ہر بات میں ضد کرتے اپنے رسول سے آخر مردود ہو گئے۔

۶۔ اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے، اے بنی اسرائیل! میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف، سچا (تصدیق) کرتا اس کو جو مجھ سے آگے (پہلے) ہے توریت (میں) اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی، جو آئے گا مجھ سے پیچھے اس کا نام ہے احمد۔ پھر جب آیا ان کے پاس کھلے نشان لے کر، بولے یہ جادو ہے صریح (کھلا)۔ **ف**

ف8 حضرت کا نام دنیا میں محمد ﷺ رکھا گیا اور فرشتوں میں احمد

ہے۔

۷۔ اور اس سے بے انصاف کون ہے جو باندھے اللہ پر جھوٹ اور

اس کو بلاتے (دعوت دیتے) ہیں مسلمان ہونے کو۔ اور اللہ راہ

نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یہ فرمایا احوال کتاب والوں کا جو حضرت کی خبر چھپاتے تھے۔

۸۔ چاہتے ہیں کہ بجھائیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے۔ اور اللہ کو پوری کرنی اپنی روشنی، اور پڑے برا مانیں منکر۔

۹۔ وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ (ہدایت) لے کر، اور سچا دین کہ اس کو اوپر کرے دینوں سے سب سے، اور پڑے برا مانیں شریک والے۔

۱۰۔ اے ایمان والو! میں بتاؤں تم کو ایک سوداگری، کہ بچائے تم کو ایک دکھ کی مار (عذاب) سے۔

۱۱۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں، اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

۱۲۔ بخشے وہ تمہارے گناہ، اور داخل کرے تم کو باغوں میں جن کے
نیچے بہتی ہیں نہریں، اور ستھرے گھروں میں، بسنے کے باغوں میں۔
یہ ہے بڑی مراد ملنی۔
۱۳۔ اور ایک اور چیز دے جس کو تم چاہتے ہو، مدد اللہ کی طرف سے
اور فتح شتاب (جلدی)۔ اور خوشی سنا ایمان والوں کو۔
۱۴۔ اے ایمان والو! تم ہو مددگار اللہ کے، جیسے کہا عیسیٰ مریم کے
بیٹے نے یاروں کو، کون ہے کہ مدد کرے میری اللہ کی راہ میں؟
بولے یار، ہم ہیں مددگار اللہ کے، پھر ایمان لایا ایک فرقہ بنی
اسرائیل میں، اور منکر ہوا ایک فرقہ۔ پھر زور دیا (مدد کی) ہم نے ان
کو جو یقین لائے تھے ان کے دشمنوں پر، پھر ہو رہے غالب۔ اے
ایمان والو! کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے؟ **ف**

ف8 حضرت عیسیؑ کے بعد ان کے یاروں نے بڑی محنتیں کیں ہیں
تب ان کا دین نشر ہوا ہمارے حضرت کے پیچھے بھی خلیفوں نے
اس سے زیادہ کیا۔

* * *

۶۲ ۔ الجمعۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱ ۔ اللہ کی پاکی بولتا (تسبیح کرتا) ہے جو کچھ آسمانوں میں (ہے) اور
زمین میں، (اللہ جو) بادشاہ (ہے)، پاک ذات، زبردست حکمت والا۔
۲ ۔ وہی ہے جس نے اٹھایا اَن پڑھوں (امّیوں) میں ایک رسول ان
ہی میں کا (سے)، پڑھتا ان پاس اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور

سکھاتا کتاب اور عقلمندی۔ اور اس سے پہلے تھے وہ صریح

بھلاوے (گمراہی) میں۔ ف

- - -

ف8 ان پڑھے عرب لوگ تھے ان کے پاس نبی کی کتاب نہ تھی۔

۳۔ اور ایک اوروں کے واسطے انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان

میں۔ اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔ ف

- - -

ف8 یعنی یہی رسول ﷺ دوسرے ان پڑھوں کے واسطے بھی

ہے وہ فارس کے لوگ وہ بھی نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ

نے اول عرب پیدا کئے اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے۔

۴۔ یہ بڑائی اللہ کی ہے، دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

۵۔ کہاوت ان کی جن پر لادی تورات، پھر نہ اٹھائی انہوں نے، جیسے کہاوت گدھے کی، پیٹھ پر لے چلتا ہے کتابیں۔ بری کہاوت ہے ان لوگوں کی، جنہوں نے جھٹلائیں اللہ کی باتیں۔ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔ **ف**

- - -

ف8 یہود کے عالم ایسے تھے کتاب پڑھی اور دل میں کچھ اثر نہ ہوا

اللہ ہم کو پناہ دے ۔

٦ ۔ تو کہہ ، اے یہود ہونے والو! اگر تم دعوے کرتے ہوے کہ تم

دوست ہو اللہ کے سب لوگوں کے سوا، تو مناؤ (تمنا کرو) مرنے کو،

اگر تم سچے ہو۔ ف

- - -

ف8 جس کو معلوم ہو کہ مجھ کو اللہ کے ہاں درجہ ہے اور خطرہ نہیں تو

بیشک وہ مرنے سے خوش ہو نہ ڈرے ۔

۷۔ اور کبھی نہ مناویں (تمنا کریں) گے مرنا، جس واسطے آگے بھیج

چکے ہیں ان کے ہاتھ۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہیں گناہگار۔

۸۔ تو کہہ، موت وہ ہے جس سے تم بھاگتے ہو، سو وہ تم سے ملنی

ہے، پھر پھیرے (پیش کئے) جاؤ گے اس چھپا اور کھلا جاننے

والے پاس، پھر جتائے گا تم کو جو کرتے تھے۔ ف

ف8 یہود کی خرابی یہی تھی کہ دین سمجھتے بوجھتے دنیا کے واسطے چھوڑ

دیتے ایسی بات سے ہم کو منع کیا جمعہ کا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس

وقت دنیا کے کام میں نہ لگو۔

۹۔ اے ایمان والو! جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑ دو بیچنا۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 ہر اذان کا یہ حکم نہیں کیونکہ جماعت پھر بھی ملے گی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہاں ملے گا اللہ کی یاد کہا خطبہ کو ایسے وقت جاوے کہ خطبہ سنے۔

۱۰۔ پھر جب تمام ہو چکے نماز تو پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو فضل اللہ کا، اور یاد کرو اللہ کو بہت سا، شاید تمہارا بھلا ہو۔ ف

- - -

ف8 یہود کے ہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا سارے دن سودا منع تھا اس واسطے فرما دیا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد نہ بھولو۔

١١۔ اور جب دیکھیں سودا بکتا یا تماشا، کھنڈ (لپک) جائیں اس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جائیں کھڑا۔ تو کہہ، جو اللہ کے پاس ہے بہتر ہے تماشے سے، اور سودے سے۔ اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا۔ اور یاد کرو اللہ کو بہت سا، شاید تمہارا بھلا ہو۔ ف

- - -

ف8 ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرماتے تھے اسی وقت بنجارا آیا اس کے ساتھ نقارہ بجتا پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑے کہ اس کو ٹھہراویں نماز پھر پڑھ لیں گے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے انہیں سے نماز پڑھی یہ اس پر اترا۔

* * *

٦٣ ۔ المنافقون

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا ۔ جب آئیں تیرے پاس منافق کہیں ہم قائل (گواہی دیتے) ہیں (کہ یقیناً) تو رسول ہے اللہ کا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی وہ قائل نہیں غرض کو کہتے ہیں۔

۲۔ رکھی ہیں اپنی قسمیں ڈھال بنا کر، پھر (اسطرح) روکتے ہیں اللہ کی

راہ سے۔ یہ لوگ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 اپنی مجلس میں منافق طعن اور عیب مسلمانوں کا کہتے جب ان

پر پکڑ ہوتی منکر ہو کر قسم کھا جاتے کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی۔

۳۔ یہ اس پر کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے، پھر مہر ہو گئی ان کے

دل پر، اب وہ نہیں بوجھتے (سمجھتے)۔

۴۔ اور جب تو دیکھے ان کو، خوش (اچھے) لگیں تجھ کو ان کے ڈیل

(جسم)۔ اور اگر بات کہیں، سنتے تو ان کی بات۔ کیسے ہیں جیسے لکڑی

لگا دی دیوار سے۔ جو کوئی چیخے جانیں ہم ہی پر بلا آئی۔ وہی ہیں دشمن، ان سے بچتا رہ۔ گردن مارے ان کی اللہ۔ کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی دیکھنے کے مرد آدمی اور دل میں دغا باز نامرد۔

۵۔ اور جب کہئیے ان کو، آؤ! معاف کروا دے تم کو رسول اللہ کا، مٹکاتے ہیں اپنے سر، اور تو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں۔

٦۔ برابر ہے ان پر، تو معافی چاہے ان کی یا نہ معافی چاہے۔ ہر گز نہ معاف کرے گا ان کو اللہ۔ مقرر (بیشک) اللہ راہ نہیں دیتا بے حکم لوگوں کو۔

۷۔ وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے جب تک کھنڈ دائیں (منتشر ہو جائیں)۔ اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے، لیکن منافق نہیں بوجھتے (سمجھتے)۔

۸۔ کہتے ہیں، البتہ ہم پھر گئے مدینہ کو، تو نکال دے گا جس کا زور ہے بے قدر لوگوں کو۔ اور زور اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا، اور ایمان والوں کا، لیکن منافق نہیں سمجھتے۔ **ف**

ف8 ایک سفر میں دو شخص لڑ پڑے ایک مہاجرین میں کا ایک انصار کا پھر ان کو حضرت نے ملا دیا منافق پیٹھ کے پیچھے کہنے لگے ہم ان کو اپنے شہر میں جگہ نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیوں کرتے ایک نے کہا تمہیں خبر گیری کرتے ہو تو یہ لوگ رسول کے ساتھ جمع رہتے ہیں خبر گیری چھوڑ دو آپ ہی متفرق ہو جاویں ایک نے کہا اب کے سفر سے ہم مدینہ پہنچیں تو جس کا اس شہر میں زور ہے چاہیئے بے قدروں کو نکال دے ایک صحابی نے یہ باتیں سنیں حضرت پاس نقل کیں حضرت نے بلایا پوچھا تو قسمیں کھا گئے کہ اس نے ہماری دشمنی سے جھوٹ کہا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا۔

۹۔ اے ایمان والو! نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد
اللہ کی یاد سے ۔ اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے
(خسارے) میں آتے ۔

۱۰۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا، اس سے پہلے کہ پہنچے کسی کو تم میں
موت، تب کہے، اے رب! کیوں نہ ڈھیل دی مجھ کو ایک تھوڑی
مدت کہ میں خرچات کرتا اور ہوتا نیک لوگوں میں ۔

۱۱۔ اور ہر گز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی (انسان) کو، جب پہنچا اس
کا وعدہ، اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو۔ مقرر (بیشک) اللہ راہ نہیں
دیتا بے حکم لوگوں کو

* * *

٦٤ ۔ التغابن

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱ ۔ پاکی بولتا (تسبیح کر رہا) ہے اللہ کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اسی کا راج ہے اور اسی کو تعریف ہے ۔ اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ۔

۲ ۔ وہی ہے جس نے تم کو بنایا، پھر کوئی تم میں منکر ہے اور کوئی تم میں ایماندار۔ اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ۔

۳۔ بنائے آسمان اور زمین تدبیر سے، اور صورت کھینچی تمہاری، پھر اچھی بنائی تمہاری صورت، اور اسی طرف پھر (لوٹ) جانا ہے۔

ف

۔۔۔

ف8 سب جانوروں سے انسان کی خلقت اچھی ہے۔

۴۔ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو۔ اور اللہ کو معلوم ہے جیوں (دلوں) کی بات۔

۵۔ کیا پہنچا نہیں تم کو احوال ان لوگوں کا، جو منکر ہو چکے ہیں پہلے۔ پھر چکھی سزا اپنے کام کی، اور ان کو دکھ کی مار (عذاب) ہے۔

۶۔ یہ اس پر کہ لاتے تھے ان پاس ان کے رسول نشانیاں، پھر کہتے، کیا آدمی ہم کو راہ سوجھائیں (دکھائیں) گے؟ پھر منکر ہوئے اور منہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی۔ اور اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا۔

۷۔ دعوے کرتے ہیں منکر کہ ہر گز ان کو اٹھانا نہیں۔ تو کہو، کیوں نہیں! قسم ہے میرے رب کی! تم کو بیشک اٹھانا ہے، پھر تم کو جتانا ہے جو تم نے کیا، اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

۸۔ سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔ اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے۔

۹۔ جس دن تم کو اکھٹا کرے گا جمع ہونے کے دن، وہ دن ہے ہار جیت کا۔ اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کرے کام بھلا، اتارے

اس سے اس کی برائیاں، اور داخل کرے اس کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ندیاں، رہا کریں اس میں ہمیشہ۔ یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

۱۰۔ اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری آیتیں، وہ ہیں دوزخ والے، رہا کریں اس میں۔ اور بری جگہ پہنچے۔ **ف**

ف8 دن ہار جیت کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے بہشت میں ایک دوزخ میں بہشت والوں نے اپنے بھی گھر لیے اور دوزخیوں کے بھی دوزخی ہارے بہشتی جیتے۔

۱۱۔ نہیں پڑتی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے، اور جو کوئی یقین لائے
اللہ پر، راہ بتا دے اس کے دل کو۔ اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔

ف

ف8 راہ بتا دے صبر کی۔

۱۲۔ اور حکم مانو اللہ کا، اور حکم مانو رسول کا۔ پھر اگر تم منہ موڑو تو
ہمارے رسول کا کام یہی ہے پہنچا دینا کھول کر۔
۱۳۔ اللہ! اس بن کسی کی بندگی نہیں۔ اور اللہ پر چاہئیے بھروسا کریں
ایمان والے۔

۱۴ ۔ اے ایمان والو! بعضی تمہاری جوروئیں (بیویاں) اور اولاد دشمن ہیں تمہارے، سو ان سے بچتے رہو۔ اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جورو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کھوتا ہے بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی سلوک ان سے نیک ہی رکھو اور آپ بچتے رہو۔

۱۵ ۔ تمہارے مال اور اولاد یہی ہیں جانچنے کو۔ اور اللہ جو ہے اس کے پاس ہے نیگ (اجر) بڑا۔

۱٦۔ سو ڈرو اللہ سے جہاں تک (ڈر) سکو۔ اور سنو اور مانو، اور خرچ کرو اپنے بھلے کو۔ اور جس کو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے، سو وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے۔

۱۷۔ اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا، وہ دونا کر دے گا تم کو، اور تم کو بخشے۔ اور اللہ قدردان ہے تحمل والا۔

۱۸۔ جاننے والا چھپے اور کھلے کا، زبردست حکمت والا۔ اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا، وہ دونا کر دے گا تم کو، اور تم کو بخشے

* * *

٦٥۔ الطلاق

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١۔ اے نبی! جب تم طلاق دو عورتوں کو، تو ان کو طلاق دو ان کی
عدّت پر، اور گنتے رہو عدّت۔ اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا۔
مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے، اور وہ بھی نہ نکلیں، مگر جو کریں
صریح بے حیائی۔ اور یہ حدیں باندھی اللہ کی۔ اور جو کوئی بڑھے اللہ کی

حدوں سے تو اس نے برا کیا اپنا۔ اس کو خبر نہیں شاید اللہ نیا نکالے اس پیچھے کچھ کام (راستہ)۔ ف

ف8 طلاق دو عدت پر عدت تین حیض ہیں حیض سے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی میں آوے اور اس پاکی میں نزدیکی نہ کی ہو اور جس جگہ وہ عورت رہتی تھی طلاق کے وقت اسی گھر میں عدت پوری کرے نہ آپ نکلے نہ کوئی نکالے یہ نکلنا بے حیائی ہے اس واسطے یہ فرمایا کہ شاید پھر دونوں میں صلح ہو جاوے اللہ یہ نیا کام ہو جاوے اللہ یہ نیا کام نکالے۔

۲۔ پھر جب پہنچیں اپنے وعدہ کو تو رکھ لو ان کو دستور سے یا چھوڑ دو ان کو دستور سے، اور گواہ کر لو دو معتبر اپنے میں کے (سے) اور سیدھی کہو گواہی اللہ کے واسطے۔ یہ بات جو ہے اس سے سمجھ جائے گا جو کوئی یقین رکھتا ہو گا اللہ پر اور پچھلے (قیامت) دن پر۔ اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے، وہ کر دے اس کا گزارہ

۳۔ اور روزی دے اس کو جہاں سے اس کو خیال نہ ہو۔ اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر، تو وہ اس کو بس (کافی) ہے۔ اللہ مقرر (بلاشبہ) پورا کر لیتا ہے اپنا کام۔ اللہ نے رکھا ہے ہر چیز کا اندازہ (تقدیر)۔

ف

ف8 طلاق دے کر عدت ہوچکنے سے پہلے اگر چاہے رکھ لینا تو رجعت پر دو گواہ کرلے تا لوگوں میں متہم نہ ہو۔

۴۔ اور جو عورتیں ناامید ہوئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں، اگر تم کو شبہ رہ گیا، تو ان کی عدت ہے تین مہینے، اور ایسے ہی جن کو حیض نہیں آیا۔ اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے، ان کی عدت یہ کہ جن لیں پیٹ کا بچہ۔ اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے، (اللہ) کردے اس کو اس کے کام میں آسانی۔ ف

ف8 یعنی تین حیض عدت فرمائی اگر شبہ رہا ہو کہ جس کو حیض نہیں آیا یا بڑی عمر سے موقوف ہوا اس کی عدت کیا ہوگی تو بتا دی تین مہینے۔

۵۔ یہ حکم ہے اللہ کا، جو اتارا تمہاری طرف۔ اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے، (اللہ) اتارے (دور کرے) اس سے اس کی برائیاں، اور بڑا دے اس کو نیگ (اجر)۔

٦۔ گھر دو ان کو رہنے کو، جہاں تم آپ رہو اپنے مقدور کے موافق اور ایذا نہ چاہو ان کی، تا تنگ پکڑو ان کو۔ اور اگر رکھتی ہوں پیٹ میں بچہ تو ان پر خرچ کرو، جب تک جنیں پیٹ کا بچہ۔ پھر اگر دودھ پلائیں تمہاری خاطر تو دو ان کو ان کے نیگ (اجر)۔ اور سکھاؤ آپس میں

نیکی ۔ اور اگر آپس میں ضد کرو، تو دودھ دے رہے گی اس کی خاطر اور

کوئی عورت ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 بچے کا خرچ باپ پر ہے پیٹ میں ہو تو اس کی ماں کو کھلاوے
پہناوے دودھ پیوے تو جو اور کو دیتا ہے نوکری اس کو دے جب
تک ماں قبول کرے اور کو نہ دے اگر وہ قبول نہ کرے تب اور کو
دے اور عدت تک مکان دینا ضرور ہے گو بچہ نہ ہو پیٹ میں ۔

۷ ۔ چاہئیے خرچ کرے کشائش والا (خوشحال) اپنی کشائش (گنجائش)
سے ۔ اور جس کو مپی (ناپی، کم) ملتی ہے اس کی روزی، تو خرچ

کرے جیسا دیا اس کو اللہ نے ۔ اللہ کسی پر ذمہ نہیں رکھتا مگر اتنا جو اس کو دیا۔ اب کر دے گا اللہ کچھ سختی (تنگی) کے پیچھے آسانی ۔

۸۔ اور کئی بستیاں اچھل چلیں (سرکشی کی) اپنے رب کے حکم سے، اور اس کے رسولوں کے، پھر ہم نے حساب میں پکڑا ان کو سخت حساب میں، اور آفت ڈالی ان پر ان دیکھی آفت ۔

۹۔ پھر چکھی سزا اپنے کام کی، اور آخر اس کے کام میں ٹوٹا (خسارہ) آیا۔

۱۰۔ رکھی ہے اللہ نے ان کے واسطے سخت مار، سو ڈرتے رہو اللہ سے، اے عقل والو! جن کو یقین ہے ۔ اللہ نے اتاری ہے تم پر سمجھوتی (نصیحت) ۔

۱۱۔ رسول ہے، جو پڑھتا ہے تم پاس آیتیں اللہ کی کھلی سنانے والی، کہ نکالے ان کو جو یقین لائے، اور کیئے بھلے کام، اندھیروں سے

اجالے میں۔ اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کرے کچھ بھلائی اس کو داخل کرے باغوں میں، نیچے بہتی جن کے نہریں، سدا رہیں ان میں ہمیشہ۔ البتہ خوب دی اللہ نے اس کو روزی۔

۱۲۔ اللہ وہ ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمینیں بھی اتنی، اترتا ہے حکم ان کے بیچ، تا (کہ) تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہے، اور اللہ کی خبر میں سمائی ہے ہر چیز کی۔ اور جو کوئی بڑھے اللہ کی حدوں سے تو اس نے برا کیا اپنا

***

٦٦ ۔ التحریم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱ ۔ اے نبی! تو کیوں حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر؟ چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتوں کی۔ اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔

۲ ۔ ٹھہرا (مقرر کر) دیا اللہ نے تم کو کھول ڈالنا اپنی قسموں کا۔ اور اللہ صاحب ہے تمہارا، اور وہی سب جانتا حکمت والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے ہاں سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیوں کی اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا اب جو کوئی اپنے مال کو کہے مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گئی کفارہ دے تو اس کو کام میں لاوے کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔

۳۔ اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات، پھر جب اس نے خبر کر دی اس کی، اور اللہ نے جتا (ظاہر کر) دیا نبی کو یہ، (تو) جتائی (اطلاع دی) نبی نے اس میں سے کچھ اور ٹلا دی (درگذر کیا) کچھ۔ پھر جب وہ جتلایا عورت کو، بولی تجھ کو کس نے بتایا یہ؟ کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے نے۔ ف

ف8 بعضے کہتے ہیں اس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہؓ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی تھا پھر انہوں نے حضرت عائشہؓ کو خبر دی کہ دونوں باتوں میں مطلب تھا دونوں کا پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہؓ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور دوسری بات ذکر میں نہ لائے وہ دوسری بات کیا تھی شاید یہ تھی کہ تیرا باپ خلیفہ ہوگا بعد اس کے باپ کے الغیب عند اللہ جو بات اللہ اور رسول نے ٹلا دی ہم کیا جانیں اسی واسطے ٹلا دی کہ چرچے میں نہ آوے تا اور لوگ برا نہ مانیں۔

۴۔ اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو، تو جھک پڑے ہیں (ہٹ گئے تھے سیدھی راہ سے) دل تمہارے۔ اور اگر تم دونوں چڑھائی (ایکا) کروگی اس پر تو اللہ ہے اس کا رفیق اور جبرئیل اور نیک ایمان والے، اور فرشتے اس پیچھے مددگار۔ ف

ف8 جھک پڑے ہیں دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے۔

۵۔ ابھی اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو، اس کا رب بدلے میں دے اس کو عورتیں تم سے بہتر۔ حکم بردار (مسلمان)، یقین رکھتیاں (مومن) نماز میں کھڑی (اطاعت شعار)، توبہ کرتی، بندگی بجالاتیں

(عبادت گزار)، روزہ دار، (خواہ پہلے) بیاہیاں (ہوں) اور (یا)
کنواریاں۔

٦۔ اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے، جس کی چھپٹیاں (ایندھن) ہیں آدمی اور پتھر، اس پر مقرر ہیں فرشتے تند خو زبردست، بے حکمی نہیں کرتے اللہ کی جو بات ان کو فرمائیے، اور وہی کرتے ہیں جو حکم ہو۔ **ف**

ف8 ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والوں کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دے کر ڈر دکھا کر پیار سے مارے اس پر بھی اگر نہ آویں راہ پر تو ان کی کم بختی یہ بے گناہ ہے۔

۷۔ اے منکر ہونے والو! مت بہانے بناؤ آج کے دن۔ وہی بدلہ پاؤ گے جو کرتے تھے۔

۸۔ اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی طرف، صاف دل کی توبہ۔ شاید تمہارا رب اتارے تم سے تمہاری برائیاں، اور داخل کرے تم کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی نہریں۔ جس دن اللہ ذلیل نہ کرے گا نبی کو اور جو یقین لائے ہیں اس کے ساتھ۔ ان کی روشنی (نور) دوڑتی ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے، کہتے ہیں اے رب ہمارے! پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو۔ تو ہر چیز کر سکتا ہے۔ **ف**

ف8 صاف دل کی توبہ یہ کہ دل میں پھر خیال نہ رہے اس گناہ کا روشنی ایمان کی دل میں ہے دل سے بڑھے تو سارے بدن میں پھر گوشت پوست میں۔

۹۔ اے نبی لڑائی کر منکروں سے اور دغابازوں سے اور سختی کر ان پر،

اور ان کا گھر دوزخ ہے۔ اور بری جگہ پہنچے۔ ف

ف8 حضرت کا خلق یہاں تک ہے کہ اللہ صاحب اوروں کو فرماتا ہے تحمل ان کو فرماتا ہے سختی کرو۔

۱۰۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکروں کے واسطے، عورت نوح کی اور عورت لوط کی۔ گھر میں تیں دونوں دو نیک بندوں کے ہمارے بندوں میں سے، پھر (ان عورتوں نے) ان سے چوری (خیانت) کی، پھر وہ کام نہ آئے ان کو (بچانے میں) اللہ کے ہاتھ سے کچھ، اور حکم ہوا (ان عورتوں کو) کہ جاؤ دوزخ میں ساتھ جانے والوں کے۔

ف

ف8 یعنی اپنا ایمان درست کرو نہ خاوند بچا سکے نہ جورو یہ سب کو سنا دیا ہے نہ جانیو کہ حضرت کی بیبیوں پر کہا ان پر وہ کہا ہے (آیت) ''الطیبات للطیبین'' چوری کی یعنی منافق رہیاں۔

۱۱۔ اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایمان والوں کو عورت فرعون کی،
جب بولی اے رب! بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت
میں اور بچا نکال (نجات دے) مجھ کو فرعون سے، اور اس کے کام
سے، اور بچا نکال (نجات دے) مجھ کو ظالم لوگوں سے۔ **ف**

ف8 حضرت موسیٰ کو انھوں نے پالا اور ان کی مددگار تھیں ایمان دار
کہتے ہیں آخر ان کو فرعون نے قتل کیا سیاست سے شہید ہو گئیں۔

۱۲۔ اور (مثال) مریم بیٹی عمران کی، جس نے روکی اپنی شہوت کی
جگہ، پھر ہم نے پھونک دی اس میں ایک اپنی طرف کی جان
(روح)، اور سچ جانی (اس نے) اپنے رب کی باتیں اور اس کی کتابیں

اور تھی بندگی کرنے والوں میں۔ اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کی
طرف، صاف دل کی توبہ

* * *

٦٧ ۔ الملک

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱ ۔ بڑی برکت ہے اس کی (ذات) جس کے ہاتھ میں ہے راج
(بادشاہی)۔ اور وہ سب چیز کر سکتا (پر قادر) ہے ۔
۲ ۔ جس نے بنایا مرنا اور جینا کہ تم کو جانچے (آزمائے)، کون تم میں
اچھا کرتا ہے کام ۔ اور وہ زبردست ہے بخشنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی مرنا نہ ہوتا تو بھلے برے کام کا بدلہ کہاں ملتا۔

۳۔ جس نے بنائے سات آسمان تہ بر تہ۔ کیا دیکھتا ہے رحمٰن کے بنائے میں کچھ فرق؟ پھر دہرا کر نگاہ کر کہیں دیکھتا ہے دراڑ، ف

ف8 فرق یعنی جیسا چاہیئے ویسا نہ ہو۔

۴۔ پھر دہرا کر نگاہ کر، دو دو بار الٹی آئے تیرے پاس تیری نگاہ رد ہو کر تھک کر۔

۵۔ اور ہم نے رونق دی ورلے (قریبی) آسمان کو چراغوں سے اور ان سے رکھی پھینک مار شیطانوں کی، اور رکھی ہے ان کو مار دہکتی آگ کی۔

۶۔ اور جو منکر ہوئے اپنے رب سے، ان کو ہے مار (عذاب) دوزخ کی۔ اور بری جگہ پہنچے۔

۷۔ جب اس میں ڈالے جائیں سنیں اس کا دھاڑنا، اور وہ اچھلتی (جوش کھا رہی) ہے،

۸۔ ابھی لگتا ہے کہ پھٹ پڑے جوش سے۔ جس بار پڑا اس میں ایک دل (گروہ)، پوچھا ان سے اس کے داروغوں نے، کیا نہ پہنچا تم کو کوئی ڈر سنانے والا۔

۹۔ وہ بولے کیوں نہیں ہم پاس پہنچا تھا ڈر سنانے والا۔ پھر ہم نے جھٹلایا، اور کہا کوئی نہیں اتاری اللہ نے کچھ چیز۔ تم پڑے ہو بڑے بہکاوے (گمراہی) میں۔

۱۰۔ اور بولے، اگر ہم ہوتے سنتے یا بوجھتے، نہ ہوتے دوزخ والوں میں۔

۱۱۔ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کے۔ اب دفع ہوں دوزخ والے۔

۱۲۔ جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے ان کو معافی ہے اور نیگ (اجر) بڑا۔

۱۳۔ اور تم چھپی کہو اپنی بات یا کھول کر۔ وہ جانتا ہے جیوں (دلوں) کے بھید۔

۱۴۔ بھلا وہ (ہی) نہ جانے جس نے بنایا؟ اور وہی ہے بھید جانتا خبردار۔

۱۵۔ وہی (تو) ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو پست، اب
پھرو اس کے کندھوں پر، اور کھاؤ کچھ روزی دی اس (اللہ) کی۔ اور
اسی کی طرف جی (دوبارہ) اٹھنا ہے۔
۱۶۔ کیا نڈر (بے خوف) ہوئے اس سے، جو آسمان میں ہے؟ کہ
دھنسا دے تم کو زمین میں، پھر دیکھو وہ لرزتی ہے؟
۱۷۔ یا نڈر (بے خوف) ہوئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے؟ کہ
چھوڑ دے تم پر پتھراؤ باؤ (ہوا) کا۔ سو اب جانو گے، کیسا ہے میرا
ڈر کا (تنبیہ)!
۱۸۔ اور جھٹلا چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے، پھر کیسا ہوا میرا بگاڑ
(عذاب)؟
۱۹۔ اور کیا نہیں دیکھے اڑتے جانور اپنے اوپر؟ پر کھولے اور جھپکتے۔
ان کو کوئی نہیں تھام رہا، رحمٰن کے سوا۔ اس کی نگاہ میں ہے ہر چیز۔

۲۰۔ بھلا وہ کون ہے؟ جو فوج ہے تمہاری مدد کرے گی تمہاری رحمٰن کے سوا۔ منکر پڑے ہیں نرے بہکاوے میں۔

۲۱۔ بھلا وہ کون ہے؟ جو روزی دے گا تم کو، اگر وہ (رحمٰن) رکھ چھوڑے اپنی روزی۔ کوئی نہیں! پر اڑ رہے ہیں شرارت اور بد کنے پر،

۲۲۔ بھلا ایک جو چلے اوندھا اپنے منہ پر، وہ سیدھی راہ پائے یا وہ جو چلے سیدھا ایک سیدھی راہ پر؟

۲۳۔ تو کہہ، وہی ہے جس نے تم کو نکال کھڑا (پیدا) کیا، اور بنا دیئے تم کو کان اور آنکھیں اور دل۔ تم تھوڑا حق مانتے (شکر گزار ہوتے) ہو۔

۲۴۔ تو کہہ وہی ہے جس نے کھنڈایا (پھیلایا) تم کو زمین میں، اور اسی کی طرف اکٹھے کیئے جاؤ گے۔

۲۵۔ اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ؟ اگر تم سچے ہو۔

۲٦۔ تو کہہ، خبر تو ہے اللہ ہی پاس۔ اور میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں کھول کر۔

۲۷۔ پھر جب دیکھیں گے وہ پاس آ لگا، برے بن جائیں گے منہ منکروں کے، اور کہے گا یہی ہے جس کو تم مانگتے تھے۔

۲۸۔ تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اگر کھپا (ہلاک کر) دے مجھ کو اللہ، اور میرے ساتھ والوں کو، یا ہم پر مہر (رحم) کرے، پھر کون ہے جو بچائے منکروں کو دکھ کی مار سے؟

۲۹۔ تو کہہ وہی رحمٰن ہے، ہم نے اس کو مانا اور اسی پر بھروسہ کیا۔ سو اب جان لوگے، کون پڑا ہے صریح بہکاوے (گمراہی) میں؟

۳۰۔ تو کہہ، بھلا دیکھو تو! اگر ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک، پھر کون ہے جو لائے تم کو پانی نتھرا (صاف)؟ جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے ان کو معافی ہے اور نیگ (اجر) بڑا۔

* * *

٦٨۔ القلم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ن قسم ہے قلم کی، اور جو کچھ لکھتے ہیں۔
۲۔ تو نہیں اپنے رب کے فضل سے دیوانہ،
۳۔ اور تجھ کو نیگ (اجر) ہے بے انتہا،
۴۔ اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق (اخلاق) پر۔
۵۔ سو اب تو بھی دیکھ لے گا، اور وہ بھی دیکھ لیں گے،

۶۔ کون ہے کہ بچل (بہک) رہا ہے؟

۷۔ تیرا رب وہی بہتر جانے جو بہکا اس کی راہ سے، اور وہی جانتا ہے راہ پانے والوں کو۔

۸۔ سو تو کہا نہ مان جھٹلانے والوں کا۔

۹۔ وہ چاہتے ہیں، کسی طرح تو ڈھیلا (تبلیغ دین میں) ہو، تو وہ بھی ڈھیلے ہوں (مخالفت میں)۔ ف

ف8 یعنی تو ان کے بتوں کو بھلا کہہ تو تیری باتوں کو پسند کریں۔

۱۰۔ اور کہا نہ مان کسی قسم کھانے والے کا، بے قدر،

۱۱۔ طعنے دیتا، چغلی لئے پھرتا،

۱۲۔ بھلے کام سے روکتا، حد سے بڑھتا گنہگار،

۱۳۔ اجڈ، اس سب کے پیچھے بدنام، ف

ف8 یہ کافر کے وصف ہیں آدمی اپنے اندر دیکھے اور یہ خصلتیں چھوڑے بدنام یعنی بدی کر مشہور۔

۱۴۔ اس سے (بنا) کہ رکھتا ہے مال اور بیٹے۔ ف

ف8 یعنی دنیا میں طالع مند ہے۔

۱۵۔ جب سنائیے اس کو ہماری باتیں (آیات) کہے، یہ نقلیں ہیں پہلوں کی۔

۱۶۔ اب داغ دیں گے ہم اس کو سونڈ (ناک) پر۔ ف

۔۔۔

ف8 کہتے ہیں یہ ولید تھا قریش میں ایک سردار ناک پر داغ شاید دنیا میں پڑا ہو یا آخرت میں پڑے گا جلنے گا۔

۱۷۔ ہم نے ان لوگوں کو جانچا (آزمایا) ہے، جیسے جانچا اس باغ والوں کو، جب سب نے قسم کھائی کہ اس کا میوہ توڑیں گے صبح کو،

۱۸۔ اور انشاء اللہ نہ کہا۔ ف

ف8 پانچ بھائی تھے ان کا باپ چھوڑ مرا ایک باغ میوہ کا اس کی پیدائش سے سارا گھر آسودہ تھا جس دن ٹھہراتا میوہ توڑنا شہر کے فقیر سب جمع ہو آتے سب کو کچھ کچھ دیتا اس سے برکت تھی پیچھے بیٹوں نے سمجھا کہ اتنا جو فقیر لے جاویں اپنے ہی کام آوے پھر مشورہ کیا کہ سویرے توڑ کر گھر لے آئیں فقیر جاویں گے وہاں کچھ نہ پاویں گے اور ایسا یقین کیا کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔

۱۹۔ پھر پھیرا (عذاب) کر گیا اس پر کوئی پھیرنے (عذاب کرنے) والا تیرے رب کی طرف سے، اور وہ سوتے رہے۔

۲۰۔ پھر صبح تک ہو رہا جیسے ٹوٹ چکا (کٹا کھیت)، **ف**

ف8 رات کو آگ لگی یا دہاڑ پڑی سب صاف ہو رہا۔

۲۱۔ پھر آپس میں پکارے صبح ہوتے،

۲۲۔ کہ سویرے چلو اپنے کھیت پر، اگر تم کو (پھل) توڑنا ہے۔

۲۳۔ پھر چلے، اور آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے،

۲۴۔ کہ اندر نہ آنے پائے اس میں آج تمہارے پاس کوئی محتاج۔

۲۵۔ اور سویرے چلے لپکے زور پر۔

۲۶۔ پھر جب اس (باغ) کو دیکھا، بولے ہم راہ بھولے۔

۲۷۔ نہیں! ہماری قسمت نہ ہوئی۔ ف

ف8 پہلے اپنا مکان نہ پہچانا جانا کہیں اور جانکلے پیچھے سمجھا کہ ہم بے نصیب ہیں۔

۲۸۔ بولا ان میں بیچ کا، میں نے تم کو نہ کہا تھا، کیوں نہیں پاکی بولتے اللہ کی۔

۲۹۔ بولے پاک ذات ہے ہمارے رب کی، ہم ہی تقصیروار (ظالم) تھے۔

۳۰۔ پھر منہ کر کر ایک دوسرے کی طرف لگے اولاہنا (ملامت) دینے۔

۳۱۔ بولے، اے خرابی ہماری! ہم تھے حد سے بڑھنے والے،

۳۲۔ شاید ہمارا رب بدل (بدلے میں) دے ہم کو اس سے بہتر، ہم اپنے رب سے آرزو رکھتے ہیں۔

۳۳۔ یوں آتی ہے آفت۔ اور آخرت کی آفت سو سب سے بڑی، اگر ان کو سمجھ ہوتی۔ ف

- - -

ف8 یعنی اللہ کی طرف سے سمجھتے یہ نعمت اور فقیر سے دریغ نہ رکھتے۔

۳۴۔ البتہ ڈر والوں (متقیوں) کو اپنے رب کے پاس باغ ہیں نعمت کے۔

۳۵۔ کیا ہم کریں گے حکم برداروں کو برابر گنہگاروں کے؟

۳۶۔ کیا ہوا؟ تم کو کیسی بات ٹھہراتے (فیصلہ کرتے) ہو؟

۳۷۔ کیا تم پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھ لیتے ہو۔

۳۸۔ اس میں ملتا ہے تم کو جو پسند کرو۔

۳۹۔ کیا تم نے ہم سے قسمیں لی ہیں پوری؟ قیامت کے دن تک پہنچتی۔ کہ تم کو ملے گا جو ٹھہراؤ (حکم دو) گے۔

۴۰۔ پوچھ ان سے، کونسا ان میں اس کا ذمہ لیتا ہے۔

۴۱۔ کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیئے لے آئیں اپنے شریک، اگر وہ سچے ہیں۔

۴۲۔ جس دن کھولی جائے پنڈلی، اور بلائے جائیں سجدہ کو پھر (سجدہ) نہ کر سکیں،

۴۳۔ نویں (جھکی) ہیں ان کی آنکھیں، چڑھی آتی ہے ان پر ذلت ۔ اور پہلے ان کو بلاتے تھے سجدہ کو اور وہ چنگے (صحیح سالم) تھے، ف

ف8 حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی اس کے ساتھ جاوے گی مسلمان کھڑے رہ جاویں گے پروردگار آوے گا جس صورت میں نہ پہچانیں گے فرماوے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آوے گا تو ہم پہچان لیں گے فرمادے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو کہیں گے جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان موافق اور پنڈلی کھولے گا تو سجدے میں گریں گے جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا اس کی پیٹھ نہ مڑے گی الٹا گرے گا یہ ان کا اعتقاد توحید آزمانے کو کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہیں۔

۴۴۔ اب چھوڑ دے مجھ کو، اور جھٹلانے والوں کو اس بات کے ۔ کہ ہم سیڑھی سیڑھی (آہستہ آہستہ) اتاریں گے ان کو، جہاں سے یہ نہ جانیں گے ۔

۴۵۔ اور ان کو ڈھیل دیتا ہوں ۔ بیشک میرا داؤ پکا ہے ۔

۴۶۔ کیا تو مانگتا ہے ان سے کچھ نیگ (اجر)؟ سو ان پر چٹی (تاوان) بوجھ پڑتی ہے ۔

۴۷۔ کیا ان کے کے پاس خبر ہے غیب کی؟ سو وہ لکھ لاتے ہیں

۴۸۔ اب تو ٹھہرا (انتظار کر) راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جیسے مچھلی والا، جب پکارا اور وہ غصہ میں بھرا تھا، **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اللہ کا حکم دیکھے تو بد دعا کر اور دیر سے جھنجھلا کر نہ کر حضرت یونسؑ کی طرح۔

۴۹۔ اگر نہ سنبھالتا اس کو احسان تیرے رب کا، تو پھینکا گیا ہی تھا چٹیل میدان میں الزام کھا کر۔

۵۰۔ پھر نوازا اس کو اس کے رب نے، پھر کر دیا اس کو نیکوں میں،

ف

- - -

ف8 حضرت نے فرمایا جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونسؑ سے وہ جھوٹا ہے۔

۵۱۔ اور منکر تو لگے ہیں کہ ڈگا (گرا) دیں تجھ کو اپنی نگاہوں سے، جب سنتے ہیں سمجھوتی (قرآن)، اور کہتے ہیں، وہ باؤلا (دیوانہ) ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی گھور گھور دیکھتے کہ ڈر کر چھوڑ دے۔

۵۲۔ اور یہ تو یہی سمجھوتی (نصیحت) ہے سارے جہان والوں کو۔

* * *

٦٩ ۔ الحاقۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

١ ۔ وہ ثابت ہو چکی،

٢ ۔ کیا ہے وہ ثابت ہو چکی؟

٣ ۔ اور تو نے کیا بوجھا (جانا) کیا ہے وہ ثابت ہو چکی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی قیامت۔

۴۔ جھٹلایا ثمود اور عاد نے اس کھڑکھے والی کو۔

۵۔ سو وہ جو ثمود تھے سو کھپائے (ہلاک کئے) گئے اوچھال (سخت دھماکے) سے۔ **ف**

ف8 یعنی بھونچال سے۔

۶۔ اور وہ جو عاد تھے سو کھپائے (ہلاک کئے) گئے ٹھنڈی سناٹے کی باؤ (ہوا) سے، ہاتھوں سے نکلی جاتی۔ **ف**

ف8 یعنی فرشتوں کے۔

۷۔ تعین کی ان پر سات رات اور آٹھ دن، جڑ کاٹنے والے، پھر تو دیکھے لوگ ان پر بچھڑ گئے، جیسے وہ ڈھنڈ (تنے) ہیں کھجور کے کھوکھرے (کھوکھلے)۔

۸۔ پھر تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بچ رہا؟

۹۔ اور آیا فرعون، جو اس سے پہلے تھے، اور الٹی بستیاں، تقصیر (گناہ) کرتے۔

۱۰۔ پھر حکم نہ مانا اپنے رب کے رسول کا، پھر پکڑی ان کو پکڑ دم چڑھتی (سخت پکڑ)۔

۱۱۔ ہم نے جس وقت پانی ابلا (طغیانی)، لادلیا (سوار کیا) تم کو بہتی ناوٴ میں،

۱۲۔ تا (کہ) رکھیں اس کو تمہاری یادگاری کو، اور سینتے (سنبھالے) اس کو کان سنبھالنے (یادرکھنے) والا۔

۱۳۔ پھر جب پھونکئیے نرسنگے (صور) میں ایک پھونک،

۱۴۔ اور اٹھائیے زمین اور پہاڑ، پھر پٹکے جاویں (ریزہ ریزہ کر دیا جائے) ایک چوٹ (میں)،

۱۵۔ پھر اس دن ہو پڑے ہو پڑنے والی (قیامت)،

۱۶۔ اور پھٹ جائے آسمان، پھر وہ اس دن بکس (بودا ہو) رہا ہے۔

۱۷۔ اور فرشتے ہیں اس کے کناروں پر۔ اٹھا رہے ہیں تخت تیرے رب کا اپنے اوپر، اس دن آٹھ شخص (فرشتے)۔ **ف**

ف8 اب چار کے کندھے پر ہے چار اس دن اور لگیں گے ۔

۱۸ ۔ اس دن سامنے جاؤ گے ، چھپ نہ رہے گا تم میں کوئی چھپنے والا ۔

۱۹ ۔ سو جس کو ملا اس کا لکھا داہنے ہاتھ میں ، وہ کہتا ہے لیجئے ! پڑھو میرا

لکھا ۔ **ف**

ف8 یعنی خوشی سے ہر کسی کو دکھاتا ہے ۔

۲۰ ۔ میں نے خیال رکھا کہ مجھ کو ملنا ہے میرا حساب ،

۲۱۔ سو وہ ہے گزران میں من مانتی (خوش باش)۔

۲۲۔ اونچے باغ ہیں،

۲۳۔ جس کے میوے جھک رہے ہیں۔

۲۴۔ کھاؤ اور پیو رچ (مزے) سے، بدلہ اس کا جو آگے بھیجا تم نے پہلے دنوں میں۔

۲۵۔ اور جس کو ملا اس کا لکھا بائیں ہاتھ میں وہ کہتا ہے کس طرح مجھ کو نہ ملتا میرا لکھا۔

۲۶۔ اور مجھ کو خبر نہ ہوتی، کیا ہے حساب میرا؟

۲۷۔ کسی طرح وہی موت نبڑ (فیصلہ کن ہو) جاتی!

۲۸۔ کچھ کام نہ آیا مجھ کو مال میرا۔

۲۹۔ کھپ (چھن) گئی مجھ سے حکومت میری۔ ف

- - -

ف8 ہر ایک کے اعمال کے کاغذ اڑا دیں گے جس کے داہنے ہاتھ میں آیا نشان ہوا بھلائی کا اگر بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان ہے برائی کا۔

۳۰۔ اس کو پکڑو، پھر طوق ڈالو،

۳۱۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو پہنچاؤ،

۳۲۔ پھر ایک زنجیر میں جس کا ماپ ستّر گز ہے اس کو پرو (جکڑ) دو۔

۳۳۔ وہ تھا یقین نہ لاتا اللہ پر، جو سب سے بڑا،

۳۴۔ اور تاکید نہ کرتا فقیر کے کھانے پر۔

۳۵۔ سو کوئی نہیں اس کا آج یہاں دوستدار،

۳۶۔ اور نہ کچھ کھانا مگر زخموں کا دھوون،

۳۷۔ کوئی نہ کھائے اس کو، مگر وہی گنہگار۔

۳۸۔ سو قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی، جو دیکھتے ہو،

۳۹۔ اور جو چیزیں نہیں دیکھتے۔

۴۰۔ یہ کہا (قرآن) ہے ایک پیغام لانے والے سردار کا،

۴۱۔ اور نہیں یہ کہا کسی شاعر کا۔ تم تھوڑا یقین کرتے ہو۔

۴۲۔ اور نہ کہا بریوں والے (کاہن) کا تم تھوڑا دھیان کرتے ہو،

۴۳۔ یہ اتارا (نازل کردہ) ہے جہان کے رب کا۔

۴۴۔ اور اگر بنا لاتا ہم پر کوئی بات،

۴۵۔ تو ہم پکڑتے اس کا داہنا ہاتھ،

۴۶۔ پھر کاٹ ڈالتے اس کی ناڑ (شہ رگ)،

۴۷۔ پھر تم میں کوئی نہیں (ہوتا) اس سے روکنے والا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اگر جھوٹ بناتا اللہ پر تو اول اس کا دشمن اللہ ہوتا اور ہاتھ پکڑتا یہ دستور ہے گردن مارنے کا جلاد اس کا داہنا ہاتھ پکڑ رکھتا ہے اپنے بائیں میں تا سرک نہ جاوے۔

۴۸۔ اور یہ (قرآن) سمجھوتی (نصیحت) ہے ڈر والوں (پرہیزگاروں) کو،

۴۹۔ اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعض جھٹلاتے ہیں،

۵۰۔ اور وہ جو ہے، پچھتاوا ہے منکروں پر،

۵۱۔ اور وہ جو ہے، قابل یقین کرنے کے ہے۔

۵۲۔ اب بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا۔ اور یہ
(قرآن) سمجھوتی (نصیحت) ہے ڈر والوں (پرہیزگاروں) کو۔
* * *

۷۰۔ المعارج

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ مانگا ایک مانگنے والے نے، عذاب پڑنے (ہونے) والا،

۲۔ منکروں کے واسطے کوئی نہیں اس کو ہٹانے والا۔

۳۔ (ہوگا وہ) اللہ کی طرف کا، جو چڑھتے درجوں کا صاحب۔

۴۔ چڑھیں گے اس کی طرف فرشتے اور روح، اس دن میں جس کا
لنباؤ (مقدار) پچاس ہزار برس ہے۔

۵۔ سو تو صبر کر، بھلی طرح کا صبر کرنا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی پیغمبر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ ہٹایا جائے گا اور پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے جب سے قبروں سے نکلیں اور جب تک دوزخ بہشت بھر چکے۔

٦۔ وہ دیکھتے ہیں اس کو دور،

٧۔ اور ہم دیکھتے ہیں اس کو نزدیک۔

٨۔ جس دن ہو گا آسمان جیسے تانبا پگلا،

٩۔ اور ہوں گے پہاڑ جیسے اون رنگی۔

١٠۔ اور نہ پوچھے دوستدار دوستدار کو۔

۱۱۔ سب نظر آ جائیں گے ان کو۔ منائے گا گنہگار کسی طرح چھڑائی
میں دے اس دن کی مار سے اپنے بیٹے،

۱۲۔ اور ساتھ والی (بیوی)، اور بھائی،

۱۳۔ اور اپنا گھرانا جس میں رہتا تھا،

۱۴۔ اور جتنے زمین پر ہیں سارے، پھر آپ (خود) کو بچائے۔ ف

ف8 سب نظر آ جاویں گے یعنی دوستی ان کی نکمی تھی۔

۱۵۔ کوئی (ہر گز) نہیں! وہ تپتی آگ ہے،

۱۶۔ کھینچ لینے والی کلیجہ،

۱۷۔ پکارتی ہے اس کو جس نے پیٹھ دی (پھیری) اور پھر گیا،

۱۸۔ اور اکٹھا کی (مال) اور سینتا (سنبھالا)۔

۱۹۔ بیشک آدمی بنا ہے جی کا کچا (بے صبرا)،

۲۰۔ جب لگے اس کو برائی تو گھابرا (گھبرایا)،

۲۱۔ اور جب لگے اس کو بھلائی، توان دیوا (ہوابخیل)،

۲۲۔ مگر وہ نمازی،

۲۳۔ جو اپنی نماز پر قائم ہیں،

۲۴۔ اور جن کے مال میں حصہ ٹھہر رہا (مقرر) ہے،

۲۵۔ مانگتے (سائل) کا اور ہارے (مسکین) کا،

۲۶۔ اور جو یقین کرتے ہیں انصاف کے دن کو،

۲۷۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں،

۲۸۔ بیشک ان کے رب کے عذاب سے نڈر (بے خوف) نہ ہوا جائے،

۲۹۔ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے (حفاظت کرتے ہیں)،

۳۰۔ مگر اپنی جوروؤں سے، یا اپنے ہاتھ کے مال (مِلک) سے، سو ان پر نہیں اولاہنا (ملامت)۔

۳۱۔ پھر جو کوئی ڈھونڈھے اس کے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھتے۔

۳۲۔ جو اپنی دھڑ دھریں (امانتیں) اور اپنا قول نباہتے ہیں،

۳۳۔ اور جو اپنی گواہی پر سیدھے (ثابت قدم) ہیں،

۳۴۔ اور جو اپنی نماز سے خبر دار (حفاظت کرتے) ہیں۔

۳۵۔ وہ ہیں باغوں میں عزت سے۔

۳۶۔ پھر کیا ہوا ہے منکروں کو تیری طرف دوڑتے آتے ہیں،

۳۷۔ داہنے سے اور بائیں سے جٹ کے جٹ (گروہ در گروہ)۔

۳۸۔ کیا لالچ رکھتا ہے ہر ایک ان میں کہ داخل کر لیے نعمت کے باغ میں۔

۳۹۔ کوئی (ہرگز) نہیں! ہم نے ان کو بنایا ہے جس چیز سے جانتے

ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی منی سی گھن کی چیز سے وہ کہاں لائق ہے بہشت کے مگر

جب ایمان سے پاک ہو۔

۴۰۔ سو میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں مغربوں کے مالک کی، ہم سکتے

(قادر) ہیں کہ

۴۱۔ بدل کر لے آئیں ان سے بہتر، اور ہم سے چپر (بڑھ) نہ جائیں

گے۔

۴۲۔ سو چھوڑ دے ان کو، باتیں بنائیں، اور کھیلیں، جب تک بھڑیں (ملیں) اپنے اس دن سے، جس کا ان سے وعدہ ہے۔

۴۳۔ جس دن نکل پڑیں گے قبروں سے دوڑتے، جیسے کسی نشانے پر دوڑتے جاتے ہیں۔

۴۴۔ (نیچی) ہیں ان کی آنکھیں، چڑھی آتی ہے ان پر ذلت۔ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ ہے۔

* * *

۷۱۔ نوح

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ پہنچے ان پر دکھ والی آفت (دردناک عذاب)۔

۲۔ بولا اے قوم میری! میں تم کو ڈر سناتا ہوں کھول کر،

۳۔ کہ بندگی کرو اللہ کی، اور اس سے ڈرو، اور میرا کہا مانو،

۴۔ کہ بخشے تم کو کچھ گناہ تمہارے، اور ڈھیل دے تم کو ایک ٹھہرے وعدہ (مقرر وقت) تک۔ وہ جو وعدہ رکھا اللہ نے، جب آپہنچے اس کو ڈھیل نہ ہوگی۔ اگر تم کو سمجھ ہے۔ **ف**

ف8 یعنی بندگی کرو کہ نوحؑ انسان رہے دنیا میں قیامت تک اور قیامت کو دیر نہ لگے گی اور جو سب مل کر بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہو جاؤ طوفان آیا تھا ایسا ہی کہ ایک آدمی نہ بچے حضرت نوحؑ کی بندگی سے ان کا بچاؤ ہو گیا۔

۵۔ بولا، اے رب! میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن،

٦۔ پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے ہی رہے،

۷۔ اور میں نے نے جس بار ان کو بلایا، تا (کہ تو) ان کو معاف کرے،
ڈالنے لگے اپنی انگلیاں کانوں میں، اور اوپر لپیٹے اپنے کپڑے، اور
ضد کی، اور غرور کیا بڑا غرور۔ ف

۔۔۔

ف8 کپڑے اوڑھنے لگے کہ اس کی بات ہمارے دل میں نہ لگ
جائے۔

۸۔ پھر میں نے ان کو بلایا اجاگر (برملا)۔
۹۔ پھر میں نے ان کو کھول کر کہا اور چھپ کر کہا چپکے سے۔
۱۰۔ تو میں نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے، بیشک وہ ہے بخشنے
والا۔

۱۱۔ چھوڑ دے آسمان کی تم پر دھاریں (موسلادار بارش)،

۱۲۔ اور بڑھتی (زیادہ) دے تم کو مال اور بیٹوں سے، اور بنا دے تم کو (تمہارے لیے) باغ، اور بنا دے تم کو (تمہارے لیے) نہریں۔

۱۳۔ کیا ہوا ہے تم کو کیوں نہیں امید رکھتے اللہ سے بڑائی کی؟

۱۴۔ اور اس نے تم کو بنایا طرح طرح سے۔ **ف**

ف8 یعنی ایسے کام کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنی بڑائی سے تم پر عذاب نہ بھیجے اور طرح طرح بنایا یعنی ماں کے پیٹ میں بھانت بھانت رنگ بدلے۔

۱۵۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان تہ بر تہ؟

۱۶۔ اور رکھا چاند ان میں اجالا، اور رکھا سورج چراغ جلتا۔

۱۷۔ اور اللہ نے اگایا تم کو زمین سے جما کر۔

۱۸۔ پھر دھرا (واپس) کرڈالے گا تم کو اس (زمین) میں، اور نکالے گا تم کو باہر (زمین میں سے)۔

۱۹۔ اور اللہ نے بنا دی تم کو زمین بچھونا۔

۲۰۔ تاکہ چلو اس میں کشادہ رستے۔

۲۱۔ کہا نوح نے، اے رب میرے! انھوں نے میرا کہا نہ مانا، اور مانا (پیروی کی) ایسے کا جس کو اس کے مال اور اولاد سے اور بڑھا ٹوٹا (خسارہ)، **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اپنے مالداروں کا کہا مانا اور ان کا مال اور اولاد کچھ خوبی نہیں بلکہ ان پر ٹوٹا ہے انہیں کے سبب دین سے محروم رہے۔

۲۲۔ اور داؤ کیا ہے بڑا داؤ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی سب کو سمجھا دیا کہ اس کی بات نہ مانو۔

۲۳۔ اور بولے، نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکروں (معبودوں) کو، اور نہ چھوڑیو ودّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

۲۴۔ اور بہکا دیا بہتوں کو۔ اور نہ تو بڑھاوٴ بے انصافوں کو مگر بہکاوا۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی تدبیریں نہ لائیو یہ نام تھے ان کے بتوں کے ہر ہر مطلب کا ایک ایک بت تھا۔

۲۵۔ کچھ وہ اپنے گناہوں سے ڈبوئے (غرق کئے) گئے، پھر پیٹھائے (پہنچائے) گئے آگ میں، پھر نہ پائے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی مددگار۔

۲٦۔ اور کہا نوح نے اے رب! نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا۔

۲۷۔ مقرر (یقیناً) اگر توچھوڑ دے ان کو، بہکائیں تیرے بندوں کو،
اور جو جنیں (پیدا کریں) سو ڈھیٹھ حق نہ سمجھتا۔
۲۸۔ اے رب! معاف کر مجھ کو، اور میرے ماں باپ کو، اور جو
آئے میرے گھر میں ایماندار، اور سب ایمان والے مردوں کو اور
عورتوں کو۔ اور گنہگاروں پر یہی بڑھتا (اضافہ) رکھ برباد ہونا۔
* * *

۷۲۔ الجنّ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تو کہہ مجھ کو حکم آیا (وحی) کہ سن گئے تھے کتنے لوگ جنّوں کے، پھر کہا (انہوں نے) ہم نے سنا ہے (ایک) قرآن عجیب۔

۲۔ سوجھاتا (دکھاتا) نیک راہ، پھر ہم اس پر یقین لائے۔ اور ہرگز نہ شریک بنائیں گے اپنے رب کا کسی کو۔ **ف**

۔۔۔

ف8 سورۃ احقاف میں گذرا کہ حضرت ﷺ نماز صبح پڑھتے تھے کئی جن سن کے ایمان لائے اپنی قوم سے جا کر بیان کیا یہ ان کے بیان اللہ نے وحی فرمائے رسول ﷺ پر بعد اس کے بہت بار حضرت پاس جن آ کر ملے اور ایمان لائے قرآن سیکھا۔

۳۔ اور یہ کہ اونچی ہے شان ہمارے رب کی، نہیں رکھی اس نے جورو (بیوی) نہ بیٹا۔ ف

ف8 جو گمراہیاں آدمیوں میں تھیں وہ جنوں میں بھی تھیں اللہ کے جورو بیٹا بتاتے تھے۔

۴۔ اور یہ کہ ہمارا بیوقوف (نادان آدمی) کہتا ہے اللہ پر بڑھا کر

(خلاف) باتیں، **ف**

- - -

ف8 یعنی ہم میں جو بیوقوف تھے وہ ایسی باتیں کہتے تھے یا ابلیس کو

کہا ہو۔

۵۔ اور یہ کہ ہم کو خیال تھا، کہ نہ بولیں گے انس (انسان) اور جِنّ اللہ

پر جھوٹ۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی اس سے ہم بھی بہک گئے۔

٦۔ اور یہ کہ تھے کتنے مرد آدمیوں (انسانوں) کے پناہ پکڑتے کتنے مردوں کی جِنّوں میں (سے)، پھر ان کو بڑھا اور سر چڑھنا (غرور)۔

ف

۔۔۔

ف8 یعنی جتنا آدمی جنوں کے آگے التجا کرتے ہیں اتنا وہ مغرور ہوتے ہیں۔

۷۔ اور یہ کہ ان کو خیال تھا جیسا تم کو خیال تھا، کہ ہر گز نہ اٹھائے گا اللہ کسی کو۔ ف

- - -

ف8 یعنی قبروں سے نہ اٹھا دے گا یا رسول اللہ ﷺ نہ اٹھاوے گا پہلے رسول ہو چکے۔

۸۔ اور یہ کہ ہم نے ٹٹول ڈالا آسمان کو پھر پایا اس کو بھر رہے اس میں چوکیدار سخت اور انگارے۔ ف

- - -

ف8 یعنی جنوں کو انگارے پڑتے اور خبر سننے نہیں دیتے چوکیدار۔

۹۔ اور یہ کہ ہم بیٹھے تھے آسمان کے ٹھکانوں میں سننے کو۔ پھر جو کوئی اب سننے پائے اپنے واسطے ایک انگارہ (شہاب ثاقب) گھات میں۔

۱۰۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ کچھ برا ارادہ ٹھہرا ہے زمین کے رہنے والوں پر یا چاہا ان کے حق میں اس کے رب نے راہ پر لانا

۱۱۔ اور یہ کہ کئی ہم میں نیک ہیں، اور کوئی اس کے سوا۔ ہم تھے کئی راہ پر پھٹ (بٹ) رہے۔

۱۲۔ اور یہ کہ ہمارے خیال میں آیا ہم چیر (بڑھ) نہ جائیں گے اللہ سے زمین میں، اور نہ تھکا دیں گے اس کو بھاگ کر،

۱۳۔ اور یہ کہ جب ہم نے سنی راہ کی بات، ہم نے اس کو مانا۔ پھر جو کوئی یقین لائے اپنے رب پر، سو نہ ڈرے گا نقصان سے اور نہ زبردستی سے۔

۱۴۔ اور یہ کہ کوئی ہم میں حکم بردار ہیں اور کوئی بے انصاف۔ سو جو حکم میں آئے، سو انہوں نے اٹکلی (ڈھونڈلی) نیک راہ۔

۱۵۔ اور جو بے انصاف ہیں، وہ ہوئے دوزخ کا ایندھن۔

۱۶۔ اور یہ حکم آیا، کہ اگر لوگ سیدھے رہتے راہ پر، تو ہم پلاتے ان کو پانی بھر کر (سیراب کر دیتے)۔

۱۷۔ تاکہ ان کو جانچیں اس میں۔ اور جو کوئی منہ موڑے اپنے رب کی یاد سے، وہ پیٹھا دیوے (بتلا کر دے) اس کو چڑھتے (سخت) عذاب میں۔

۱۸۔ اور یہ کہ سجدے کے ہاتھ پاؤں حق اللہ کا ہے، سو مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو۔

۱۹۔ اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ اس کو پکارتا، لوگ ہونے لگتے ہیں اس پر ٹھٹھ (ہجوم)۔

۲۰۔ تو کہہ، میں تو یہی پکارتا ہوں اپنے رب کو، اور شریک نہیں کرتا اس کا کسی کو۔

۲۱۔ تو کہہ میرے ہاتھ نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا۔

۲۲۔ تو کہہ، مجھ کو نہ بچائے گا اللہ کے ہاتھ سے کوئی، اور نہ پاؤں گا اس کے سوا کہیں سرک (چھپا) رہنے کو جگہ۔

۲۳۔ مگر پہچانا ہے اللہ کی طرف سے، اور اس کے پیغام دینے۔ اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا، سو اس کے لئے آگ ہے دوزخ کی، رہا کریں اس میں ہمیشہ۔

۲۴۔ یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو ان سے وعدہ ہوا، تب جان لیں گے کس کی مدد کمزور ہے، اور (کون) گنتی میں تھوڑے ۔

۲۵۔ تو کہہ، میں نہیں جانتا، کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہے، یا کر دے اس کو میرا رب ایک مدت کی حد۔

۲۶۔ جاننے والے بھید کا، سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی کسی کو۔

۲۷۔ مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول، تو وہ چلاتا ہے اس کے آگے اور پیچھے چوکیدار، **ف**

ف8 یعنی رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہے اس کے ساتھ کہ اس میں شیطان دخل نہ کرنے پاوے اور اپنا نفس غلط نہ

سمجھے یہی معنی ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں اور ان کا معلوم بیشک ہے اوروں کے معلوم میں شبہ۔

۲۸۔ تا (کہ) جانے کہ انھوں نے پہنچائے پیغام اپنے رب کے، اور قابو میں رکھا ہے جو ان کے پاس ہے، اور گِن لی ہے ہر چیز کی گنتی۔

***

۷۳۔ المزّمّل

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ اے جھرمٹ مارنے والے!

۲۔ کھڑا رہ رات کو (نماز میں)، مگر کسی رات، ف

۔۔۔

ف8 یہ سورت اول میں اتری ہے جب وحی کی دہشت سے

حضرت ﷺ کو جاڑا لگا اپنے اوپر کپڑے لپیٹے اللہ نے یہی نام لے کر

پکارارات کو کھڑارہ یعنی نماز پڑھو رات کو اول اس دین میں نماز رات ہی کی فرض ہوئی مگر کسی رات نہ ہو تو معاف ہے۔

۳۔ آدھی رات یا اس سے کم کر تھوڑا سا،

۴۔ یا زیادہ کر اس پر، اور کھول کھول (ٹھہر ٹھہر) پڑھ قرآن کو صاف۔

۵۔ ہم آگے ڈالیں گے تجھ پر ایک بھاری بات (کلام)۔ ف

ف8 یعنی ریاضت کر تو بھاری بوجھ آسان ہو۔

٦۔ البتہ اٹھان (اٹھنا) رات کا سخت روندتا ہے (سخت ہے نفس پر)،

اور سیدھی نکلتی ہے بات۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی بڑی ریاضت ہے یہ کہ نفس روندا جاتا ہے اور اس وقت دعا اور ذکر سیدھا ادا ہوتا ہے دل سے۔

۷۔ البتہ تجھ کو دن میں شغل رہتا ہے لمبا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی دن کو لوگوں کو سمجھاتا ہے عبادت کا وقت رکھ رات کو۔

۸۔ اور پڑھ نام اپنے رب کا، اور چھوٹ جا اس کی طرف (اللہ کے ہو رہو) سب سے الگ ہو کر۔

۹۔ مالک مشرق اور مغرب کا، اس بن کسی کی بندگی نہیں سو پکڑ (بنا لو) اس کو کام سونپا (کارساز)۔

۱۰۔ اور سہتا رہ (صبر کر) جو کہتے رہیں، اور چھوڑ ان کو بھلی طرح چھوڑنا۔ ف

ف8 یعنی خلق سے کنارہ کر لیکن لڑ بھڑ کر نہیں سلوک سے۔

۱۱۔ اور چھوڑ دے مجھ کو اور جھٹلانے والوں کو جو آرام میں رہیں ہیں، اور ڈھیل دے ان کو تھوڑی سی (اور)۔

۱۲۔ البتہ ہمارے پاس (ان کے لئے) بیڑیاں ہیں، اور آگ کا ڈھیر،

۱۳۔ اور کھانا گلے میں اٹکتا، اور دکھ کی مار۔

۱۴۔ (یہ ہوگا) جس دن کانپے زمین اور پہاڑ، اور ہو جائیں پہاڑ ریت پھسلتی۔

۱۵۔ ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسول، بتانے والا تمہارا، جیسے بھیجا فرعون پاس رسول،

۱٦۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو پکڑ وبال کی۔

۱۷۔ پھر کیوں کر بچو گے (تم) اگر منکر ہو گئے اس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔ **ف**

ف8 اس دن کی شدت سے یا درازی سے اگرچہ وہاں جیسے ہیں تی

سے رہیں گے پر مدت اتنی ہے کہ لڑکے بوڑھے ہو جاویں۔

۱۸۔ آسمان پھٹنا ہے اس (دہشت) میں۔ ہے اس (اللہ) کا وعدہ

ہونا۔

۱۹۔ یہ تو سمجھوتی (نصیحت) ہے۔ پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے (اختیار

کرلے) اپنے رب کی طرف راہ۔ **ف**

ف8 رات جاگنے کا حکم ایک برس رہ کر موقوف ہوا اگلی آیت

اتری۔

۲۰۔ تیرا رب جانتا ہے تو اٹھتا ہے (عبادت کیلیئے) نزدیک دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات اور کتنے لوگ تیرے ساتھ کے۔ اور اللہ ناپتا ہے رات کو اور دن کو۔ اس نے جانا کہ تم اس کو پورا نہ کر سکو گے، پھر تم پر معافی بھیجی، سو پڑھو جتنا آسان ہو قرآن۔ جانا کہ آگے ہوں گے تم میں کتنے بیمار، اور کتنے اور پھرتے ملک میں ڈھونڈتے اللہ کا فضل، اور کتنے اور لڑتے اللہ کی راہ میں، سو پڑھو جتنا آسان اس میں سے، اور کھڑی رکھو نماز، اور دیتے رہو زکوٰۃ، اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا۔ اور جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی، اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ اور معافی مانگو اللہ سے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ تو

سمجھوتی (نصیحت) ہے پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے (اختیار کر لے)

اپنے رب کی طرف راہ

***

۷۴۔ المدّثر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اے لحاف میں لپٹے!

۲۔ کھڑا ہو، پھر ڈر سنا (خبردار کر)،

۳۔ اور اپنے رب کی بڑائی بول،

۴۔ اور اپنے کپڑے صاف رکھ،

۵۔ اور گندگی (ناپاکی) کو چھوڑ دے،

٦۔ اور نہ کر کہ احسان کرے اور بہت چاہے ،

٧۔ اور اپنے رب کی راہ دیکھ (کی خاطر صبر کر)۔ ف

ف8 یہ سورت اتری تب خلق کو دعوت کا حکم ہوا اور نماز کا اور نماز کے ساتھ تکبیر ہے اور کپڑے پاک رہنے اور کتھرے سے بچنا یا کتھرا کہا بت کو وہ اکثر دودھ اور تیل میں آلودہ رہتا ہے اور یہ ہمت سکھائی کہ جو کسی کو دے اس سے بدلا نہ چاہ اپنے رب کے دیئے پر شاکر رہ۔

٨۔ پھر جب کھڑکھڑاتے وہ کھوکھرا (صور پھونکا جائے)، ف

ف8 یعنی پھونکے صور۔

۹۔ پھر وہ اس دن مشکل دن ہے،

۱۰۔ منکروں پر نہیں آسان۔

۱۱۔ چھوڑدے مجھ کو اور اس کو، جو میں نے بنایا اکا (اکیلا)، ف

۔۔۔

ف8 اپنے باپ کے ہاں ایک بیٹا جس کا شریک نہ ہوا اور بھائی بلا کا لیاقت میں دنیا کی۔

۱۲۔ اور دیا اس کو مال پھیلا کر (ڈھیروں)،

۱۳ ۔ اور بیٹے مجلس میں بیٹھنے والے،

۱۴ ۔ اور تیاری (راہ ہموار) کر دی اس کو خوب تیاری،

۱۵ ۔ پھر لالچ رکھتا ہے کہ اور دوں ۔ **ف**

ف8 کہتے ہیں یہ ولید کو فرمایا وہ دور دور تک دیکھ آیا تھا کافروں نے اس کو کہا کہ تو سن محمد ﷺ کیا پڑھتا ہے تجویز کر کہ کیا ہے، حضرت ﷺ نے پڑھا تب اس نے منہ بنا کر کہا کہ یہ جادو ہے ۔

۱۶ ۔ کوئی (ہرگز) نہیں! وہ (تو) ہے ہماری آیتوں کا مخالف،

۱۷ ۔ اب اس سے چڑھواؤں گا بڑی (کٹھن) چڑھائی ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 دوزخ میں ایک پہاڑ ہے سیدا کافر کو اس پر ہمیشہ چڑھوا دیں گے یہ بھی ایک عذاب ہے ۔

۱۸ ۔ اس نے سوچ کیا (سوچا) اور دل میں ٹھہرایا (بات بنائی) ۔

۱۹ ۔ سو مارا جائے! کیسا ٹھہرایا (بات بنائی) ؟

۲۰ ۔ پھر مارا جائے کیسا ٹھہرایا (بات بنائی) ؟

۲۱ ۔ پھر نگاہ کی (نظر دوڑائی) ،

۲۲ ۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ تھتھایا (ناخوشی جتائی) ،

۲۳ ۔ پھر پیٹھ دی (پلٹا) ، اور غرور کیا ،

۲۴ ۔ پھر بولا ، اور نہیں یہ (قرآن) جادو ہے چلا آتا ۔

۲۵۔ اور نہیں، یہ کہا ہے آدمی کا۔

۲۶۔ اب اس کو ڈالوں گا آگ میں۔

۲۷۔ اور تو کیا بوجھا کیسی ہے وہ آگ؟

۲۸۔ نہ باقی رکھے، نہ چھوڑے،

۲۹۔ نظر آتی ہے پنڈے پر (جھلسا دینے والی کھال کو)۔ ف

ف8 جیسا لوہا دہکتا سرخ نظر آتا ہے آدمی کے پنڈے پر وہ سرخ نظر آوے گی۔

۳۰۔ اس پر مقرر ہیں انیس شخص (کارکن)،

۳۱۔ اور ہم نے جو رکھے ہیں دوزخ پر لوگ، اور نہیں فرشتے ہیں۔ اور ان کی جو گنتی رکھی سو جانچنے کو منکروں کے، تا (کہ) یقین کریں جن کو ملی ہے کتاب اور بڑھے ایمانداروں کو ایمان، اور دھوکہ نہ کھائیں جن کو ملی ہے کتاب، اور مسلمان، اور تا (کہ) کہیں جن کے دل میں روگ ہے اور منکر، کیا غرض تھی اللہ کو اس کہاوت سے؟ یوں بچلاتا (گمراہ کرتا) ہے اللہ جس کو چاہے، اور راہ دیتا ہے جس کو چاہے۔ اور کوئی نہیں جانتا تیرے رب کے لشکر مگر وہی آپ۔ اور وہ تو سمجھوتی (نصیحت) ہے لوگوں کے واسطے۔ ف

ف8 یہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہیں انیس شخص کافر ٹھٹے کرنے لگے کہ ہم ہزاروں ہیں انیس ہمارا کیا کریں گے تب یہ فرمایا کہ وہ

آدمی نہیں فرشتے ہیں تم سب کو ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتائی
ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس کے سچ کی دلیل ہو۔

۳۲۔ سچ کہتا ہوں، قسم ہے چاند کی!

۳۳۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے (پلٹے)!

۳۴۔ اور صبح کی جب روشن ہوئے!

۳۵۔ وہ دوزخ ایک ہے، بڑی چیزوں میں،

۳۶۔ ڈراوا ہے لوگوں کو،

۳۷۔ جو کوئی چاہے تم میں کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے، **ف**

ف8 آگے بڑھے بہشت کو پیچھے رہے دوزخ میں۔

۳۸۔ ہر جی (شخص) اپنے کیے (اعمال) میں پھنسا ہے،

۳۹۔ مگر (سوائے) داہنے والے،

۴۰۔ باغوں میں ہیں مل کر پوچھتے ہیں،

۴۱۔ گنہگاروں کا احوال،

۴۲۔ تم کاہے سے پڑے دوزخ میں؟

۴۳۔ وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے،

۴۴۔ اور نہ تھے کھلاتے محتاج کو،

۴۵۔ اور تھے بات میں دھنستے (باتیں بناتے) ساتھ دھنسنے (باتیں بنانے) والوں کے۔

۴۶۔ اور ہم تھے جھٹلاتے انصاف کے دن (روز جزا) کو،

۴۷۔ جب تک آ پہنچی ہم پر یقین (موت) آنے والی۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی موت بات میں دھنتے یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرتے سب کے ساتھ مل کر۔

۴۸۔ پھر کام نہ آئے گی ان کو سفارش، سفارش کرنے والوں کی۔

ف

۔۔۔

ف8 کافر کے حق میں کوئی سفارش نہ کرے گا اور کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔

۴۹۔ پھر کیا ہوا ہے ان کو سمجھوتی (نصیحت) سے منہ موڑتے ہیں؟

۵۰۔ جیسے وہ گدھے ہیں بدکے،

۵۱۔ بھاگے غل کرنے سے۔ ف

ف8 جنگل کے گدھے کھٹکے سے بھاگتے ہیں۔

۵۲۔ بلکہ چاہتا ہے ہر مرد ان میں کہ اس کو ملیں ورق (صحیفہ) کھلے۔

ف

ف8 یعنی ہر کوئی نبی ہوا چاہتا ہے کہ کھلی کتاب پاوے آسمان

سے۔

۵۳۔ کوئی (ہرگز) نہیں! پر ڈرتے نہیں آخرت سے۔

۵۴۔ کوئی نہیں (خبردار)! یہ تو سمجھوتی (نصیحت) ہے،

۵۵۔ پھر جو کوئی چاہے یاد (نصیحت حاصل) کرے، ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایک پر اتری تو کیا ہوا کام تو سب کے آتی ہے۔

۵۶۔ اور وہ یاد (نصیحت حاصل) جبھی کریں، کہ چاہے اللہ۔ وہ ہے جس سے ڈر چاہیئے، اور وہی بخشنے کے لائق۔ پھر کیا ہوا ہے ان کو سمجھوتی (نصیحت) سے منہ موڑتے ہیں؟ جیسے وہ گدھے ہیں بدکے،

* * *

۷۵۔ القیامۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) ۔

۱۔ قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی،

۲۔ اور قسم کھاتا ہوں جی (نفس) کی، جو اولاہنا دیتا (ملامت کرتا)

ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 آدمی کا جی اول کھیل میں اور مزوں میں غرق ہوتا ہے ہرگز نیکی کی رغبت نہیں ایسے جی کو کہیں امارہ بالسوء پھر ہوش پکڑی نیک وبد سمجھا توباز آیا کبھی اپنی خو پر دوڑ پڑا پیچھے آپ کو اولاہنا دیا ویسا جی ہے لوامہ پھر جب پورا سنور گیا دل سے رغبت نیکی ہی پر رہی بیہودہ کام سے آپ ہی بھاگے اور ایذا کھینچے ویسے کا نام ہے مطمئنہ۔

۳۔ کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نہ کریں گے ہم اس کی ہڈیاں ؟

۴۔ کیوں نہیں کر سکتے ہم کہ ٹھیک کر دیں اس کی پوریاں (انگلیوں کی)۔

۵۔ بلکہ چاہتا آدمی کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے،

۶۔ پوچھتا ہے کہ کب ہے دن قیامت کا ؟

۷۔ پھر جب چوندھ لانے (متحیر ہونے) لگے تیور (بینائی)،

۸۔ اور گہہ (گہنا) جائے چاند،

۹۔ اور اکھٹے ہوں (ایک ہو جائیں) سورج اور چاند، **ف**

۔۔۔

ف8 تیور چوندھلاوے یعنی آدمی کی آنکھ روشنی سے عاجز ہو

جاوے یہ قیامت کا وقت ہے سورج پاس آوے گا۔

۱۰۔ کہے گا آدمی اس دن، کہاں جاؤں بھاگ کر۔

۱۱۔ کوئی (ہرگز) نہیں کہیں نہیں ہے بچاؤ۔

۱۲۔ تیرے رب تک اس دن جا ٹھہرنا۔

۱۳۔ جتا (بتا) دیں گے انسان کو اس دن جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا،

۱۴۔ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ (دور اندیش) ہے،

۱۵۔ اور پڑاالاڈالے (پیش کرے) اپنے بہانے (معذرتیں)۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی اپنے احوال میں غور کرے تو رب کی وحدانیت جانے اور جو کہے میری سمجھ میں نہیں آتا یہ بہانے ہیں۔

۱٦۔ نہ چلا (حرکت دو) تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب (فوراً) اس کو سیکھ لے۔

۱۷۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو سمیٹ رکھنا (جمع کرنا) اور پڑھنا (پڑھوانا)،

۱۸۔ پھر جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ (سنتے رہو) اس کے پڑھنے کے،

۱۹۔ پھر مقرر (یقیناً) ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول بتانا (مطلب سمجھانا)، **ف**

ف8 جس وقت جبرائیلؑ قرآن لاتے ان کے پڑھنے کے ساتھ حضرت ﷺ بھی جی میں پڑھتے تو جب تک پہلا لفظ کہیں اگلا سننے میں نہ آتا تو گھبراتے اللہ نے فرمایا کہ اس وقت پڑھنے کی حاجت نہیں سننا ہی چاہیئے پھر جی میں یاد رکھوانا پھر زبان سے پڑھوانا لوگوں پاس ہمارا ذمہ ہے اور معنی تحقیق کرنے بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ

ہے وقت پر بیان سمجھانا جبرائیل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا کہ وہ نائب ہے اسی طرح والنجم میں (آیت) 'فاوحی الی عبدہ'۔

۲۰۔ کوئی نہیں پر تم چاہتے ہو شتاب ملتی (دنیا)،

۲۱۔ اور چھوڑتے ہو دیر آتی (آخرت)۔

۲۲۔ کتنے منہ اس دن تازے ہیں،

۲۳۔ اپنے رب کی طرف دیکھتے۔ **ف**

ف8 یقین ہے کہ آخرت میں اللہ کو دیکھنا ہے گمراہ لوگ منکر ہیں کہ ان کے نصیب میں نہیں۔

۲۴۔ اور کتنے منہ اس دن اداس ہیں،

۲۵۔ خیال میں (سمجھ رہے) ہیں کہ ان پر وہ ہوئے (ہو گا برتاؤ) جس سے کمر ٹوٹے۔

۲۶۔ کوئی (ہرگز) نہیں جس وقت جان پہنچی ہانس (حلق) تک،

۲۷۔ اور لوگ کہیں کون ہے جھاڑنے والا؟

۲۸۔ اور وہ اٹکلا (سمجھا) کہ اب آیا چھوٹنا (وقت جدائی)،

۲۹۔ اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی۔

۳۰۔ تیرے رب کی طرف ہے اس دن کھچ (روانہ ہو) جانا۔

۳۱۔ (اس کے باوجود) پھر نہ یقین لایا ہے، نہ نماز پڑھی،

۳۲۔ پر (بلکہ) جھٹلایا ہے اور منہ موڑا۔

۳۳۔ پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا۔

۳۴۔ خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری۔

۳۵۔ پھر خرابی تیری! خرابی پر خرابی تیری۔

۳۶۔ کیا خیال رکھتا ہے آدمی؟ کہ چھوٹا رہے گا بے قید (بلاحساب کتاب)۔

۳۷۔ بھلا نہ تھا ایک بوند منی کی جو ٹپکے (رحم مادر میں)،

۳۸۔ پھر تھا لہو کی پھٹکی، پھر اس (اللہ) نے بنایا (پیدا کیا) اور ٹھیک کر اٹھایا۔

۳۹۔ پھر کیا اس میں جوڑا نر اور مادہ۔

۴۰۔ کیا ایسا شخص (ایسی ہستی) نہیں (کر) سکتا؟ کہ جلا دے (زندہ کرے) مردے۔ کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ چھوٹا رہے گا بے قید (بلاحساب کتاب)۔

***

۷۶۔ الاِنسان

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ کبھی ہوا (گزرا) ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں، جو نہ تھا کچھ
چیز تکرار (قابل ذکر) میں آتی۔

۲۔ ہم نے بنایا آدمی ایک بوند کے لچھے سے، پلٹتے رہے اس کو، پھر کر
دیا سنتا دیکھتا۔

۳۔ ہم نے اس کو سجھائی راہ، یا حق مانتا یا ناشکر۔

۴۔ ہم نے رکھی ہیں منکروں کو زنجیریں، اور طوق اور آگ دہکتی۔

۵۔ البتہ نیک لوگ پیتے ہیں پیالہ، جس کی ملونی (آمیزش) ہے کافور،

٦۔ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں بندے اللہ کے، چلاتے ہیں

(جیسے چاہیں) اس کی نالیاں (شاخیں)، **ف**

۔۔۔

ف8 ایک قسم شراب کی ندیاں ہیں ہر کسی کے گھر میں اور ایک اس میں ملتی ہے تھوڑی سی وہ اعلی قسم ہے کسی کی ملونی کافور ہے ٹھنڈا خوشبو کسی کی ملونی سونٹھ ہے گرم چرپڑا یہ چشمے ہیں خاص۔

۷۔ پوری کرتے ہیں منّت اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ اس کی برائی پھیل پڑے گی،

۸۔ اور کھلاتے ہیں کھانا اس محبت پر محتاج کو اور بن باپ کے لڑکے (یتیم) کو، اور قیدی کو۔

۹۔ (کہتے تھے) ہم جو تم کو کھلاتے ہیں نرا اللہ کا منہ چاہنے کو (کی خاطر)، نہ تم سے ہم چاہیں بدلہ، نہ چاہیں شکر گزاری۔

۱۰۔ ہم ڈرتے ہیں اپنے رب سے، ایک دن اداس سے سختی کے (عذاب)،

۱۱۔ پھر بچایا ان کو اللہ نے برائی سے اس دن کی، اور ملائی (عنایت کی) ان کو تازگی اور خوش وقتی،

۱۲۔ اور بدلہ دیا ان کو اس پر کہ وہ ٹھہرے رہے (صبر کیا)، باغ اور پوشاک ریشمی،

۱۳۔ لگے بیٹھیں اس میں تختوں پر، نہیں دیکھتے وہاں دھوپ (گرمی) نہ ٹھر (سردی)،

۱۴۔ اور جھک رہیں ان پر اس (جنت) کی چھائیں اور پست (بس میں)
کر رکھے ہیں اس کے گچھے (پھلوں کے) لٹکا کر،
۱۵۔ اور لوگ لئے پھرتے ہیں ان پاس باسن (برتن) روپے
(چاندی) کے، اور آبخورے (کوزہ)، جو ہو رہے ہیں شیشے۔
۱۶۔ شیشے پر روپے (چاندی کی قسم) کے ماپ (پیمانے) رکھا ان کا
ماپ، ف

ف8 یعنی ان کی پیاس برابر روپے کے اور شیشے یعنی روپا ایسا
شفاف جیسے شیشہ۔

۱۷۔ اوران کو وہاں پلاتے ہیں پیالہ، جس کی ملونی (آمیزش) ہے
سونٹھ۔

۱۸۔ ایک چشمہ ہے اس میں، اس کا نام کہتے ہیں سلسبیل، ف

۔۔۔

ف8 اس نام کے معنی پانی صاف بہتا۔

۱۹۔ اور پھرتے ہیں ان پاس لڑکے سدا رہنے والے، جب تو ان کو
دیکھے، خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے،

۲۰۔ اور جب تو دیکھے وہاں، تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔

۲۱۔ اوپر کی پوشاک ان کی کپڑے ہیں باریک ریشم کے سبز اور
گاڑھے، اور ان کو پہنائے ہیں کنگن روپے (چاندی) کے، اور پلائی
ان کو ان کے رب نے شراب، جو دل کو دھو گئی۔

۲۲۔ یہ ہے تمہارا بدلہ، اور کمائی تمہاری نیک لگی (قابل قدر)۔

۲۳۔ ہم نے اتارا تجھ پر قرآن سہج سہج (تھوڑا تھوڑا) اتارنا،

۲۴۔ سو تو راہ دیکھ (مانو) اپنے رب کے حکم کی، اور کہا نہ مان ان میں
کسی گناہگار یا ناشکرے کا،

۲۵۔ اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام،

۲۶۔ اور کچھ رات میں سجدے کر اس کو، اور پاکی بول اس کی بڑی
رات (دیر) تک۔

۲۷۔ یہ لوگ چاہتے ہیں شتاب (فوراً) ملنے والی، اور چھوڑ (نظرانداز کر)
رکھا ہے اپنے پیچھے ایک دن بھاری۔

۲۸۔ ہم نے ان کو بنایا اور مضبوط باندھی ان کی گرہ بندی (بناوٹ)،
اور جب ہم چاہیں، بدل لائیں ان کی طرح کے لوگ بدل کر۔
۲۹۔ یہ تو سمجھوتی (نصیحت) ہے، پھر جو کوئی چاہے کر رکھے (بنا لے)
اپنے رب تک راہ،
۳۰۔ اور تم نہ چاہو (چاہ سکو) گے مگر جو چاہے اللہ۔ بیشک اللہ ہے
سب جانتا حکمت والا،
۳۱۔ داخل کرے جس کو چاہے اپنی مہر (رحمت، محبت) میں۔ اور جو
گنہگار ہیں رکھی ہے ان کو دکھ کی مار (دردناک عذاب)۔ ہم نے بنایا
آدمی ایک بوند کے لچھے سے، پلٹتے رہے اس کو، پھر کر دیا سنتا دیکھتا
* * *

۷۷۔ المرسلات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے چلتی باؤں (ہواؤں) کی، دل کو خوش آتی،

۲۔ پھر جھونکا دینے والیاں زور سے (طوفانی)،

۳۔ پھر ابھارنے والیاں اٹھا کر (بادلوں کو)،

۴۔ پھر پھاڑنے والیاں بانٹ کر،

۵۔ پھر فرشتے اتارنے والوں کی سمجھوتی (نصیحت)،

٦۔ الزام اتارنے (توبہ کے لئے) کو، یا ڈر سنانے کو۔

۷۔ مقرر (یاد رکھو) جو تم سے وعدہ ہوا سو ہونا ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 ایک باویں چلتی ہیں ٹھنڈی مینہ کا نشان ایک تند آندھی جو دبی مٹی کو ابھاریں ایک جو ابر کو ملک ملک بانٹیں اور فرشتے اتارتے ہیں قرآن کافروں سے الزام اتارنا منظور ہے کہ نہ کہیں ہم کو خبر نہ تھی اور جس کی قسمت میں ایمان ہے ان کو ڈر سنانا تا ایمان لاویں۔

۸۔ پھر جب تارے مٹائے جائیں (ماند پڑ جائیں)،

۹۔ اور جب آسمان میں جھروکے پڑیں (پھاڑ دیا جائے)،

۱۰۔ اور جب پہاڑ اڑائے جائیں،

۱۱۔ اور جب رسولوں کا وعدہ ٹھہرے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی ہر امت کا حساب باری باری لینا ٹھہرے۔

۱۲۔ کس دن کی ان کو دیر ہے؟

۱۳۔ اس فیصلہ کے دن کی،

۱۴۔ اور تو کیا بوجھا؟ کیا ہے (کیسا ہو گا) فیصلہ کا دن؟

۱۵۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۱۶۔ کیا ہم کھپا (ہلاک) نہیں چکے اگلے (پہلے)؟

۱۷۔ پھر ان کے پیچھے بھیجتے ہیں پچھلے (بعد والوں کو)۔

۱۸۔ ہم یہی کچھ کیا کرتے ہیں گنہگاروں سے۔

۱۹۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۲۰۔ کیا ہم نے نہیں بنایا تم کو ایک بے قدر پانی سے ؟

۲۱۔ پھر رکھا اس کو ایک جمے ٹھہراؤ (محفوظ جگہ) میں،

۲۲۔ ایک وعدہ (مدت) مقرر تک،

۲۳۔ پھر ہم کر سکے، سو کیا خوب سکت (طاقت) والے ہیں۔

۲۴۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۲۵۔ کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی،

۲۶۔ جیتوں (زندوں) کو اور مردوں کو،

۲۷۔ اور رکھے اس میں بوجھ کو پہاڑ اونچے، اور پلایا تم کو پانی میٹھا پیاس بجھاتا۔

۲۸۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۲۹۔ چلو دیکھو! جو چیز تم لوگ جھٹلاتے تھے،

۳۰۔ چلو ایک چھاؤں میں، جس کی تین پھانکیں (شاخیں)،

۳۱۔ نہ گھن (سایہ، کشادگی) کی اور نہ کام آئے تپش میں۔

۳۲۔ وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے محل (کے برابر بڑی)، **ف**

۔۔۔

ف8 چھاؤں کی تین پھانکیں یعنی پھٹی ہوئی جس میں سے گرمی آتی رہے۔

۳۳۔ جیسے وہ اونٹ ہیں زرد (رنگ کے)۔

۳۴۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۳۵۔ یہ وہ دن ہے، کہ نہ بولیں گے،

۳۶۔ اور نہ ان کو حکم ہو کہ توبہ (عذر پیش) کریں۔

۳۷۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۳۸۔ یہ ہے دن فیصلے کا، جمع کیا ہم نے تم کو اور اگلوں (پہلوں) کو،

۳۹۔ پھر اگر کچھ داوٴ ہے تمہارا، تو چلا لو مجھ پر۔

۴۰۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۴۱۔ جو ڈر والے (متقی) ہیں، وہ چھاوٴں میں ہیں اور ندیوں میں،

۴۲۔ اور میوے (ہوں گے) جس قسم کے (ان کے) جی (دل)

چاہے،

۴۳۔ کھاوٴ اور پیو رچ (مزے) سے، بدلہ اس کا جو کرتے تھے۔

۴۴۔ ہم یونہی دیتے ہیں بدلہ نیکی والوں کو۔

۴۵۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۴۶۔ کھا لو اور برت (مزہ لے) لو تھوڑے دنوں تم مقرر (یقیناً) گنہگار

ہو۔

۴۷۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۴۸۔ اور جب کہیۓ ان کو، نِوو (جھکو اللہ کے آگے)، نہیں نوتے (جھکتے)۔

۴۹۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

۵۰۔ اب کس بات (کلام) پر اس کے بعد یقین لائیں گے؟ اور جب کہیۓ ان کو، نِوو (جھکو اللہ کے آگے)، نہیں نوتے (جھکتے) خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

* * *

۷۸۔ النباء

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں؟

۲۔ (کیا ہے) وہ بڑی خبر؟

۳۔ جس میں وہ کئی طرف (اختلاف) ہو رہے ہیں۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کوئی مانتا ہے کوئی منکر ہے کوئی کہتا ہے بدن اٹھے گا کوئی کہتا ہے روح پر خوشی اور غم گزرے گا۔

۴۔ یوں نہیں! اب جان لیں گے۔

۵۔ پھر بھی یوں نہیں! اب جان لیں گے۔

۶۔ (کیا) ہم نے نہیں بنائی زمین بچھونا؟

۷۔ اور پہاڑ (اس کی) میخیں؟

۸۔ اور تم کو بنایا جوڑے جوڑے،

۹۔ اور بنائی نیند تمہاری دفع ماندگی (باعث سکون)،

۱۰۔ اور بنائی رات اوڑھنا (پردہ پوش)،

۱۱۔ اور بنایا دن روزگار کو۔

۱۲۔ پھر چنی تم سے اوپر سات چنائی (آسمان) مضبوط،

۱۳۔ اور بنایا ایک چراغ چمکتا،

۱۴۔ اور اتارا نچڑتی بدلیوں سے پانی کا ریلا (بارش)،

۱۵۔ (تا) کہ نکالیں اس سے اناج اور سبزہ،

۱۶۔ اور باغ پتوں میں لپٹ رہے۔

۱۷۔ بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹھہر رہا (مقرر)۔

۱۸۔ جس دن پھونکیں نرسنگا (بگل، صور)، پھر چلے آؤ جٹ جٹ (فوج در فوج)۔

۱۹۔ اور کھولا جائے آسمان، تو ہو جائیں دروازے۔

۲۰۔ اور چلائے جائیں پہاڑ، تو ہو جائیں ریت۔

۲۱۔ بیشک دوزخ ہے تاک میں،

۲۲۔ شریروں کا ٹھکانا،

۲۳۔ رہتے ہیں اس میں قرنوں (مدتوں)۔

۲۴۔ نہ چکھیں وہاں کچھ مزہ ٹھنڈک کا، اور نہ ملے کچھ پینا،

۲۵۔ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔

۲۶۔ (یہ) بدلہ ہے پورا۔

۲۷۔ وہ تھے توقع نہ رکھتے (کسی) حساب کی،

۲۸۔ اور جھٹلائیں ہماری آیتیں مکرا (جھوٹ سمجھ) کر۔

۲۹۔ اور ہر چیز ہم نے گِن رکھی لکھ کر۔

۳۰۔ اب چکھو کہ ہم بڑھاتے نہ جائیں گے تم پر مگر مار (عذاب)۔

۳۱۔ بیشک ڈر والوں (متقیوں) کو مراد ملنی ہے۔

۳۲۔ باغ ہیں اور انگور،

۳۳۔ اور نوجوان عورتیں ایک عمر سب کی،

۳۴۔ اور پیالہ چھلکتا،

۳۵۔ نہ سنیں گے وہاں بکنا (بیہودہ بات) اور نہ مکرانا (جھوٹ)۔

ف

ف8 کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اس کی بات مکراوے۔

۳۶۔ بدلہ ہے، تیرے رب کا دیا حساب سے،

۳۷۔ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو ان کے بیچ ہے بڑی مہر (محبت) والا، (لیکن) قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے۔

ف

عوام لوگ جو اس کو نہیں دیکھتے چاہیں اس سے دنیا میں کہہ لیں آخرت

میں اس کا جلال روبرو ہے بن حکم کوئی نہیں بول سکتا۔

۳۸۔ جس دن کھڑی ہو روح اور فرشتے قطار ہو کر۔ **ف ١** کوئی نہیں

بولتا، مگر جس کا حکم دیا رحمٰن نے، اور بولا بات ٹھیک۔ **ف ٢**

۔۔۔

ف ١8 روح کہا جانداروں کو یا نام جبرئیلؑ کا ہے۔

ف ٢8 یعنی جو قابل سفارش کے ہیں مسلمان اسی کے واسطے کہا۔

۳۹۔ وہ دن ہے تحقیق (برحق)، پھر جو کوئی چاہے، بنا رکھے اپنے رب کے پاس ٹھکانا۔

۴۰۔ ہم نے خبر سنا دی تم کو ایک آفت (عذاب) نزدیک کی، جس دن دیکھ لے گا آدمی جو آگے بھیجا اس کے ہاتھوں نے، اور کہے منکر کسی طرح میں مٹی ہوتا۔ ہم نے خبر سنا دی تم کو ایک آفت (عذاب) نزدیک کی، جس دن دیکھ لے گا آدمی جو آگے بھیجا اس کے ہاتھوں نے، **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی مٹی ہی رہتا آدمی نہ بنتا کہ اس حساب عذاب میں گرفتار ہوتا۔

* * *

۷۹۔ النازعات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے (ان فرشتوں کی) گھسیٹ لانے والوں کی (روح کو)، ڈوب کر۔

۲۔ اور بند چھڑا دینے والوں (فرشتوں) کی، کھول کر۔

۳۔ اور پیرنے (تیرنے) والوں کی پیرنے (تیرنے) پر۔

۴۔ پھر آگے بڑھتے (سبقت لے جاتے) دوڑ کر۔

۵۔ پھر کام بتاتے حکم (احکام الٰہی) سے۔ ف

۔۔۔

ف8 ایک فرشتے کافر کی جان گھسیٹ کر نکالیں اس کی رگوں میں ڈوب کر ایک مسلمان کی جان کو بدن سے گرہ کھول دیں وہ اپنی خوشی سے عالم پاک کو دوڑے جیسے کسی کے بند کھول دئیے لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اس میں دنوں برابر ہیں یہ ذکر ہے روح کا نیک خوشی سے دوڑتا ہے بد بھاگتا ہے پھر گھسیٹا جاتا ہے ایک فرشتے تیرتے پھرتے ہوا میں ایک سے درجہ زیادہ چاہتے جب کچھ حکم پہنچا دوڑے اس کام کے بنانے کو۔

فائدہ8 یہ قسمیں کھا کر اگلا مدعا جتانا منظور ہوتا ہے اور کبھی ان چیزوں کی خوبی اور ندرت جتانے کو قسم کھاتے ہیں۔

۶۔ جس دن کانپے کانپنے والی (زمین)، **ف**

ف8 یعنی زمین کو بھونچال آوے۔

۷۔ اس کے پیچھے دوسری (دوسرا جھٹکا)۔ **ف**

ف8 یعنی لگاتار بھونچال چلے آویں۔

۸۔ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہیں۔

۹۔ ان کے تیور خوفزدہ ہیں۔

۱۰۔ لوگ کہتے ہیں8 کیا ہم پھر آئیں گے الٹے پاؤں (پہلی حالت
میں)؟

۱۱۔ کیا جب ہو چکیں ہم ہڈیاں کھوکھری (کھوکھلی)؟

۱۲۔ بولے تو تو یہ پھر آنا ٹوٹا (خسارہ) ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 کہتے تھے اگر پھر آویں تو ایک ایک حویلی کے ہزار ہزار مدعی
ہوں۔

۱۳۔ سووہ تو ایک جھڑکی (ڈانٹ) ہے۔

۱۴۔ پھر تبھی وہ آرہے میدان (حشر) میں۔

۱۵۔ کچھ پہنچی ہے تجھ کو بات موسیٰ کی؟

۱۶۔ جب پکارا اس کو اس کے رب نے پاک میدان میں جس کا نام طویٰ۔

۱۷۔ جا فرعون پاس، اس نے سر اٹھایا (سرکش ہوا)۔

۱۸۔ پھر کہہ، تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے؟

۱۹۔ اور راہ بتاؤں تجھ کو تیرے رب کی طرف، پھر تجھ کو ڈر ہو (اس کا)۔

۲۰۔ پھر دکھائی اس کو وہ بڑی نشانی۔

۲۱۔ پھر جھٹلایا اور نہ مانا،

۲۲۔ پھر چلا پیٹھ پھیر کر تلاش کرتا،

۲۳۔ پھر سب کو جمع کیا، پھر پکارا۔

۲۴۔ تو کہا، میں ہوں رب تمہارا سب سے اوپر۔

۲۵۔ پھر پکڑا اس کو اللہ نے، سزا میں پچھلی (آخرت) کے اور پہلی

(دنیا) کے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذاب پایا۔

۲۶۔ بیشک اس میں سوچ کی جگہ (سامان عبرت) ہے، جس کو ڈر ہے

(اللہ کا)۔

۲۷۔ کیا تم مشکل ہو بنانے یا آسمان؟ اس (اللہ) نے وہ بنایا،

۲۸۔ اونچی کی اس کی بلندی، پھر اس کو صاف (توازن) کیا۔

۲۹۔ اور اندھیری کی رات اس کی، اور کھول نکالی اس کی دھوپ

(دن)،

۳۰۔ اور زمین کو اس پیچھے صاف (ہموار) بچھایا۔

۳۱۔ نکالا اس سے اس کا پانی اور چارہ،

۳۲۔ اور پہاڑوں کو بوجھ (زمین کا لنگر) رکھا، **ف**

۔۔۔

ف8 سورۃ فصلت یعنی سجدہ میں آسمان کو پیچھے کہا یہاں زمین کو پیچھے سو یہاں آسمان کا بنانا ہے اونچا اور دن رات ٹھہرانا یہ شاید زمین سے پہلے ہو وہاں ان کو سات کرنا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلانا شاید زمین سے پیچھے ہو۔

۳۳۔ کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے۔

۳۴۔ پھر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ (آفت)،

۳۵۔ جس دن یاد کرے آدمی جو کمایا،

۳۶۔ اور نکال رکھی (دکھائی جائے) دوزخ، جو چاہے دیکھے۔

۳۷۔ سو جس نے شرارت (سرکشی) کی،

۳۸۔ اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا،

۳۹۔ سو دوزخ ہی ہے ٹھکانا (اس کا)۔

۴۰۔ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب پاس کھڑے ہونے سے، اور روکا جی کو چاؤ (خواہشات) سے،

۴۱۔ سو (بیشک) بہشت ہی ہے ٹھکانا۔

۴۲۔ تجھ سے پوچھتے ہیں، وہ گھڑی کب ہے، ٹھہراؤ (وقوع) اس کا؟

۴۳۔ تو کس بات میں (کیا سروکار) ہے اس کے مذکور (ذکر) سے؟

۴۴۔ تیرے رب تک ہے پہنچ اس کی (علم قیامت کا)۔ ف

۔۔۔

ف8 پوچھتے پوچھتے اسی تک پہنچتا ہے بیچ میں سب بے خبر ہیں۔

۴۵۔ تو تو ڈر سنانے کو ہے، اس کو جو اس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔

۴۵۔ ایسا لگے گا جس دن دیکھیں گے اس کو (قیامت)، کہ دیر نہیں لگی (دنیاوی زندگی میں) ان کو، مگر ایک شام یا صبح اس کی۔ پھر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ (آفت) جس دن یاد کرے آدمی جو کمایا، ف

۔۔۔

ف8 یعنی شتاب مانگتے ہیں قیامت اس وقت معلوم ہو گا کہ بہت
شتاب آئی بیچ میں دیر کچھ نہیں لگی۔

* * *

۸۰۔ عبس

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تیوری چڑھائی اور منہ موڑا، **ف**

ف8 حضرت ایک کافر کو سمجھاتے تھے اس میں ایک مسلمان آیا نابینا وہ اپنی طرف مشغول کرنے لگا کہ وہ آیت کیونکر ہے اس کے

معنیٰ کیا ہیں حضرت پر گراں لگا بے وقت کا پوچھنا اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیتیں بھیجیں۔

۲۔ اس سے کہ آیا اس کے پاس اندھا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ کلام گویا اوروں پاس گلہ ہے رسول اللہ ﷺ کا آگے رسول ﷺ کو خطاب فرمایا۔

۳۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے؟ شاید کہ وہ سنورتا۔

۴۔ یا سنتا (نصیحت) تو کام آتا اس کے سمجھانا۔

۵۔ وہ جو پرواہ نہیں کرتا،

٦۔ سو تو اس کی فکر میں ہے،

٧۔ اور تجھ پر گناہ نہیں کہ وہ نہیں سنورتا۔

٨۔ اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا،

٩۔ اور وہ ڈرتا ہے (اللہ سے)۔

١٠۔ سو تو اس سے تغافل (بے رخی) کرتا ہے۔ ف

ف8 وہ ڈرتا ہے اللہ سے یا ڈر لگا ہے کہ تیری ملاقات پاوے یا نہ پاوے۔

١١۔ یوں (ہرگز) نہیں! یہ (قرآن) تو سمجھوتی (نصیحت) ہے۔

١٢۔ پھر جو کوئی چاہے اس کو پڑھے،

۱۳۔ لکھی ہے ادب کے ورقوں (صحیفوں) میں،

۱۴۔ اونچے دھرے (بلند مرتبہ) ستھرے (پاکیزے)،

۱۵۔ ہاتھوں میں لکھنے والوں کے،

۱۶۔ جو سردار ہیں نیک۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی فرشتے اس کو لکھتے ہیں اس موافق وحی اترتی ہے۔

۱۷۔ مارا جائے آدمی کیسا ناشکرا ہے؟

۱۸۔ کس چیز سے بنایا (پیدا کیا) اس کو؟

۱۹۔ ایک بوند سے۔ بنایا، پھر اندازہ رکھا اس کا، **ف**

- - -

ف8 یعنی ہاتھ پاؤں اسلوب پر رکھے نہ کہ ایک بہت بڑا ایک بہت چھوٹا۔

۲۰۔ پھر راہ (زندگی کی) آسان کر دی اس کو۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی ایمان و کفر کی سمجھ دی یا پیٹ میں سے نکالا آسانی ہے۔

۲۱۔ پھر اس کو مردہ کیا، پھر قبر میں رکھوایا۔

۲۲۔ پھر جب چاہا اس کو اٹھا نکالا۔

۲۳۔ کوئی نہیں! پورا نہ کیا جو اس کو فرمایا،

۲۴۔ اب نگاہ کرے آدمی اپنے کھانے کو،

۲۵۔ کہ ہم نے ڈالا پانی اوپر سے،

۲۶۔ پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر،

۲۷۔ پھر اگایا اس میں اناج،

۲۸۔ اور انگور اور ترکاری،

۲۹۔ اور زیتون اور کھجوریں،

۳۰۔ اور باغ گھنے،

۳۱۔ اور میوہ، اور دوب (چارہ)،

۳۲۔ کام چلانے کو تمہارا اور تمہارے چوپایوں کا۔

۳۳۔ پھر جب آئے وہ غل (بہرہ کر دینے والی آواز)، ف

۔۔۔

ف8 یعنی ایسی سخت آواز جس سے لوگوں کے کان بہرے ہو جائیں مراد ہے صور سے۔

۳۴۔ جس دن بھاگے مرد اپنے بھائی سے،

۳۵۔ اور اپنے ماں باپ سے،

۳۶۔ اور اپنی ساتھ والی (بیوی) سے، اور بیٹوں سے۔

۳۷۔ ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگا ہے، جو اس کو بس ہے۔

۳۸۔ کتنے منہ اس دن روشن ہیں،

۳۹۔ ہنستے خوشیاں کرتے۔

۴۰۔ اور کتنے منہ، اس دن ان پر گرد پڑی ہے،

۴۱۔ چڑھی آتی ہے ان پر سیاہی،

۴۲۔ وہ لوگ وہی ہیں، جو منکر ہیں، ڈھیٹھ۔

* * *

۸۳۔ التکویر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ جب سورج کی دھوپ تہہ ہو جائے،

۲۔ اور جب تارے میلے (بے نور) ہو جائیں،

۳۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں،

۴۔ اور جب بیاتی (حاملہ) اونٹنیاں چھٹی پھریں، **ف**

۔۔۔

ف8 بیانے کے قریب اونٹنی بہت عزیز ہوتی ہے بچے کی توقع سے اور دودھ کی۔

۵۔ اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑے (اکھٹے ہو جائیں)،

٦۔ اور جب دریا جھونکے (بھڑکائے) جائیں، ف

۔۔۔

ف8 یعنی پانی دریا کا دھواں اور آگ بن جاوے کہ جس کے سبب ہوا نہایت گرم ہو کر محشر کے بے ایمانوں کو دکھ پہنچاوے اور تنور کی طرح جھونکے سے ابلے۔

۷۔ اور جب جیوں (جانوں) کے جوڑ بند ھیں (جسم سے)، ف

۔۔۔

ف8 یعنی قسم قسم کے گنہگار اکٹھے ہوں۔

۸۔ اور جب بیٹی جیتی گاڑدی کو (سے) پوچھے،

۹۔ کس گناہ پر ماری گئی؟

۱۰۔ اور جب کاغذ (اعمال نامے) کھولے جائیں،

۱۱۔ اور جب آسمان کا چھلکا (پردہ) اتارے،

۱۲۔ اور جب دوزخ دہکائی جائے،

۱۳۔ اور جب بہشت پاس لائی جائے،

۱۴۔ جان لے جی (ہر نفس) جو لے کر آیا۔

۱۵۔ سو قسم کھاتا ہوں (ستاروں کی) پیچھے ہٹ جاتے،

۱۶۔ سیدھے چلتے، دبک جانے والوں کی۔ ف

۔۔۔

ف8 سات ستارے آسمان میں جدی چال چلتے ہیں ان میں پانچ جو ہیں سورج چاند کے سوا زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد ان کی چال اس ڈھب سے ہے کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھٹک کر الٹے پھریں کبھی سورج کے پاس آ کر غائب رہیں کتنے دنوں تک۔

۱۷۔ اور رات کی، جب اس کا اٹھان (رخصت) ہو۔

۱۸۔ اور صبح کی، جب دم بھرے۔

۱۹۔ مقرر (بیشک) یہ کہا (قرآن) ہے ایک بھیجے ہوئے عزت
والے (فرشتہ عالی مقام) کا،
۲۰۔ قوت رکھتا، تخت کے مالک پاس درجہ پایا۔

۲۱۔ سب کا مانا، وہاں کا معتبر ہے۔ ف

ف8 یہ جبرائیلؑ کی صفت ہے۔

۲۲۔ اور یہ تمہارا رفیق کچھ نہیں دیوانہ۔
۲۳۔ اور اس نے دیکھا ہے اس کو کھلے کنارے آسمان کے،
۲۴۔ اور غیب کی بات پر نہیں بخیل۔
۲۵۔ اور یہ کہا (قرآن) نہیں کسی شیطان مردود کا۔

٢٦۔ پھر تم کدھر چلے جاتے ہو؟

٢٧۔ یہ تو ایک سمجھوتی (نصیحت) ہے جہان کے واسطے۔

٢٨۔ جو کوئی چاہے تم میں کہ سیدھا چلے،

٢٩۔ اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب۔ یہ تو ایک سمجھوتی (نصیحت) ہے جہان کے واسطے جو کوئی چاہے تم میں کہ سیدھا چلے،

* * *

۸۲۔ الاِنفطار

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ جب آسمان چِر (پھٹ) جائے،

۲۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں (بکھر جائیں)،

۳۔ اور جب دریا بہہ پڑیں، ف

۔۔۔

ف8 یعنی سمندر کا پانی زمین پر زور کرے۔

۴۔ اور جب قبریں اٹھائی جائیں۔

۵۔ جان لو بے (لے گا) جی (ہر شخص) جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔

٦۔ اے آدمی! کا ہے سے بہکا تو اپنے رب کریم پر؟

۷۔ جس نے تجھ کو بنایا، پھر تجھ کو ٹھیک کیا، پھر تجھ کو برابر کیا۔ **ف**

ف8 ٹھیک کیا بدن میں برابر کیا خصلت میں۔

۸۔ جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا۔

۹۔ کوئی (ہرگز) نہیں! پر تم جھوٹ جانتے ہو انصاف ہونا۔

۱۰۔ اور تم پر نگہبان مقرر ہیں۔

۱۱۔ سردار لکھنے والے،

۱۲۔ جانتے ہیں جو کرتے ہو۔

۱۳۔ بیشک نیک لوگ آرام میں ہیں،

۱۴۔ اور بیشک گنہگار دوزخ میں ہیں،

۱۵۔ پہنچیں گے اس میں انصاف کے دن،

۱۶۔ اور نہ ہوں گے اس سے چھپ رہنے والے۔

۱۷۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا؟

۱۸۔ پھر بھی تجھ کو کیا خبر ہے؟ کیسا ہے دن انصاف کا؟

۱۹۔ جس دن بھلا نہ سکے کوئی جی (نفس) کسی (دوسرے) جی (نفس) کا کچھ۔ اور حکم اس دن اللہ کا ہے۔ اے آدمی! کاہے سے بہکا تو اپنے رب کریم پر؟

***

۸۳۔ المطففین

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ خرابی ہے (ناپ تول میں) گھٹانے والوں کی۔

۲۔ وہ کہ جب ماپ لیں لوگوں سے، پورا بھر لیں۔

۳۔ اور جب ماپ دیں ان کو، یا تول دیں تو گھٹا کر دیں۔

۴۔ کیا خیال نہیں رکھتے وہ لوگ کہ ان کو اٹھنا ہے،

۵۔ ایک بڑے دن میں،

٦۔ جس دن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہان کے صاحب (رب العالمین) کی۔

۷۔ کوئی نہیں! لکھا گنہگاروں کا پہنچا بندی (قید) خانہ میں۔

۸۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے کیسا بندی (قید) خانہ؟

۹۔ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔

۱۰۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی، **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی ان کے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مر کر وہاں پہنچیں گے۔

۱۱۔ جو جھوٹ جانتے ہیں انصاف کا دن۔

۱۲۔ اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے، جو بڑھ چلنے (حد سے بڑھنے) والا

گنہگار ہے۔

۱۳۔ جب سنائیے اس کو ہماری آیتیں، کہے نقلیں ہیں پہلوں کی۔

۱۴۔ کوئی (ہرگز) نہیں! پر زنگ پکڑ گیا ہے ان کے دلوں پر، وہ جو کچھ

کماتے تھے۔

۱۵۔ کوئی نہیں (بیشک)! وہ اپنے رب (کے دیدار) سے اس دن

روکے جائیں گے،

۱۶۔ پھر مقرر (بلاشبہ) وہ پہنچنے والے ہیں دوزخ میں۔

۱۷۔ پھر کہئیے گا، یہ ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے۔

۱۸۔ کوئی نہیں (ہرگز)! لکھا نیکوں کا ہے اوپر والوں (علّیین) میں۔

۱۹۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہیں اوپر والے؟

۲۰۔ ایک دفتر ہے لکھا۔

۲۱۔ اس کو دیکھتے (نگہداشت کرتے) ہیں فرشتے نزدیک والے

(مقرب)۔

۲۲۔ بیشک نیک لوگ ہیں آرام میں۔

۲۳۔ تختوں پر بیٹھے دیکھتے۔

۲۴۔ پہچانے (دیکھے) تو ان کے منہ پر تازگی آرام کی۔

۲۵۔ ان کو پلائی جاتی ہے شراب مہر میں دھری (سربمہر)۔

۲۶۔ جس کی مہر جمتی ہے مشک پر، اور اس پر چاہیئے رغبت کریں

رغبت کرنے والے۔ **ف**

ف8 شراب کی نہریں ہیں ہر کسی کے گھر میں لیکن یہ شراب نادر ہے جو زیر مہر رہتی ہے اور اس کی قدر کے موافق مہر جمتی ہے مشک پر۔

۲۷۔ اور اس کی ملونی (آمیزش) اوپر سے پڑی (جنت کی نہر)۔

۲۸۔ ایک چشمہ، جس سے پیتے ہیں نزدیک والے (مقرب بندے)۔

۲۹۔ وہ جو گنہگار ہیں، وہ تھے ایمان والوں سے (پر) ہنستے۔

۳۰۔ اور جب ہو نکلتے (گزرتے) ان (کے) پاس آپس میں اشارے کرتے،

۳۱۔ اور جب پھر (لوٹ) کر جاتے اپنے گھر، پھر جاتے باتیں بناتے۔

۳۲۔ اور جب ان کو دیکھتے، کہتے، بیشک یہ لوگ بہک رہے (گمراہ)

ہیں۔

۳۳۔ اور ان کو بھیجا نہیں ان پر نگہبان۔

۳۴۔ سو آج ایمان والے منکروں سے (پر) ہنستے ہیں۔

۳۵۔ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں۔

۳۶۔ اب بدلہ پایا منکروں نے جیسا کرتے تھے۔ اور اس کو جھٹلاتا

وہی ہے، جو بڑھ چلنے والا گنہگار ہے

* * *

۸۴۔ الاِنشقاق

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ جب آسمان پھٹ جائے۔

۲۔ اور سن لے حکم اپنے رب کا، اور اسی لائق ہے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی آسمان بے حکم نہیں۔

۳۔ اور جب زمین پھیلائی جائے،

۴۔ اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے، اور خالی ہو جائے، **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی مردے۔

۵۔ اور سن لے حکم اپنے رب کا اور اسی لائق ہے۔

٦۔ اے آدمی! تجھ کو بچنا (چلنا) ہے اپنے رب تک پہنچنے میں بچ بچ کر، پھر اس سے ملنا۔

۷۔ سو جس کو ملا لکھا اس کا داہنے ہاتھ میں،

۸۔ تو اس سے حساب لینا ہے آسان حساب۔

۹۔ اور پھر کر (لوٹ) آئے اپنے لوگوں پاس خوش وقت۔

۱۰۔ اور جس کو ملا اس کا لکھا پیٹھ کے پیچھے سے،

۱۱۔ سو وہ پکارے گا موت موت،

۱۲۔ اور پہنچے گا آگ میں۔ ف

ف8 یعنی عذاب کے درد سے موت مانگے گا۔

۱۳۔ وہ رہا تھا اپنے گھر خوش وقت، ف

ف8 یعنی دنیا میں آخرت سے بے فکر تھا۔

۱۴۔ اس نے خیال کیا کہ پھر (پلٹ) نہ جائے گا۔

۱۵۔ کیوں نہیں! اس کا رب اس کو دیکھتا تھا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس کے عمل کی سزا دیا چاہے۔

۱۶۔ سو قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی،

۱۷۔ اور رات کی، اور جو اس میں سمٹتا ہے،

۱۸۔ اور چاند کی جب پورا ابھرے۔

۱۹۔ تم کو چڑھنا ہے درجے پر درجہ (رتبہ اعلیٰ)۔

۲۰۔ پھر کیا ہوا ہے ان کو یقین (ایمان) نہیں لاتے۔

۲۱۔ اور جب پڑھئیے ان پاس قرآن، سجدہ نہیں کرتے۔ (سجدہ)

۲۲۔ اوپر سے یہ منکر جھٹلاتے ہیں۔

۲۳۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر (دلوں میں) بھر رکھتے ہیں۔

۲۴۔ سو خوشی سنا ان کو دکھ والی مار (عذاب) کی۔

۲۵۔ مگر جو یقین (ایمان) لائے اور کیں بھلائیں، ان کو نیگ (جزا) ہے بے انتہا۔

* * *

۸۵۔ البروج

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں،

۲۔ اور اس دِن (قیامت) کی جس کا وعدہ ہے،

۳۔ اور حاضر ہونے (دیکھنے) والے کی، اور جس پر حاضر ہوئیں (دیکھی جانے والی چیز کی)۔ **ف**

ف8 سب شہروں میں حاضر ہوتا ہے. جمعہ کا دن اور سب حاضر ہوتے ہیں عرفے کے دن حج پر۔

۴۔ مارے جائیو (ہلاک کر دئیے) کھائیاں کھودنے والے؟

۵۔ آگ بھری ایندھن سے۔

۶۔ جب (کہ) وہ اس پر (اس کے گرد) بیٹھے،

۷۔ اور جو کچھ وہ کرتے مسلمانوں سے، سامنے دیکھتے،

۸۔ اور ان سے بدلہ نہ لیتے تھے، مگر اسی کا کہ یقین لائے اللہ پر، جو زبردست ہے خوبیوں سراہا،

۹۔ جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز۔

۱۰۔ جو دین سے بھٹکانے لگے ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو، پھر توبہ نہ کی تو ان کو عذاب ہے دوزخ کا، اور ان کو عذاب ہے آگ لگی کا۔

۱۱۔ جو لوگ یقین لائے اور کیں بھلائیاں، ان کو باغ ہیں جن کے نیچے بہتی نہریں۔ یہ ہے بڑی مراد ملنی۔ ف

ف8 ایک بادشاہ کا لے پالک بیٹا تھا بادشاہ اس کو بھیجتا ساحر پاس کہ سحر سیکھے وہ بیٹھتا ایک راہب پاس کہ انجیل سیکھے اللہ نے اس کو کمال دیا کہ شیر اور سانپ اس کا کہا مانیں اور کوڑھی اندھے اس کے ہاتھ چھونے سے چنگے ہوں اس کے ہاتھ سے بہت خلق اللہ پر اور حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائی بادشاہ تھا بت پرست اس لے پالک کو مار ڈالا پھر

شہر میں ہر محلے کے آگے کھائی کھودی آگ سے بھری ہر محلے میں
سے مرد اور عورتیں پکڑ منگاتا جو بت کو سجدہ نہ کرتا آگ میں ڈالتا
ہزاروں خلق شہید کیے جب اللہ کا غضب آیا وہی آگ پھیل پڑی
بادشاہ اور امیروں کے گھر سارے پھونک دئیے۔

۱۲۔ بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔

۱۳۔ بیشک وہی کرے (پیدا) پہلی مرتبہ اور دوسری،

۱۴۔ اور وہی ہے بخشتا، محبت کرتا۔

۱۵۔ مالک تخت کا بڑی شان والا۔

۱۶۔ کر ڈالتا جو چاہے۔

۱۷۔ کچھ پہنچی تجھ کو بات ان لشکروں کی؟

۱۸۔ فرعون اور ثمود کی۔

۱۹۔ کوئی نہیں! بلکہ منکر جھٹلاتے ہیں،

۲۰۔ اور اللہ نے ان کے گرد (ہر طرف) سے گھیرا ہے۔

۲۱۔ کوئی نہیں! یہ قرآن ہے بڑی شان والا،

۲۲۔ لکھا تختی میں جس کی نگہبانی ہے۔

* * *

۸۶۔ الطارق

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے آسمان کی، اور اندھیرا پڑے آنے والے کی۔

۲۔ اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنے والا؟

۳۔ وہ تارا چمکتا۔

۴۔ کوئی جی (نفس) نہیں جس پر نہیں ایک نگہبان۔ **ف**

۔۔۔

ف8 فرشتے رہتے ہیں آدمی کے ساتھ بلاؤں سے بچاتے یا اس کے عمل لکھتے۔

۵۔ اب دیکھ لے آدمی، کاہے سے بنا (کس چیز سے پیدا ہوا) ؟

٦۔ بنا (پیدا ہوا) ایک اچھلتے پانی سے،

۷۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور چھاتی کے بیچ سے۔ ف

ف8 کہتے ہیں مرد کو منی آتی ہے پیٹھ سے عورت کو سینہ سے۔

۸۔ بیشک وہ اس کو پھیر (دوبارہ) لاسکتا ہے، ف

- - -

ف8 یعنی اللہ پھر لاوے گا مرنے کے بعد۔

۹۔ جس دن جانچے جائیں بھید،

۱۰۔ تو کچھ نہ ہوگا اس کو زور، نہ کوئی مدد کرنے والا۔

۱۱۔ قسم ہے آسمان چکر مارنے (لگاتار بارش برسانے) والے کی،

۱۲۔ اور زمین دراڑ کھانے والے کی۔ **ف**

- - -

ف8 یعنی اس میں سے پھوٹ نکلتے ہیں کھیتی اور درخت۔

۱۳۔ یہ بات (کلام الٰہی) دو ٹوک ہے،

۱۴۔ اور نہیں یہ بات ہنسی کی۔

۱۵۔ البتہ وہ لگے ہیں ایک داؤ کرنے میں،

۱۶۔ اور میں لگا ہوں ایک داؤ کرنے میں۔

۱۷۔ سو ڈھیل دے منکروں کو، ڈھیل دے ان کو صبر کر (ذرا کی ذرا)۔ جس دن جانچے جائیں بھید، تو کچھ نہ ہو گا اس کو زور، نہ کوئی مدد کرنے والا

* * *

۸۷۔ الأعلیٰ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ پاکی بول (تسبیح کر) اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر۔

۲۔ جس نے بنایا (پیدا کیا) پھر ٹھیک (تناسب قائم) کیا،

۳۔ اور جس نے ٹھہرایا (تقدیر بنائی)، پھر راہ دی (دکھائی)۔ **ف**

ف8 یعنی اول تقدیر لکھی پھر اسی موافق دنیا میں لایا۔

۴۔ اور جس نے نکالا چارا۔

۵۔ پھر کر ڈالا اس کو کوڑا کالا۔

٦۔ ہم پڑھائیں گے تجھ کو، پھر تو نہ بھولے گا، ف

۔۔۔

ف8 مگر جو چاہے اللہ یعنی نسخ کیا چاہے اسی صورت سے کہ بھلا دے۔

۷۔ مگر جو چاہے اللہ۔ وہ جانتا ہے پکارا (ظاہر) اور چھپا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی وحی یاد رکھنا آسان ہو جاوے گا۔

۸۔ اور سہج سہج (آسانی سے) پہنچا دیں گے ہم تجھ کو آسانی تک۔

۹۔ سو تو سمجھا۔ اگر کام کرے سمجھانا،

۱۰۔ سمجھ جائے گا جس کو ڈر ہو گا۔

۱۱۔ اور سرک رہے (گریز کرے) گا اس سے بڑا بد بخت۔

۱۲۔ وہ جو پہنچے گا بڑی آگ میں،

۱۳۔ پھر نہ مرے گا اس میں نہ جئیے گا۔

۱۴۔ بیشک بھلا ہوا اس کا جو سنورا،

۱۵۔ اور پڑھا نام اپنے رب کا، پھر نماز کی (پڑھی)۔

۱۶۔ کوئی نہیں (لیکن)! تم آگے رکھتے (ترجیح دیتے) ہو دنیا کا جینا،

۱۷۔ اور پچھلا گھر (اخروی زندگی) بہتر ہے اور رہنے والا۔

۱۸۔ یہ کچھ لکھا ہے پہلے ورقوں (صحیفوں) میں،

۱۹۔ ورق (صحیفے) ابراہیم کے اور موسیٰ کے۔ بیشک بھلا ہوا اس کا جو سنورا، اور پڑھا نام اپنے رب کا، پھر نماز کی (پڑھی)

* * *

۸۸۔ الغاشیۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ کچھ پہنچی تجھ کو بات اس چھپا لینے والی (قیامت) کی!

۲۔ کتنے منہ اس دن خوفزدہ ہیں۔

۳۔ محنت کرتے تھکتے۔ ف

ف8 کافر جو ریاضت کرتے ہیں دنیا میں کچھ قبول نہیں ہوتی۔

۴۔ پہنچیں گے دہکتی آگ میں،

۵۔ پانی ملے گا ایک چشمے کھولتے کا،

۶۔ نہیں اس پاس کھانا، مگر جھاڑ کانٹے،

۷۔ نہ موٹا کرے، نہ کام آئے بھوک میں۔

۸۔ کتنے منہ اس دن آسودہ ہیں۔

۹۔ اپنی کمائی سے راضی۔

۱۰۔ اونچے باغ میں۔

۱۱۔ نہیں سنتے اس میں بکنا (بیہودہ بات)۔

۱۲۔ اس میں ایک چشمہ ہے بہتا۔

۱۳۔ اس میں تخت ہیں اونچے بچھے۔

۱۴۔ اور آبخورے (کوزہ) دھرے،

۱۵۔ اور قالیچے (غالیچے) قطار پڑے،

۱۶۔ اور مخمل کے نہالچے کھنڈر رہے (قالین بچھے ہوئے)۔

۱۷۔ بھلا کیا نگاہ نہیں کرتے اونٹوں پر، کیسے بنائے ہیں؟

۱۸۔ اور آسمان پر، کیسا بلند کیا ہے؟

۱۹۔ اور پہاڑوں پر، کیسے کھڑے کئے ہیں؟

۲۰۔ اور زمین پر، کیسی صاف بچھائی ہے؟

۲۱۔ سو تو سمجھا، تیرا کام یہی ہے سمجھانا۔

۲۲۔ تو نہیں ان پر داروغہ۔

۲۳۔ مگر جس نے منہ موڑا اور منکر ہوا۔

۲۴۔ تو عذاب کرے گا اس کو اللہ، وہ بڑا عذاب۔

۲۵۔ بیشک ہم پاس ہی ان کو پھر (لوٹ کر) آنا۔

۲۶۔ پھر بیشک ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔ بیشک ہم پاس ہی ان کو پھر (لوٹ کر) آنا پھر بیشک ہمارا ذمہ ہے ان سے حساب لینا

* * *

۸۹۔ الفجر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے فجر کی،

۲۔ اور دس راتوں کی،

۳۔ اور جفت اور طاق کی۔

۴۔ اور اس رات کی، جب رات کوچ لے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 فجر عید قربان کی بڑا حج ادا ہوتا ہے اور دس رات اس سے پہلے اور جفت اور طاق رمضان کے آخر دہے ہیں اور جب رات کو چلے پیغمبر معراج کو۔

۵۔ ہے ان چیزوں کی قسم پوری عقلمندوں کے واسطے۔

٦۔ تونے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے ؟

۷۔ وہ جو ارم تھے بڑے ستونوں والے !ف

ف8 عاد ایک قوم تھی ارم اس قوم میں ایک قبیلہ تھا سلطنت تھی ان میں عمارتیں بناتے بڑی بڑی اونچی۔

۸۔ جو بنی نہیں ویسی سارے شہروں میں،

۹۔ اور ثمود سے جنھوں نے تراشے پتھر وادی میں، **ف**

۔۔۔

ف8 وادی ان کے مکان کا نام ہے پہاڑ کو کرید کر گھر بناتے تھے۔

۱۰۔ اور فرعون سے، وہ میخوں والا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 سونے کی میخیں رکھتا لشکر کے گھوڑوں کی۔

۱۱۔ یہ سب جنہوں نے سر اٹھایا ملکوں میں،

۱۲۔ پھر بہت ڈالی ان میں خرابی،

۱۳۔ پھر پھینکا ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا۔

۱۴۔ تیرا رب لگا ہے گھات میں۔

۱۵۔ سو آدمی جو ہے جب جانچے (آزمائے) اس کو رب اس کا، پھر
اس کو عزت دے اور اس کو نعمت دے تو کہے، میرے رب نے
مجھے عزت دی ف

ف8 یعنی رب پر الزام رکھے اپنے فعل نہ دیکھے۔

۱۶۔ اور وہ جس وقت اس کو جانچے (آزمائے)، پھر کھینچ (تنگی)
کرے اس پر روزی کی تو کہے، میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔
۱۷۔ کوئی (ہرگز) نہیں! تم عزت نہیں کرتے یتیم کو (کی)،
۱۸۔ اور تاکید نہیں رکھتے آپس میں محتاج کے کھانے کی،
۱۹۔ اور کھاتے ہو مردے (میراث) کا مال سمیٹ کر سارا،
۲۰۔ اور پیار کرتے ہو مال کو جی بھر کر۔
۲۱۔ کوئی (ہرگز) نہیں! جب پست کریں زمین کو کوٹ کوٹ کر،
۲۲۔ اور آئے تیرا رب، اور فرشتے آئیں قطار قطار۔
۲۳۔ اور لائیے اس دن دوزخ کو۔ اس دن سوچے آدمی، اور کہاں
ملے اس کو سوچنا؟
۲۴۔ کہے، کسی طرح میں کچھ آگے بھیجتا اپنے جیتے۔
۲۵۔ پھر اس دن مار (عذاب) نہ دے اس کی سی کوئی،

۲۶۔ اور باندھ نہ رکھے اس کا سا کوئی۔

۲۷۔ اے جی چین پکڑے (نفس مطمئنہ)!

۲۸۔ پھر (لوٹ) چل اپنے رب کی طرف، تو اس سے راضی وہ تجھ
سے راضی۔

۲۹۔ پھر مِل میرے بندوں میں،

۳۰۔ اور داخل ہو جا میری بہشت میں۔

* * *

۹۰۔ البلد

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی شہر مکہ کی۔

۲۔ اور تجھ کو قید نہ رہے گی اس شہر میں۔ ف

ف8 مکہ میں لڑائی کی قید ہے ہر شخص کو مگر حضرت کو فتح مکہ کے دن معاف ہوئی تھی جو کوئی آپ سے لڑا اس کو مارا پھر وہی قید قائم ہے تا قیامت۔

۳۔ اور جنتے (باپ آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جو جنا (اس کی اولاد)۔ ف

ف8 یعنی آدم اور بنی آدم۔

۴۔ ہم نے آدمی بنایا محنت میں۔ ف

۔۔۔

ف8 ساری عمر محنت سے خالی کبھی نہیں۔

۵۔ کیا خیال رکھتا ہے، کہ اس پر بس نہ چلے گا کسی کا؟

٦۔ کہتا ہے میں نے کھپایا مال، ڈھیروں۔

۷۔ کیا خیال رکھتا ہے کہ دیکھا نہیں اس کو کسی نے؟ ف

۔۔۔

ف8 شادیوں میں ماتموں میں نام کے جایوں میں مال خرچنے کو بڑا گنتا ہے اور خرچنے کی جگہ اور ہے۔

۸۔ بھلا ہم نے نہیں دیں اس کو دو آنکھیں ؟

۹۔ اور زبان اور دو ہونٹ ؟

۱۰۔ اور سجھائیں اس کو دو گھاٹیاں (راہیں خیر و شر کی)۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی کفر اور ایمان یا دودھ کے پستان۔

۱۱۔ سو نہ ہمک (پھدک) سکا گھاٹی پر،

۱۲۔ اور تو کیسا بوجھا کیا ہے وہ گھاٹی ؟

۱۳۔ چھڑانا گردن کا، ف

۔۔۔

ف8 یعنی بردہ آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا۔

۱۴۔ یا کھلانا بھوک کے دن میں،

۱۵۔ بن باپ کے لڑکے کو جو ناتے دار (رشتہ دار) ہے، ف

۔۔۔

ف8 یتیم کا ایک حق ناتیدار کا ایک حق جو دونوں ہووے تو دو حق۔

۱۶۔ یا محتاج کو جو خاک میں رلتا ہے۔

۱۷۔ پھر ہوا ایمان والوں میں جو تقید (تاکید) کرتے ہیں سہارنے کا،
اور تقید (تنبیہ) کرتے ہیں رحم کھانے کا،

۱۸۔ وہ لوگ ہیں بڑے نصیب والے۔

۱۹۔ اور جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے، وہ ہیں کم بختی والے۔

۲۰۔ انہی کو آگ میں موندا (بند کیا) ہے۔

* * *

۹۱۔ الشمس

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی،

۲۔ اور چاند کی جب آئے اس کے (سورج) پیچھے، ف

۔۔۔

ف8 یعنی سورج ڈوبنے کے ساتھ نکلے۔

۳۔ اور دن کی جب اس کو روشن کرے،

۴۔ اور رات کی، جب اس کو ڈھانپ لے،

۵۔ اور آسمان کی، اور جیسا اس کو بنایا،

٦۔ اور زمین کی، اور جیسا اس کو پھیلایا،

۷۔ اور جی (نفس انسانی) کی، اور جیسا اس کو ٹھیک بنایا،

۸۔ پھر سمجھ دی اس کو ڈھٹائی (بدی) کی، اور بچ چلنے (پرہیزگاری) کی۔

۹۔ مراد کو پہنچا جس نے اس کو سنوارا۔

۱۰۔ اور نامراد ہوا، جس نے اس کو خاک میں ملایا۔

۱۱۔ جھٹلایا ثمود نے اپنی شرارت سے،

۱۲۔ جب اٹھ کھڑا ہوا ان میں بڑا بدبخت۔

۱۳۔ پھر کہا ان کو اللہ کے رسول نے خبردار ہو اللہ کی اونٹنی سے، اور اس کے پینے کی باری سے!

۱۴۔ پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا، پھر وہ کاٹ (ہلاک کر) ڈالی، پھر الٹ مارا ان پر ان کے رب نے (بسبب) ان کے گناہ سے، پھر برابر کر دیا

۱۵۔ اور وہ نہیں ڈرتا کہ پیچھا کریں گے۔

***

۹۲۔ الیل

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے رات کی جب چھا جائے،

۲۔ اور دن کی جب روشن ہو،

۳۔ اور اس (حکمت) کی جو اس نے پیدا کئے نر اور مادہ۔

۴۔ تمہاری کمائی بھانت بھانت (مختلف قسم) ہے۔

۵۔ جو جس نے دیا اور ڈر رکھا،

۶۔ اور سچ جانا بھلی بات کو،

۷۔ تو اس کو ہم سہج سہج پہنچا دیں گے آسانی میں۔

۸۔ اور جس نے نہ دیا، اور بے پروا رہا،

۹۔ اور جھوٹ جانا بھلی بات کو،

۱۰۔ سو اس کو ہم سہج سہج پہنچا دیں گے سختی میں۔

۱۱۔ اور کام نہ آئے گا اس کو مال اس کا، جب گڑھے (دوزخ) میں گرے گا۔

۱۲۔ ہمارا ذمہ ہے سوجھا (بتا) دینا،

۱۳۔ اور ہمارے ہاتھ ہے پچھلی (آخرت) اور پہلی (دنیا)۔

۱۴۔ سو میں نے سنا دی تم کو خبر ایک تپتی آگ کی،

۱۵۔ اس میں وہی پہنچے گا جو بڑا بدبخت ہے،

۱۶۔ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔

۱۷۔ اور بچائیں گے اس سے وہ بڑا ڈر والا،

۱۸۔ جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو۔

۱۹۔ اور نہیں کسی کا اس پر احسان جس کا بدلہ دے،

۲۰۔ مگر چاہ کر منہ (خوشنودی) اپنے رب کا جو سب سے اوپر (رب اعلیٰ)،

۲۱۔ اور آگے (عنقریب) وہ راضی ہو گا۔

* * *

۹۳۔ الضحیٰ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم دھوپ چڑھتے وقت کی،

۲۔ اور رات کی جب چھا جائے۔

۳۔ نہ رخصت کیا (چھوڑا) تجھ کو تیرے رب نے، نہ بیزار ہوا۔ **ف**

۔۔۔

ف8 حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مکدر رہا تہجد کو نہ اٹھے کافروں
نے کہا اس کو چھوڑ دیا اس کے رب نے پھر یہ نازل ہوا پہلے قسم
فرمائی دھوپ روشن کی اور رات اندھیری کی یعنی ظاہر میں بھی اللہ کی
دو قدرتیں ہیں اور باطن میں کبھی چاندنا ہے کبھی اندھیرا دونوں اللہ
کے ہیں اللہ سے دور کبھی نہیں بندہ۔

۴۔ اور البتہ پچھلی (بعد کا دور) بہتر ہے تجھ کو پہلی (پہلے دور) سے،

۵۔ اور آگے دے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو راضی ہو گا۔

۶۔ بھلا نہ پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی؟ ف

ف8 حضرت کا باپ مر گیا پیٹ میں چھوڑ کر دادا نے پالا وہ مر گیا آٹھ برس کا چھوڑ کر چچا نے پالا جب تک جوان ہوئے ۔

۷۔ اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ دی (دکھائی)؟ ف

ف8 جب حضرت جوان ہوئے قوم کی رسم وراہ سے بیزار تھے اور اپنے پاس کوئی رسم وراہ نہ تھی اللہ نے دین حق نازل کیا۔

۸۔ اور پایا تجھ کو مفلس، پھر محفوظ (غنی) کیا۔ ف

ف8 حضرت خدیجہ اپنی بھی قوم میں اشراف تھیں اور مالداران سے نکاح ہوا سب مال انہوں نے حاضر کیا۔

۹۔ سو جو یتیم ہو، اس کو نہ دبا۔

۱۰۔ اور جو مانگتا ہو، اس کو نہ جھڑک۔

۱۱۔ اور جو احسان (نعمت) ہے تیرے رب کا، سو بیان کر۔

* * *

۹۴۔ انشراح/الشرح

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ، **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی حوصلہ کشادہ دیا اتنا بڑا کام اٹھانے کو اور ظاہر میں بھی فرشتوں نے حضرت کا سینہ چاک کیا دل میں سے سیاہی نکال کر دھو ڈالا۔

۲۔ اور اتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرا؟

۳۔ جس نے کڑکائی (توڑی) پیٹھ (کمر) تیری، ف

۔۔۔

ف8 وحی کا اترنا اول سخت مشکل تھا پھر آسمان ہو گیا۔

۴۔ اور اونچا کیا مذکور (تذکرہ) ترا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی پیغمبروں میں اور فرشتوں میں تیرا نام بلند ہے۔

۵۔ سوالبتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

٦۔ البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

۷۔ پھر جب تو فارغ ہو، تو محنت کر۔

۸۔ اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی خلق کے سمجھانے سے فراغت پاوے تو خلوت کی عبادت میں لگ۔

* * *

۹۵۔ التین

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم انجیر کی اور زیتون کی،

۲۔ اور طور سینین کی،

۳۔ اور اس شہر امن والے کی۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یہ شہر فرمایا مکہ کو اور انجیر اور زیتون کے دو باغ ہیں دو پہاڑ پر بیت المقدس کے آس پاس وہ مکان ہے اور طور سینین جہاں حضرت موسیٰؑ سے کلام ہوا اور چار مکان فرمائے بہت برکت کے ۔

۴۔ ہم نے بنایا آدمی خوب سے خوب اندازہ (ساخت) پر،

۵۔ پھر پھینک دیا اس کو نیچوں سے نیچے ۔ ف

ف8 یعنی اس کو لائق بنایا فرشتوں کے مقام کا پھر جب منکر ہوا تو جانوروں سے بدتر۔

۶۔ مگر (سوائے ان کے) جو یقین لائے، اور کیں بھلائیاں، سو ان کو نیگ (اجر) ہے بے انتہا۔

۷۔ پھر اس پیچھے تو (تجھے) کیوں جھٹلائے بدلا ملنا۔

۸۔ کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں سے بہتر حاکم؟

* * *

۹۶۔ العلق

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے بنایا۔

۲۔ بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے،

۳۔ پڑھ، اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔

۴۔ جس نے علم سکھایا قلم سے۔

۵۔ سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ **ف**

- - -

ف8 اول جبرائیلؑ وحی لائے تو یہی پانچ آیتیں حضرت نے کبھی لکھا پڑھا نہ تھا فرمایا کہ قلم سے بھی علم وہی دیتا ہے یوں بھی وہی دے گا۔

۶۔ کوئی نہیں (خبر دار)! آدمی سر چڑھتا (سرکش ہو جاتا) ہے،

۷۔ اس سے کہ دیکھے آپ (خود) کو محفوظ۔

۸۔ بیشک تیرے رب کی طرف پھر (لوٹ کر) جانا ہے۔

۹۔ تو نے دیکھا وہ جو منع کرتا ہے،

۱۰۔ ایک بندے کو، جب نماز کرے (پڑھے)؟ **ف**

- - -

ف8 یہ ابوجہل کافر حضرت ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھتا تو چڑھ آتا۔

۱۱۔ بھلا دیکھ تو اگر ہوتا (وہ بندہ) نیک راہ پر،

۱۲۔ یا سکھاتا ڈر کے کام۔

۱۳۔ بھلا دیکھ تو! اگر جھٹلایا اور منہ موڑا، ف

۔۔۔

ف8 یعنی نیک راہ پر ہوتا بھلے کام سکھاتا تو کیا اچھا آدمی ہوتا اب منہ موڑا تو ہمارا کیا بگاڑا۔

۱۴۔ یہ نہ جانا کہ اللہ دیکھتا ہے؟

۱۵۔ کوئی نہیں اگر باز نہ آئے گا۔ ہم گھسیٹیں گے چوٹی (پیشانی) پکڑ کر۔

۱۶۔ کیسی چوٹی (پیشانی) جھوٹی گنہگار۔

۱۷۔ اب بلائے اپنی مجلس (حامیوں کی) کو۔

۱۸۔ ہم بلاتے ہیں پیادے (عذاب کے فرشتے) سیاست کرنے کو۔

۱۹۔ کوئی نہیں (خبردار)! نہ مان اس کا کہا، اور سجدہ کر، اور نزدیک ہو۔

(سجدہ) **ف**

ف8 ایک بار ابو جہل حضرت ﷺ کو نماز میں دیکھ کر چلا کہ بے ادبی کرے وہاں نہ پہنچا کہ چھپکا لگا پروں کا ڈر کر الٹے پاؤں پھرا پھر کبھی نہ خیال نہ کیا معلوم ہوا کہ سجدہ میں بندہ اللہ سے نزدیک ہے۔

* * *

۹۷۔ القدر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ہم نے یہ (قرآن) اتارا شب قدر میں۔

۲۔ اور تو کیا سمجھا کیا ہے شب قدر؟

۳۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔

۴۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام پر۔

۵۔ امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک۔ ف

- - -

ف8 شاید اول اسی شب میں شروع ہوا قرآن اترنا پھر ہمیشہ اس میں یہ تین صفتیں اللہ نے رکھیں اس رات میں جو نیکی کرے گویا ہزار مہینے کی اور کام دنیا کے جو مقدر ہیں اس میں نیچے اترتے ہیں اور اللہ کی طرف سے چین اور دلجمعی اترتی رہتی ہے ساری رات عبادت حلاوت ہوتی ہے وہ شب قرآن سے معلوم ہوا کہ رمضان میں ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے آخر دہے میں طاق راتوں میں اکیسویں سے ستائیسویں الغیب عند اللہ۔

* * *

۹۸۔ البیّنۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

ا۔ نہ تھے وہ لوگ، جو منکر ہیں کتاب والے اور شریک والے (مشرک) باز آتے، جب تک کہ پہنچے ان کو کھلی بات۔ ف

۔۔۔

ف8 حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور اب چاہیئے کہ کسی حکیم کے یا ولی یا بادشاہ عادل کے

سمجھائے راہ پر آویں سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ کتاب اللہ کے اور مدد قوی کے کئی برس میں ملک ملک ایمان سے بھر گئے۔

۲۔ (یعنی) ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق (صحیفے) پاک۔

۳۔ اس میں لکھی کتابیں (تحریریں) مضبوط (درست)۔ **ف**

ف8 ہر سورت ایک کتاب ہے۔

۴۔ اور پھوٹے (بٹے فرقوں میں) جو ہیں، جن کو ملی ہے کتاب، سو
جب آچکی ان کو کھلی بات، ف

ف8 یعنی یہ رسول ﷺ اور یہ کتاب آئے پیچھے شبہ نہیں رہا اور اہل کتاب ضد سے مخالف ہیں شبہ سے نہیں۔

۵۔ اور ان کو حکم یہی ہوا کہ عبادت کریں اللہ کی، ف

ف8 یعنی یہ چیزیں ہر دین میں پسند ہیں۔

٦۔ وہ جو منکر ہوئے کتاب والے اور شریک والے (مشرک)،
دوزخ کی آگ میں، سدا رہیں اس میں۔ وہ لوگ ہیں بدتر سب خلق
(مخلوق) کے۔
۷۔ وہ لوگ جو یقین لائے اور کیئے بھلے کام، وہ لوگ بہتر ہیں سب خلق
(مخلوق) کے۔
۸۔ بدلہ ان کا ان کے رب کے ہاں، باغ ہیں بسنے (سدا رہنے) کے،
نیچے بہتی ان کے نہریں، سدا رہیں ان میں ہمیشہ۔ اللہ ان سے راضی
اور وہ اس سے راضی۔

* * *

۹۹ ۔ الزلزلۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱ ۔ جب ہلا ئیے زمین کو اس کے بھونچال سے ۔

۲ ۔ اور نکال ڈالے زمین اپنے بوجھ ۔ **ف**

۔ ۔ ۔

ف8 قیامت سے پہلے زمین میں سے نکل پڑے گا جو مال سونا روپا اس کے اندر دبا ہے تب لینے والے نہ رہیں گے ۔

۳۔ اور کہے گا آدمی اس کو کیا ہوا؟

۴۔ اس دن بتا دے گی اپنی باتیں،

۵۔ اس واسطے کہ اس کے رب نے حکم بھیجا اس کو۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی بندوں کے گناہ بتا دے گی حساب کے وقت ۔

۶۔ اس دن ہو پڑیں گے (پلٹیں گے) لوگ بھانت بھانت (گروہ در گروہ) کہ ان کو دکھائیے ان کے کیئے۔

۷۔ سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی، وہ دیکھ لے گا۔

۸۔ اور جس نے کی ذرہ بھر برائی، وہ دیکھ لے گا۔

* * *

۱۰۰۔ العادیات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم ہے دوڑتے گھوڑوں کی، ہانپتے،

۲۔ پھر آگ سلگاتے جھاڑ کر،

۳۔ پھر دھاڑ دیتے صبح کو،

۴۔ پھر اٹھاتے اس میں گرد،

۵۔ پھر پیٹھ (گھس) جاتے اس وقت فوج میں، **ف**

۔۔۔

ف8 یہ جہاد والے سواروں کی قسم ہے اس سے بڑا کون عمل کہ اللہ کے کام پر اپنی جان دینے کو حاضر۔

٦۔ بیشک آدمی اپنے رب کا ناشکرا ہے،

٧۔ اور وہ یہ کام سامنے دیکھتا ہے،

٨۔ اور آدمی محبت پر مال کے مضبوط ہے۔

٩۔ کیا نہیں جانتا وہ وقت؟ کہ کریدے (نکالے) جائیں جو قبروں میں ہیں۔

١٠۔ اور تحقیق (ظاہر) ہو جو جیوں (دلوں) میں ہے۔

١١۔ بیشک ان کے رب کو ان کی اس دن سب خبر ہے۔

* * *

۱۰۱۔ القارعۃ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ وہ کھڑکھڑاتی (عظیم حادثہ)!

۲۔ کیا ہے وہ کھڑکھڑاتی (عظیم حادثہ)؟

۳۔ اور تو کیا بوجھا؟ کیا ہے وہ کھڑکھڑاتی (عظیم حادثہ)؟

۴۔ جس دن ہوں لوگ جیسے پتنگے بکھرے۔

۵۔ اور ہوں پہاڑ جیسے رنگی اون دھنی۔

۶۔ سو جس کی بھاری ہوئیں تولیں (اعمال)،

۷۔ تو اس کو گزران (عیش) ہے من مانتی (دل پسند)۔

۸۔ اور جس کی ہلکی ہوئیں تولیں (اعمال)،

۹۔ تو اس کا ٹھکانا گڑھا۔

۱۰۔ اور تو کیا بوجھا وہ کیا ہے؟

۱۱۔ آگ ہے دہکتی۔

* * *

۱۰۲۔ التکاثر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ غفلت میں رکھا تم کو (دنیا کی) بہتات (کثرت) کی حرص نے،

۲۔ جب تک جا دیکھیں قبریں۔

۳۔ کوئی نہیں (خبردار) آگے (عنقریب) جان لوگے۔

۴۔ پھر بھی کوئی نہیں (سن لو)! آگے جان لوگے۔

۵۔ کوئی نہیں (دیکھو)! اگر جانو یقین کر جاننا۔

٦۔ بیشک تم کو دیکھنا دوزخ،

٧۔ پھر دیکھنا یقین کی آنکھ سے۔

٨۔ پھر پوچھیں گے تم سے اس دن آرام (نعمتوں) کی حقیقت۔

* * *

۱۰۳۔ العصر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ قسم اترتے دن (زمانے) کی۔

۲۔ مقرر انسان پر ٹوٹا (خسارہ) ہے۔

۳۔ مگر جو یقین لائے اور کئے بھلے کام، اور آپس میں تقید (نصیحت) کیا سچے دین کا، اور آپس میں تقید (تلقین) کیا سہار (صبر) کا۔

* * *

۱۰۴۔ الہمزہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ خرابی ہے ہر طعنے دیتے عیب چنتے کی۔
۲۔ جس نے سمیٹا مال اور گِن گِن رکھا،
۳۔ خیال رکھتا ہے کہ اس کا مال سدا رہے گا اس کے ساتھ۔
۴۔ کوئی نہیں! اس کو پھینکنا ہے اس روندنے والی (حطمہ) میں۔
۵۔ اور تو کیا بوجھا؟ کون ہے روندنے والی (حطمہ)؟

٦۔ آگ ہے اللہ کی سلگائی۔

۷۔ وہ جو جھانک لیتی ہے دل۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جس دل میں ایمان ہے تو نہ جلاوے کفر ہے تو

جلاوے۔

۸۔ ان کو اس میں مونداِ (ڈھانک دیا) ہے،

۹۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

* * *

۱۰۵۔ الفیل

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے، ہاتھی والوں سے؟

۲۔ نہ کر دیا ان کا داؤ غلط؟

۳۔ اور بھیجے ان پر اڑتے جانور تنگ تنگ (جھنڈ)۔

۴۔ پھینکتے ان پر پتھریاں کھنگر (کنکر) کی؟

۵۔ پھر کر ڈالا ان کو جیسے بھس کھایا ہوا۔ **ف**

- - -

ف8 یمن کے ملک پر حبشی غالب رہے ایک مدت دیکھا کہ سارے عرب حج کرتے ہیں کعبہ کا چاہا کہ سب ہمارے پاس جمع ہوا کریں کعبے کی نقل ایک کعبہ بنایا دنیا کا تکلف یہاں سے زیادہ کوئی نہ آیا زیارت کو جھنجھلا کر فوج چڑھائی کعبہ شریف پر اور ساتھ کتنے ہاتھی لائے ڈھانے کو بیچ میں کئی قوم عرب کے مزاحم ہوئے سب کو مارا جب حرم کی حد میں پیٹھے آسمان سے جانور آئے سبز چڑیا برابر تین تین کنکر لے کر دو پنجوں میں ایک منہ میں لاکھوں جانور لگے مارنے کنکر چلتے جیسے گولی بندوق کی اگر اونٹ کے پیٹھ میں لگا پیٹ سے نکلا آدمی تو کیا چیز ہے ساری فوج میں ایک نہ بچا اسی سال میں پیچھے حضرت پیدا ہوئے ۔

* * *

۱۰۶۔ قریش

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ اس واسطے کہ ہلا (مانوس کر) رکھا قریش کو،

۲۔ ہلا (مانوس کر) رکھنا ان کو کوچ (تجارتی سفر) سے جاڑے کے اور گرمی کے،

۳۔ تو چاہئیے بندگی کریں اس گھر کے رب کی،

۴۔ جس نے ان کو کھانا دیا بھوک میں، اور امن دیا ڈر میں۔ **ف**

ف8 حضرت سے بارہویں پشت میں ایک شخص تھا نضر بن کنانہ اس کی اولاد قریش ہیں سب جمع تھے مکہ میں عرب جو حج کو آتے ان کو دیکھتے کعبے کے خادم جب قریش جاتے ان کے گھر تو عزت کرتے اور سلوک کرتے وہی ان کی معاش تھی جاڑے میں یمن کی طرف گرمی میں شام کو اور آپس میں بیر سے لڑتے قریش پر حرم کے ادب سے چور دہاڑی کوئی نہ آتا فرمایا کہ اس گھر کے طفیل تم کو روزی ہے اور امن ہے پھر اس گھر والے کی بندگی کیوں نہیں کرتے ناشکر۔

* * *

۱۰۷۔ الماعون

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تو نے دیکھا! وہ جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا،

۲۔ سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو،

۳۔ اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر۔

۴۔ پھر خرابی ہے ان نمازیوں کی،

۵۔ جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، ف

۔۔۔

ف8 یعنی قضا کرتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں جان کر۔

۶۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

۷۔ اور مانگے نہ دیں برتنے کی چیز۔

* * *

۱۰۸۔ الکوثر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ہم نے تم کو دی کوثر۔ **ف**

ف8 کوثر نام ہے ایک نہر کا بہشت میں اس کا پانی دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا جو کوئی ایک بار پیئے محشر میں ساری عمر پیاس نہ لگے اس کا پانی ایک حوض میں بھرتا ہے محشر میں دو پرنالے گرتے ہیں

ایک سونے کا ایک روپے کا حوض چورس دو دو مہینے کی راہ چار طرف
پرے اس کے ایک فرش ہے تختوں سے روپے اور سونے اور
کنارے پر بنگلے ہیں ایک ایک موتی کے اندر سے خالی حوض میں
آبخورے ترتے ہیں سونے روپے کے جتنے آسمان کے تارے
حضرت اور ان کے یار وہاں کھڑے ہیں امت پہنچتی جاتی ہے جو وہاں
جا پہنچا اس کا پانی پیا پھر ساری مدت محشر کی پیاس نہ لگے اور اپنے
گروہ میں جا ملا امن میں آیا جو نہ پہنچا اس پر افسوس۔

۲۔ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے، اور قربانی کر۔ **ف**

ف8 قربانی حضرت ﷺ پر ضرور تھی اور امت میں مالدار پر ہے مفلس کو ضرور نہیں۔

۳۔ بیشک جو بیری (دشمن) ہے تیرا، وہی رہا پیچھا کٹا (بے نام و نشان)۔ ف

- - -

ف8 کافر کہتے ہیں اس شخص کے بیٹا نہیں زندگی تک اس کا نام ہے پیچھے کون نام لے گا سو ان کا نام روشن ہے قیامت تک اس کافر کو کوئی نہیں جانتا۔

* * *

۱۰۹۔ الکافرون

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تو کہہ، اے منکرو!

۲۔ میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجو۔

۳۔ اور نہ تم پوجو جس کو میں پوجوں۔

۴۔ اور نہ مجھ کو پوجنا جس کو تم نے پوجا۔

۵۔ اور نہ تم کو پوجنا جس کو میں پوجوں۔

۶۔ تم کو تمہاری راہ، اور مجھ کو میری راہ۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی تم نے ضد باندھی ہے اب سمجھانا کیا فائدہ جب تک اللہ فیصلہ کرے۔

* * *

۱۱۰۔ النصر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ۔

۲۔ اور تو نے دیکھے لوگ داخل ہوتے اللہ کے دین میں فوج در فوج۔

۳۔ اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں، اور گناہ بخشوا اس سے، بیشک

وہ معاف کرنے والا ہے۔ **ف**

ف8 یعنی قرآنی میں ہر جا وعدہ ہے فیصلے کا اور کافر شتابی کرتے
تھے حضرت کی آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا ملک عرب مسلمان ہونے
لگے دل کے دل وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشوایا کر درجہ
شفاعت کا ملے یہ سورت اتری آخر عمر میں حضرت ﷺ نے پہچانا کہ
میرا کام تھا دنیا میں سو کر چکا اب سفر ہے آخرت کا۔

* * *

۱۱۱۔ المسد/اللھب

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے، اور ٹوٹ گیا وہ آپ۔

۲۔ کام نہ آیا اس کو مال اس کا، اور نہ جو کمایا۔

۳۔ اب پہنچے گا ڈیگ (لپیٹیں) مارتی آگ میں۔

۴۔ اور اس کی جورو۔ سر پر لیے پھرتی ایندھن۔

۵۔ اس کی گردن میں رسی ہے مونج کی۔ ف

* * *

ف8 ابولہب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا کفر کے مارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضد میں پڑا ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا سب قریش کو پکار کر اس نے پتھر پھینکا کہ دیوانہ سب لوگوں کو ناحق پکارتا ہے اور اس کی عورت سخت دشمنی کرتی خست کے مارے ایندھن جنگل سے آپ لاتی اور کانٹے حضرت کے راہ میں ڈالتی کہ آتے جاتے کو چبھیں ۔

* * *

۱۱۲۔ الإخلاص

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تو کہہ، وہ اللہ ایک ہے۔

۲۔ اللہ بے نیاز ہے۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی کھاتا پیتا نہیں۔

۳۔ نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا۔

۴۔ اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی اس کی قسم کا کوئی نہیں کہ جورو رکھے یا بیٹا۔

* * *

۱۱۳۔ الفلق

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تو کہہ، میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی۔

۲۔ ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی۔

۳۔ اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے۔ **ف**

۔۔۔

ف8 یعنی رات کا اندھیرا یا چاند کا گہن اور اس میں آ گئیں سب تاریکیاں ظاہر و باطن کی اور تنگ دستی پریشانی گمراہی ۔

۴۔ اور بدی سے عورتوں کی، جو گرہوں میں پھونکیں ۔ ف

۔۔۔

ف8 یعنی جادوگر۔

۵۔ اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ہون سنے (حسد کرنے) ۔ ف

۔۔۔

ف8 اس وقت اس کی ٹوک لگ جاتی ہے۔

* * *

۱۱۴۔ الناس

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)۔

۱۔ تو کہہ، میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی۔

۲۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔

۳۔ لوگوں کے پوجے (معبود) کی۔

۴۔ بدی سے اس کی، جو سنکارے (وسوسہ ڈالے) اور چھپ جائے۔

ف

ف8 شیطان گناہ پر سنکارے اور آپ نظر نہ آوے۔

۵۔ وہ جو خیال (وسوسہ) ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں۔

۶۔ (خواہ ہو) جِنوں میں (سے) اور آدمیوں میں (سے)۔ ف

ف8 حدیث میں فرمایا ان سورتوں برابر کوئی دعا نہیں پناہ کی۔

***

ماخذ8

http8//equranlibrary.com

تدوین اور ای بک کی تشکیل8 اعجاز عبید